فقہی ترتیب کے مطابق، راجح ومرجوح، ناسخ ومنسوخ
اور فقہ حنفی کی مؤید احادیث وآثار کا مستند ذخیرہ

شرح آثارِ سُنن

تالیف

استاذ المحدثین
حضرت مولانا
محمد بن سُبحان علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ
متوفی ۱۳۲۲ھ

ترجمہ وتخریج
الاستاذ المحقق الفاضل
حافظ محمد افضال نقشبندی
دامت برکاتہم العالیہ

شارح
علامہ محمد لیاقت علی رضوی
دامت برکاتہم العالیہ

شبیر برادرز

https://archive.org/details/@madni_library

ترتیب

الجزء الاوّل ۲۵
فقہ حنفی کی نسبت اور تدوین کا بیان ۲۶
فقہ حنفی کی سند کا بیان ۲۶

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

یہ کتاب طہارت کے بیان میں ہے ۲۸
طہارت کے فقہی معنی ومفہوم کا بیان ۲۸
طہارت کے اصطلاحی مفہوم کا بیان ۲۸
طہارت کے ثبوت میں دلیل شرعی کا بیان ۲۸
طہارت کے سبب، شرط، حکم کا بیان ۲۹
طہارت کی فضیلت وبرکت کا بیان ۲۹

بَابُ الْمِيَاهِ

یہ باب پانیوں کے بیان میں ہے ۳۰
پانی کے ذریعے پاک ہونے سے متعلق دلیل شرعی کا بیان ۳۰
کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا بیان ۳۰
کھڑے یا جاری پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت میں فقہی تصریح ۳۱
پیشاب سے پانی کے نجس ہونے کی مقدار کے تعین کا فقہی بیان ۳۱
قلہ کے فقہی مفہوم کا بیان ۳۲
کتے کے جوٹھے پانی کے نجس ہونے کا بیان ۳۳
کتے کے جوٹھے برتن کو پاک کرنے کا بیان ۳۳
سمندر کا پانی اور مردار حلال ہونے کا بیان ۳۴
درندوں کے جوٹھے پانی کا بیان ۳۴
پانچ قلوں کے پانی نجس نہ ہونے کا بیان ۳۶
بئر بضاعہ کے پانی کے حکم کا بیان ۳۷
کنوئیں سے چوہا یا چڑیا وغیرہ زندہ نکالے جائیں تو پانی کا حکم .. ۳۸

أَبْوَابُ النَّجَاسَاتِ

یہ ابواب نجاستوں کے بیان میں ہیں ۴۰
نجاست کے معنی ومفہوم کا بیان ۴۰

بَابُ سُؤْرِ الْهِرِّ

یہ باب بلی کے جوٹھے کے بیان میں ہے ۴۰
بلی کے جھوٹے کے بیان میں ۴۰
بلی کا جوٹھا مکروہ ہے ۴۱
ہر چیز کے جوٹھے کا حکم، قاعدہ فقہیہ ۴۳
بلی کے جوٹھے میں امام ابو یوسف اور طرفین کا اختلاف ودلائل ۴۳
بلی کے جوٹھے سے متعلق فقہی حکم کا بیان ۴۳

بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ

یہ باب کتے کے جوٹھے کے بیان میں ہے ۴۴
کتے کے جھوٹے کا بیان ۴۴
کتے کے جوٹھے سے متعلق فقہی حکم کا بیان ۴۵

بَابُ نَجَاسَةِ الْمَنِيِّ

یہ باب منی کے نجس ہونے کے بیان میں ہے ۴۶
منی کے ناپاک ہونے کے بیان میں ۴۶
منی کے نجس ہونے میں فقہی مذاہب کا بیان ۴۶
منی، مذی اور ودی کے نجاست غلیظہ ہونے کا بیان ۵۰

بَابُ مَا يُعَارِضُهُ

ان احادیث کے بیان میں جو اس کے معارض ہیں ۵۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

منی کے نجس ہونے میں فقہی مذاہب کا بیان ۵۲

بَابٌ فِیْ فَرْكِ الْمَنِيِّ

یہ باب منی کو کھرچنے کے بیان میں ہے ۵۳

منی کو کھرچنے کے بیان میں ۵۳

منی نجس ہونے یا نہ ہونے میں بعض فقہی مذاہب اور غیر مقلدین کا مذہب ۵۴

بَابٌ مَاجَآءَ فِی الْمَذْيِ

یہ باب مذی کے بیان میں ہے ۵۶

مذی کے احکام کے بیان میں ۵۶

مذی کے سبب صرف وجوب وضو ہونے میں فقہی مذاہب ۵۷

بَابٌ مَاجَآءَ فِی الْبَوْلِ

پیشاب سے متعلق احکام کے بیان میں ۵۷

نجاستوں کو پاک کرنے کے مختلف طرق وذرائع کا بیان ۵۸

بَابٌ مَاجَآءَ فِیْ بَوْلِ الصَّبِيِّ

بچے کے پیشاب کے بیان میں ۵۹

شیر خوار بچے کے پیشاب سے پاکی حاصل کرنے میں فقہی مذاہب ۶۲

بَابٌ فِیْ بَوْلِ مَا یُوْکَلُ لَحْمُهٗ

ان جانوروں کے پیشاب کے بیان میں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ۶۲

گوشت خوردہ جانوروں کے پیشاب کے نجس ہونے میں فقہی مذاہب اربعہ ۶۳

حلال جانوروں کا پیشاب نجس ہے ۶۳

پیشاب سے بچنے کا حکم اور ائمہ کرام کی تصریحات ۶۴

لا یؤکل لحم کا جوٹھا ان کے پیشاب کی طرح ہے ۶۷

بَابٌ فِیْ نَجَاسَةِ الرَّوْثِ

یہ باب لید کی نجاست کے بیان میں ہے ۶۷

لید کے ناپاک ہونے کے بیان میں ۶۷

بَابٌ فِیْ اَنَّ مَالَا نَفْسَ لَهٗ سَآئِلَةٌ لَا یَنْجُسُ بِالْمَوْتِ

وہ جانور جن میں بہنے والا خون نہ ہو ان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا ۶۸

بَابُ نَجَاسَةِ دَمِ الْحَیْضِ

یہ باب خون حیض کی نجاست کے بیان میں ہے ۶۹

حیض ونفاس واستحاضہ کے فقہی مفہوم کا بیان ۶۹

مٹیالے اور زردی رنگ کا حیض ۶۹

خون حیض کے چھ رنگ ۶۹

حیض کے خون کے ناپاک ہونے کا بیان ۶۹

حیض کے خون کو پاک کرنے کے طریقے میں فقہی مذاہب ... ۷۰

مدت حیض سے متعلق مذاہب اربعہ کا بیان ۷۰

بَابُ الْاَذٰی یُصِیْبُ النَّعْلَ

یہ باب جوتے کو پہنچنے والی نجاست کے بیان میں ہے ۷۱

جوتے کو لگنے والی نجاست کا بیان ۷۱

زمین کی رگڑ کے ساتھ نجاست کو صاف کرنے میں فقہی مذاہب ۷۲

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ

ان احادیث کے بیان میں جو عورت کے بچے ہوئے پانی کے بارے میں وارد ہوئیں ۷۲

جنابت کے نجاست حکمی ہونے کا بیان ۷۴

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَطْهِیْرِ الدِّبَاغِ

ان روایات کا بیان جو دباغت کے پاک کرنے میں وارد ہوئیں ۷۵

دباغت کی تعریف اور طریقے کا بیان ۷۵

انسان اور مردار کی ہڈیوں کے پاک ہونے میں فقہ شافعی وحنفی کا اختلاف مع دلائل ۷۶

دباغت سے چمڑے کے پاک ہونے میں مذاہب اربعہ ۷۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +92313931952

https://archive.org/details/@madni_library

بَابٌ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ فَوْقَ السُّرَّۃِ

ہاتھوں کوناف کے اوپر رکھنے کا بیان ۲۶۴

نماز میں ہاتھ باندھنے کی دوصورتیں اوران میں ترجیح کا بیان ۲۶۴

بَابٌ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ تَحْتَ السُّرَّۃِ

ہاتھوں کوناف کے نیچے رکھنے کا بیان........................ ۲۶۵

بَابُ مَا یَقْرَأُ بَعْدَ تَکْبِیْرَۃِ الْاِحْرَامِ

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے ۲۶۶

نماز کے شروع میں دعاؤں سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ ۲۶۸

بَابُ التَّعَوُّذِ وَقِرَآءَۃِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَتَرْکِ الْجَھْرِ بِھِمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ)

تعوذ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا اور انہیں اونچا نہ پڑھنا .. ۲۶۸

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تم قرآن پڑھوتو اللہ کی پناہ مانگوشیطان مردود سے.. ۲۶۸

نماز میں تعوذ پڑھنے کا سنن میں بیان........................ ۲۷۱

نماز میں بسم اللہ پڑھنے کے فقہی احکام........................ ۲۷۱

نماز میں قرات تسمیہ کا حکم سری........................ ۲۷۲

بَابٌ فِیْ قِرَآءَۃِ الْفَاتِحَۃِ

سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بیان........................ ۲۷۴

نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے مسئلے میں آئمہ وفقہاء کے مذاہب

بَابٌ فِی الْقِرَآءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ

امام کے پیچھے قراءت کا بیان........................ ۲۷۶

سورت فاتحہ مقتدی کو پڑھنی چاہیے یا نہیں........................ ۲۸۰

بَابٌ فِیْ تَرْکِ الْقِرَآءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی الْجَھْرِیَّۃِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا قُرِیَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت کوترک کرنے کا بیان ۲۸۱

قرآن کی قرأت کے وقت خاموش رہنے اور سننے کے حکم کا بیان ۲۸۱

آیت قرأت کا نماز سے متعلق ہونے کا بیان ۲۸۲

جب امام قرأت کرے تو تم خاموش ہوجاؤ (حدیث) ۲۸۳

مدرک رکوع کی رکعت کا عدم فاتحہ خلف الامام ہونے کا بیان . ۲۸۳

امام کے پیچھے فاتحہ اورکسی دوسری سورت کی قرأت میں مذاہب اربعہ ۲۸۴

قرآن مجید کوغور سے سننے کا بیان ۲۸۵

بَابٌ فِیْ تَرْکِ الْقِرَآءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی الصَّلٰوۃِ کُلِّھَا

تمام نمازوں میں امام کے پیچھے قرات کوترک کرنے کا بیان . ۲۸۷

امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کیلئے وعید کا بیان.......... ۲۸۹

بَابُ تَأْمِیْنِ الْاِمَامِ

امام کے آمین کہنے کا بیان........................ ۲۸۹

بَابُ الْجَھْرِ بِالتَّاْمِیْنِ

اونچی آواز سے آمین کہنے کا بیان........................ ۲۹۱

امین امام اور مقتدی دونوں یا صرف مقتدی پڑھیں اور جہر وسر میں ترجیح حدیث کا بیان........................ ۲۹۲

بَابُ تَرْکِ الْجَھْرِ بِالتَّاْمِیْنِ قَالَ عَطَآءٌ اٰمِیْنَ دُعَآءٌ وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً

اونچی آواز سے آمین نہ کہنا........................ ۲۹۳

آمین آہستہ کہنے کے دلائل کا بیان........................ ۲۹۳

نماز میں امام ومقتدی کا آہستہ آواز سے آمین کہنے میں فقہی مذاہب ۲۹۵

بَابُ قِرَآءَۃِ السُّوْرَۃِ بَعْدَ الْفَاتِحَۃِ فِی الْاُوْلَیَیْنِ

پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورت پڑھنے کا بیان...... ۲۹۶

نماز کی رکعتوں میں قرأت کرنے سے متعلق مذاہب اربعہ ... ۲۹۷

بَابُ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّکُوْعِ

رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے کا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بیان ۲۹۸

رفع یدین کے منسوخ ہونے کا بیان ۲۹۹

رفع یدین کی فقہی تصریحات میں مذاہب اربعہ ۲۹۹

شارحین حدیث کے مطابق رفع یدین کی ممانعت کا بیان ۲۹۹

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى اَنَّ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ وَاظَبَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَامَ حَيًّا

ان روایات کا بیان جن سے اس بات پر استدلال کیا گیا کہ نبی پاک ﷺ نے رکوع میں رفع یدین پر مواظبت فرمائی جب تک آپ ﷺ زندہ رہے ۳۰۲

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین کرنا ۳۰۲

رفع یدین کے منسوخ ہونے پر آثار کا بیان ۳۰۳

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُوْدِ

سجدے کے لئے رفع یدین کا بیان ۳۰۶

رفع یدین کرنے کی ممانعت کا بیان ۳۰۸

بَابُ تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِيْ غَيْرِ الْاِفْتِتَاحِ

تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین ترک کرنے کا بیان ۳۰۹

رفع یدین کے ترک پر دلائل کا بیان ۳۰۹

بَابُ التَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالرَّفْعِ

رکوع، سجدے اور اٹھنے کے لئے تکبیر کہنے کا بیان ۳۱۰

رکوع وسجود میں جاتے ہوئے تکبیر کہنے کا بیان ۳۱۰

رکوع وسجود کے وقت تکبیر کہنے میں علماء وفقہاء کے عمل کا بیان ... ۳۱۱

تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین نہ کرنے کا بیان ۳۱۲

بَابُ هَيْئَاتِ الرُّكُوْعِ

رکوع کی حالتوں کا بیان ۳۱۲

رکوع کے لغوی وفقہی مفہوم کا بیان ۳۱۲

حالت رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا بیان ۳۱۳

حالت رکوع میں پسلیوں کو الگ رکھنے کا بیان ۳۱۴

رکوع وسجود کرنے کا بیان ۳۱۴

رکوع میں کمر سیدھی نہ رکھنے والے کا بیان ۳۱۵

بَابُ الْاِعْتِدَالِ وَالطُّمَانِيْنَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدہ میں اعتدال کا بیان ۳۱۵

اعتدال ارکان کا بیان ۳۱۵

اطمئنان سے متعلق فقہی مذاہب ۳۱۶

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدے میں کیا کہا جائے ۳۱۹

رکوع وسجود میں طاق مرتبہ تسبیح پڑھنے کا بیان ۳۱۹

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

رکوع سے جب سر اٹھائے تو کیا کہے ۳۲۰

مقتدی کا ربنا لک الحمد کہنے میں فقہی مذاہب ۳۲۰

ربنا لک الحمد آہستہ آواز کہنے میں اتفاق مذاہب اربعہ ۳۲۱

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ الْاِنْحِطَاطِ لِلسُّجُوْدِ

سجدہ کے لئے جھکتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنے کا بیان. ۳۲۲

سجدے میں جانے کے سنت طریقے کا بیان ۳۲۲

سجدے میں پہلے ہاتھ یا گھٹنے زمین پر رکھنے میں مذاہب اربعہ ۳۲۳

بَابُ وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْاِنْحِطَاطِ لِلسُّجُوْدِ

بَابُ هَيْئَاتِ السُّجُوْدِ

سجدہ کی کیفیات کا بیان ۳۲۵

سجدہ کے لغوی وفقہی مفہوم کا بیان ۳۲۵

سجدے میں اعتدال رکھنے کا بیان ۳۲۵

سجدہ کرنے کا لغوی مفہوم ۳۲۷

سجدے کے اعضاء کو زمین پر رکھنے میں مذاہب اربعہ ۳۲۷

سجدے میں ہاتھ زمین پر جبکہ کہنیوں کو اٹھا رکھنے کا بیان ۳۲۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِقْعَاءِ كَإِقْعَاءِ الْكَلْبِ

کتے کی طرح بیٹھنے سے ممانعت کا بیان ۳۲۸

نماز میں کتے کی طرح بیٹھنے کی ممانعت کا بیان ۳۲۸

بَابُ الْجُلُوْسِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دوسجدوں کے درمیان ایڑھیوں پر بیٹھنے کا بیان ۳۲۹

بَابُ افْتِرَاشِ الرِّجْلِ الْيُسْرٰى وَالْقُعُوْدِ عَلَيْهَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَتَرْكِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ

دوسجدوں کے درمیان بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور ایڑیوں پر بیٹھنے کو ترک کرنا ۳۳۰

تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ ۳۳۱

بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دوسجدوں کے درمیان کیا کہا جائے ۳۳۱

بَابٌ فِيْ جَلْسَةِ الْاِسْتِرَاحَةِ بَعْدَ السَّجْدَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ

پہلی اور تیسری رکعت میں دوسجدوں کے بعد جلسہ استراحت کا بیان ۳۳۱

نماز میں وجوب طمانیت سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ ۳۳۲

جلسہ استراحت سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ ۳۳۳

بَابٌ فِيْ تَرْكِ جَلْسَةِ الْاِسْتِرَاحَةِ

جلسہ استراحت کو ترک کرنے کا بیان ۳۳۴

بَابُ افْتِتَاحِ الثَّانِيَةِ بِالْقِرَاءَةِ

دوسری رکعت کا آغاز قراءت سے کرنا ۳۳۶

دوسری رکعت کو الحمد للہ سے شروع کرنے کا بیان ۳۳۷

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَرُّكِ

تورک کے بارے میں وارد روایات کا بیان ۳۳۷

قعدے میں تورک سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ ۳۳۸

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَدَمِ التَّوَرُّكِ

تورک نہ کرنے کے بارے میں واردشدہ روایات کا بیان ۳۳۹

تشہد میں بیٹھنے کے طریقے میں مذاہب اربعہ ۳۴۰

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد کے بارے میں وارد روایات کا بیان ۳۴۰

کلمات تشہد میں فقہی مذاہب اربعہ ۳۴۲

بَابُ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ

شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان ۳۴۳

تشہد میں انگلی کو بلند کرنے میں فقہی مذاہب اربعہ ۳۴۵

بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی پاک ﷺ پر درود پڑھنے کا بیان ۳۴۶

نماز میں درود شریف پڑھنے کا بیان ۳۴۷

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ

ان روایات کا بیان جو سلام پھیرنے کے بارے میں وارد ہوئیں ۳۴۸

دونوں جانب سلام پھیرنے سے متعلق فقہی مذاہب ۳۴۹

بَابُ الْاِنْحِرَافِ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام کے بعد مقتدیوں کی طرف پھرنا ۳۴۹

امام کا سلام پھیرنے کے بعد دائیں یا بائیں جانب مڑ کر بیٹھنے کا بیان ۳۵۰

بَابٌ فِي الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد ذکر کا بیان ۳۵۱

فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا ۳۵۱

نماز کے بعد استغفار کرنے کا بیان ۳۵۲

تسبیحات کی فضیلت کا بیان ۳۵۳

استغفار کے معنی و مفہوم کا بیان ۳۵۲

نماز کے بعد دعاؤں کا بیان ۳۵۶

فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے کی فضیلت کا بیان ۳۵۷

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ

نماز فرض کے بعد دعا کے بارے میں واردشدہ روایات کا بیان

ami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ

دعا کے معنی ومفہوم کا بیان ۳۵۸
درود وسلام کے بغیر دعا رد ہوجانے کا بیان ۳۵۸

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

دعا میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کا بیان ۳۵۹
دعا میں ہاتھوں کو بلند کرنے کا بیان ۳۵۹
ہاتھوں کی لاج دعا قبول ہونے کا بیان ۳۶۰

بَابٌ فِي صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ

باجماعت نماز کے بیان میں ۳۶۰
جماعت کے وجوب وفرضیت میں فقہی مذاہب کا بیان ۳۶۰
جماعت کی حکمتیں اور فائدے ۳۶۱
نابینا شخص کیلئے بھی جماعت سے نماز پڑھنے کا بیان ۳۶۲
جماعت کے سنت مؤکدہ ہونے کا بیان ۳۶۳
جماعت کا سنن ہدیٰ سے ہونے کا بیان ۳۶۴
سنن ہدیٰ کی اقسام کا بیان ۳۶۴
جماعت سے نماز کے افضل ہونے کا بیان ۳۶۵

بَابُ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ لِعُذْرٍ

کسی عذر کی وجہ سے جماعت کو چھوڑنے کا بیان ۳۶۶
جماعت کے وقت میں کھانا آجانے کا بیان ۳۶۷
جماعت کے وقت میں پیشاب کی حاجت کا بیان ۳۶۸
ترک جماعت کے اعذار کا بیان ۳۶۹

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ

صفوں کو سیدھا کرنے کا بیان ۳۷۰
صفوں کو سیدھا رکھنے سے دلوں کے اختلاف ختم ہوجانے کا بیان

بَابُ اِتْمَامِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

پہلی صف کو مکمل کرنے کا بیان ۳۷۲
پہلی صف کی فضیلت کا بیان ۳۷۳

بَابُ مَوْقِفِ الْاِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِ

امام اور مقتدی کے کھڑا ہونے کی جگہ ۳۷۴

بَابُ قِيَامِ الْاِمَامِ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ

امام کا دو مقتدیوں کے درمیان کھڑا ہونا ۳۷۵
امام کے پیچھے تنہا کھڑا ہونے سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ .. ۳۷۶

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

یہ باب حق امامت کے بیان میں ہے ۳۷۶
حق امامت کا بیان ۳۷۷
امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟ ۳۷۷
امامت میں زیادہ حقدار ہونے سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ ۳۷۸

بَابُ اِمَامَةِ النِّسَاءِ

عورتوں کی امامت کا بیان ۳۷۹
عورت کی جماعت کی شرعی حیثیت کا بیان ۳۸۰

بَابُ اِمَامَةِ الْاَعْمٰى

اندھے کی امامت کا بیان ۳۸۵

بَابُ اِمَامَةِ الْعَبْدِ

غلام کی امامت کا بیان ۳۸۶

بَابُ مَا جَآءَ فِي اِمَامَةِ الْجَالِسِ

بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی امامت کا بیان ۳۸۷
امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی کے قیام سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ ۳۹۰

بَابُ صَلٰوةِ الْمُفْتَرِضِ خَلْفَ الْمُتَنَفِّلِ

فرض پڑھنے والے کا نفل پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا .. ۳۹۰
نفل پڑھنے والے کی اقتداء میں فرض پڑھنے پر فقہی اختلاف کا بیان ۳۹۱

بَابُ صَلٰوةِ الْمُتَوَضِّي خَلْفَ الْمُتَيَمِّمِ

وضو کرنیوالے کا تیمم کرنیوالے کے پیچھے نماز پڑھنا ۳۹۲
حالت اقویٰ کے تابع حالت ادنیٰ ہوتی ہے قاعدہ فقہیہ ۳۹۳
ماسح کی اقتداء میں غاسلین کی نماز کا بیان ۳۹۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰی کَرَاهَةِ تَکْرَارِ الْجَمَاعَةِ فِیْ مَسْجِدٍ

ان روایات کا بیان جن سے مسجد میں دوبارہ جماعت کرانے کی کراہت پر استدلال کیا گیا ۳۹۳

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ جَوَازِ تَکْرَارِ الْجَمَاعَةِ فِیْ مَسْجِدٍ

مسجد میں تکرار جماعت کے جواز کے بارے میں وارد روایات کا بیان ۳۹۳

جماعت کے تکرار سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ ۳۹۳

بَابُ صَلٰوةِ الْمُنْفَرِدِ خَلْفَ الصَّفِّ

اکیلے شخص کا صف کے پیچھے نماز پڑھنا ۳۹۴

اکیلے شخص کے ساتھ جماعت کرانے میں فقہی مذاہب ۳۹۶

اَبْوَابُ مَا لَا یَجُوْزُ فِی الصَّلٰوةِ وَمَا یُبَاحُ فِیْهَا

ان چیزوں کا بیان جو نماز میں جائز نہیں ہیں اور ان کا بیان جو نماز میں جائز ہیں ۳۹۷

بَابُ النَّهْیِ عَنْ تَسْوِیَةِ التُّرَابِ وَمَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں مٹی کو برابر کرنے اور کنکریوں کو چھونے سے ممانعت کا بیان ۳۹۷

عمل کثیر کی تعریف وحکم ۳۹۸

بَابٌ فِی النَّهْیِ عَنِ التَّخَصُّرِ

پہلو پر ہاتھ رکھنے کا بیان ۳۹۸

نماز میں اختصار کرنا منع ہے ۳۹۹

بَابٌ فِی النَّهْیِ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں دائیں بائیں گردن پھیرنے کا بیان ۴۰۰

نماز میں نظر پھیرنے والی روایت کی سند کا بیان: ۴۰۰

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟ ۴۰۰

بَابٌ فِیْ قَتْلِ الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنے کا بیان ۴۰۱

حالت نماز میں دو کالوں کا مارنے کا بیان ۴۰۱

بَابٌ فِی النَّهْیِ عَنِ السَّدْلِ

نماز میں سدل ثوب سے ممانعت کا بیان ۴۰۲

بَابُ مَنْ یُّصَلِّیْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ

اس شخص کا بیان جو اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کا سر گوندھا ہوا ہو ۴۰۲

کف شعر کے بارے میں دلائل شرعیہ کا بیان ۴۰۴

کف شعر کے متعلق اقوال فقہاء کرام ۴۰۶

بَابُ التَّسْبِیْحِ وَالتَّصْفِیْقِ

تسبیح اور تصفیق کا بیان (ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ مارنا) ۴۰۶

بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْکَلَامِ فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں گفتگو سے ممانعت کا بیان ۴۰۸

نماز میں چھینک کا جواب دینے کا بیان ۴۱۰

کاہن کی تعریف ۴۱۱

عراف کسے کہتے ہیں ۴۱۲

عمل رمل ۴۱۲

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰی اَنَّ کَلَامَ السَّاهِیْ وَکَلَامَ مَنْ ظَنَّ التَّمَامَ لَا یُبْطِلُ الصَّلٰوةَ

ان روایات کا بیان جن سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ بھول کر کلام کرنا یا اس شخص کا کلام کرنا جو نماز کے پورا ہونے کا گمان کرتا ہے نماز کو نہیں توڑتا ۴۱۳

بَابُ مَا استدل بِهٖ علٰی جواز ردّ السّلام بِالْاِشَارَةِ فِی الصَّلٰوةِ

ان روایات کا بیان جن سے نماز میں اشارہ کے ساتھ سلام کا جواب دینے کے جواز پر استدلال کیا گیا ۴۱۴

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰی نَسْخِ رَدِّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ فِی الصَّلٰوةِ

ان روایات کا بیان جن سے نماز میں اشارہ کے ساتھ سلام کا جواب دینے کے منسوخ ہونے پر استدلال کیا گیا ۴۱۶

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ اٰنِیَةِ الْکُفَّارِ

یہ باب کفار کے برتنوں کے بیان میں ہے ۷۷

کفار کے برتنوں کا بیان ۷۷

غیر مسلموں کے برتنوں کے استعمال کا بیان ۷۸

بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ

یہ باب بیت الخلاء کے آداب کے بیان میں ہے ۷۹

استنجاء کرنے کے آداب کا بیان ۷۹

بیت الخلاء کے آداب کا بیان ۸۰

استنجاء کیلئے تین ڈھیلوں کے شرط ہونے یا نہ ہونے کا بیان ۸۰

استنجاء کرنے کے طریقے کا بیان ۸۵

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْبَوْلِ قَآئِمًا

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے متعلق واردشدہ روایات کا بیان ۸۶

عذر کے سبب کھڑے ہوکر پیشاب کرسکنے کا بیان ۸۷

بیٹھ کر پیشاب کرنے کی سنت کا بیان ۸۷

عذر کے بغیر کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ناپسندیدہ ہے ۸۸

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْبَوْلِ الْمُنْتَقَعِ

جمع کیے ہوئے پیشاب کے متعلق واردشدہ روایات کا بیان ۸۸

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا بیان ۸۹

بَابُ مُوْجِبَاتِ الْغُسْلِ

یہ باب غسل واجب کرنے والی چیزوں کے بیان میں ہے ۸۹

غسل کی تعریف کا بیان ۸۹

غسل کو لازم کرنیوالی چیزوں کا بیان ۸۹

منی کے سبب وجوب غسل کا بیان ۹۰

ختانان کے ملنے کے سبب وجوب غسل کا بیان ۹۱

ختانان کے ملنے کے سبب وجوب غسل میں فقہی بیان ۹۱

حیض کے سبب وجوب غسل کا بیان ۹۲

عورت کیلئے احتلام ہونے کا بیان ۹۲

خواب میں احتلام ہوجانے کا بیان ۹۳

استحاضہ کا بیان ۹۳

استحاضہ کے خون اور علامات کا بیان ۹۴

بَابُ صِفَةِ الْغُسْلِ

یہ باب غسل کے طریقے کے بیان میں ہے ۹۴

غسل کے طریقہ کا بیان ۹۴

حرج اٹھالینے سے متعلق قاعدہ فقہیہ ۹۵

رخصت اصل میں نہیں فرع میں ہے ۹۶

مشقت نہ ہونے پر مینڈھیوں کو کھول کر غسل کرنے کا بیان ۹۷

طریقہ غسل کے سنت طریقے میں فقہی بیان ۹۸

غسل کرنے میں ہٹ کر پاؤں کو دھونے کا بیان ۹۹

عورت کیلئے بالوں کی مینڈھیاں نہ کھولنے کی رخصت کا بیان ۹۹

دھوپ سے گرم ہونے والے پانی سے غسل کرنے میں مذاہب اربعہ ۹۹

بَابُ حُکْمِ الْجُنُبِ

یہ باب جنبی سے متعلق حکم کے بیان میں ہے ۱۰۰

لفظ جنبی کے معنی ومفہوم کا بیان ۱۰۰

جنبی کیلئے وضو کر کے سونے کا بیان ۱۰۰

جنابت کی حالت میں سونے والے کے وضو کا بیان ۱۰۱

حالت جنابت میں کھانے پینے کا بیان ۱۰۱

جنابت کی حالت میں تلاوت کی ممانعت کا بیان ۱۰۲

حائض کیلئے تلاوت کی ممانعت کا بیان ۱۰۳

حالت جنابت میں مصافحہ کرنے کا بیان ۱۰۳

بَابُ الْحَیْضِ

یہ باب حیض کے بیان میں ہے ۱۰۵

حیض کے معنی ومفہوم کا بیان ۱۰۵

حیض ونفاس اور استحاضہ کا بیان ۱۰۵

حیض کا بیان ۱۰۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حیض سے متعلق بعض احکام کا بیان ۱۰۷

بَابُ الْاِسْتِحَاضَةِ

یہ باب استحاضہ کے بیان میں ہے ۱۰۹
استحاضہ کے معنی ومفہوم کا بیان ۱۰۹
استحاضہ کا بیان ۱۰۹
مستحاضہ عورت کے ایام حیض واستحاض کے اعتبار میں مذاہب اربعہ ۱۰۹

اَبْوَابُ الْوُضُوْءِ

ابواب الوضوء ۱۱۳
وضو کی فضیلت واہمیت کا بیان ۱۱۳
وضو کرنے سے گناہوں کی بخشش ہونے کا بیان ۱۱۳

بَابُ السِّوَاكِ

یہ باب مسواک کے بیان میں ہے ۱۱۴
مسواک کا بیان ۱۱۴
فقہ شافعی وحنفی کے مطابق مسواک کے سنت ہونے کا بیان ۱۱۴
مسواک کرنے کی اہمیت کا بیان ۱۱۵
روزے کی حالت میں مسواک سے متعلق فقہی مذاہب کا بیان ۱۱۶
مسواک کرنے کے طریقے کا بیان ۱۱۷
مسواک کے سبب منہ کی صفائی کا بیان ۱۱۷
مسواک کے فوائد کا بیان ۱۱۷
حالت روزہ میں مسواک کرنے میں مذاہب اربعہ ۱۱۹

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

یہ باب وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بیان میں ہے ۱۱۹
وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان ۱۱۹
امام مالک علیہ الرحمہ کے نزدیک وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا فرض ہے ۱۱۹
ابتدائے وضو میں بسم اللہ کے سنت ہونے میں احناف کا موقف ودلیل ۱۱۹
وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے میں غیر مقلدین کا نظریہ ودلیل ۱۲۰
ابتدائے وضو میں بسم اللہ کے بارے میں امام طحاوی وامام قدوری کا موقف ودلیل ۱۲۱
حدیث "لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ" کا معنی ۱۲۱

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ

یہ باب وضو کے طریقہ کے بیان میں ہے ۱۲۲
وضو کے طریقہ میں وارد شدہ روایات کا بیان ۱۲۲
اعضائے وضو کو تین تین بار دھونے کا بیان ۱۲۲

بَابٌ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

اکٹھے کلی کرنے اور ناک جھاڑنے کا بیان ۱۲۳

بَابٌ فِي الْفَصْلِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

مضمضہ اور استنشاق علیحدہ علیحدہ کرنے کا بیان ۱۲۵

بَابُ مَا يُسْتَفَادُ مِنْهُ الْفَصْلُ

ان روایات کا بیان جن سے مضمضہ اور استنشاق الگ الگ چلوؤں سے سمجھا جاتا ہے ۱۲۵

بَابُ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ

یہ باب داڑھی کے خلال کے بیان میں ہے ۱۲۷
داڑھی کے خلال کا بیان ۱۲۷

بَابُ تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

یہ باب انگلیوں کے خلال کے بیان میں ہے ۱۲۷
انگلیوں کے خلال کا بیان ۱۲۷

بَابٌ فِيْ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ

یہ باب کانوں کے مسح کے بیان میں ہے ۱۲۸
کانوں کے مسح کا بیان ۱۲۸
سر کے مسح کے تکرار ہونے یا نہ ہونے میں مذاہب اربعہ ۱۲۹

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو میں دائیں جانب (سے آغاز کرنا) بیان ۱۲۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا يَقُوْلُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ

وضوء سے فارغ ہونے کے بعد کیا کہے ۱۲۹

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

یہ باب موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں ہے ۱۳۰

خف ''موزہ'' کے معنی ومفہوم کا بیان ۱۳۰

موزوں پر مسح کرنے میں کثرت احادیث وآثار کا بیان ۱۳۰

موزوں پر مسح کا بیان ۱۳۱

طہارت کاملہ میں امام شافعی واحناف کا اختلاف ۱۳۱

موزوں پر مسح کی مدت کا بیان ۱۳۱

مدت مسح کے تعین میں فقہی مذاہب اربعہ ۱۳۲

موزوں کے اوپر یا نیچے سے مسح کرنے میں مذاہب اربعہ ۱۳۳

مسح کرنے کے سنت طریقے کا بیان ۱۳۴

مقیم ماسح کے مسافر ہونے کے بعد حکم شرعی فقہ شافعی وحنفی کا
موقف ودلائل ۱۳۵

فقہ حنفی کے مطابق جرابوں پر عدم مسح کے فقہی دلائل کا بیان ۱۳۶

اَبْوَابُ نَوَاقِضِ الْوُضُوْءِ

وضو کو توڑنے والی چیزوں کا بیان ۱۴۲

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْخَارِجِ مِنْ اَحَدِ السَّبِيْلَيْنِ

دونوں راستوں میں سے کسی ایک راستہ سے نکلنے والی چیز پر وضو
کا بیان ۱۴۲

زوال طہارت میں اصل کا قاعدہ فقہیہ ۱۴۳

خروج ہوا وغیرہ کے سبب نقض وضو پر فقہی بیان ۱۴۳

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّوْمِ

نیند سے متعلق واردشدہ احادیث کا بیان ۱۴۴

وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيْثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ فِيْهِ

وضو کو توڑنے والی نیند کا بیان ۱۴۵

نیند کے سبب وضو کے ٹوٹنے میں فقہی مذاہب ۱۴۵

نیند کے ناقض وضو ہونے میں فقہی تصریحات کا بیان ۱۴۶

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الدَّمِ

خون (نکلنے) سے وضو (کے لازم ہونیکا) بیان ۱۴۷

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ

قے سے وضو (کے لازم ہونے) کا بیان ۱۴۸

قئے کے منہ بھر ہونے یا نہ ہونے کی تعریف کا بیان ۱۴۹

قئے اور نکسیر وغیرہ سے وضو کے ٹوٹ جانے میں فقہی مذاہب
اربعہ ۱۴۹

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الضِّحْكِ

ہنسنے سے وضو (کے لازم ہونے) کا بیان ۱۵۰

قہقہ کے سبب وضو کے ٹوٹ جانے کا فقہی بیان ۱۵۱

قہقہ کے ناقض وضو ہونے یا نہ ہونے میں فقہی مذاہب ۱۵۱

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَسِّ الذَّكَرِ

عضو مخصوص کو چھونے سے وضو کا بیان ۱۵۲

مس ذکر کے سبب وضو واجب نہ ہونے کا بیان ۱۵۳

مس ذکر کے ناقض وضو نہ ہونے میں فقہ شافعی وحنفی کے اختلاف
کا بیان ۱۵۵

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے) سے وضو کا بیان ۱۵۶

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے سبب وضو واجب نہ ہوتے
کا بیان ۱۵۷

آگ پر پکی چیز کے سبب نقض وضو والی احادیث کے منسوخ ہوتے
کا بیان ۱۵۹

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الْمَرْاَةِ

عورت کو چھونے سے وضو کا بیان ۱۶۰

عورت کو چھونے کے سبب وضو نہ ٹوٹنے میں مذاہب اربعہ ۱۶۲

بَابُ التَّيَمُّمِ

یہ باب تیمم کے بیان میں ہے ۱۶۲

تیمم کی تعریف کا بیان ۱۶۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حکم تیمم کی دلیل شرعی کا بیان ۱۶۳
تیمم کو مباح کرنے والی صورتوں کا بیان ۱۶۴
مٹی سے پاکی حاصل ہونے کا بیان ۱۶۵
تیمم کی ضربوں سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ ۱۶۹
تیمم کی دو ضربوں کے اختلاف میں مذاہب اربعہ ۱۶۹

کتاب الصلوٰۃ

یہ کتاب نماز کے بیان میں ہے ۱۷۰
صلوٰۃ کے معنی و مفہوم کا بیان ۱۷۰

بَابُ الْمَوَاقِیْتِ

یہ باب نمازوں کے اوقات کے بیان میں ہے ۱۷۰
مواقیت کے معنی و مفہوم کا بیان ۱۷۰
نماز کے اوقات کا بیان ۱۷۰
شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع آفتاب ہونے کا بیان ۱۷۲

بَابُ مَا جَآءَ فِی الظُّہْرِ

یہ باب نماز ظہر کے وقت کے بیان میں ہے ۱۷۵
ان روایات کا بیان جو ظہر کے (وقت) کے بارے میں وارد ہوئیں ۱۷۵
ظہر کی نماز گرمیوں میں ٹھنڈی کر کے پڑھنے کا بیان ۱۷۵
سایہ اصلی کا فقہی مفہوم ۱۷۹
نماز ظہر کے وقت ایک مثل میں فقہی مذاہب اربعہ ۱۸۰

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعَصْرِ

یہ باب نماز عصر کے وقت کے بیان میں ہے ۱۸۱
ان روایات کا بیان جو (وقت) عصر کے بارے میں وارد ہوئیں ۱۸۱
نماز عصر میں تعجیل و تاخیر کا بیان ۱۸۳
قرص کی تعریف ۱۸۳
نماز عصر کے نام کی وجہ تسمیہ کا بیان ۱۸۴

بَابُ مَا جَآءَ فِی صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ

یہ باب نماز مغرب کے وقت کے بیان میں ہے ۱۸۴
مغرب کی نماز میں وارد شدہ روایات کا بیان ۱۸۴
نماز مغرب میں تعجیل و تاخیر کا فقہی مفہوم ۱۸۴

بَابُ مَا جَآءَ فِی صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ

یہ باب نماز عشاء کے وقت کے بیان میں ہے ۱۸۵
عشاء کی نماز کے بارے میں وارد شدہ روایت کا بیان ۱۸۵
عشاء کی نماز میں تاخیر کرنے کا بیان ۱۸۶
شفق کے فقہی معنی و مفہوم کا بیان ۱۸۸

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّغْلِیْسِ

اندھیرے میں نماز پڑھنے کے بارے میں وارد شدہ روایات .. ۱۸۹

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِسْفَارِ

ان روایات کا بیان جو روشنی میں نماز پڑھنے کے بارے میں وارد ہوئیں ۱۹۰
تاخیر مستحب کا فقہی مفہوم ۱۹۳
فجر کی نماز کو اسفار یا جلدی پڑھنے کے استحباب پر مذاہب اربعہ ۱۹۳

اَبْوَابُ الْاَذَانِ

اذان کے ابواب کے بیان میں ہے ۱۹۵
اذان کا لغوی اصطلاحی مفہوم ۱۹۵
اذان کی مشروعیت کا بیان ۱۹۵

بَابٌ فِی بَدْءِ الْاَذَانِ

اذان کی ابتدا کا بیان ۱۹۶
اللہ اکبر کو ابتدائے اذان میں چار مرتبہ کہنے پر مذاہب اربعہ .. ۱۹۷
اذان و اقامت کے کلمات کے جفت ہونے میں مذاہب اربعہ ۱۹۷

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّرْجِیْعِ

یہ باب اذان میں ترجیع کے بیان میں ہے ۱۹۸
ترجیع کے بارے میں وارد شدہ روایات کا بیان ۱۹۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کلمات اذان سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ ۲۰۰
اذان واقامت کے کلمات کا بیان ۲۰۱

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ عَدَمِ التَّرْجِیْعِ

عدم ترجیع میں واردشدہ روایات ۲۰۱
اذان میں ترجیع سے متعلق فقہی مذاہب کا بیان ۲۰۳

بَابٌ فِیْ اِفْرَادِ الْاِقَامَةِ

اقامت (کے الفاظ) ایک ایک مرتبہ کہنے کا بیان ۲۰۴
کلمات اقامت واذان میں فقہاء احناف وشوافع کا اختلاف دلائل ۲۰۵

بَابٌ فِیْ تَثْنِیَةِ الْاِقَامَةِ

دو دو بار اقامت کہنے کا بیان ۲۰۶
اقامت کے وقت کب کھڑے ہوں ۲۰۹
اقامت میں اللہ اکبر کہنے کے ساتھ ہی کھڑا ہونا مکروہ ہے ۲۱۰

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ "اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ"

ان روایات کا بیان جو الصلوٰۃ خیر من النوم کے بارے میں نازل ہوئیں ۲۱۱
علت غفلت حکم نص کے ساتھ خاص ہے ۲۱۲
تثویب کے بارے میں فقہی آراء کا بیان ۲۱۲
فقہ حنفی کی کتب سے مسئلہ تثویب کی ابحاث ۲۱۳
اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی سنت کا بیان ۲۱۳
اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں حدیث کا بیان ۲۱۴
صلوٰۃ وسلام کا مطلب ۲۱۴
اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں دلیل ممانعت کا معدوم ہونا ۲۱۴

بَابٌ فِیْ تَحْوِیْلِ الْوَجْهِ یَمِیْنًا وَّ شِمَالًا

(اذان میں) چہرے کو دائیں بائیں پھیرنے کا بیان ۲۱۵

بَابُ مَا یَقُوْلُ عِنْدَ سَمَاعِ الْاَذَانِ

اذان سنتے وقت کیا کہے ۲۱۵

بَابُ مَا یَقُوْلُ بَعْدَ الْاَذَانِ

اذان کے بعد کیا کہے ۲۱۷

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِهٖ

طلوع فجر سے پہلے اذان فجر کے بارے میں واردشدہ روایات کا بیان ۲۱۸
اذان فجر کا قبل از وقت پڑھنے میں امام ابو یوسف وامام شافعی کا مؤقف وجواب ۲۱۹
وقت سے پہلے اذان دینے کی ممانعت کا بیان ۲۲۰

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَذَانِ الْمُسَافِرِ

مسافر کی اذان کے بارے میں وارد روایات کا بیان ۲۲۲
مسافر کا اذان واقامت کو ترک کرنا مکروہ ہے ۲۲۳
سفر میں اذان واقامت سے متعلق فقہی مذاہب ۲۲۳

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ جَوَازِ تَرْكِ الْاَذَانِ لِمَنْ صَلّٰی فِیْ بَیْتِهٖ

گھر میں نماز پڑھنے والے کے لئے اذان چھوڑ دینے کے جواز کا بیان ۲۲۴

بَابُ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

یہ باب استقبال قبلہ کے بیان میں ہے ۲۲۴
قبلہ کی طرف منہ کرنے کا بیان ۲۲۴
قبلہ رخ ہو کر اذان ونماز پڑھنے کے حکم شرعی کا بیان ۲۲۵
پہلے حکم شرعی کے منسوخ اور جہت قبلہ میں نماز پڑھنے کا حکم شرعی ۲۲۶
مدینہ منورہ والوں کیلئے مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہونے کا بیان ۲۲۸
قبلہ منہ ہو کر تکبیر کہنے کا بیان ۲۲۸
سواری پر نماز پڑھنے کا بیان ۲۲۹
سواری پر نفل نماز پڑھنے میں فقہاء احناف کا نظریہ ۲۲۹
سواری پر نماز پڑھنے کے مسائل کا بیان ۲۳۱
سواری سے اتر کر بناء کرنے کا بیان ۲۳۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّى

یہ باب نماز کے سامنے سترہ قائم کرنے کے بیان میں ہے .. ٢٣٢
سترہ کے لغوی وفقہی مفہوم کا بیان ٢٣٢
نمازی کے (سامنے) سترہ کا بیان ٢٣٣
نمازی کے آگے سے گزرنے کے گناہ کا بیان ٢٣٣
کجاوے کی لکڑی کی مانند سترے کا بیان ٢٣٤
نمازی کے سامنے سے عورت کے گزرنے کا بیان ٢٣٤
جمہور فقہاء کے نزدیک گزرنے والے کے سبب سے نماز باطل نہ ہونے کا بیان ٢٣٥
نیزے کو سترے کے طور پر استعمال کرنے کا بیان ٢٣٦
نمازی کے سامنے سے گدھے کے گزرنے سے نماز باطل نہ ہونے کا بیان ٢٣٧
سترے کی لکیر سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ ٢٣٨
نمازی کیلئے لوگوں کو روکنے یا نہ روکنے کا بیان ٢٣٨

بَابُ الْمَسَاجِدِ

یہ باب مساجد کے بیان میں ہے ٢٤١
اللہ کی رضا کیلئے مسجد بنانے کا بیان ٢٤١
نماز باجماعت کی فضیلت کا بیان ٢٤١
پسندیدہ مقامات مساجد ہیں ٢٤٢
مسجد نبوی ﷺ کی فضیلت کا بیان ٢٤٣
مسجد کی صفائی کے سبب ثواب کا بیان ٢٤٣
مسجد میں تھوکنے کی ممانعت کا بیان ٢٤٣
بدبو دار چیز کھانے والے کیلئے مسجد میں آنے کی ممانعت کا بیان ٢٤٤
مسجد میں خرید وفروخت کی ممانعت کا بیان ٢٤٤
مسجد میں داخل ہوتے وقت دعا مانگنے کا بیان ٢٤٥
مسجد میں داخل ہوتے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا بیان ٢٤٦
نماز تحیۃ المسجد کے واجب یا مستحب ہونے کا بیان ٢٤٦
اذان کے بعد مسجد سے نماز پڑھ کر جانے کا بیان ٢٤٧

بَابُ خُرُوْجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

یہ باب عورتوں کا مساجد کی طرف نکلنے کے بیان میں ہے ....
عورتوں کا مسجدوں میں جانا ....
خوشبو لگا کر عورتوں کا مسجد میں جانا منع ہے ....
عورتوں کو مسجد میں جانے سے روک دینے کا بیان ....
عورتوں کیلئے مساجد میں جانے کیلئے اجازت نہ ہونے کا بیان

أَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ

یہ ابواب نماز کے طریقے کے بیان میں ہیں ....

بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِالتَّكْبِيْرِ

تکبیر کے ساتھ نماز کے آغاز کا بیان ....
استقبال قبلہ وتحری کرنے کا فقہی مذاہب اربعہ
چار رکعات چار سمتوں کی طرف پڑھنے کا بیان ....
تکبیر تحریمہ سے نماز کو شروع کرنے کا بیان ....
تکبیر تحریمہ سے نماز میں داخل ہونے کا بیان ....
نماز میں تکبیر تحریمہ کی وجہ تسمیہ ....
اللہ اکبر سے نماز شروع کرنے کا بیان ....
نماز کا اختتام سلام ہونے کا بیان ....

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ تَكْبِيْرَةِ الْإِحْرَامِ وَبَيَانِ مَوَاضِعِ

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ اٹھانے کی جگہوں کا بیان
تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کے برابر اٹھانے میں فقہی اختلاف ٥٦
تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ بلند کرنے میں مذاہب اربعہ ٢٥٧

بَابُ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان ....

بَابٌ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الصَّدْرِ

دونوں ہاتھوں کو سینے پر رکھنے کا بیان ....
نماز میں ہاتھ باندھنے سے متعلق فقہی اختلاف کا بیان ..
ہاتھ سینے پر باندھنے میں غیر مقلدین کے دلائل کا تجزیہ ..

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نماز میں سلام کے جواب کی ممانعت کا بیان ۴۱۶

بَابُ الْفَتْحِ عَلَى الْاِمَامِ

امام کو لقمہ دینے کا بیان ۴۱۸

بَابٌ فِي الْحَدَثِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان ۴۱۸

نماز میں وضو ٹوٹنے پر بناء کرنے سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ ۴۱۹

بَابٌ فِي الْحَقْنِ

(دوران نماز پیشاب روکنے کا بیان) ۴۲۰

بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ

کھانے کی موجودگی میں نماز کا بیان ۴۲۱

کھانا نماز سے پہلے کھا لینے سے متعلق اقوال اسلاف کا بیان .. ۴۲۱

نماز کی جانب کامل توجہ کرنے کا بیان ۴۲۲

الجز الثانی ۴۲۳

بَابُ مَا عَلَى الْاِمَامِ

یہ باب امام پر نماز سے متعلق حق لازم ہونے کے بیان میں ہے ۴۲۳

نماز میں مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے تخفیف کرنے کا بیان

نماز میں تخفیف کرنے کا بیان ۴۲۵

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ

مقتدی پر امام کی کتنی اتباع لازم ہے ۴۲۶

امام سے پہلے رکوع وسجود کرنے والے کیلئے وعید کا بیان ۴۲۶

امام کی اتباع کرنے کا بیان ۴۲۷

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْوِتْرِ

یہ ابواب نماز وتر کے بیان میں ہیں ۴۲۹

لفظ کے معنی ومفہوم کا بیان ۴۲۹

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى وُجُوْبِ صَلٰوةِ الْوِتْرِ

ان روایات کا بیان جن سے وتر کے وجوب پر استدلال کیا گیا ۴۲۹

بَابُ الْوِتْرِ بِخَمْسٍ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

وتر پانچ رکعت ہیں یا اس سے زیادہ ۴۳۱

وتر کی رکعات کا بیان ۴۳۳

نماز وتر کی رکعات کی تعداد میں فقہی مذاہب اربعہ ۴۳۵

وتر کے سوا کسی نماز میں قنوت نہ ہونے پر فقہی مذاہب اربعہ . ۴۳۷

بَابُ الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

ایک رکعت وتر کا بیان ۴۳۷

بَابُ الْوِتْرِ بِثَلَاثِ رَكْعَاتٍ

تین رکعات وتر کا بیان ۴۴۱

بَابُ مَنْ قَالَ اَنَّ الْوِتْرَ بِثَلَاثٍ اِنَّمَا يُصَلِّيْ بِتَشَهُّدٍ وَّاحِدٍ

جس نے کہا وتر تین رکعتیں ایک ہی تشہد سے پڑھی جائیں گی ۴۴۷

بَابُ الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ

وتروں میں قنوت کا بیان ۴۴۸

بَابُ قُنُوْتِ الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

رکوع سے پہلے قنوت کا بیان ۴۴۸

دعائے قنوت کو وتر میں رکوع سے پہلے پڑھنے میں مذاہب اربعہ ۴۵۰

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ قُنُوْتِ الْوِتْرِ

وتر میں قنوت کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا ۴۵۱

بَابُ الْقُنُوْتِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ

صبح کی نماز میں قنوت کا بیان ۴۵۱

دعائے قنوت کا وتر کے سوا کسی نماز میں نہ ہونے کا بیان ۴۵۲

بَابُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ

فجر کی نماز میں قنوت کو چھوڑنے کا بیان ۴۵۳

بَابٌ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ

ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ۴۵۸

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ

وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھنا ۴۶۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ التَّطَوُّعِ لِلصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ
پانچ نمازوں کے وقت نفل پڑھنے کا بیان ۴۶۱
ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھنے سے متعلق فقہی مذاہب کا بیان ۴۶۱
بَابُ مَااسْتُدِلَّ بِهٖ عَلَى الْفَصْلِ بِتَسْلِيْمَةٍ بَيْنَ الْاَرْبَعِ مِنْ سُنَنِ النَّهَارِ
ان روایات کا بیان جن سے دن کی چار رکعات سنت کے درمیان سلام کے ساتھ فصل پر استدلال کیا گیا ہے ۴۶۶
بَابُ النَّافِلَةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ
مغرب سے پہلے نفل کا بیان ۴۶۶
بَابُ مَنْ اَنْكَرَ التَّنَفُّلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ
جنہوں نے مغرب سے پہلے نفل پڑھنے کا انکار کیا ۴۶۸
بَابُ التَّنَفُّلِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ
عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنے کا بیان ۴۶۹
بَابُ كَرَاهَةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ
عصر اور صبح کی نماز کے بعد نفل پڑھنے کے مکروہ ہونے کا بیان ۴۷۰
بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّلِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
طلوع فجر کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ نفل پڑھنے کے مکروہ ہونے کا بیان ۴۷۳
بَابٌ فِيْ تَخْفِيْفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
فجر کی دو رکعتوں میں تخفیف کا بیان ۴۷۴
بَابُ كَرَاهَةِ سُنَّةِ الْفَجْرِ اِذَا شَرَعَ فِي الْاِقَامَةِ
جب (مؤذن) اقامت کہنا شروع کر دے تو فجر کی سنتوں کے مکروہ ہونیکا بیان ۴۷۴
بَابُ مَنْ قَالَ يُصَلِّيْ سُنَّةَ الْفَجْرِ عِنْدَ اشْتِغَالِ الْاِمَامِ بِالْفَرِيْضَةِ خَارِجَ الْمَسْجِدِ اَوْفِيْ نَاحِيَةٍ اَوْ خَلْفَ اُسْطُوَانَةٍ اِنْ رَجَا اَنْ يُدْرِكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَرْضِ
جس نے کہا کہ امام رحمہ اللہ کے فرض نماز میں مشغول ہونے کے وقت (نمازی) صبح کی سنتیں مسجد کے باہر یا مسجد کے کونے میں یا ستون کے پیچھے پڑھے گا اگر اس کو فرض کی ایک رکعت ملنے کی امید ہو ۴۷۷
بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
طلوع شمس سے پہلے فجر کی دو رکعتوں کو قضا کرنے کا بیان ۴۸۱
بَابُ كَرَاهَةِ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
سورج کے طلوع ہونے سے پہلے فجر کی دو رکعتوں کو قضا کرنے کے مکروہ ہونے کا بیان ۴۸۲
بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مَعَ الْفَرِيْضَةِ
فرض کے ساتھ فجر کی دو رکعتیں قضاء کرنے کا بیان........ ۴۸۵
بَابُ اِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ
مکہ المکرمہ میں تمام اوقات میں نماز کے جائز ہونے کا بیان ۴۸۶
بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْاَوْقَاتِ الْمَكْرُوْهَةِ بِمَكَّةَ
مکہ میں تمام مکروہ اوقات میں نماز کے مکروہ ہونے کا بیان... ۴۸۷
بَابُ اِعَادَةِ الْفَرِيْضَةِ لِاَجْلِ الْجَمَاعَةِ
جماعت کی وجہ سے فرض نماز کا اعادہ کرنے کا بیان ۴۸۸
بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى
چاشت کی نماز کا بیان........ ۴۹۰
نماز چاشت کے وقت کا بیان ۴۹۳
بَابُ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ
یہ باب نماز تسبیح کے بیان میں ہے ۴۹۴
نماز تسبیح کی فضیلت کا بیان ۴۹۴
اَبْوَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ
یہ ابواب قیام رمضان کے بیان میں ہیں........ ۴۹۷
بَابُ فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ
تراویح کے لغوی معنی و مفہوم کا بیان ۴۹۷
تراویح باعتبار اصطلاح اور فقہاء کے مطابق تعداد کا بیان..... ۴۹۷
تراویح کی فضیلت کا بیان ۴۹۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابٌ فِیْ جَمَاعَةِ التَّرَاوِیْحِ

باجماعت تراویح کا بیان ۴۹۸

بَابُ التَّرَاوِیْحِ بِثَمَانِ رَکْعَاتٍ

آٹھ رکعت تراویح کا بیان ۵۰۳

تعداد تراویح میں فقہی مذاہب کا بیان ۵۰۴

بَابٌ فِی التَّرَاوِیْحِ بِاَکْثَرَ مِنْ ثَمَانِ رَکْعَاتٍ

آٹھ رکعات سے زیادہ تراویح کا بیان ۵۰۶

بَابٌ فِی التَّرَاوِیْحِ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَاتٍ

بیس رکعات تراویح کا بیان ۵۰۶

نماز تراویح کے وقت کا بیان ۵۰۸

بَابُ قَضَاءِ الْفَوَائِتِ

فوت شدہ نمازوں کی قضا کا بیان ۵۰۹

قضا نمازوں کا حکم اور پڑھنے کا طریقہ ۵۱۰

قضاء نمازوں کی ترتیب میں فقہی مذاہب اربعہ ۵۱۱

قضاء نمازوں کی ترتیب بھولنے کے بیان میں مذاہب اربعہ .. ۵۱۲

فجر کی سنتوں کی قضاء میں فقہی مذاہب کا بیان ۵۱۳

اَبْوَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ

یہ ابواب سجدۂ سہو کے بیان میں ہیں ۵۱۵

سجدہ سہو کے لغوی وفقہی مفہوم کا بیان ۵۱۵

سجدہ سہو کرنے کا حکم ۵۱۵

بَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ

یہ باب سجدہ سہو کا سلام سے پہلے ہونے کے بیان میں ہے .. ۵۱۵

سلام سے پہلے سجدہ سہو کا بیان ۵۱۵

سجدہ سہو کے بعد تشہد ودرود شریف پڑھنے میں مذاہب اربعہ . ۵۱۶

سہو کے دوسجدوں کے بارے میں فقہی مذاہب کا بیان ۵۱۷

نمازی کو نماز کی رکعات میں شک ہوجانے کا بیان ۵۱۷

شک کی صورت میں کم پر بناء کرنے میں فقہی مذاہب کا بیان. ۵۱۸

بَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام کے بعد سجدہ سہو کا بیان ۵۲۱

نماز میں سہو ہوجانے کا بیان ۵۲۱

چھٹی رکعت ملا کر دو نفل بنانے کا بیان ۵۲۳

بَابُ مَا یُسَلِّمُ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ ثُمَّ یُسَلِّمُ

سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے ۵۲۵

بَابُ صَلٰوةِ الْمَرِیْضِ

بیمار کی نماز کا بیان ۵۲۷

مریض کیلئے رخصت کا بیان ۵۲۷

عذر کے سبب حرمت کا اباحت کی جانب منتقل ہونے کا قاعدہ فقہیہ ۵۲۸

حکم کا اباحت سے حرمت کی طرف منتقل ہونے کا بیان ۵۲۹

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

سجدہ تلاوت کا بیان ۵۲۹

سجدہ تلاوت کے وجوب میں فقہ حنفی وشافعی کا اختلاف کا بیان ۵۳۰

تلاوت کرنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ تلاوت واجب ہے ۵۳۰

سجدہ تلاوت میں مجلس بدلنے کی صورت میں حکم کا بیان ۵۳۱

قرآن میں آیات سجدہ کی تفصیل کا بیان ۵۳۳

سجود تلاوت کی آیات کی تعداد میں فقہی مذاہب اربعہ........ ۵۳۵

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ

مسافر کی نماز کا بیان ۵۳۶

قصر کے وجوب یا رخصت ہونے میں فقہی مذاہب کا بیان .. ۵۳۶

بَابُ الْقَصْرِ فِی السَّفَرِ

سفر میں قصر نماز کا بیان........ ۵۳۷

بَابُ مَنْ قَدَّرَ مَسَافَةَ الْقَصْرِ بِاَرْبَعَةِ بُرُدٍ

جس نے مسافت سفر چار منزل مقرر کی ۵۴۰

بردوں کے حساب سے مسافت سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ . ۵۴۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى اَنَّ مَسَافَةَ الْقَصْرِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ

وہ روایات جن سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ قصر کی مسافت تین دن ہے ۵۴۲

مسافت سفر کے بارے میں فقہی مذاہب اربعہ ۵۴۳

بَابُ الْقَصْرِ اِذَا فَارَقَ الْبُيُوْتَ

جب گھروں سے جدا ہو جائے تو نماز قصر کرے ۵۴۴

فنائے شہر کی تعریف کا بیان ۵۴۵

حدود شہر سے باہر جانے پر حکم قصر کا بیان ۵۴۶

بَابُ يَقْصُرُ مَنْ لَّمْ يَنْوِ الْاِقَامَةَ وَاِنْ طَالَ مُكْثُهٗ وَالْعَسْكَرُ الَّذِيْ دَخَلَ اَرْضَ الْحَرْبِ وَاِنْ نَّوَوُا الْاِقَامَةَ

وہ شخص نماز قصر پڑھے گا جس نے اقامت کی نیت نہیں کی اگرچہ اس کا ٹھہرنا طویل ہو اور وہ لشکر بھی نماز قصر پڑھے گا جو دار الحرب میں داخل ہو اگرچہ انہوں نے اقامت کی نیت کی ہو ۵۴۶

مدت اقامت کا بیان ۵۴۷

مدت اقامت میں فقہ حنفی کی مؤید روایت کا بیان ۵۴۸

سفر کی مدت اقامت میں فقہی مذاہب اربعہ ۵۴۹

بَابُ الرَّدِّ عَلٰى مَنْ قَالَ اِنَّ الْمُسَافِرَ يَصِيْرُ مُقِيْمًا بِنِيَّةِ اِقَامَةِ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ

ان لوگوں کا رد جنہوں نے کہا کہ مسافر چار دن اقامت کی نیت سے مقیم ہو جاتا ہے ۵۵۰

بَابُ مَنْ قَالَ اِنَّ الْمُسَافِرَ يَصِيْرُ مُقِيْمًا بِنِيَّةِ اِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

جس نے کہا کہ مسافر پندرہ دن اقامت کی نیت سے مقیم ہو جاتا ہے ۵۵۰

بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ بِالْمُقِيْمِ

مسافر مقیم کو نماز پڑھائے ۵۵۱

بَابُ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ بِالْمُسَافِرِ

مقیم مسافر کو نماز پڑھائے ۵۵۱

بَابُ جَمْعِ التَّقْدِيْمِ بَيْنَ الْعَصْرَيْنِ بِعَرَفَةَ

میدان عرفات میں ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں جمع کرنے کا بیان ۵۵۲

عرفات کی دو نمازوں میں ایک تکبیر و دو اقامتوں میں مذاہب اربعہ ۵۵۳

بَابُ جَمْعِ التَّاْخِيْرِ بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو عشاء کے وقت میں اکٹھا پڑھنا ۵۵۳

مزدلفہ کے راستے میں نماز پڑھنے سے متعلق مذاہب اربعہ .. ۵۵۵

مزدلفہ میں دو نمازیں ایک تکبیر کے ساتھ پڑھنے کا بیان ۵۵۵

مزدلفہ کی مغرب وعشاء کے درمیان نفل نماز نہ ہونے کا بیان ۵۵۶

بَابُ جَمْعِ التَّقْدِيْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں جمع تقدیم کا بیان ۵۵۶

بَابُ مَا يَدُلُّ عَلٰى تَرْكِ جَمْعِ التَّقْدِيْمِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ

ان روایات کا بیان جو دو نمازوں کو پہلے وقت میں جمع کرنے کے ترک پر دلالت کرتی ہیں ۵۵۸

عرفات و مزدلفہ کے علاوہ نمازوں کو جمع کرنے کے رد میں فقہ حنفی کے دلائل کا بیان ۵۵۸

شیعہ پانچ نمازوں کو تین اوقات میں کیوں پڑھتے ہیں؟ ۵۵۸

دو نمازوں کو جمع کرنے میں اہل تشیع کے دلائل کا بیان ۵۵۹

اہل تشیع کا نمازوں کو جمع کرنے کا رد شیعہ کتب کی روشنی میں ۔ ۵۶۹

اہل تشیع کی مستدل روایات کا تخصیص پر محمول ہونا ۵۷۰

حکم خاص سے استدلال کرتے ہوئے عمومی حکم کو ثابت نہیں کیا جائے گا ۵۷۰

حکم عام کے استدلال سے حکم خاص کی تخصیص کا بیان ۵۷۱

بَابُ جَمْعِ التَّاْخِيْرِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ

دوران سفر دو نمازوں کو دوسری نماز کے وقت میں اکٹھا پڑھنا ۔ ۵۷۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا يَدُلُّ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ كَانَ جَمْعًا صُوْرِيًّا

ان روایات کا بیان جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سفر میں ۵۷۳

دونمازوں کو ۵۷۳

اکٹھا پڑھنا یہ جمع صوری تھا ......

بَابُ الْجَمْعِ فِي الْحَضَرِ

حالت اقامت میں دونمازوں کو جمع کرنے کا بیان ۵۷۶

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَمْعِ فِي الْحَضَرِ

حالت اقامت میں دونمازوں کو جمع کرنے کی ممانعت ۵۷۷

کا بیان ......

أَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ سے متعلق ابواب کا بیان ۵۷۸

لفظ جمعہ کی وجہ تسمیہ اور معنی ومفہوم کا بیان ۵۷۹

نماز جمعہ کی فرضیت کا بیان ۵۷۹

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی فضیلت کا بیان ۵۸۰

جمعہ کے دن قیامت کے قائم ہونے کا بیان ۵۸۰

جمعہ کے دن سے ڈرنے کا بیان ۵۸۱

جمعہ کے دن برکت والی ساعت کا بیان ۵۸۴

برکت والی ساعت سے متعلق اقوال کا بیان ۵۸۴

بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِهَا لِمَنْ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

جس شخص پر جمعہ واجب ہے اس پر جمعہ کو ترک کرنے کی وجہ

سے سختی کا بیان ۵۸۵

جمعہ کو ترک کرنے والے کے دل پر مہر لگ جانے کا بیان ۵۸۶

جمعہ چھوڑنے والے کیلئے سخت وعید کا بیان ۵۸۷

بَابُ عَدَمِ وُجُوْبِ الْجُمُعَةِ عَلَى الْعَبْدِ وَالنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَالْمَرِيْضِ

غلام عورتوں بچوں اور بیمار پر جمعہ واجب نہ ہونے کا بیان ۵۸۷

جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں ہے ۵۸۷

بَابُ أَنَّ الْجُمُعَةَ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلَى الْمُسَافِرِ

مسافر پر جمعہ کے واجب نہ ہونے کا بیان ۵۸۸

بَابُ عَدَمِ وُجُوْبِ الْجُمُعَةِ عَلَى مَنْ كَانَ خَارِجَ الْمِصْرِ

جو شخص شہر سے باہر ہے اس پر جمعہ کے واجب نہ ہونے کا

بیان ۵۸۸

اذان سننے والے پر جمعہ لازم ہونے کا بیان ۵۹۰

بَابُ إِقَامَةِ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى

دیہات میں جمعہ قائم کرنے کا بیان ۵۹۱

بَابُ لَا جُمُعَةَ إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ

صرف بڑے شہر میں جمعہ ہونے کا بیان ۵۹۳

جامع شہر کی تعریف ۵۹۵

جہاں جواز جمعہ میں شک تو کیا کرنا چاہیے ۵۹۵

فنائے شہر کی تعریف ۵۹۵

بَابُ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لئے غسل کا بیان ۵۹۶

غسل جمعہ کے واجب ہونے میں فقہاء مالکیہ واحناف کا

موقف ودلیل ۵۹۸

غسل جمعہ کے سنت ہونے میں احناف کی دلیل ۵۹۹

وجوب غسل جمعہ انتفائے علت کی وجہ ساقط ہوگیا ۵۹۹

علامہ ابن عبدالبر مالکی کا موقف ۶۰۰

حکم منسوخ کی بقاء کا قاعدہ فقہیہ ۶۰۰

حکم کی انتہاء علت کی انتہاء پر ہوتی ہے (قاعدہ فقہیہ) ۶۰۰

بَابُ السِّوَاكِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن مسواک کرنے کا بیان ۶۰۱

بَابُ الطِّيْبِ وَالتَّجَمُّلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن زینت اختیار کرنے اور خوشبو لگانے کا بیان ۶۰۲

بَابٌ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

r More Books Madni Library Group Whatsapp +9231393195

https://archive.org/details/@madni_library

يَوْمُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن نبی پاک ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت کا بیان ... ۶۰۴

انبیائے کرام کی حیات سے متعلق بیان ۶۰۴

بَابُ مَنْ اَجَازَ الْجُمُعَةَ قَبْلَ الزَّوَالِ

جس نے زوال سے پہلے جمعہ کو جائز قرار دیا.................. ۶۰۵

نماز جمعہ کا وقت نماز ظہر والا ہونے میں فقہی مذاہب........ ۶۰۶

نماز جمعہ کے بعد کھانا کھانے کا بیان ۶۰۶

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنے کا بیان ۶۰۶

بَابٌ فِی التَّجْمِيْعِ بَعْدَ الزَّوَالِ -

زوال کے بعد جمعہ پڑھنے کا بیان ۶۰۸

بَابُ الْاَذَانَيْنِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لئے دو اذانوں کا بیان ۶۱۰

بَاب التَّاْذِيْنِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ

خطبہ کے وقت مسجد کے دروازے پر اذان کا بیان.......... ۶۱۲

بَابُ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّاْذِيْنِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ الْاِمَامِ

ان روایات کا بیان جو یوم جمعہ خطبہ کے وقت امام کے پاس
اذان کہنے پر دلالت کرتی ہیں ۶۱۲

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيْقِ وَالتَّخَطِّيْ

لوگوں کو جدا کرنے اور کندھے پھلانگنے سے ممانعت کا بیان .. ۶۱۲

بَابُ السُّنَّةِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

نماز جمعہ سے پہلے اور بعد میں سنتوں کا بیان ۶۱۳

نماز جمعہ سے پہلے اور بعد میں نوافل پڑھنے کا بیان.......... ۶۱۶

بَابٌ فِی الْخُطْبَةِ

خطبہ کے بیان میں ۶۱۷

خطبے کے وقت خاموشی اختیار کرنے کا مسئلہ ۶۱۹

بَابُ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ

منبر پر ہاتھوں کا اٹھانا ناپسندیدہ ہے ۶۲۰

بَابُ التَّنَفُّلِ حِيْنَ يَخْطُبُ الْاِمَامُ

امام کے خطبہ دیتے وقت نفل پڑھنے کا بیان ۶۲۱

خطبہ کے وقت دو رکعت نماز پڑھنے میں فقہی مذاہب ۶۲۲

بَابٌ فِی الْمَنْعِ مِنَ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

خطبہ کے وقت نماز اور گفتگو سے ممانعت کا بیان.............. ۶۲۳

دوران خطبہ کلام کرنے والوں کیلئے وعید کا بیان.............. ۶۲۴

بَابُ مَا يُقْرَاُ بِهٖ فِیْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز میں کون سی سورت پڑھی جائے ۶۲۵

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

یہ ابواب نماز عیدین کے بیان میں ہیں ۶۲۸

عید کا معنی کے لغوی معنی ومفہوم کا بیان ۶۲۸

بَابُ التَّجَمُّلِ يَوْمَ الْعِيْدِ

عید کے دن زینت حاصل کرنے کا بیان...................... ۶۲۸

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاَكْلِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْاَضْحٰى

عیدالفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے اور عیدالاضحیٰ کے دن نماز
کے بعد (کچھ کھانے کے) کے استحباب کا بیان.............. ۶۲۹

بَابُ الْخُرُوْجِ اِلَى الْجَبَّانَةِ لِصَلٰوةِ الْعِيْدِ

عید کی نماز کے لئے صحرا (ہموار زمین) کی طرف نکلنا........ ۶۳۱

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدِ فِی الْمَسْجِدِ لِعُذْرٍ

کسی عذر کی وجہ سے مسجد میں نماز عید پڑھنے کا میدان........ ۶۳۱

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ فِی الْقُرٰى

دیہات میں نماز عیدین پڑھنے کا بیان ۶۳۲

بَابُ لَا صَلٰوةَ الْعِيْدِ فِی الْقُرٰى

دیہات میں نماز عید نہیں ہوتی.............................. ۶۳۳

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا نِدَاءٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

عیدین کی نماز اذان واقامت اور اعلان کے بغیر ہونے کا بیان

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

خطبہ سے پہلے نماز عیدین کا بیان ۶۳۴

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کی نماز میں کیا پڑھا جائے ۶۳۵

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ بِثِنْتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيْرَةً

بارہ تکبیروں کے ساتھ عیدین کی نماز کا بیان ۶۳۶

عیدین کی تکبیرات کی تعداد میں فقہی مذاہب اربعہ ۶۳۸

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ بِسِتِّ تَكْبِيْرَاتٍ زَوَائِدَ

چھ زائد تکبیروں کے ساتھ عیدین کی نماز کا بیان ۶۳۸

بَابُ تَرْكِ التَّنَفُّلِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا

نماز عید سے پہلے اور اس کے بعد نفل نہ پڑھنا ۶۴۱

عید سے پہلے اور بعد میں عیدگاہ نفل نہ پڑھنے فقہی مذاہب .. ۶۴۲

بَابُ الذَّهَابِ إِلَى الْمُصَلّٰى فِي طَرِيْقٍ وَالرُّجُوْعِ فِي طَرِيْقٍ أُخْرٰى

ایک راستہ سے عیدگاہ جانا اور دوسرے راستہ سے لوٹنا ۶۴۲

بَابُ تَكْبِيْرَاتِ التَّشْرِيْقِ

تکبیرات تشریق کا بیان ۶۴۳

أَبْوَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

یہ ابواب نماز کسوف کے بیان میں ہیں ۶۴۵

کسوف وخسوف کے معنی ومفہوم کا بیان ۶۴۵

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ فِي الْكُسُوْفِ

سورج گرہن میں (لوگوں کو) نماز صدقہ اور استغفار پر ابھارنا

سورج گرہن دیکھ کر استغفار میں مصروف ہوجانے کا بیان ... ۶۴۷

بَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ بِخَمْسِ رُكُوْعَاتٍ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

نماز کسوف کی ہر رکعت میں پانچ رکوع کا بیان ۶۴۸

بَابُ كُلِّ رَكْعَةٍ بِأَرْبَعِ رُكُوْعَاتٍ

ہر رکعت چار رکوعوں کے ساتھ ۶۴۹

بَابُ ثَلَاثِ رُكُوْعَاتٍ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

ہر رکعت میں تین رکوع کا بیان ۶۵۱

بَابُ كُلِّ رَكْعَةٍ بِرُكُوْعَيْنِ

بَابُ كُلِّ رَكْعَةٍ بِرُكُوْعٍ وَّاحِدٍ

ہر رکعت میں ایک رکوع ۶۵۳

کسوف میں ایک رکوع سے متعلق احناف کی مؤید حدیث کا بیان ۶۵۶

بَابُ الْقِرَاءَةِ بِالْجَهْرِ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

نماز کسوف میں جہراً قراءت کرنے کا بیان ۶۵۷

نماز کسوف میں قراءت سے متعلق فقہی مذاہب کا بیان ۶۵۷

بَابُ الْاِخْفَاءِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

نماز کسوف میں سراً قراءت کرنا ۶۵۷

نماز کسوف میں جہری قراءت سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ .. ۶۵۸

بَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

یہ باب نماز استسقاء کے بیان میں ہے ۶۵۹

استسقاء کے معنی ومفہوم کا بیان ۶۵۹

بارش طلب کرنے کے لئے نماز پڑھنا ۶۵۹

نماز استسقاء سے متعلق فقہی مذاہب کا بیان ۶۵۹

نماز استسقاء کے بعد دو خطبے پڑھنے سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ ۶۶۲

وسیلہ سے دعا مانگنے کا بیان ۶۶۳

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

یہ باب نماز خوف کے بیان میں ہے ۶۶۳

نماز خوف سفر وحضر میں پڑھنے کا بیان ۶۶۳

نماز خوف کا بیان ۶۶۴

نماز خوف کے طریقے میں فقہی مذاہب اربعہ ۶۶۴

ایک ہی امام کی اقتداء میں نماز خوف ادا کرنے کا بیان ۶۶۶

أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

یہ ابواب جنازوں کے بیان میں ہے ۶۶۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لفظ جنازہ کے لغوی مفہوم کا بیان ۶۶۹

بَابُ تَلْقِيْنِ الْمُحْتَضَرِ

قریب المرگ شخص کو (کلمہ کی) تلقین کرنے کا بیان ۶۶۹

شہادتین میں کلمہ توحید ورسالت دونوں کی تلقین کرنے کا بیان ۶۷۰

بَابُ تَوْجِيْهِ الْمُحْتَضَرِ اِلَى الْقِبْلَةِ

قریب المرگ شخص کا منہ قبلہ کی طرف کرنا ۶۷۲

بَابُ قِرَاءَةِ يٰسٓ عِنْدَ الْمَيِّتِ

میت کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنے کا بیان ۶۷۲

بَابُ تَغْمِيْضِ الْمَيِّتِ

میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان ۶۷۳

بَابُ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ

میت کو کپڑے سے ڈھانکنا ۶۷۴

فوت ہونے والے شخص کو سنبھالنے کا بیان ۶۷۴

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دینے کا بیان ۶۷۵

بیری کے پتوں اور کافور کے پانی سے غسل میت ۶۷۵

کافور پانی میں ملایا جائے یا خوشبو میں؟ ۶۷۶

بیری کے پتوں اور کافور کی خاصیت ۶۷۶

غسل میت میں طاق مرتبہ پانی پر مذاہب اربعہ ۶۷۷

غسل میت کا طریقہ ۶۷۷

بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهٗ

مرد کا اپنی بیوی کو غسل دینا ۶۷۸

شوہر اپنی بیوی کو غسل نہیں دے سکتا ۶۷۸

بَابُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا

بیوی کا اپنے شوہر کو غسل دینا ۶۷۹

بَابُ التَّكْفِيْنِ فِى الثِّيَابِ الْبِيْضِ

سفید کپڑوں میں کفن دینے کا بیان ۶۸۰

بَابُ التَّحْسِيْنِ فِى الْكَفَنِ

اچھا کفن پہنانے کا بیان ۶۸۱

کفن اچھا دینا چاہیے ۶۸۱

کفن پہنانے کا طریقہ ۶۸۲

بَابُ تَكْفِيْنِ الرَّجُلِ فِى ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ

مرد کو تین کپڑوں میں کفن دینے کا بیان ۶۸۲

کفن کے کپڑوں سے متعلق مذاہب اربعہ ۶۸۳

بَابُ تَكْفِيْنِ الْمَرْأَةِ فِى خَمْسَةِ اَثْوَابٍ

عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا ۶۸۴

عورت کے کفن میں کپڑوں کے پانچ ہونے کا بیان ۶۸۴

بَابُ مَا جَاءَ فِى الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر نماز پڑھنے کے بارے میں جو روایات وارد ہوئی ہیں ۶۸۵

مسجد میں نماز جنازہ پڑھانے میں فقہی مذاہب کا بیان ۶۸۷

غائبانہ نماز جنازہ کے عدم جواز پر فقہی تصریحات ۶۸۹

غائبانہ نماز جنازہ منع ہے ۶۸۹

نماز جنازہ میں چار تکبیرات ہونے کا بیان ۶۹۱

نماز جنازہ میں چار تکبیرات ہونے میں مذاہب اربعہ ۶۹۱

نماز جنازہ میں سورت فاتحہ نہ پڑھنے میں مذاہب اربعہ ۶۹۲

بَابٌ فِى تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشُّهَدَاءِ

شہداء پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کا بیان ۶۹۳

شہید کی نماز جنازہ سے متعلق فقہی مذاہب کا بیان ۶۹۴

بَابٌ فِى الصَّلٰوةِ عَلَى الشُّهَدَاءِ

شداء پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان ۶۹۴

بَابٌ فِى حَمْلِ الْجَنَازَةِ

یہ باب جنازہ کو اٹھانے کے بیان میں ہے ۶۹۷

میت کو اٹھانے کے طریقے کا بیان ۶۹۷

جنازہ کو اٹھانے کے بیان میں ۶۹۸

بَابٌ فِى اَفْضَلِيَّةِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

جنازہ کے پیچھے چلنے کے افضل ہونے کا بیان ۶۹۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازہ کے لئے کھڑے ہونے کا بیان ۷۰۰

بَابُ نَسْخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازہ کے لئے قیام کے منسوخ ہونے کا بیان ۷۰۲
جنازے کیلئے قیام کے منسوخ ہونے کا بیان ۷۰۲

بَابٌ فِي الدَّفْنِ وَبَعْضِ أَحْكَامِ الْقُبُوْرِ

دفن اور قبروں کے بعض احکام کا بیان ۷۰۳
قبر شق کی تعریف ۷۰۳
قبر لحد کی تعریف ۷۰۳
میت کو جانب قبلہ قبر میں داخل کیا جائے ۷۰۴
میت کو قبر میں کس طرح اتارا جائے؟ ۷۰۴
مشائخ بخارا کے نزدیک پکی قبریں بنانے کا سبب ۷۰۶
قبروں کو گارے لیپنے کا بیان ۷۰۷
کوہان نما قبر بنانے سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ ۷۰۸
قبر پر پانی چھڑکنے کا بیان ۷۰۸

بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ لِلْمَيِّتِ

میت کے لئے قرآن پڑھنے کا بیان ۷۱۰
ایصال ثواب کا بیان ۷۱۰
اہل سنت وجماعت کے نزدیک ایصال ثواب کا بیان ۷۱۱
دوسروں کی طرف سے حج کرنے میں احادیث کا بیان ۷۱۱
دوسروں کی طرف سے حج کرنے میں فقہاء اربعہ کا مذہب ۷۱۳
زندہ یا میت کی طرف سے حج کا اجیر بنانے میں اہل تشیع کا نظریہ ۷۱۴
قرآن کی روشنی میں ایصال ثواب کا ثبوت وتحقیق ۷۱۴
(۱) فوت شدہ مسلمانوں کیلئے دعا کرنے کا حکم ۷۱۵
(۲) آنے والے زمانے میں پیدا ہونے والی اولاد کیلئے دعا کا حکم ۷۱۵
احادیث کی روشنی میں ایصال ثواب کا ثبوت وتحقیق ۷۱۵
ائمہ اربعہ کے مطابق ایصال ثواب کا ثبوت ۷۱۷
غیر مقلدین کے اکابرین سے ایصال ثواب کا ثبوت ۷۱۸

بَابٌ فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

یہ باب قبروں کی زیارت کے بیان میں ہے ۷۱۸
زیارت کے لغوی معنی ومفہوم کا بیان ۷۱۸
زیارت کے شرعی معنی ومفہوم کا بیان ۷۱۹
قبروں کی زیارت کرنے کے حکم کا بیان ۷۱۹
قبروں کی زیارت کے اہم مقصد کا بیان ۷۲۱

بَابٌ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب قبر نبوی ﷺ کی زیارت کے بیان میں ہے ۷۲۱
نبی اکرم ﷺ کے روضۂ اطہر کی زیارت کا بیان ۷۲۱
حضور ﷺ کی طرف سے زیارتِ روضۂ اطہر کی ترغیب ۷۲۳
استطاعت کے باوجود زیارت نہ کرنے پر وعید ۷۲۵
حیاتِ مبارکہ میں صحابہ کرام کے معمول زیارت النبی ﷺ کا بیان ۷۲۵
صحابہ کی نماز اور زیارتِ رسول ﷺ کا حسین منظر ۷۲۶
زیارتِ رسول ﷺ سے بھوک کا مداوا ۷۲۷
ٹکٹکی باندھ کر حضور ﷺ کی زیارت ۷۲۸
شیخین رضی اللہ عنہما کا منفرد اعزاز کا بیان ۷۲۹
بعد از وصال صحابہ کرام کے معمول زیارت النبی ﷺ کا بیان ۷۲۹
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول ۷۳۰
اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا معمول ۷۳۰
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا معمول ۷۳۲
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا معمول ۷۳۳
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا معمول ۷۳۳
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خواب میں زیارت کا حکم ۷۳۳
حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا بارگاہِ نبوت میں سلام ۷۳۴
شرح آثار سنن کے اختتامی کلمات کا بیان ۷۳۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَلْجُزْءُ الْاَوَّلُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُكَ يَامَنْ جَعَلَ صُدُوْرَنَا مِشْكَاةً لِّمَصَابِيْحِ الْاَنْوَارِ ۔ وَ نَوَّرَ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ مَعْرِفَةِ مَعَانِى الْاٰثَارِ ۔ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُجْتَبٰى الْمُخْتَارِ وَرَسُوْلِكَ الْمَبْعُوْثِ بِصِحَاحِ الْاَخْبَارِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَخْيَارِ وَاَصْحَابِهِ الْكِبَارِ وَمُتَّبِعِيْهِمُ الَّذِيْنَ اخْتَارُوْا سُنَنَ الْهُدٰى وَاسْتَمْسَكُوْا بِاَحَادِيْثِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ ۔

اَمَّا بَعْدُ !

فَيَقُوْلُ الْخَادِمُ لِلْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ نِ النِّيْمَوِيُّ اِنَّ هٰذِهٖ نُبْذَةٌ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ وَالْاٰثَارِ وَجُمْلَةٌ مِّنَ الرِّوَايَاتِ وَالْاَخْبَارِ اِنْتَخَبْتُهَا مِنَ الصِّحَاحِ وَالسُّنَنِ وَالْمَعَاجِمِ وَالْمَسَانِيْدِ وَعَزَوْتُهَا اِلٰى مَنْ اَخْرَجَهَا وَاَعْرَضْتُ عَنِ الْاِطَالَةِ بِذِكْرِ الْاَسَانِيْدِ وَ بَيَّنْتُ اَحْوَالَ الرِّوَايَاتِ الَّتِيْ لَيْسَتْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ بِالطَّرِيْقِ الْحَسَنِ وَسَمَّيْتُ هٰذَا الْكِتَابَ مُسْتَخِيْرًا بِاللّٰهِ تَعَالٰى بِاٰثَارِ السُّنَنِ اَسْاَلُهٗ اَنْ يَّجْعَلَهٗ خَالِصًا لِّوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَوَسِيْلَةً اِلٰى لِقَاءِهٖ فِيْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ ۔

ہم تیری تعریف کرتے ہیں اے وہ ذات جس نے روشن چراغوں کے لئے ہمارے سینوں کو طاق بنایا اور معانی احادیث کی معرفت کے نور سے ہمارے دلوں کو منور فرمایا۔ ہم صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں تیرے برگزیدہ اور مختار محبوب اور تیرے اس رسول پر جو صحیح خبریں دے کر بھیجے گئے اور آپ کی بہترین آل اور کبار صحابہ پر اور ان کے ان پیروکاروں پر جنہوں نے ہدایت کے راستوں کو اختیار کیا اور سیّد الابرار ﷺ کی احادیث سے استدلال کیا۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم محمد بن علی نیموی کہتا ہے یہ احادیث وآثار کا ایک مختصر مجموعہ ہے اور روایات واخبار کا ایک ذخیرہ ہے جسے میں نے صحاح سنن معاجم اور مسانید سے منتخب کیا اور میں نے ان احادیث کی نسبت ان محدثین کی طرف کی جنہوں نے ان احادیث کو نقل کیا اور میں نے اسناد اور راویوں کے احوال کے ذکر کے سبب کتاب کو طویل کرنے سے اعراض کیا اور جو حسن طریقے سے صحیحین میں نہیں ہیں اور میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے ہوئے اس کتاب کا نام آثار السنن رکھا۔ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اسے خالص اپنی ذات کریم کے لئے بنائے اور نعمتوں والی جنت میں اپنے دیدار کا وسیلہ بنائے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

خطبه رضويه

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد خاتم النبيين .وعلى اله الطاهرين وصحابته اجمعين .قال النبي صلى الله عليه وسلم مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. (بخاری)

فقہ حنفی کی نسبت اور تدوین کا بیان

یہ فقہ امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب ہے، آپ کا نام نعمان، والد کا ثابت، دادا کا زوطی، فارس النسل تھے، آپ کے دادا کو اللہ تعالیٰ نے دولت ایمانی سے سرفراز فرمایا تھا، آپ کے والد کا بچپن تھا کہ ان کے والد انہیں لے کر حضرت علی رضی اللہ علیہ کی خدمت میں گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ خود ثابت اور ثابت کی اولاد کے لئے برکت کی دعا فرمائی، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اسی دعا کا ظہور ہیں، حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ" .

(مسلم، حدیث)

دین ثریا پر ہوتا، تب بھی اسے فارس کا ایک شخص حاصل کر کے ہی رہتا، یا فرمایا: فارس کے کچھ لوگ۔بعض روایتوں میں دین کے بجائے ایمان کا لفظ آیا ہے (بخاری) اور بعض روایتوں میں دین وایمان کے بجائے علم کا لفظ ہے (سیر اعلام النبلاء) حافظ جلال الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشین گوئی کا مصداق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو قرار دیا ہے (تبییض الصحیفہ)

آپ نے صحابہ کا زمانہ پایا ہے، محققین کے نزدیک یہ راجح ہے کہ آپ نے صحابہ سے روایت تو نہیں کی ہے لیکن ان کی ملاقات کا شرف آپ کو حاصل ہے اور تابعی ہونے کے لئے صحابی کو دیکھنا کافی ہے، روایت کرنا ضروری نہیں ہے: چنانچہ ابن ندیم نے بھی آپ کو تابعین میں شمار کیا ہے (الفہرست لابن ندیم) ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔

فقہ حنفی کی سند کا بیان

ابتدا آپ نے علم کلام کو حاصل کیا اور اس میں بڑی شہرت پائی، پھر حدیث وفقہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس مقام پر پہونچے کہ بڑے بڑے محدثین وفقہاء آپ کے قدر شناس ہوئے، امام جعفر صادق، زید بن علی، عبداللہ بن حسن، نفس ذکیہ، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ، نافع وغیرہ آپ کے اساتذہ میں ہیں، لیکن آپ نے سب سے زیادہ جن کی فکر کا اثر قبول کیا وہ تھے حماد بن سلیمان، جو عراق میں فقہ کا مرجع تھے، آپ نے ان سے اٹھارہ سال استفادہ کیا اور ان کی وفات تک ان کا ساتھ نہ چھوڑا، حماد، ابراہیم نخعی کے اور نخعی، علقمہ بن قیس کے اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد خاص تھے، اس طرح امام ابو

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حنیفہ رحمہ اللہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے طریقہ، اجتہاد اور منبع استنباط کے وارث اور اس کے فکر کے ترجمان ونقیب ہوئے، چنانچہ غور کریں تو فقہ حنفی ان کے فقہ وفتاوی یا ان کے ہی مختلف اقوال میں سے کسی کی ترجیح سے عبارت ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اقوال کا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی آراء کا تقابل کیا جائے تو کم ہی مواقع ہوں گے جن میں فرق محسوس ہوگا، اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ فقہ حنفی کی موجودہ صورت کی تخم حضرت ابن مسعود رضی اللہ ہی نے سرزمین کوفہ میں ڈالی تھی، جس کی نسل بہ نسل علقمہ، ابراھیم اور حماد نے آبیاری کی اور اپنے اجتھاد کے ذریعہ اس میں اضافہ کرتے رہے، پھر اس سرمایہ کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے پورے تفحص وتنقیح کے بعد مرتب کرایا۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے پورے علاقہ مشرق میں اس کو رواج دیا اور امام محمدؒ ان دفینوں کو سینوں میں محفوظ کردیا، اگر یہ کہا جائے کہ یہ فقہ حنفی کا سلسلہ نسب ہے تو غلط نہ ہوگا، اسی کو لوگوں نے استعارہ کی زبان میں اسطرح کہا ہے اور خوب کہا ہے۔

زَرَعَهُ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَحَصَدَهُ اِبْرَاهِيْمُ وَدَاسَهُ حَمَّادٌ وَطَحَنَهُ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَعَجَنَهُ اَبُوْيُوْسُفَ وَخَبَزَهُ مُحَمَّدٌ وَيَأْكُلُ مِنْهَا جَمِيْعُ النَّاسِ" ۔(مناقب ابی حنیفہ)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فقہ کی کاشت کی، علقمہ نے سیراب کیا، ابراہیم نے کاٹا، حماد نے دانے الگ کئے، ابوحنیفہ نے پیسا، ابو یوسف نے گوندھا، محمد نے روٹی پکائی اور تمام لوگ اس روٹی سے کھا رہے ہیں۔

محمد لیاقت علی رضوی غفرلہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

یہ کتاب طہارت کے بیان میں ہے

طہارت کے فقہی معنی ومفہوم کا بیان

علامہ علی بن محمد زبیدی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ طہارت کا معنی ہے ''پاکیزگی'' جبکہ اس کا متضاد، ناپاکی، گندگی، غلاظت، نجس، نجاست وغیرہ ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اعضاء مخصوصہ کو دھونا طہارت کہلاتا ہے۔

طہارت کی دو اقسام ہیں:(۱) طہارت حقیقی جیسے پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرنا (۲) طہارت حکمی جیسے تیمم کے ساتھ طہارت حاصل کی جائے۔

وہ طہارت جو پانی کے ساتھ حاصل کی جائے اس کی بھی دو اقسام ہیں: (۱) طہارت خفیفہ جیسے وضو (۲) طہارت غلیظ جیسے غسل مصنف نے اپنی کتاب کو طہارت خفیفہ (وضو) سے شروع کیا ہے کیونکہ وہ طہارت عام اور غالب ہے۔(جوہرہ نیرہ)

طہارت کے اصطلاحی مفہوم کا بیان

لغت میں " طہارۃ " کے معنی نظافت اور پاکی کے آتے ہیں جو نجاست کی ضد ہے " طہور " بضم طاء مصدر ہے اور ان چیزوں کو بھی طہور فرماتے ہیں جو پاک کرتی ہیں جیسے پانی اور مٹی طہور، بفتح طاء بھی مصدر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اصطلاح شریعت میں " طہارت " کا مفہوم ہے نجاست حکمی یعنی حدث سے اور نجاست یعنی خبث سے پاکیزگی حاصل کرنا۔

طہارت کے ثبوت میں دلیل شرعی کا بیان

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۔(توبہ،۱۰۸)

وہ مسجد، جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقوی پر رکھی گئی ہے، حق دار ہے کہ آپ اس میں قیام فرما ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

طبرانی میں ہے، اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آپ نے عویم بن ساعدہ کے پاس آدمی بھیج کر دریافت فرمایا کہ آخر یہ کون سے طہارت ہے جس کی ثناء اللہ رب العزت بیان فرما رہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم میں سے جو مرد عورت پاخانے سے نکلتا ہے وہ پانی سے استنجاء کیا کرتا ہے۔ اس نے فرمایا بس یہی وہ طہارت ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مسند احمد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس مسجد قبا میں تشریف لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری مسجد کے بیان میں تمہاری طہارت کی آج تعریف کی ہے تو بتلاؤ کہ تمہاری وہ طہارت کیسے ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اور تو کچھ معلوم نہیں ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہم نے اپنے پڑوسی یہودیوں کی نسبت جب سے یہ معلوم کیا کہ وہ پاخانے سے نکل کر پانی سے پاکی کرتے ہیں، ہم نے اس وقت سے اپنا یہی وطیرہ بنا لیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے یہ سوال حضرت عویم بن عدی رضی اللہ عنہ سے کیا تھا۔

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ پانی سے طہارت کرنا ہی وہ پاکیزگی تھی جس کی تعریف اللہ عزوجل نے کی۔ اور روایت میں اُن کے جواب میں ہے کہ ہم توراۃ کے حکم کی رو سے پانی سے استنجاء کرنا لازمی سمجھتے ہیں۔ الغرض جس مسجد کا اس آیت میں ذکر ہے وہ مسجد قبا ہے۔

اس کی تصریح بہت سے سلف صالحین نے کی ہے۔ لیکن ایک صحیح حدیث میں یہ بھی ہے کہ تقویٰ پر بننے والی مسجد مسجد نبوی ہے جو مدینے شریف کے درمیان ہے۔ (تفسیر ابن ابی حاتم رازی، سورۃ توبہ، بیروت)

طہارت کے سبب، شرط، حکم کا بیان

طہارت کا سبب وجوب صلوٰۃ ہے۔ کیونکہ اسی کی وجہ سے طہارت کا حکم دیا جاتا ہے۔ اور یہی اس کے لئے شرط ہے یاد رہے یہاں سبب سے مراد علت ہے اور شرط جزاء سے مقدم ہوتی ہے جبکہ طہارت یہاں وجوب صلوٰۃ کے لئے شرط ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں شرط کو جواز کی طرف پھیر دیا گیا ہے کیونکہ طہارت کے بغیر نماز جائز نہیں۔ اسی طرح طہارت کا حکم بھی وجوب صلوٰۃ ہے حالانکہ حکم تاخر کا تقاضہ کرتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ طہارت سبب ہے وجوب صلوٰۃ کا اور وجوب طہارت کے لئے وجود حدث لازم ہے اور وجود حدث مقدم ہوا اور وجوب صلوٰۃ کے لئے حکم طہارت متاخر ہوا۔

طہارت کی فضیلت و برکت کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب کوئی بندہ مسلمان یا فرمایا مومن وضو کا ارادہ کرتا ہے اور اپنے منہ کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا فرمایا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اس کے منہ سے نکل جاتے ہیں (یعنی جو گناہ آنکھوں سے ہوئے ہیں جھڑ جاتے ہیں) پھر جب دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے تمام گناہ جن کو اس کے ہاتھ نے پکڑا تھا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے خارج ہو جاتے ہیں (یعنی جو گناہ ہاتھ سے ہوئے جھڑ جاتے ہیں) پھر جب وہ دونوں پاؤں کو دھوتا ہے تو اس کے وہ تمام گناہ جن کی طرف وہ پاؤں سے چلا تھا پانی کے ساتھ یا فرمایا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 271)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ الْمِيَاهِ

یہ باب پانیوں کے بیان میں ہے

پانی کے ذریعے پاکی ہونے سے متعلق دلیل شرعی کا بیان

وَهُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوْرًا ۔(فرقان،۴۸)

اور وہی ہے جو اپنی رحمت (کی بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے، اور ہم ہی آسمان سے پاک (صاف کرنے والا) پانی اتارتے ہیں۔

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بارش کے زمانہ میں نکلا۔ بصرے کے راستے اس وقت بڑے گندے ہو رہے تھے، آپ نے ایسے راستہ پر نماز ادا کی۔ میں نے آپ کی توجہ دلائی تو آپ نے فرمایا اسے آسمان کے پاک پانی نے پاک کر دیا۔ اللہ فرماتا ہے کہ ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں۔ حضرت سعید بن میسب رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے اسے پاک اتارا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا بیان

1-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ ۔رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے جو جاری نہ ہو کہ پھر اس نے اس پانی میں غسل کرنا ہے۔ اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

2-وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ ۔رَوَاهُ مُسْلِمٌ

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کھڑے پانی میں پیشاب کیا جائے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

---

۱. بخاری کتاب الطهارة باب البول في الماء الدائم ج۱ ص ۳۷ 'مسلم کتاب الطهاره باب النهي في الماء الراکد ج ۱ ص ۱۳۸' ترمذی ابواب الطهارات باب کراهية البول في الماء الراکد ج ۱ ص ۲۱' نسائي کتاب الطهاره باب النهي عن البول في الماء الراکد الخ ج ۱ ص ۱۵ ' ابن ماجة ابواب الطهاره وسننها باب النهي في الماء الراکد ص ۲۹' ابو داؤد کتاب الطهاره باب البول في الماء الراکد' ج ۱ ص ۱۰ ' مسند احمد ج ۲ ص ۲۵۹

۲. مسلم کتاب الطهاره باب النهي عن البول في الماء الراکد ج ۱ ص ۱۳۸' نسائي کتاب الطهارة باب النهي في الماء الراکد ج ۱ ص ۱۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کھڑے یا جاری پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت میں فقہی تصریح

صحیح مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی ناپاکی کی حالت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے (تاکہ پانی ناپاک نہ ہو جائے) لوگوں نے کہا" ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر کس طرح نہانا چاہئے؟ انہوں نے فرمایا" اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی (چلو سے) لے کر پانی سے باہر نہانا چاہئے۔

یہاں جس پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اس میں نہانے سے روکا جا رہا ہے اس سے ماء قلیل یعنی تھوڑا پانی مراد ہے کیونکہ ماء کثیر یعنی زیادہ پانی ماء جاری یعنی بہنے والے پانی کا حکم رکھتا ہے جو پیشاب وغیرہ سے ناپاک نہیں ہوتا اور پھر اس میں نہانا بھی جائز ہے۔

بعض علماء کرام نے کہا کہ ماء کثیر یعنی زیادہ پانی میں بھی پیشاب کرنا ممنوع ہے اگرچہ وہ پانی پیشاب وغیرہ سے نجس نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر اس میں کوئی آدمی پیشاب کرے گا تو اس کے دیکھا دیکھی دوسرے بھی اس میں پیشاب کرنے لگیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عمومی طور پر سب ہی لوگ اس میں پیشاب کرنے کی عادت میں مبتلا ہو جائیں گے جس کی وجہ سے پانی رفتہ رفتہ متغیر (تبدیل) ہو جائے گا یعنی جب اس میں زیادتی اور کثرت سے پیشاب کیا جائے گا تو پانی کا رنگ مزہ اور بو تینوں چیزیں بدل جائیں گی اور پانی اصل حیثیت کھو کر ناپاک ہو جائے گا۔ لہٰذا اب اس حدیث میں مذکورہ حکم کے بارے میں یہ کہا جائے گا کہ پہلی شکل یعنی پانی کم ہونے کی صورت میں تو یہ نہی حرمت کے لئے ہے کیونکہ کم پانی میں پیشاب کرنے سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔

دوسری شکل یعنی پانی زیادہ ہونے کی صورت میں کراہت کے لئے ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ اصطلاح شریعت میں " کم پانی" اور زیادہ پانی کی مقدار اور اس کی تحدید کیا ہے؟ تو اس سلسلے میں انشاء اللہ تعالیٰ اگلے صفحات میں پوری وضاحت کی جائے گی۔ اسے بھی سمجھ لیجئے کہ حدیث میں پانی کے ساتھ جاری یعنی بہنے والے کی قید کیوں لگائی گئی ہے؟ اس قید کی وجہ یہ ہے کہ اگر پانی جاری یعنی بہنے والا ہو تو خواہ کم ہو یا زیادہ ہو اس میں نجاست مثلاً پیشاب وغیرہ پڑنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

نیز علماء کرام نے لکھا ہے کہ یہ تمام تفصیلات دن کے لئے ہیں، رات میں جنابت کے خوف کی وجہ سے مطلقاً اس میں قضائے حاجت مکروہ اور ممنوع ہے کیونکہ جنات رات کو وہیں رہتے ہیں جہاں پانی ہوتا ہے چنانچہ اکثر و بیشتر ندی و نالے اور تالاب جوہڑ اور نہر وغیرہ رات کو جنات کا مسکن ہوتی ہیں۔ حدیث کے آخری حصے سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی جنبی پانی میں ہاتھ نکالنے کے لئے ڈالے تو پانی مستعمل یعنی ناقابل استعمال نہیں ہوگا اور اگر وہ پانی میں ہاتھ اس لئے ڈالے تاکہ اپنے ہاتھوں کو ناپاکی دور کرنے کے لئے اس میں دھوئے تو اس شکل میں اپنی مستعمل یعنی ناقابل استعمال ہو جائے گا۔

پیشاب سے پانی کے نجس ہونے کی مقدار کے تعین کا فقہی بیان

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ " سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کا حکم پوچھا گیا جو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

جنگل میں زمین پر جمع ہوتا ہے اور اکثر و بیشتر چوپائے درندے اس پر آتے جاتے رہتے ہیں (یعنی جانور وغیرہ اس پانی پر آ کر اسے پیتے ہیں اور اس میں پیشاب وغیرہ بھی کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر پانی دو قلوں کے برابر ہو تو ناپاکی کو قبول نہیں کرتا (یعنی نجاست وغیرہ پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا)۔" (مسند احمد بن حنبل، سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، داری، سنن ابن ماجہ اور سنن ابوداؤد کی ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ "وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔)

(مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 448)

قلہ کے فقہی مفہوم کا بیان

قلہ بڑے مٹکے کو کہتے ہیں جس میں اڑھائی مشک پانی آتا ہے "قلتین" یعنی دو مٹکوں میں پانچ مشک پانی سماتا ہے اور مٹکوں کے پانی کا وزن علماء کرام نے سوا چھ من لکھا ہے اس حدیث کے پیش نظر حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر پانی دو مٹکوں کے برابر ہو اور اس میں نجاست و غلاظت گر جائے تو جب تک پانی کا رنگ، مزہ اور بو متغیر نہ ہو پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ لیکن جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے اس کے بارے میں علماء کرام کا بہت زیادہ اختلاف ہے کہ آیا یہ حدیث صحیح بھی ہے یا نہیں؟ چنانچہ سفر السعادہ کے مصنف جو ایک جلیل القدر محدث ہیں لکھتے ہیں کہ "علماء کرام کی ایک جماعت کا قول تو یہ ہے کہ حدیث صحیح ہے مگر ایک دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔" علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو جلیل القدر علماء اور ائمہ حدیث کے امام اور حضرت عبداللہ بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد ہیں لکھتا ہے کہ "یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی نہیں ہے۔"

نیز علماء کرام لکھتے ہیں کہ "یہ حدیث اجماع صحابہ کے برخلاف ہے کیونکہ ایک مرتبہ چاہ زمزم میں ایک حبشی گر پڑا تو حضرت بن عباس اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ حکم دیا کہ کنویں کا تمام پانی نکال دیا جائے اور یہ واقعہ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے ہوا اور کسی نے بھی اس حکم کی مخالفت نہیں کی۔

پھر اس کے علاوہ علماء کرام نے یہ بھی لکھا ہے کہ "اس مسئلہ میں پانی کی حد اور مقدار متعین کرنے کے سلسلے میں نہ تو حنفیہ کو اور نہ ہی شوافع کو ایسی کوئی صحیح حدیث ہاتھ لگی ہے جس سے معلوم ہو کہ نجاست پڑنے سے کتنی مقدار کا پانی ناپاک ہو جاتا ہے اور کتنی مقدار کا ناپاک نہیں ہوتا۔" امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ جو فن حدیث کے ایک جلیل القدر امام اور حنفی مسلک کے تھے فرماتے ہیں کہ "حدیث قلتین (یعنی یہ حدیث) اگرچہ صحیح ہے لیکن اس پر ہمارے عمل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ حدیث میں پانی کی مقدار دو قلے بتائی گئی ہے اور قلے کے کئی معنی آتے ہیں، چنانچہ قلہ مٹکے کو بھی کہتے ہیں اور مشک کو بھی، نیز پہاڑ کی چوٹی بھی قلہ کہلاتی ہے، لہٰذا جب یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہاں حدیث میں قلہ سے کیا مراد ہے تو اس پر عمل کیسے ہو سکتا ہے؟

بہر حال اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ جو علماء صرف حدیث کے ظاہری الفاظ پر عمل کرتے ہیں ان کا مسلک تو یہ ہے کہ "نجاست وغیرہ پڑنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا خواہ پانی کم ہو یا زیادہ ہو، جاری ہو یا ٹھہرا ہوا ہو اور خواہ نجاست پڑنے سے پانی کا رنگ مزہ اور بو متغیر ہو یا نہ ہو۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حدیث (نمبر ۵) کے یہ الفاظ پیش کرتے ہیں کہ الحدیث (اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ) (یعنی پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی) حالانکہ مطلقاً پانی نہیں ہے بلکہ زیادہ پانی ہے۔ ان کے علاوہ تمام علماء اور محدثین کا مسلک یہ ہے کہ اگر پانی زیادہ ہوگا تو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوگا اور اگر پانی کم ہے تو نجاست پڑنے سے ناپاک ہو جائے گا۔ اب اس کے بعد چاروں اماموں کے ہاں "زیادہ" اور "کم" کی مقدار میں اختلاف ہے چنانچہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نجاست پڑنے سے جس پانی کا رنگ، مزہ اور بو متغیر نہ ہو وہ ماء کثیر (زیادہ پانی) کہلائے گا اور جو پانی متغیر ہو جائے وہ ماء قلیل (کم پانی) کے حکم میں ہوگا۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک اس حدیث کے پیش نظر یہ ہے جو پانی دو قلوں کے برابر ہوگا اسے ماءِ کثیر کہیں گے اور جو پانی دو قلوں کے برابر نہ ہوگا وہ "ماءِ قلیل" کہلائے گا۔ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے ماننے والے یہ فرماتے ہیں کہ۔ "اگر پانی اتنی مقدار میں ہو کہ اس کے ایک کنارے کو ہلانے سے دوسرا کنارہ نہ ہلے تو وہ "ماء کثیر" ہے اور اگر دوسرا کنارہ ہلنے لگے تو وہ "ماء قلیل" ہے۔" بعد کے بعض حنفی علماء نے "دہ دردہ" کو ماء کثیر کہا ہے یعنی اتنا بڑا حوض جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو اور اتنا گہرا ہو کہ اگر چلو سے پانی اٹھائیں تو زمین نہ کھلے ایسے حوض کو دہ دردہ کہتے ہیں۔ چنانچہ ایسے حوض کے پانی میں جو "دہ دردہ" ہو ایسی نجاست پڑ جائے جو پڑ جانے کے بعد دکھلائی نہ دیتی ہو جیسے پیشاب، خون، شراب وغیرہ تو چاروں طرف وضو کرنا درست ہے جدھر سے چاہے وضو کر سکتا ہے، البتہ اگر اتنے بڑے حوض میں اتنی جناست پڑ جائے کہ پانی کا رنگ یا مزہ بدل جائے یا بدبو آنے لگے تو پانی ناپاک ہو جائے گا اور اگر حوض کی شکل یہ ہو کہ لمبا تو وہ بیس ہاتھ اور چوڑا پانچ ہاتھ ہو یا ایسے ہی لمبا پچیس ہاتھ ہو اور چوڑا چار ہاتھ ہو تو یہ دہ دردہ کی مثل ہی کہلائے گا۔

کتے کے جوٹھے پانی کے نجس ہونے کا بیان

3- وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِىْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی ایک کے برتن میں پی لے تو چاہئے کہ وہ اسے سات مرتبہ دھوئے۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

کتے کے جوٹھے برتن کو پاک کرنے کا بیان

مسلم کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ تم میں سے جس کے برتن سے کتا پانی پی لے اس (برتن) کو پاک کرنے کی صورت یہ ہے اسے سات مرتبہ دھو ڈالے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے مگر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اس کو بھی

۳. بخاری کتاب الطهارة باب اذا شرب الكلب فى الاناء ج ۱ ص ۲۹ ' مسلم كتاب الطهارة باب حكم ولوغ الكلب ج ۱ ص ۱۳۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

دوسری نجاستوں کے حکم میں شمار کرتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ اس برتن کو صرف تین مرتبہ بغیر مٹی کے دھو ڈالنا کافی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حدیث میں سات مرتبہ دھونے کا جو حکم دیا جا رہا ہے وہ وجوب کے طریقے پر نہیں ہے بلکہ اختیار کے طور پر ہے، یا پھر یہ کہ سات مرتبہ دھونے کا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جو بعد میں منسوخ ہوگیا! واللہ اعلم۔ تشریح اکثر محدثین اور تینوں آئمہ کے مسلک یہ ہیں کہ اگر برتن میں کتا منہ ڈال دے یا کسی برتن سے پانی پی لے اور کھائے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیے۔

سمندر کا پانی اور مردار حلال ہونے کا بیان

4-وَعَنْهُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَرْکَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِہٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَّآءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُوَ الطَّہُوْرُ مَاؤُہٗ وَالْحِلُّ مَیْتَتُہٗ ۔ رَوَاہُ مَالِكٌ وآخرون وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی اٹھا لیتے ہیں۔ پس اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جاتے ہیں تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا پانی پاک کرنیوالا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔ اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

میتۃ' اس مردار جانور کو کہتے ہیں جو بغیر ذبح کیے ہوئے اپنے آپ مر جائے چنانچہ اس حدیث میں میتۃ (سے مراد مچھلی ہے کیونکہ اسے ذبح نہیں کرتے اس کا شکار کرنا اور اسے پانی سے نکالنا ہی اس کو ذبح کرنے کے مترادف ہے۔ البتہ جو مچھلی پانی میں مر جائے وہ حنفیہ کے ہاں حلال نہیں ہے۔ دریائی جانوروں میں مچھلی تمام علماء کرام کے ہاں متفقہ طور پر حلال ہے، دوسرے جانوروں کے بارے میں اختلاف ہے جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔

درندوں کے جوٹھے پانی کا بیان

5-وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَآءِ وَمَا یَنُوْبُہٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا کَانَ الْمَآءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاہُ الْخَمْسَۃُ وَاٰخَرُوْنَ وَہُوَ حَدِیْثٌ مَّعْلُوْلٌ ۔

۴. موطا امام مالك كتاب الطهاره باب الطهور للوضوء ص ۱۵' ابوداؤد كتاب الطهاره باب الوضوء بماء البحر ج ۱ ص ۱۱' نسائی كتاب المياه باب الوضوء بماء البحر ج ۱ ص ۶۳

۵. ابو داؤد كتاب الطهارة باب ما ينجس الماء ج ۱ ص ۹' ترمذی ابواب الطهارات باب ما جاء ان الماء ينجسه شیء ج ۱ ص ۲۱' نسائی كتاب الطهاره باب توقيت فی الماء ج ۱ ص ۶۳' ابن ماجه ابواب الطهارة وسننها باب مقدار الماء الذی لا ينجس ص ۴۰' مسند احمد ج ۲ ص ۱۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پانی اوران چوپاہوں اور درندوں کے بارے میں پوچھا گیا جواس پانی پر بار بار آتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب پانی دو قلے ہوتو وہ نجاست کونہیں اٹھاتا اس کو اصحاب خمسہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور یہ حدیث معلول ہے۔

شرح

قلہ بڑے مٹکے کو کہتے ہیں جس میں اڑھائی مشک پانی آتا ہے "قلتین" یعنی دومٹکوں میں پانچ مشک پانی سماتا ہے دو مٹکوں کے پانی کا وزن علماء کرام نے سوا چھ من لکھا ہے اس حدیث کے پیش نظر حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر پانی دومٹکوں کے برابر ہواور اس میں نجاست وغلاظت گر جائے تو جب تک پانی کا رنگ، مزہ اور بو متغیر نہ ہو پانی ناپاک نہیں ہوتا۔لیکن جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے اس کے بارے میں علماء کرام کا بہت زیادہ اختلاف ہے کہ آیا یہ حدیث صحیح بھی ہے یانہیں؟

چنانچہ سفر السعادہ کے مصنف جو ایک جلیل القدر محدث ہیں لکھتے ہیں کہ " علماء کرام کی ایک جماعت کا قول تو یہ ہے کہ حدیث صحیح ہے مگر ایک دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔" علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو جلیل القدر علماء اور ائمہ حدیث کے امام اور حضرت عبداللہ بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد ہیں لکھتا ہے کہ " یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی نہیں ہے۔" نیز علماء کرام لکھتے ہیں کہ " یہ حدیث اجماع صحابہ کے برخلاف ہے کیونکہ ایک مرتبہ چاہ زمزم میں ایک حبشی گر پڑا تو حضرت بن عباس اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ حکم دیا کہ کنویں کا تمام پانی نکال دیا جائے اور یہ واقعہ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے ہوا اور کسی نے بھی اس حکم کی مخالفت نہیں کی۔" پھر اس کے علاوہ علماء کرام نے یہ بھی لکھا ہے کہ " اس مسئلہ میں پانی کی حد اور مقدار متعین کرنے کے سلسلے میں نہ تو حنفیہ کو اور نہ ہی شوافع کو ایسی کوئی صحیح حدیث ہاتھ لگی ہے جس سے معلوم ہو کہ نجاست پڑنے سے کتنی مقدار کا پانی ناپاک ہو جاتا ہے اور کتنی مقدار کا ناپاک نہیں ہوتا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ جو فن حدیث کے ایک جلیل القدر امام اور حنفی مسلک کے تھے فرماتے ہیں کہ " حدیث قلتین (یعنی یہ حدیث) اگر چہ صحیح ہے لیکن اس پر ہمارے عمل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ حدیث میں پانی کی مقدار دو قلے بتائی گئی ہے اور قلے کے کئی معنی آتے ہیں، چنانچہ قلہ مٹکے کو بھی کہتے ہیں اور مشک کو بھی، نیز پہاڑ کی چوٹی بھی قلہ کہلاتی ہے، لہٰذا جب یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہاں حدیث میں قلہ سے کیا مراد ہے تو اس پر عمل کیسے ہوسکتا ہے؟ بہر حال اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ جو علماء صرف حدیث کے ظاہری الفاظ پر عمل کرتے ہیں ان کا مسلک تو یہ ہے کہ " نجاست وغیرہ پڑنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا خواہ پانی کم ہو یا زیادہ ہو، جاری ہو یا ٹھہرا ہوا ہو اور خواہ نجاست پڑنے سے پانی کا رنگ مزہ اور بو متغیرہ ہو یا نہ ہو" یہ حضرات دلیل میں اس کے بعد آنے والی حدیث (نمبر ۵) کے یہ الفاظ پیش کرتے ہیں کہ الحدیث (اِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ لَا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ" (یعنی پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی) حالانکہ مطلقاً پانی نہیں ہے بلکہ زیادہ پانی ہے۔ ان کے علاوہ تمام علماء اور محدثین کا مسلک یہ ہے کہ اگر پانی زیادہ ہوگا تو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوگا اور اگر پانی کم ہے تو نجاست پڑنے سے ناپاک ہو جائے گا۔ اب اس کے بعد چاروں اماموں کے ہاں "زیادہ" اور "کم" کی مقدار میں اختلاف ہے چنانچہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نجاست پڑنے سے جس پانی کا رنگ، مزہ اور بو متغیر نہ ہو وہ ماء کثیر (زیادہ پانی) کہلائے گا اور جو پانی متغیر ہو جائے وہ ماء قلیل (کم پانی) کے حکم میں ہوگا۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک اس حدیث کے پیش نظر یہ ہے جو پانی دو قلوں کے برابر ہوگا اسے ماء کثیر کہیں گے اور جو پانی دو قلوں کے برابر نہ ہوگا وہ "ماء قلیل" کہلائے گا۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے ماننے والے یہ فرماتے ہیں کہ۔ "اگر پانی اتنی مقدار میں ہو کہ اس کے ایک کنارے کو ہلانے سے دوسرا کنارہ نہ ہلے تو وہ "ماء کثیر" ہے اور اگر دوسرا کنارہ ہلنے لگے تو وہ "ماء قلیل" ہے۔" بعد کے بعض حنفی علماء نے "دہ در دہ" کو ماء کثیر کہا ہے یعنی اتنا بڑا حوض جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو اور اتنا گہرا ہو کہ اگر چلو سے پانی اٹھائیں تو زمین نہ کھلے ایسے حوض کو دہ در دہ کہتے ہیں۔ چنانچہ ایسے حوض کے پانی میں جو "دہ در دہ" ہو ایسی نجاست پڑ جائے جو پڑ جانے کے بعد دکھلائی نہ دیتی ہو جیسے پیشاب، خون، شراب وغیرہ تو چاروں طرف وضو کرنا درست ہے جدھر سے چاہے وضو کر سکتا ہے، البتہ اگر اتنے بڑے حوض میں اتنی جناست پڑ جائے کہ پانی کا رنگ یا مزہ بدل جائے یا بد بو آنے لگے تو پانی ناپاک ہو جائے گا اور اگر حوض کی شکل یہ ہو کہ لمبا تو وہ بیس ہاتھ اور چوڑا پانچ ہاتھ ہو یا ایسے ہی لمبا پچیس ہاتھ ہو اور چوڑا چار ہاتھ ہو تو یہ دہ در دہ کی مثل ہی کہلائے گا۔

چالیس قلوں کے پانی نجس نہ ہونے کا بیان

6- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يَنْجُسْ . رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب پانی چالیس قلوں کو پہنچ جائے تو وہ نجس نہیں ہوتا۔ اس حدیث کو امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

7- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ . رَوَاهُ أَحْمَدُ . وَفِي إِسْنَادِهِ لِينٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ نے غسل

---

٦. سنن دار قطنی کتاب الطہارۃ باب حکم الماء اذا لاقتہ النجاسۃ ج ١ ص ٢٧

٧. مسند احمد ج ١ ص ٢٣٥، ٢٨٤، ٣٠٨، نسائی کتاب الطہارۃ ج ١ ص ٦٢

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جنابت کیا پھر نبی پاک ﷺ نے ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک پانی کو کوئی چیز بھی ناپاک نہیں کرتی۔

8- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَتَوَضَّاُ مِنْ بِیْرِ بُضَاعَةَ وَهِیَ بِیْرٌ یُطْرَحُ فِیْهَا لُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالْحِیَضُ وَالنَّتْنُ فَقَالَ الْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا یُنَجِّسُهُ شَیْءٌ ۔ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ اَحْمَدُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ (نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں) عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ ﷺ کیا آپ بیر بضاعۃ سے وضو کرتے ہیں جبکہ یہ وہ کنواں ہے جس میں کتوں کا گوشت حیض کے خون آلود کپڑے اور دوسری بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا پانی پاک کرنیوالا ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ اس کو اصحاب ثلثہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح قرار دیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن قرار دیا اور ابن القطان نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

بئیر بضاعہ کے پانی کے حکم کا بیان

بیر بضاعہ مدینہ کے ایک کنویں کا نام ہے وہ ایک ایسی جگہ واقع تھا جہاں نالے کی رو آتی تھی اس نالے میں جو گندگی اور غلاظت ہوتی تھی وہ اس کنویں میں پڑتی تھی مگر کہنے والے نے کچھ اس انداز سے بیان کیا جس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ لوگ خود اس میں نجاست ڈالتے تھے، حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ اس قسم کی گندگی اور غلط چیزوں کا ارتکاب تو عام مسلمان بھی نہیں کرسکتا چہ جائے کہ وہ ایسی غیر شرعی غیر اخلاقی چیز کا ارتکاب کرتے جو افضل المومنین تھے۔ بہرحال! اس کنویں میں بہت زیادہ پانی تھا اور چشمہ دار تھا اس لئے جو گندگی اس میں گرتی تھی بہہ کر نکل جاتی تھی بلکہ علماء کی تحقیق تو یہ ہے کہ اس وقت کنواں جاری تھا اور نہر جاری کی طرح ایک باغ میں بہتا بھی تھا چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنویں کی اس صفت کی وجہ سے اس کے پانی کے بارے میں وہی حکم فرمایا جو ماء کثیر یا جاری پانی کا ہوتا ہے۔

حدیث کے ظاہری الفاظ سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ نجاست پڑنے سے کوئی پانی ناپاک نہیں ہوتا خواہ وہ تھوڑا پانی ہو یا زیادہ پانی بلکہ یہ حکم ماء کثیر یعنی زیادہ پانی کا ہے ماء قلیل یعنی کم پانی کا یہ حکم نہیں ہے۔ حنفیہ کے بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ چشمہ دار کنواں بھی "جاری پانی" کا حکم رکھتا ہے یعنی جو حکم بہنے والے پانی کا ہوتا ہے وہی چشمہ دار کنویں کا ہوتا ہے۔

9- وَعَنْ عَطَاءٍ اَنَّ حَبَشِیًّا وَقَعَ فِیْ زَمْزَمَ فَمَاتَ فَاَمَرَ ابْنُ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَنُزِحَ مَاؤُهَا فَجَعَلَ الْمَاءُ

---

۸. ابو داؤد کتاب الطهارة باب ما جاء فی بئر بضاعة ج ۱ ص ۹، ترمذی ابواب الطهارة باب ما جاء ان الماء لا ینجسه شیء ج ۱ ص ۲۱، نسائی کتاب المیاه باب ذکر بئر بضاعة ج ۱ ص ۶۲، مسند احمد ج ۳ ص ۸۶

۹. طحاوی کتاب الطهارة باب الماء یقع فیه النجاسة ج ۱ ص ۱۹، مصنف ابن ابی شیبة کتاب الطهارات باب فی الفارة والدجاجة واشباهها تقع فی بئر ج ۱ ص ۱۶۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

لَا يَنْقَطِعُ فَنَظَرَ فَإِذَا عَيْنٌ تَجْرِي مِنْ قِبَلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَسْبُكُمْ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

★★ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی (بیر) زمزم میں گرا تو مر گیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے (اس کنویں کا پانی نکالنے کا) حکم دیا۔ پس اس کا پانی نکالا گیا تو اس کا پانی ختم نہیں ہو رہا تھا۔ پھر دیکھا گیا تو اچانک ایک چشمہ جاری ہے۔ حجر اسود کی جانب سے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہیں کافی ہے (یعنی اتنا ہی پانی کافی ہے جو تم نکال چکے) اس حدیث کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

10- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ زَنْجِيًّا وَقَعَ فِي زَمْزَمَ يَعْنِي فَمَاتَ فَأَمَرَ بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَأُخْرِجَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُنْزَحَ قَالَ فَغَلَبَتْهُمْ عَيْنٌ جَاءَتْهُمْ مِنَ الرُّكْنِ فَأَمَرَ بِهَا فَدُسَّتْ بِالْقَبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ حَتَّى نَزَحُوهَا فَلَمَّا نَزَحُوهَا انْفَجَرَتْ عَلَيْهِمْ . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

★★ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک حبشی (بیر) زمزم میں گرا یعنی گر کر مر گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے (نکالنے) کا حکم دیا پس اسے نکالا گیا تو آپ نے کنویں کے بارے میں حکم دیا کہ اس کا پانی نکالا جائے۔ محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ ان پر وہ چشمہ غالب آ گیا جو حجر اسود کی جانب سے آ رہا تھا تو آپ نے اس چشمے کے بارے میں حکم دیا تو اس میں سوتی اور نقش و نگار والی ریشمی چادریں ٹھونس دی گئیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے کنویں کا پانی نکالا۔ پس جب انہوں نے کنویں کا پانی نکالا تو ان پر پانی بکثرت آ گیا۔ اسے دار قطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

11- وَعَنْ مَيْسَرَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فِي بِئْرٍ وَقَعَتْ فِيهَا فَارَةٌ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مَاؤُهَا . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ قَالَ النِّيمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ آثَارٌ عَنِ التَّابِعِينَ .

★★ حضرت میسرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کنویں کے بارے میں فرمایا جس میں چوہا گر کر مر جائے کہ اس کا سارا پانی نکالا جائے۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے اور اس کتاب کے مرتب (نیموی) نے فرمایا کہ اس باب میں تابعین سے بھی آثار مروی ہیں۔

کنوئیں سے چوہا یا چڑیا وغیرہ زندہ نکالے جائیں تو پانی کا حکم

علامہ محمود بن مازہ بخاری حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ کہ جب کنوئیں میں چوہا، چڑیا، مرغی، بلی اور بکری گر گئی اور انہیں زندہ نکال لیا تو اس کنوئیں کا پانی نجس نہ ہوگا۔ اور اس سے کچھ بھی پانی نکالنا واجب نہیں۔ اور دلیل استحسان یہ ہے کہ جب تک یہ جانور زندہ ہیں پاک ہیں جبکہ قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ ان میں کسی ایک کے بھی گرنے سے پانی نجس ہو جائے گا۔ اگرچہ انہیں زندہ نکال لیا گیا ہے کیونکہ ان جانوروں میں نجاست کا راستہ ہے۔ اور نجاست پانی میں حلول کر گئی ہے۔ جبکہ ہم نے قیاس کو

۱۰. سنن دار قطنی کتاب الطہارۃ باب البئر اذا وقع فیہا حیوان ج ۱ ص ۳۳

۱۱ معانی الآثار کتاب الطہارۃ باب الماء یقع فیہ النجاسۃ ج ۱ ص ۱۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی سے وجہ ترک کردیا۔اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار کی وجہ سے ترک کردیا۔

امام ابوجعفر اور فقیہ ابوعلی یہ دونوں فقہاء اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب کنوئیں میں چوہا گرکر مرجائے اگرچہ اسے اسی وقت نکالا جائے بیس سے تیس تک ڈول پانی کے نکالے جائیں۔

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی کنوئیں میں چوہا گر جائے اور مرجائے تو اس سے سات ڈول پانی نکالا جائے۔اور ایک روایت میں ہے کہ محض ڈول نکالے جائیں۔اس روایت کے مطابق پانی فاسد نہیں ہوتا اور ان سے ایک روایت ہے بیس یا تیس ڈول نکالے جائیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب کسی کنوئیں میں چوہا گرکر مرجائے تو اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں۔

اسلاف یعنی متقدمین فقہاء نے اس مسئلہ پر اتفاق کرلیا ہے کہ کنوئیں کے مسائل میں اسلاف کے اقوال کی اتباع کرتے ہوئے قیاس کو ترک کردیا جائے گا۔ (المحيط البرهاني في الفقه النعماني، ج۱،ص ۷۶،بیروت)۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَبْوَابُ النَّجَاسَاتِ

یہ ابواب نجاستوں کے بیان میں ہیں

نجاست کے معنی ومفہوم کا بیان

انجاس یہ ”نجس“ کی جمع ہے۔اور ہر وہ چیز جو ناپسندیدہ ہو۔اور اصل میں لفظ مصدر ہے پھر اس کا استعمال اسم میں ہونے لگا۔یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ (التوبہ،۲۸)

اے ایمان والو! بے شک مشرک صرف نجس ہیں۔جس طرح اس پر نجاست حقیقی کا اطلاق ہوتا ہے اسی طرح نجاست حکمی کا بھی اطلاق ہوتا ہے۔کہ وہ دین کی رو سے نجس مشرکوں کو بیت اللہ شریف کے پاس نہ آنے دیں یہ آیت سنہ ہجری میں نازل ہوئی اسی سال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا اور حکم دیا کہ مجمع حج میں اعلان کردو کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور کوئی ننگا شخص بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اس شرعی حکم کو اللہ تعالیٰ قادر وقیوم نے یوں ہی پورا کیا کہ نہ وہاں مشرکوں کو داخلہ نصیب ہوا نہ کسی نے اس کے بعد عریانی کی حالت میں اللہ کے گھر کا طواف کیا۔

بَابُ سُؤْرِ الْهِرِّ

یہ باب بلی کے جوٹھے کے بیان میں ہے

بلی کے جھوٹے کے بیان میں

12-عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَسَكَبْتُ لَهٗ وَضُوْءًا قَالَتْ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا بِنْتَ اَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ . رواه الخمسة وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ .

☆☆ حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اور یہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے عقد نکاح میں تھیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے وہ کہتی ہیں میں نے ان کے وضو کے لئے برتن میں پانی ڈالا۔آپ فرماتی ہیں

۱۲۔ ترمذی ابواب الطهارة باب ما جاء في سؤر الهرة ج ۱ ص ۲۷' ابو داؤد كتاب الطهارات باب سؤر الهرة ج ۱ص ۱۰' نسائی كتاب المیاه باب سؤر الهرة ج ۱ ص ۶۳' ابن ماجة ابواب الطهاره باب سؤر الهرة ص ۳۱' مسند احمد ج ۵ ص ۳۰۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

پس بلی آئی اور پانی پینے لگی تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے برتن ٹیڑھا کر دیا۔حتیٰ کہ اس بلی نے پانی پی لیا۔حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجی کیا تجھے تعجب ہو رہا ہے تو میں نے کہا ہاں۔آپ نے کہا بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلی نجس نہیں ہے یہ تم پر چکر لگانیوالوں یا چکر لگانیوالیوں میں سے ہے اس حدیث کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

بلی کا جوٹھا مکروہ ہے

بلی کا جوٹھا پاک ہے لیکن مکروہ ہے جبکہ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک غیر مکروہ ہے۔(ہدایہ اولین ص ۲۸، دہلی)

پاک ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن سے وضو کیا۔جس کو پہلے بلی پہنچ چکی تھی۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (بلی) نجس نہیں ہے یہ تو طوافین اور طوافات میں سے ہے۔(سنن ابن ماجہ ج ا ص ۳۰، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

بلی کے ناپاک ہونے کی دلیل یہ حدیث ہے۔کہ "الھرۃ سبع" بلی درندہ ہے ایک دلیل کا تقاضہ یہ ہے کہ بلی کا جوٹھا پاک ہو جبکہ دوسری دلیل کا تقاضہ یہ ہے کہ بلی کا گوشت ناپاک ہے لہٰذا اس کا جوٹھا بھی ناپاک ہونا چاہیے۔پس فقہاء نے اس کے لئے کراہت کا حکم ثابت کر دیا۔ (ہدایہ مع البنایہ ج ا ص ۲۸، المجتبائے دہلی)

ہر چیز کے جوٹھے کا حکم، قاعدہ فقہیہ

ہر چیز کے جوٹھے کا حکم اس کے گوشت کے حکم کے مطابق دیا جائے گا۔یعنی جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا لعاب بھی پاک ہے اور جن کا گوشت حرام ہے ان کا لعاب بھی ناپاک ہے۔

اس قاعدے کا ثبوت یہ حدیث مبارکہ ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا تم میں سے کسی ایک کے برتن سے (پانی) پی لے تو وہ اس کو سات مرتبہ دھولے۔

(الجامع البخاری ج ۱ ص ۲۹، قدیمی کتب خانہ کراچی، دارقطنی، ابن عدی، بیہقی بتصرف اسنادھا)

اس حدیث سے معلوم ہوا کتا نجس ہے اور اس کا لعاب بھی نجس ہے کیونکہ طہارت کا حکم تب ہوتا ہے جب حدث یا نجس کا وجود پایا جائے۔اور اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ کتے کا گوشت نجس ہے اور اس کے گوشت سے بننے والا لعاب بھی نجس ہے۔تو کتے کا جوٹھا کتے کے گوشت کے تابع ہوا جب متبوع حرام ہے تو تابع بھی حرام ہے۔اور یہی حال تمام جانوروں کا ہے جو حرام ہیں۔(قواعد فقہیہ، ص ۱۸۴، شبیر برادرز لاہور)

بلی کے جوٹھے میں امام ابو یوسف اور طرفین کا اختلاف و دلائل

بلی کا جوٹھا پاک ہے لیکن مکروہ ہے جبکہ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک غیر مکروہ ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

امام ابو یوسف کی دلیل یہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن سے وضو کیا جس کو پہلے بلی پہنچ چکی تھی۔ اور جب یہ حدیث موجود ہے تو کیسے پانی پر حکم کراہت ثابت کیا جائے۔ جبکہ طرفین کا مؤقف یہ ہے بلی کا جوٹھا مکروہ ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "الھرۃ سبع وقال الترمذی، حدیث حسن صحیح" اس حدیث میں فقہ کو بیان کیا گیا ہے نہ کہ بلی کی صورت یا خلقت کو بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت شریعت بیان کرنا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم شارع ہیں۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (بلی) نجس نہیں ہے یہ تو طوافین اور طوافات میں سے ہے۔ (سنن ابن ماجہ ج ا ص ۳۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، دار قطنی، ابو داود، طبرانی)

علت طواف کی وجہ سے حکم حرمت ساقط ہو گیا اور حکم کراہت باقی رہ گیا۔ اور اسی طرح علت "سبع" کی وجہ سے حکم حلت ساقط ہو گیا اور حکم کراہت باقی رہ گیا لہٰذا بلی کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (عنایہ شرح الھدایہ، ج ۱، ۱۶۵ ص، بیروت)

بلی کے ناپاک ہونے کی دلیل یہ حدیث ہے۔ کہ "**الھرۃ سبع**" بلی درندہ ہے ایک دلیل کا تقاضہ یہ ہے کہ بلی کا جوٹھا پاک ہو جبکہ دوسری دلیل کا تقاضہ یہ ہے کہ بلی کا گوشت ناپاک ہے لہٰذا اس کا جوٹھا بھی ناپاک ہونا چاہیے۔ پس فقہاء نے اس کے لئے کراہت کا حکم ثابت کر دیا۔ (ھدایہ مع البنایہ ج ۱ ص ۲۸، المجتبائی دھلی)

13- وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ التَّمَّارِ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَوَجَدَتْهَا تُصَلِّيْ فَاَشَارَتْ اِلَيَّ اَنْ ضَعِيْهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَاَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ اَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ اَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِفَضْلِهَا . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت داؤد بن صالح بن دینار رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کو ہریسہ دے کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ اس نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے اشارہ کیا کہ تو اسے رکھ دے پس ایک بلی آئی اور اس میں سے کھانے لگی جب وہ نماز سے فارغ ہوئیں تو اسی جگہ سے کھایا جہاں سے بلی نے کھایا تھا۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ناپاک نہیں ہے یہ تو تم پر چکر لگانیوالوں میں سے ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بلی کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرمالیا کرتے تھے۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

14- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْسَلُ الْاِنَاءُ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ اَوْ اُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ وَاِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً . رواه الترمذی و صححه .

۱۳۔ ابو داؤد کتاب الطھارۃ باب سؤر الھرۃ ج ۱ ص ۲۷

۱۴۔ ترمذی ابواب الطھارات باب ما جاء فی سؤر الھرۃ ج ۱ ص ۱۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے۔ ان میں سے پہلی یا ان میں سے آخری مرتبہ مٹی سے مانجا جائے اور جب بلی برتن میں منہ ڈالے تو اسے ایک مرتبہ دھویا جائے اسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔

15- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُهُوْرُ الْاِنَاءِ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْهِرُّ اَنْ يُغْسَلَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَقَالَ الدَّارُ قُطْنِيُّ هٰذَا صَحِيْحٌ .

☆☆ اور انہیں سے روایت ہے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب بلی برتن میں منہ ڈالے تو اس کا پاک کرنا یہ ہے کہ اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

16- وَعَنْهُ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْهِرُّ فِي الْاِنَاءِ فَاهْرِقْهُ وَاغْسِلْهُ مَرَّةً . رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَالْمَوْقُوْفُ اَصَحُّ فِي الْبَابِ .

☆☆ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب بلی برتن میں منہ ڈالے تو اسے بہا دو۔ اور اس برتن کو مرتبہ دھولو۔ اسے دار قطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ نیموی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی موقوف حدیث زیادہ صحیح ہے۔

بلی کے جوٹھے سے متعلق فقہی حکم کا بیان

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبشہ کو بھتیجی کہا ہے حالانکہ وہ ان کی بھتیجی نہیں تھیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عرب میں عام طور پر مرد مخاطب کو اگر وہ چھوٹا ہوتا ہے بھتیجا یا چچا کا بیٹا اور عورت مخاطب کو بھتیجی کہہ کر پکارتے ہیں چاہے حقیقت میں ان کا یہ رشتہ نہ ہو کیونکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے، اس لئے وہ اسلامی اخوت کے رشتے کے پیش نظر اس کی اولاد کو بھتیجا یا بھتیجی کہتے ہیں۔ روایت میں "طوافین" اور طوافات" دونوں لفظ استعمال فرمائے گئے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ بلی اگر نر ہے تو اس کی مناسبت سے "طوافین" کا لفظ ہوگا اور اگر بلی مادہ ہے تو اس کی مناسبت سے "طوافات" کا لفظ ہوگا۔ یہ دونوں لفظ یہاں "خادم" کے معنی میں استعمال فرمائے ہیں اس کا مطب یہ ہے کہ "بلیاں تمہاری خادم ہیں" ان کو خادم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ بھی انسانوں کی مختلف طریقوں سے خدمت کرتی ہیں اور ان کے آرام وراحت کی بعض چیزوں میں بڑی معاون ہوتی ہیں مثلاً نقصان دہ جانوروں جیسے چوہے وغیرہ کو یہ مارتی ہیں۔ یا ان کو خادم ان مناسبت سے کہا گیا ہے کہ جیسے خادموں کی خبر گیری میں ثواب ملتا ہے اسی طرح بلیوں کی خبر گیری میں بھی ثواب ہوتا ہے اور جس طرح گھروں میں خادم پھرتے رہتے ہیں

۱۵. طحاوی کتاب الطهارة باب سؤر الهرة ج ۱ ص ۲۱ سنن دار قطنی کتاب الطهارة باب سؤر الهرة ج ۱ ص ۶۷

۱۶. سنن دار قطنی کتاب الطهارة باب سؤر الهرة ج ۱ ص ۶۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس طرح بلیاں بھی گھروں میں پھرتی رہتی ہیں۔ بہر حال حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بلیاں تمہارے پاس ہر وقت خادموں کی طرح رہتی ہیں اور گھر کے ہر حصے میں پھرا کرتی ہیں اگر ان کے استعمال کئے کو ناپاک قرار دے دیا جائے تو تم سب بڑی دشواریوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ اس لئے یہ حکم کیا جاتا ہے کہ بلیوں کا استعمال کردہ پاک ہے۔ گویا یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ بلی کا استعمال کردہ پاک ہے چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ بلیوں کا استعمال کردہ ناپاک نہیں ہے بلکہ پاک ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ بلی کا استعمال کردہ مکروہ تنزیہی ہے یعنی اگر بلی کے استعمال کردہ پانی کے علاوہ دوسرا پانی نہ مل سکے تو اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ اس کی موجودگی میں تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر بلی کے استعمال کردہ پانی کے علاوہ دوسرا پانی موجود ہو اور اس کے باوجود اسی جھوٹے پانی سے وضو کیا جائے گا تو وضو ہو جائے گا لیکن مکروہ ہوگا۔

امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اس شکل میں اسے مکروہ بھی اس لئے فرماتے ہیں کہ ایک دوسری حدیث میں بلی کو درندہ کہا گیا ہے اور درندہ کے بارے میں بتایا گیا کہ ناپاک ہوتا ہے لیکن یہ حدیث چونکہ اس کے بالکل برعکس ہے اس لئے ان دونوں حدیثوں پر نظر رکھتے ہوئے کوئی ایسا حکم نافذ کیا جانا چاہئے جو دونوں حدیثوں کے مفہوم کے مطابق ہو لہٰذا اب یہی کیا جائے گا کہ جس حدیث میں بلی کو درندہ کہہ کر اس کی نجاست کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ اپنی جگہ صحیح ہے مگر اس حدیث نے بلی کی نجاست کے حکم کو کراہت میں بدل دیا ہے لہٰذا اس کے استعمال کئے ہوئے کو ناپاک تو نہیں کہیں گے البتہ مکروہ کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ

یہ باب کتے کے جوٹھے کے بیان میں ہے

کتے کے جھوٹے کا بیان

17- عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَّغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی ایک کے برتن میں منہ ڈال کر پی لے تو وہ اسے سات مرتبہ دھو کر پاک کرے اور پہلی مرتبہ مٹی سے مانجے۔ اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

18- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ

---

۱۷. کتاب الطهارة باب حکم ولوغ الکلب ج ۱ ص ۱۳۷

۱۸. مسلم کتاب الطهارة باب حکم ولوغ الکلب ج ۱ ص ۱۳۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا پھر فرمایا وہ لوگوں کا کیا بگاڑتے ہیں پھر آپ نے شکاری کتے اور بکریوں کی حفاظت کریںوالے کتے کی اجازت دی اور فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو اسے سات مرتبہ دھولیا کرو اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانج لیا کرو اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

19-وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ أَهْرَاقَهُ وَغَسَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کتا برتن میں منہ ڈالتا تو وہ اسے بہا دیتے اور تین مرتبہ دھوتے۔ اسے دارقطنی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

20-وَعَنْهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَأَهْرِقْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ . وَالطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عطا رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو اسے بہا دو اور اسے تین مرتبہ دھولو۔ اس حدیث کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

21-وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ يُغْسَلُ الْإِنَاءُ الَّذِيْ وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْهِ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ سَبْعًا وَّخَمْسًا وَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ فِيْ مُصَنَّفِهِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ اور ابن جریج بیان فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عطا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو اس برتن کو دھویا جائیگا۔ آپ نے کہا یہ سب سات پانچ اور تین مرتبہ دھویا جائیگا۔ اسے عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں نقل کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

کتے کے جوٹھے سے متعلق فقہی حکم کا بیان

مسلم کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ تم میں سے جس کے برتن سے کتا پانی پی لے اس (برتن) کو پاک کرنے کی صورت یہ ہے اسے سات مرتبہ دھو ڈالے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے مگر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اس کو بھی دوسری نجاستوں کے حکم میں شمار کرتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ اس برتن کو صرف تین مرتبہ بغیر مٹی کے دھو ڈالنا کافی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حدیث میں سات مرتبہ دھونے کا جو حکم دیا جارہا ہے وہ وجوب کے طریقے پر نہیں ہے بلکہ اختیار کے طور پر ہے، یا

۱۹۔ سنن دار قطنی کتاب الطهارة باب ولوغ الكلب في الاناء ج ۱ ص ٦٦

۲۰۔ سنن دار قطنی کتاب الطهارة باب ولوغ الكلب في الاناء ج ۱ ص ٦٦، شرح معاني الآثار كتاب الطهارة باب سؤر الكلب ج ۱ ص ۲۳

۲۱۔ مصنف عبد الرزاق ابواب المياه باب الكلب يلغ في الاناء ج ۱ ص ۹٦

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

پھر یہ کہ سات مرتبہ دھونے کا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جو بعد میں منسوخ ہوگیا! واللہ اعلم۔

اکثر محدثین اور تینوں آئمہ کے مسلک یہ ہیں کہ اگر برتن میں کتا منہ ڈال دے یا کسی برتن سے پانی پی لے اور کھائے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیے۔

بَابُ نَجَاسَةِ الْمَنِيِّ

یہ باب منی کے نجس ہونے کے بیان میں ہے

منی کے ناپاک ہونے کے بیان میں

22-عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ بُقَعُ الْمَآءِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس منی کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے تو انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھو دیتی تھی۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے اس حال میں نکلتے کہ دھونے کا نشان پانی کے دھبوں کی صورت میں آپ کے کپڑے پر ہوتا۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

23-وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اَدْنَيْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ اَفْرَغَ بِهٖ عَلٰى فَرْجِهٖ وَغَسَلَهُ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْئَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلْءَ كَفِّهٖ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ . اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے لئے پانی قریب کیا۔ پس آپ نے دو یا تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا اور اسے بائیں ہاتھ سے دھویا پھر آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھ کر رگڑ رگڑ کر خوب صاف کیا۔ پھر آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالا۔ پھر آپ نے باقی بدن کو دھویا پھر آپ اس جگہ سے ہٹ گئے اور دونوں پاؤں کو دھویا اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

۲۲۔ بخاری کتاب الغسل باب غسل المنی وفرکہ ج ۱ ص ۳۶' مسلم بمعناہ کتاب الطهارة باب حکم المنی ج ۱ ص ۱٤

۲۳۔ بخاری فی الغسل باب تفریق الغسل والوضوء ج ۱ ص ٤٠' مسلم کتاب الحیض باب صفة غسل الجنابة ج ۱ ص ۱٤۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح

غسل جنابت کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ستر دھونے سے پہلے ہاتھوں کو دھونے کے بارے میں اس سے پہلے جو احادیث گزری ہیں یا تو وہ مطلق ہیں یعنی ان میں یہ تعداد ذکر نہیں کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی مرتبہ ہاتھ دھوتے تھے یا جن میں تعداد ذکر کی گئی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک دو مرتبہ دھوئے ہیں یا تین مرتبہ، چنانچہ باب الغسل کی پہلی فصل میں خود حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت گزری ہے جس میں یہ تو منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک دھوئے ان کی تعداد ذکر نہیں کی گئی ہے کہ کتنی مرتبہ دھوئے؟

لیکن یہاں حضرت شعبہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ عمل نقل فرما رہے ہیں کہ وہ غسل جنابت کے وقت سات مرتبہ پانی ڈال کر ہاتھ دھوتے تھے۔ لہٰذا اس کے بارے میں یہ کہا جائے گا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ عمل کسی خاص صورت میں ہوگا یعنی آپ کو کوئی ایسی صورت پیش آئی ہوگی۔ جس کی بنا پر بہت زیادہ طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے انہوں نے سات مرتبہ دھونا ضرور سمجھا ہوگا۔ یا پھر اس کی تاویل یہ ہوگی کہ سات مرتبہ دھونے کے حکم کے منسوخ ہونے کی اطلاع حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نہیں ہوئی ہوگی اس لئے انہوں نے اسی پہلے حکم کے مطابق سات مرتبہ دھویا ہوگا۔ یہ حدیث اس طرف اشارہ کر رہی ہے کہ شاگرد کو اپنے شیخ و استاد کے سامنے انتہائی ہوشیاری کے ساتھ رہنا چاہئے تاکہ شیخ کے ہر ہر قول اور ہر ہر عمل کو ذہن نشین کر سکے۔ نیز شیخ و استاد کو یہ حق ہے کہ وہ شاگرد کی غفلت اور لاپرواہی پر تنبیہ کرے۔"

24۔ وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ وہ رات کو جنبی ہو جاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا استنجاء کر کے وضو کر لیا کرو پھر سو جایا کرو۔ اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

25۔ عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

☆☆ حضرت ابو سائب رضی اللہ عنہ مولی ہشام بن زہرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲۴۔ بخاری فی الغسل باب الجنب یتوضا ثم ینام ص ۴۳ مسلم کتاب الحیض باب غسل الوجه والیدین .. الخ ج ۱ ص ۱۴۴

۲۵۔ کتاب الطهارة باب النهی عن الاغتسال فی الماء الراکد ج ۱ ص ۱۳۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فرمایا تم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں جمع شدہ پانی میں غسل نہ کرے کسی شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ کیسے غسل کرے تو آپ نے فرمایا وہ کسی چیز سے پانی لے کر باہر غسل کرے اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

28-وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِى سُفْيَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَاَلَ اُخْتَهُ اُمَّ حَبِيْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِى الثَّوْبِ الَّذِىْ يُجَامِعُهَا فِيْهِ فَقَالَتْ نَعَمْ اِذَا لَمْ يَرَ فِيْهِ اَذًى . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک انہوں نے اپنی بہن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کپڑوں کو پہن کر جماع کرتے کیا ان کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں جب کہ ان میں کوئی نجاست لگی ہوئی نہ دیکھتے۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

27-وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَرَّسَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَرِيْبًا مِّنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ فَاحْتَلَمَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ كَادَ اَنْ يُّصْبِحَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَ الرَّكْبِ مَاءً فَرَكِبَ حَتّٰى جَاءَ الْمَاءَ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَاٰى مِنْ ذٰلِكَ الْاِحْتِلَامِ حَتّٰى اَسْفَرَ فَقَالَ لَهٗ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَصْبَحْتَ وَمَعَنَا ثِيَابٌ فَدَعْ ثَوْبَكَ يُغْسَلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاعَجَبًا لَكَ يَا عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ لَئِنْ كُنْتَ تَجِدُ ثِيَابًا اَفَكُلُّ النَّاسِ يَجِدُ ثِيَابًا وَّاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُهَا لَكَانَتْ سُنَّةً بَلْ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ وَاَنْضِحُ مَا لَمْ اَرَ . رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسے گھڑ سواروں یا اونٹ سواروں میں عمرہ کیا جن میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی کے قریب کسی راستے میں رات کے آخری حصے میں آرام کے لئے اترے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احتلام ہوگیا۔ قریب تھا کہ صبح ہو جاتی' انہوں نے سواروں کے پاس پانی نہ پایا تو آپ سوار ہو گئے حتیٰ کہ جب آپ پانی کے پاس آئے تو آپ نے احتلام سے جو کچھ دیکھا اس کو دھونا شروع کر دیا حتیٰ کہ صبح خوب روشن ہوگئی تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ نے صبح کر دی حالانکہ ہمارے پاس کپڑے موجود ہیں۔ آپ اپنے اس کپڑے کو چھوڑ دیں اسے دھو لیا جائیگا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمرو بن عاص تجھ پر تعجب ہے۔ اگر تو کپڑے پاتا ہے تو کیا تمام لوگوں کے پاس کپڑے موجود ہیں۔ خدا کی قسم اگر میں ایسا کرتا تو یہ فعل سنت بن جاتا ہے بلکہ جو مجھے نظر آ رہا ہے میں اسے دھوؤں گا اور جو نظر نہیں آ رہا اس پر پانی

۲۶۔ ابو داؤد کتاب الطھارۃ باب الصلوٰۃ فی الثوب الذی یصیب اھلہ ج ۱ ص ۵۳

۲۷۔ مؤطا امام مالک کتاب الطھارۃ باب اعادۃ الجنب الصلوٰۃ ص ۳۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

چھڑکوں گا۔ اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

28- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمَنِيِّ اِذَآ اَصَابَ الثَّوْبَ اِذَا رَأَيْتَهُ فَاغْسِلْهُ وَاِنْ لَّمْ تَرَهُ فَانْضَحْهُ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب منی کپڑے کو لگ جائے تو آپ اس کے بارے میں فرماتی تھیں کہ جب تو اسے دیکھے تو اسے دھولو اور اگر تجھے دکھائی نہ دے تو اس پر پانی چھڑکو اس حدیث کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

29- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ اِنْ رَأَيْتَهُ فَاغْسِلْهُ وَاِلَّا فَاغْسِلِ الثَّوْبَ كُلَّهُ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب منی کپڑے کو لگ جائے تو آپ اس کے بارے میں فرماتے اگر تجھے دکھائی دے تو اسے دھو دے وگرنہ سارا کپڑا دھولو اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

30- وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَنَا عِنْدَهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُ فِيْهِ اَهْلَهُ قَالَ صَلِّ فِيْهِ اِلَّا اَنْ تَرٰى فِيْهِ شَيْئًا فَتَغْسِلُهُ وَلَا تَنْضَحُهُ فَاِنَّ النَّضْحَ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا شَرًّا ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اس لباس میں نماز پڑھتا ہے جسے پہن کر اس نے اپنی بیوی سے جماع کیا تو آپ نے فرمایا تو اس میں نماز پڑھ۔ الا یہ کہ تو اس میں کچھ چیز (منی وغیرہ) دیکھے تو اس کو دھولو لیکن اس پر چھینٹے نہ مارنا کیونکہ اس سے خرابی بڑھتی۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

31- وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ رَشِيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قَطِيْفَةٍ اَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ لَّا يَدْرِيْ اَيْنَ مَوْضِعُهَا قَالَ اغْسِلْهَا ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت عبدالکریم بن رشید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس چادر کے بارے میں سوال کیا گیا جس کو منی لگ جائے اور وہ نہ جانتا ہو کہ کس جگہ لگی ہے تو آپ نے فرمایا اسے دھولو۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

۲۸. طحاوی کتاب الطهارة باب حکم المنی ج ۱ ص ٤٣

۲۹. طحاوی کتاب الطهارة باب حکم المنی ج ۱ ص ٤٣

۳۰. طحاوی کتاب الطهارة باب حکم المنی ج ۱ ص ٤٤

۳۱. طحاوی کتاب الطهارة باب حکم المنی ج ۱ ص ٤٤

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

منی کے نجس ہونے میں فقہی مذاہب کا بیان

حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کپڑے پر لگی ہوئی منی کے بارے میں پوچھا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (جب اسی گیلے کپڑے کے ساتھ) نماز کے لیے تشریف لے جاتے تو اس کپڑے پر (منی) کے دھونے کا نشان رہتا تھا۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 463)

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ منی ناپاک ہے اگر منی کسی کپڑے وغیرہ پر لگ جائے تو اسے دھوکر پاک کر لینا چاہئے چنانچہ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کا یہی مسلک ہے مگر حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس طرح سنک (یعنی ناک سے نکلنے والی) رطوبت پاک ہے اسی طرح منی بھی پاک ہے۔

حضرت اسود روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا" میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے (خشک) منی کھرچ دیا کرتی تھی" (صحیح مسلم) اور مسلم نے اس کے علاوہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ہی طرح ایک روایت بھی نقل کی ہے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے سے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ (مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 464)

یہ حدیث بھی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مطابق منی کے ناپک ہونے کو وضاحت کے ساتھ ثابت کر رہی ہے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک بھی یہی ہے کہ تر منی کو دھونا چاہئے اور گاڑھی منی کو جو کپڑے کے اندر سرایت نہ کرے خشک ہونے کے بعد کھرچ کر اور رگڑ کر صاف کر دینا چاہئے۔

منی، مذی اور ودی کے نجاست غلیظہ ہونے کا بیان

نجاست غلیظہ بقدر درہم معاف ہے اور نماز کو نہیں توڑتی، اگر درہم سے زیادہ ہو تو نماز جائز نہ ہوگی اگر وہ نجاست جسمدار ہو جیسے پاخانہ گوبر وغیرہ تو درہم کے وزن کا اعتبار ہوگا اور وہ ساڑھے تین ماشہ ہے اور اگر بےجسم کی یعنی پتلی ہو جیسے شراب، پیشاب وغیرہ تو ہندو پاکستان کے ایک روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر معاف ہے، معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اتنی نجاست کپڑے یا بدن پر لگی ہو اور نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی اور قصداً اتنی نجاست بھی لگی رکھنا جائز نہیں ہے اگر قدر درہم سے زیادہ غلیظہ کپڑے یا بدن پر لگی ہو تو نماز جائز نہ ہوگی اور اس کا دھونا فرض ہے اور اگر درہم کے برابر ہے تو اس کا دھونا واجب ہے اگر اس کو دھوئے بغیر نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہے اور اس کا لوٹانا واجب ہے اور قصداً پڑھے تو گنہگار بھی ہوگا، اگر نجاست درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے بغیر پاک کئے نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی مگر خلاف سنت اور مکروہ۔ تنزیہی ہوگی اور اس کا لوٹانا بہتر ہے نجاست غلیظہ یہ چیزیں ہیں آدمی کا پیشاب، پاخانہ، جانوروں کا پاخانہ (گوبر اور مینگنی وغیرہ) حرام۔ جانور کا پیشاب، آدمی اور تمام حیوانات کا بہتا ہوا خون، شراب، مرغی، بطخ، مرغابی اور کونج کی بیٹ، منی، مذی، ودی، کچلہو، پیپ، قے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جو منہ بھر کر آئے ، حیض ونفاس واستحاضہ کا خون وغیرہ۔

بَابُ مَا يُعَارِضُهُ

ان احادیث کے بیان میں جو اس کے معارض ہیں

32-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ وَالْبُزَاقِ وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَمْسَحَهُ بِخِرْقَةٍ أَوْ بِإِذْخِرَةٍ . رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَرَفْعُهُ وَهْمٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اس منی کے بارے میں سوال کیا گیا جو کپڑے کو لگ جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو رینٹھ اور تھوک کی طرح ہے اور تجھے اتنا ہی کافی ہے کہ تو اسے کپڑے یا اذخر گھاس سے صاف کردے۔اس حدیث کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے اور اس کو مرفوع قرار دینا وہم ہے۔

33-وَعَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَحُتُّ الْمَنِيَّ مِنْ ثِيَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَإِسْنَادُهُ مُنْقَطِعٌ .

☆☆ حضرت محارب بن دثار رضی اللہ عنہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو اس حال میں کھرچتی تھیں جب آپ (گھر میں) نماز پڑھ رہے ہوتے اس حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے اور اس کی سند منقطع ہے۔

34-وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ أَمِطْهُ عَنْكَ بِعُودٍ أَوْ إِذْخِرَةٍ فَإِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ أَوِ الْبُصَاقِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَصَحَّحَهُ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ هٰذَا أَقْوَى الْآثَارِ لِمَنْ ذَهَبَ إِلَى طَهَارَةِ الْمَنِيِّ وَلٰكِنَّهُ لَا يُسَاوِي الْأَخْبَارَ الصَّحِيحَةَ الَّتِي اُسْتُدِلَّ بِهَا عَلَى النَّجَاسَةِ وَمَعَ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ التَّشْبِيهُ فِي الْإِزَالَةِ وَالتَّطْهِيرِ لَا فِي الطَّهَارَةِ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں انہوں نے کپڑے کو لگ جانے والی منی کے بارے میں فرمایا کہ تم اسے لکڑی یا گھاس کے ذریعے دور کر دیا کرو وہ تو رینٹھ یا تھوک کی طرح ہے۔اس حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا کتاب

۳۲. سنن دار قطنی كتاب الطهارة باب ماورد فی طهارة المنی الخ ج ۱ ص ۱۲٤

۳۳. صحيح ابن خزيمة جماع ابواب تطهير الثياب ج ۱ ص ۱٤٧، معرفة السنن والآثار كتاب الصلوة باب المنی ج ۳ ص ۳۸۳، تلخيص الحبير كتاب الطهاره باب النجاسات ج ۱ ص ۳۲

۳٤. معرفة السنن والآثار للبيهقی وكتاب الصلوة باب المنی ج ۳ ص ۳۸۳، رقم الحديث نمبر ۳۲ ۰ ۵، وايضاً السنن الكبرىٰ كتاب الصلوة باب المنی يصيب الثوب ج ۲ ص ٤١٧

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

المعرفت میں اور صحیح قرار دیا۔

اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے قوی دلائل ہیں جو منی کے پاک ہونے کی طرف گئے ہیں لیکن یہ ان صحیح احادیث کے برابر نہیں ہو سکتے جن سے منی کے پلید ہونے پر استدلال کیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی احتمال ہے کہ نبی پاک ﷺ کا منی کو رینٹھ یا تھوک کے ساتھ تشبیہ دینا۔ محض اسے دور کرنے اور پاک کرنے میں ہو نہ کہ منی کے پاک ہونے میں۔

منی کے نجس ہونے میں فقہی مذاہب کا بیان

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ منی ناپاک ہے اگر منی کسی کپڑے وغیرہ پر لگ جائے تو اسے دھو کر پاک کر لینا چاہیے چنانچہ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کا یہی مسلک ہے مگر حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس طرح سنک (یعنی ناک سے نکلنے والی) رطوبت پاک ہے اسی طرح منی بھی پاک ہے۔

مسند امام احمد حنبل 6-235 میں ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو جب بھی منی لگتی تو کپڑا دھوتے پھر نماز کے لیے تشریف لے جاتے آپ کے کپڑے میں دھلے ہوئے کپڑے میں تری کا نشان میں خود دیکھتی۔

الم نخلقکم من ماء مھین ۔ کیا ہم نے تمہیں ذلیل پانی سے پیدا نہیں فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے منی کو ماء مھین یعنی گندا پانی فرمایا ہے تم کہیں تمام قرآن کریم میں دکھاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ماء طھورا فرمایا ہو، ورنہ ہم سمجھیں گے تم منکر قرآن ہو پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کلو من طیبت ما رزقنکم تم کھاؤ جو ہم نے تمہیں پاک رزق دیا ہے۔ قرآن کریم سے بھی ثابت ہوا کہ پاک چیز کو اللہ تعالیٰ نے کھانے کا بھی ارشاد فرمایا ہے۔

وہابیوں کے نزدیک منی پاک ہے تو کھاتے کیوں نہیں۔۔ مرو مکھن جمع کرو اور کھا کر لطف اٹھاؤ اگر منی نہ کھاؤ تو پھر بھی تم قرآن کریم کے منکر ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تمہیں ہم نے پاک رزق دیا ہے کھالو۔ تو تمہارا منی کو نہ کھانا یہ بھی منی کے پلید ہونے کی دلیل ہے۔ پھر فرمایا یسئلونک ماذا احل لھم قل احل لکم الطیبت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے سوال کرتے ہیں ان کے لئے کونسی چیز حلال ہے آپ فرمائیے پاک چیزیں تمہارے لیے حلال ہیں، اس آیہ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک چیزیں حلال ہیں۔

مسلمانوں ابلا شک محلے کی منی اکٹھی کر کے محلے کے کسی وہابی کو عطا کر دیں محلہ دار وہابی کو یہی نعمت کافی رہے گی۔ پھر فرمایا ماخرج من السبلین جو دونوں راستوں سے نکلے مفسد وضو ہے، جس چیز کے نکلنے سے پاکیزگی دور ہو جاتی ہے وہ خود پاک کیسے ہو سکتی ہے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابٌ فِي فَرْكِ الْمَنِيِّ

یہ باب منی کو کھرچنے کے بیان میں ہے

منی کو کھرچنے کے بیان میں

35-عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَصْبَحَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّمَا كَانَ يَجْزِيْكَ اِنْ رَاَيْتَهُ اَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ فَاِنْ لَمْ تَرَهُ نَضَحْتَ حَوْلَهُ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْكًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ . وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَحُكُّهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابِسًا بِظُفْرِيْ .

☆☆ حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان آیا۔ وہ صبح کو کپڑے دھو رہا تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تو نے کپڑے پر کوئی داغ دیکھا تھا تو صرف اس جگہ کو دھو لیتے اور اگر نہیں دیکھا تھا تو کپڑے کے چاروں طرف پانی چھڑک لیتے کیونکہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر منی ہوتی تو بے شک میں اسے (خشک ہونے کی صورت میں) کھرچ دیا کرتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کپڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں خشک منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنے ناخن کے ساتھ کھرچ رہی ہوں۔

شرح

یہ حدیث بھی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مطابق منی کے ناپاک ہونے کو وضاحت کے ساتھ ثابت کر رہی ہے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک بھی یہی ہے کہ تر منی کو دھونا چاہیے اور گاڑھی منی کو جو کپڑے کے اندر سرایت نہ کرے خشک ہونے کے بعد کھرچ کر اور رگڑ کر صاف کر دینا چاہیے۔

36-وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَابِسًا وَّاَغْسِلُهُ اِذَا كَانَ رَطْبًا . رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَاَبُوْ عَوَانَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ آپ ہی بیان فرماتی ہیں جب منی خشک ہوتی تو میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے کھرچ دیتی اور جب وہ تر ہوتی تو میں اس کو دھوتی تھی۔ اس حدیث کو امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو عوانہ نے روایت کیا اپنی صحیح میں اور اس کی سند صحیح ہے۔

---

۳۵. مسلم کتاب الطهارة باب حكم المني ج ۱ ص ۱۴۰

۳۶. دار قطني كتاب الطهارة باب ماورد في طهارة المني......الخ ج ۱ ص ۱۲۵، طحاوي كتاب الطهارة باب حكم المني ج ۱ ص ۴۱، ابو عوانه بيان تطهير الثوب ج ۱ ص ۲۰۴

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

37-وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَ ضَيْفٌ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَجْنَبَ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِحَتِّهِ . رَوَاهُ ابْنُ الْجَارُوْدِ فِي الْمُنْتَقٰى وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک شخص مہمان تھا اسے احتلام ہوگیا تو اس نے اس منی کو دھونا شروع کر دیا جو اسے لگی تھی تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس کو رگڑ کر دور کرنے کا حکم دیتے تھے۔اس حدیث کو ابن جارود نے منتقی میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

منی نجس ہونے یا نہ میں بعض فقہی مذاہب اور غیر مقلدین کا مذہب

منی کے پاک اور ناپاک ہونے کے بارے میں حدیثیں مختلف آئی ہیں،بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ منی پاک ہے اور بعض سے ظاہر ہوتا ہے کہ ناپاک ہے،اسی وجہ سے اس بارے میں علماء کی رائیں مختلف ہیں،امام شافعی اور امام احمد اور اصحاب الحدیث کے نزدیک منی پاک ہے،امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں لکھا ہے کہ بہت سے لوگوں کا مذہب ہے کہ منی پاک ہے اور حضرت علیؓ اور سعد بن وقاص اور عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی مروی ہے کہ منی پاک ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک ناپاک ہے۔

اصحاب الحدیث کے نزدیک منی کے پاک ہونے کی تصریح حافظ ابن حجر نے فتح الباری صفحہ 165 جلد 1 میں اور نووی نے شرح صحیح مسلم صفحہ 140 میں کی ہے مگر متاخرین اہل حدیث میں علامہ شوکانی کی تحقیق یہ ہے کہ منی ناپاک ہے۔ چنانچہ انہوں نے نیل الاوطار صفحہ 54 جلد 1 میں اس مسئلہ کو مع مالہا و ماعلیہا لکھا کر آخر میں لکھتے ہیں،فالصواب (1) ان المنی نجس یجوز تطہیرہ باحد الامور الواردۃ انتہی ،یعنی صواب یہ ہے کہ منی نجس ہے اس کا پاک کرنا کسی ایک طریقہ سے منجملہ ان طریقوں کے جو احادیث میں وارد ہیں جائز ہے۔

جن علماء کے نزدیک منی پاک ہے،ان کی دلیل وہ حدیثیں ہیں جن میں منی کے کھرچنے اور چھیلنے کا ذکر ہے،وہ کہتے ہیں کہ اگر منی ناپاک اور نجس ہوتی تو اس کا صرف کھرچنا و چھیلنا کافی نہ ہوتا بلکہ اس کا دھونا ضروری ہوتا،جیسے کہ تمام نجاستوں کا حال ہے اور جن حدیثوں میں منی کے دھونے کا بیان ہے ان احادیث کو استحباب پر محمول کرتے ہیں اور ان لوگوں کی ایک دلیل ابن عباسؓ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا منی کے بارے میں جو کپڑے میں لگ جائے تو آپ نے فرمایا منی بمنزلہ تھوک اور رینٹ کے ہے،کسی خرقہ سے یا اذخر سے اس کا پونچھ ڈالنا کافی ہے۔رواہ الدارقطنی قال فی المنتقی بعد ذکرہ رواہ الدارقطنی وقال لم یرفعہ غیر اسحق الازرق عن شریک قلت وھذا لایضر لان اسحق امام مخرج عنہ فی الصحیحین فیقبل رفعہ وزیادتہ انتہی؛اور ان لوگوں کی ایک دلیل حضرت عائشہؓ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ اپنے کپڑے سے منی کو اذخر کی جڑ سے

۳۷۔ منتقی ابن جارود باب التنظف فی الابدان والثیاب ...... الخ ص ۵۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

پونچھتے تھے پھر اس میں نماز پڑھتے تھے۔ اور جب کہ خشک ہوتی تو کپڑے سے کھرچتے تھے پھر اس میں نماز پڑھتے تھے۔ اخرجہ احمد فی مسندہ وذکرہ فی المنتقیٰ۔

اور جو علماء منی کو ناپاک کہتے ہیں، ان کی دلیل وہ حدیثیں ہیں جن میں منی کے دھونے کا ذکر ہے، وہ کہتے ہیں کہ منی اگر پاک ہوتی تو اس کے دھونے کی کیا ضرورت تھی جو چیز نجس و ناپاک ہوتی ہے وہی دھوئی جاتی ہے اور ان لوگوں کی ایک دلیل عمار کی یہ مرفوع روایت ہے کہ نہ دھویا جائے کپڑا مگر پائخانہ اور پیشاب اور مذی اور منی اور خون اور قے سے، مگر یہ روایت ضعیف ہے۔ (دیکھو نیل الاوطار صفحہ 54 جلد 1)

حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ منی کے دھونے اور منی کے کھرچنے کی حدیثوں میں تعارض نہیں ہے کیونکہ جو لوگ منی کے پاک ہونے کے قائل ہیں ان کے قول پر ان احادیث میں تطبیق و توفیق واضح ہے، بایں طور کہ دھونے کو استحباب پر محمول کریں، تنظیف کے لیے نہ وجوب پر اور یہ طریقہ شافعی اور احمد اور اہل حدیث کا ہے اور جو لوگ منی کی نجاست کے قائل ہیں ان کے قول پر بھی ان احادیث میں تطبیق ممکن ہے، بایں طور کہ دھونے کو تر منی پر محمول کریں اور کھرچنے کو خشک پر اور یہ طریقہ حنفیہ کا ہے۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ پہلا طریقہ ارجح ہے کیونکہ اس میں حدیث اور قیاس دونوں پر عمل ہوتا ہے، اس واسطے کہ منی اگر نجس ہوتی تو قیاس یہ تھا کہ اس کا دھونا واجب ہوتا اور اس کا صرف کھرچنا کافی نہ ہوتا جیسے خون وغیرہ اور دوسرے طریقہ کو حضرت عائشہؓ کی یہ روایت رد کرتی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو اذخر کی جڑ سے دور کرتی تھیں پھر آپ اس میں نماز پڑھتے تھے اور جب کہ منی خشک ہوتی تو آپ کے کپڑے سے کھرچتی تھیں، پھر آپ اس میں نماز پڑھتے تھے اس واسطے کہ یہ روایت متضمن ہے ترک غسل پر منی کے تر ہونے کی حالت میں بھی اور خشک ہونے کی حالت میں بھی۔ عبارۃ الفتح ہکذا۔

منی کو کھرچ دینے اور دھونے کی حدیثوں میں تعارض نہیں ہے، کیونکہ جو لوگ منی کو پاک کہتے ہیں، ان کے مذہب پر یہ اس طرح جمع ہو سکتی ہیں کہ دھونا استحباب پر محمول کیا جائے نہ کہ وجوب پر، امام احمد، شافعی اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور جو اس کو ناپاک کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس طرح جمع ہو سکتی ہیں کہ تر کے لیے دھونا ہے اور خشک کے لیے کھرچنا، یہ احناف کا مسلک ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَذِيِّ

یہ باب مذی کے بیان میں ہے

مذی کے احکام کے بیان میں

38-عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلاً مَّذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں مجھے مذی بہت آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ سے براہ راست اس کا حکم معلوم کرنے سے مجھے شرم آتی تھی کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں تو میں نے مقداد بن اسود سے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھو۔ مقداد نے رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ اپنے آلہ تناسل کو دھو کر وضو کر لیا کرے۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

39-وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَلْقٰى مِنَ الْمَذِيِّ شِدَّةً وَّكُنْتُ اُكْثِرُ مِنَ الْاِغْتِسَالِ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا يُجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِيْ مِنْهُ قَالَ يَكْفِيْكَ بِاَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَتَنْضَحَ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهٗ اَصَابَهٗ . رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میری کثرت کے ساتھ مذی نکلتی تھی اور میں اس سے اکثر غسل کرتا تھا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اس کے لئے تجھے وضو کافی ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے عرض کی اس مذی کا کیا کروں جو میرے کپڑے کو لگ جائے؟ تو فرمایا تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ کپڑے کی جس جگہ تم اسے لگا ہوا دیکھو اس پر ایک چلو پانی چھڑک دو۔ اس کو اصحاب اربعہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

40-وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ هُوَ الْمَنِيُّ وَالْمَذِيُّ وَالْوَدِيُّ فَاَمَّا الْمَذِيُّ وَالْوَدِيُّ فَاِنَّهٗ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ وَاَمَّا الْمَنِيُّ فَفِيْهِ الْغُسْلُ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں وہ منی۔ مذی اور ودی ہے۔ بہر حال مذی اور ودی میں تو وہ اپنے عضو مخصوص کو دھوئے گا اور وضو کرے گا اور منی میں غسل کرنا واجب ہے۔ اسے امام طحاوی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند

۳۸. بخاری فی الغسل باب غسل المذی والوضوء منه ج ۱ ص ٤١' و مسلم کتاب الحیض باب المذی ج ۱ ص ۱٤۳

۳۹. ابو داؤد کتاب الطهارة باب فی المذی ج ۱ ص ۲۸' ترمذی ابواب الطهارات باب فی المذی یصیب الثوب ج ۱ ص ۳۱' ابن ماجة ابواب الطهارة باب الوضوء من المذی ص ۳۹

٤٠. طحاوی کتاب الطهارة باب الرجل یخرج من ذکره المذی ج ۱ ص ٤٠

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

صحیح ہے۔

مذی کے سبب صرف وجوب وضو ہونے میں فقہی مذاہب

امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمیں علم نہیں کہ محمد بن اسحاق کے علاوہ بھی اس طرح کی کوئی حدیث کسی نے روایت کی ہو اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے مذی کے بارے میں کہ اگر مذی کپڑوں کو لگ جائے۔ تو بعض اہل علم کے نزدیک اس کا دھونا ضروری ہے۔

یہی قول امام شافعی اور اسحاق کا ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس پر پانی کے چھینٹے ماردینا ہی کافی ہے اور امام احمد فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ پانی چھڑکنا ہی کافی ہوگا۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 110)

مذی اور ودی میں غسل لازم نہ ہونے میں فقہی مذاہب کا بیان

اہل علم نے مذی کے بارے میں کہ اگر مذی کپڑوں کو لگ جائے تو بعض اہل علم کے نزدیک اس کا دھونا ضروری ہے یہی قول امام شافعی اور اسحاق کا ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس پر پانی کے چھینٹے ماردینا ہی کافی ہے اور امام احمد فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ پانی چھڑکنا ہی کافی ہوگا۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 110)

علامہ علاؤالدین کاسانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ کہ مذی اور ودی میں غسل نہیں ودی میں غسل اس لئے نہیں ہے کیونکہ وہ پیشاب کا بقیہ ہے اور مذی کے بارے میں حدیث مبارکہ ہے جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایسا مرد ہوں جسے مذی آتی ہے اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حیاء آتی ہے کیونکہ ان کی بیٹی میرے نکاح میں ہے تو انہوں نے حضرت مقداد بن اسود کو حکم دیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مرد کو مذی آتی ہے اور اس میں وضو ہے۔

یہ حدیث مذی پر وضو کے لزوم پر نص ہے۔ اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ غسل کی نفی کو بیان کرنے والی ہے کیونکہ مذی کثیر الوقوع ہے اور اس کی علت اس حکم سے بھی واضح ہے "کل فحل یمذی" ہے۔ (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۳۷، بیروت)

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْبَوْلِ

پیشاب سے متعلق احکام کے بیان میں

41–عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ نے

۴۱. بخاری فی الوضوء ج ۱ ص ۳۵، مسلم کتاب الطهارة باب الدليل على نجاسة البول ج ۱ ص ۱۴۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فرمایا ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی ایسی وجہ سے نہیں ہو رہا جس سے بچنا مشکل ہو بہر حال ان میں سے ایک تو وہ پیشاب سے بچنے میں احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا پھر آپ نے ایک سبز شاخ لی اس کے دو ٹکڑے کئے اور ہر قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا پھر فرمایا جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔ اس حدیث پاک کو شیخین نے روایت کیا۔

42-وَعَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ الدَّارُ قُطْنِیُّ وَالْحَاكِمُ .

☆☆ حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکثر عذاب قبر پیشاب سے (نہ بچنے کی وجہ) سے ہوتا ہے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح قرار دیا۔

43-وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَوْلِ فَقَالَ اِذَا مَسَّكُمْ شَیْءٌ فَاغْسِلُوْهُ فَاِنِّیْ اَظُنُّ اَنَّ مِنْهُ عَذَابَ الْقَبْرِ . رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ فِی التَّلْخِیْصِ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشاب کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا جب تمہیں پیشاب لگ جائے تو اسے دھولیا کرو کیونکہ مجھے یقین ہے کہ عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے اور اس کو بزار نے روایت کیا اور صاحب تلخیص نے تلخیص میں فرمایا کہ اس کی سند حسن ہے۔

نجاستوں کو پاک کرنے کے مختلف طرق وذرائع کا بیان

نجاستوں کے پاک کرنے کا طریقہ جو چیزیں اپنی ذات سے ناپاک (نجس) نہیں ہیں لیکن کسی نجاست کے لگنے کی وجہ سے ناپاک ہوگئیں ان کے پاک کرنے کے دس طریقہ ہیں۔

دھونا پانی اور ہر بہنے والی رقیق و پاک چیز سے کہ جس سے نجاست دور ہو سکے وہ نجاست پاک کی جاسکتی ہے جیسے سرکہ، گلاب، زعفران کا پانی، عرقِ باقلا، درختوں، پھلوں اور تربوز کا پانی وغیرہ مائعات جن سے کپڑا بھگو کر نچوڑا جا سکے، لیکن جس میں چکنائی ہو اور جس سے بھگو کر کپڑا نچوڑا نہ جا سکے اس سے نجاست دور کرنا جائز نہیں، جیسے تیل، گھی، شوربا، شہد، شیرہ وغیرہ۔ اگر نجاست خشک ہونے کے بعد نظر آنے والی ہو تو نجاست کا وجود دور کیا جائے اور اس میں دھونے کی تعداد کا اعتبار نہیں اگر ایک ہی مرتبہ کے دھونے میں اور نجاست اور اس کا اثر یعنی رنگ و بو چھوٹ جائے تو وہی کافی ہے لیکن پھر بھی تین بار دھو لینا مستحب ہے۔

اور اگر تین مرتبہ میں بھی اثر نہ چھوٹے تو اس وقت تک دھوئے جب تک وہ اثر بالکل نہ چھوٹ جائے اثر زائل کرنے کے

۴۳. ابن ماجة ابواب الطهارة باب التشديد في البول ص ۲۹' سنن دار قطني كتاب الطهارات باب نجاسة البول......الخ ج ۱ ص ۱۲۸' مستدرك حاكم كتاب الطهارة باب عاقة عذاب القبر ج ۱ البول ج ۱ ص ۱۸۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لئے صابن وغیرہ کی ضرورت نہیں اگر صاف پانی آنے لگے اور نجاست کا جسم دور ہو جائے مگر رنگ باقی رہ جائے اور وہ دور نہیں ہوتا تو اس کا مذائقہ نہیں اور رنگدار نجاست بذات خود نجس نہیں تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا خواہ رنگدار پانی نکلتا رہے مثلاً رنگنے کے لئے رنگ گھولا اور اس میں کسی بچہ نے پیشاب کر دیا یا کوئی اور نجاست پڑ گئی اور اس سے کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھو ڈالیں پاک ہو جائے گا اگرچہ پھر بھی رنگ نکلتا رہے۔ اگر نجاست خشک ہونے پر نظر آنے والی نہ ہو تو اس کو تین بار دھوئے، اور جو چیز نچوڑی جاسکتی ہے اس کو ہر مرتبہ نچوڑنا شرط ہے۔

اور تیسری مرتبہ خوب اچھی طرح پوری طاقت سے نچوڑے ہر شخص کی اپنی طاقت کا اعتبار ہے جو چیز نچوڑی نہیں جاسکتی جیسے چٹائی یا بھاری کپڑا یا دری، کمبل وغیرہ تو تین مرتبہ دھوئے اور ہر مرتبہ خشک کرے اور خشک کرنے کی حد یہ ہے کہ اس کو لٹکا کر اتنی دیر چھوڑ دے کہ اس سے پانی ٹپکنا بند ہو جائے بالکل سوکھنا شرط نہیں اگر وہ بھاری چیز ایسی ہو کہ نجاست کے جذب نہیں کرتی جیسے چٹائی وغیرہ تو صرف تین بار کے دھو لینے سے پاک ہے جائے گا ہر بار اتنی دیر چھوڑنا کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ ضروری نہیں۔

جذب کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے چیزیں تین قسم کی ہیں اول جو نجاست کے بالکل جذب نہیں کرتی جیسے لوہا تانبا پیتل وغیرہ کی چیزیں دھو لینے سے پاک ہو جاتی ہیں، اور پونچھ ڈالنے سے بھی پاک ہو جاتی ہیں ہیں جبکہ اثر جاتا رہے اور وہ کھردری نہ ہو دوم جو نجاست کو بہت زیادہ جذب نہ کرے لیکن کچھ نہ کچھ جذب کرے جیسے چٹائی وغیرہ یہ بھی نجاست دور ہو جانے پر پاک ہو جاتی ہیں سوم جو بلکل جذب کرلیتی ہیں جیسے کپڑا وغیرہ ایسی چیزوں کو پاک کرنے کے لئے تین بار کا دھونا اور ہر بار نچوڑنا چاہئے اگر وہ چیز نچوڑی نہ جاسکے تو ہر بار لٹکا کر اسقدر چھوڑنا چاہئے کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ بَوْلِ الصَّبِيِّ

بچے کے پیشاب کے بیان میں

44-عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

☆☆ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں وہ اپنے چھوٹے بچے کو لے کر حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس بچے کو اپنی گود میں بٹھا لیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگایا اور اس پر چھڑک دیا اور اسے دھویا نہیں۔ اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

٤٤. کشف الاستار عن زوائد البزار باب الاستنجاء بالماء ج ١ ص ١٣٠ تلخیص الحبیر ج ١ ص ١٠٦

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

45-وَعَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

★★ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگا کر اس پر ڈال دیا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

46-وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْلَهُمْ فَاُتِيَ بِصَبِيٍّ مَرَّةً فَبَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ صُبُّوْا عَلَيْهِ الْمَآءَ صَبًّا . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لئے دعا فرماتے ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے فرمایا اس پر اچھی طرح پانی ڈال دو۔ اس حدیث کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

47-وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ عَلَيْهِ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ قَالَ قَتَادَةُ هٰذَا مَالَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَ بَوْلُهُمَا . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حکم اس وقت ہے جب وہ کھانا نہ کھاتے ہوں۔ اگر وہ کھانا شروع کر دیں تو ان دونوں کے پیشاب کو دھویا جائیگا۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

48-وَعَنْ اَبِي السَّمْحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ خَادِمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِيْءَ بِالْحَسَنِ اَوِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَبَالَ عَلٰى صَدْرِهٖ فَاَرَادُوْا اَنْ يَغْسِلُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُشَّهٗ فَاِنَّهٗ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ

٤٥۔ بخاری فی الوضوء باب بول الصبیان ج ۱ ص ۳۵' مسلم کتاب الطهارة باب حکم بول الطفل الرضیع ...... الخ ج۱ ص ۱۳۹' ابو داؤد کتاب الطهارة باب بول الصبي يصيب الثوب ج ۱ ص ۵۳' ترمذی ابواب الطهارة باب ما جاء في نضح بول الغلام ج ۱ ص ۳۱' نسائی کتاب الطهارة باب بول الصبي الذی ...... الخ ج ۱ ص ۵۶' ابن ماجة ابواب الطهارة باب ماجاء في بول الصبي الذی لم يطعم ص ۴۰' مسند احمد ج ۶ ص ۳۵۵

٤٦۔ بخاری کتاب الوضوء باب بول الصبیان ج ۱ ص ۳۵' طحاوی کتاب الطهارة باب حکم بول الغلام ج ۱ ص ۶۸

٤٧۔ ابو داؤد کتاب الطهارة باب بول الصبي يصيب الثوب ج ۱ ص ۵۴' مسند احمد ج ۱ ص ۷۶

٤٨۔ ابو داؤد کتاب الطهارة باب بول الصبي يصيب الثوب ج ۱ ص ۵۴' نسائی ابواب الطهارة باب بول الجارية ج ۱ ص ۵۷' ابن ماجة ابواب الطهارات باب ماجاء في بول الصبي ...... الخ ص ۴۰' ابن خزيمة کتاب الوضوء ج ۱ ص ۱۴۳' مستدرك حاکم کتاب الطهارة باب ينضح بول الغلام ...... الخ ج ۱ ص ۱۶۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وَالْحَاكِمُ وَحَسَّنَهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ حضرت ابوسمح رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ پس آپ کے پاس امام حسن رضی اللہ عنہ یا امام حسین رضی اللہ عنہ لائے گئے تو انہوں نے آپ کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا پس صحابہ نے اسے دھونے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا اس پر پانی چھڑک دو کیونکہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے۔ اس حدیث پاک کو ابن ماجہ ابوداؤد نسائی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن قرار دیا۔

49-وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى بَطْنِهٖ اَوْ عَلٰى صَدْرِهٖ حَسَنٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوْ حُسَيْنٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَالَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَوْلَهٗ اَسَارِيْعَ فَقُمْنَا اِلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ کے پیٹ مبارک یا سینہ اقدس پر امام حسن رضی اللہ عنہ یا امام حسین رضی اللہ عنہ تھے تو انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا حتیٰ کہ میں نے ان کے پیشاب کی لکیریں دیکھیں تو ہم ان کی طرف اٹھے تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ پھر آپ نے پانی منگایا اور اس پر ڈال دیا۔ اس حدیث کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

50-وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِنِيْهِ اَوِ ادْفَعْهُ اِلَيَّ فَلَاُكَفِّلَهٗ اَوْ اُرْضِعَهٗ بِلَبَنِيْ فَفَعَلَ فَاَتَيْتُهٗ بِهٖ فَوَضَعَهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ فَبَالَ عَلَيْهِ فَاَصَابَ اِزَارَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ اِزَارَكَ اَغْسِلْهُ قَالَ اِنَّمَا يُصَبُّ عَلٰى بَوْلِ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ انہیں مجھے عطا فرمائیں تاکہ میں ان کی کفالت کروں (یا) فرمایا تاکہ میں ان کو اپنا دودھ پلاؤں تو آپ نے ایسا ہی کیا پھر میں انہیں (ایک دن) لے کر آئی اور آپ کے سینے پر بٹھا دیا تو انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ پس پیشاب آپ کی چادر مبارک تک پہنچ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اپنی چادر مجھے دیجئے تاکہ میں اسے دھوؤں تو آپ نے فرمایا کہ بچے کے پیشاب پر صرف پانی ڈالا جاتا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

51-وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا اَبْصَرَتْ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى بَوْلِ الْغُلَامِ مَالَمْ يَطْعَمْ فَاِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

۴۹۔ طحاوی کتاب الطہارۃ باب حکم بول الغلام ج ۱ ص ۶۸

۵۰۔ طحاوی کتاب الطہارۃ باب حکم بول الغلام ج ۱ ص ۶۸

۵۱۔ ابو داؤد کتاب الطہارۃ باب بول الصبی یصیب الثوب ج ۱ ص ۵۴

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قَالَ النِّيْمَوِيُّ لِاَجْلِ اَمْثَالِ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ ذَهَبَ الطَّحَاوِيُّ اِلٰى اَنَّ الْمُرَادَ بِالنَّضْحِ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ صَبُّ الْمَاءِ عَلَيْهِ تَوْفِيْقًا بَيْنَ الْاَخْبَارِ

★★ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ اس لڑکے کے پیشاب پر پانی بہاتی تھیں جو ابھی کھانا نہ کھاتا ہو اور جب وہ کھانا شروع کر دیتا تو اسے دھوتی اور لڑکی کے پیشاب کو (مطلقاً) دھوتی تھیں۔ اس حدیث پاک کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں' ان جیسی روایات کی وجہ سے علامہ طحاوی اس طرف گئے ہیں کہ لڑکے کے پیشاب میں پانی چھڑکنے سے مراد پانی ڈالنا ہے تاکہ تمام احادیث کے درمیان تطبیق ہو جائے۔

شیر خوار بچے کے پیشاب سے پاکی حاصل کرنے میں فقہی مذاہب

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر شیر خوار بچہ جو اناج نہ کھاتا ہو کسی کپڑے وغیرہ پر پیشاب کر دے تو اسے دھونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس پر پانی چھڑک دینا کافی ہو جائے گا چنانچہ یہ حدیث بھی بظاہر حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کے مسلک کی تائید کر رہی ہے مگر حضرت امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کا مسلک یہ ہے کہ بچے کے پیشاب کو بھی ہر حال میں دھونا ضروری ہے۔ اس حدیث میں "نضح" جو لفظ آیا ہے اور جس کے معنی چھڑکنا ہیں اس کے معنی یہ دونوں حضرات "دھونا" ہی فرماتے ہیں۔

پھر حدیث کے آخری الفاظ "لا یغسلہ" (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کو دھویا نہیں) کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب مل مل کر نہیں دھویا بلکہ بچے کے پیشاب کے پیش نظر معمولی طور پر اس پر پانی بہا کر دھو ڈالنا ہی کافی سمجھا یہ دونوں حضرات اس حدیث کی یہ مذکورہ تاویل اس لئے کرتے ہیں کہ دوسری احادیث مثلاً استنزھو من البول (یعنی پیشاب سے پاکی حاصل کرو) سے یہ بات بصراحت ثابت ہوتی ہے کہ ہر ایک پیشاب کو دھونا چاہیے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں "نضح" سے مراد بغیر ملے اور نچوڑے پانی کا بہانا ہے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بچوں کو دعا و برکت حاصل کرنے کے لئے بزرگوں اور اولیاء اللہ کے پاس لے جانا مستحب ہے، نیز بچوں کے ساتھ تواضع و نرمی اور محبت و شفقت کا معاملہ کرنا بھی مستحب ہے۔

بَابٌ فِيْ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

ان جانوروں کے پیشاب کے بیان میں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے

52- عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا اُكِلَ لَحْمُهٗ . رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ ، وَضَعَّفَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاِسْنَادُهٗ وَاهٍ جِدًّا .

۵۲ دار قطنی کتاب الطہارۃ باب نجاسۃ البول...... الخ ج ۱ ص ۱۲۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان جانوروں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

اسے دارقطنی نے روایت کیا اور ضعیف قرار دیا اور اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت بھی ہے جس کی سند بہت زیادہ کمزور ہے۔

گوشت خوردہ جانوروں کے پیشاب کے نجس ہونے میں فقہی مذاہب اربعہ

اس حدیث کے ظاہر الفاظ سے حضرت امام مالک، حضرت امام احمد، حضرت امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اور بعض شوافع حضرات نے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے کہ جن جانوروں کے گوشت کھائے جاتے ہیں ان کا پیشاب پاک ہے لیکن حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام ابویوسف اور تمام علماء رحمہم اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک وہ نجس ہے، یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے مقابلے میں ایک حدیث عام وارد ہے کہ الحدیث (اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ) یعنی پیشاب سے پاکی حاصل کرو اس لئے کہ عذاب قبر اکثر اسی سے ہوتا ہے) لہٰذا اس حدیث کی عمومیت کے پیش نظر ناپاک ونجس ثابت ہوا اس لئے اس احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ جن جانوروں کے گوشت کھائے جاتے ہیں ان کے پیشاب کو بھی ناپاک کہا جائے۔

حلال جانوروں کا پیشاب نجس ہے

حنفی فقہاء بھی پیشاب کو نجس تو قرار دیتے ہیں مگر ضرورت کے وقت اس کا استعمال جائز قرار دیتے ہیں۔کیا اضطرار کی حالت مراد ہے؟ اگر ہاں تو ہم جانتے ہیں کہ حدیث کے مطابق سارے مدینے میں یہ بیماری پھیلی تھی تو باقی لوگوں نے جس طرح علاج کیا ہوگا ان لوگوں کا علاج بھی اسی طریقے کے مطابق ہونا چاہیے تھا؟ اور اگر ان لوگوں کے لیئے حلال طریقہ علاج موجود نہیں تھا اور ان کے لیئے اضطرار کی حالت پیدا ہو گئی تھی تو باقی مدینہ کے لوگوں کے لیئے کیا اضطرار کی حالت نہیں تھی؟ کیوں کہ اضطرار کی حالت اس وقت پیدا ہوگی جب حلال طریقہ علاج موجود نہ ہو۔تو باقی مدینہ کے لوگوں نے اس بیماری کا علاج کیسے کیا تھا؟

شمس الائمہ سرخسی حنفی فرماتے ہیں کہ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت بیان کی ہے اس میں اونٹنیوں کے دودھ پینے کا ذکر ہے پیشاب پینے کا نہیں۔اور فرماتے ہیں کہ اس کا ذکر حمید کی روایت میں بھی ہے (یاد رہے کہ ہم نے مسلم کی جو روایات لکھیں ہیں ان میں سب سے پہلی روایت کے سب سے آخری راوی جنھوں نے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی وہ حمید ہی ہیں۔

مگر اس روایت میں پیشاب پینے کا ذکر بھی ہے۔اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ علامہ سرخسی حنفی کوئی روایت اس واقعے سے متعلق ایسی بھی جانتے تھے جس میں صرف دودھ پینے کا ذکر تھا پیشاب پینے کا نہیں تھا۔حمید کی وہ روایت کہاں گئی؟ کیوں کہ اگر صرف دودھ سے علاج مقصود ہو تو اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔مگر حمید کی بیان کردہ مسلم کی روایت کے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حضرت انس کے بعد سب سے پہلے راوی تو خود حمید ہی ہیں تو کیا انھوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے دو قسم کی روایات بیان کیں تھیں ایک میں صرف دودھ پینے کا تذکرہ تھا اور ایک میں دودھ اور پیشاب دونوں کا۔

حمید کی روایت میں کہیں صرف دودھ سے علاج کرنا بیان کرتے ہیں اور کہیں دودھ اور پیشاب دونوں سے علاج کرنا بیان کرتے ہیں۔

علامہ سرخسی حنفی اسی بنیاد پر کہ روایات میں دو احتمال ہیں کہیں دودھ اور کہیں دودھ اور پیشاب پینے کا۔ اس بات کو صحیح نہیں گردانتے کہ پیشاب پاک ہے بلکہ کہتے ہیں کہ انھیں دو احتمالات کی وجہ سے پیشاب کی طہارت پر حجت نہیں ہے۔ کیا علامہ سرخسی حنفی کی یہ بات قرین قیاس نہیں ہو سکتی؟

علامہ بدرالدین عینی حنفی نے لکھا کہ اس معاملے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کرنا زیادہ بہتر ہے کہ جس میں پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کی ہدایت کی گئی ہے کیوں کہ اس عذاب قبر کا خطرہ ہے اور اس حدیث کا تقاضہ ہے کہ ہر قسم کے پیشاب سے اجتناب کیا جائے، یعنی علامہ عینی کے نزدیک پیشاب پینے کی احادیث سے بہتر ہے کہ پیشاب سے بچنے کی حدیث سے استدلال کیا جائے اور ہر قسم کے پیشاب سے بچا جائے۔ کیا علامہ عینی کی یہ بات زیادہ قرین قیاس نہیں ہو سکتی اگر نہیں تو کیوں؟

یہی علامہ سرخسی حنفی لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک حرام چیزوں سے علاج کرنا جائز نہیں ہے۔ اور جب یہ بات معلوم ہے کہ جانوروں کے پیشاب نجس ہیں۔

علامہ یحیٰی بن شرف نووی کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ حلال جانوروں کے فضلات نجس ہیں اور ہمارے فقہاء نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ ان کو اونٹنیوں کا پیشاب پلانا علاج کی ضرورت سے تھا۔ اور ہمارے نزدیک خمر (انگور کی شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کے سوا ہر نجس چیز سے علاج کرنا جائز ہے۔

علامہ خطابی کہتے ہیں کہ ہر انسان کا علاج اس کی عادات کے مطابق کرنا چاہیے کیوں کہ وہ لوگ گنوار اور جنگلی تھے ان کی عادت تھی کہ وہ اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پی لیتے تھے اور وہ جنگلوں میں رہنے والے تھے جب وہ شہر میں آئے تو نامناسب آب وہوا کی وجہ سے بیمار پڑ گئے اس لیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مانوس اور مزاج کے مطابق غذاء کی ہدایت کی۔

(علامہ ابو عبداللہ محمد بن خلیفہ دشتانی ابی مالکی۔ اکمال اکمال المعلم)

پیشاب سے بچنے کا حکم اور ائمہ کرام کی تصریحات

صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا:

"ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور انہیں کسی بڑی چیز کی بنا پر عذاب نہیں ہو رہا، یا یہ فرمایا: پھر فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایک شخص تو پیشاب سے بچتا نہیں تھا، اور دوسرا شخص چغلی اور غیبت کرتا تھا"

اور صحیح مسلم میں بھی یہی حدیث وارد ہے، اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

"اور دوسرا شخص پیشاب سے بچتا نہیں تھا"

میرا سوال یہ ہے کہ حدیث میں استتار اور تنزہ کا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں کیا فرق ہے، اور دونوں روایتوں میں موافقت کیسے دی جا سکتی ہے؟

یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے باغوں میں سے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دو انسانوں کو ان کی قبر میں عذاب دیے جانے کی آواز سنی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور انہیں عذاب کسی بڑی چیز کی بنا پر نہیں ہو رہا، پھر فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایک شخص تو اپنے پیشاب سے بچتا نہیں تھا، اور دوسرا چغلی اور غیب کرتا تھا، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک سبز ٹہنی منگوائی اور اسے دو ٹکڑے کر کے ہر قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا۔

کسی نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوگی یا ان کے خشک ہونے تک ان پر تخفیف کی جائیگی۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر (216) صحیح مسلم حدیث نمبر (292)

علامہ بدالدین عینی حنفی متوفی ھجری لکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کرنا بہتر ہے پیشاب (کی چھینٹوں) سے اجتناب کرو کیوں کہ عموماً عذاب قبر پیشاب کے سبب سے ہوتا ہے۔ یہ حدیث امام ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔ اور امام ابن خزیمہ اور دیگر ائمہ حدیث نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اور اس حدیث کی وعید کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر قسم کے پیشاب سے اجتناب کرنا واجب ہے۔ (علامہ بدرالدین عینی حنفی، عمدۃ القاری، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیر یہ مصر)

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ لا يستنزه عن البول او من البول "

اور نسائی کی روایت میں ہے: لا يستبرء من بوله "

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "لا يستتر من بوله " اس میں تین روایات ہیں: " يستتر " دو تاء کے ساتھ اور "يستنزه" زاء اور ہاء کے ساتھ اور "يستبرء" باء اور ہمزہ کے ساتھ، یہ سب روایات صحیح ہیں اور ان کا معنی یہ ہے کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے اجتناب اور احتراز نہیں کرتا تھا۔ (شرح مسلم للنووی (3 / 201)

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں۔

قولہ: " لا يستتر " اکثر روایات میں ایسا ہی ہے، اور ابن عساکر کی روایت میں "يستبرء" کے لفظ ہیں، اور مسلم اور ابو داود کی اعمش سے مروی روایت میں " يستنزه " کے لفظ ہیں۔

اکثر روایات کی بنا پر "يستتر " کا معنی یہ ہوگا کہ: وہ اپنے اور پیشاب کے درمیان آڑ نہیں کرتا تھا یعنی وہ اس کے چھینٹوں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حفاظت نہیں کرتا تھا، تو لا یستنزہ والی روایت کے موافق ہو جائیگا کیونکہ تنزہ ابعاد کو کہا جاتا ہے۔

اور ابونعیم کی المستخرج میں وکیع عن الاعمش کے طریق سے روایت میں ہے کہ: "لا یتوقع" اور یہ تفسیر ہے کہ اس سے کیا مراد ہے، اور بعض علماء نے اسے اپنے ظاہر پر ہی رکھتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ وہ اپنی شرمگاہ نہیں چھپاتا تھا۔

اور "الاستبراء" والی روایت تو بچاؤ کے اعتبار سے زیادہ بلیغ ہے۔

ابن دقیق العید کہتے ہیں کہ: اگر استتار کو حقیقت پر محمول کیا جائے تو یہ لازم آتا ہے کہ صرف شرمگاہ ننگی کرنا ہی مذکور عذاب کا سبب ہے، اور حدیث کا سیاق وسباق اس کی دلیل ہے کہ عذاب قبر کا باعث تو خاص پیشاب تھا، اس کی طرف اشارہ کرتا ہے جسے ابن خزیمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مرفوع حدیث کو صحیح کہا ہے کہ:

"قبر کا اکثر عذاب پیشاب سے ہے "یعنی پیشاب سے نہ بچنا عذاب قبر کا باعث ہے، وہ کہتے ہیں: اس کی تائید حدیث میں "من" کے الفاظ سے ہوتی ہے، جب اس کی اضافت بول کی طرف ہوئی تو استتار کی نسبت جو معدوم تھی بول کی طرف سے ہو عذاب کا سبب ہے۔

دوسرے معنوں میں اسطرح کہ: عذاب کا ابتدائی سبب پیشاب ہے، اور اگر اسے صرف شرمگاہ ننگی کرنے پر ہی محمول کر لیا جائے تو یہ معنی زائل ہو جائیگا، تو اسے مجاز پر محمول کرنا متعین ہو گیا تا کہ سب احادیث کے الفاظ ایک معنی پر جمع ہو جائیں کیونکہ اس کا مخرج ایک ہی ہے، اور اس کی تائید مسند احمد کی ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ والی حدیث سے ہوتی ہے جو کہ ابن ماجہ میں بھی ہے۔

"ان میں سے ایک کو پیشاب کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے"

اور طبرانی میں بھی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس جیسی ہی حدیث ملتی ہے۔(فتح الباری (1 / 318)

صنعانی کہتے ہیں۔

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ان میں سے ایک کے عذاب کا سبب یہ تھا کہ: "اس لیے کہ وہ پیشاب سے اجتناب اور بچاؤ اختیار نہیں کرتا تھا" یا اس لیے کہ وہ اپنے پیشاب سے پردہ نہیں کرتا تھا یعنی وہ اپنے اور اپنے پیشاب کے مابین آڑ نہیں کرتا تھا تا کہ چھینٹے پڑنے سے بچ سکے، یا اس لیے کہ وہ بچتا نہیں تھا، یہ سب الفاظ روایات میں وارد ہیں، اور سب کے سب پیشاب سے بچنے اور اس کے چھینٹوں کے پڑنے کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں۔

(سبل السلام ج 1، ص 119 - 120.)

خلاصہ یہ ہوا کہ صحیح روایات کے الفاظ یہ ہیں۔" لا یستتر " اور " لا یستبرء " اور " لا یتنزہ " یہ سب الفاظ ایک ہی معنی پر دلالت کرتے ہیں، جیسا کہ آئمہ کرام کی کلام بیان ہو چکی ہے، اور اس میں اختلاف اصل کلمہ اور اس کے لغوی اشتقاق میں ہے لہذا کلمہ " لا یستتر " استتار سے ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے اور اپنے پیشاب کے مابین آڑ نہیں کرتا تھا۔

اور " لا یستبرء " استبراء سے ہے جو کہ صفائی اور حفاظت کے معنی ہے. اور "لا یتنزہ " کا لفظ تنزہ سے ہے اور اس کا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

معنی ابعاد اور دوری ہے۔

لا یؤکل لحم کا جوٹھا ان کے پیشاب کی طرح ہے

علامہ محمود البخاری ابن مازہ حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔امام زفر علیہ الرحمہ کے نزدیک گدھے کا جوٹھا نجس ہے۔ جبکہ امام حسن کے نزدیک نجاست حقیقیہ ہے۔اور امام محمد کے نزدیک طاہر ہونے کی روایت میں سہو ہے۔کیونکہ صاحبین سے جو روایت اصل میں مذکور ہے۔اس میں یہ ہے کہ جب گدھے کے جوٹھے سے کچھ بھی پانی میں گر گیا خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر ہو اس سے پانی فاسد ہو جائے گا اور اس سے وضو کرنا جائز نہیں۔

اہل بغداد نے شیخین سے روایت کی ہے کہ لا یؤکل لحم کا جوٹھا ان کے پیشاب کی طرح ہے۔جب وہ بڑے درہم سے بڑھ جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

گھوڑے کے جوٹھے کے بارے میں امام اعظم رضی اللہ عنہ سے چار روایات بیان کی گئیں ہیں۔(۱) مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اس کے سوا سے وضو کروں (۲) دوسری روایت امام حسن سے مروی ہے کہ وہ مکروہ ہے جس طرح اس کا گوشت مکروہ ہے۔(۳) وہ مشکوک ہے جس طرح گدھے کا جوٹھا مکروہ ہے۔کیونکہ آپ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت حرام ہے جیسے گدھے کا گوشت حرام ہے۔(۴) اور ایک روایت آپ سے یہ ہے کہ وہ طاہر ہے۔کیونکہ اس کے گوشت کی کراہت علت نجاست کی وجہ سے نہیں بلکہ آلہ جہاد کے طور پر احتراماً ہے۔اور گوشت کی حرمت جب کرامت کی وجہ سے ہو تو وہ نجاست کو واجب نہیں کرتی جس طرح آدمی کا جوٹھا ہے اور صاحبین کے نزدیک اس کا جوٹھا طاہر ہے۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گدھے کا پسینہ طاہر ہے کیونکہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمار پر سواری فرمائی جبکہ اس کی پشت ننگی تھی اس طرح اس کا پسینہ ضروری امر ہے۔اور یہ لوگوں کے لئے ضرورت ہے۔اور گرمیوں میں اس کی ننگی پشت پر سفر کرنے میں پسینہ عام ہے۔اور اسی طرح سردیوں میں بھی اس پر سفر کرتے ہیں لہٰذا اس کے پسینے سے بچنا ممکن نہیں۔اگر بچنے کا حکم دیا جائے تو حرج لازم آئے گا۔

(محیط برھانی فی الفقه النعمانی، ج۱، ص۱۰۵،۱۰۴، بیروت)

بَابٌ فِيْ نَجَاسَةِ الرَّوْثِ

یہ باب لید کی نجاست کے بیان میں ہے

لید کے ناپاک ہونے کے بیان میں

53–وَعَنْ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ

۵۳. بخاری کتاب الوضوء باب لَا يَسْتَنْجِيْ بروث ج ۱ ص ۲۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

هٰذَا رِكْسٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ قضائے حاجت کے لئے آئے اور مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے پاس تین پتھر لاؤں۔ پس میں نے دو پتھر پائے اور تیسرا تلاش کیا (لیکن) مجھے نہ ملا تو میں نے لید لے لیا وہ لیکر آپ کے پاس لایا تو آپ ﷺ نے دو پتھر لے لئے اور لید پھینک دیا اور فرمایا یہ گندگی ہے۔ اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح

اس حدیث کے ذریعہ انسانوں کو آگاہ کیا جا رہا ہے کہ لید اور ہڈی سے استنجاء نہ کیا جائے کیونکہ ہڈی تو جنات کی خوراک ہے اور لید ان کے جانوروں کی خوراک ہے۔

نیز گوبر خود نجس ہے، تو اس سے پاکی کیسے حاصل ہوگی اور ہڈی کہیں نوکیلی کہیں چکنی ہوتی ہے، چکنی طرف سے صفائی نہ ہوگی نوک کی طرف سے زخم کا اندیشہ ہے۔

بَابٌ فِیْ اَنَّ مَالَا نَفْسَ لَهٗ سَآئِلَةٌ لَّا يَنْجُسُ بِالْمَوْتِ

وہ جانور جن میں بہنے والا خون نہ ہو ان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا

54-عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَآءً وَّفِی الْاٰخَرِ شِفَآءً . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو وہ اسے ڈبو دے پھر اسے نکالے (کیونکہ) اس کے دو پروں میں سے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے پر میں شفاء ہے۔ اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح

سالن یا پانی یا شربت میں اگر مکھی گر پڑے تو اس کو غوطہ دے کر باہر پھینک دیں اور سالن، پانی، شربت کو کھا پی لیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کھانے میں مکھی گر پڑے تو اس کو کھانے میں غوطہ دے کر مکھی کو پھینک دیں۔ پھر اس کھانے کو کھائیں کیونکہ مکھی کے دو پروں میں سے ایک میں بیماری اور دوسری میں اس کی شفاء ہے اور مکھی اسی پر کو کھانے میں ڈالتی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے اس لئے غوطہ دے کر دوسرا شفاء والا پر بھی کھانے میں پہنچا دیں۔

۵۴. فی بدء الخلق باب اذا وقع الذباب ...... الخ ج ۱ ص ۴۶۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ نَجَاسَةِ دَمِ الْحَيْضِ

یہ باب خون حیض کی نجاست کے بیان میں ہے

حیض ونفاس واستحاضہ کے فقہی مفہوم کا بیان

لغت میں "حیض" کے معنی "جاری ہونا" ہیں اور اصطلاح شریعت میں حیض اس خون کو کہا جاتا ہے جو عورت کے رحم سے بغیر کسی بیماری اور ولادت کے جاری ہوتا ہے اور جسے عرف عام میں "ماہواری" یا ایام بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح رحم عورت سے جو خون کسی مرض کی وجہ سے آتا ہے اسے استحاضہ اور جو خون ولادت کے بعد جاری ہوتا ہے اسے "نفاس" کہتے ہیں۔ حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے لہٰذا اس مدت میں خون خالص سفیدی کے علاوہ جس رنگ میں بھی آئے وہ حیض کا خون شمار ہوگا یعنی حیض کے خون کا رنگ سرخ بھی ہوتا ہے اور سیاہ و سبز بھی، نیز زرد اور مٹی کے رنگ جیسا بھی حیض کے خون کا رنگ ہوتا ہے۔ ایام حیض میں نماز، روزہ نہ کرنا چاہئے البتہ ایام گزر جانے کے بعد روزے تو قضاء ادا کئے جائیں گے مگر نماز کی قضا نہیں ہوگی۔

مٹیالے اور زردی رنگ کا حیض

حضرت سیدہ ام عطیہ کہتی ہیں کہ ہم مٹیالے پن کو اور زردی کو (حیض میں) شمار نہیں کرتے تھے۔

(بخاری رقم الحدیث، ۳۰۹)

اسی حدیث کے پیش نظر معنی کے تعین میں فقہاء احناف کا اختلاف ہے۔ کہ بعض فقہاء نے کہا کہ اگر یہ خون حیض کے دنوں میں آئے تو حیض ہے اور اگر ایام حیض میں نہ آئے تو حیض نہیں۔

خون حیض کے چھ رنگ

حیض کے خون کے چھ رنگ ہیں۔ (۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) پیلا (۴) مٹیالا (۵) سبز (۶) خاکی۔

سرخ رنگ کا خون حیض کا اصلی خون ہے۔ اور پیلا رنگ بھی اسی کا رنگ ہے۔ جب خون پتلا ہو اور وہ ایام حیض میں ہو تو پیلا اور مٹیالے رنگ کا خون حیض ہے اور طرفین کے نزدیک پیلا اور مٹیالا حیض ہے۔ جبکہ سبز رنگ میں ہمارے مشائخ کا اختلاف ہے۔ اور امام ابو منصور نے کہا اگر ابتداء میں سبز رنگ دیکھے تو وہ حیض ہے اور اگر آخر میں دیکھے تو وہ حیض نہیں۔ اور خاکی رنگ مٹیالے رنگ کی ایک قسم ہے۔ اور اس کا بھی وہی حکم ہے جو مٹیالے رنگ کے خون کا حکم ہے۔

(عمدۃ القاری، ج۳، ص۳۵۸، بیروت)

حیض کے خون کے ناپاک ہونے کا بیان

55-عَنْ اَسْمَآءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِحْدَانَا یُصِیْبُ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْمَحِيضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٖ قَالَ تَحُتُّهٗ ثُمَّ تَقْرُصُهٗ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضَحُهٗ ثُمَّ تُصَلِّي فِيْهِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

★★ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ ہم میں سے کسی ایک کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جاتا ہے تو وہ اس کپڑے کے ساتھ کیا کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگلیوں کے پوروں سے رگڑے پھر اسے پانی سے دھوئے پھر اس پر چھینٹے مارے پھر اس میں نماز پڑھے۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

56- عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُوْنُ فِي الثَّوْبِ قَالَ حُكِّيْهِ بِضِلْعٍ وَّاغْسِلِيْهِ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ والنسائی وَابْنُ مَاجَةَ وابن خزيمة وابن حبان وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے بارے میں پوچھا جو کپڑے میں لگ جائے تو آپ نے فرمایا کہ اسے لکڑی سے کھرچ دو اور بیری کے پتوں والے پانی سے دھو ڈالو۔ اس حدیث کو ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

حیض کے خون کو پاک کرنے کے طریقے میں فقہی مذاہب

اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اس کپڑے کے بارے میں جس میں حیض کا خون لگ گیا ہو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے کھرچو پھر انگلیوں سے رگڑ کر پانی بہا دو اور اسی کپڑے میں نماز پڑھو اس باب میں حضرت ابوہریرہ ام قیس بنت محصن سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خون لگا ہو اور اس کو دھونے سے پہلے اگر کوئی شخص اس کپڑے میں نماز پڑھ لے تو بعض تابعین میں سے اہل علم کے نزدیک اگر خون ایک درہم کی مقدار میں تھا تو نماز لوٹانی پڑے گی اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا جبکہ تابعین میں سے بعض اہل علم کے نزدیک نماز لوٹانا ضروری نہیں یہ امام احمد اور امام اسحاق کا قول ہے امام شافعی کے نزدیک کپڑے کو دھونا واجب ہے اگرچہ اس پر خون ایک درہم کی مقدار سے کم ہی ہو۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 132)

مدت حیض سے متعلق مذاہب اربعہ کا بیان

وقال الشافعي وأحمد: يومٌ وليلة. وقال مالك: لا حَدَّ لأقلّه لإطلاق قوله تعالى: (فاعتَزِلُوا النِّساءَ في المحيض).

۵۵۔ بخاری فی الوضوء باب غسل الدم ج ۱ ص ۳۶' مسلم کتاب الطهارہ باب نجاسة الدم وكيفية غسله ج ۱ ص ۱۴۰

۵۶۔ ابوداؤد کتاب الطهارہ باب المرأة تغسل ثوبها الخ ج ۱ ص ۵۲' نسائی کتاب المیاہ باب دم الحیض یصیب الثوب ج ۱ ص ۶۹' ابن ماجة ابواب الطهارة باب ما جاء في دم الحيض يصيب الثوب ص ۴۶' صحیح ابن خزیمہ باب استحباب غسل دم الحيض من الثوب بالماء والسدر ج ۱ ص ۲۲' ابن حبان کتاب الطهارة باب تطهير النجاسة ج ۳ ص ۲۸۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

امام شافعی وامام احمد علیہما الرحمہ کے نزدیک ایک دن اور ایک رات حیض کی کم از کم مدت ہے۔ اور امام مالک علیہ الرحمہ کے نزدیک حیض کی کم از کم مدت کی کوئی حد نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم مطلق ہے۔ پس تم حیض کے دنوں میں عورتوں سے دور رہو۔

احناف کے نزدیک حیض کی کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور راتیں ہیں۔

احناف کا موقف حسب ذیل احادیث سے ثابت ہے۔

امام طبرانی نے معجم میں اور امام دارقطنی نے سنن میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔ بچی باکرہ اور ثیبہ کے حیض کی کم از کم مدت تین دن اور اسکی راتیں اور اسکی زیادہ مدت دس دن ہے۔

امام دارقطنی نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ حیض کی کم از کم مدت تین اور اسکی اکثر مدت دس دن ہے۔

امام ابن عدی نے الکامل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے۔

الحيضُ ثلاثة أيام، وأربعةٌ، وخمسةٌ، وستةٌ، وسبعةٌ، وثمانيةٌ، وتسعةٌ، وعشرةٌ، فإذا جاوزت العشرة فهي مستحاضة.

امام عقیلی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے۔ کہ تین دن سے کم حیض نہیں اور دس دن سے زیادہ حیض نہیں۔

علامہ ابن جوزی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ حیض کم از کم تین دن اور اس کی اکثر مدت دس دن ہے اور دو حیضوں کے درمیان پندرہ دن ہیں۔ (شرح الوقایہ، ج ۱، ص ۸۱، بیروت)

بَابُ الْاَذٰی يُصِيْبُ النَّعْلَ

یہ باب جوتے کو پہنچنے والی نجاست کے بیان میں ہے

جوتے کو لگنے والی نجاست کا بیان

57-عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَطِیَٔ الْاَذٰی بِخُفَّيْهِ فَطُهُوْرُهُمَا التُّرَابُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَّعِنْدَهٗ لَهٗ شَاهِدٌ بِمَعْنَاهُ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے جوتے سے گندگی لگ جائے تو ان دونوں کو پاک کرنیوالی مٹی ہے (یعنی مٹی پر رگڑنے سے وہ پاک ہو جائیں گے)۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

۵۷۔ ابو داؤد کتاب الطهارة باب الاذى يصيب النعل ج ۱ ص ۵۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ابوداؤد میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے اس کا ہم معنی شاہد موجود ہے۔

زمین کی رگڑ کے ساتھ نجاست کو صاف کرنے میں فقہی مذاہب

صورت مسئلہ یہ ہے کہ مثلاً ایک آدمی جوتے پہنے ہوئے چل رہا ہے اتفاق سے کسی جگہ گندگی پڑی ہوئی تھی وہ اس کے جوتوں پر لگ گئی اب پھر وہ جب پاک اور صاف زمین پر چلے گا تو مٹی سے رگڑ کھانے کی وجہ سے اس کا جوتا پاک ہو جائے گا اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے چنانچہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے ایک شاگرد حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول یہ ہے کہ اس حدیث میں گندگی سے مراد جو جسم والی اور خشک ہو یعنی اگر کسی راہ چلتے کے جوتے یا موزے میں ایسی گندگی لگ جائے جو جسم والی ہو اور خشک ہو تو پاک زمین پر رگڑ دینے سے وہ جوتا یا موزہ پاک ہو جائے گا اور اگر گندگی خشک نہ ہو تو پھر رگڑنے سے گندگی زائل نہیں ہوگی۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک دوسرے شاگرد رشید حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں کہ یہاں حدیث کی مراد عام ہے یعنی گندگی خواہ خشک ہو یا تر زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جائے گی مگر حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ پہلا قول ہے ان کا جدید مسلک یہ ہے کہ اس گندگی کو ہر حال میں پانی سے دھونا چاہئے زمین پر رگڑنے سے پاک نہیں ہوگی۔

فقہ حنفی میں فتویٰ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کے قول پر ہے جو کہ جوتے یا موزے پر اگر تن دار نجاست لگ جائے خواہ وہ خشک ہو یا تر ہو تو زمین پر خوب اچھی طرح رگڑ دینے سے موزہ یا جوتا پاک ہو جائے گا۔

یہ سمجھ لیجئے کہ اس مسئلے میں علماء کرام کا یہ اختلاف تن دار نجاست جیسے گوبر وغیرہ ہی کے بارے میں ہے کیونکہ غیر تن دار نجاست مثلاً پیشاب و شراب کے بارے میں سب کا متفقہ طور پر یہ مسلک ہے کہ اسے دھونا ہی واجب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ

ان احادیث کے بیان میں جو عورت کے بچے ہوئے پانی کے بارے میں وارد ہوئیں

58 - عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ. رواه الخمسة وَالْاٰخَرُوْنَ وحسنه التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابن حبان.

☆☆ حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔ اس حدیث کو اصحاب خمسہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے اس کو

۵۸۔ ابو داؤد کتاب الطهارة باب الوضوء بفضل المرأة ج ۱ ص ۱۱' ترمذی ابواب الطهارات باب كراهية فضل طهور المرأة ج ۱ ص ۱۹' نسائي كتاب المياه باب النهي عن فضل وضوء المرأة ج ۱ ص ٦٤' ابن ماجة كتاب الطهارة باب النهي عن ذالك ص ۳۱' صحیح ابن حبان كتاب الطهارة باب الوضوء بفضل وضوء المرأة ج ۳ ص ۲۲۳

or More Books Madni Library Group Whatsapp +9231393195

https://archive.org/details/@madni_library

حسن قرار دیا اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

شرح

علامہ سید جمال الدین رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث اور اس کے بعد آنے والی حدیث جس سے عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنے کی جو ممانعت ثابت ہو رہی ہے اس کو "نہی تنزیہی" پر محمول کیا جائے تاکہ اس حدیث اور اس حدیث میں جس سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ مطہرہ کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرمایا تھا تعارض پیدا نہ ہو سکے اور دونوں حدیثیں اپنی جگہ جگہ قابل عمل رہیں۔

59-وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ كَمَا صَحِبَهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَيَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت حمید حمیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسے شخص سے ملا جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف چار سال حاصل رہا تھا جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے اور ان دونوں کو چاہئے کہ وہ چلوؤں سے اکٹھا پانی لیں۔ اس حدیث کو امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

60-وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

61-وَعَنْهُ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَوَضَّأَ مِنْهَا اَوْ يَغْتَسِلَ فَقَالَتْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يَجْنُبُ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اِخْتَلَفُوْا فِي التَّوْفِيْقِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ فَجَمَعَ بَعْضُهُمْ بِحَمْلِ النَّهْيِ عَلَى التَّنْزِيْهِ وَبَعْضُهُمْ بِحَمْلِ اَحَادِيْثِ النَّهْيِ عَلٰى مَا تَسَاقَطَ مِنَ الْاَعْضَآءِ لِكَوْنِهٖ صَارَ مُسْتَعْمَلًا وَالْجَوَازِ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنَ الْمَآءِ وَبِذٰلِكَ جَمَعَ

۵۹. ابو داؤد کتاب الطهارة باب الوضوء بفضل المرأة ج ۱ ص ۱۱' نسائی کتاب الطهارة باب ذکر النهي عن الاغتسال بفضل الجنب ج ۱ ص ٤٧

٦٠. کتاب الحيض باب القدر المستحب من الماء...... الخ ج ۱ ص ١٤٨

٦١. ابو داؤد کتاب الطهارة باب الماء لا يجنب ج ۱ ص ۱۰' ترمذی ابواب الطهارات باب الرخصة في ذلك ج ۱ ص ۱۹' صحيح ابن خزيمة باب اباحة الوضوء بفضل غسل المرأة ...... الخ ج ۱ ص ٥٨

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الْمَخَابِئْ .

★ ۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے لگن سے غسل کیا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے وضو یا غسل کرنے تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنابت سے تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بچا ہوا) پانی تو جنبی نہیں ہوتا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں کہ محدثین نے ان روایات کی تطبیق میں اختلاف کیا ہے۔بعض نے ممانعت والی احادیث کو مکروہ تنزیہ پر محمول کیا ہے اور بعض نے ممانعت والی احادیث کو اس پانی پر محمول کیا ہے جو غسل کرتے وقت اعضاء سے گر (کر جمع ہو) کیونکہ وہ مستعمل پانی ہے اور جواز والی روایت کو (برتن میں) بچے ہوئے پانی پر محمول کیا ہے۔

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح تطبیق دی ہے۔

جنابت کے نجاست حکمی ہونے کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی اور میں جنبی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ہمراہ ہو لیا۔جب آپ بیٹھ گئے تو میں چپکے سے نکل کر اپنے مکان آیا اور نہا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے (مجھے دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہاں تھے؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اصل واقعہ) ذکر کیا (کہ میں ناپاک تھا اس لئے چلا گیا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" سبحان اللہ! مومن ناپاک نہیں ہوتا۔" روایت کے الفاظ صحیح البخاری کے ہیں مسلم نے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ الفاظ مزید نقل کئے ہیں کہ (انہوں نے کہا) چونکہ میں حالت ناپاکی میں تھا اس لئے یہ مناسب معلوم نہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھوں جب تک کہ نہا نہ لوں۔ اسی طرح صحیح البخاری کی ایک دوسری روایت میں بھی یہ الفاظ منقول ہیں۔(مشکوۃ شریف،نمبر 424)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جنابت نجاست حکمی ہے کہ شریعت نے اس کا حکم کیا ہے اور اس پر غسل کو واجب قرار دیا ہے، لہٰذا حالت جنابت میں آدمی حقیقۃً نجس نہیں ہوتا۔یہی وجہ ہے کہ جنبی کا نہ تو جھوٹا ناپاک ہوتا ہے اور نہ اس کا پسینہ ہی ناپاک ہے، اس لئے جنبی کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ملنا جلنا، مصافحہ کرنا، کلام کرنا یا اسی طرح اس کے ساتھ دوسرے معاملات کرنا جائز ہیں، اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَطْهِیْرِ الدِّبَاغ

ان روایات کا بیان جو دباغت کے پاک کرنے میں وارد ہوئیں

دباغت کی تعریف اور طریقے کا بیان

ہر وہ چیز جو بدبو اور فساد کو ختم کرے اسے دباغت کہتے ہیں۔

چمڑے کا دباغت سے پاک کرنا۔ آدمی اور خنزیر کے سوا ہر جاندار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے آدمی کی کھال احتراماً دباغت نہیں کی جاتی لیکن اگر دباغت کی جائے گی تو پاک ہو جائے گی مگر اس سے نفع لینا احترام کی وجہ سے جائز نہیں۔

دباغت کی دو قسمیں ہیں اول حقیقی جو دوائی اور چونے، پھٹکری، ببول کے پتے وغیرہ سے کی جاتی ہے۔ دوم حکمی جو مٹی لگا کر یا دھوپ یا ہوا میں سکھا کر۔ کے کی جاتی ہے دونوں قسم کی دباغت سے چمڑا پاک ہو جائے گا۔

جانوروں کے گوشت پوست کو ذبح کر کے پاک کرنا حلال جانوروں کا گوشت پوست ذبح کرنے سے پاک ہو جاتا ہے اسی طرح خون کے سوا اس کے تمام اجزا ذبح سے پاک ہو جاتے ہیں۔ یہی صحیح ہے بشرطیکہ ذبح کرنے والا شخص شرعاً اس کا اہل ہو۔ حرام جانوروں کا گوشت ذبح سے پاک نہیں ہوتا یہی صحیح ہے۔

62۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ تُصُدِّقَ عَلٰی مَوْلَاۃٍ لِمَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا بِشَاۃٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلَّا اَخَذْتُمْ اِھَابَھَا فَدَبَغْتُمُوْہُ فَانْتَفَعْتُمْ بِہٖ فَقَالُوْا اِنَّھَا مَیْتَۃٌ فَقَالَ اِنَّمَا حُرِمَ اَکْلُھَا. رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی پر ایک بکری صدقہ کی گئی تو وہ مرگئی۔ پس رسول اللہ ﷺ کا اس کے پاس سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اس کا چمڑہ کیوں نہ اتارا پھر اسے دباغت دیتے اور اس سے نفع اٹھاتے۔ انہوں نے عرض کیا یہ بکری تو مردار ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا تو صرف کھانا حرام ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

63۔ وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا دُبِغَ الْاِھَابُ فَقَدْ طَھُرَ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب چمڑے کو دباغت دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

64۔ وَعَنْ مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ یَجُرُّوْنَھَا فَقَالَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِھَابَھَا فَقَالُوْا اِنَّھَا مَیْتَۃٌ قَالَ یُطَھِّرُھَا الْمَآءُ وَالْقَرَظُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَہُ ابْنُ السَّکَنِ

٦٢. مسلم کتاب الحیض باب طھارۃ جلود المیتۃ بالدباغ ج ١ ص ١٥٨

٦٣. مسلم کتاب الحیض باب طھارۃ جلود المیتۃ بالدباغ ج ١ ص ١٥٩

٦٤. ابو داؤد کتاب اللباس باب فی اھاب المیتۃ ج ٢ ص ٢١٣، نسائی کتاب الفرع والعتیرہ باب مایدبغ بہ جلود المیتۃ ج ٢ ص ١٩٠

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

والحاکم۔

★★ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک ایسی بکری کے پاس سے ہوا جسے لوگ گھسیٹ رہے تھے تو آپ نے فرمایا۔ اگر تم اس کی کھال اتار لیتے؟ تو انہوں نے عرض کیا وہ تو مردار ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا پانی اور قرظ (درخت کے پتے) اس کو پاک کر دیں گے۔

اس حدیث کو امام ابوداود رحمہ اللہ نسائی رحمہ اللہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور ابن سکن اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا۔

65-وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَاءٍ مِنْ قِرْبَةٍ عِنْدَ امْرَأَةٍ فَقَالَتْ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتِهَا قَالَتْ بَلٰى قَالَ دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے سے پانی منگایا جو ایک عورت کے پاس تھا تو اس نے عرض کیا یہ مشکیزہ مردار (کے چمڑے سے بنا ہوا) ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اس کو دباغت نہیں دی تھی؟ اس نے کہا کیوں نہیں تو آپ نے فرمایا اس کی دباغت ہی اسے پاک کرنیوالی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

66-وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِشَهْرٍ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَهُوَ مَعْلُوْلٌ بِالْاِنْقِطَاعِ وَالْاِضْطِرَابِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینے پہلے ہماری طرف یہ بات لکھ کر بھیجی کہ تم مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع نہ اٹھاؤ۔ اس حدیث کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور یہ حدیث انقطاع اور اضطراب کی وجہ سے مضطرب ہے۔

انسان اور مردار کی ہڈیوں کے پاک ہونے میں فقہ شافعی و حنفی کا اختلاف مع دلائل

علامہ ابن محمود بابرتی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت امام شافعی نے نزدیک مردار کی ہڈیاں اور بال نجس ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے یہ دونوں مردار کے اجزاء ہیں لہٰذا مردار کی طرح نجس ہیں۔ جبکہ احناف کے نزدیک پاک ہیں۔

احناف کی دلیل یہ ہے کہ ہر وہ وضو جس میں حیات حلول کرنے والی نہ ہو اس کا حکم جو ماقبل موت ہوگا وہی حکم مابعد موت ہوگا۔ کیونکہ جس طرح ماقبل موت اس میں حیات نے حلول نہیں کیا اسی طرح مابعد حیات اب میں موت بھی حلول نہیں کرے گی۔

۶۵۔ مسند احمد ج ۵ ص ۷ نسائی کتاب الفرع والعتیرۃ باب جلود المیتۃ ج ۲ ص ۱۹۰

۶۶۔ ابو داؤد کتاب اللباس باب فی اھاب المیتۃ ج ۲ ص ۲۱۴ ترمذی ابواب اللباس باب ما جاء فی جلود المیتۃ اذا دلفت ج ۱ ص ۳۰۳ نسائی کتاب الفرع والعتیرۃ باب ما یدبغ بہ جلود المیتۃ ابن ماجہ کتاب اللباس من کان لا ینتفع من المیتۃ باھاب ولا عصب ص ۲۶۶ مسند احمد ج ۴ ص ۳۱۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

امام شافعی کے نزدیک انسان کی ہڈیاں اور بال نجس ہیں اس لئے ان سے نفع حاصل کرنا اوران کی بیع کرنا جائز نہیں۔ جبکہ احناف کے نزدیک ہڈیاں اور بال پاک ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامت کروائی اور اپنے بال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم کیے یہی ان کی طہارت پر دلیل ہے۔ (عنایہ شرح الہدایہ، ج ا، ص ۱۳۴، بیروت)

امام شافعی علیہ الرحمہ نے بیع پر قیاس کیا ہے کہ جس چیز کی بیع درست نہیں لہٰذا وہ ناپاک ہوئی حالانکہ ان کا یہ قیاس درست نہیں کیونکہ بہت ساری چیزوں کی بیع منع ہے حالانکہ وہ پاک ہیں۔

دباغت سے چمڑے کے پاک ہونے میں مذاہب اربعہ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب چمڑا دباغت دے دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 466)

چمڑے کو ناپاکی وغیرہ سے پاک کرنے کو دباغت کہتے ہیں۔ چمڑے کو دباغت کئی طرح دی جاتی ہے یا تو چمڑے کو چھالوں وغیرہ میں ڈال کر پکایا جاتا ہے یا دھوپ میں رکھ کر اسے خشک کر لیا جاتا ہے اور اگر چمڑا بغیر دھوپ کے خشک کیا جائے تو اس کو دباغت نہیں کہیں گے بہر حال دباغت کے ذریعے چمڑا چاروں ائمہ کرام کے نزدیک پاک کیا جا سکتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک تو سور اور آدمی کے چمڑے کے علاوہ ہر طرح کا چمڑہ دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ مگر امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک کتے کا چمڑہ بھی پاک نہیں ہوتا حالانکہ حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر طرح کا چمڑہ دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ البتہ آدمی اور سور کا چمڑا مستثنیٰ ہے کیونکہ آدمی کا چمڑا تو انسان کی عظمت و بزرگی کے پیش نظر پاک نہیں ہوتا اور سور کا چمڑا اس لیے پاک نہیں ہوتا کہ وہ نجس عین ہے۔

بَابُ اٰنِیَةِ الْکُفَّارِ

یہ باب کفار کے برتنوں کے بیان میں ہے

کفار کے برتنوں کا بیان

67- عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اَفَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ فَقَالَ لَا تَاْکُلُوْا فِیْهَا اِلَّا اَنْ لَّا تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا وَکُلُوْا فِیْهَا. رَوَاهُ الشَّیْخَانِ.

☆☆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھالیا کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ مگر یہ کہ تم ان کے سوا برتن نہ پاؤ تو ان کو دھو کر ان میں کھالیا کرو اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

۶۷. بخاری کتاب الذبائح باب آنیة المجوس والمیتة ج ۲ ص ۸۲۶، مسلم کتاب الصید باب الصید بالکلاب المعلمة ج ۲ ص ۱۴۶

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

غیر مسلموں کے برتنوں کے استعمال کا بیان

حضرت قبیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانوں کے بارے میں دریافت کیا (کہ ہم لوگ کھائیں یا نہیں؟) اور ایک روایت میں یوں ہے کہ (اس بارے میں) ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا، چنانچہ اس نے عرض کیا کہ کھانوں میں سے ایک کھانا (یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کا کھانا) ایسا ہے جس سے میں پرہیز کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دل میں کسی چیز یعنی شک وشبہ کی کھٹک نہ پیدا ہونی چاہئے، تم نے اپنے اس عمل کے ذریعہ عیسائیت کی مشابہت اختیار کی ہے۔ (ترمذی ابوداؤد، مشکوۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 25)

"تم نے اپنے اس عمل کے ذریعہ عیسائیت کی مشابہت اختیار کی" کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سائل پر یہ واضح کیا کہ تمہارا عیسائیوں کے تیار کیے ہوئے کھانے سے پرہیز کرنا ایک ایسا عمل ہے جس نے تمہیں عیسائیوں کے مشابہ کردیا ہے کیونکہ یہ عیسائیوں ہی کا شیوہ ہے کہ انہوں نے کھانے پینے کے معاملہ میں اپنے اوپر بیجا پابندیاں عائد کر لی ہیں اور ان کے پادریوں نے دین میں سختی پیدا کردی ہے چنانچہ اگر ان کے دل میں کسی بھی اچھے خاصے اور حلال کھانے کے بارے میں یہ کھٹک پیدا ہو جاتی ہے کہ یہ حرام ہے یا مکروہ ہے تو وہ بلا سوچے سمجھے اس سے پرہیز کرنے لگتے ہیں۔ لہٰذا تم بلا دلیل شک وشبہ میں پڑ کر ان کے کھانے سے پرہیز نہ کرو، تم مسلمان ہو اور تمہارا دین نہایت سیدھا سادا اور آسان ہے اس میں سختی اور دشواری کا نام نہیں ہے، تمہیں اپنے عمل سے اپنے دین کی نرمی اور آسانی کو ظاہر کرنا چاہئے، اگر تم بلا تحقیق کسی کھانے کو حرام سمجھنے لگو گے تو یہ اپنے اوپر بے جا قسم کی پابندی عائد کرنے اور اپنے دین کو سخت ظاہر کرنے کے مرادف ہی نہیں ہوگا بلکہ عیسائیت کی مشابہت اختیار کرنے کے برابر بھی ہوگا۔ بعض حضرات نے حدیث کے آخری جزو کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ "تمہارے دل میں کوئی خدشہ اس بات کا نہ گزرے کہ عیسائیوں کا کھانا کھانے سے تم ان کے مشابہ ہو گئے۔" اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ کسی کھانے کو محض اس لئے اپنے اوپر حرام نہ کرلو کہ وہ کسی غیر مسلم کا تیار کیا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے اس غیر مسلم کی مشابہت لازم آئے گی کیونکہ کھانے پینے کی چیزوں میں کسی قوم کی مشابہت ضرر نہیں کرتی بشرطیکہ تشبیہ کی نیت نہ ہو۔ اس ارشادِ گرامی میں "عیسائیت" کی تخصیص محض اس بنیاد پر ہے کہ سوال کرنے والے صحابی حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو اسلام قبول کرنے سے پہلے عیسائیت کے پیرو تھے۔ بہرحال! حدیث سے یہ واضح ہوا کہ جب تک کسی کھانے کی حرمت کا یقین نہ ہو محض شک کی وجہ سے اس سے پرہیز کرنا یا اس کو کھانے میں تردد کرنا مناسب نہیں ہے، غیر مسلم اقوام کی طرح اسلام میں کھانے پینے کا پرہیز نہیں ہے کہ ذرا کسی کا ہاتھ لگ گیا تو وہ کھانا چھوت ہو گیا، بلکہ مسلمانوں کو اجازت ہے کہ وہ ہر قوم کا پکا ہوا کھانا کھا سکتے ہیں، بشرطیکہ یہ یقین نہ ہو کہ اس کھانے میں کوئی حرام چیز ملائی گئی ہے یا وہ نجس برتنوں میں پکایا گیا ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی غیر مسلم کوئی حرام چیز پکائے مثلاً غیر مذبوحہ گوشت یا مردار یا سوٴر اور یا کھانے میں شراب ملائے تو اس کو بھی کھا لیا جائے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ

یہ باب بیت الخلاء کے آداب کے بیان میں ہے

استنجاء کرنے کے آداب کا بیان

۱. جن کپڑوں سے نماز پڑھتا ہے ان کے سوا اور کپڑے پہن کر بیت الخلا میں جانا اگر ایسا نہ کر سکے تو اپنے کپڑوں کو نجاست اور مستعمل پانی سے۔ بچانا ۲. سر کو ڈھانپ کر بیت الخلا میں جانا۔

۳. جنگل میں جائے تو لوگوں کی نظروں سے دور نکل جانا۔

۴. انگوٹھی وغیرہ جس میں اللہ کا نام یا قرآن کی آیت یا کسی رسول یا کسی بزرگ کا نام یا حدیث وغیرہ کے الفاظ کھدے ہوں تو اسے نکال دے اگر تعویذ۔ وغیرہ کپڑے میں لپٹا ہوا ہو تو ساتھ ہونے میں کراہت نہیں۔

۵. پاخانہ میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھنا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط اللّٰھم انی اعوذبك من الخبث والخبائث ۔ ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے۔

۶. داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں داخل کرنا باہر آتے پہلے دایاں پاؤں نکالنا۔

۷. کھڑے ہونے کی حالت میں ستر نہ کھولے بلکہ بیٹھنے کے قریب ہو کر۔ کھولے ضرورت سے زیادہ بدن نہ کھولے۔

۸. دونوں پاؤں کو فاصلہ سے رکھے یعنی کھل کر بیٹھے اور بائیں پاؤں پر۔ زور زیادہ دے کر بائیں طرف جھکا رہے۔

۹. بات نہ کرے نہ زبان وحلق وغیرہ سے اللہ کا ذکر کرے، البتہ دل میں اللہ کے ذکر کا خیال کر سکتا ہے اس وقت کا ذکر اپنی نجاستوں کا احساس اور اللہ پاک کی پاکی کا خیال کرنا ہے چھینک اور سلام اور اذان کا جواب نہ۔ دے خود کو چھینک آئے تو دل میں الحمدللہ پڑھ لے زبان سے نہ پڑھے۔

۱۰. کسی دینی مسئلہ پر غور نہ کرے۔

۱۱. بلا ضرورت اپنے ستر کو نہ دیکھے۔ نہ اپنے بدن سے کھیل کرے۔ نہ آسمان کی طرف نظر اٹھائے بلا وجہ زیادہ دیر تک نہ بیٹھا رہے۔

۱۲. جب فارغ ہو جائے تو مقام نجاست کو صاف کر کے کھڑا ہو جائے۔ اور سیدھا ہونے سے پہلے بدن کو چھپا لے

۱۳. بیت الخلا سے باہر آ کر یہ دعا پڑھے الحمد للہ العظیم الذی اخرج ما یو ذینی ما ینفعنی (و بقی فی ما ینفعنی) غفرانك ربنا و الیك المصیر ط۔

۱۴. پانی سے استنجا کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا تا کہ۔ خوب صاف ستھرا ہو جائے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بیت الخلاء کے آداب کا بیان

68-عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَآئِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَۃَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا بِبَوْلٍ وَّلَا بِغَآئِطٍ وَّلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا ۔ رَوَاہُ الْجَمَاعَۃُ ۔

★★ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم قضائے حاجت کے لئے آؤ تو پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت نہ تم قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ کرو لیکن تم مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

69-وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَقَدْ نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃَ بِغَآئِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِالْیَمِیْنِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِرَجِیْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس بات سے کہ ہم پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں یا دائیں ہاتھ سے استنجاء کریں یا تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجاء کریں یا گوبر اور ہڈی سے استنجا کریں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

استنجاء کے لئے تین ڈھیلوں کے شرط ہونے یا نہ ہونے کا بیان

ہمارے علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے اور دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ تنزیہی ہے گویا پہلی نہی تو تحریمی ہے اور دوسری تنزیہی ہے۔ اتنی بات جان لینی چاہئے کہ استنجاء کرنے کے وقت پیشاب گاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگانا چاہئے بلکہ طریقہ یہ ہونا چاہئے کہ ڈھیلا بائیں ہاتھ میں لے کر اس پر پیشاب گاہ کو رکھ لے مگر دائیں ہاتھ سے پکڑ کر نہ رکھے کیونکہ یہ بھی مکروہ ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین ڈھیلوں سے استنجاء کرنا واجب ہے مگر ہمارے امام صاحب فرماتے ہیں کہ استنجاء کے لئے تین ڈھیلے لینا شرط نہیں ہے اگر تین سے کم ہی میں پاکی حاصل ہو جائے تو یہ بھی کافی ہے ان کی دلیل صحیح البخاری کی یہ حدیث ہے کہ " عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کے لئے تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا کہ تین ڈھیلے لاؤ مجھے ڈھیلے تو دو ہی ملے اس لئے میں اس کے ساتھ گوبر کا ایک ٹکڑا بھی لایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ڈھیلے تو لے لئے اور گوبر کے ٹکڑے کو

٦٨۔ بخاری کتاب الوضوء باب لا تستقبل القبلة...... الخ ج ١ ص ٢٦' مسلم كتاب الطهارة باب الاستطابه ج ١ ص ١٣٠' ابو داؤد كتاب الطهارة باب كراهية استقبال القبلة عند...... الخ ج ١ ص ٣' ترمذى ابواب الطهارات باب في النهى عن استقبال القبلة...... الخ ج ١ ص ٨' نسائي كتاب الطهارة باب استدبار القبلة عند الحاجة ج ١ ص ١٠' ابن ماجة ابواب الطهارة باب النهى عن استقبال القبلة بالغائط والبول ص ٢٧' ترمذى ابواب الطهارة باب في النهى عن استقبال القبلة بغائط او بول ج ١ ص ٨' مسند احمد ج ٥ص ٤٢١

٦٩۔ مسلم كتاب الطهارة باب الاستطابة ج ١ص ١٣٠

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

پیٹ دیا۔

70-عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَتِهٖ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قضاء حاجت کے لئے بیٹھے تو ہرگز وہ قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ ہی پیٹھ کرے۔ اسے امام مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کیا۔

71-وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَقِيْتُ يَوْمًا عَلٰى بَيْتِ اُخْتِیْ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا لِحَاجَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنی بہن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ قضاء حاجت کے لئے بیٹھے ہیں۔ شام کی طرف منہ کئے ہوئے اور قبلہ کی طرف پیٹھ کئے ہوئے۔ اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

شرح

امام محی السنۃ کے اس فرمان میں چند طرح گفتگو ہے: ایک یہ کہ ممانعت کی حدیث میں جنگل یا آبادی کی قید نہیں، مطلق کو اپنے اطلاق پر رکھنا ضروری ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت حضور کا ایک فعل شریف بیان کر رہی ہے اور جب فعل وقول میں، نیز ممانعت اور اباحت میں تعارض معلوم ہو تو حدیث قولی کو فعلی پر اور ممانعت کو اباحت پر ترجیح ہوتی ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض افعال کریمہ آپ کی خصوصیت سے ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضور کا یہ فعل شریف ممانعت سے پہلے کا ہوگا، لہٰذا یہ منسوخ ہے اور ممانعت کی حدیث ناسخ۔ تیسرے یہ کہ حضرت عبداللہ ابن عمر کو دیکھنے میں غلطی لگی حضور تھوڑا ہا قبلہ سے ہٹے ہوں گے جسے جلدی میں ابن عمر نہ دیکھ سکے، کیونکہ ایسے موقعہ پر انسان جلد ہی آنکھیں بند کر کے لوٹ جاتا ہے۔ تحقیق اور غور سے دیکھتا نہیں۔ چوتھے یہ کہ صحابہ کرام کا بھی یہی مذہب تھا کہ آبادی میں بھی اس رخ کو پیشاب پاخانہ نہ کریں۔ چنانچہ مسلم، ابوداؤد، احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجہ، دارمی اور ترمذی نے حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت کی کہ جب ہم شام میں پہنچے تو ہم نے وہاں کے پاخانوں کو قبلہ رخ بنا پایا تو ہم استغفار پڑھتے تھے اور ان میں مڑ کر بیٹھتے تھے۔ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث احسن اور اصح ہے۔ پانچویں یہ کہ قبلہ کے آداب آبادی اور جنگل میں یکساں ہیں۔ قبلہ کی طرف تھوکنا، پاؤں پھیلانا جنگل میں بھی حرام ہے اور بستی میں بھی، تو چاہیئے کہ پیشاب پاخانہ کا حکم بھی دونوں جگہ یکساں ہو۔

---

۷۰. کتاب الطھارۃ باب الاستطابۃ ج ۱ ص ۱۳۱

۷۱. بخاری کتاب الوضوء باب التبرز في البیوت ج ۱ ص ۲۷' مسلم کتاب الطھارۃ باب الاستطابۃ ج ۱ ص ۱۳۱' ابو داؤد کتاب الطھارۃ باب الرخصة في ذالك ج ۱ ص ۳' ترمذی ابواب الطھارہ باب ما جاء في الرخصة في ذالك ج ۱ ص ۹' نسائي کتاب الطھارۃ باب الرخصة في ذالك في البیوت ج ۱ ص ۱۰' ابن ماجة ابواب الطھارت في ذالك في الكنيف ص ۲۸' مسند احمد ج ۲ ص ۱۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

72- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَيْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا . رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَنَقَلَ عَنِ الْبُخَارِيِّ تَصْحِيْحَهُ
قَالَ النِّيْمَوِيُّ النَّهْيُ لِلتَّنْزِيْهِ وَفِعْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لِلْاِبَاحَةِ اَوْ مَخْصُوْصًا بِهٖ جَمْعًا بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں اللہ کے نبی ﷺ نے پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے سے منع فرمایا پھر میں نے آپ کی وفات سے ایک سال پہلے آپ کو دیکھا کہ آپ قبلہ کی طرف منہ کرتے تھے۔ اس حدیث کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا سوائے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن قرار دیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی تصحیح منقول ہے۔ اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں کہ قبلہ کی طرف منہ کرنے سے نہی کراہت تنزیہ پر محمول ہے اور آپ ﷺ کا قبلہ کی طرف منہ کرنا بیان جواز کے لئے تھا یا یہ آپ کے ساتھ مخصوص تھا تا کہ تمام احادیث میں مطابقت ہو جائے۔

73- وَعَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ بَلٰى اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .
قَالَ النِّيْمَوِيُّ هٰذَا اجْتِهَادٌ مِّنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَلَمْ يُرْوَ فِي الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ .

★★ حضرت مروان اصفر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی سواری قبلہ کی طرف بٹھائی پھر اس کی طرف بیٹھ کر پیشاب کرنے لگے تو میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن کیا اس سے منع نہیں کیا تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں اس سے تو فضا میں منع کیا گیا ہے۔ پس جب تیرے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز ہو جو تجھے چھپا لے تو کوئی حرج نہیں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں۔ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اجتہاد ہے اور نبی پاک ﷺ سے اس بارے میں کچھ بھی مروی نہیں ہے۔

شرح

حدیث میں جہت اور سمت کا جو تعین فرمایا گیا ہے وہ اہل مدینہ کے اعتبار سے یا ان لوگوں کے لئے جو اسی سمت رہتے ہیں

۷۲. ابو داؤد كتاب الطهارة باب كراهية استقبال ...... الخ ج ١ ص ٣ ترمذی ابواب الطهارات باب ما جاء من الرخصة فی ذلك ج ١ ص ٨ ابن ماجة ابواب الطهارة باب الرخصة فی ذلك فی الكنيف ...... الخ ص ٢٨ مسند احمد ج ٣ ص ٣٦٠

۷۳. ابو داؤد كتاب الطهاره باب كراهية استقبال القبلة ج ١ ص ٣

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس لئے کہ مدینہ میں قبلہ جنوب کی طرف پڑتا ہے اس لئے ان کو تو مشرق اور مغرب ہی کی طرف منہ اور پشت کرنی ہوگی، ہمارے ملک والوں کے لئے یا ان ممالک کے لئے جو اس سمت میں واقع ہیں ان کو مشرق اور مغرب کی طرف منہ اور پشت نہ کرنی چاہئے کیونکہ یہاں کے اعتبار سے قبلہ مغرب کی طرف پڑتا ہے۔ بہر حال۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے، ہمارے امام صاحب تو فرماتے ہیں کہ پیشاب، پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرنا چاہئے خواہ جنگل ہو یا آبادی و گھر ہو، اگر کرے گا تو مرتکب حرام ہوگا۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک قبلہ کی طرف منہ اور پشت کرنا جنگل میں تو حرام ہے آبادی و گھر میں حرام نہیں ہے۔ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دلیل پہلی حدیث ہے جو ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے اس حدیث میں قبلہ کی طرف منہ اور پشت نہ کرنے کا حکم مطلقاً ہے اس میں جنگل و آبادی و گھر کی کوئی قید نہیں ہے لہٰذا جو حکم جنگل کا ہوگا وہی حکم آبادی کا بھی ہوگا یہ حدیث نہ صرف یہ کہ حضرت ابوایوب ہی سے منقول ہے بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک بڑی تعداد اس کی روایت کرتی ہے۔ پھر امام صاحب کی دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ اور پشت نہ کرنے کا حکم قبلہ کی تعظیم و احترام کے پیش نظر دیا ہے لہٰذا جس طرح جنگل میں تعظیم قبلہ ملحوظ رہے گا اسی طرح آبادی و گھر میں بھی احترام قبلہ کا لحاظ ضروری ہوگا جیسا کہ قبلہ کی طرف تھوکنا اور پاؤں پھیلانا ہر جگہ منع ہے۔

امام محی السنۃ نے حضرت عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو حدیث روایت کی ہے وہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دلیل ہے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف پشت کرنا گھر میں جائز ہے۔ ہم اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اول تو یہ ہوسکتا ہے کہ عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں بیت الخلاء کے اندر قبلہ کی طرف پشت اور شام کی طرف منہ کئے ہوئے اس حکم کے نفاذ سے پہلے دیکھا ہوگا، لہٰذا یہ حکم پہلے کے لئے ناسخ ہے، پھر دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے نہیں بیٹھے ہوں گے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس انداز سے گھوم کر بیٹھے ہوں گے کہ حقیقت میں قبلہ کی طرف پشت نہ ہوگی اور ظاہر ہے کہ موقع کے نزاکت کے پیش نظر عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں کھڑے ہوکر بغور تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں ہوگا، بلکہ جب یہ چھت پر چڑھے تو ان کی نظر اچانک ادھر بیت الخلاء کی طرف اٹھ گئی ہوگی اس لئے اس میں سرسری طور پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکے اس حدیث کے بارے میں جب یہ احتمال بھی نکل سکتا ہے تو پھر حضرت شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے مسلک کی دلیل کے لئے اس کا سہارا لینا کچھ مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

74–وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ

۷۴. بخاری کتاب الوضوء باب ما یقول عند الخلاء ج ۱ ص ۲۶' مسلم کتاب الطھارۃ باب ما یقول اذا اراد الدخول ...... الخ ج ۱ ص ۱۶۳' ابو داؤد کتاب الطھارۃ باب ما یقول رجل اذا دخل الخلاء ج ۱ ص ۲' ترمذی ابواب الطھارۃ باب ما یقول اذا دخل الخلاء ج ۱ ص ۷' نسائی کتاب الطھارۃ باب القول عند دخول الخلاء ج ۱ ص ۹' ابن ماجۃ ابواب الطھارۃ باب ما یقول اذا دخل الخلاء ص ۲۶' مسند احمد ج ۴ ص ۳۶۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ناپاکی اور ناپاکوں سے اسے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

75- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاَبُوْ حَاتِمٍ ۔

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے اے اللہ میں تیری بخشش طلب کرتا ہوں۔ اس حدیث کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور ابو حاتم نے اس کو صحیح قرار دیا۔

76- وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْسِكَنَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَهُوَ يَبُوْلُ وَلَا يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

★★ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی پیشاب کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے اپنا آلہ تناسل نہ پکڑے اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ برتن میں سانس لے۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

77- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الَّذِیْ يَتَخَلّٰى فِیْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّهِمْ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بہت زیادہ لعنت کرنیوالی دو چیزوں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کثرت سے لعنت کرنیوالی دو چیزیں کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ شخص جو لوگوں کے راستے یا ان کے سایہ میں پاخانہ کرلے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

78- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَّعَنَزَةً يَسْتَنْجِیْ بِالْمَاءِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو

۷۵۔ ابو داؤد کتاب الطهارة باب ما یقول اذا خرج الخلاء ج ۱ ص ۵، ترمذی ابواب الطهارات باب ما یقول اذا خرج من الخلاء ج ۱ ص ۷، ابن ماجة ابواب الطهارة باب ما یقول اذا خرج من الخلاء ج ۱ ص ۲۶، ابن خزیمه ج ۱ ص ۴۸، مسند احمد ج ۴ ص ۲۲۴، مستدرك حاكم كتاب الطهارة باب ما يقول اذا خرج من الغائط ج ۱ ص ۱۵۸، صحیح ابن حبان كتاب الطهارة ج ۳ ص ۲۹۹

۷۶۔ بخاری کتاب الوضوء باب لا یمسك ذكره بيمنيه اذا بال ج ۱ ص ۲۷، مسلم كتاب الطهارة باب الاستطابة ج ۱ ص ۱۳۱

۷۷۔ مسلم کتاب الطهاره باب الاستطابة ج ۱ ص ۱۳۲

۷۸۔ بخاری کتاب الوضوء باب حمل العنزة ...... الخ ج ۱ ص ۲۷، مسلم كتاب الطهارة باب الاستطابة ج ۱ ص ۱۳۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن اور چھوٹا نیزہ اٹھا کر لے جاتے تھے تو آپ پانی سے استنجاء فرماتے تھے۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

استنجاء کرنے کے طریقے کا بیان

پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اسکے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے سے پیشاب کے مخرج کے سکھانا چاہئے اس کے بعد پانی سے دھوڈالنا چاہئے۔ پاخانہ کے بعد مٹی کے تین ڈھیلوں سے پاخانہ کے مقام کو صاف کرے پھر پانی سے دھوڈالے۔ استنجا ان چیزوں سے جائز ہے جو پتھر کی طرح صاف کرنے والی ہیں، جیسے پاک مٹی کا ڈھیلا، ریت، لکڑی، پھٹا ہوا بیقیمت کپڑا و چمڑا اور اس کے سوا ایسی چیزیں جو پاک ہوں اور نجاست کو دور کر دیں بشرطیکہ قیمت والی اور احترام۔ والی نہ ہوں۔ پاک مٹی کو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے ڈھیلے سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں طرف زور دیکر بیٹھے، قبلہ کی طرف منھ نہ ہو، اور ہوا، سورج اور چاند کی طرف سے بھی بچ جائے، تین یا پانچ یا سات مٹی کے ڈھیلے اپنے ساتھ لے جائے صاف کرتے وقت پہلے ڈھیلے کو آگے سے پیچھے کی طرف لے جائے اور دوسرے کو پیچھے سے آگے کی طرف لائے پھر تیسرے کو پیچھے کی طرف لے جائے۔ یہ طریقہ گرمی کے موسم کا ہے لیکن جاڑوں میں اس کے برخلاف، پہلے ڈھیلے کو پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور دوسرے کو پیچھے لے جائے اور تیسرے کو آگے لائے اور عورت ہمیشہ وہی طریقہ کرے جو مرد جاڑوں میں کرتا ہے۔ اور طریقہ مقصود نہیں بلکہ صفائی کا مددگار ہے اصل مقصود صفائی اور پاکی ہے خواہ جس طریقہ سے بھی حاصل ہو جائے۔ اگر ایک یا دو ڈھیلے سے صفائی حاصل ہو جاتی ہے تو تین کی گنتی پوری کرلے اور اگر تین سے بھی صفائی حاصل نہ ہو اور چار سے حاصل ہو تو پانچواں ڈھیلا اور لے تاکہ طاق ہو جائیں کیونکہ طاق عدد کا استعمال مستحب ہے۔ مستحب یہ ہے کہ پاک ڈھیلے یا پتھر دائیں طرف رکھے اور استعمال کئے ہوئے بائیں طرف رکھے اور ان کی نجس جانب نیچے کو کردے، ڈھیلے وغیرہ سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنت ہے۔ افضل یہ ہے کہ پردہ دار جگہ ہو تو دونوں کو جمع کرے پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلے سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ذکر کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر ڈھیلے یا پتھر پر جو زمین سے اٹھا ہوا ہو یا بائیں ہاتھ میں لیا ہوا ہو حرکت دے یہاں تک کہ رطوبت خشک ہو جایا اور یہ یقین ہو جائے کہ اب پیشاب نہ آئے گا۔ بعض کے نزدیک استبراء یعنی پیشاب کے بعد چند قدم چلنا یا زمین پر پاؤں مارنا یا کھکارنا یا دائیں ٹانگ پر بائیں ٹانگ لپیٹنا اور پھر اس کے برعکس کرنا واجب ہے۔ تاکہ رکا ہوا قطرہ نکل جائے، لوگوں کی طبعیتیں مختلف ہوتی ہیں اور ہر شخص کے لئے اپنا اطمینان ضروری ہے اور یہ استبراء کا حکم مردوں کے لئے ہے عورت پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر ٹھر کر پہلے ڈھیلے سے مقام پیشاب کو خشک کرلے پھر پانی سے طہارت کرلے یا صرف پانی سے طہارت۔ کرلے پانی سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھ کے کلائی تک دھولے پھر اگر روزہ دار نہ ہو پاخانہ کے مقام کو خوب ڈھیلا چھوڑ کر بیٹھے اور بائیں ہاتھ سے خوب استنجا کرے اور اسقدر دھوئے کہ اس کو پاکی کا یقین یا ظن غالب ہو اور چکنائی جاتی رہے اور دھونے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

دھونے کا کچھ شمار مقرر نہیں اگر وسوسہ والا ہو تو زیادتی نہ کرے اور نہ زیادہ پھیل کر بیٹھے، اگر روزہ دار ہو تو زیادتی نہ کرے اور ہتھیلی سے اوپر اوپر دھولے عورت مرد سے زیادہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور ہتھیلی سے اوپر اوپر دھولے عورت مرد سے زیادہ
میں خوب زیادتی کرے اور اگر روزہ دار ہو تو زیادتی نہ کرے اور نہ زیادہ پھیل کر بیٹھے، عورت کشادہ ہو کر بیٹھے اور ہتھیلی سے اوپر اوپر دھولے عورت مرد سے زیادہ
مخص ہو تو اپنے لئے تین مرتبہ دھونا مقرر کرلے۔ استنجا کے پاک ہونے کے ساتھ ہی ہاتھ بھی پاک ہو جاتا
کشادہ ہو کر بیٹھے، پیشاب کے مقام کو پہلے دھوئے یہی مختار ہے استنجا کے پاک ہونے کے ساتھ ہی ہاتھ بھی پاک ہو جاتا
ہے۔ استنجا کے بعد ہاتھ کلائیوں تک دھولے جیسا کہ اول میں دھوتا ہے تاکہ خوب ستھرا ہو جائے۔ جاڑے میں گرمیوں کی نسبت
مبالغہ کرے اور اگر گرم پانی ہو تو جاڑے۔ کا حکم بھی گرمیوں کی طرح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبَوْلِ قَآئِمًا

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے متعلق واردشدہ روایات کا بیان

79- عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَآئِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا جَالِسًا ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو شخص تم سے یہ بیان کرے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تو تم اس کی تصدیق نہ کرو آپ تو صرف بیٹھ کر پیشاب فرمایا کرتے تھے۔ اس حدیث کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا ہے سوائے ابوداؤد کے اور اس کی سند حسن ہے۔

80- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَآئِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَجِئْتُهٗ بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قوم کے کوڑا ڈالنے کی جگہ تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی منگوایا تو میں پانی لے کر آیا تو آپ نے وضو فرمایا۔ اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

81- وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا بُلْتُ قَآئِمًا مُنْذُ اَسْلَمْتُ ۔ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ ۔

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے میں اسلام لایا میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۷۹۔ ترمذی ابواب الطهارات باب النهي عن البول قائماً ج ۱ ص ۹' نسائي كتاب الطهارة باب البول في البيت جالساً ج ۱ ص ۱۱' ابن ماجة ابواب الطهارة باب في البول قاعداً ص ۲۶ مسند احمد ج ٦ ص ۱۹۲

۸۰۔ بخاری كتاب الوضوء باب البول قائماً وقاعداً ج ۱ ص ۳۵ مسلم كتاب الطهارة باب المسح على الخفين ج ۱ ص ۱۳۳' ابو داؤد كتاب الطهارة باب البول قائماً ج ۱ ص ٤' ترمذي ابواب الطهارات باب ما جاء من الرخصة في ذالك ج ۱ ص ۹' نسائي كتاب الطهارة باب الرخصة في البول في الصحراء ج ۱ ص ۱۱' ابن ماجة ابواب الطهارة باب ما جاء في البول قاعداً ص ۲٦' مسند احمد ج ٥ ص ۳۸۲

۸۱۔ كشف الاستار عن زوائد البزار ج ۱ ص ۱۳۰' مجمع الزوائد كتاب الطهارة باب البول قائماً ج ۱ ص ۲۰٦

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

عذر کے سبب کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان

یہ حدیث پاک بخاری شریف میں موجود ہے۔ امام بدرالدین عینی نے اپنی مشہور شرح بخاری "عمدۃ القاری" میں اس حدیث پاک پر طویل بحث کی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آقا علیہ والصلوۃ والسلام کی عادت کریمہ بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے اور عذر کی بناء پر جواز کے لیے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تاکہ امت کو یہ مسئلہ معلوم ہو کہ اگر بیٹھنے کی جگہ نہ ہو یا کوئی اور عذر ہو تو کھڑا ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے، لیکن اس کو عادت نہیں بنانا چاہیے۔ فرماتے ہیں۔

انه صلى الله عليه و آله وسلم فعل ذالك للجواز في هذه المرة و كانت عادته المستمرة البول قاعداً

ایک مرتبہ آپ نے جواز کے لیے کھڑے ہو کر پیشاب کیا اور باقی ہمیشہ عادت یہ تھی کہ بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے۔

بیٹھ کر پیشاب کرنے کی سنت کا بیان

مثلاً امام بخاری نے صحیح البخاری میں کتاب الوضوء، باب 63 البول قائماً وقاعداً (کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنا) حدیث نمبر 224 میں امام بخاری نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے متعلق حدیث ذکر کی ہے اور پوری بخاری شریف میں امام بخاری نے کسی مقام پر بیٹھ کر پیشاب کرنے کے متعلق حدیث ذکر نہیں کی۔ وہ لوگ جو بخاری شریف کے علاوہ کوئی اور حدیث ماننے کو تیار نہیں اور سمجھتے ہیں کہ بخاری کے باہر کوئی اور حدیث صحیح نہیں انہیں آج سے چاہیے کہ وہ بیٹھ کر پیشاب کرنا بند کردیں اور دو یورپین، امریکن کلچر کی طرف آ جائیں کیونکہ بخاری شریف میں بیٹھ کر پیشاب کرنے کی کوئی حدیث نہیں، باب ضرور قائم ہے البول قائماً وقاعداً باب میں دونوں لفظ بیان کیے، حدیث صرف کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی لائے۔

(صحیح البخاری جلد 1 ص 90 حدیث (222)

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیوں کیا اس بارے کچھ ذکر نہیں کیا۔ امام حاکم نے المستدرک میں بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھٹنوں میں درد تھا جس بناء پر آپ نے ایک دفعہ کھڑے ہو کر پیشاب کیا نیز آپ اس وقت ایک سفر کے دوران صحراء سے گزر رہے تھے۔ اگر صحیح البخاری کو ہی کل علم تصور کرلیا اور بقیہ کتب سے آنکھیں بند کرلیں تو اس پر جو اعتراض وارد ہوگا اہل علم اس کا کیا جواب دیں گے؟ یہاں پر اسی طرح کے اعتراض کے جواب کے لئے امام حاکم کی المستدرک کی طرف اور دیگر کتب حدیث کی طرف رجوع کرنا پڑا۔

دیگر آئمہ نے بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے متعلق احادیث پر مبنی الگ الگ باقاعدہ ابواب قائم کیے اور انکے ذریعے ہم نے بیٹھ کر پیشاب کرنے کی سنت کو سمجھتے ہیں اور اگر صرف صحیح البخاری پر رہیں تو بیٹھ کر پیشاب کرنے کے حوالے سے کوئی سنت کچھ میں نہ آسکے۔ دوسری کتب حدیث میں قاعداً بول کرنے کی احادیث مذکور ہیں، صحیح البخاری میں نہیں ہیں۔ امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں قائماً وقاعداً (کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر) دونوں کو ذکر کر دیا، اس سے یہ بات بتادی کہ دونوں طریقے

ni Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisala

https://archive.org/details/@madni_library

جائز ہیں مگر قاعداً کے حوالے سے حدیث نہیں لا سکے اور صرف قائماً کے حوالے سے ایک حدیث دی کیونکہ ان کا اپنا فقہی رجحان اسی طرف تھا لہٰذا بیٹھ کر پیشاب کرنے کی حدیث کو بیان ہی نہیں کیا۔ (منہاجین)

ہمارے خیال میں امام بخاری کی فقہی آراء ہیں جو مستقل فقہی مذہب نہیں ہے۔ اور احادیث ذکر کرنا فقہی اعتبار سے نہیں بلکہ فن حدیث کا انہوں نے اعتبار کیا ہے۔ (رضوی عفی عنہ)

عذر کے بغیر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ناپسندیدہ ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا: اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو، حضرت عمر فرماتے ہیں اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ (ترمذی)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت ملاحظہ ہو۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں جب سے مسلمان ہوا میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ (ترمذی) اور سنیے! عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ظلم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبَوْلِ الْمُنْتَقِعِ

جمع کیے ہوئے پیشاب کے متعلق واردشدہ روایات کا بیان

82- عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْقَعُ بَوْلٌ فِيْ طَسْتٍ فِي الْبَيْتِ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ بَوْلٌ مُنْتَقِعٌ وَلَا تَبُوْلَنَّ فِيْ مُغْتَسَلِكَ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت بکر بن ماعز رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن یزید کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی برتن میں گھر کے اندر پیشاب جمع نہ کیا جائے کیونکہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں پیشاب جمع کیا گیا ہو اور تم ہرگز اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرو۔ اس حدیث کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں بیان فرمایا اور علامہ ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

83- وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ كَانَ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

۸۲۔ مجمع الزوائد کتاب الطهارة باب ما نهي عن التخلي فيه نقلاً عن الطبراني ج ۱ ص ۲۰۴

۸۳۔ ابو داؤد کتاب الطهارة باب في الرجل يبول ليلاً ج ۱ ص ۵، نسائي کتاب الطهارة باب البول في الاناء ج ۱ ص ۱۴، مستدرك حاكم کتاب الطهارة باب البول في القدح بالليل ج ۱ ص ۱۶۷، صحيح ابن حبان کتاب الطهارة ج ۳ ص ۲۹۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لکڑی کا ایک برتن تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے پڑا ہوتا تھا جس میں آپ رات کو پیشاب فرمایا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ' نسائی رحمۃ اللہ علیہ' ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے (اور یہ بھی نہ کرے کہ پیشاب کر کے) پھر اسی پانی سے غسل کرے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ تو ایسا مت کر کہ تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرے جو بہتا نہیں ہے اور پھر اسی پانی سے غسل کرے۔

بَابُ مُوْجِبَاتِ الْغُسْلِ

یہ باب غسل واجب کرنے والی چیزوں کے بیان میں ہے

غسل کی تعریف کا بیان

غسل "غین" کے ضمہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اس کا لغوی معنی ہے۔ "دھونا" جبکہ اصطلاح میں تمام بدن کو دھونے کا نام غسل ہے۔ اصطلاح شرع میں جب کسی شخص پر ایسی علت وارد ہو جس سے اس پر غسل واجب ہو جائے۔ تو وہ بشرہ یعنی ظاہری جلد کا ہر حصہ اور ہر بال کے نیچے دھوئے گا۔

اسلام میں غسل چار طرح کے ہیں: فرض، سنت، مستحب اور مباح۔ فرض غسل تین ہیں۔ جنابت سے، حیض سے، نفاس سے۔ جنابت خواہ شہوت سے منی نکلنے کی وجہ سے ہو یا صحبت سے انزال ہو یا نہ ہو۔ غسل سنت پانچ ہیں: جمعہ کا غسل، عیدین کا غسل، احرام کے وقت کا غسل، عرفہ کے دن کا غسل۔ غسل مستحب بہت ہیں: مسلمان ہوتے وقت، مردے کو نہلا کر، قربانی کے دن، طواف زیارت کے لیے، مدینہ منورہ حاضری کے موقعہ پر، وغیرہ۔ غسل مباح جو ٹھنڈک وغیرہ کے لیے کیا جائے۔ اس باب میں بہت سے اقسام کے غسل بیان ہوں گے۔ غسل میں تین فرض ہیں: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا۔

غسل کو لازم کرنیوالی چیزوں کا بیان

84-عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ ابن ماجة وَالتِّرْمَذِيُّ وَصَحَّحَهُ

۸۴ ترمذی ابواب الطهارات باب ما جاء في المني والمذي ج ١ ص ٣١' ابن ماجة ابواب الطهارة باب الوضوء من المذي ص ٣٩'

مسند احمد ج ١ ص ٨٧

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے مذی بہت زیادہ آتی تھی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا مذی میں وضوء ہے اور منی میں غسل۔ اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ ابن ماجہ رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور (ترمذی نے اسے) صحیح قرار دیا۔

85- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا پانی پانی سے ہے (یعنی غسل منی سے لازم ہوتا ہے)

منی کے سبب وجوب غسل کا بیان

86- وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ مَعَ اَهْلِیْ فَلَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكَ اَقْلَعْتُ فَاغْتَسَلْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَقَالَ الْهَیْثَمِیُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ میں اپنی بیوی کے ساتھ (جماع میں مشغول) تھا پس جب میں نے آپ کی آواز سنی تو میں اس سے الگ ہو گیا۔ پھر غسل کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانی پانی سے ہے (یعنی غسل منی سے لازم ہوتا ہے)

اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

ختانان کے ملنے کے سبب وجوب غسل کا بیان

87- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ . رَوَاهُ الشَّیْخَانِ و زاد مسلم واحمد وان لم ینزل .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب آدمی اپنی بیوی کی چار شاخوں میں بیٹھ جائے پھر اس کو تھکا دے تو تحقیق غسل واجب ہو گیا۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ اگرچہ انزال نہ ہو۔

---

۸۵ مسلم کتاب الحیض باب بیان ان الجماع...... الخ ج ۱ ص ۱۵۵

۸۶ مسند احمد ج ۲ ص ۳۴۲ مجمع الزوائد کتاب الطھارۃ باب فی قولہ الماء من الماء ج ۱ ص ۲۶۴

۸۷ بخاری کتاب الغسل باب اذا التقی الختانان ...... الخ ج ۱ ص ۴۳ مسلم کتاب الحیض باب بیان ان الجماع ...... الخ ج ۱ ص ۱۵۶ مسند احمد ج ۲ ص ۳۴۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح

اس کی شرح وہ حدیث ہے جس میں فرمایا گیا کہ جب ختنہ ختنہ میں غائب ہو جائے تو غسل واجب ہے، وہی یہاں مراد ہے یعنی جب مشتہات عورت سے صحبت کی جائے اور حشفہ غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو گیا۔ چار شانوں سے چار ہاتھ پاؤں مراد ہیں، اور بیٹھنے کا ذکر اتفاقاً ہے، ورنہ جس صورت سے بھی صحبت ہو غسل واجب ہے۔ بہت چھوٹی غیر مشتہات بچی اور جانور سے صحبت کرنے میں انزال شرط ہے بغیر انزال غسل واجب نہیں۔

88- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمَذِيُّ وَصَحَّحَهُ

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے۔ پھر شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

شرح

شروع اسلام میں بغیر انزال صحبت کرنے سے غسل واجب نہ ہوتا تھا، اب حشفہ غائب ہونے سے غسل واجب ہوگا انزال ہو یا نہ ہو۔ صاحب مرقات نے فرمایا کہ اسلام میں اول صرف عقیدہ توحید فرض ہوا، پھر سورہ مزمل والی نماز یعنی رات کی، پھر پنج گانہ نماز کی فرضیت سے نماز شب کی فرضیت منسوخ ہوگئی، پھر بعد ہجرت روزے اور زکوۃ وغیرہ فرض ہوئے۔

ختانان کے ملنے کے سبب وجوب غسل میں فقہی بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ختنے کی جگہ تجاوز کر جائے ختنے کی جگہ سے تو غسل واجب ہو جاتا ہے ابوعیسیٰ کہتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ کے واسطے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی طرق سے منقول ہے کہ اگر ختنے کی جگہ ختنے کی جگہ سے تجاوز کر جائے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

اور صحابہ کرام جن میں حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی اور عائشہ شامل ہیں کا یہی قول ہے اور فقہاء و تابعین اور ان کے بعد کے علماء سفیان ثوری احمد اور اسحاق کا قول ہے کہ جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 105)

---

٨٨ مسلم کتاب الحیض باب بیان ان الجماع......الخ ج ١ ص ١٥٦، ترمذی ابواب الطھارات باب ما جاء اذا التقی الختانان......الخ ج ١ ص ٣٠، مسند احمد ج ٦ ص ٤٧

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حیض کے سبب وجوب غسل کا بیان

89- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمَّا يُوْجِبُ الْغُسْلَ مِنَ الْجِمَاعِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَعَنْ مَا يَحِلُّ مِنَ الْحَائِضِ فَقَالَ مُعَاذٌ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَأَمَّا الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَتَوَشَّحْ بِهِ وَأَمَّا مَا يَحِلُّ مِنَ الْحَائِضِ فَإِنَّهُ يَحِلُّ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَاسْتِعْفَافُهُ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُ هٰذَا حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عائذ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھا جو جماع میں غسل کو لازم کرتی ہیں اور ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں پوچھا اور حائضہ سے کتنا (نفع) حلال ہے تو حضرت معاذ نے فرمایا میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا جب ختنہ کی جگہ ختنہ کی جگہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اور بہرحال ایک کپڑے میں نماز پڑھنا تو اسے بغل سے نکال کر کندھے پر ڈال دے اور جہاں تک حائضہ سے نفع اٹھانے کے حلال ہونے کا تعلق ہے تو اس سے ازار کے اوپر سے نفع اٹھانا حلال ہے اور اس سے بھی بچنا افضل ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی رحمہ اللہ نے معجم کبیر میں بیان کیا اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

90- وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِيْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَخَّصَ بِهَا فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَنَا بِالْاِغْتِسَالِ ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَآخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ فتویٰ جو لوگ دیتے ہیں کہ پانی پانی سے ہے۔ یہ رخصت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی رخصت دی پھر غسل کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا۔

عورت کے لئے احتلام ہونے کا بیان

91- وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں فرماتا کیا عورت پر غسل واجب ہوگا جب اسے احتلام ہو؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں جب وہ پانی (منی) دیکھے۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

۸۹۔ المعجم الکبیر ص ۱۰۰ ج ۲۰، مجمع الزوائد کتاب الطھارۃ باب فی قولہ الماء من الماء ج ۱ ص ۲۶۷

۹۰۔ ترمذی ابواب الطھارات باب ما جاء ان الماء من الماء ج ۱ ص ۳۱، مسند احمد ج ۵ ص ۱۱۵

۹۱۔ بخاری کتاب الغسل باب اذا احتلمت المرأۃ ج ۱ ص ۴۳، مسلم کتاب الحیض باب وجوب الغسل علی المرأۃ ...... الخ ج ۱ ص ۱۴۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح

مقصد یہ ہے کہ احتلام کی علت یا احتلام کی وجہ منی ہے اور منی عورت میں بھی ہے، لہٰذا احتلام بھی عورت کو ہونا چاہیئے۔ اور منی کا ثبوت یہ ہے کہ کبھی بچہ ماں کی ہم شکل ہوتا ہے جب ماں کی منی باپ کی منی پر غالب ہو۔ ہاتھ کا خاک میں ملنا بد دعا نہیں بلکہ عرب والے کبھی محبت میں بھی یہ کلمہ بولتے ہیں۔

خواب میں احتلام ہو جانے کا بیان

92- وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ حَتّٰى تُنْزِلَ كَمَا أَنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ حَتّٰى يُنْزِلَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وابن ماجة والنسائي وابن ابي شيبة وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے تو آپ نے فرمایا اس پر غسل نہیں جب تک کہ اسے انزال نہ ہو جائے جیسا کہ مرد پر اس وقت تک غسل واجب نہیں ہوتا جب تک اُسے انزال نہ ہو جائے۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

کیونکہ احتلام میں منی کا نکلنا غسل واجب کرتا ہے خواب یاد ہو نہ ہو۔ تری مطلق غسل واجب کر دے گی اگرچہ مذی ہو کیونکہ کبھی پتلی منی مذی ہی محسوس ہوتی ہے، یہی ہمارا مذہب ہے، یہ حدیث ہماری دلیل ہے۔

اکثر احکام عورتوں مردوں کے یکساں ہیں اسی لئے قرآن و حدیث میں مذکر کے صیغے استعمال ہوتے ہیں اور عورتیں اس میں داخل ہوتی ہیں۔ شقائق جمع شقیقہ کی ہے بمعنی ٹکڑا و حصہ، اسی لئے بھائی کو شقیق کہا جاتا ہے۔ حضرت حوا آدم علیہ السلام کا جزو بدن تھیں لہٰذا عورتیں مردوں کا حصہ ہیں۔

استحاضہ کا بیان

93- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

---

۹۲. مسند احمد ج ٦ ص ٤٠٩، ابن ماجة ابواب الطهارة باب في المرأة ترى في منامها...... الخ ص ٤٥، نسائي كتاب الطهارة باب غسل المرأة ترى في منامها...... الخ ج ١ ص ٤٢ مصنف بن ابي شيبة كتاب الطهارات باب في المرأة ترى في منامها ج ١ ص ٨٠

۹۳. بخاري كتاب الوضوء باب غسل الدم ج ١ ص ٣٦

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ سیدہ عائشہ ؓ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی جیش ؓ کو استحاضہ کا خون آتا تھا (یعنی بیماری کا) تو انہوں نے نبی پاک ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا یہ رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر اور نماز پڑھ۔ اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

استحاضہ کے خون اور علامات کا بیان

جو خون حیض اور نفاس کی صفت سے باہر ہو وہ استحاضہ ہے اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں بدبو نہیں ہوتی اور حیض اور نفاس کے خون میں بدبو ہوتی ہے اور استحاضہ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

۱. ایام حیض میں جو خون تین دن سے کم ہو،

۲. ایام حیض میں جو خون دس دن سے زیادہ ہو،

۳. جو خون نفاس چالیس دن سے زیادہ ہو،

۴. جو حیض و نفاس عادت مقررہ سے زیادہ ہو اور اپنی اکثر مدت یعنی دس دن اور چالیس دن سے زیادہ ہو جائے،

۵. حاملہ کا خون دوران حمل میں چاہے جتنے دن آئے،

۶. نو برس سے کم عمر کی لڑکی کو جو خون آئے،

۷. پچپن برس سے زیادہ ہو جانے پر جو خون آئے بشرطیکہ وہ قوی نہ ہو یعنی زیادہ سرخ و سیاہ نہ ہو،

۸. پندرہ روز سے کم وقفہ ہونا،

۹. پاخانہ کے مقام سے جو خون آئے،

۱۰. ولادت کے وقت آدھا بچہ یا اس سے کم آنے پر جو خون نکلے لیکن نصف سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد جو خون آئے گا وہ نفاس ہوگا،

۱۱. بالغ ہونے پر پہلی دفعہ حیض آیا اور وہ بند نہیں ہوا تو ہر مہینہ میں پہلے دس روز حیض کے شمار ہوں گے اور بیس روز استحاضہ شمار ہوں گے اسی طرح جس کو پہلی دفعہ نفاس آیا اور خون بند نہیں ہوا تو پہلے چالیس روز۔ نفاس شمار ہوگا اور باقی استحاضہ ہوگا۔

بَابُ صِفَةِ الْغُسْلِ

یہ باب غسل کے طریقے کے بیان میں ہے

غسل کے طریقہ کا بیان

94- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ

۹۴۔ بخاری کتاب الغسل باب الوضوء قبل الغسل ج ۱ ص ۳۹ مسلم کتاب الحیض باب صفۃ غسل الجنابۃ ج ۱ ص ۱۴۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یَغْسِلُ یَدَیْهِ ثُمَّ یُفْرِغُ بِیَمِیْنِهٖ عَلٰی شِمَالِهٖ فَیَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ وُضُوْئَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ یَاْخُذُ الْمَآءَ فَیُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِیْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتّٰی اِذَا رَاٰی اَنْ قَدِ اسْتَبْرَاَ حَفَنَ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ. رَوَاهُ الشَّیْخَانِ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھونے سے آغاز کرتے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ پھر نماز کی طرح وضو فرماتے۔ پھر پانی لے کر اپنی انگلیاں (سر کے) بالوں کی جڑوں میں داخل کرتے حتیٰ کہ جب دیکھتے کہ وہ فارغ ہو چکے ہیں تو اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے۔ پھر باقی جسم پر پانی بہاتے۔ پھر اپنے دونوں پاؤں کو دھوتے۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

95- وَعَنْ مَیْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ وَّصَبَّ عَلٰی یَدَیْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِیَمِیْنِهٖ عَلٰی شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ فَضَرَبَ بِیَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَیْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰی رَاْسِهٖ وَاَفَاضَ عَلٰی جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰی فَغَسَلَ قَدَمَیْهِ فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا فَلَمْ یَاْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ یَنْفُضُ یَدَیْهِ. رَوَاهُ الشَّیْخَانِ.

☆☆ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل کے لئے پانی رکھا۔ پھر میں نے آپ کے سامنے کپڑے سے پردہ کیا اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا پھر آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر مار کر رگڑ کر ملا۔ پھر اسے دھویا پھر کلی کی اور ناک جھاڑا اور اپنا چہرہ اور دونوں بازو دھوئے۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا اور اپنے جسم پر پانی ڈالا۔ پھر اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور اپنے دونوں قدمین شریفین کو دھویا۔ پھر میں نے آپ کو کپڑا پکڑایا تو آپ نے نہیں لیا۔ پھر آپ چلے گئے۔ اس حال میں کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو جھاڑ رہے تھے۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

96- وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِیْ فَاَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا اِنَّمَا یَکْفِیْكِ اَنْ تَحْثِیَ عَلٰی رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْنَ عَلَیْكِ الْمَآءَ فَتَطْهُرِیْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ میں ایک ایسی عورت ہوں جو اپنے بالوں کو مضبوطی سے باندھتی ہوں تو کیا میں غسل جنابت کے لئے نہیں کھولا کروں؟ تو آپ نے فرمایا نہیں تجھے اتنا ہی کافی ہے کہ تو اپنے سر پر تین چلو ڈال۔ پھر اپنے اوپر پانی ڈال تو پاک ہو جاؤ گی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

حرج اٹھا لینے سے متعلق قاعدہ فقہیہ

الحرج مرفوع (الاشباہ والنظائر)

۹۵. بخاری کتاب الغسل باب نفض الیدین من غسل الجنابۃ ج ۱ ص ۴۱ مسلم کتاب الحیض باب صفۃ غسل الجنابۃ ج ۱ ص ۱۴۷

۹۶. مسلم کتاب الحیض باب حکم ضفائر المغتسلۃ ج ۱ ص ۱۴۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مینڈیوں کو کھول کر دھونے کی وجہ سے حرج لازم آئے گا اس لئے شریعت کی طرف سے یہ رخصت ہے کہ وہ مینڈیوں کو نہ کھولے اور بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچائے تو اس طرح کا غسل ہو جائے گا۔

رخصت اصل میں نہیں فرع میں ہے

بشرہ کا دھونا اصل ہے جبکہ بالوں کا دھونا اس کی فرع ہے مذکورہ حدیث اور اس کے تحت قاعدہ فقہیہ کے مطابق مینڈیوں کو نہ کھولنے کی رخصت بالوں میں یعنی فرع میں ہے۔ لہٰذا یہ رخصت فرع تک محدود رہے گی۔ اور فرع میں اس رخصت کے جاری ہونے کا سبب حرج ہے۔ رخصت کا فرع میں وقوع موجود ہے جس طرح چہرے کا دھونا اور گھنی داڑھی کا خلال کرنا ہے۔ وہاں بھی داڑھی کا خلال کرنے کو سنت کہا گیا ہے۔ نہ کہ فرض حالانکہ داڑھی کے بال حدود چہرہ میں ہیں اور چہرے کو دھونے کا حکم فرض ہے۔ وہاں پر بھی فرعیت کے لئے حکم میں تغیر موجود ہے۔ اسی طرح یہاں بھی فرعیت کی صورت میں مینڈیوں کو نہ کھولنے کی رخصت دی گئی ہے۔ (رضوی عفی عنہ)

مشقت نہ ہونے پر مینڈھیوں کو کھول کر غسل کرنے کا بیان

97- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا وَكَانَتْ حَائِضًا اُنْقُضِي شَعْرَكِ وَاغْتَسِلِي ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب وہ حالت حیض میں تھیں کہ اپنے بالوں کو کھولو پھر غسل کرو۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ غسل میں جسم کے سارے بال بھگونا فرض ہیں اگر ایک بال بھی خشک رہ گیا تو غسل نہ ہوگا۔ دوسرے یہ کہ اگر بدن پر خشک مٹی، گندھا ہوا آٹا یا موم لگا رہ گیا جس کے نیچے پانی نہ پہنچا، تب بھی غسل نہ ہوگا لہٰذا اگر ناخنوں پر نیلی پالش لگی ہوئی ہے تو غسل درست نہیں، کیونکہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے گا۔ خیال رہے کہ گھنی داڑھی وضو میں مانع نہیں، کیونکہ اس میں بڑی مشقت ہے، وضو روزانہ کئی بار ہوتا ہے، غسل میں اس کے نیچے پانی پہنچانا چاہیے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، باب غسل کتاب طہارت، بیروت)

98- وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ بَلَغَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَاْمُرُ النِّسَآءَ اِذَا اغْتَسَلْنَ اَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُسَهُنَّ فَقَالَتْ اَفَلَا يَاْمُرُهُنَّ اَنْ يَحْلِقْنَ رُؤُسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّمَا اَزِيْدُ عَلٰى اَنْ اُفْرِغَ عَلٰى رَاْسِي ثَلَاثَ اِفْرَاغَاتٍ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

---

۹۷. ابن ماجه ابواب الطهارة باب في الحائض كيف تغتسل ج ۱ ص ۴۷

۹۸. مسلم كتاب الطهارة باب حكم ضفائر المغتسلة ج ۱ ص ۱۵۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جب وہ غسل کریں تو اپنے سر کے بالوں کو کھولیں تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ عورتوں کو یہ حکم کیوں نہیں دیتے کہ وہ اپنے سر (کے بالوں) کو منڈوائیں۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور میں اس پر کچھ اضافہ نہ کرتی کہ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

99- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الغسل ۔ رَوَاهُ الخَمْسَةُ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔ اس حدیث کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

کیونکہ غسل سے پہلے وضو فرما لیتے تھے، وہ وضو نماز کے لئے کافی ہوتا تھا، بلکہ اگر کوئی شخص بغیر وضو کئے بھی غسل کرے اور پھر نماز پڑھ لے تو جائز ہے، کیونکہ طہارت کبریٰ کے ضمن میں طہارت صغریٰ بھی ہو جاتی ہے اور بڑے حدث کے ساتھ چھوٹا حدث بھی جاتا رہتا ہے۔

100- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی غسل کے ساتھ اپنی ازواجِ مطہرات پر چکر لگایا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح

یعنی چند بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے اور سب سے آخر میں غسل فرماتے۔ ظاہر یہ ہے کہ درمیان میں وضو فرماتے ہوں گے۔ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج حضرت خدیجہ، عائشہ، حفصہ، ام حبیبہ، ام سلمہ، سودہ، زینب، میمونہ ام مساکین، جویریہ، صفیہ رضی اللہ عنہن ہیں۔ جن میں حضرت خدیجہ کی موجودگی میں کسی سے نکاح نہ فرمایا۔ خیال رہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس جنتیوں کی طاقت دی گئی اور ایک جنتی میں سو مردوں کی طاقت ہوگی لہٰذا حضور میں چار ہزار مردوں کی طاقت تھی، نیز آپ کے ذمہ بیویوں کے درمیان عدل واجب نہ تھا اپنی طرف سے عدل فرماتے تھے اسی لیے ایک شب میں تمام

۹۹۔ ابو داؤد کتاب الطهارة باب الوضوء بعد الغسل ج ۱ ص ۳۳، ترمذی ابواب الطهارات باب فی الوضوء بعد الغسل ج ۱ ص ۳۰، نسائی کتاب الغسل والتیمم باب ترک الوضوء بعد الغسل ج ۱ ص ۷۲، ابن ماجة ابواب الطهارة باب فی الوضوء بعد الغسل ص ۴۳، مسند احمد ج ۶ ص ۶۸

۱۰۰۔ مسلم کتاب الغسل باب جواز نوم الجنب ج ۱ ص ۱۴۴

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ازواج کے پاس تشریف لے گئے ورنہ ہم کو ایک کی باری میں دوسری کے پاس جانا درست نہیں۔بعض نے فرمایا کہ حضور باری والی کی اجازت سے یہ عمل فرماتے ہوں گے مگر یہ درست نہیں۔(مرقات شرح مشکوٰۃ، کتاب طہارت، بیروت)

101 – وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰی نِسَآءِہٖ فِیْ لَیْلَۃٍ فَاغْتَسَلَ عِنْدَ کُلِّ امْرَأَۃٍ مِّنْھُنَّ غُسْلًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوِاغْتَسَلْتَ غُسْلًا وَّاحِدًا فَقَالَ ھٰذَا اَطْھَرُ وَاَطْیَبُ ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ۔

☆☆ رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات پر ایک رات میں چکر لگایا تو ان میں سے ہر زوجہ کے پاس غسل کیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر آپ ایک ہی غسل کر لیتے تو آپ نے فرمایا اس سے زیادہ طہارت اور پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

طریقہ غسل کے سنت طریقے میں فقہی بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھو لیتے پھر استنجاء کرتے اور وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر سر کے بالوں پر پانی ڈالتے اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے ابوعیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور اس کو اہل علم نے اختیار کیا ہے کہ غسل جنابت میں پہلے وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر تین مرتبہ سر پر پانی بہائے پھر پورے بدن پر پانی بہائے پھر پاؤں دھوئے۔

اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے وضو نہیں کیا اور پورے بدن پر پانی بہایا تو غسل ہو گیا یہی قول امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق کا ہے۔(جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 100)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو سلیمان کی روایت میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور مسدد کی روایت میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ دھوتے اس طرح پر کہ برتن کو داہنے ہاتھ پر انڈیلتے (اور پھر بائیں ہاتھ پر اس کے بعد دونوں راوی متفق البیان ہیں) پھر شرمگاہ کو دھوتے،

اس کے بعد مسدد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ بائیں ہاتھ پر ڈالتے کبھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے شرمگاہ کو کنایہ کے طور پر بیان کیا ہے پھر وضو کرتے جیسا کہ نماز کے لیے کرتے ہیں پھر دونوں ہاتھ برتن میں ڈال کر بالوں کا خلال کرتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہو جاتا کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ گیا ہے یا سر صاف ہو گیا ہے اپنے

۱۰۱. مسند احمد ج ٦ ص ۳۹۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَوْ یَشْرَبَ اَوْ یَنَامَ اَنْ یَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ .

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو یہ رخصت دی ہے کہ جب وہ کھانے پینے یا سونے کا ارادہ کرے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح قرار دیا۔

جنابت کی حالت میں سونے والے کے وضو کا بیان

یہ وضو کرنا جنبی کے سونے کے لئے طہارت ہے، یعنی جنبی وضو کر کے سویا تو گویا وہ پاک سویا، لہٰذا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسے رات کو احتلام ہو جائے یا جماع سے فراغت ہو اور اس کے بعد سونے کا ارادہ یا بوجہ کسی ضرورت بے وقت غسل جنابت میں تاخیر کا خیال ہو تو ایسی شکل میں جنبی کا وضو کر لینا سنت ہے۔ اتنی بات اور سمجھ لیجئے کہ حدیث سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ صورت مذکورہ میں وضو کیا جائے اس کے بعد عضو تناسل کو دھویا جائے حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ پہلے عضو تناسل کو دھونا چاہئے اس کے بعد وضو کرنا چاہئے، اس شکل میں حدیث کی مذکورہ ترتیب کے بارے میں کہا جائے گا کہ یہاں وضو کرنا اس لئے مقدم کر کے ذکر کیا گیا ہے کہ وضو کا احترام اور اس کی تعظیم کا اظہار پیش نظر تھا۔

حالت جنابت میں کھانے پینے کا بیان

105- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ .

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونا چاہتے تو وضو فرماتے اور جب کھانے یا پینے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر کھاتے یا پیتے اس حدیث کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

106-وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّطْعَمَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَطْعَمُ .

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں کھانا چاہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر کھانا تناول فرماتے۔ اس کو ابن خزیمہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

---

۱۰۵. نسائی کتاب الطھارۃ باب اقتصار الجنب علی غسل یدیہ...... الخ ج ۱ ص ۱۰۵

۱۰۶. صحیح ابن خزیمۃ ج ۱ ص ۱۰۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح

ابن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے دو مرتبہ صحبت کرے اور دونوں مرتبہ کے درمیان وضو کرے تو دو فائدے ہیں۔ اول تو یہ کہ اس پاکیزگی اور طہارت حاصل ہوتی ہے، دوسری یہ کہ نشاط اور لذت زیادہ ہو جاتی ہے۔ بہر حال اس حدیث سے اور اس سے پہلی حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جنبی کے لئے یہ مستحب ہے کہ وہ حالت ناپاکی میں اگر سونے اور کھانے پینے کا یا دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ کرے تو اپنے عضو تناسل کو دھو کر وضو کر لے۔ بعض علماء کرام یہ فرماتے ہیں کہ جنبی کے کھانے پینے کے سلسلے میں ان احادیث میں جس وضو کا ذکر ہے، اس سے مراد حقیقۃً وضو نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ ایسے وقت میں ہاتھ دھو لئے جائیں اور یہی رائے جمہور علماء کرام کی ہے کیونکہ سنن نسائی کی روایت میں اس مراد کی صراحت بھی موجود ہے۔ لیکن مذکورہ بالا دونوں روایتوں سے تو بصراحت یہ معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت میں نماز کے وضو کی طرح وضو کیا جائے، لہٰذا اب ان روایتوں میں تطبیق پیدا کرنے کے لئے یہی کہا جائے گا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مواقع پر کبھی کبھی اختصار کے طور پر محض ہاتھ ہی دھو لینے کو کافی سمجھتے تھے۔ مگر اکثر و بیشتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکمل وضو فرماتے تھے۔

جنابت کی حالت میں تلاوت کی ممانعت کا بیان

107- وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَآئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَّلَا کَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ . رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے بیان کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح

یہاں فرشتوں سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں۔ تصویر سے مراد جاندار کی تصویر ہے جو بلا ضرورت حرمت وعزت سے رکھی جائے۔ اور کتے سے مراد بلا ضرورت محض شوقیہ طور پر پالا ہوا کتا ہے۔ جنبی سے مراد وہ شخص ہے جو بلا ضرورت شرعیہ بغیر غسل رہا کرے۔ لہٰذا حدیث پر نہ تو یہ اعتراض ہے کہ کبھی روپیہ پیسہ میں فوٹو ہوتے ہیں جو ہر گھر میں رہتے ہیں، نہ یہ کہ کھیتی یا گھربار کی حفاظت یا شکار کے لیے کتا پالنا جائز ہے، نہ یہ کہ رات کو جنبی وضو کر کے رات گزار سکتا ہے، نہ یہ کہ اگر ان گھروں میں فرشتے نہیں آتے تو ان لوگوں کی حفاظت یا نامہ اعمال کی تحریر کون کرتا ہے یا ان کی جان کون نکالے گا۔

108- وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ مَا لَمْ یَکُنْ جُنُبًا . رَوَاہُ الْخَمْسَۃُ

۱۰۷. ابو داؤد کتاب الطہارۃ باب فی الجنب یؤخر الغسل ج ۱ ص ۳۰، نسائی کتاب الطہارۃ باب فی الجنب اذا لم یتوضاء ج ۱ ص ۵۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

...الترمذی وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَآخَرُوْنَ .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں قرآن پڑھاتے جب آپ جنبی نہ ہوتے۔ اس حدیث کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن قرار دیا اور ابن حبان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

۱۱۱- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَآخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں کسی حائض اور جنبی کے لئے مسجد کو حلال قرار نہیں دیتا (یعنی مسجد میں داخل ہونے کو حلال قرار نہیں دیتا) اس حدیث کو ابوداؤد او دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

حائض کے لئے تلاوت کی ممانعت کا بیان

جو عورت ایام حیض میں ہو یا جو آدمی حالت ناپاکی میں ہو وہ قرآن شریف بالکل نہ پڑھے یہاں تک کہ ایک آیت سے کم بھی قرآن کے الفاظ کی تلاوت نہ کرے چنانچہ حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ حائضہ اور جنبی کو قرآن کریم کی تلاوت بالکل نہ کرنی چاہئے خواہ وہ ایک آیت سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ مگر بعض علماء کرام کے ہاں حائضہ اور جنبی کا ایک آیت یا زیادہ حصہ کی تلاوت تو حرام ہے البتہ ایک آیت سے کم کی تلاوت حرام نہیں ہے۔" اگر حائضہ یا جنبی قرآن کریم کا کوئی حصہ تلاوت کے مقصد سے نہیں بلکہ شکر کے ارادے سے پڑھے تو یہ جائز ہے، مثلاً کوئی حائضہ یا جنبی کسی ایسے موقع پر جب کہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہو کہے "الحمد للہ رب العالمین" تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

حالت جنابت میں مصافحہ کرنے کا بیان

۱۱۲- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ

---

۱۱۰ ابو داؤد کتاب الطهارة باب في الجنب يقرأ القرآن ج ۱ ص ۳۰' ترمذی ابواب الطهارة باب ما جاء في الرجل يقرأ القرآن — الخ ج ۱ ص ۳۸' نسائی کتاب الطهارة باب حجب الجنب من قرأه القرآن ج ۱ ص ۵۲' ابن ماجة ابواب الطهارة باب ماجاء في قراءة القرآن على غير طهارة ص ٤٤' مسند احمد ج ۱ ص ۸۳' ابن حبان ج ۳ ص ۳۱

۱۱۱ ابو داؤد کتاب الطهارة باب في الجنب يدخل المسجد ج ۱ ص ۳۰' صحيح ابن خزيمة جماع ابواب فضائل المسجد باب الزجر عن جلوس الجنب والحائض ...... الخ ج ۲ ص ۲۸٤

۱۱۲ بخاری کتاب الغسل باب الجنب يخرج ويمشي ...... الخ ج ۱ ص ٤۲' مسلم كتاب الحيض باب الدليل على ان المسلم لا ينجس ج ۱ ص ۱٦٢

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ملے۔ اس حالت میں کہ میں جنبی تھا۔ پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ حتیٰ کہ آپ بیٹھ گئے تو میں کھسک گیا گھر آیا اور غسل کیا پھر میں آیا تو آپ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تم کہاں تھے تو میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن ناپاک نہیں ہوتا۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

شرح

یعنی جنابت نجاست حقیقیہ نہیں تا کہ جنبی سے مصافحہ وغیرہ منع ہو۔ خیال رہے کہ کافر بھی نجس نہیں قرآن کریم میں جو مشرکوں کو نجس فرمایا گیا اس سے گندگی اعتقاد مراد ہے۔ اس حدیث سے چند مسائل معلوم ہوئے: ایک یہ کہ جنبی کا پسینہ یا جھوٹا نجس نہیں۔ دوسرے یہ کہ غسل جنابت میں دیر لگانا جائز ہے۔ تیسرے یہ کہ جنابت کی حالت میں ضروری کام کاج کرنا جائز ہے۔ چوتھے یہ کہ جنبی سے مصافحہ، معانقہ بلکہ اس کے ساتھ لیٹنا بیٹھنا جائز۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں کہ (انہوں نے کہا) چونکہ میں حالت ناپاکی میں تھا اس لئے یہ مناسب معلوم نہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھوں جب تک کہ نہا نہ لوں۔ "اسی طرح صحیح البخاری کی ایک دوسری روایت میں بھی یہ الفاظ منقول ہیں۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جنابت نجاست حکمی ہے کہ شریعت نے اس کا حکم کیا ہے اور اس پر غسل کو واجب قرار دیا ہے، لہٰذا حالت جنابت میں آدمی حقیقۃً نجس نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ جنبی کا نہ تو جھوٹا ناپاک ہوتا ہے اور نہ اس کا پسینہ ہی ناپاک ہے، اس لئے جنبی کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ملنا جلنا، مصافحہ کرنا، کلام کرنا یا اسی طرح اس کے ساتھ دوسرے معاملات کرنا جائز ہیں، اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

یعنی میں اس وقت بے وضو تھا اور جواب میں کہنا ہوتا ہے "وعلیکم السلام" "سلام اللہ تعالیٰ کا نام بھی ہے اگر چہ یہاں وہ معنی مراد نہیں پھر بھی اس لفظ کا احترام کرتے ہوئے میں نے بغیر وضو یہ لفظ بولنا مناسب نہ سمجھا۔ حضرت شیخ نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خاص انوار الہیہ کی تجلی ہورہی تھی جس کا اثر یہ تھا کہ آپ نے بغیر طہارت سلام کا لفظ بھی منہ سے نہ نکالا، یہ خصوصی حکم ہے، لہٰذا اس حدیث پر نہ تو یہ اعتراض ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے سے آکر قرآن پڑھاتے تھے، دعائیں پڑھتے تھے، وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھتے تھے اور یہاں بغیر وضو سلام کا لفظ بھی نہیں بولتے، کہ وہ عام حکم شرعی تھا اور یہ حکم خصوصی۔ شریعت و طریقت، فتویٰ و تقویٰ میں فرق ہے۔ نہ یہ اعتراض ہے کہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم درست نہیں ہوتا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تیمم کیوں کیا؟ اس تیمم سے نماز وغیرہ نہ پڑھی صرف جواب سلام دیا، نماز جنازہ جارہی ہو تو پانی کے ہوتے تیمم جائز ہے مگر اس سے دوسری نماز نہیں پڑھ سکتے۔ یہاں بھی جواب کا وقت جارہا تھا، آدمی چھپا جارہا تھا اس لیے یہ عمل فرمایا۔ غرض کہ یہ حدیث بیغبار ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جواب سلام میں دیر لگانا ضرورۃً جائز ہے اور

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس دیر لگ جانے پر معذرت کردینا سنت ہے تاکہ اس کو رنج نہ ہو۔

بَابُ الْحَيْضِ

یہ باب حیض کے بیان میں ہے

حیض کے معنی ومفہوم کا بیان

حیض اور حوض کے لغوی معنی بہنا ہیں۔شریعت میں عورتوں کے ماہواری خون کو جورحم سے آئے حیض کہا جاتا ہے، ولادت کے بعد آنے والا خون نفاس کہلاتا ہے، بیماری کا خون استحاضہ۔حیض کی مدت کم از کم تین دن رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن و رات۔نفاس کی کم مدت ایک ساعت اور زیادہ چالیس دن ہے، استحاضہ کی کوئی مدت نہیں۔حیض و نفاس کے احکام جنابت کی طرح ہیں کہ اس میں نماز وروزہ، قرآن شریف پڑھنا، چھونا، مسجد میں جانا سب حرام ہے۔

حیض ونفاس اور استحاضہ کا بیان

۱. حیض وہ خون ہے جو رحم سے بغیر ولادت یا بیماری کے ہر مہینہ فرج (آگے) کی راہ سے نکلتا ہیا گر خون پاخانہ کے مقام کی طرف سے نکلے تو حیض نہیں اور اس کے بند ہو جانے پر غسل فرض نہیں بلکہ مستحب ہیز مانہ حیض کے علاوہ اور دنوں میں کسی دوائی کے استعمال سے خون آجائے وہ بھی حیض نہیں ہے

۲. حیض کا خون ان چند باتوں پر موقوف ہے وقت اور وہ نو برس کی عمر سے ایاس (ناامیدی) کی عمر تک ہے، نو برس سے پہلے جو خون نکلے وہ حیض نہیں ہے ایاس کا وقت پچپن برس کی عمر ہونے پر ہوتا ہے یہی اصح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے، اس کے بعد جو خون آئے گا وہ حیض نہیں بشرطیکہ وہ قوی نہ ہو یعنی زیادہ سرخ یا سیاہ نہ ہو پس اگر ایسا ہے تو حیض ہے اور اگر زرد و سبز یا خاکی رنگ ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے بشرطیکہ اس عمر سے پہلے ان رنگوں میں سے کسی رنگ کا خون نہ آتا ہو ورنہ اگر عادت کے مطابق ہوگا تو اب بھی حیض شمار ہوگا،

۳. خون کا فرجِ خارج تک نکلنا اگرچہ گدی کے گر جانے سے ہو پس جب تک کچھ گدی یا روئی خون اور فرج خارج کے درمیان حائل ہے تو حیض نہ ہوگا، حیض کے خون میں سیلان (بہنا) شرط نہیں، مطلب یہ ہے کہ جب تک خون فرج کے سوراخ سے باہر کی کھال تک نہ آئے اس وقت تک حیض شروع ہونے کا حکم نہیں لگے گا اور سوراخ سے باہر کی کھال میں نکل آئے تب سے حیض شروع ہے گا خواہ اس کھال سے باہر نکلے یا نہ نکلے کیونکہ بہنا شرط نہیں ہے، اگر کوئی عورت سوراخ کے اندر روئی وغیرہ رکھ لے جس سے خون باہر نہ نکلنے پائے تو جب تک سوراخ کے اندر ہی اندر خون رہے اور باہر والی روئی یا گدی وغیرہ پر خون کا دھبہ نہ آئے تب تک حیض شروع ہونے کا حکم نہ لگے گا، اور جب خون کا دھبہ باہر والی کھال میں آجائے یا روئی وغیرہ کھینچ کر باہر نکال لیں تب سے حیض کا حساب ہوگا اور جس وقت سے خون کا دھبہ باہر کی کھال میں یا روئی وغیرہ کے باہر والے حصہ پر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

دیکھا ہے اسی وقت سے حیض شروع ہونے کا حکم ہوگا،

۴. حیض کا خون ان چھ رنگوں میں سے کسی ایک رنگ کا ہوا. سیاہ ۲. سرخ ۳. زرد ۴. تیرہ (سرخی مائل سیاہ یعنی گدیلا) ۵. سبز ۱. خاکستری (مٹیالا) اور جب تک بلکل سفید نہ ہو جائے وہ حیض ہے تری کی حالت کا اعتبار ہے پس جب تک کپڑا تر ہے اگر اس وقت تک خالص سفیدی ہو اور جب خشک ہو جائے تب زرد ہو جائے تو اس کا حکم سفیدی کا ہیا ور تر حالت میں سرخ یا زرد ہے اور خشک ہونے کے بعد سفید ہو گیا تو سرخ یا زرد سمجھا جائے گا اور وہ حیض کے حکم میں ہوگا

۵. مدت حیض، حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور تین راتیں ہیں، تین دن اور رات سے ذرا بھی کم ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہیکہ کسی بیماری کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہے اور اکثر مدت حیض دس دن اور دس راتیں ہیں پس دس دن سے زائد جو خون آیا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہوگا،

۶. رحم حمل سے خالی ہو یعنی وہ عورت حاملہ نہ ہو

۷. طہر کی کامل مدت اس سے پہلے ہو چکی ہو، دو حیض کے درمیان پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرا دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے، پس دو حیض کے درمیان میں جو طہر یا پاکی کے دن آئیں اگر وہ پندرہ روز سے کم ہیں تو ان دونوں حیض کو جدا نہیں کرے گا پس اگر وہ وقفہ دس دن سے زیادہ نہ ہو تو وہ طہر اور خون سب حیض ہوں گے اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو اگر اس کو پہلی ہی بار حیض آیا ہو تو دس دن حیض کے سمجھے جائیں گے اور اگر اس کی عادت مقرر ہو تو مقررہ عادت کے مطابق حیض سمجھا جائے گا اور طہر کی کم سے کم مدت یعنی پندرہ دن یا اس سے زیادہ وقفہ ہو تو طہر سمجھا جائے گا ورنہ باقی دن استحاضہ ہوگا۔

حیض کا بیان

111- عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَآئِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُوْرِيَّةٍ وَّلٰكِنِّيْ اَسْاَلُ قَالَتْ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَآءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَآءِ الصَّلٰوةِ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ .

☆☆ حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ حیض والی عورت کو کیا ہے کہ وہ روزے کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی تو آپ نے فرمایا کیا تو خارجیہ ہے تو میں نے عرض کیا میں خارجیہ تو نہیں ہوں لیکن میں مسئلہ پوچھ رہی ہوں تو آپ نے فرمایا ہمیں حیض آتا تھا تو ہمیں روزے کی قضاء کا حکم دیا جاتا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

۱۱۱۔ ابو داؤد کتاب الطهارة باب في الحائض لا تقضي الصلوة ج ۱ ص ۳۵' ترمذی ابواب الطهارات باب ما جاء في الحائض أنها لا تقضي الصلوة ج ۱ ص ۳٤' بخاری کتاب الحیض باب لا تقضي الحائض الصلوة ج ۱ ص ٤٦' نسائی کتاب الصوم باب وضع الصیام عن الحائض ج ۱ ص ۳۱۹' مسلم کتاب الحیض باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض......الخ ج ۱ ص ۱۵۳' ابن ماجة ابواب الطهارة باب الحائض لا تقضي الصلوة ص ٤٦' مسند احمد ج ٦ ص ۲۳۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سر پر تین بار پانی ڈالتے پھر جس قدر پانی بچ رہتا اسکو اپنے اوپر بہا لیتے۔ (سنن ابوداؤد: جلد اول: حدیث نمبر 241)

غسل کرنے میں ہٹ کر پاؤں کو دھونے کا بیان

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہانے اور جنابت سے پاک ہونے کے لیے پانی رکھا پس آپ نے برتن جھکا کر داہنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسکو دو یا تین مرتبہ دھویا پھر شرمگاہ پر پانی ڈال کر اسکو بائیں ہاتھ سے دھویا پھر بایاں ہاتھ زمین پر مل کر دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور ہاتھ منہ دھویا اس کے بعد اپنے سر اور پورے بدن پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ کر اپنے پاؤں دھوئے میں نے رومال پیش کیا تو لینے سے انکار فرما دیا اور اپنے بدن سے پانی جھاڑنے لگے۔

اعمش کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں ابراہیم نخعی سے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ صحابہ رومال سے بدن پونچھنے کو برا نہیں سمجھتے تھے لیکن اسکی عادت ڈالنا برا سمجھتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ مسدد نے عبداللہ بن داؤد سے پوچھا کہ کیا صحابہ کرام عادت بنا لینے کو برا سمجھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا ہاں یہی بات ہے مگر میں نے اس کو اپنی کتاب میں اسی طرح پایا ہے۔ (سنن ابوداؤد: جلد اول: حدیث نمبر 244)

عورت کے لئے بالوں کی مینڈھیاں نہ کھولنے کی رخصت کا بیان

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں اپنے سر کی چوٹی کیا میں غسل جنابت کے لئے اسے کھولا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں تین مرتبہ سر پر پانی ڈال لینا تیرے لئے کافی ہے پھر سارے بدن پر پانی بہاؤ پھر تم پاک ہو جاؤ گی یا فرمایا اب تم پاک ہو گئی امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر عورت غسل جنابت کرے تو سر پر پانی بہا دینا کافی ہے اور بالوں کو کھولنا ضروری نہیں۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 101)

دھوپ سے گرم ہونے والے پانی سے غسل کرنے میں مذاہب اربعہ

یہ بھی ایک مسئلہ کی بات یہ ہے کہ دھوپ میں گرم کئے ہوئے پانی سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے چنانچہ حضرت امام اعظم، امام مالک، حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہ تینوں حضرات کے نزدیک اس میں کوئی کراہت نہیں ہے البتہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک میں کچھ اختلاف ہے لیکن ان کا صحیح قول یہ ہے کہ اس پانی سے غسل کرنا مکروہ ہے البتہ ان کے علماء متاخرین نے بھی تینوں ائمہ کی ہمنوائی کرتے ہوئے یہی مسلک اختیار کیا ہے کہ اس میں کراہت نہیں ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ حُكْمِ الْجُنُبِ

یہ باب جنبی سے متعلق حکم کے بیان میں ہے

لفظ جنبی کے معنی ومفہوم کا بیان

جنبی جنابت سے بنا جس کے لغوی معنی ہیں دوری وعلیحدگی۔ شریعت میں حدث اکبر جس سے غسل واجب ہو جنابت کہلاتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے انسان مسجد ونماز وغیرہ سے علیحدہ رہتا ہے۔ مذکر، مونث ایک اور چند سب کو جنب کہا جاسکتا ہے۔ اختلاط سے مراد اس کے ساتھ کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا، مصافحہ، معانقہ ہے۔

جنبی کے لئے وضو کر کے سونے کا بیان

102– عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهٗ وَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونا چاہتے تو اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور نماز کی طرح وضو فرماتے۔ اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

103– وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَرْقُدُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم میں سے کوئی شخص حالت جنابت میں سو سکتا ہے تو آپ نے فرمایا ہاں جب وہ وضو کرے اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

104– وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ

---

۱۰۲. بخاری کتاب الغسل باب الجنبی یتوضاء......الخ ج ۱ ص ۴۳' مسلم کتاب الحیض باب جواز نوم الجنب ج ۱ ص ۱۴۴' ابو داؤد کتاب الطهارة باب الجنب یاکل ج ۱ ص ۲۹' ترمذی ابواب الطهارة باب فی الوضوء للجنب اذا ارادان ینام ج ۱ ص ۲۳' نسائی کتاب الطهارة باب وضوء الجنب اذا ارادان ینام ج ۱ ص ۵۰' ابن ماجة ابواب الطهارة باب من قال لا ینام الجنب حتی یتوضاء......الخ ص ۴۳' مسند احمد ج ۱ ص ۳۶

۱۰۳. بخاری کتاب الغسل باب الجنبی یتوضأ......الخ ج ۱ ص ۴۳' مسلم کتاب اللحیض باب جواز نوم الجنب ج ۱ ص ۱۴۴' ابو داؤد کتاب الطهارة باب الجنب یاکل ج ۱ ص ۲۹' ترمذی ابواب الطهارات باب فی الوضوء للجنب اذاارادان ینام ج ۱ ص ۳۲' نسائی کتاب الطهارة باب وضوء الجنب اذاارادان ینام ص ۵۰' ابن ماجة ابواب الطهارات باب من قال لا ینام الجنب حتی یتوضاء......الخ ص ۷۴' مسند احمد ج ۱ ص ۱۷

۱۰۴. ابو داؤد کتاب الطهارة باب من قال الجنب یتوضا ج ۱ ص ۲۹' مسند احمد ج ۴ ص ۳۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

112- عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي حَدِيثٍ لَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنی ایک حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت کو حیض آئے تو وہ نماز نہیں پڑھتی اور نہ روزہ رکھتی ہے اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

113- وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ مَوْلَاةِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِالدِّرَجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ يَسْأَلْنَهَا عَنِ الصَّلٰوةِ فَتَقُولُ لَهُنَّ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا ۔

☆☆ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عورتیں ڈبیہ میں کرسف رکھ کر بھیجتی تھیں جس میں زردی ہوتی تو ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی جلدی نہ کرو جب تک چونے کی طرح سفیدی نہ دیکھ لو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس سے حیض سے پاکی مراد لیتی تھیں۔اس حدیث کو امام مالک رحمہ اللہ اور عبدالرزاق رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا اور امام بخاری رحمہ اللہ نے تعلیقاً بیان کیا۔

حیض سے متعلق بعض احکام کا بیان

(۱) اگر کوئی عورت سو کر اٹھنے کے بعد خون دیکھے تو اس کا حیض اسی وقت سے شمار ہوگا جب سے وہ بیدار ہوئی ہے اس سے پہلے نہیں اور اگر کوئی حائضہ عورت سو کر اٹھنے کے بعد اپنے کو طاہر پائے تو جب سے سوئی ہے اسی وقت سے طاہر سمجھی جائے گی۔

(۲) حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے ناف اور زانوں کے درمیان کے جسم کو دیکھنا یا اس سے اپنے جسم کو ملانا بشرطیکہ کوئی کپڑا درمیان میں نہ ہو مکروہ تحریمی ہے اور جماع کرنا حرام ہے۔

(۳) حیض والی عورت اگر کسی کو قرآن مجید پڑھاتی ہو تو اس کو ایک ایک لفظ رک رک کر پڑھانے کی غرض سے کہنا جائز ہے۔ہاں پوری آیت ایک دم پڑھ لینا اس وقت بھی ناجائز ہے۔

(۴) حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے بوسے لینا، اس کا استعمال کیا پانی وغیرہ پینا اور اس سے لپٹ کر سونا اور اس کے ناف اور ناف کے اوپر اور زانوں کے نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا اگرچہ کپڑا درمیان میں نہ ہو اور ناف و زانوں کے درمیان کپڑے کے ساتھ ملانا جائز ہے بلکہ حیض والی عورت سے علیحدہ ہو کر سونا یا اس کے اختلاط سے بچنا مکروہ ہے۔

۱۱۲۔ بخاری کتاب الغسل باب ترک الحائض الصوم ج ۱ ص ٤٤، مسلم کتاب الایمان باب بیان نقصان الایمان ج ۱ ص ٦٠

۱۱۳۔ بخاری کتاب الحیض باب اقبال المحیض وادبارہ ج ۱ ص ٤٦، مؤطا امام مالک کتاب الطهارة باب طهر الحائض ص ٤٣، مصنف عبد الرزاق کتاب الحیض باب کیف الطهر ج ۱ ص ۳۰۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(۵) جس عورت کا حیض دس دن اور دس راتیں آ کر بند ہوا ہو تو اس سے بغیر غسل کے خون بند ہوتے ہی جماع جائز ہے اور جس عورت کا خون دس دن سے کم آ کر بند ہوا ہو تو اگر اس کی عادت سے بھی کم آ کر بند ہوا ہے تو اس سے جماع جائز نہیں۔ جب تک کہ اس کی عادت نہ گزر جائے اور عادت کے موافق اگر بند ہوا ہے تو جب تک غسل نہ کرے یا ایک نماز کا وقت نہ گزر جائے جماع جائز نہیں۔ نماز کا وقت گزر جانے کے بعد بغیر غسل کے بھی جائز ہوگا۔ نماز کے وقت گزر جانے سے یہ مقصود ہے کہ اگر شروع وقت میں خون بند ہوا تو باقی وقت سب گزر جائے اور اگر آخر وقت میں خون بند ہوا تو اس قدر وقت ہونا ضروری ہے کہ جس میں غسل کر کے نماز کی نیت کرنے کی گنجائش ہو اور اگر اس سے بھی کم وقت باقی ہو تو پھر اس کا اعتبار نہیں دوسری نماز کا پورا وقت گزرنا ضروری ہے۔ یہی حکم نفاس کا ہے کہ اگر چالیس دن آ کر بند ہوا ہو تو خون بند ہوتے ہی بغیر غسل کے اور اگر چالیس دن سے کم آ کر بند ہوا ہو اور عادت سے بھی کم ہو تو بعد عادت گزر جانے کے اور اگر عادت کے موافق بند ہوا ہو تو غسل کے بعد یا نماز کا وقت گزر جانے کے بعد جماع وغیرہ جائز ہے۔ ہاں ان کے سب صورتوں میں مستحب ہے کہ بغیر غسل کے جماع نہ کیا جائے۔

(۶) جس عورت کا خون دس دن اور راتوں سے کم آ کر بند ہوا اور عادت مقرر ہو جانے کی شکل میں عادت سے بھی کم ہو تو اس کو نماز کے آخر وقت مستحب تک غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے اس خیال سے کہ شاید پھر خون آ جائے مثلاً عشاء کے شروع وقت خون بند ہوا ہو تو عشاء کے آخر وقت مستحب یعنی نصف شب کے قریب تک اس کو غسل میں تاخیر کرنا چاہئے اور جس عورت کا حیض دس دن یا عادت مقرر ہونے کی شکل میں عادت کے موافق آ کر بند ہوا ہو تو اس کو نماز کے آخر وقت مستحب تک غسل میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

(۷) اگر کوئی عورت غیر زمانہ حیض میں کوئی ایسی دوا استعمال کرے جس سے خون آ جائے تو وہ حیض نہیں مثلاً کسی عورت کو مہینے میں ایک دفعہ پانچ دن حیض آتا ہو تو اس کے حیض کے پانچ دن کے بعد کسی دوا کے استعمال سے خون آ جائے تو وہ حیض نہیں۔

(۸) اگر کسی عادت والی عورت کو خون جاری ہو جائے اور برابر جاری رہے اور اس کو یہ یاد نہ رہے کہ مجھے کتنے دن حیض آتا تھا یا پھر یہ یاد نہ رہے کہ مہینہ کی کس کس تاریخ سے شروع ہوتا تھا اور کب ختم ہوتا تھا۔ یا دونوں باتیں یاد نہ رہیں تو اس کو چاہئے کہ اپنے غالب گمان پر عمل کرے یعنی جس زمانے کو وہ حیض کا زمانہ خیال کرے اس زمانے میں حیض کے احکام پر عمل کرے اور جس زمانے کو طہارت کا زمانہ خیال کرے اس زمانے میں طہارت کے احکام پر عمل کرے اور اگر اس کا گمان کسی طرف نہ ہو تو اس کو ہر نماز کے وقت نیا وضو کر کے نماز پڑھنی چاہئے اور روزہ بھی رکھے مگر جب ان کا یہ مرض رفع ہو جائے روزہ کی قضاء ادا کرنی ہوگی اور اگر اس کو شک کی کیفیت ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ اس کو کسی زمانے کی نسبت یہ شک ہو کہ یہ زمانہ حیض کا ہے یا طہر کا تو اس صورت میں ہر نماز کے وقت نیا وضو کر کے نماز پڑھے۔ دوسری صورت یہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہے کہ اس کو کسی زمانہ کی نسبت پر شک ہو کہ یہ زمانہ حیض کا ہے یا طہر کا یا حیض سے خارج ہونے کا تو اس صورت میں وہ ہر نماز کے وقت غسل کر کے نماز پڑھ لے۔

بَابُ الْاِسْتِحَاضَةِ

یہ باب استحاضہ کے بیان میں ہے

استحاضہ کے معنی ومفہوم کا بیان

استحاضہ وہ عورت ہے جسے استحاضہ کا خون آتا ہو۔استحاضہ بیماری ہے جس میں عورت کی رگ کھل کر خون جاری ہوجاتا ہے۔یہ خون حیض یا نفاس کا نہیں ہوتا،اس کی کوئی مدت نہیں اور اس میں نماز،روزہ،صحبت،مسجد میں داخلہ کچھ بھی منع نہیں،بلکہ اس کا حکم معذور کا سا ہے کہ ایک وقت وضو کر کے نماز پڑھتی رہے اگرچہ خون آتا رہے وقت نکل جانے پر وضو ٹوٹ جائے گا۔

استحاضہ کا بیان

114-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضَةٍ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيْ ولكن دعى الصلوٰة قدر الايام التى كنت تَحِيْضِيْنَ فيها ثم اغتسلى وصلى -

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی تھیں۔فاطمہ بنت ابی حبیش نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اب ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کا خون آتا ہے پس میں پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز کو چھوڑ دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو رگ کا (خون) ہے حیض نہیں ہے پس جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض چلا جائے تو اپنے آپ سے خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا اور امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں لیکن تو نماز چھوڑ دے ان دنوں کی مقدار جن دنوں میں تجھے حیض آتا تھا پھر غسل کر اور نماز پڑھ۔

مستحاضہ عورت کے ایام حیض واستحاض کے اعتبار میں مذاہب اربعہ

حضرت عمران بن طلحہ سے روایت ہے وہ اپنی والدہ حمنہ بنت جحش سے روایت کرتے ہیں کہ میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ بہت شدت اور زور سے آتا تھا میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتوی پوچھنے کے لئے اور خبر دینے کے لئے آئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے اپنی بہن زینب بن جحش کے گھر میں پایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ

۱۱۴۔ بخاری کتاب الغسل باب الاستحاضہ ج ۱ ص ۴۴، مسلم کتاب الحیض باب المستحاضۃ ج ۱ ص ۱۵۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وآلہ وسلم مجھے استحاضہ بہت شدت کے ساتھ آتا ہے میرے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حکم ہے پس تحقیق اس نے مجھے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں کرسف رکھنے کا طریقہ بتایا ہے یہ خون کو روکتی ہے وہ کہنے لگیں وہ اس سے زیادہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لنگوٹ باندھ لو انہوں نے کہا وہ اس سے بھی زیادہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لنگوٹ میں کپڑا رکھ لو انہوں نے عرض کیا وہ تو اس سے بھی زیادہ ہے میں تو بہت خون بہاتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے کسی ایک پر چلنا کافی ہے اور اگر دونوں کو کرسکو تو تم بہتر جانتی ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کی طرف سے ایک ٹھوکر ہے پس چھ یا سات دن اپنے آپ کو حائضہ سمجھو علم الٰہی میں اور پھر غسل کرلو پھر جب دیکھو کہ پاک ہوگئی ہو تو تیئس یا چوبیس دن رات تک نماز پڑھو اور روزے رکھو یہ تمہارے لئے کافی ہے۔

پھر اسی طرح کرتی رہو جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور حیض کی مدت گزار کر طہر پر پاک ہوتی ہیں اور اگر تم ظہر کو مؤخر اور عصر کو جلدی سے پڑھ سکو تو غسل کر کے دونوں نمازیں پاک ہو کر پڑھو پھر مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل کرو اور پاک ہونے پر غسل کرو اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھ لو پس اس طرح فجر کے لئے بھی غسل کرو اور نماز پڑھو اور اسی طرح کرتی رہو اور روزے بھی رکھو بشرطیکہ تم اس پر قادر ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان دونوں باتوں میں سے یہ مجھے زیادہ پسند ہے ابوعیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے عبیداللہ بن عمرو الرقی ابن جریج اور شریک نے عبداللہ بن محمد عقیل سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا عمران سے اور انہوں نے اپنی والدہ حمنہ سے روایت کیا ہے جبکہ ابن جریج انہیں عمر بن طلحہ کہتے ہیں اور صحیح عمران بن طلحہ ہی ہے میں نے سوال کیا۔ محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں تو انہوں نے کہا یہ حدیث حسن ہے احمد بن حنبل نے بھی اسے حسن کہا ہے احمد اور اسحاق نے مستحاضہ کے متعلق کہا ہے کہ اگر وہ جانتی ہو اپنے حیض کی ابتداء اور انتہا تو اس کا حکم فاطمہ بن حبیش کی حدیث کے مطابق ہوگا۔

اور اگر ایسی مستحاضہ ہے جس کے حیض کے دن معروف ہیں تو وہ اپنے مخصوص ایام میں نماز چھوڑ دے اور پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون مستقل جاری ہو اور اس کے ایام پہلے سے معروف نہ ہوں اور نہ ہی وہ خون کی رنگت سے فرق کرسکتی ہو تو اس کا حکم بھی حمنہ بنت جحش کی حدیث کے مطابق ہوگا۔

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ جب مستحاضہ کو ہمیشہ خون آنے لگے تو خون کے شروع ہی میں پندرہ دن کی نماز ترک کردے اگر پندرہ دن یا اس سے پہلے پاک ہوگئی تو وہی اس کے حیض کی مدت ہے اگر خون پندرہ دن سے آگے بڑھ جائے تو چودہ دن کی نماز قضا کرے اور ایک دن کی نماز چھوڑ دے کیونکہ حیض کی کم سے کم مدت یہی ہے ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت میں اختلاف ہے بعض اہل علم کے نزدیک کم سے کم مدت تین دن جبکہ زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے یہ قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی ہے ابن مبارک کا بھی اسی پر عمل ہے جبکہ ان سے اس کے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

خلاف بھی منقول ہے بعض اہل علم جن میں عطاء بن رباح بھی ہیں کہتے ہیں کہ کم سے کم مدت حیض ایک دن رات اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہے یہی قول ہے امام مالک شافعی احمد اسحاق اوزاعی اور ابوعبیدہ کا۔(جامع ترمذی: جلداول: حدیث نمبر 122)

115- وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ فَقَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ بِحَيْضٍ وَّلٰكِنَّهٗ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَ الْحَيْضُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ عَدَدَ اَيَّامِكِ الَّتِيْ كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ فَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ وَتَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں فاطمہ بنت ابی حبیش نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے ایک ایک اور دو دو مہینہ استحاضہ کا خون آتا ہے تو آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے۔ یہ تو رگ (کا خون) ہے۔ پس جب حیض آئے تو ان دنوں کی تعداد کے مطابق نماز چھوڑ دے جن دنوں میں تجھے حیض آتا تھا۔ پس جب حیض چلا جائے تو غسل کر اور ہر نماز کے لئے وضو کر۔ اسے ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

116- وَعَنْهَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ اور آپ ہی بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔ پھر ایک غسل کرے اور پھر ہر نماز کے وقت وہ وضو کرے۔ اس حدیث کو ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

اس مسئلے میں کہ اگر کوئی عورت مستحاضہ ہو جائے اور وہ ہر وقت استحاضہ کے خون سے ناپاک رہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "اگر وہ ایسی عورت ہو جو معتادہ ہو یعنی اس کے حیض کے ایام مقرر ہوں مثلاً اسے ہر ماہ پانچ روز یا چھ روز خون آتا تھا تو جب وہ مستحاضہ ہو جائے تو اسے چاہئے کہ ان دنوں کو جن میں حیض کا خون آتا تھا ایام حیض قرار دے اور ان دنوں میں نماز وغیرہ چھوڑ دے اور جب وہ دن پورے ہو جائیں تو خون کو دھو کر نہائے اور نماز وغیرہ شروع کر دے۔ اور اگر وہ مبتدیہ ہو یعنی ایسی عورت ہو کہ پہلا ہی حیض آنے کے بعد وہ مستحاضہ ہو گئی جس کے نتیجہ میں استحاضہ کا خون برابر جاری ہو گیا تو اسے چاہئے کہ وہ حیض کی انتہائی مدت یعنی دس دن کو ایام حیض قرار دے کر ان دنوں میں نماز وغیرہ چھوڑ دے اور بعد میں نہا دھو کر نماز وغیرہ شروع کر دے۔ اس صورت میں دوسرے ائمہ کے نزدیک عمل تمیز پر ہوگا یعنی اگر خون سیاہ رنگ کا ہو تو اسے حیض کا خون قرار دیا جائے گا اور اگر سیاہ رنگ کا نہ ہو تو وہ استحاضہ کا خون کہلائے گا جیسے کہ آگے والی حدیث سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے بارے میں

۱۱۵. صحیح ابن حبان ج ۳ ص ۲٦٥

۱۱٦. صحیح ابن حبان ج ۳ ص ۲٦٦

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

جو آگے آرہی ہے اور جو حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دو طرق سے روایت کی گئی ہے ایک تو ان میں سے مرسل ہے اور دوسری مضطرب اور یہ عجیب بات ہے کہ خون کے رنگ میں امتیاز کی بات صرف عروہ کی روایت ہی میں مذکور ہے جس کا حال معلوم ہو چکا کہ ایک طریق سے تو وہ مرسل ہے اور دوسرے طریقے سے مضطرب لہٰذا اس حدیث پر کسی مسلک کی بنیاد رکھنا گویا اس مسلک کو کمزور کرنا ہے۔ اور یہ حدیث جو اوپر گزری جس میں دنوں کا اعتبار ہے اور جو ہماری دلیل ہے "صحیح" ہے لہٰذا اس حدیث پر عمل کرنا اولیٰ ہے اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اپنے بارے میں حکم دریافت کیا تھا معتادہ تھیں۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کو چاہئے کہ وہ ہر فرض نماز کے لئے اپنی شرم گاہ دھولیا کرے۔ اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب نماز کا وقت آئے جب ہی اپنی شرم گاہ دھو لے پھر نہ دھوئے اور لنگوٹا باندھ کر جلدی جلدی وضو کر لے اس کے بعد جو خون جاری رہے گا اس میں وہ معذور ہوگی لہٰذا آخر وقت تک وہ جو چاہے پڑھے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَبْوَابُ الْوُضُوْءِ

ابواب الوضوء

وضو کی فضیلت واہمیت کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز میری امت اس حال میں پکاری جائے گی کہ وضو کے سبب سے ان کی پیشانیاں روشن ہوں گی اور اعضا چمکتے ہوں گے۔ لہٰذا تم میں سے جو آدمی چاہے کہ وہ اپنی پیشانی کی روشنی کو بڑھائے تو اسے چاہئے کہ وہ ایسا ہی کرے۔ (صحیح البخاری وصحیح مسلم)

وضو کرنے سے گناہوں کی بخشش ہونے کا بیان

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو آدمی وضو کرے، اور اچھی طرح کرے۔ تو اس کے (صغیرہ) گناہ اس کے بدن سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔ (صحیح البخاری وصحیح مسلم، مشکوۃ، جلد اول، حدیث نمبر 270)

اس حدیث میں بھی وضو کی فضیلت اور طہارت کی بڑائی بیان کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ وضو کرنا درحقیقت اپنے گناہوں کو اپنے جسم سے دھونا ہے جو جتنا زیادہ جتنی اچھی طرح وضو کرے گا اس کے اتنے ہی گناہ ختم کر دیئے جائیں گے اور پھر بطور مبالغہ کے فرمایا گیا ہے کہ وضو کرنے والے کے ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی وضو کرنے سے نکل جاتے ہیں یعنی وضو کرنے کے بعد اس کو نہ صرف یہ کہ ظاہری پاکی اور طہارت حاصل ہوتی ہے بلکہ وہ گناہوں سے بھی خوب پاک ہو جاتا ہے، یہ جملہ بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ ہمارے یہاں یہ محاورہ بولا جاتا ہے کہ تمہاری شیخی ناک کی راہ نکال دیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی بندہ مسلمان یا فرمایا مومن وضو کا ارادہ کرتا ہے اور اپنے منہ کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا فرمایا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اس کے منہ سے نکل جاتے ہیں (یعنی جو گناہ آنکھوں سے ہوئے ہیں جھڑ جاتے ہیں) پھر جب دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے تمام گناہ جن کو اس کے ہاتھ نے پکڑا تھا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے خارج ہو جاتے ہیں (یعنی جو گناہ ہاتھ سے ہوئے جھڑ جاتے ہیں) پھر جب وہ دونوں پاؤں کو دھوتا ہے تو اس کے وہ تمام گناہ جن کی طرف وہ پاؤں سے چلا تھا پانی کے ساتھ یا فرمایا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، مشکوۃ شریف، جلد اول، حدیث نمبر 271)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ السِّوَاكِ

یہ باب مسواک کے بیان میں ہے

مسواک کا بیان

117- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔ وفی روایة لاحمد لامرتهم بالسواك مع كل وضوء وللبخاری تعليقا لامرتهم بالسواك عند كل وضوء

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیقاً یہ الفاظ منقول ہیں کہ انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

فقہ شافعی وحنفی کے مطابق مسواک کے سنت ہونے کا بیان

مسواک کرنا متفقہ طور پر تمام علماء کرام کے نزدیک سنت ہے مگر حنفیہ کے نزدیک خاص طور پر وضو کے لئے امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وضو ونماز کے وقت مسواک کرنا مسنون ہے، نیز نماز فجر اور نماز ظہر سے پہلے بھی مسواک کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے، مسواک کرنے میں بڑی خیر و برکت اور بہت فضیلت ہے چنانچہ علماء لکھتے ہیں کہ مسواک کرنے کی فضیلت میں چالیس احادیث وارد ہوئی ہیں، پھر نہ صرف یہ کہ مسواک کرنا ثواب کا باعث ہے بلکہ اس سے جسمانی طور پر بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں چنانچہ مسواک کرنے سے منہ پاک وصاف رہتا ہے، منہ کے اندر بدبو پیدا نہیں ہوتی، دانت سفید و چمکدار ہوتے ہیں، مسوڑھوں میں قوت پیدا ہوتی ہے اور دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ ویسے تو ہر حال میں مسواک کرنا مستحب اور بہتر ہے مگر بعض حالتوں میں اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے مثلاً وضو کرنے کے وقت، قرآن شریف پڑھنے کے لئے، دانتوں پر زردی اور میل چڑھ جانے کے وقت اور سونے، چپ رہنے، بھوک لگنے یا بدبودار چیز کھانے کے سبب منہ کا مزہ بگڑ جانے کی حالت میں مسواک زیادہ مستحب اور اولیٰ ہے۔ مسواک کرنے کے کچھ آداب وطریقے ہیں چنانچہ علماء لکھتے ہیں کہ کسی مجلس ومجمع میں اس طرح مسواک کرنا کہ منہ سے رال ٹپکتی ہو مکروہ ہے خصوصاً علماء اور بزرگوں کے قریب اس طرح مسواک کرنا مناسب نہیں ہے۔ مسواک کڑوے درخت مثلاً نیم وغیرہ کی ہونی چاہئے، پیلو کے درخت کی مسواک زیادہ بہتر ہے چنانچہ احادیث میں بھی پیلو کی

۱۱۷۔ بخاری کتاب الجمعة باب السواك يوم الجمعة ج ۱ ص ۱۲۲، مسلم كتاب الطهارة باب السواك ج ۱ ص ۱۲۸، ابو داؤد كتاب الطهارة باب السواك ج ۱ ص ۷ ترمذی ابواب الطهارات باب ما جاء فی السواك ج ۱ ص ۱۲، نسائی كتاب الطهارة باب الرخصه فی السواك بالعشی للصائم ج ۱ ص ۲٦ ابن ماجه ابواب الطهارة باب السواك ج ۱ ص ۲۵، مسند احمد ج ۲ ص ۲۲۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مسواک کا ذکر آیا ہے نیز حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ پیلو کی مسواک کی جائے مسواک کا سرا چھنگلیا کی طرف ہونا چاہئے اور مسواک کی لمبائی ایک بالشت کے برابر ہونی چاہئے، مسواک دانتوں کی چوڑائی پر کرنی چاہئے لمبائی پر مسواک نہ کی جائے کیونکہ اس طرح مسواک کرنے سے مسوڑھے چھل جاتے ہیں۔ مسواک کرنے کے وقت کے بارے میں اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ جب وضو شروع کیا جائے تو کلی کے وقت مسواک کرنی چاہئے مگر بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ وضو کرنے سے پہلے ہی مسواک کر لینی چاہئے، نیز مسواک کرنے میں مستحب ہے کہ مسواک دائیں طرف سے شروع کی جائے۔ اگر کسی آدمی کے پاس مسواک نہ ہو یا دانت ٹوٹے ہوئے ہوں تو ایسی حالت میں انگلی سے دانت یا مسوڑھوں کو صاف کرنا چاہئے یا اسی طرح مسواک کو نرم کرنے کے لئے اگر کوئی پتھر نہ ملے اور ایسی شکل میں مسواک کرنا ممکن نہ ہو تو دانت کو ایسی چیزوں سے صاف کر لیا جائے جو منہ کی بدمزگی کو دور کر دیں جیسے موٹا کپڑا اور منجن وغیرہ یا صرف انگلی ہی سے صاف کر لے۔

مسواک کرنے کی اہمیت کا بیان

118- وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَوْلَا اَنْ يَّشُقَّ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَاَمَرَهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ . رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان فرماتے ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شاق نہ ہوتا تو آپ ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتے اس حدیث کو امام مالک رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

اگر اس معاملہ میں بھی تنگی و مشکلات کا خوف نہ ہوتا تو اس بات کا اعلان کر دیتا کہ ہر نماز کے وقت یعنی ہر نماز کے وضو کے وقت مسواک کرنا فرض ہے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ امت کے حق میں سراپا رحمت و شفقت ہیں اس لئے آپ نے ان چیزوں کو فرض کا درجہ نہیں دیا کہ فرض ہونے کی شکل میں مسلمان تنگی اور تساہلی کی بناء پر ان فرائض پر عمل نہیں کر سکیں گے نتیجے کے طور پر گناہ گار ہوں گے، للہٰذا ان کو صرف مستحب ہی قرار دیا کہ اگر کوئی آدمی ان پر عمل نہ کرے اس سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا اور کوئی اللہ کا بندہ اس پر عمل پیرا ہو جائے تو یہ اس کے حق میں سراسر سعادت و نیک بختی کی بات ہوگی۔

119- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا .

---

۱۱۷. بخاری کتاب الصوم باب السواک الرطب والیابس ج ۱ ص ۲۵۹

۱۱۸. مؤطا امام مالک کتاب الطهارہ باب ما جاء فی السواک ص ۵۱

۱۱۹. بخاری کتاب الصوم باب السواک الرطب والیابس ج ۱ ص ۲۵۹ ' مسند احمد ج ٦ ص ٤٧' نسائی کتاب الطهارۃ: باب الترغیب فی السواک ج ۱ ص ۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مسواک منہ کو پاک کرنیوالی ہے اور رب کی رضامندی کا باعث ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو سند صحیح کے ساتھ بیان فرمایا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیقاً۔

120- وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوْءِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں انہیں وضو کے ساتھ ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

روزے کی حالت میں مسواک سے متعلق فقہی مذاہب کا بیان

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ روزہ دار کے لئے کسی بھی وقت اور کسی بھی طرح کی مسواک کرنا جائز ہے چنانچہ اس بارہ میں اس حدیث کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث منقول ہیں جو مرقات میں تفصیل کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں۔ روزہ کی حالت میں مسواک کرنے کے بارہ میں علماء کے اختلافی اقوال بھی ہیں چنانچہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تو فرماتے ہیں کہ روزہ کی حالت میں ہر طرح کی مسواک کرنا جائز ہے خواہ وہ سبز یعنی تازی ہو یا پانی میں بھگوئی ہوئی ہو اسی طرح کسی بھی وقت کی جا سکتی ہے خواہ زوال آفتاب سے پہلے کا وقت ہو یا زوال آفتاب کے بعد کا جب کہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ روزہ دار کے لئے تازی اور بھگوئی ہوئی مسواک مکروہ ہے نیز حضرت امام شافعی یہ فرماتے ہیں کہ زوال آفتاب کے بعد مسواک کرنا مکروہ ہے۔

121- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔ اس کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

122- وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ وَالتِّرْمِذِيَّ ۔

★★ حضرت مقدام بن شریح رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب نبی پاک ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو کس چیز سے آغاز کرتے تو آپ نے فرمایا مسواک سے۔ اس حدیث کو امام

۱۲۰۔ صحیح ابن حبان ج ۳ ص ۱۴۸

۱۲۱۔ مجمع الزوائد کتاب الطهارة باب في السواك نقلاً عن الطبراني في الاوسط ج ۱ ص ۲۲۱

۱۲۲۔ مسلم کتاب الطهاره باب السواك ج ۱ ص ۱۲۸، ابو داؤد کتاب الطهاره باب السواك لمن قام بالليل ج ۱ ص ۸، نسائی کتاب الطهاره باب السواك فی کل حين ج ۱ ص ۶، ابن ماجة ابواب الطهارة باب السواك ص ۲۵، مسند احمد ج ۶ ص ۴۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

مسواک کرنے کے طریقے کا بیان

مسواک کسی کڑوے درخت کی جڑ یا لکڑی کی ہونی چاہیے۔ پیلو کی جڑ یا نیم و کیکر و پھلاہی وغیرہ کی شاخ ہو۔ زہریلے درخت کی نہ ہو۔ چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو۔ انگوٹھے سے زیادہ موٹی اور بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو۔ اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ اس کا کرنا دشوار ہو جائے۔ مسواک نہ بہت نرم ہو نہ بہت سخت درمیانے درجہ کی ہو۔ سیدھی ہو گرہ دار نہ ہو۔ دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑنا مستحب ہے کہ چھنگلیاں نیچے اور انگوٹھا برابر میں اور باقی تین انگلیاں اوپر رہیں۔ مٹھی باندھ کر نہ پکڑیں تین مرتبہ مسواک کرنا اور ہر مرتبہ نیا پانی لینا چاہیے۔ اول اوپر کے دانتوں پر داہنی طرف سے ملتے ہوئے بائیں طرف لے جائیں اور پھر اسی طرح نیچے کے دانتوں میں ملیں۔ اس طرح تین بار کریں اور ہر بار دھولیں۔ زبان اور تالو بھی صاف کریں۔ مسواک کو دانتوں کی چوڑائی کے رخ پھرائیں یعنی منہ کی لمبائی میں پھرائیں۔ دانتوں کے طول میں یعنی اوپر سے نیچے کو نہ ملیں کیونکہ اس سے مسوڑھوں کی جڑوں کے چھلنے اور خون نکلنے کا اندیشہ ہے۔ مسواک کو دھو کر شروع کریں اور استعمال کے بعد دھو کر دیوار وغیرہ کے ساتھ اس طرح کھڑی رکھیں کہ ریشہ کی جانب اوپر ہو۔ یوں ہی لٹا کر نہ رکھیں۔ مسواک کا وقت وضو سے پہلے یا کلی کے وقت ہے۔ اگر لکڑی کی مسواک نہ ملے تو دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے دانتوں کو ملنا مستحب ہے یا موٹے کپڑے سے دانت صاف کر لیں کہ سب میل کچیل جاتا رہے۔

مسواک کے سبب منہ کی صفائی کا بیان

123- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنا منہ مبارک صاف فرماتے تھے۔

مسواک کے فوائد کا بیان

مسواک کے فوائد علمائے کرام نے مسواک کے اہتمام میں تقریباً ستر فائدے لکھے ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں:

۱. منہ کو صاف کرتی ہے۔

۲. فصاحت میں اضافہ کرتی ہے۔

۱۲۳۔ بخاری کتاب الوضوء باب السواک ج ۱ ص ۳۸' ابوداؤد کتاب الطھارۃ باب السواک لمن قام باللیل ج ۱ ص ۸' نسائی کتاب الطھارۃ باب السواک اذا قام من اللیل ج ۱ ص ۵ ابن ماجه ابواب الطھارۃ باب السواک ص ۲۵ مسند احمد ج ۵ ص ۳۸۲' مسلم کتاب الطھارۃ باب السواک ج ۱ ص ۱۲۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

۳. اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔

۴. شیطان کو غصہ دلاتی ہے۔

۵. نیکیوں کو زیادہ کرتی ہے۔

٦. مسواک کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اور فرشتے محبوب رکھتے ہیں۔

۷. نماز کے ثواب کو بڑھاتی ہے۔

۸. پل صراط پر چلنا آسان ہو جائے گا۔

۹. مسوڑھوں۔ دانتوں اور معدے کے قوت دیتی ہے اور دانتوں کو سفید کرتی ہے ۱۰. بلغم کو قطع کرتی ہے۔

۱۱. کھانے کو ہضم کرتی ہے۔

۱۲. منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے۔

۱۳. صفرا کو دور کرتی ہے۔

۱۴. ریح نکلنے کو آسان کرتی ہے۔

۱۵. بڑھاپا دیر میں آتا ہے۔

۱٦. موت کے سوا ہر مرض کی شفا ہے۔

۱۷. سر کے رگوں پٹھوں کو اور دانتوں کے درد کو سکون دیتی ہے۔

۱۸. نگاہ کو تیز کرتی ہے۔

۱۹. منہ کی بدبو دور کرتی ہے وغیرہ۔ ان سب باتوں کر علاوہ ایک مسلمان کیلئے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور ایک سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جس کی ہر مسلمان کو آرزو ہوتی ہے کہ مرتے وقت کلمہ پڑھنا نصیب ہوتا ہے۔

124– وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَا أُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ و اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَفِيْ اِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اَكْثَرُ اَحَادِيْثِ الْبَابِ تَدُلُّ عَلَى اسْتِحْبَابِ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ بَعْدَ الزَّوَالِ وَلَمْ يَثْبُتْ فِيْ كَرَاهَتِهٖ شَيْءٌ ۔

☆☆ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا جس کو میں شمار نہیں کرسکتا۔

۱۲۴. مسند احمد ج ۳ ص ٤٤٥، ابو داؤد کتاب الصیام باب للصائم ص ۳۲۲، ترمذی ابواب الصوم باب ما جاء فی السواك للصائم ج ۱ ص ۱٥٤ بخاری کتاب الصوم باب السواك الرطب واليابس ج ۱ ص ۲٥۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس حدیث کو احمد ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا اور اس کی سند میں کلام ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے تعلیقاً روایت کیا ہے۔

اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں اس باب کی اکثر احادیث روزہ دار کے لئے زوال کے بعد مسواک کے مستحب ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور زوال کے بعد اس کے مکروہ ہونے کے متعلق کوئی حدیث ثابت نہیں۔

حالت روزہ میں مسواک کرنے میں مذاہب اربعہ

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کا مؤقف یہ ہے۔شام کے وقت مسواک کرنا مکروہ ہے۔حضرت امام مالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ فرض روزے میں مسواک کرنا مکروہ ہے نفلی روزے میں مسواک کرنا مکروہ نہیں ہے۔ بلکہ ان سے ایک روایت کے مطابق مستحب ہے۔اور امام مالک سے ایک روایت یہ ہے تر مسواک شام کے وقت مکروہ ہے۔

فقہاء احناف کے نزدیک تمام احوال میں مسواک کرنا جائز ہے۔امام احمد کے نزدیک فرض میں زوال کے بعد کرنا مکروہ ہے اور نفل میں مکروہ نہیں ہے۔(البنایہ شرح الہدایہ،ج۱،ص۲۲۶،حقانیہ ملتان)

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

یہ باب وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بیان میں ہے

وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان

125- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاِنَّ حَفَظَتَكَ لَا تَبْرَحُ تَكْتُبُ لَكَ الْحَسَنَاتِ حَتّٰى تَحْدُثَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب تو وضو کرے تو بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ لیا کر کیونکہ تیرے محافظ فرشتے تیرے لئے مسلسل نیکیاں لکھتے رہیں گے۔حتیٰ کہ تو اس وضو سے بے وضو ہو جائے۔اس حدیث کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم صغیر کے اندر روایت کیا اور ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند حسن ہے۔

امام مالک علیہ الرحمہ کے نزدیک وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا فرض ہے

امام مالک فرماتے ہیں کہ وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا فرض ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ بغیر بسم اللہ پڑھے وضو نہیں ہے۔اور اگر کوئی شخص بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اس کو دل پر حمل کیا جائے گا کیونکہ دل قائم مقام زبان ہے۔تاکہ حرج دور کیا جائے کیونکہ دوبارہ وضو کرنے میں حرج ہوگا۔

۱۲۵۔ مجمع الزوائد كتاب الطهاره باب التسمية عند الوضوء ج ۱ ص ۲۲۰' المعجم الصغير للطبراني قال حدثنا احمد بن مسعود الزنبري......الخ ج ۱ ص ۷۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ابتدائے وضو میں بسم اللہ کے سنت ہونے میں احناف کا مؤقف و دلیل

ائمہ احناف کے نزدیک بسم اللہ وضو کے شروع میں پڑھنا سنت ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ آیت وضو شرط کی قید سے خالی یعنی مطلق ہے۔ لہٰذا اس کو اطلاق پر جاری رکھیں گے۔ مقید اس لئے نہیں کریں گے کہ ترک تسمیہ سے بھی وضو کے اطلاق میں کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ پانی کی خلقت ہی طہارت کے لئے ہے۔ جو پانی میں اصل ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام ذکر کیا اس کا سارا بدن پاک ہوا۔ اور جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام ذکر نہ کیا اس کے بدن کا وہ حصہ پاک ہوا جہاں تک پانی پہنچ گیا۔ (بدائع الصنائع، ج ۱، ص ۴، بیروت)

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

امام محمد بن الحاج علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مجھے اس شخصیت سے تعجب ہے جس نے صرف اس حدیث سے سنت ہونے پر استدلال کیا ہے اس سے وہ حدیث مراد ہے جسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ پس آپ نے برتن میں دستِ مبارک رکھا اور فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر وضو کرو، تو میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پانی اُبل رہا تھا حتیٰ کہ تمام صحابہ کرام نے وضو کر لیا، اور وہ ستر کے قریب تھے۔ اس حدیث کو امام نسائی، ابنِ خزیمہ اور بیہقی نے بھی روایت کیا۔ امام بیہقی نے فرمایا: بسم اللہ کے بارے میں روایت کی جانے والی یہ صحیح ترین حدیث ہے۔ امام نووی نے کہا کہ اس کی سند عمدہ ہے۔

(السنن الکبریٰ للبیھقی، التسمیہ علی الوضو ۱/۴۳)

ہر وضو کے لیے بسم اللہ کے سنت ہونے پر اس حدیث کی دلالت کا ضعیف ہونا ظاہر ہے۔

کیونکہ اس جگہ تو تھوڑے پانی میں برکت حاصل کرنے کیلئے بسم اللہ پڑھی گئی ہے۔ 'اس کا وضو نہیں جس نے اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا' سے گزشتہ استدلال کے مطابق زیادہ سے زیادہ استحباب ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ جس طرح سنت کے ترک کرنے سے فضیلت اور کمال کی نفی ہوتی ہے فی الجملہ مستحب کے ترک سے بھی یہ نفی ثابت ہوتی ہے، اس بحث سے استحباب کے قول کی ترجیح ثابت ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے میں غیر مقلدین کا نظریہ و دلیل

علامہ محمود البابرتی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ اہل ظواہر یعنی غیر مقلدین کے نزدیک بسم اللہ کے بغیر وضو جائز نہیں کیونکہ ان کے نزدیک اس حدیث میں "لا" نفی جنس کے لئے ہے حقیقت یہ ہے کہ وضو میں بسم اللہ پڑھنا شرط ہے۔ (غیر مقلدین اگرچہ قیاس کے مخالف ہیں) لیکن اس مسئلہ میں وہ اس حدیث کو دوسری حدیث پر قیاس کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ (لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ) وَهُوَ أَفَادَ الْوُجُوبَ۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔اور یہ حدیث وجوب کا فائدہ دیتی ہے لہٰذا اس کا تقاضہ یہ ہے۔بسم اللہ وضو کے لئے واجب یا شرط ہونی چاہیے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث فاتحہ مشہور ہے جبکہ حدیث تسمیہ فی الوضوغیر مشہور ہے۔کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز میں فاتحہ پڑھی لیکن ہر وضو میں بسم اللہ نہیں پڑھی۔اور حکم دلیل کی قوت سے ثابت ہوتا ہے۔اور وہ قوت یہاں نہیں ہے۔اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر ہم وضو میں بسم اللہ کو شرط یا واجب قرار دیں تو اس سے کتاب اللہ پر زیادتی لازم آئے گی۔جو کہ جائز نہیں۔اس کا تیسرا جواب یہ ہے اس سے کتاب اللہ کا نسخ لازم آئے گا جو درست نہیں۔

ابتدائے وضو میں بسم اللہ کے بارے میں امام طحاوی وامام قدوری کا موقف ودلیل

یہ ائمہ فرماتے ہیں کہ وضو میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے کیونکہ حضرت عثمان اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو جو مروی ہے اس میں انہوں نے تسمیہ کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہیں دیا حتیٰ کہ آپ وضو سے فارغ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کسی چیز نے بھی سلام کے جواب سے منع نہیں کیا مگر میں نے طہارت کے بغیر اللہ کا ذکر پسند نہ کیا۔(سنن ابن ماجہ،ج ا،باب الرجل یسلم علیہ وھو یبول۔قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے وقت اللہ کا ذکر طہارت سے پہلے کرنا پسند نہیں فرمایا اور بسم اللہ بھی اللہ کا ذکر ہے لہٰذا اس کا ترک بھی ثابت ہوا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی عمل کا سنت کے ساتھ ساتھ ترک بھی ثابت ہو تو وہ مستحب ہوتا ہے۔ (عنایہ شرح ہدایہ،ج ا،ص ۲۴،دارالفکر،بیروت)

حدیث "لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یُسَمِّ اللّٰہَ" کا معنیٰ

اس حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ یہ حدیث احاد میں سے ہے۔اور خبر واحد کے ساتھ کتاب اللہ کے مطلق کو مقید کرنا جائز نہیں لہٰذا اس حدیث کو کمال وضو کی نفی پر محمول کریں گے۔اور یہی معنیٰ سنت ہے جیسا حدیث میں ہے۔

قَوْلِ النبی لَا صَلَاۃَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِی الْمَسْجِدِ"

مسجد کے ہمسائے کی نماز نہیں ہے مگر مسجد میں۔کیونکہ اگر مسجد کے ہمسائے سے جماعت چھوٹ جائے اور وہ بعد جماعت گھر میں نماز پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے اور اس کی نماز درست ہے البتہ ثواب میں کمال کی نفی ضرور ہوگی۔جو اسے مسجد میں حاصل ہونا تھا۔

اس حدیث کے پیش نظر ہم کہیں گے کہ بسم اللہ وضو کے شروع میں پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مواظبت سے ثابت ہے لہٰذا سنت ہے صاحب ہدایہ کا سنت کہنے کی وجہ یہ بھی ہے دلیل میں قوت ہے کہ "لا وضو" یعنی نفی شئی یقینا کسی امر معین میں ہوتی ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ الْوُضُوْءِ

یہ باب وضو کے طریقہ کے بیان میں ہے

وضو کے طریقہ میں وارد شدہ روایات کا بیان

126-عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِاِنَآءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ اِلَى الْكَعْبَيْنِ . ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے (پانی کا) برتن منگایا پس اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا۔ پھر ان کو دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا، کلی کی اور ناک جھاڑا۔ پھر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں اپنے آپ سے کلام نہ کیا (یعنی خیالات کو منتشر نہ ہونے دیا)۔
تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

اعضائے وضو کو تین تین بار دھونے کا بیان

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعضاء وضو کو کبھی ایک ایک مرتبہ دھوتے تھے کبھی دو دو مرتبہ دھوتے تھے اور کبھی تین تین مرتبہ دھوتے تھے اور یہ بات بھی ثابت ہے کہ آپ اکثر تین تین مرتبہ ہی دھوتے تھے۔ ان میں تطبیق اس طرح ہوگی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعضاء وضو کو کبھی ایک ایک مرتبہ دھونا بیان جواز کے لئے تھا یعنی اس سے یہ بتانا مقصود تھا کہ ایک ایک مرتبہ دھونا جائز ہے اور اس طرح وضو ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ادنیٰ درجہ ہے اور فرض بھی ایک ایک مرتبہ ہی دھونا ہے، اسی طرح دو دو مرتبہ بھی بیان جواز کے لئے دھوتے تھے کہ اس طرح بھی وضو ہو جاتا ہے اور اکثر و بیشتر تین تین مرتبہ اس لئے دھوتے ہیں کہ یہ طہارت کا انتہائی درجہ ہے، لہٰذا اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھونا سنت ہے اور اس پر زیادتی کرنا منع ہے، بعض احادیث میں بعض اعضاء کو تین تین مرتبہ بعض اعضاء کو دو دو مرتبہ اور بعض اعضاء کو ایک ایک مرتبہ بھی دھونا ثابت ہے چنانچہ یہ سب طریقے بھی بیان جواز کے لئے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دھونا گناہ ہے کیونکہ اس طرح سنت مشہورہ ترک ہوتی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ جب خود احادیث سے ایک ایک مرتبہ دھونا ثابت ہے اسے گناہ کہنا

۱۲۶۔ بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء ثلاثاً ج ۱ ص ۲۷ مسلم کتاب الطهارة باب صفة الوضوء وكماله ج ۱ ص ۱۲۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مناسب نہیں ہے۔ آخر حدیث کے یہ الفاظ کہ "تین تین مرتبہ وضو کیا" یعنی اعضاء وضو کو تین بار دھویا۔ اس سے بظاہر تو یہ مفہوم ہوتا ہے کہ سر کا مسح بھی تین مرتبہ کیا ہوگا لیکن جن روایتوں میں اعضاء وضو کے دھونے کی تفصیل اور وضاحت کی گئی ہے جیسے کہ صحیحین کی روایتیں گزری ہیں وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سر کا مسح ایک ہی مرتبہ ہے۔

بَابٌ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

اکٹھے کلی کرنے اور ناک جھاڑنے کا بیان

127- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قِيْلَ لَهُ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فَاَكْفَأَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَاْسِهِ فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور ان کو صحابیت کا شرف حاصل ہے۔ ان سے کہا گیا کہ ہمیں وضو کر کے دکھائیے کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے تو انہوں نے ایک برتن (میں پانی) منگایا۔ برتن ٹیڑھا کر کے دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ داخل کر کے پانی لیا تو ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ یہ عمل تین بار کیا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور تین بار چہرہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور دونوں کلائیوں کو کہنیوں سمیت دو دو بار دھویا۔ پھر برتن سے ہاتھ بھگو کر سر پر سامنے سے پیچھے کی جانب اور پیچھے سے آگے کی طرف ہاتھ پھیرا۔ پھر ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا رسول اللہ ﷺ کے وضو کرنے کا طریقہ اسی طرح ہے۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

شرح

اس حدیث کے پہلے جزء سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دوسری روایتوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ ہاتھ تین مرتبہ دھوتے تھے، اس سلسلہ میں علماء کرام یہ تاویل کرتے ہیں کہ سنت تو تین ہی مرتبہ دھونا ہے مگر چونکہ دو مرتبہ بھی دھو لینا جائز ہے اس لئے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان جواز کے لئے اپنے ہاتھوں کو پہنچوں تک دو مرتبہ دھویا۔ تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ دو

۱۲۷۔ بخاری کتاب الوضوء باب من مضمض واستنشق ...... الخ ج ۱ ص ۳۱ مسلم کتاب الطهارة باب اخر في صفة الوضوء ج ۱ ص ۱۲۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مرتبہ دھونا جائز ہے۔ اس سلسلہ میں مرتین کا لفظ دو مرتبہ آیا ہے، حالانکہ ایک ہی مرتبہ لانا کافی تھا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر لفظ مرتین صرف ایک ہی مرتبہ ذکر کیا جاتا تو اس سے یہ وہم پیدا ہوسکتا تھا کہ دونوں ہاتھ متفرق طور پر دو مرتبہ دھوئے ہوں گے، یعنی ایک مرتبہ ایک ہاتھ دھویا اور ایک مرتبہ ایک دھویا، لہٰذا اس وہم سے بچانے کے لئے مرتین کو دو مرتبہ ذکر کیا تا کہ یہ بات صاف ہو جائے کہ دونوں ہاتھ ملا کر دو مرتبہ دھوئے۔ سر کے مسح کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی تین انگلیاں سر کے آگے کی جانب رکھی جائیں اور دونو ہاتھوں کے انگوٹھوں کو اور شہادت کی انگلیوں کو نیز ہتھیلیوں کو سر سے جدا رکھا جائے اس طرح چھ انگلیوں کو گدی کی طرف لے کر جائیں پھر، دو ہتھیلیاں سر کے پچھلے حصہ پر رکھ کر آگے کی طرف لائی جائیں اور پھر دونوں کانوں کے اوپر کے حصہ پر دونوں انگوٹھوں سے اور کانوں کے دونوں سوراخوں میں شہادت کی انگلیوں سے مسح کیا جائے۔

پس کلی کی اور ناک جھاڑی تین مرتبہ ایک چلو سے " کا یہ مطلب نہیں کہ ایک ہی چلو سے ناک میں تین مرتبہ پانی دے کر اسے جھاڑے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تین دفعہ میں ہر مرتبہ ایک ایک چلو سے ناک میں پانی دے کے اسے جھاڑا یعنی تین مرتبہ کے لئے تین چلو بھی استعال کئے۔ اس سلسلہ میں اتنی بات جان لینی چاہئے کہ کلی کرنے اور ناک میں پانی دینے کے بارے میں مختلف احادیث منقول ہیں، چنانچہ بعض احادیث میں کلی کرنا اور پھر تین چلو سے ناک میں پانی دینا اور بعض روایات میں ایک ہی چلو سے فصل و وصل کے ساتھ منقول ہے یعنی تین چلو سے کلی کرنا اور پھر تین چلو سے ناک میں پانی دینا بھی حدیث سے ثابت ہے اور یہ دونوں ایک ہی چلو سے بھی ثابت ہے، اس طرح اس کی کئی صورتیں ہیں۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک قول صحیح کے مطابق یہ ہے کہ دونوں تین چلو میں کئے جائیں اس طرح کے پہلے ایک چلو پانی لیا جائے اور اس میں تھوڑے پانی سے کلی کر لی جائے اور بقیہ پانی ناک میں ڈالے پھر دوسرا چلو اور تیسرا چلو لے کر اسی طرح کیا جائے۔ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ ہر ایک تین تین چلو سے کئے جائیں یعنی کلی کے لئے تین چلو استعال کئے جائیں اور پھر ناک میں پانی دینے کے لئے بھی تین ہی چلو الگ سے استعال کئے جائیں۔

امام اعظم علیہ الرحمۃ نے اس طریقہ کو اس لئے ترجیح دی ہے کہ قیاس کے مطابق ہے اس لئے کہ منہ اور ناک دونوں علیحدہ علیحدہ عضو ہیں لہٰذا جس طرح دیگر اعضاء وضو کو جمع نہیں کیا جاتا اسی طرح ان دونوں عضو کو بھی جمع نہیں کیا جائے گا اور اصل فقہ کا یہ قاعدہ ہے کہ جو حدیث قیاس کے موافق ہو اسے ترجیح دی جائے۔ جہاں تک شوافع و حنفیہ کے مذہب میں تطبیق کا تعلق ہے اس سلسلہ میں شمنی نے فتاوی ظہیریہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے یہاں وصل بھی جائز ہے یعنی امام شافعی علیہ الرحمۃ کا جو مسلک ہے وہ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک بھی صحیح ہے، اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں فصل بھی جائز ہے، یعنی جو مسلک امام اعظم کا ہے وہ امام شافعی کے یہاں بھی صحیح اور جائز ہے۔ نیز امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ کلی کرنے اور ناک میں پانی دینے کو ایک ہی چلو کے ساتھ جمع کرنا جائز ہے لیکن میں اسے زیادہ پسند کرتا ہوں کہ ان دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ چلو استعال کئے جائیں، اس قول سے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

صراحت کے ساتھ یہ بات ثابت ہوگئی کہ حنفیہ اور شوافع کے مسلک میں کوئی خاص اختلاف نہیں ہے۔

128-وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَّجَمَعَ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ . رَوَاهُ الدارمي وابن حبان والحاكم وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا اور کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو جمع کیا (یعنی ایک) ہی چلو سے کلی بھی کی اور اسی کے باقی ماندہ پانی سے ناک میں پانی ڈالا)

بَابٌ فِي الْفَصْلِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

مضمضہ اور استنشاق علیحدہ علیحدہ کرنے کا بیان

129-عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَّاَفْرَدَ الْمَضْمَضَةَ مِنَ الْاِسْتِنْشَاقِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ . رَوَاهُ ابْنُ السَّكَنِ فِيْ صِحَاحِهٖ .

★★ حضرت ابووائل شقیق بن سلمۃ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں علی بن ابوطالب اور عثمان بن عفان کے پاس موجود تھا۔انہوں نے تین تین بار وضو کیا اور کلی اور ناک میں پانی الگ الگ چلو سے ڈالا پھر فرمایا ہم نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔اس حدیث کو ابن سکن نے اپنی صحاح میں بیان کیا۔

بَابُ مَا يُسْتَفَادُ مِنْهُ الْفَصْلُ

ان روایات کا بیان جن سے مضمضہ اور استنشاق الگ الگ چلووں سے سمجھا جاتا ہے

130-عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طُهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهٗ

★★ حضرت ابوحیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔پس انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھویا۔حتیٰ کہ انہیں خوب صاف کیا۔پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی چڑھایا اور تین بار چہرہ دھویا اور

۱۲۸۔ سنن دارمی کتاب الصلوۃ باب الوضوء مرۃ مرۃ ص ۹۴' ابن حبان ج ۳ ص ۱۵۰' مستدرک حاکم کتاب الطہارہ باب الوضوء مرتین ......الخ ج ۱ ص ۱۵۰

۱۲۹۔ تلخیص الحبیر ج ۱ ص ۷۹

۱۳۰۔ ترمذی ابواب الطہارات باب فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان ج ۱ ص ۱۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تین بار دونوں بازوؤں کو دھویا اور ایک مرتبہ سر کا مسح کیا۔ پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے پھر کھڑے ہوئے اور اپنے وضو کا بچہ ہوا پانی حالت قیام میں پیا۔ پھر فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ تمہیں دکھاؤں رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کیا کرتے تھے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔

131- وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ رَأَیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاُتِیَ بِمِیْضَاةٍ فَاَصْغَاهَا عَلٰی یَدِهِ الْیُمْنٰی ثُمَّ اَدْخَلَهَا فِی الْمَآءِ فَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَّاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُمْنٰی ثَلَاثًا وَّغَسَلَ یَدَهُ الْیُسْرٰی ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فَاَخَذَ مَآءً فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاُذُنَیْهِ فَغَسَلَ بُطُوْنَهُمَا وَظُهُوْرَهُمَا مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَیْنَ السَّآئِلُوْنَ عَنِ الْوُضُوْءِ هٰکَذَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ ۔

☆☆ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ سے وضو کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پانی منگایا تو آپ کے پاس لوٹا لایا گیا تو آپ نے اسے ٹیڑھا کر کے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈالا تو تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ کو دھویا پھر اپنے دائیں اور بائیں ہاتھ کو تین تین مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی لیا اور اپنے سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا پھر اپنے دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کو ایک مرتبہ دھویا پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر فرمایا وضو کے بارے میں سوال کرنیوالے کہاں ہیں۔ میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

132- وَعَنْ رَاشِدِ بْنِ نَجِیْحٍ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِیِّ قَالَ رَأَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ بِالزَّاوِیَةِ فَقُلْتُ لَهٗ اَخْبِرْنِیْ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ کَانَ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ کُنْتَ تُوَضِّئُهٗ قَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاُتِیَ بِطَسْتٍ وَّقَدَحٍ فَوُضِعَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَاَکْفَأَ عَلٰی یَدَیْهِ مِنَ الْمَآءِ وَاَنْعَمَ غَسْلَ کَفَّیْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ اَخْرَجَ یَدَهُ الْیُمْنٰی فَغَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ الْیُسْرٰی ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً غَیْرَ اَنَّهٗ اَمَرَّهُمَا عَلٰی اُذُنَیْهِ فَمَسَحَ عَلَیْهِمَا ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَیْثَمِیُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت راشد بن نجیح ابو محمد حمانی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو زاویہ (مقام) میں دیکھا تو ان سے کہا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے بارے میں خبر دیں کہ آپ وضو کیسے کرتے تھے کیونکہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ انہیں وضو کرایا کرتے تھے تو انہوں نے کہا ہاں تو انہوں نے وضو کا پانی منگایا تو ان کے پاس ایک طشت اور پیالہ (میں پانی) لایا گیا اور ان کے سامنے رکھ دیا گیا تو انہوں نے اسے ٹیڑھا کر کے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور خوب اچھی

۱۳۱. ابو داؤد کتاب الطھارہ باب صفة وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ ص ۱۵

۱۳۲. المعجم الاوسط ج ۳ ص ۲۸ ٤، مجمع الزوائد کتاب الطھارۃ باب ما جاء فی الوضوء نقلا عن الطبرانی فی الاوسط ج ۱ ص ۲۳۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا اور تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ (برتن سے) نکال کر اسے تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر ایک مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں پر پھیرا اور ان کا مسح کیا۔ اس حدیث کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں بیان کیا اور علامہ ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ

یہ باب داڑھی کے خلال کے بیان میں ہے

داڑھی کے خلال کا بیان

133- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَوَضَّا خَلَّلَ لِحْيَتَهُ بِالْمَآءِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو پانی کے ساتھ اپنی داڑھی مبارک کا خلال فرماتے۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح

وضو میں داڑھی کا اس طرح خلال کرنا مستحب ہے، یہ خلال منہ دھونے کے بعد کرنا چاہئے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ انگلیاں داڑھی کے نیچے سے داخل کر کے اوپر کی طرف کا باہر نکالی جائیں۔

بَابُ تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

یہ باب انگلیوں کے خلال کے بیان میں ہے

انگلیوں کے خلال کا بیان

134- عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَآئِمًا. رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَغَوِيُّ وَابْنُ الْقَطَّانِ.

☆☆ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول

۱۳۳۔ مسند احمد ج ٦ ص ٢٣٤

۱۳٤۔ ابو داؤد کتاب الطھارہ باب فی الاستنثار ج ١ ص ١٩، ترمذی ابواب الطھارات باب فی تخلیل الاصابع ج ١ ص ١٦، نسائی کتاب الطھارہ باب الامر بتخلیل اللحیۃ ج ١ ص ٣٠، ابن ماجۃ ابواب الطھارۃ باب تخلیل الاصابع ص ٣٥، صحیح ابن خزیمۃ کتاب الطھارۃ ج ١ ص ٧٨

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اللہ ﷺ مجھے وضو کے بارے میں خبر دیں تو آپ نے فرمایا اچھی طرح وضو کر اور اپنی انگلیوں کا خلال کر اور ناک میں پانی چڑھانے میں خوب مبالغہ کر مگر یہ کہ تو روزہ کی حالت میں ہو۔ اسے اصحاب اربعہ نے روایت کیا اور ترمذی ابن خزیمہ بغوی اور ابن قطان نے اسے صحیح قرار دیا۔

135- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ . رَوَاهُ اَحْمَدُ و ابن ماجة والتِّرْمِذِيُّ وحسنه التِّرْمِذِيُّ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کر۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

بَابٌ فِيْ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ
یہ باب کانوں کے مسح کے بیان میں ہے
کانوں کے مسح کا بیان

136- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ وَخَالَفَ بِاِبْهَامَيْهِ اِلٰى ظَاهِرِ اُذُنَيْهِ فَمَسَحَ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى . رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ مَنْدَةَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا پس ایک چلو لے کر اپنا چہرہ دھویا پھر ایک چلو لے کر اپنا دایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو لے کر اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو لے کر اپنے سر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلیوں سے اپنے دونوں کانوں کے اندرونی حصہ کا مسح کیا اور اپنے کانوں کے بیرونی حصہ پر اپنے انگوٹھوں کو پھیرا اور ان کے بیرونی اور اندرونی حصہ کا مسح کیا۔ پھر ایک چلو لے کر اپنا دایاں پاؤں دھویا پھر ایک چلو لے کر اپنا بایاں پاؤں دھویا۔ اس حدیث کو ابن حبان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا۔ ابن خزیمہ اور ابن مندہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

۱۳۵۔ ترمذی ابواب الطھارات باب فی تخلیل الاصابع ج ۱ ص ۱۶' ابن ماجۃ' ابواب الطھارہ باب تخلیل الاصابع ص ۳۵' مسند احمد ج ۱ ص ۲۸۷

۱۳۶۔ صحیح ابن حبان کتاب الطھارۃ ج ۳ ص ۱۵۴' صحیح ابن خزیمۃ کتاب الطھارۃ ج ۱ ص ۷۷' تلخیص الحبیر باب سنن الوضوء ج ۱ ص ۹۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سر کے مسح کے تکرار ہونے یا نہ ہونے میں مذاہب اربعہ

پھر اس میں بھی اختلاف ہے کہ سر کا مسح بھی تین بار ہو یا ایک ہی بار؟ امام شافعی کا مشہور مذہب اول ہے اور امام احمد اور ان کے متبعین کا دوم۔ دلائل یہ ہیں حضرت عثمان بن عفان وضو کرنے بیٹھتے ہیں اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالتے ہیں، انہیں دھو کر پھر کلی کرتے ہیں اور ناک میں پانی دیتے ہیں، پھر تین مرتبہ منہ دھوتے ہیں، پھر تین تین بار دونوں ہاتھو کہنیوں سمیت دھوتے ہیں، پہلے دایاں پھر بایاں۔ پھر اپنے سر کا مسح کرتے ہیں پھر دونوں پیر تین تین بار دھوتے ہیں پہلے داہنا پھر بایاں۔ پھر آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا اور وضو کے بعد آپ نے فرمایا جو شخص میرے اس وضو جیسا وضو کرے پھر دو رکعت نماز ادا کرے جس میں دل سے باتیں نہ کرے تو اس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

سنن ابی داؤد میں اسی روایت میں سر کے مسح کرنے کے ساتھ ہی یہ لفظ بھی ہیں کہ سر کا مسح ایک مرتبہ کیا، حضرت علی سے بھی اسی طرح مروی ہے اور جن لوگوں نے سر کے مسح کو بھی تین بار کہا ہے انہوں نے حدیث سے دلیل لی ہے۔ جس میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار اعضاء وضو کو دھویا۔ حضرت عثمان سے مروی ہے کہ آپ نے وضو کیا پھر اسی طرح روایت ہے اور اس میں کلی کرنی اور ناک میں پانی دینے کا ذکر نہیں اور اس میں ہے کہ پھر آپ نے تین مرتبہ سر کا مسح کیا اور تین مرتبہ اپنے دونوں پیر دھوئے۔ پھر فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا اور آپ نے فرمایا جو ایسا وضو کرے اسے کافی ہے۔ لیکن حضرت عثمان سے جو حدیثیں صحاح میں مروی ہیں ان سے تو سر کا مسح ایک بار ہی ثابت ہوتا ہے۔

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو میں دائیں جانب (سے آغاز کرنیکا) بیان

137- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَأُوْا بِمَيَامِنِكُمْ . رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو اپنی دائیں جانب سے آغاز کرو۔ اس حدیث کو چار محدثین نے بیان کیا اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ

وضو سے فارغ ہونے کے بعد کیا کہے

138-عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ

۱۳۷۔ ابو داؤد كتاب اللباس باب في الانتعال ج ۲ ص ۲۱۵، نسائي كتاب باب ابن ماجة ابواب الطهارة باب التيمن في الوضوء ص ۳۳، ابن خزيمة كتاب الطهارة ج ۱ ص ۹۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔

★★ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جو اچھی طرح وضو کرے پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔
اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنیوالوں اور پاکیزہ لوگوں سے بنا دے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

یہ باب موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں ہے

خف ''موزہ'' کے معنی ومفہوم کا بیان

لغت عرب میں لفظ ''خف'' کا معنی ''موزہ'' ہے۔ یہ خفیف سے ہے جس کا لغوی معنی ہے ''ہلکا'' پھرتیلا، اس کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ موزے جوتوں کی بہ نسبت ہلکے ہوتے ہیں اسی وجہ سے انہیں موزے کہا جاتا ہے۔ جبکہ اصطلاح شرع میں چمڑے کے بنے ہوئے وہ موزے جنہیں پہنا جا سکے اور وہ پاؤں میں ٹھہر سکیں وہ موزے کہلاتے ہیں۔

موزوں پر مسح کرنے میں کثرت احادیث وآثار کا بیان

علامہ ابن حجر عسقلانی نے ہدایہ کی تخریج درایہ میں مختلف چھیالیس (۴۶) اسناد ذکر کی ہیں۔ اسی طرح موزوں پر مسح کرنے کے جواز میں کثیر احادیث جن میں مرفوع وغیر مرفوع دونوں کی بکثرت روایات موجود ہیں۔

حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میرے پاس موزوں پر مسح کرنے والا مسئلہ اس طرح آیا ہے جس طرح دن کی روشنی آتی ہے۔ اور ایک روایت یہ بھی آپ سے مروی ہے کہ مجھے اس شخص کے کفر کا خوف ہے جو یہ کہے میں نے موزوں پر مسح والے مسئلہ دیکھا نہیں (جبکہ وہ شخص فقیہ ہو) حالانکہ اس میں تواتر سے آثار موجود ہیں۔

امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے فرمایا: کہ موزوں پر مسح کرنے والی خبر اتنی مشہور ہے کہ اس سے کتاب کے حکم کا نسخ جائز ہو سکتا ہے۔

امام احمد علیہ الرحمہ نے فرمایا: میرے دل میں اس کے سوا نہیں کہ موزوں پر مسح کرنے میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳۸۔ مسلم کتاب الطہارۃ باب الذکر المستحب عقب الوضوء ج ۱ ص ۱۲۲' ترمذی ابواب الطہارات باب مایقال بعد الوضوء ج ۱ ص ۱۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سے چالیس احادیث جن میں مرفوع وغیر مرفوع احادیث ہیں وہ سب روایت کی گئیں ہیں۔
علامہ بن منذر کہتے ہیں کہ امام بصری علیہ الرحمہ نے فرمایا: ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا ہے۔
شیخ ابوعمر بن عبدالبر لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے مسح کا انکار نہیں کیا سوائے حضرت ابن عباس، حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کے (انہوں نے بھی حدیث کی سماعت پر عدم علم کا اظہار کیا نہ انکار کیا۔) کیونکہ صحیح مسلم حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عدم علم کا اظہار یعنی سند احدیث انہوں نے روایت نہیں کی۔ (فتح القدير، ج ۱، ص ۲٦٠، بيروت)

موزوں پر مسح کا بیان

139- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے موزے اتاروں تو آپ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو میں نے ان کو باوضو پہنا تھا۔ پھر آپ نے ان دونوں پر مسح کیا۔ اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا ہے۔

طہارت کاملہ میں امام شافعی واحناف کا اختلاف

علامہ محمود بن مازہ بخاری لکھتے ہیں کہ موزے پر مسح کرنے کی شرط کہ وہ حدث پہننے کے بعد لاحق ہو۔ جو طہارت کاملہ پر طاری ہوا ہو۔ اگر اس نے پہلے پاؤں دھوئے اور موزوں کو پہن لیا اور پھر حدث لاحق ہوا تو مسح کفایت نہیں کرے گا کیونکہ حدث طہارت کاملہ پر طاری نہ ہوا۔ ہمارے نزدیک طہارت کاملہ شرط ہے خواہ موزے پہلے پہنے یا بعد میں پہنے۔
اور مسح دونوں صورتوں میں جائز ہے۔ اگر کسی شخص نے پہلے دونوں پاؤں دھوئے اور موزے پہنے اور پھر مکمل وضو کیا اور پھر حدث لاحق ہوا تو اب اس کے لئے مسح کرنا جائز ہے۔ اور امام شافعی کے نزدیک دونوں پاؤں کو موزے میں داخل کرنے کے لئے طہارت (وضو) شرط ہے۔ کیونکہ امام شافعی کے نزدیک وضو میں ترتیب شرط ہے۔ اور وہ یہاں مفقود ہے اس لئے ان کے نزدیک مسح اس صورت میں مسح جائز نہیں۔ (محیط برہانی فی فقہ نعمانی، ج ۱، ص ۱۵۲، بیروت)

موزوں پر مسح کی مدت کا بیان

140- عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ

۱۳۹. بخاری كتاب الوضوء باب اذا ادخل رجليه ج ۱ ص ۳۳ مسلم كتاب الطهارة باب المسح على الخفين ج ۱ ص ۱۳٤

۱٤٠. مسلم كتاب الطهارة باب التوقيت في المسح على الخفين ج ۱ ص ۱۳٥

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَسَلْہُ فَاِنَّہٗ کَانَ یُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاہُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَھُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَیَوْمًا وَّلَیْلَۃً لِّلْمُقِیْمِ

☆☆ حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تاکہ ان سے موزوں پر مسح کے متعلق پوچھوں تو آپ نے فرمایا تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے سوال کرو پس بے شک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے۔ پس ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مدت مسح مقرر فرمائی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

141- وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْمُقِیْمِ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً وَّلِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَھُنَّ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ ۔ رَوَاہُ ابْنُ الْجَارُوْدِ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَہُ الشَّافِعِیُّ وَالْخَطَّابِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ ۔

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح میں مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن اور تین رات مدت مقرر فرمائی۔ اس حدیث کو ابن جارود اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے بیان کیا اور امام شافعی رحمہ اللہ، خطابی اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

142- وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اِذَا کُنَّا سَفَرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَھُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَۃٍ لٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْخَطَّابِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ وَحَسَّنَہُ الْبُخَارِیُّ ۔

☆☆ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم سوائے جنابت کے تین دن اور تین راتیں موزے نہ اتاریں۔ لیکن پاخانے' پیشاب اور نیند سے موزے نہ اتاریں۔ اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ' نسائی رحمہ اللہ' ترمذی رحمہ اللہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا ترمذی خطابی اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا۔

مدت مسح کے تعین میں فقہی مذاہب اربعہ

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ اگر ہم سفر میں ہوں تو تین دن تین رات تک موزے نہ اتاریں مگر جنابت کے سبب سے اور نہ اتاریں ہم پیشاب پاخانہ یا نیند کے سبب سے ابوعیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے

۱۴۱. المنتقى لابن جارود ص ۳۹' تلخيص الجبير باب المسح على الخفين ج ۱ ص ۱۵۷

۱۴۲. مسند احمد ج ٤ ص ۲۳۹' ۲٤۰ ترمذی ابواب الطهارات باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم ج ۱ ص ۲۷' نسائی كتاب الطهارة باب التوقيت فی المسح علی الخفين للمسافر ج ۱ ص ۳۲' صحيح ابن خزيمه كتاب الطهارة ج ۱ ص ۹۹' تلخيص الحبير باب المسح على الخفين ج ۱ ص ۱۵۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ابوعبداللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے یہ صحیح نہیں ہے علی بن مدینی یحییٰ کے واسطے سے شعبہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مسح کی حدیث ابوعبداللہ جدلی سے نہیں سنی زائدہ منصور سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم ابراہیم تیمی کے حجرے میں تھے ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے ابراہیم تیمی نے ہم سے موزوں پر مسح کے بارے میں حدیث بیان کی وہ عمرو بن میمون سے وہ ابوعبداللہ جدلی سے وہ خزیمہ بن ثابت سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں کہ اس باب میں صفوان بن عسال کی حدیث احسن ہے ابوعیسیٰ فرماتے ہیں یہی قول ہے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد اس کے تھے فقہاء کا جن میں سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کہتے ہیں مقیم ایک دن ایک رات جبکہ مسافر تین دن اور تین رات تک مسح کرسکتا ہے بعض اہل علم کے نزدیک مسح کے لئے کوئی مدت متعین نہیں یہ قول مالک بن انس کا ہے لیکن مدت کا تعین صحیح ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 92)

موزوں کے اوپر یا نیچے سے مسح کرنے میں مذاہب اربعہ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزے کے اوپر اور نیچے مسح کیا ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ کئی صحابہ اور تابعین کا قول ہے اور یہی کہتے ہیں مالک شافعی اور اسحاق اور یہ حدیث معلول ہے اسے ثور بن یزید سے ولید بن مسلم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور پوچھا میں نے اس حدیث کے متعلق ابوزرعہ اور امام محمد بن اسماعیل بخاری سے ان دونوں نے جواب دیا یہ صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ ابن مبارک روایت کرتے ہیں ثور سے اور وہ روایت کرتے ہیں رجاء سے کہ رجاء نے کہا مجھے یہ حدیث حضرت مغیرہ کے کاتب سے پہنچی ہے اور یہ مرسل ہے کیونکہ انہوں نے مغیرہ کا ذکر نہیں کیا۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 93)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا ابوعیسیٰ فرماتے ہیں حدیث مغیرہ حسن ہے اسے عبدالرحمٰن بن ابوالزناد اپنے والد سے وہ عروہ سے اور وہ مغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں سوائے عبدالرحمٰن کے اور یہی قول کئی اہل علم اور سفیان ثوری اور احمد کا ہے امام محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ مالک عبدالرحمٰن بن ابوزناد کو ضعیف سمجھتے تھے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 94)

حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک پشت قدم یعنی موزے کے اوپر مسح کرنا واجب ہے اور موزے کے نیچے یعنی تلوے پر مسح کرنا سنت ہے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کا مسلک یہ ہے کہ مسح فقط پشت قدم یعنی موزے کے اوپر کیا جائے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث جس سے موزے کے دونوں طرف مسح کرنے کا اثبات ہو رہا ہے خود معیار صحت کو پہنچی ہوئی نہیں ہے کیونکہ علماء کرام نے اس کی صحت بارے کلام کیا ہے۔ نیز ایسی احادیث بہت زیادہ منقول ہیں جو اس حدیث کے بالکل برعکس ہیں اور جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسح فقط پشت پر کیا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

جائے لہٰذا عمل اسی حدیث پر کیا جائے گا۔ محدثین کی اصطلاح میں حدیث معلول اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں ایسا سبب پوشیدہ ہو جو اس بات کا مقتضی ہو کہ اس حدیث کے مطابق عمل نہ کیا جائے۔

اس حدیث کے ضعیف ہونے کی دو وجوہات ہیں۔ اول تو یہ کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اس حدیث کی سند کا پہنچنا ثابت نہیں ہے بلکہ اس کی سند بولا وتک جو مغیرہ کے مولی اور کاتب تھے پہنچتی ہے، دوسری وجہ ہے کہ اس حدیث کو ثور ابن یزید نے رجاء ابن حیوۃ سے روایت کیا ہے اور رجاء ابن حیوۃ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب سے روایت کیا ہے حالانکہ رجاء سے ثور کا سماع ثابت نہیں ہے پھر ایک سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مضمون جو (حدیث نمبر۲) حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مختلف سندوں کے ساتھ منقول ہے اور جو معیار صحت کو پہنچی ہوئی ہے اس میں مطلقاً اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا تھا، اوپر نیچے مسح کرنے کی کوئی وضاحت منقول نہیں ہے پھر حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور روایت اس کے بعد آ رہی ہے اس میں صراحت کے ساتھ یہ منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے اوپر مسح کیا۔ لہٰذا معلوم یہ ہوا کہ اس حدیث میں اضطراب ہے اور یہ وہ اسباب ہیں کہ جس کی وجہ سے اس حدیث کو ضعیف کہا جاتا ہے۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (جامع ترمذی وسنن ابوداود)

143- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دین میں رائے کو دخل ہوتا تو موزوں کے اوپر والے حصہ کی بہ نسبت نیچے والے حصے پر مسح کرنا بہتر ہوتا حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح فرماتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

مسح کرنے کے سنت طریقے کا بیان

مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کر کے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں داہنے موزہ کی انگلیوں کے اگلے حصہ پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزہ کی انگلیوں پر رکھے، انگلیاں پوری پوری رکھے صرف سرا نہ رکھے اور انگلیوں کے کھولے ہوئے ٹخنوں کی طرف ٹخنوں سے اوپر کی طرف کھینچے، اگر کوئی الٹا مسح کرے یعنی ٹخنوں کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچے یا دونوں موزوں پر عرض سے مسح کرے تو مسح ہو جاتا ہے مگر سنت کے خلاف ہے مکروہ اور بدعت ہے، اگر ہتھیلی کو رکھ کر یا صرف انگلیوں کو رکھ کر کھینچے تو یہ دونوں صورتیں حسن ہیں اور احسن یہ ہے کہ سارے ہاتھ سے مسح کرے تو جائز مگر مکروہ ہے اور مستحب یہ ہے کہ اندر کی جانب سے مسح کرے مسح میں خطوط کا ظاہر ہونا شرط نہیں البتہ۔ سنت ہے۔ مسح کئی بار کرنا سنت نہیں

۱۴۳۔ ابو داود کتاب الطهارة باب کیف المسح ج:۱ ص ۲۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اوراس کے لئے نیت شرط نہیں ہے۔

۱۴۴- وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ ثَلَاثٌ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيْمِ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ ۔

☆☆ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ مسافر کے لئے تین اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات (مدت مسح ہے) اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کے راوی صحیح کے رجال ہیں۔

مقیم ماسح کے مسافر ہونے کے بعد حکم شرعی فقہ شافعی وحنفی کا موقف ودلائل

علامہ محمود البابرتی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔اس کی تین صورتیں ہیں۔(۱) اس مسح کی مدت کو مسافر والی مدت کے مطابق بالاتفاق شمار کیا جائے گا۔کیونکہ جب اس نے طہارت ٹوٹنے سے پہلے ہی سفر شروع کردیا۔(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اس کو مدت سفر کی طرف نہیں پھیرا جائے گا۔اور یہ اس وقت ہے جب اس نے حدث کے بعد اور مقیم والی مدت پوری ہونے کے بعد سفر شروع کیا۔(۳) اس کی تیسری صورت یہ ہے کہ جب وہ حدث کے بعد مقیم والی مدت سے پہلے مسافر ہوگیا تو احناف کے نزدیک اس کو مسافر والی مدت کی طرف پھیرا جائے گا۔

امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مسح عبادت ہے۔جو اقامت کی حالت میں شروع ہوئی اور ہر عبادت کے لئے حکم ہے کہ وہ جس میں شروع ہو اسی میں رہتی ہے یعنی حکم اقامت میں رہے گا۔لہٰذا اسے سفر کی وجہ سے تبدیل نہ کیا جائے گا۔جس طرح کسی شخص نے روزہ رکھا اور وہ مقیم تھا پھر مسافر ہوگیا۔جس طرح کسی نے شہر میں کھڑی کشتی میں نماز شروع کی اور پھر وہ کشتی سفر پر روانہ ہوگئی۔تو نماز میں مسافر نہ ہوگا اور نہ ہی نماز کو بدلے (قصر) گا۔کیونکہ اقامت کی حالت عزیمت ہے اور سفر کی رخصت کی حالت ہے۔اور جب یہ دونوں عبادت میں جمع ہو جائیں۔تو عزیمت رخصت پر غالب آتی ہے۔

فقہاء احناف کے نزدیک حدیث میں مسافر کے مسح کا حکم مطلق ہے جس میں مقیم ماسح کے مسافر ہونے اور عام مسافروں کے درمیان کوئی فرق بیان نہیں ہوا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ یہاں حکم وقت کے ساتھ متعلق ہے اور اسی طرح کے ہر حکم میں وقت کے آخر کا اعتبار کیا جاتا ہے جس طرح حائض اگر آخر وقت پاک ہوئی تو اس پر اس وقت کی نماز واجب ہے۔

اسی طرح طاہرہ کو نماز کے آخر وقت میں حیض آگیا تو اس وقت کی نماز ساقط ہو جائے گی۔اور مسافر جب آخر وقت میں مقیم ہوگیا تو وہ مدت پوری کرے گا۔اور مقیم جب مسافر ہوا تو اس میں قصر ہے۔

۱۴۴. مسند احمد ج ۶ ص ۲۷' مجمع الزوائد كتاب الطهارة باب التوقيت في المسح على الخفين نقلًا عن الطبراني في الاوسط ج ۱ ص ۲۵۹' كشف الاستار عن زوائد البزار كتاب الطهارة ج ۱ ص ۱۵۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

امام شافعی کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ روزہ اور نماز میں اجزاء نہیں ہوتے۔ اور روزے کا اعتبار "اول الصوم" ہونے کی وجہ سے اقامت کا ہوگا۔ لہٰذا روزہ افطار کرنا اس کے لئے مباح نہ ہوگا۔ اور سفر کے اعتبار سے آخر کا اعتبار کریں گے۔ جس کا تقاضہ یہ ہے کہ روزے کا افطار مباح ہو۔ جبکہ اس صورت میں جانب حرمت کو ترجیح ہوگی۔ اور اسی طرح نماز میں بھی احتیاط کے طور پر جانب اقامت کو ترجیح ہوگی۔ (عنایہ شرح الہدایہ، ج ا، ص ۲۴۶، بیروت)

فقہ حنفی کے مطابق جرابوں پر عدم مسح کے فقہی دلائل کا بیان

جس قسم کے سوتی، اونی یا نائیلون کے موزے، آجکل رائج ہیں، ان پر مسح کرنا ائمہ مجتہدین میں سے کسی کے نزدیک جائز نہیں، ایسے باریک موزوں کے بارے میں تمام مجتہدین اس پر متفق ہیں کہ ان پر مسح کرنا جائز نہیں ہے چنانچہ ملک العلماء کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

فإن كانا رقيقين يشفان الماء، لا يجوز المسح عليهما بالإجماع

پس اگر موزے اتنے باریک ہوں کہ ان میں سے پانی چھن سکتا ہو تو ان پر باجماع مسح جائز نہیں ہے۔ (بدائع الصنائع)

اور علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ولا يجوز المسح على الجورب الرقيق من غزل او شعر بلا خلاف، ولو كان ثخينا يمشى معه فرسخا فصاعدا، فعلى الخلاف. (البحر الرائق)

اس سے معلوم ہوا کہ جن موزوں میں ثخین کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں، یعنی ان میں پانی چھن جاتا ہو، یا وہ کسی چیز سے باندھے بغیر محض اپنی موٹائی کی بناء پر کھڑے نہ رہ سکتے ہوں، یا ان میں ایک کوس تک بغیر جوتے کے چلنا ممکن نہ ہو، ان پر مسح کرنا کسی بھی مجتہد کے مذہب میں جائز نہیں، ہاں جن موزوں میں یہ تینوں شرائط پائی جاتی ہوں، ان پر مسح کے جواز و عدم جواز میں اختلاف ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے سورہ مائدہ میں وضو کا جو طریقہ بیان فرمایا ہے اس میں پوری وضاحت کے ساتھ پاؤں دھونے کا حکم دیا ہے، نہ کہ ان پر مسح کرنے کا لہٰذا قرآن کریم کی اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ وضو میں ہمیشہ پاؤں دھوئے جائیں، اور ان پر مسح کسی صورت میں بھی جائز نہ ہو یہاں تک کہ جب کسی شخص نے چمڑے کے موزے پہنے ہوئے ہوں اس وقت بھی مسح کی اجازت نہ ہو، لیکن چمڑے کے موزوں پر اجازت جو باجماع امت دی گئی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے موزوں پر مسح کرنا اور اسکی اجازت دینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے تواتر سے ثابت ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔ اگر مسح علی الخفین کے جواز پر دو تین حدیثیں ہوتیں تب بھی ان کی بناء پر قرآن کریم پر زیادتی یا اسکا نسخ یا اس کی تقیید جائز نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ مسح علی الخفین کی احادیث معنی متواتر ہیں، اس لئے ان متواتر احادیث کی روشنی میں تمام امت کا اس پر اجماع منعقد ہو گیا کہ قرآن کریم کی آیت میں پاؤں دھونے کا حکم اس صورت کے ساتھ مخصوص ہے جب انسان نے خفین (یعنی چمڑے کے موزے) نہ پہن رکھے ہوں، چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ماقلت بالمسح حتى جاء نى فيه ضوء

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

النھار(البحر الرائق صج) میں مسح علی الخفین کا اس وقت تک قائل نہیں ہوا جب تک میرے پاس روز روشن کی طرح اس کے دلائل نہیں پہنچ گئے۔

اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ادرکت سبعین بدریا من الصحابۃ کلھم کانوا یرون المسح علی الخفین(تلخیص الجبیر ص جو بدائع)

اگر مسح علی الخفین کا حکم ایسے تواتر یا استفاضے کے ساتھ ثابت نہ ہوتا تو قرآن کریم نے پاؤں دھونے کا جو حکم دیا اس میں کسی تخصیص یا تقیید کی گنجائش نہیں تھی، چنانچہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

إنما یخوز نسخ القرآن بالنسبۃ ازا وردت کورد المسح علی الخفین الا استفاضۃ(احکام القرآن للجصاص)

سنت نبویہ سے قرآن کریم کے کسی حکم کو منسوخ (بمعنی مقید) کرنا اسی وقت جائز ہوسکتا ہے جب وہ سنت ایسے تواتر سے ثابت ہو جیسے مسح علی الخفین ثابت ہے

خلاصہ یہ ہے کہ وضو میں پاؤں دھونے کا قرآنی حکم ایسی چیز نہیں ہے جسے دو تین روایتوں کی بنیاد پر کسی خاص حالت کے ساتھ مخصوص کر دیا جائے، بلکہ اس کے لئے ایسا تواتر درکار ہے جیسا مسح علی الخفین کی احادیث کو حاصل ہے۔ الخفین (چمڑے کے موزوں) کے بارے میں تو یہ تواتر موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر مسح خود بھی فرمایا اور دوسروں کو بھی اس کی اجازت دی، لیکن خفین کے سوا کسی چیز پر مسح کرنے کے بارے میں ایسا تواتر موجود نہیں ہے اور خفین کیونکہ عربی زبان میں صرف چمڑے کے موزوں کو کہتے ہیں۔ کپڑے کے موزوں کو خف نہیں کہا جاتا، اس لئے یہ صرف چمڑے ہی کے موزوں کے ساتھ مخصوص رہے گی۔ دوسرے موزوں کے بارے میں قرآن کریم کے اصلی حکم یعنی پاؤں دھونے پر ہی عمل ہو گا۔ ہاں اگر کپڑے کے موزے اتنے ثخین (موٹے) ہوں کہ وہ اپنی خصوصیت اور اوصاف میں چمڑے کے ہم پایہ ہو گئے ہوں، یعنی نہ تو ان میں پانی چھنتا ہو، نہ انہیں کھڑا رکھنے کے لئے کسی بیرونی سہارے کی ضرورت ہو اور انکو پہن کر میل دو میل چل سکتے ہوں تو ایسے موزوں کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہو گیا، بعض فقہاء نے فرمایا کہ چونکہ ایسے موزے چمڑے ہی کے معنی میں آگئے ہیں اس لئے ان پر بھی مسح جائز ہونا چاہیے، اور بعض حضرات نے فرمایا چونکہ مسح کرنا تواتر کے ساتھ صرف خفین (چمڑے کے موزوں) پر ہی ثابت ہے، اس لئے ان پر مسح کرنا درست نہیں، گویا موزے تین قسم کے ہو گئے۔

(۱) چمڑے کے موزے جنہیں خفین کہا جاتا ہے، ان پر مسح باجماع جائز ہے۔

(۲) وہ باریک موزے جو نہ چمڑے کے ہوں، اور نہ ان میں چمڑے کے اوصاف پائے جاتے ہوں، جیسے آجکل کے سوتی، اونی یا نائلون کے موزے، ان کے بارے میں اجماع ہے کہ ان پر مسح جائز نہیں کیونکہ ایسے موزوں پر مسح کرنا ایسے دلائل سے ثابت نہیں جن کی بناء پر پاؤں دھونے کے قرآنی حکم کو چھوڑا جاسکے۔

(۳) وہ موزے جو چمڑے کے تو نہیں ہیں، لیکن ان میں موٹے ہونے کی بناء پر اوصاف چمڑے ہی کے پائے جاتے ہیں۔ ان پر مسح کے جواز میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سارے ذخیرہ حدیث میں یہ کل تین حدیثیں ہیں ایک حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ایک حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے، اور ایک حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے۔ حضرت بلال کی حدیث معجم صغیر طبرانی میں ہے، اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے روایت کی ہے، لیکن حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں کے بارے میں ثابت کیا ہے کہ یہ دونوں سنداً ضعیف ہیں۔ (نصب الرایہ)

اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں تو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے

ليس بالمتصل ولا بالقوى (بذل المجهود) لهٰذا یہ دونوں روایتیں تو خارج از بحث ہیں۔

وكان عبدالرحمن بن مهدى لا يحدث بهذه الحديث لان المعروف عن المغيره ان النبى صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين (بذل المجهود)

حضرت عبد الرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث نہیں بیان کیا کرتے تھے کیونکہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے جو معروف روایتیں ہیں وہ مسح علی الخفین کی ہیں، (نہ کہ جوربین پر مسح کی)

امام نسائی سنن کبریٰ میں لکھتے ہیں۔

لا نعلم احدا تابع انه ابا قيس على هذه الرواية، والصحيح عن المغيره انه عليه السلام مسح على الخفين (نصب الرايه)

یہ روایت ابو قیس کے سوا کسی نے روایت نہیں کی، اور ہمارے علم میں کوئی اور راوی اس کی تائید نہیں کرتا، البتہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت مسح علی الخفین کی ہی ہے۔

اسکے علاوہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ، علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے محدثین نے اس روایت کو ابو قیس اور ھزیل بن شرجیل دونوں کے ضعف کی بنا پر ضعیف قرار دیا ہے، اور علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح صحیح مسلم لکھتے ہیں۔

كل واحد من هولاء لو انفرد قدم على الترمذى، مع ان الجرح مقدم على التعديل، واتفق الحفاظ على تضعيفه، ولا يقبل قول الترمذى انه حسن صحيح (نصب الرايه بحواله بالا)

جن حضرات نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اگر ان میں سے ہر ایک تنہا ہوتا تب بھی وہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ پر مقدم ہوتا، اس کے علاوہ یہ قاعدہ ہے کہ جرح تعدیل پر مقدم ہوتی ہے، اور حفاظ حدیث اسکی تضعیف پر متفق ہیں، لہٰذا امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول کہ، یہ حسن صحیح ہے قابل قبول نہیں۔

اول تو اکثر حفاظ حدیث کے نزدیک یہ حدیث ضعیف اور نا قابل استدلال ہے۔ دوسرے اگر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اسے صحیح مان بھی لیا جائے تو پورے ذخیرہ حدیث میں تنہا یہ ایک روایت ہوگی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جوربین پر مسح کرنا مذکور ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اب آپ غور فرمائیے کہ قرآن کریم نے پاؤں دھونے کا جو صریح حکم دیا ہے اسے صرف اس ایک روایت کی بناء پر کیسے چھوڑ دیا جائے، جب کہ ائمہ حدیث نے اس پر تنقید بھی کی ہے؟ آپ پیچھے دیکھ چکے ہیں کہ مسح علی الخفین کا حکم اسی وقت ثابت ہوا جب اسکی احادیث تواتر کی حد تک پہنچ گئیں، اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر مسح علی الخفین کی احادیث اتنی کثرت کے ساتھ نہ ہوتیں تو پاؤں دھونے کے قرآنی حکم کو چھوڑنے کی گنجائش نہ تھی۔ لیکن مسح علی الجوربین کی احادیث متواتر تو کیا ہوتیں، پورے ذخیرہ حدیث میں اس کی صرف تین روایتیں ہیں جن میں سے دو بالاتفاق ضعیف ہیں اور ایک کو اکثر محدثین نے ضعیف کہا ہے، صرف امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اسے صحیح کہتے ہیں۔ ایسی روایت کی بناء پر قرآن کریم کے کسی حکم میں تخصیص پیدا نہیں کی جاسکتی، چنانچہ امام ابوبکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

والأصل فيه انه قد ثبت أن مراد الآية الغسل على ماقدمنا، فلو لم ترد الآثار المتواترة على النبي صلى الله عليه وسلم في المسح على الخفين لما أجزنا المسح.۔ ولما لم ترد الآثار في جواز المسح على الجوربين في وزن ورودها في المسح على الخفين ابقينا حكم الغسل على مراد الآية (أحكام القرآن للجصاص)

مسئلے کی حقیقت یہ ہے کہ آیت کی اصلی مراد پاؤں دھونا ہے جیسے کہ پیچھے گزر چکا، لہٰذا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح علی الخفین کی متواتر احادیث ثابت نہ ہوتیں تو ہم کبھی مسح علی الخفین کو جائز قرار نہ دیتے۔ اور چونکہ جوربین (کپڑے کے موزوں) پر مسح کی احادیث اس وزنی طریقے سے مروی نہیں ہیں جس وزنی طریقے سے مسح علی الخفین کی احادیث مروی ہیں۔ اس لئے ہم نے وہاں آیت قرآنی کی اصل مراد یعنی پاؤں دھونے کے حکم کو برقرار رکھا ہے اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ جن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے جوربین پر مسح کیا یا اسکی اجازت دی تو ان کے اس عمل کی کیا وجہ تھی؟ اسکا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے ان آثار میں کہیں بھی یہ صراحت نہیں ہے کہ جوربین کپڑے کے باریک موزے تھے، اور جب تک یہ صراحت نہ ہو اس وقت تک ان آثار سے باریک موزوں پر مسح کا جواز کیسے ثابت ہوسکتا ہے؟

چنانچہ مشہور اہل حدیث عالم علامہ شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں۔

ان الجورب يتخذ من الاديم و كذا من الصوف و كذا من القطن ويقال لكل من هذه انه جورب، ومن المعلوم ان هذه الرخصه بهذا العموم لا تثبت الا بعد ان يثبت ان الجوربين الذين مسح عليهما النبي صلى الله عليه وسلم كانا من الصوف الخ (عون المعبود)

یعنی جوربین کھال کے بھی ہوتے ہیں، اون کے بھی اور روئی کے بھی، اور ہر ایک کو جورب کہا جاتا ہے، اور ہر قسم کے موزے پر مسح کی اجازت اس وقت تک ثابت نہیں ہوسکتی جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے جوربین پر مسح فرمایا بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ ثابت ہے کہ ان حضرات نے جن جوربین پر مسح فرمایا وہ یا تو چمڑے کے تھے یا اپنی موٹائی کی وجہ سے چمڑے کے موزوں کی طرح تھے، اور ان میں چمڑے کے موزوں کی صفات پائی جاتی تھیں۔

چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت ہے:

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حدثنا هشيم قال اخبرنا يونس عن الحسن وشعبه عن قتادة عن سعيد بن المسيب والحسن انهما قالا : يمسح علی الجوربين اذا كانا صفيقين (مصنف ابن ابی شيبه)

• حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جرابوں پر مسح جائز ہے، بشرطیکہ وہ خوب موٹی ہوں، واضح رہے کہ ثوب صفیق اس کپڑے کو کہتے ہیں جو خوب مضبوط اور دبیز ہو ملاحظہ ہو قاموس اور مختار الصحاح وغیرہ۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ دونوں جلیل القدر تابعین میں سے ہیں اور انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا عمل دیکھ کر ہی یہ فتویٰ دیا ہے۔

لہٰذا ان حضرات کے عمل اور فتویٰ سے جو بات ثابت ہوئی وہ اس سے زائد نہیں کہ جو موزے بہت موٹے ہونے کی بناء پر چمڑے کے اوصاف کے حامل ہوں، ان پر مسح جائز ہے، اور اس موٹائی کی وضاحت کے لئے میں نے وہ تین شرائط ذکر کی ہیں کہ ایک تو ان میں پانی نہ چھنے دوسرے وہ کسی چیز سے باندھے بغیر اپنی موٹائی کی وجہ سے خود کھڑے رہیں، اور تیسرے یہ کہ ان کو پہن کر میل دو میل چلنا ممکن ہو، ایسے موزے چونکہ چمڑے کے اوصاف کے حامل ہوتے ہیں، اس لئے ان کو بھی اکثر فقہاء نے مسح علی الخفین کی احادیث کی دلالت النص اور مذکورہ آثار صحابہ رضی اللہ عنہ کی بناء پر خفین کے حکم میں داخل کر لیا ہے۔

چنانچہ علامہ ابن الہمام تحریر فرماتے ہیں۔

لاشك ان المسح علی الخف علی خلاف القياس، فلا يصلح الحاق غيره به، الا اذا كان بطريق الدلالة، وهو ان يكون فی معناه، ومعناه الساتر لمحل الفرض الذی هو بعدد متابعة المشی فيه فی السفر وغيره۔ (فتح القدير)

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسح علی الخفین کی مشروعیت خلاف قیاس ہوئی ہے لہٰذا کسی دوسری چیز کو ان پر قیاس نہیں کیا جاسکتا الا یہ کہ وہ دلالۃ النص کے طریقے پر خفین کے معنی میں داخل ہو، اور خفین کے معنی ایک ایسے موزے کے ہیں جنہوں نے پاؤں کو بالکل ڈھانپ رکھا ہو اور ان میں سفر وغیرہ کے دوران مسلسل چلنا ممکن ہو۔

لہٰذا فقہاء نے جوربین پر مسح کرنے کی جو شرائط مقرر کی ہیں، ان کی یہ تعبیر بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے کہ حدیث میں مسح علی الجوربین کی اجازت مطلق تھی، اور انہوں نے اپنی طرف سے شرائط عائد کر کے اسے مقید کر دیا بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اصولی اعتبار سے پاؤں دھونے کے فریضے کو چھوڑ کر مسح کرنے کا حکم اس وقت تک ثابت نہیں ہو سکتا جب تک اس پر احادیث متواترہ موجود نہ ہوں، خفین پر چونکہ ایسی احادیث موجود تھیں، اس لئے وہاں مسح کی اجازت دیدی گئی، لیکن جوربین پر مسح کسی ایسی حدیث سے بھی ثابت نہیں جو متفق علیہ طور پر صحیح ہو، لہٰذا ان پر مسح کی اجازت نہیں دی جاسکتی تھی، الا یہ کہ وہ جوربین خفین کی صفات کے حامل ہو کر خفین کے حکم میں بدلالۃ النص داخل ہو جائیں، اور چونکہ صحابہ رضی اللہ عنہ و تابعین سے ایسے موزوں پر مسح ثابت تھا، اس لئے بیشتر فقہاء نے اسکی اجازت دی، اور خفین کی بنیادی صفات کو مذکورہ تین شرائط کے ذریعے بیان کر دیا۔ اور اس پر تمام ائمہ مجتہدین کا اجماع منعقد ہو گیا۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ساری امت کے تمام فقہاء، تمام محدثین اور تمام مجتہدین کے بارے میں تو یہ الزام ہے کہ ان کے اس قول کا کوئی ماخذ نہیں، حالانکہ ان کے ناقابل انکار دلائل آپ پیچھے دیکھ چکے ہیں اور دوسری طرف اپنا خود اجتہاد یہ ہے کہ بلا وجہ پاؤں پر کپڑا لپیٹ کر اس پر بھی مسح کیا جا سکتا ہے۔ کیا اس لایعنی حرکت کی خاطر پاؤں دھونے کے قرآنی حکم کو ترک کرنے کا بھی کوئی ماخذ ہے؟

جوربین اگر موٹے ہوں تو ان پر مسح کرنے کے تو بعض فقہاء قائل بھی ہیں، لیکن جوتوں پر مسح کرنا تو کسی بھی امام کے مذہب میں جائز نہیں۔ لم یذهب احد من الائمة الی جواز المسح علی النعلین (معارف السنن) ائمہ میں سے کوئی بھی جوتوں پر مسح کرنے کا قائل نہیں۔ (فقہی مقالات)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَبْوَابُ نَوَاقِضِ الْوُضُوْءِ

وضو کو توڑنے والی چیزوں کا بیان

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْخَارِجِ مِنْ اَحَدِ السَّبِيْلَيْنِ

دونوں راستوں میں سے کسی ایک راستہ سے نکلنے والی چیز پر وضو کا بیان

145-عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو حدث لاحق ہو اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ حتیٰ کہ وہ وضو کر لے۔ حضرموت کے ایک شخص نے کہا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدث کیا ہے تو آپ نے فرمایا۔ ہوا کا خارج ہونا چاہے بے آواز ہو یا آواز کے ساتھ۔ اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

شرح

مطلب یہ ہے کہ وضو شک سے نہیں ٹوٹتا، جب تک یقین نہ ہو جائے وضو باقی رہتا ہے یعنی پیٹ میں اگر محض قراقر ہو تو اس شبہ سے کہ شاید ریاح کا اخراج ہو گیا ہو وضو نہیں ٹوٹے گا ہاں جب آواز کے نکلنے یا بو سے یقین ہو جائے کہ ریاح خارج ہو گئی ہے تو جب وضو ٹوٹ جائے گا۔

146-وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِیْ بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَیْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ آپ ہی بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں کچھ پائے پھر اس پر مشکل ہو جائے یہ بات کہ اس سے کوئی چیز نکلی ہے یا نہیں تو وہ ہرگز مسجد سے نہ نکلے حتیٰ کہ وہ آواز سنے یا بو محسوس کرے اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

١٤٥. بخاری کتاب الوضوء باب فی الوضوء ج ۱ ص ۲۵، مسلم کتاب الطھارۃ باب وجوب الطھارۃ للصلوۃ ج ۱ ص ۱۱۸

١٤٦. مسلم کتاب الحیض باب الدلیل علی ان من یتقن ...... الخ ج ۱ ص ۱۵۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

زوال طہارت میں اصل کا قاعدہ فقہیہ

فالاصل الخارج من السبیلین وحکمه زوال طهارة یوجبها الوضوء وعلته خروج النجاسة من البدن والفرع الخارج النجس من غیرهما .(فتح القدیر، نواقض وضوء ج۱، ص ۳۹، بیروت)

اصل "خارج من السبیلین" ہے، اور اس کا حکم طہارت کا زائل ہونا ہے، جس کے باعث وضو واجب ہو جاتا ہے، اس کی علت نجاست کا بدن سے خارج ہونا ہے، اور فرع سبیلین کے علاوہ کہیں سے بھی نجاست کا خارج ہونا ہے۔

خروج ہوا وغیرہ کے سبب نقض وضو پر فقہی بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو حدث ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک وضو نہ کر لے ابو عیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن زید علی بن طلق عائشہ ابن عباس اور ابو سعید سے بھی روایات مذکور ہیں ابو عیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ علماء کا قول ہے کہ وضو اس وقت تک واجب نہیں ہوتا جب تک حدث نہ ہو اور وہ آواز نہ سنے یا بو نہ آئے ابن مبارک کہتے ہیں اگر شک ہو تو وضو واجب نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس حد تک یقین ہو جائے کہ اس پر قسم کھا سکے اور کہا ہے کہ جب عورت کے قبل سے ریح نکلے تو بھی اس پر وضو واجب ہے یہی قول ہے امام شافعی اور اسحاق کا۔

(جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 74)

147– وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا فِيْ حَدِيْثِ الْمَسْحِ لٰكِنْ مِّنْ غَآئِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاٰخَرُوْنَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

★★ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ مسح والی حدیث میں مرفوعاً روایت فرماتے ہیں لیکن پاخانے پیشاب اور نیند سے (وضو ٹوٹ جائیگا) اسے امام احمد رحمہ اللہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا۔

148-عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَئَلَهٗ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّاُ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے مذی بہت زیادہ آتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست اس کا حکم معلوم کرنے سے مجھے شرم آتی تھی کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں تو میں نے مقداد بن اسود سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو۔ مقداد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ مسئلہ) پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ وہ اپنے آلہ تناسل کو دھو کر وضو کر لیا کرے۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

١٤٧۔ مسند احمد ج ٤ ص ٢٣٩، ٢٤٠

١٤٨۔ بخاری کتاب الغسل باب غسل المذی ج ١ ص ٤١، مسلم کتاب الطهارة باب المذی ج ١ ص ١٤٣

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

149- وَعَنْ عَائِشِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ كُنْتُ اَجِدُ مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً فَاَرَدْتُ اَنْ اَسْئَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ ابْنَتُهُ عِنْدِيْ فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ فَاَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْ مِنْهُ الْوُضُوْءُ. رَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عائش بن انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے ممبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں مذی سے بہت شدت پاتا تھا میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں اور آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں تو مجھے آپ سے (برائے راست) پوچھنے سے شرم محسوس ہوئی تو میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا۔ انہوں نے (مسئلہ) پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کافی ہے۔ اس کو حمیدی نے اپنی مسند میں نقل کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

150- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّاُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ایک غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ اس حدیث کو ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّوْمِ

نیند سے متعلق واردشدہ احادیث کا بیان

وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيْثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ فِيْهِ

اس بارے میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے

151- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَهْدِهٖ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَّاَصْلُهٗ فِيْ مُسْلِمٍ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ آپ کے زمانہ اقدس میں عشاء کی نماز کا انتظار کرتے رہتے حتی کہ اونگھ کی وجہ سے ان کے سر جھک جاتے پھر وہ (اسی حال میں) نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا اور اس کی اصل مسلم میں موجود ہے۔

---

١٤٩. مسند حميدی ج ١ ص ٢٣، وسنن نسائی كتاب الطهارة باب ما ينقض الوضوء ومالا ينقض من المذی ج ١ ص ٣٦

١٥٠. صحيح ابن حبان كتاب الطهارة ج ٣ ص ٢٦٦

١٥١. ابو داؤد كتاب الطهارة باب في الوضوء من النوم ج ١ ص ٢٦، ترمذی ابواب الطهارة باب الوضوء من النوم ج ١ ص ٢٤، مسلم كتاب الحيض باب الدليل على ان نوم الجالس...... الخ ج ١ ص ١٦٣

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

152- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُحْتَبِی النَّائِمِ وَلَا عَلَی الْقَائِمِ النَّائِمِ وَلَا عَلَی السَّاجِدِ النَّائِمِ وُضُوْءٌ حَتّٰی یَضْطَجِعَ فَاِذَا اضْطَجَعَ تَوَضَّأَ. رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی الْمَعْرِفَۃِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِی التَّلْخِیْصِ اِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ احتباء کی حالت میں سونے والے پر وضو نہیں اور نہ سجدہ کی حالت میں سونے والے پر وضو ہے۔ حتیٰ کہ وہ پہلو کے بل لیٹ جائے جب وہ پہلو کے بل لیٹ جائے تو وضو کرے۔ اس حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے معرفت میں نقل کیا ہے اور حافظ نے تلخیص میں فرمایا ہے کہ اس کی سند جید ہے۔

وضو کو توڑنے والی نیند کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں سوئے ہوئے تھے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے یا فرمایا لمبے لمبے سانس لینے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سو گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وضو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سوئے اس لئے کہ لیٹ جانے سے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں ابو عیسیٰ کہتے ہیں کہ ابو خالد کا نام یزید بن عبدالرحمن ہے اور اس باب میں حضرت عائشہ اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ سے بھی روایات منقول ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 75)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "آنکھیں سرین کا سربند ہیں چنانچہ آنکھ سو جاتی ہے تو سربند کھل جاتا ہے۔ (دارمی، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 299)

جب انسان جاگتا رہتا ہے تو گویا اس کے مقعد پر بند لگا رہتا ہے جس کی وجہ سے ہوا خارج نہیں ہوتی بلکہ رکی رہتی ہے اور اگر خارج ہوتی ہے تو اس کا احساس ہوتا ہے جب سو جاتا ہے تو چونکہ وہ بے اختیار ہو جاتا ہے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں تو ہوا کے خارج ہونے کا گمان رہتا ہے جس کا اسے یقینی احساس نہیں ہو سکتا اسی لیے نیند کو ناقض وضو کہا جاتا ہے۔

نیند کے سبب وضو کے ٹوٹنے میں فقہی مذاہب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو نیند آ جایا کرتی تھی پھر اٹھ کر نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے صالح بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے ابن مبارک سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو تکیہ لگا کر سوتا ہے فرمایا اس پر وضو نہیں سعید بن عروبہ نے قتادہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس سے حدیث روایت کی ہے اس میں ابو عالیہ کا ذکر نہیں اور نہ ہی اسے مرفوعا روایت کیا ہے نیند سے وضو کے واجب ہونے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔

۱۵۲۔ معرفۃ السنن والآثار کتاب الطھارہ ج ۱ ص ۳۶۹ تلخیص الحبیر ج ۱ ص ۱۲۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اکثر علماء جن میں ابن مبارک سفیان ثوری اور امام احمد شامل ہیں کا قول یہ ہے کہ اگر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر سوئے تو وضو واجب نہیں ہوتا یہاں تک کہ لیٹ کر سوئے بعض اہل علم کے نزدیک اگر اس کی عقل پر نیند غالب ہو جائے تو وضو واجب ہے اسحاق کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بیٹھ کر سوتے ہوئے خواب دیکھے یا نیند کے غلبے کی وجہ سے سرین اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اس پر وضو واجب ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 76)

نیند کے ناقض وضو ہونے میں فقہی تصریحات کا بیان

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ نیند (۱) دو شرطوں سے ناقضِ وضو ہوتی ہے: اول یہ کہ دونوں سرین اس وقت خوب جمے نہ ہوں دوسرے یہ کہ ایسی ہیئات پر سویا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع نہ ہو۔ جب یہ دونوں شرطیں جمع ہوں گی تو سونے سے وضو جائیگا اور ایک بھی کم ہے تو نہیں، مثلاً:

(۱) دونوں (۲) سرین زمین پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے کرسی کی نشست اور ریل کی تپائی بھی اس میں داخل ہے۔

اقول مگر (۳) یورپین ساخت کی کرسی جس کے وسط میں ایک بڑا سوراخ اسی مہمل غرض سے رکھا جاتا ہے اس سے مستثنیٰ ہے اس کی نشست مانع حدث نہیں ہوسکتی۔

(۲) دونوں سرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ ساقوں پر محیط ہیں جسے عربیہ میں احتبا کہتے ہیں خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر ہوں اگرچہ سر گھٹنوں پر رکھا ہو۔ (۳) دو زانو سیدھا بیٹھا ہو۔ (۴) چار زانو پالتی مارے یہ صورتیں خواہ زمین پر ہوں یا تخت یا چارپائی پر یا کشتی یا شقدف یا شبری یا گاڑی کے کھٹولے میں۔ (۵) گھوڑے (۴) یا خچر وغیرہ پر زین رکھ کر سوار ہے۔

(۶ و ۷) ننگی پیٹھ پر (۱) سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا یا راستہ ہموار ہے۔ ظاہر ہے کہ ان سب صورتوں میں دونوں سرین جمے رہیں گے لہذا وضو نہ جائیگا اگرچہ کتنا ہی غافل ہو جائے اگرچہ سر بھی قدرے جھک گیا ہو نہ اتنا کہ سرین نہ جمے رہیں اگرچہ (۲) دیوار وغیرہ کسی چیز پر ایسا تکیہ لگائے ہو کہ وہ شے ہٹا لی جائے تو یہ گر پڑے یہی ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل مذہب وظاہر الروایۃ ومفتی بہ وصحیح ومعتمد ہے اگرچہ ہدایہ وشرح وقایہ میں حالت تکیہ کو ناقض وضو لکھا۔ (۸) کھڑے کھڑے سو گیا۔ (۹) رکوع کی صورت پر۔

(۱۰) سجدۂ مسنونہ مردان کی شکل پر کہ پیٹ رانوں اور رانیں ساقوں اور کلائیاں زمین سے جدا ہوں اگرچہ یہ قیام وہیئات رکوع وسجود غیر نماز میں ہو اگرچہ سجدہ کی اصلانیت بھی نہ ظاہر ہے کہ یہ تینوں صورتیں غافل ہو کر سونے کی مانع ہیں تو ان میں بھی وضو نہ جائے گا۔ (۱۱) اکڑوں (۴) بیٹھے سویا۔ (۱۲، ۱۳، ۱۴) چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر۔ (۱۵) ایک کہنی پر تکیہ لگا کر۔ (۱۶) بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اُٹھے ہوئے ہیں۔ (۱۷) ننگی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال میں اتر رہا ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اقول فقیر گمان کرتا ہے (۵) کہ کاٹھی بھی تنگ پیٹھ کے مثل ہے اور وہ یورپین وضع کی کاٹھیاں جن کے وسط میں اس لئے خلا رکھتے ہیں مانع حدث نہیں ہوسکتیں اگر چہ راہ ہموار ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۸) دوزانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا ہے کہ دونوں سرین جمے نہ رہے ہوں۔ (۱۹) اسی طرح اگر چار زانو ہے اور سر رانوں یا ساقوں پر ہے۔ (۲۰) سجدۂ غیر (۶) مسنونہ کی طور پر جس طرح عورتیں گھری بن کر سجدہ کرتی ہیں اگر چہ خود نماز یا اور کسی سجدہ مشروعہ یعنی سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر میں ہو ان دس صورتوں میں دونوں شرطیں جمع ہونے کے سبب وضو جاتا رہے گا اور جب اصل مناط بتا دیا گیا تو زیادہ تفصیل صور کی حاجت نہیں ان دونوں شرطوں کو غور کرلیں جہاں مجتمع ہیں وضو نہ رہے گا ورنہ ہے البتہ فتاوی امام قاضی خان میں فرمایا کہ تنور (۷) کے کنارے اُس میں پاؤں لٹکائے بیٹھ کر سونے سے بھی وضو جاتا رہتا ہے کہ اُس کی گرمی سے مفاصل ڈھیلے ہوجاتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج ۱، ص، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الدَّمِ

خون (نکلنے) سے وضو (کے لازم ہونیکا) بیان

153-عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَہٗ قَیْءٌ اَوْ رُعَافٌ اَوْ قَلْسٌ اَوْ مَذْیٌ فَلْیَنْصَرِفْ فَلْیَتَوَضَّأْ ثُمَّ لْیَبْنِ عَلٰی صَلٰوتِہٖ وَھُوَ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَتَکَلَّمُ ۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ مقال وتقدم حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا فِیْ باب الاستحاضۃ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے قے یا نکسیر یا کھانے یا پانی کی قے یا مذی آجائے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز سے پھر جائے وضو کرنے اور اپنی نماز پر بنا کرے اور وہ اس دوران گفتگو نہ کرے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند میں کلام ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث استحاضہ کے باب میں گزر چکی۔

شرح

حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ ہر بہنے والے خون سے وضو لازم آتا ہے یعنی اگر بدن کے کسی بھی حصہ سے خون نکلا اور نکل کر اس حصہ تک بہہ گیا جس کا دھونا وضو اور غسل میں ضروری ہوتا ہے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا چنانچہ یہ حدیث امام صاحب کے مسلک کی دلیل ہے، امام صاحب کے علاوہ دیگر ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر خون، پیشاب یا پاخانہ کے راستہ سے نکلے تو وضو ٹوٹ جائے گا اس کے علاوہ کسی دوسری جگہ سے نکلا تو نہیں ٹوٹے گا۔ حضرت دارقطنی اس حدیث میں کلام فرما رہے ہیں، ان کا کہنا یہ ہے کہ حضرت عمر ابن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہ تو تمیم داری سے سنا ہے اور نہ انہیں دیکھا ہے اس لئے حدیث مرسل ہے، نیز اس حدیث کے دو راوی یزید بن خالد اور یزید بن محمد کے مجہول میں گویا ان کا مقصد اس کلام سے یہ ہے کہ جس حدیث میں یہ کلام ہو اس کو امام صاحب کا اپنے مسلک کی دلیل بنانا کوئی وزنی بات نہیں ہے۔

۱۵۳۔ ابن ماجة کتاب الصلوة باب ما جاء فی البناء علی الصلوة ص ۸۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہم اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ حدیث مرسل نہ صرف یہ کہ ہمارے ہی نزدیک بلکہ جمہور علماء کے نزدیک بھی دلیل اور حجت بن سکتی ہے اسی طرح یزید ابن خالد اور یزید بن محمد کے مجہول ہونے میں بھی اختلاف ہے بعض حضرات نے تو انہیں مجہول قرار دیا ہے جیسا کہ دار قطنی فرما رہے ہیں مگر بعض حضرات نے انہیں مجہول نہیں کہا ہے اس سے قطع نظر امام صاحب کی اصل دلیل تو یہ حدیث ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مَنْ قَاءَ اَوْ رَعُفَ اَوْ اَمْذٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَبْنِ عَلٰى صَلٰوتِهٖ مَالَمْ يَتَكَلَّمْ ۔ (کذا فی الہدایہ) "اگر کسی آدمی نے اپنی نماز میں قے کی یا اس کی نکسیر پھوٹی یا مذی نکلی تو اس کو چاہئے کہ وہ نماز سے نکل کر آئے اور پھر وضو کرے اور جب تک کہ کلام نہ کرے اسی نماز پر بناء کرے۔" نیز ابوداؤد میں بھی اس مضمون کی حدیث منقول ہے لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ پیشاب اور پاخانہ کے مقام کے علاوہ بدن کے کسی دوسرے حصے سے بھی خون نکلے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

154– وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ اِذَا رَعُفَ رَجَعَ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ثُمَّ رَجَعَ وَبَنٰى عَلٰى مَا قَدْ صَلّٰى– رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب انہیں نکسیر آتی تو لوٹ جاتے، وضو کرتے اور گفتگو نہ کرتے اور پھر لوٹ کر اس نماز پر بنا کرتے جو پڑھ چکے ہوتے اس حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

155– وَعَنْهُ قَالَ اِذَا رَعُفَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ اَوْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ اَوْ وَجَدَ مَذْيًا فَاِنَّهٗ يَنْصَرِفُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ عَلٰى مَا مَضٰى مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کو نماز میں نکسیر آئے یا اس پر قے غالب آ جائے یا وہ مذی پائے تو وہ (نماز) سے پھر جائے اور وضو کرے پھر لوٹ کر اپنی باقی نماز کو اس نماز کے مطابق پورا کرے جو گزر چکی جب تک اس نے گفتگو نہ کی ہو۔ اسے عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ

قے سے وضو (کے لازم ہونے) کا بیان

156– عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ ۔ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ

١٥٤. سنن الكبرىٰ كتاب الصلوة باب يبني من سبعة الحديث...... الخ ص ٢٥٩

١٥٥. مصنف عبد الرزاق كتاب الصلوة باب الرجل يحدث ثم يرجع قبل ان يتكلم ج ٢ ص ٣٣٩

١٥٦: ترمذى ابواب الطهارات باب الوضوء من القيء والرعاف ج ١ ص ٢٥، ابو داؤد كتاب الصيام باب الصائم يستقي عامداً ج ١ ص ٣٢٤

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ أَحَادِيثُ الْبَابِ فِي الْبَابِ السَّابِقِ .

★★ حضرت معدان بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو قے آئی تو آپ ﷺ نے وضوفرمایا (حضرت معدان فرماتے ہیں) پھر میری ملاقات دمشق کی مسجد میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے ان کے سامنے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا ابودرداء نے سچ کہا میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی ڈالا تھا۔

اس حدیث کو اصحاب ثلثہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے اور گزشتہ باب میں اس باب کی احادیث گزر چکی ہیں۔

قئے کے منہ بھر ہونے یا نہ ہونے کی تعریف کا بیان

علامہ محمود بخاری لکھتے ہیں امام حسن بن زیاد فرماتے ہیں کہ اگر قئے اس طرح آئے جس کو روکنا اور قابو کرنا انسان کے بس میں نہ ہو تو وہ منہ بھر قئے ہوگی اور اگر قئے اس طرح کی ہے کہ انسان اس کو روک سکتا ہے اور قابو کر سکتا ہے تو وہ منہ بھر قئے نہیں۔

جبکہ بعض مشائخ نے اس میں اضافہ کیا ہے کہ وہ قئے جسے انسان نہ روک سکتا ہو اور نہ ہی اس پر قابو پا سکتا ہو مگر تکلیف کے ساتھ اسے قابو کرنا ممکن ہو تو وہ منہ بھر نہ ہوگی اور جس قئے کو تکلیف کے ساتھ بھی قابو کرنا ممکن نہ ہو وہ منہ بھر کر ہوگی۔ اور کثیر مشائخ فقہاء نے بھی اسی قول کو صحیح قرار دیا ہے۔ جبکہ شمس الائمہ حلوانی فرماتے ہیں کہ قئے کے منہ بھر ہونے یا نہ ہونے کا اعتبار صاحب قئے کے حال پر چھوڑ دیں گے کہ اگر اس کے دل میں یہ خیال ہوا کہ وہ منہ بھر تھی تو وہ منہ بھر ہوگی۔

(المحيط البرهاني في الفقه النعماني، ج ١، ص ٣٢، بيروت)

قئے اور نکسیر وغیرہ سے وضو کے ٹوٹ جانے میں فقہی مذاہب اربعہ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قے کی اور وضو کیا پھر جب میری ملاقات ثوبان سے دمشق کی مسجد میں ہوئی اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا سچ کہا ابودرداء نے اس لئے کہ میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے لئے پانی ڈالا تھا اور اسحاق بن منصور نے معدان بن طلحہ کہا ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی کہتے ہیں اکثر صحابہ و تابعین سے مروی ہے وضو کرنا قے اور نکسیر سے۔ اور سفیان ثوری ابن مبارک اور احمد اسحاق کا یہی قول ہے اور بعض اہل علم نے کہا جن میں امام مالک اور امام شافعی بھی ہیں کہ قے اور نکسیر سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

حسن بن معلم نے اس حدیث کا بہت اچھا کہا ہے اور حسین کی روایت کردہ حدیث اس باب میں زیادہ صحیح ہے اور معمر نے یہ حدیث روایت کی یحیٰی بن کثیر سے اور اس میں غلطی کی ہے وہ کہتے ہیں یحیٰی بن ولید ہے وہ خالد بن معدان سے وہ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس سند میں اوزاعی کا ذکر نہیں کیا اور کہا کہ خالد بن معدان سے روایت ہے جبکہ معدان بن ابوطلحہ صحیح ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 83)

امام ترمذی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قئے کی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اور وضو فرمایا۔

علامہ ابن محمود بابرتی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ خون اور پیپ جب زندہ انسان کے بدن سے بہہ نکلیں تو یہ ناقض وضو ہیں حضرات صحابہ کرام میں سے عشرہ مبشرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، زید بن ثابت اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم اور جلیل القدر تابعین کا یہی مذہب ہے اور ان اسلاف نے خروج کی قید کے ساتھ معلق کیا ہے کیونکہ نفس ''دم'' یا پیپ'' غیر ناقض وضو ہیں لیکن جب یہ دونوں خارج ہوں گے تو ناقض وضو ہیں۔لہٰذا ان میں صفت خروج کا پایا جانا ضروری ہے۔اور زندہ آدمی کے بدن سے خروج کو اسی لئے بیان کیا گیا ہے کہ جب یہ دونوں مردہ آدمی کے جسم سے خارج ہوں تو ناقض وضو یا غسل نہیں ہیں بلکہ صرف اسی جگہ کو دھویا جائے گا جہاں سے ان کا خروج ہوا۔اس کا بیان عنقریب واجبات غسل میں آئے گا۔

تجاوز کی شرائط اس لئے بیان ہوئی ہیں کہ محض نجاست کا ظاہر ہونا نجس نہیں ہے بلکہ جب ان کا خروج اس جگہ کی طرف ہو جس کو طہارت کا حکم شامل ہے تب یہ نجس ہوں گے۔ورنہ نہیں۔ (عنایہ شرح ہدایہ، ج ۱، ص ۴۵، بیروت)

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الضِّحْكِ

ہنسنے سے وضو (کے لازم ہونے) کا بیان

157- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَتَرَدّٰى فِیْ حُفْرَةٍ كَانَتْ فِی الْمَسْجِدِ وَكَانَ فِیْ بَصَرِهٖ ضَرَرٌ فَضَحِكَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُّعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَيُعِيْدَ الصَّلٰوةَ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْكَبِيْرِ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ وَّالْاِرْسَالُ صَحِيْحٌ فِی الْبَابِ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس گڑھے میں گر گیا جو مسجد میں تھا اور ان کی بینائی میں کچھ نقص تھا تو اکثر لوگ حالت نماز میں ہنس پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جو ہنسا ہے وہ وضو اور نماز کا اعادہ کرے اسے طبرانی نے کبیر میں نقل فرمایا اور اس کے رجال ثقہ ہیں اور اس باب میں مرسل روایت صحیح ہے۔

158- وَعَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِیِّ اَنَّ اَعْمٰى تَرَدّٰى فِیْ بِئْرٍ وَّالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ يُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ضَحِكَ مِنْهُمْ اَنْ يُّعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَيُعِيْدَ الصَّلٰوةَ . رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِیْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ .

☆☆ حضرت ابوالعالیہ ریاحی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک اندھا شخص کنویں میں گر گیا اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے تو جو لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ان میں سے کچھ ہنس پڑے تو

---

۱۵۷. مجمع الزوائد کتاب الطهارة باب الوضوء من الضحك نقلًا عن الطبراني في الكبير ج ۱ ص ۲٤٦

۱۵۸. مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوة باب الضحك والتبسم في الصلوة ج ۲ ص ۳۷٦

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ان میں سے جو ہنسا نبی پاک ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ وضو اور نماز کا اعادہ کریں اس حدیث کو عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں بیان فرمایا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

قہقہہ کے سبب وضو کے ٹوٹ جانے کا فقہی بیان

حضرت معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز پڑھ رہے تھے اس وقت ایک نابینا نماز پڑھنے آیا وہ ایک گڑھے میں گر گیا تو نمازی ہنسنے لگے حتیٰ کہ انہوں نے قہقہہ لگایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: تم میں سے جو قہقہہ لگا کر ہنسا ہے وہ وضو اور نماز دونوں دہرائے۔

(سنن دار قطنی، ۶۱۱، تحقیق ابن جوزی، ۲۳۹، خلافیات بیہقی ج ۱ ص ۳۸۲، ابن حبان، طبرانی، ابوداؤد بتصرف اسنادھا)

امام دار قطنی ۶۸ مختلف اسناد سے احادیث لائے ہیں جن کا مفاد یہ ہے کہ قہقہہ فی الصلوٰۃ میں نماز و وضو کا اعادہ ہے جبکہ ضحک میں وضو نہیں۔ عن جابر قال لیس فی الضحك وضوء۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ضحک میں وضو نہیں۔ (سنن دار قطنی، ج ۱، ص ۱۷۲، دارالمعرفہ بیروت)

ہمارے نزدیک قہقہہ ناقض وضو اور ناقض صلوٰۃ دونوں ہے۔ اس کی دلیل مذکورہ حدیث اور اسی طرح ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ سات چیزوں کے سبب وضو کا اعادہ کیا جائے ان میں سے ایک نماز میں قہقہہ ہے۔ علمائے اصول حدیث نے اس حدیث کو مرسل اور مسند تسلیم کیا ہے۔ اور فقہاء احناف اور جمہور کے نزدیک مرسل حدیث حجت ہے۔ اور جو روایت مسند ہے وہ حضرت عبد اللہ بن عمر، معبد خزاعی، ابوہریرہ، جابر، انس، عمران بن حصین اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم صحابہ کرام ہیں۔ اور علمائے تخریج نے اسناد کے تمام طرق بیان کیے ہیں۔ (شرح الوقایہ، ج ۱، ص ۳۱، بیروت)

قہقہہ کے ناقض وضو ہونے یا نہ ہونے میں فقہی مذاہب

امام مالک و امام شافعی فرماتے ہیں کہ قہقہہ ناقض وضو نہیں ہے۔ کیونکہ قہقہہ سے کوئی نجاست خارج نہیں ہوتی۔ ان ائمہ کا استدلال اس حدیث سے بھی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نماز میں ہنستا ہے انہوں نے کہا وہ شخص نماز دہرائے وضو نہ دہرائے۔ (معرفۃ السنن والآثار، ج ۱، ص ۲۴۳، دارالکتب العلمیہ بیروت)

ان ائمہ کی تیسری دلیل یہ ہے کہ نماز جنازہ، سجدہ تلاوت اور نماز سے باہر آپ بھی قہقہہ کو حدث نہیں مانتے۔ لہٰذا اسی طرح یہ نماز میں بھی حدث نہیں ہوگا اور جب حدث نہیں تو ناقض وضو بھی نہیں۔

احناف کی طرف سے جواب یہ ہے ہماری ذکر کردہ حدیث قولی ہے جو امام شافعی و امام مالک کے مؤقف پر بیان کردہ اثر اور ان کے قیاس سے زیادہ قوی ہے لہٰذا صحیح یہ ہے کہ قہقہہ ناقض نماز اور ناقض وضو ہے۔ اور دونوں کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔

علامہ محمود بخاری ابن مازہ لکھتے ہیں۔ قہقہہ جب خارج نماز ہو تو وہ ناقض وضو نہیں کیونکہ قہقہہ کا ناقض وضو ہونا حدیث سے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سمجھا گیا ہے۔ جو کہ قیاس کے خلاف ہے کیونکہ قیاس تو یہ چاہتا ہے کہ وضو اسی وقت ٹوٹتا ہے جب خروج نجاست پایا جائے جو قہقہہ میں نہیں۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ حالت نماز میں انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجات کرتا ہے جس میں تعظیم واجب ہے لہٰذا قہقہہ بارگاہ میں حدث ہوگا کیونکہ اس حالت میں تعظیم کے خلاف ہے۔

نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت میں قہقہہ ناقض وضو نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث میں قہقہہ صلوٰۃ مطلق کے لئے ناقض وضو وارد ہوا ہے جبکہ نماز جنازہ صلوٰۃ مطلقہ نہیں۔ نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت میں قیاس کریں گے کہ خروج نجاست ہوگا تو وضو ٹوٹے گا ورنہ نہیں۔ (المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، ج ۱ ص ۴۰، بیروت)

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَسِّ الذَّكَرِ

عضو مخصوص کو چھونے سے وضو کا بیان

159- عَنْ بُسْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا واخرون وَصَحَّحَهٗ احمد والتِّرْمِذِيُّ والدارقطني والبيهقي وفي الباب احاديث اُخر

★★ حضرت بسرہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب اپنے آلہ تناسل کو چھوئے تو اسے چاہئے کہ وہ وضو کرے۔ اسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں بیان فرمایا اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا اور اس بارے میں دیگر روایات بھی ہیں۔

شرح

امام ابو عیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کی مثل کئی حضرات نے ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ بسرہ سے روایت کرتے ہیں ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے یہ روایت ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے ہم سے اسے اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابو اسامہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے ابو زناد نے بھی یہ حدیث عروہ سے روایت کی ہے ہم سے یہ حدیث علی بن حجر نے بیان کی ہے عبد الرحمٰن بن ابو الزناد بھی اپنے والد سے وہ عروہ سے وہ بسرہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں صحابہ و تابعین میں سے اکثر کا یہی قول ہے اور تابعین میں سے اکثر کا قول ہے جن میں اوزاعی شافعی اور احمد اور اسحاق بھی ہیں محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ اس باب میں صحیح حدیث بسرہ کی ہے اور ابو زرعہ کا قول یہ ہے کہ اس

۱۵۹۔ مؤطا امام مالک کتاب الطھارۃ باب الوضوء من مس الفرج ص ۳۰، ترمذی ابواب الطھارات باب الوضوء من مس الذکر ج ۱ ص ۲۵، مسند احمد ج ۶ ص ۴۰۶، دار قطنی کتاب الطھارۃ باب ماروی فی مس القبل والدبر والذکر ...... الخ ج ۱ ص ۱۴۷ سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الطھارۃ باب الوضوء من مس الذکر ج ۱ ص ۱۲۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

باب میں صحیح حدیث ام حبیبہ کی حدیث ہے وہ روایت کی ہے علاء بن حارث نے مکحول سے انہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے لیکن امام بخاری نے فرمایا کہ مکحول کو عنبسہ بن ابی سفیان سے سماع نہیں اور مکحول نے روایت کی ہے کسی شخص کے واسطے سے عنبسہ سے اس حدیث کے علاوہ گویا کہ امام بخاری کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں۔

مس ذکر کے سبب وضو واجب نہ ہونے کا بیان

160- وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مَسَسْتُ ذَكَرِي أَوْ قَالَ رَجُلٌ يَمَسُّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلٰوةِ أَعَلَيْهِ وُضُوْءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَزْمٍ وَقَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُوَ أَحْسَنُ مِنْ حَدِيْثِ بُسْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا۔

★★ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے آلہ تناسل کو چھوا یا اس نے کہا کہ کوئی شخص نماز میں اپنے عضو مخصوص کو چھوتا ہے کیا اس پر وضو لازم ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو تیرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ اسے اصحاب خمسہ نے روایت کیا ابن حبان' طبرانی اور ابن حزم نے اسے صحیح قرار دیا اور ابن مدینی نے کہا ہے کہ یہ حدیث بسرہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

161- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِي مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ عضو مخصوص کو چھونے میں وضو کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

162- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَا أُبَالِيْ أَنْفِيْ مَسَسْتُ أَوْ أُذُنِيْ أَوْ ذَكَرِيْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَفِيْ إِسْنَادِهٖ لِيْنٌ۔

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اپنے ناک یا کان کو چھوؤں یا اپنے ذکر کو۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

163- وَعَنْ أَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنِّيْ أَحُكُّ جَسَدِيْ وَأَنَا فِيْ

۱۶۰. ابو داؤد کتاب الطهارة باب الرخصة من ذلك ج ۱ ص ۲۴ ترمذی ابواب الطهارات باب ترك الوضوء من مس الذكر ج ۱ ص ۲۵' نسائی کتاب الطهارة باب ترك الوضوء من ذلك ج ۱ ص ۳۸' ابن ماجة ابواب الطهاره باب الرخصة في ذلك ص ۳۷' مسند احمد ج ٤ ص ۲۳' تلخيص الحبير باب الاحداث ج ۱ ص ۱۲۵' معجم كبير للطبراني ج ۸ ص ٤٠١' صحيح ابن حبان كتاب الطهاره ج ۳ ص ۱٦۹' محلی ابن حزم کتاب الطهارة باب مس الرجل ذكر نفسه خاصة ...... الخ ج ۱ ص ۱۹۶

۱۶۱. طحاوی کتاب الطهارة باب الوضوء لمس الفرج ج ۱ ص ۵۹

۱۶۲. طحاوی کتاب الطهارة باب الوضوء بمس الفرج ج ۱ ص ۵۹

۱۶۳. مؤطا امام محمد باب الوضوء من مس الذكر ص ۵۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الصَّلٰوۃِ فَاَمَسُّ ذَکَرِیْ فَقَالَ اِنَّمَا ھُوَ بَضْعَۃٌ مِّنْکَ - رَوَاہُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِی الْمُوَطَّا وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ۔

★ حضرت ارقم بن شرجیل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ میں اپنے بدن کو کھجاتا ہو اس حال میں کہ میں نماز میں ہوتا ہوں تو اپنے عضو مخصوص کو چھو جاتا ہوں تو آپ نے فرمایا وہ تو تیرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔

اس کو محمد بن حسن نے موطا میں بیان کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

164- وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ: قَالَ حُذَیْفَۃُ بْنُ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ مَسِّ الذَّکَرِ مِثْلُ اَنْفِکَ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ فِی الْمُوَطَّا وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت براء ابن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے عضو مخصوص کو چھونے کے بارے میں کہا کہ وہ تیرے ناک کی طرح ہے۔

165- وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَیَحِلُّ لِیْ اَنْ اَمَسَّ ذَکَرِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اِنْ عَلِمْتَ اَنَّ مِنْکَ بَضْعَۃً نَجِسَۃً فَاقْطَعْھَا ۔ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ فِی الْمُوَطَّا وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کیا میرے لئے جائز ہے کہ میں حالت نماز میں اپنے عضو مخصوص کو چھوؤں تو آپ نے فرمایا اگر تو سمجھتا ہے کہ وہ تیرے بدن کا ایک نجس ٹکڑا ہے تو اسے کاٹ دو۔ اسے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں بیان فرمایا اور اس کی سند حسن ہے۔

166- وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ مَسِّ الذَّکَرِ فَقَالَ اِنَّمَا ھُوَ بَضْعَۃٌ مِّنْکَ ۔ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ان سے عضو مخصوص کو چھونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تیرے بدن کا حصہ ہے۔

اسے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

167- وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ خَمْسَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَحُذَیْفَۃُ بْنُ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ اَنَّھُمْ کَانُوْا لَا یَرَوْنَ فِیْ مَسِّ الذَّکَرِ وُضُوْءًا ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَرِجَالُہٗ ثِقَاتٌ ۔

★★ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ صحابہ سے بیان فرماتے ہیں جن میں حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ

۱۶۴۔ مؤطا امام محمد باب الوضوء من مس الذکر ص ۵۵

۱۶۵۔ مؤطا امام محمد باب الوضوء من مس الذکر ص ۵۸

۱۶۶۔ مؤطا امام محمد باب الوضوء من مس الذکر ص ۵۸

۱۶۷۔ طحاوی کتاب الطھارۃ باب الوضوء بمس الفرج ج ۱ ص ۵۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور ایک اور شخص ہیں کہ وہ عضو مخصوص کو چھونے میں وضو کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

مس ذکر کے ناقض وضو نہ ہونے میں فقہ شافعی وحنفی کے اختلاف کا بیان

حضرت طلق بن علی المرتضی) اسم گرامی طلق بن علی اور کنیت ابوعلی ہے ان کی حدیثیں ان کے بیٹے قیس سے مروی ہیں۔ (فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ وضو کرنے کے بعد اگر کوئی آدمی اپنے ذکر کو چھوئے (تو کیا حکم ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ بھی تو آدمی کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام محی السنۃ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے اس لئے کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے کے بعد اسلام لائے ہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث منقول ہے کہ جب تم میں سے کسی کا ہاتھ اپنے ذکر پر پہنچ جائے اور ہاتھ و ذکر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو اس کو چاہئے وضو کرے۔" (شافعی، دارقطنی اور سنن نسائی نے بسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے جس میں لَیْسَ بَیْنَہ، وَبَیْنَھَا شَیْیءٌ کے الفاظ مذکور ہیں۔ (مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 303)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح بدن کے گوشت کے دیگر ٹکڑے مثلاً ہاتھ پاؤں کان ناک وغیرہ ہیں اسی طرح ذکر بھی بندہ کے گوشت ہی کا ایک ٹکڑا ہے اور جب ان دوسرے ٹکڑوں اور حصوں کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو پھر ذکر کے چھو جانے سے کیوں وضو ٹوٹے گا لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ مس ذکر ناقض وضو نہیں ہے۔ امام محی السنہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول دراصل حضرات شوافع کی ترجمانی ہے اس کا مطب یہ ہے کہ حضرت ابوہریرۃ وطلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بہت بعد اسلام لائے ہیں، کیونکہ حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کے فوراً بعد جب کہ مسجد نبوی کی تعمیر ہو رہی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن ۷ ھ میں غزوہ خیبر کے موقع پر اسلام لائے ہیں اس لئے حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سننا پہلے ہوا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سننا بعد میں ہوا ہوگا، لہٰذا حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث منسوخ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ناسخ ہوئی۔

حنفیہ جواب دیتے ہیں کہ حضرت طلق کے اسلام لانے کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث سنی بھی بعد میں ہو شوافعہ کا یہ دعوی تو جب صحیح ہو سکتا ہے کہ یہ بھی ثابت ہو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے ہی حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتقال فرما چکے تھے یا یہ کہ اپنے وطن کو چلے گئے تھے کہ پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کبھی حاضر نہیں ہوئے، اس

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

لئے کہ اگر حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے انتقال فرما جاتے ہیں یا اپنے وطن کو واپس لوٹ جاتے تو پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے بعد کچھ نہیں سن سکتے تھے مگر اب تو یہ ممکن ہے کہ حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے بعد ہی سنی ہو لہٰذا شوافع کا یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ حضرت مظہر نے ایک اچھی اور فیصلہ کن بات کہہ دی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں حدیثوں میں تعارض ہو گیا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث سے تو ثابت ہو رہا ہے کہ مس ذکر ناقض وضو ہے اور حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مس ذکر کو ناقض وضو نہیں کہتی لہٰذا اس تعارض کی شکل میں ہمیں چاہیے کہ ہم دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال کی طرف رجوع کریں چنانچہ بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مثلاً حضرت علی، حضرت عبداللہ ابن مسعود، حضرت ابودرداء حضرت حذیفہ اور حضرت عمر فاروق رضوان اللہ علیہم اجمعین کے یہ اقوال ثابت ہیں کہ ذکر چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اس لئے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حنفیہ ہی کا مسلک صحیح ہے کہ مس ذکر ناقض وضو نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے) سے وضو کا بیان

168- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم ان چیزوں کے (کھانے) سے وضو کرو جسے آگ نے چھوا ہو۔ اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

169- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ان چیزوں سے وضو کرو جسے آگ نے چھوا ہو اسے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح

یہ حکم منسوخ ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے سبب وضو واجب ہو جاتا ہے۔ اس کی دلیل حسب ذیل روایت دیکھئے۔

۱۶۸۔ مسلم کتاب الحیض باب الوضوء مما مست النار ج ۱ ص ۱۵۷

۱۶۹۔ مسلم کتاب الحیض باب الوضوء مما مست النار ج ۱ ص ۱۵۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں، ابی بن کعب اور ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے گوشت روٹی کھائی (کھانے سے فارغ ہوکر) میں نے وضو کے لئے پانی منگوایا ابی بن کعب اور طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا" تم وضو کیوں کرتے ہو"' میں نے کہا" اس کھانے کی وجہ سے جو میں نے ابھی کھایا ہے ان دونوں نے کہا" کیا تم پاک چیزوں کے کھانے سے وضو کرتے ہو ان چیزوں کو کھا کر اس آدمی نے وضو نہیں کیا جو تم سے بہتر ہیں (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔ (مسند احمد بن حنبل، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 309) .

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے سبب وضو واجب نہ ہونے کا بیان

170- وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى لَمْ يَتَوَضَّأْ ـ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

171- وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ـ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ

★★ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ان کے ہاں (بکری) کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

172- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ـ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ـ

★★ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو بکری کے شانہ کو کاٹتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے اسے تناول فرمایا پھر آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا۔ آپ کھڑے ہوئے چھری رکھی۔ نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

173- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْبَابِ الثَّانِيْ مِنْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ

۱۷۰. بخاری کتاب الوضوء باب من لم یتوضاء من لحم الشاۃ ج ۱ ص ۳٤

۱۷۱. بخاری کتاب الوضوء باب من مضمض من السویق ولم یتوضأ ج ۱ ص ۳٤' مسلم کتاب الحیض باب الوضوء مما مست النار ج ۱ ص ۱۵۷

۱۷۲. بخاری کتاب الوضوء باب من لم یتوضا من لحم الشاۃ ج ۱ ص ۳٤' مسلم کتاب الحیض باب الوضوء مما مست النار ج ۱ ص ۱۵۷

۱۷۳. مسند احمد ج ۱ ص ٦۲' کشف الاستار عن زوائد البزار کتاب الطہارۃ باب ترک الوضوء مما مست النار ج ۱ ص ۱۵۲'
مجمع الزوائد کتاب الطہارۃ باب ترک الوضوء مما مست النار ج ۱ ص ۲۵۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِكَتِفٍ فَتَعَرَّقَهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ثُمَّ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْتُ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْتُ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْيَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُ اَحْمَدَ ثِقَاتٌ .

★★ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مسجد نبوی کے دوسرے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے (بکری) کا شانہ منگا کر تناول فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ پھر فرمایا میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ بیٹھا اور میں نے وہی کھایا جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور میں نے وہ ہی کیا جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابویعلی اور بزار نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے راوی ثقہ ہیں۔

174- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ اللَّحْمَ ثُمَّ يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَا يَمَسُّ مَآءً ا . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ .

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم گوشت تناول فرماتے پھر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور پانی کو نہ چھوتے۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابویعلی نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

175- وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بِالْقِدْرِ فَيَاْخُذُ الْعَرْقَ فَيُصِيْبُ مِنْهُ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَمَسَّ مَآءً . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنڈیا کے پاس سے گزرتے پھر اس سے گوشت لے کر تناول فرماتے۔ پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے اور نہ پانی کو چھوتے اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' ابویعلی اور بزار نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

شرح

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسم گرامی حضرت سوید ابن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے آپ کا شمار اہل مدینہ میں ہے)۔ بیان کرتے ہیں کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر (کے فتح) کے سال سفر پر گئے جب صہباء کے مقام پر پہنچے جو خیبر کے نزدیک ہے، عصر کی نماز پڑھی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توشہ (زادِ راہ) منگوایا، چنانچہ ستو کے علاوہ کچھ نہ تھا جو حاضر کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کو گھولا گیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے

۱۷۴۔ مسند احمد ج ۱ ص ۴۰۰' مسند ابو یعلی ج ۹ ص ۱۸۲' مجمع الزوائد کتاب الطهارة باب ترک الوضوء مما مست النار ولفظ ابی یعلی فما یمس قطرة ماء ج ۱ ص ۲۵۱

۱۷۵۔ مسند احمد ج ۶ ص ۱۶۱' مسند ابی یعلی ج ۷ ص ۴۲۷' کشف الاستار عن زوائد البزار کتاب الطهارة باب ترک الوضوء مما مست النار ج ۱ ص ۱۵۳' مجمع الزوائد کتاب الطهارة باب ترک الوضوء مما مست النار ج ۱ ص ۲۵۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو کھایا اور پھر مغرب کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی اور وضو نہیں کیا۔"

(صحیح البخاری، مشکوٰۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 294)

اس حدیث نے اس مسئلہ کی وضاحت کر دی کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کو کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اس لئے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستو کھایا جو آگ ہی سے تیار کیا جاتا ہے اور اس کے بعد صرف کلی کر کے مغرب کی نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔

آگ پر پکی چیز کے سبب نقض وضو والی احادیث کے منسوخ ہونے کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہر نکلے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا پھر ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے اس عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک بکری ذبح کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا کھایا پھر وہ کھجوروں کا ایک تھال لے آئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی کھجوریں کھائیں پھر وضو کیا ظہر کی نماز ادا کی پھر واپس آئے تو وہ عورت اسی بکری کا کچھ بچا ہوا گوشت لائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کی نماز ادا کی وضو نہیں کیا اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق سے بھی روایت ہے لیکن ان کی حدیث اسناد کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے اس لئے کہ حسام بن مصک نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے ابوبکر صدیق سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے جبکہ صحیح یہ ہے کہ ابن عباس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

حفاظ حدیث نے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ روایت ابن سیرین سے کئی طرح سے مروی ہے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں عطاء بن یسار عکرمہ محمد بن عمرو بن عطار علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی حضرات ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے اس میں ابوبکر کا ذکر نہیں کرتے اور یہی زیادہ صحیح ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ ابن مسعود ابورافع ام حکم عمرو بن امیہ ام عامر سوید بن نعمان اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں امام ابوعیسیٰ کہتے ہیں صحابہ تابعین اور تبع تابعین میں سے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جیسا کہ سفیان ابن مبارک شافعی اور اسحاق ان سب کے نزدیک آگ پر پکے ہوئے کھانے سے وضو واجب نہیں ہوتا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری عمل ہے یہ حدیث پہلی حدیث کو منسوخ کرتی ہے جس میں آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنا واجب ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 78)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْمَرْأَةِ

عورت کو چھونے سے وضو کا بیان

176- عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ وَطَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی (اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ) قَوْلًا مَّعْنَاهُ مَا دُوْنَ الْجِمَاعِ . رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الْمَعْرِفَةِ وَقَالَ هٰذَا اِسْنَادُهٗ مَوْصُوْلٌ صَحِیْحٌ .

☆☆ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اور طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ کے بارے کہا کہ اس کا معنی جماع کے علاوہ چھونا ہے اسے بیہقی نے معرفت میں بیان کیا اور فرمایا اس کی سند متصل صحیح ہے۔

شرح

قرآن مجید میں جس جگہ ان چیزوں کا ذکر فرمایا گیا ہے جو وضو کو توڑنے والی ہیں انہیں ایک چیز ناقض وضو یہ بھی بتائی گئی ہے کہ: اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ ۔ "یعنی تم عورت سے ملامست کرو۔" "ملامست" کا حقیقی مفہوم کیا ہے؟ اور اس کا محل کیا ہے؟ اس میں اختلاف ہو رہا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ تو یہ فرماتے ہیں کہ ملامست کے معنی عورت کو ہاتھ لگانا ہے، تو گویا اس طرح امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت کو محض ہاتھ لگانے کے بعد اگر کسی آدمی کا وضو ہے تو وہ ٹوٹ جائے گا لہٰذا اگر وہ نماز پڑھنا چاہے تو اس کو دوبارہ وضو کرنا ضروری ہوگا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کا مفہوم بھی یہی ہے جو حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک کی تصدیق کر رہا ہے چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی فرما رہے ہیں کہ عورت کو صرف ہاتھ لگانا، یا عورت کا بوسہ لینا ملامست میں داخل ہے جس کو قرآن میں ناقض وضو فرمایا گیا ہے۔ ہمارے امام صاحب "ملامست" کے معنی قرار دیتے ہیں "جماع اور ہمبستری" یعنی قرآن میں ملامست عورت کا جو ذکر کیا گیا ہے اور جسے ناقض وضو کہا گیا ہے اس سے جماع اور ہمبستری مراد ہے۔ امام اعظم نے اپنے اس مسلک کی تصدیق میں دلائل کا ایک ذخیرہ جمع کر دیا ہے جو فقہ کی کتابوں میں بڑی وضاحت کے ساتھ مذکور ہے۔

177- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَجَسُّهَا بِیَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ فَمَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ اَوْ جَسَّهَا بِیَدِهٖ فَعَلَیْهِ الْوُضُوْءُ . رَوَاهُ مَالِكٌ فِی الْمُؤَطَّا وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ مرد کا اپنی بیوی کو بوسہ لینا اور اسے اپنے ہاتھ سے چھونا ملامست سے ہے۔ پس جس نے اپنی بیوی کا بوسہ لیا یا اسے اپنے ہاتھ سے چھوا اس پر وضو لازم ہے۔ اسے امام

۱۷۶. معرفۃ السنن والآثار کتاب الطہارہ ج ۱ ص ۳۷۳ سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الطہارہ باب الوضوء من الملامسۃ ج ۱ ص ۱۲۴

۱۷۷. موطا امام مالک کتاب الطہارۃ باب الوضوء من قبلۃ الرجل امرأتہ ص ۳۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں بیان فرمایا اور اس کی سند صحیح ہے۔

178- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوتی تھی اور میرے دونوں پاؤں آپ کے قبلہ کی جانب ہوتے تھے۔ پس جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے چھوتے تو میں اپنے دونوں پاؤں سمیٹ لیتی جب آپ کھڑے ہوتے تو میں ان دونوں کو بچھا دیتی اور ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

179- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر سے گم پایا۔ میں نے آپ کو تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا۔ درانحالیکہ آپ سجدہ میں تھے اور آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ اس وقت یہ پڑھ رہے تھے۔ اے اللہ میں تیرے غصے سے تیری خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں اور تجھ سے ڈر کر تیری ہی پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری ایسی حمد و ثنا نہیں کر سکا جیسی حمد و ثنا تو خود اپنے لئے کرتا ہے۔ اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

180- وَعَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّيْ وَإِنِّيْ لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اِعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُّوْتِرَ مَسَّنِيْ بِرِجْلِهٖ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے جنازہ کی طرح پڑی ہوتی۔ حتیٰ کہ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو مجھے اپنے پاؤں سے چھوتے۔ اس حدیث کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

181- وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ لَا يَتَوَضَّأُ . رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ

---

۱۷۸. بخاری کتاب الصلوة باب التطوع خلف المرأة ج ۱ ص ۷۳، مسلم کتاب الصلوة باب سترة المصلی ...... الخ ج ۱ ص ۱۹۸

۱۷۹. مسلم کتاب الصلوة باب ما یقول فی الرکوع والسجود ج ۱ ص ۱۹۲.

۱۸۰. نسائی کتاب الطهاره باب ترك الوضوء من مس الرجل امرأته ...... الخ ج ۱ ص ۳۸

۱۸۱. نصب الراية ج ۱ ص ۷٤

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا بوسہ لیتے پھر نماز پڑھتے اور وضونہ کرتے۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

عورت کو چھونے کے سبب وضونہ ٹوٹنے میں مذاہب اربعہ

اس مسئلہ میں بھی علماء کا اختلاف ہے چنانچہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام مسند احمد بن حنبل کے نزدیک غیر محرم عورت کو چھونے سے وضوٹوٹا جاتا ہے، حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ غیر محرم عورت کو اگر شہوت کے ساتھ چھوئے تو وضوٹوٹ جائے گا، ورنہ نہیں ٹوٹے گا ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک وضونہیں ٹوٹتا، ان کی دلیل یہی حدیث ہے، نیز حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک دوسری حدیث بھی جو صحیح البخاری و صحیح مسلم میں مذکور ہے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دلیل ہے جس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد پڑھنے کے لئے بیدار ہوتے تو میں سوتی رہتی اور میرے دونوں پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کی جگہ پڑے رہتے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کے وقت میرے پیروں میں ٹھونکا دیتے تھے تو میں اپنے پیر سمیٹ لیتی تھی" لہٰذا اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ عورت کے چھونے سے وضونہیں ٹوٹتا، امام جامع ترمذی کا یہ کہنا عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سماعت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ثابت نہیں ہے" بالکل صحیح نہیں ہے کیونکہ صحیحین میں (صحیح البخاری و صحیح مسلم) ہے۔

اکثر احادیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سماع ثابت ہے معلوم ہوتا ہے کہ جامع ترمذی کے اس قول کو نقل کرنے میں مصنف مشکوٰۃ سے کچھ چوک ہوگئی ہے کیونکہ جامع ترمذی کے اس قول کا یہ مطلب نہیں لیا جاتا جو مصنف مشکوٰۃ نے اخذ کیا ہے۔ ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ کہنا کہ " یہ حدیث یعنی مرسل کی ایک قسم منقطع) ہے" دراصل حنفیہ کی اس دلیل کو کمزور کرتی ہے کہ جب یہ حدیث مرسل ہے تو حنفیہ کا اس کو اپنی دلیل میں پیش کرنا صحیح نہیں ہے ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ ہمارے نزدیک حدیث مرسل بھی حجت ہوتی ہے اور نہ صرف ہمارے نزدیک بلکہ جمہور علماء بھی مرسل حدیث کی حجیت کو تسلیم کرتے ہیں، لہٰذا اس حدیث کو مرسل کہہ کر اسے ناقابل استدلال قرار نہیں دیا جاسکتا۔

بَابُ التَّيَمُّمِ

یہ باب تیمّم کے بیان میں ہے

تیمّم کی تعریف کا بیان

پاک سطح زمین کا قصد کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو'۔ جس کا ملک العلماء نے بدائع میں افادہ فرمایا اور بہت سے حضرات نے ان کا اتباع کیا جس کے آخری لوگوں میں سے صاحب درر ہیں وہ یہ ہے: "جنس زمین کا' وہ خاص عضووں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ذکر کیے وہ یہ ہیں ''زمین کے کسی جز کا، خاص اعضاء پر تطہیر کے ارادہ سے استعمال کرنا۔ (بدائع الصنائع، کتاب طہارت)

میں، تطہیر کے ارادہ سے، مخصوص شرائط کے ساتھ استعمال کرنا''۔ امام زیلعی نے حضرات علماء سے حکایت کرتے ہوئے جو الفاظ

حکم تیمّم کی دلیل شرعی کا بیان

182- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَاَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے یہاں تک کہ جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ (کر گر) گیا پس رسول اللہ ﷺ ہار کو تلاش کرنے کے لئے رک گئے اور آپ کے ساتھ تمام قافلہ رک گیا۔ اس جگہ پانی نہ تھا اور نہ ہی صحابہ کے ساتھ پانی تھا۔ صحابہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شکایت کی اور کہا کہ تم نہیں دیکھ رہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا۔ تمام لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روک لیا۔ اس مقام پر پانی نہیں ہے اور نہ ہی لوگوں کے پاس پانی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور اس وقت رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر سر رکھے آرام فرما تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹنا شروع کیا اور کہنے لگے تم نے رسول اللہ ﷺ اور تمام صحابہ کو روک لیا ہے اور (ایسی جگہ روک لیا ہے) جہاں پانی نہیں ہے نہ صحابہ کے پاس پانی ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ناراض ہو کر جو کچھ اللہ نے چاہا کہتے رہے اور اپنی انگلی میری کوکھ میں چبھوتے رہے اور مجھے حرکت کرنے سے صرف یہی بات روکے ہوئے تھی کہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر (سر رکھ کے) آرام فرما تھے تو رسول اللہ ﷺ کی صبح اس حال میں ہوئی کہ لوگوں کے پاس پانی نہ تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیۂ تیمم نازل فرمائی تو لوگوں نے تیمم کیا تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بولے اے آل ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہمیں ہار اس کے نیچے سے مل گیا۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

۱۸۲۔ بخاری کتاب التیمم ج ۱ ص ۴۸، مسلم کتاب الحیض باب التیمم ج ۱ ص ۱۶۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

۱۸۳- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَآءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اچانک ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہے۔ اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلان تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا تو اس نے کہا میں جنبی ہو گیا ہوں اور پانی موجود نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مٹی سے تیمم کرو۔ تمہارے لئے مٹی ہے پس بے شک وہ تمہیں کافی ہے۔ اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

تیمم کو مباح کرنے والی صورتوں کا بیان

تیمم حسب ذیل صورتوں میں جائز ہوتا ہے۔ (۱) اتنا پانی جو وضو اور غسل کے لیے کافی ہو اپنے پاس موجود نہ ہو بلکہ ایک میل یا ایک میل سے زائد فاصلے پر ہو۔

(۲) پانی جو موجود تو ہو مگر کسی کی امانت ہو یا کسی سے غصب کیا ہوا ہو۔ (۳) پانی کے نرخ کا معمول سے زیادہ گراں ہو جانا۔

(۴) پانی کی قیمت کا موجود نہ ہونا خواہ پانی قرض مل سکتا ہو یا نہیں، قرض لینے کے صورت میں اس پر قادر ہو یا نہ ہو، ہاں اگر اپنی ملکیت میں مال ہو اور ایک مدت معینہ کے وعدے پر قرض مل سکتا ہو تو قرض لے لینا چاہیے۔

(۵) پانی کے استعمال سے کسی مرض کے پیدا ہو جانے یا بڑھ جانے کا خوف ہو یا یہ خوف ہو کہ اگر پانی استعمال کیا جائے گا تو صحت یابی میں دیر ہو گی۔

(۶) سردی اس قدر شدید ہو کہ پانی کے استعمال سے کسی عضو کے ضائع ہو جانے یا کسی مرض کے پیدا ہو جانے کا خوف ہو اور گرم پانی ملنا ممکن نہ ہو۔

(۷) کسی دشمن یا درندے کا خوف ہو مثلاً پانی ایسی جگہ ہو جہاں درندے وغیرہ آتے ہوں یا موجود ہوں یا راستے میں چوروں کا خوف ہو، یا اپنے اوپر کسی کا قرض ہو، یا کسی سے عداوت اور یہ خیال ہو کہ اگر پانی لینے جاؤں گا تو قرض خواہ مجھ کو پکڑ لے گا، یا کسی قسم کی تکلیف دے گا، یا پانی کسی غنڈے اور فاسق کے پاس ہو اور عورت کو اس کے حاصل کرنے میں اپنی بے حرمتی کا خوف ہو۔

(۸) پانی کھانے پینے کی ضرورت کے لیے رکھا ہو کہ اسے وضو یا غسل میں خرچ کر دیا جائے تو اس ضرورت میں حرج ہو

۱۸۳. بخاری كتاب التيمم باب الصعيد الطيب وضوء المسلم...... الخ ج ۱ ص ۴۹ مسلم كتاب المساجد باب قضاء الصلوة الفائتة...... الخ ج ۱ ص ۲۴۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مثلاً آٹا گوندھنے یا گوشت وغیرہ پکانے کے لیے رکھا ہو، یا پانی اس قدر ہو کہ اگر وضو غسل میں صرف کر دیا جائے تو پیاس کا خوف ہو خواہ اپنی پیاس کا یا کسی دوسرے کی پیاس کا، یا اپنے جانوروں کی پیاس کا، بشرطیکہ کوئی ایسی تدبیر نہ ہو سکے کہ مستعمل پانی جانوروں کے کام آ سکے۔

(۹) کنوئیں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو اور نہ کوئی کپڑا ہو کہ اسے کنوئیں میں ڈال کر تر کرے اور پھر اس سے نچوڑ کر طہارت حاصل کرے، یا پانی مٹکے وغیرہ میں ہو اور کوئی چیز پانی نکالنے کے لیے نہ ہو اور نہ مٹکا جھکا کر پانی لے سکتا ہو، نیز ہاتھ نجس ہوں اور کوئی دوسرا ایسا آدمی نہ ہو جو پانی نکال کر دے یا اس کے ہاتھ دھلا دے۔

(۱۰) وضو یا غسل کرنے میں ایسی نماز کے چلے جانے کا خوف ہو جس کی قضا نہیں ہے جیسے عیدین یا جنازے کی نماز۔ (۱۱) پانی کا بھول جانا مثلاً کسی آدمی کے پاس پانی تو ہے مگر وہ اسے بھول گیا ہو اور اس کا خیال ہو کہ میرے پاس پانی نہیں ہے۔

مٹی سے پاکی حاصل ہونے کا بیان

184- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا طُهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیں تین چیزوں کی بنا پر تمام لوگوں پر فضیلت دی گئی۔ ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح قرار دیا گیا اور ہمارے لئے تمام روئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا اور جب ہم پانی نہ پائیں تو زمین کی مٹی ہمارے لئے پاک کرنیوالی بنا دی۔

شرح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امت سے پہلے دنیا میں جتنی بھی امتیں پیدا ہوئی ہیں، یوں تو ان سب کے مقابلہ میں یہ امت گوناگوں خصوصیات اور امتیازات کی بناء پر سب سے زیادہ افضل اور بزرگ ہے۔ عظمت و فضیلت میں کوئی امت اس امت سے مماثل نہیں ہے۔ مگر یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس امت کی بعض امتیازی خصوصیات کی طرف جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس امت پر بے پایاں انعامات و احسانات کا نتیجہ ہیں اشارہ فرما رہے ہیں کہ ان چیزوں کے بناء پر میری امت کو دوسری امتوں پر خاص فضیلت و فوقیت دی گئی ہے۔ چنانچہ پہلی چیز تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے ہیں کہ (نماز یا جہاد میں) اس امت کی صفیں فرشتوں کی صفیں جیسی (شمار) کی گئی ہیں یعنی جس طرح فرشتے صف بندی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں کہ جس کی بناء پر انہیں مقام قرب میسر ہے اور بے انتہا بزرگی و سعادت حاصل ہوتی ہے اسی طرح اس امت کو بھی

۱۸۴۔ مسلم کتاب المساجد ج ۱ ص ۱۹۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

جہاد یا نماز میں صف بندی اور جماعت کی بناء پر اللہ تعالیٰ کا مقام قرب حاصل ہوتا ہے اور اس وجہ سے یہ امت سابقہ امتوں کے مقابلے میں افضل ہے کیونکہ سابقہ امتوں میں صف بندی اور جماعت نہیں تھی وہ لوگ جس طرح چاہتے نماز پڑھ لیتے مگر اللہ تعالیٰ نے اس امت کو جماعت کا حکم دے کر گویا سعادت و نیک بختی کے اس عظیم راستہ پر لگا دیا کہ جماعت اور صف بندی کی جتنی زیادہ پابندی کی جائے گی سعادت و نیک بختی اور مقام قرب کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔ دوسری چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری امتوں کے مقابلہ میں اس امت پر یہ بھی بڑا احسان فرمایا اور اس کو فضیلت بخشی کہ اس امت کے لوگوں کے لئے تمام زمین کو سجدہ گاہ قرار دے دیا کہ بندہ زمین کے جس پاک حصے پر اللہ کے سامنے جھک جائے اور نماز ادا کرے اس کی نماز قبول کر لی جائے گی برخلاف اس کے کہ پچھلی امتوں کے لئے یہ سہولت اور فضیلت نہیں تھی ان لوگوں کی نماز " کنائس" اور " بیع" (جو پچھلی امتوں کے عبادت خانوں کے نام ہیں) اس کے علاوہ اور کہیں جائز نہ ہوتی تھی۔ تیسری چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے کہ اس امت کے لئے تیمّم کو جائز کر کے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دوسری امتوں پر عظیم فضیلت عنایت فرمائی ہے یعنی اگر پانی موجود نہ ہو یا پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو یا پانی کے استعمال سے معذور ہو تو پاک مٹی سے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی جائے۔ نماز جائز ہو جائے گی۔ بہر حال۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ان تین چیزوں میں ہمیں دوسری امتوں کے مقابلہ میں فضیلت و بزرگی ہے کہ " ہمیں جماعت سے نماز پڑھنے کا حکم ہوا اور اس پر بے شمار اجر و انعام اور ثواب کا وعدہ کیا گیا" ساری زمین ہمارے لئے مسجد قرار دی گئی کہ جہاں چاہیں نماز پڑھ لیں، نماز جائز ہو جائے گی اور جہاں پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمّم کر کے نماز پڑھ لیں۔" اس حدیث سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تیمّم صرف مٹی ہی سے کرنا چاہئے اور کسی چیز سے تیمّم کرنا درست نہ ہوگا۔ جیسے کہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ کا مسلک ہے۔ مگر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک تیمّم ہر اس چیز سے درست ہے جو زمین کی جنس سے ہو، زمین کی جنس کا اطلاق ان چیزوں پر ہوتا ہے جو نہ تو آگ میں جلنے سے پگھلیں نہ نرم ہوں اور نہ جل کر راکھ ہوں جیسے مٹی پتھر اور چونا وغیرہ ان حضرات کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے جو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح البخاری میں منقول ہے کہ: الحدیث (جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا)۔ "یعنی زمین میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی کردی گئی ہے۔" اس ارشاد میں لفظ "ارض" کا استعمال کیا گیا ہے جو ہر اس چیز کے مفہوم کو ادا کرتا ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔

185– وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِحْتَلَمْتُ لَيْلَةً بَارِدَةً فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَشْفَقْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ فَاَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِاَصْحَابِي الصُّبْحَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِاَصْحَابِكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ مَنَعَنِيْ مِنَ الْاِغْتِسَالِ وَقُلْتُ اِنِّيْ سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُوْلُ (وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا) فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

١٨٥۔ ابو داؤد کتاب الطہارۃ باب اذا خاف الجنب البرد ا یتیمم ج ١ ص ٤٨

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ غزوہ ذات السلاسل کے موقع پر ایک ٹھنڈی رات میں مجھے احتلام ہو گیا۔ پس مجھے ڈر محسوس ہوا کہ میں غسل کرنے سے ہلاک ہو جاؤں گا۔ پس میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اے عمرو تم نے اپنے ساتھیوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھائی۔ میں نے آپ کو وہ بات بتائی جس نے مجھے غسل سے روکا تھا اور عرض کیا میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنی جانوں کو قتل نہ کرو بیشک اللہ تم پر مہربان ہے تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور کچھ نہ فرمایا۔

اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

بیمار ہو جانے یا بیماری بڑھ جانے کا خوف ہو، جبکہ اپنے تجربہ یا علامات سے گمان غالب ہو جائے یا کسی تجربہ کار مسلمان حکیم کے کہنے سے معلوم ہو، اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہو اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو و غسل کرے لیکن اگر آدمی کسی ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو پھر تیمم کر لینا درست ہے۔ اگر کہیں اتنی سردی اور برف پڑتی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار پڑ جانے کا خوف ہو اور رضائی لحاف وغیرہ کوئی چیز بھی پاس نہیں کہ نہا کر اس سے گرم ہو جائے تو ایسے۔ وقت کی مجبوری کے وقت تیمم کر لینا درست ہے۔

186– وَعَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِي الْقَوْمِ حِيْنَ نَزَلَتِ الرُّخْصَةُ فِي الْمَسْحِ بِالتُّرَابِ اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ فَاُمِرْنَا فَضَرَبْنَا وَاحِدَةً لِّلْوَجْهِ ثُمَّ ضَرْبَةً اُخْرٰى لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ . رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَايَةِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ .

★★ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں اس وقت لوگوں میں موجود تھا جب مٹی کے ساتھ تیمم کی رخصت نازل ہوئی۔ جب ہم پانی نہ پائیں تو ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ایک ضرب چہرے کے لئے لگائیں اور ایک ضرب دونوں ہاتھوں کے لئے کہنیوں سمیت اسے بزار نے روایت کیا اور حافظ نے درایہ میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

187– عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ تیمم ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک ضرب دونوں

---

۱۸۶. الدراية كتاب الطهارة باب التيمم ج ۱ ص ۶۸

۱۸۷. دار قطني كتاب الطهارة باب التيمم ج ۱ ص ۱۸۱، مستدرك حاكم كتاب الطهارة باب احكام التيمم ج ۱ ص ۱۸۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بازوؤں کے لئے ہے۔ کہنیوں تک اسے دار قطنی اور حاکم نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔

188- وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَاِنِّيْ تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَقَالَ اضْرِبْ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدِهٖ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ بِهِمَا اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ۔ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ان کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ میں جنبی ہو گیا اور میں زمین میں لوٹ پوٹ ہوا تو انہوں نے فرمایا اس طرح مارو اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر اپنے چہرہ کا مسح کیا۔ پھر اپنے ہاتھ زمین پر مار کر اپنے دونوں ہاتھوں کا مسح کیا کہنیوں تک۔ اسے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور دار قطنی نے اور طحاوی نے اور اس کی سند صحیح ہے۔

189- وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ التَّيَمُّمِ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ وَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ وَضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰى فَمَسَحَ بِهِمَا ذِرَاعَيْهِ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تیمّم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرہ کا مسح کیا۔ پھر دوسری ضرب لگائی تو اپنے بازوؤں کا مسح کیا۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

190- وَعَنْهُ اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْجُرُفِ حَتّٰى اِذَا كَانَا بِالْمِرْبَدِ نَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَيَمَّمَ صَعِيْدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُؤَطَّا وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ آپ ہی سے روایت ہے کہ وہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مقام جرف سے لوٹے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اترے اور پاک مٹی سے تیمّم کیا تو اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا کہنیوں تک۔

اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

191- وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ اِذَا تَيَمَّمَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً اُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَلَا يَنْفُضُ يَدَيْهِ مِنَ التُّرَابِ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت سالم ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ تیمّم فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین پر

۱۸۸۔ دار قطنی کتاب الطهارة باب التيمم ج ۱ ص ۱۸۲' مستدرك حاكم كتاب الطهارة باب احكام التيمم ج ۱ ص ۱۸۰' طحاوی کتاب الطهاره باب صفة التيمم كيف هي ج ۱ ص ۸۱

۱۸۹۔ طحاوی کتاب الطهاره باب صفة التيمم كيف هي ج ۱ ص ۸۱

۱۹۰۔ مؤطا امام مالك كتاب الطهارة باب العمل في التيمم ص ۴۱

۱۹۱۔ دار قطنی کتاب الطهارة باب التيمم ج ۱ ص ۱۸۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ضرب لگاتے پھر ان سے اپنے چہرے کا مسح کرتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے ایک اور ضرب لگاتے پھر ان سے اپنے دونوں ہاتھوں کا مسح کرتے کہنیوں تک اور اپنے دونوں ہاتھوں کو مٹی سے نہ جھاڑتے اسے دار قطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح

تیمّم کی ضربوں سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں کے تیمم کا حکم دیا اس باب میں حضرت عائشہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں عمار کی حدیث حسن صحیح ہے اور ان سے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے یہ قول کئی اہل علم صحابہ جن میں حضرت علی حضرت عمار اور ابن عباس شامل ہیں اور کئی تابعین جیسے شعبی اور مکحول ان حضرات کا قول ہے کہ تیمم ایک مرتبہ ہاتھ مارنا ہے چہرے اور ہتھیلیوں کے لئے اور یہی قول ہے امام احمد اور اسحاق کا بعض اہل علم کے نزدیک تیمم دو ضربیں ہیں ایک چہرے کے لئے اور ایک کہنیوں سمیت ہاتھوں کے لئے ان علماء میں ابن عمر جابر ابراہیم اور حسن شامل ہیں یہی قول ہے امام سفیان ثوری امام مالک ابن مبارک اور امام شافعی کا بھی تیمم کے بارے میں یہی بات عمار سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا تیمم منہ اور ہتھیلیوں پر ہے یہ عمار سے کئی سندوں سے منقول ہے ان سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا ہم نے بغلوں اور شانوں تک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا بعض اہل علم نے حضرت عمار سے منقول حدیث جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے کو ضعیف کہا ہے اس لئے کہ شانوں اور بغلوں تک کی روایت بھی انہی سے منقول ہے اسحاق بن ابراہیم نے کہا کہ عمار کی منہ اور ہتھیلیوں پر تیمم والی حدیث صحیح ہے اور ان کی دوسری حدیث کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک تیمم کیا کچھ مخالف نہیں منہ اور ہتھیلیوں والی حدیث کے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 138)

تیمّم کی دو ضربوں کے اختلاف میں مذاہب اربعہ

اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ تیمم کے لیے دو ضربیں یا ایک ضرب ہے؟ چنانچہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام ابو یوسف، حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کا مسلک یہ ہے کہ تیمم کے لیے دو ضربیں ہیں یعنی پاک مٹی یا اس کے قائم مقام مثلاً پاک چونے اور پتھر وغیرہ پر دو دفعہ ہاتھ مارنا چاہئے ایک ضرب تو منہ کے لیے ہے اور دوسری ضرب کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی مختار مسلک یہی ہے اور بعض حنابلہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

لیکن حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مشہور مسلک اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قدیم قول یہ ہے کہ تیمّم ایک ہی ضرب ہے یعنی تیمم کرنے والے کو چاہئے کہ ایک ہی مرتبہ پاک مٹی وغیرہ پر ہاتھ مار کر اسے منہ اور کہنیوں تک دونوں ہاتھوں پر پھیر لے، حضرت امام اوزاعی، عطاء اور مکحول رحمہم اللہ تعالیٰ سے بھی یہی منقول ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

یہ کتاب نماز کے بیان میں ہے

صلوٰۃ کے معنی ومفہوم کا بیان

عربی لغت میں صلوٰۃ کے معنی دعا کے ہیں۔ عرب شاعروں کے شعر اس پر شاہد ہیں۔ پھر شریعت میں اس لفظ کا استعمال نماز کے لئے ہونے لگا جو رکوع وسجود اور دوسرے خاص افعال کا نام ہے جو مخصوص اوقات میں جملہ شرائط وصفات اور اقسام کے ساتھ بجالائی جاتی ہے۔ ابن جریر فرماتے ہیں۔ صلوٰۃ کو نماز اس لئے کہا جاتا ہے کہ نمازی اللہ تعالیٰ سے اپنے عمل کا ثواب طلب کرتا ہے اور اپنی حاجتیں اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ جو دو رگیں پیٹھ سے لے کر ریڑھ کی ہڈی کی دونوں طرف آتی ہیں انہیں عربی میں صلوین کہتے ہیں چونکہ صلوٰۃ میں یہ ہلتی ہیں اس لئے اسے صلوٰۃ کہا گیا ہے۔ لیکن یہ قول ٹھیک نہیں بعض نے کہا یہ ماخوذ ہے صلی سے، جس کے معنی ہیں جھک جانا اور لازم ہو جانا۔ جیسے قرآن میں آیت (لا يصلاها) الخ یعنی جہنم میں ہمیشہ نہ رہے گا مگر بدبخت۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ

یہ باب نمازوں کے اوقات کے بیان میں ہے

مواقیت کے معنی ومفہوم کا بیان

مواقیت وقتوں کی جمع ہے۔ میقات بمعنی وقت ہے، جیسے معیاد بمعنی وعدہ، میلاد بمعنی ولادت، معراج بمعنی عروج، یہاں نماز کے اوقات مراد ہیں۔ نماز کے اوقات تین قسم کے ہیں: وقت مباح، وقت مستحب اور وقت مکروہ۔ نماز کے اوقات تشریعی چیزیں ہیں جن میں عقل کو دخل نہیں مگر ان میں حکمتیں ضرور ہیں۔

نماز کے اوقات کا بیان

192 – عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَتَاهُ سَائِلٌ يَسْاَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ

۱۹۲۔ مسلم کتاب الصوة باب اوقات الصلوة الخمس ج ۱ ص ۲۲۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بِالظُّهْرِ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ كَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَآءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سائل آیا جو آپ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھنے لگا تو آپ نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اقامت کہنے کا حکم دیا پس انہوں نے فجر کی اقامت کہی جب فجر طلوع ہوگئی اور قریب نہ تھا کہ لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے (اندھیرے کی وجہ سے) پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی اقامت کہی جب سورج ڈھل گیا اور کہنے والا کہہ رہا تھا نصف النھار ہوگیا۔ حالانکہ آپ ان سے زیادہ جانتے ہیں پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے عصر کی اقامت کہی درانحالیکہ سورج بلند ہو چکا تھا پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی اقامت کہی جب سورج غروب ہوگیا پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے عشاء کی اقامت کہی۔ جب شفق غائب ہوگیا پھر دوسرے دن فجر کو موخر کیا حتیٰ کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہہ رہا تھا کہ سورج طلوع ہو گیا یا طلوع ہونے کے قریب ہے پھر ظہر کو موخر کیا حتیٰ کہ گزشتہ ادا کی ہوئی عصر کے وقت کے قریب ہوگیا۔ پھر عصر کو موخر کیا یہاں تک کہ جب آپ عصر سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہہ رہا تھا کہ سورج زرد پڑ گیا ہے۔ پھر مغرب کو شفق کے غروب ہونے کے وقت تک موخر کیا پھر عشاء کو موخر کیا یہاں تک رات کا ایک تہائی حصہ ہوگیا۔ پھر آپ نے صبح کی اور سائل کو بلا کر کہا (نمازوں) کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

193- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کا وقت جب سورج ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت جب تک سورج زرد نہ پڑ جائے اور

۱۹۳۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب اوقات الصلوٰۃ الخمس ج ۱ ص ۲۲۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مغرب کا وقت جب تک کہ شفق غائب نہ ہو جائے اور عشاء کا وقت آدھی رات تک اور صبح کا وقت طلوع فجر سے لے کر جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے پس جب سورج طلوع ہو رہا ہو تو نماز سے رک جا پس بے شک وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح

زوال کے وقت سایہ برابر ہونا بعض ملکوں اور بعض زمانوں میں ہوگا۔ سردی میں چونکہ سورج جنوب کی طرف ہوا ہوا جاتا ہے لہٰذا اس وقت بعض جگہ یہ سایہ چیز کے برابر ہو جاتا ہے، لیکن کبھی بعض ملکوں میں اس وقت سایہ بالکل نہیں ہوتا یا ہوتا ہے مگر بہت تھوڑا۔ جس زمانہ میں حضور نے یہ فرمایا ہوگا وہ موسم سردی کا ہوگا، لہٰذا یہ حدیث بالکل ظاہر ہے اور آئندہ حدیثوں کے خلاف نہیں جن میں اس سایہ کی مقدار تسمہ کی برابر بیان فرمائی گئی کیونکہ وہاں موسم گرمی کا ذکر ہے اور یہاں سردی کا اور ہو سکتا ہے کہ اس جملہ میں ظہر کا آخری وقت مراد ہو اور حدیث کے معنی یہ ہوں کہ آفتاب ڈھلنے سے ظہر شروع ہوتی ہے اور ایک مثل سایہ پر ختم، اس صورت میں یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے کیونکہ ہمارے ہاں دو مثل پر ظہر کا وقت نکلتا ہے ان کے ہاں ایک مثل پر لیکن ان کی یہ دلیل کمزور ہے کیونکہ اس میں اصلی سایہ کا ذکر نہیں، امام شافعی کے ہاں اصلی سایہ کے علاوہ ایک مثل سایہ چاہیے۔

شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع آفتاب ہونے کا بیان

ایک شیطان سورج نکلتے وقت سورج کے سامنے اس طرح کھڑا ہو جاتا ہے کہ سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان معلوم ہو، تاکہ اپنے دوسرے شیاطین کو دکھائے کہ سورج کی پوجا کرنے والے مجھے پوج رہے ہیں، بہت مشرکین اس وقت سورج کو سجدہ کرتے ہیں اس کی طرف پانی پھینک کر اس کی تعظیم کرتے ہیں، مسلمانوں کو اس وقت سجدہ حرام ہے تاکہ مشرکوں سے مشابہت نہ ہو اور شیطان یہ نہ کہہ سکے کہ مسلمان مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ خیال رہے کہ سورج ہر وقت کہیں نہ کہیں طلوع کرتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ شیطان سورج کے ساتھ اسی طرح گردش کرتا ہے کہ جہاں سورج طلوع ہو رہا ہو وہاں اس وقت وہ نمودار ہوتا ہے اس کی بہت تفسیریں ہیں۔

194 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهٖ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَاَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلّٰى

۱۹۴. ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء في مواقیت الصلوٰۃ ...... الخ ج ۱ ص ۱۳۹، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب المواقیت ج ۱ ص ۵۶، مسند احمد ج ۱ ص ۳۳۳، صحیح ابن خزیمہ کتاب الصلوٰۃ باب ذکر الدلیل علی ان فرض الصلوٰۃ الخ ج ۱ ص ۱۶۸، دار قطنی کتاب الصلوٰۃ باب امامۃ جبرائیل ج ۱ ص ۲۵۸، مستدرک حاکم کتاب الصلوٰۃ اوقات الصلوٰۃ الخمس ج ۱ ص ۱۹۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الْفَجْرِ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَتِ الْاَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ و اَبُوْ دَاوٗدَ واحمد وابْنُ خُزَيْمَةَ والدارقطني والحاكم وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ المراد بالوقت وقت الفضل جمعا بين الاحاديث

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبریل نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کی۔ پس اس نے ان میں سے پہلی بار میرے ساتھ نماز ظہر پڑھی۔ جب سایہ تسمہ کے برابر ہو گیا پھر میرے ساتھ نماز عصر پڑھی۔ جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر میرے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی جب سورج غروب ہو گیا اور روزہ دار نے روزہ افطار کر لیا۔ پھر میرے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی جب شفق غائب ہو گئی۔ پھر فجر کی نماز پڑھی جب فجر طلوع ہو گئی اور روزہ دار پر کھانا حرام ہو گیا اور دوسری بار ظہر کی نماز پڑھی۔ جب ہر شے کا سایہ اس کی مثل ہو گیا گزشتہ دن کی عصر کے وقت قریب پھر عصر کی نماز پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہو گیا۔ پھر مغرب کی نماز پڑھی اس کے پہلے وقت میں پھر عشا کی نماز پڑھی اس کے آخری وقت میں جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا پھر صبح کی نماز پڑھی۔ جب زمین خوب روشن ہو گئی پھر جبرئیل میری طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی اے محمد ﷺ! یہ آپ سے پہلے انبیاء کا وقت ہے اور (نمازوں کا) وقت وہ ہے جو ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ' ابوداؤد رحمہ اللہ' احمد رحمہ اللہ اور ابن خزیمہ دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

اس کے کتاب مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں۔ (ان احادیث میں) وقت سے مراد افضل وقت ہے تا کہ احادیث کے درمیان تطبیق ہو جائے۔

195- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا دَلَكَتِ الشَّمْسُ اَذَّنَ بِلَالٌ لِلظُّهْرِ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعَصْرِ حِيْنَ ظَنَنَّا اَنَّ ظِلَّ الرَّجُلِ اَطْوَلُ مِنْهُ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعِشَاءِ حِيْنَ ذَهَبَ بَيَاضُ النَّهَارِ وَهُوَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْفَجْرِ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَاَمَرَهٗ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ الْغَدَ لِلظُّهْرِ حِيْنَ دَلَكَتِ الشَّمْسُ فَاَخَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَارَ ظِلُّ كُلِّ

۱۹۵۔ مجمع الزوائد كتاب الصلوة باب بيان الوقت نقلا عن الطبراني في لاوسط ج ۱ ص ۳۰٤

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شَیْءٍ مِثْلَہٗ فَاَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ وَصَلّٰی ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعَصْرِ فَاَخَّرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَیْہِ فَاَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ وَصَلّٰی ثُمَّ اَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخَّرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی کَادَ یَغِیْبُ بَیَاضُ النَّھَارِ وَھُوَ الشَّفَقُ فِیْمَا یُرٰی ثُمَّ اَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَلّٰی ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعِشَآءِ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَنِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا مِرَارًا ثُمَّ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ یَنْتَظِرُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ غَیْرَکُمْ فَاِنَّکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا انْتَظَرْتُمُوْھَا وَلَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُ بِتَاْخِیْرِ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ اَوْ اَقْرَبَ مِنْ نِّصْفِ اللَّیْلِ ثُمَّ اَذَّنَ لِلْفَجْرِ فَاَخَّرَھَا حَتّٰی کَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَطْلُعَ فَاَمَرَہٗ فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ فَصَلّٰی ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ بَیْنَ ھٰذَیْنِ ۔ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْھَیْثَمِیُّ اِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ۔

قَالَ النِّیْمَوِیُّ ھٰذَا الْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الشَّفَقَ ھُوَ الْبَیَاضُ کَمَا ذَھَبَ اِلَیْہِ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ۔

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا۔ پس جب سورج ڈھل گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ظہر کی اذان دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اقامت کا حکم دیا تو انہوں نے نماز (ظہر) کی اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عصر کی اذان دی جب ہم یہ گمان کرنے لگے کہ آدمی کا سایہ اس سے لمبا ہو گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کی اذان دی۔ جب سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا۔ انہوں نے نماز کے لئے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عشاء کی اذان دی جس وقت دن کی سفیدی یعنی شفق غروب ہو گیا۔ پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی اذان دی۔ جب فجر طلوع ہوئی تو آپ نے انہیں حکم دیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔

پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دوسرے دن ظہر کے لئے اذان کہی جب سورج ڈھل گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے موخر کیا حتیٰ کہ ہر شی کا سایہ اس کی ایک مثل ہو گیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اقامت کہنے کا حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ عصر کی اذان دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے موخر کیا حتیٰ کہ ہر شی کا سایہ اس کی دو مثل ہو گیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ پھر انہوں نے مغرب کے لئے اذان کہی جب سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے موخر کیا۔ حتیٰ کہ قریب تھا کہ دن کی سفیدی یعنی شفق بظاہر غروب ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عشاء کی اذان کہی جب شفق غروب ہو گیا۔ پھر ہم سو گئے اور کئی بار اٹھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لائے اور فرمایا تمہارے سوا لوگوں میں کوئی بھی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا۔ بے شک جب تک تم نماز کا انتظار کر رہے ہو تو تم نماز میں ہی ہو اور اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی اذان کہی تو آپ نے نماز فجر کو مؤخر کیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ سورج طلوع ہو جاتا۔ پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا کہ نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے اسے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں روایت کیا اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

علامہ نیموی نے فرمایا یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ شفق سفیدی ہے جیسا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الظُّهْرِ

یہ باب نماز ظہر کے وقت کے بیان میں ہے

ان روایات کا بیان جو ظہر کے (وقت) کے بارے میں وارد ہوئیں

196- عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرو بے شک گرمی کی سختی جہنم کے جوش سے ہے اسے محدثین کی جماعت نے روایت کیا۔

ظہر کی نماز گرمیوں میں ٹھنڈی کر کے پڑھنے کا بیان

اور صحیح البخاری کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ جس وقت تم گرمی کی شدت محسوس کرتے ہو تو اس کا سبب دوزخ کا گرم سانس ہوتا ہے اور جس وقت تم سردی کی شدت محسوس کرتے ہو تو اس کا سبب دوزخ کا ٹھنڈا سانس ہوتا ہے۔" تشریح پروردگار سے دوزخ کی آگ کی نے یہ شکایت کی کہ میرے بعض (شعلے) بعض کو کھائے لیتے ہیں۔ کنایہ ہے اجزاء آگ کی کثرت سے اور آپس کے اختلاط سے یعنی آگے کے شعلے اتنے زیادہ ہوتے ہیں اور اس شدت سے بھڑکتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ دوسرے شعلے کو فنا کر گھاٹ اتار کر اس کی جگہ بھی خود لے لے۔ چنانچہ پروردگار نے اسے سانس لینے کی اجازت دے دی یعنی سانس سے مراد شعلے کو دبانا اور اس کا دوزخ سے باہر نکلنا ہے۔ جس طرح کہ جاندار سانس لیتا ہے تو ہوا باہر نکلتی ہے۔ بہر حال ایسے وقت باوجود یہ کہ مشقت بہت ہوتی ہے نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ایسے سخت وقت میں جب کہ

---

۱۹۶. بخاری کتاب مواقیت الصلوٰة باب الابراد بالظهر ...... الخ ج ۱ ص ۷۶' مسلم کتاب المساجد باب استحباب الابراد بالظهر ...... الخ ج ۱ ص ۲۲۴' ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب وقت صلوٰة الظهر ج ۱ ص ۵۸' ترمذی ابواب الصلوٰة باب ما جاء فی تاخیر الظهر ...... الخ ج ۱ ص ۴۰' نسائی کتاب المواقیت باب الابراد بالظهر ...... الخ ج ۱ ص ۸۷' ابن ماجة کتاب الصلوٰة باب الابراد بالظهر ...... الخ ج ۱ ص ۴۹' مسند احمد ج ۲ ص ۲۵۶

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

گرمی اپنی شدت پر ہوتی ہے دل و دماغ تپش کی وجہ سے بے چین ہوتے ہیں نیز خشوع اور سکون واطمینان حاصل نہیں ہوتا جو نماز کی روح ہیں۔ اس موقع پر عقلی طور پر چند اشکال پیدا ہوتے ہیں ان کی وضاحت کر دینی ضروری ہے۔ پہلا اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ گرمی اور سردی کی شدت زمین کی حرکت، عرض البلد اور آفتاب کی وجہ سے ہوتی ہے اس لئے یہاں یہ کیسے کہا گیا کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے؟ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ یہاں دوزخ کی بھاپ کو گرمی کی شدت کا سبب بتایا گیا ہے نہ کہ اصل گرمی کا۔ اس پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ گرمی اور سردی کی شدت بھی آفتاب کے قرب وبعد کی بناء پر ہوتی ہے کیونکہ اس کے باوجود ہو سکتا ہے کہ دوزخ کا سانس اس میں مزید شدت پیدا کرتا ہو لہٰذا اس کا انکار مخبر صادق کی خبر کے ہوتے ہوئے طریقہ اسلام کے منافی ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اتنی بات تو طے ہے کہ زمین میں حرارت کی علت سورج کا مقابلہ اور اس کی شعاعیں پڑنا ہے اور یہ کہیں ثابت نہیں ہوا ہے کہ سورج دوزخ نہیں ہے لہٰذا ہو سکتا ہے کہ ہمارے نظام کی دوزخ یہی ہو جسے ہم سورج کہتے ہیں کیونکہ سورج میں ناریت کا تموج اور اشتعال اس قدر ہے کہ دوزخ کی تمام صفات اس پر منطبق ہوتی ہیں اور اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ سورج دوزخ نہیں ہے تو یہ بالکل بعید اور ناممکن نہیں ہے کہ دوزخ علیحدہ ہو اور اس کی گرمی کا اثر زمین پر پڑتا ہو۔ دوسرا اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دوزخ نے شکایت کیسے کی کیونکہ دوزخ بے زبان ہے اور بے زبان اظہار مدعا کیسے کر سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح زبان کے لئے تلفظ ضروری نہیں ہے اسی طرح تلفظ کے لئے زبان بھی ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ اکثر جانوروں کی زبان ہوتی ہے مگر وہ تلفظ نہیں کرتے ایسے ہی بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کے زبان نہیں ہوتی مگر وہ بات کرتی ہیں۔ لہٰذا یہ اشکال پیدا کرنا کہ بغیر زبان کے بات کرنا ناممکن ہے کم فہمی کی بات ہے۔ کیونکہ اگر کوئی یہ پوچھنے بیٹھ جائے کہ زبان سے بات کیوں کی جاتی ہے اس سے سننے کا کام کیوں نہیں لیا جاتا؟ آنکھ سے دیکھتے اور کان سے سنتے کیوں ہو ان سے بات کیوں نہیں کرتے جب کہ یہ سب اعضاء بظاہر ایک ہی مادہ سے بنتے ہیں جو نطفہ ہے تو ہر ایک قوت کی تخصیص کی وجہ ایک خاص چیز سے کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہی دیا جائے گا کہ یہ صانع مطلق کی قدرت ہے کہ بولنا زبان سے مختص کیا، دیکھنا آنکھ سے اور سننا کان سے ورنہ یہ سب اعضاء گوشت کا ایک حصہ ہونے میں برابر ہیں۔ ٹھیک اسی طرح یہاں بھی یہی کہا جائے گا کہ کیا صانع مطلق کی یہ قدرت نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنی ایک مخلوق کو گویائی کی قوت دے دے اور جب کہ حکماء کی ایک جماعت تو یہ بھی کہتی ہے کہ اجرام فلکیہ میں نفوس ہیں اور ان میں احساس وادراک کی قوت ہے تو اس صورت میں بولنا بعید ہے؟۔ تیسرا اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دوزخ جاندار نہیں ہے وہ سانس کیسے لیتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دوزخ میں نفس ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں ہے اور جب مذکورہ بالا بحث کی رو سے اس سے تکلم ثابت ہو سکتا ہے تو سانس لینے میں کیا اشکال باقی رہ جائے گا!۔ چوتھا اشکال یہ ہے کہ آگ کے ٹھنڈا سانس لینے کے کیا معنی؟۔ اس کا مختصر سا جواب یہ ہے کہ آگ سے مراد اس کی جگہ یعنی دوزخ ہے اور اس میں ایک طبقہ زمہریر بھی ہے۔ پانچواں اشکال یہ پیدا ہو سکتا ہے کہ اس حدیث کے مفہوم کے مطابق تو یہ چاہئے تھا کہ سخت سردی کے موسم میں فجر کو بھی تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیا جاتا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سردی میں صبح کو سورج نکلتے تک اسی شدت کے ساتھ رہتی ہے اگر طلوع آفتاب تک نماز میں تاخیر کی جاتی ہے تو وہاں سرے سے وقت ہی جاتا رہتا۔ بہر حال۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خود صحابہ بھی گرمی کے موسم میں ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے تھے۔ چنانچہ صحیح البخاری کی ایک روایت میں منقول ہے کہ صحابہ ظہر کی نماز (تاخیر سے) ٹھنڈا کر کے پڑھتے تھے یہاں تک کہ ٹیلوں کے سائے زمین پر پڑنے لگتے تھے۔ اور یہ سب ہی جانتے ہیں کہ ٹیلے چونکہ پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے ان کے سائے زمین پر بہت دیر کے بعد پڑتے ہیں بخلاف دراز چیزوں مثلاً مینار وغیرہ کے ان کے سائے جلدی ہی پڑنے لگتے ہیں۔ بعض روایتوں میں منقول ہے کہ صحابہ ظہر کی نماز کے لئے دیواروں کے سائے میں ہو کر جاتے تھے۔ اور دیواروں کے بارے میں تحقیق ہو چکی ہے کہ اس وقت دیواریں عام طور پر سات سات گز کی ہوتی تھی۔ لہٰذا ان کے سائے میں چلنا اس وقت کار آمد ہوتا ہوگا جب کہ سورج کافی نیچے ہوتا ہو۔ بعض حضرات نے تاخیر کی حد آدھا وقت مقرر کی ہے یعنی کچھ علماء یہ فرماتے ہیں کہ گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز آدھے وقت تک مؤخر کر کے پڑھنی چاہئے۔ بعض شوافع حضرات حدیث سے ثابت شدہ ابراد (یعنی نماز کو ٹھنڈا کر کے) کا محمول وقت زوال کو بتاتے ہیں یعنی ان کا کہنا یہ ہے کہ اس ابراد کا مقصد نماز ظہر میں اتنی تاخیر نہیں ہے جو حنفیہ بتاتے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وقت استواء کی شدید گرمی سے بچنے کے لئے زوال کی وقت ظہر کی نماز پڑھنی چاہئے۔ ان حضرت کی یہ تاویل نہ صرف یہ کہ بعید از مفہوم ہے بلکہ خلاف مشاہدہ بھی ہے کیونکہ وقت استواء کے مقابلہ میں زوال کے وقت گرمی کی شدت میں کمی آجانے کا خیال تجربہ و مشاہدہ ہے۔ ہدایہ میں مذکور ہے کہ جن شہروں میں گرمی کی شدت آفتاب کے ایک مثل سایہ پہنچنے کے وقت ہوتی ہے وہاں تو ابراد کا مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب کہ نماز ایک مثل سایہ ہونے کے بعد پڑھی جائے۔ الحاصل۔ ظہر کی نماز کو ابراد میں یعنی ٹھنڈا کر کے پڑھنے کے بارے میں بہت زیادہ حدیثیں وارد ہیں جن سے متفقہ طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ گرمی میں ظہر کی نماز ٹھنڈا کر کے پڑھنا ہی افضل و اولیٰ ہے۔ جہاں تک حدیث خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق ہے جس میں مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرمی کے موسم میں دوپہر کی شدت کے بارے میں شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری درخواست قبول نہیں کی۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز کو پورے وقت تک موخر کرنے کی درخواست کی تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول نہیں فرمائی کہ اگر اتنی تاخیر کی جائے گی تو نماز کا وقت بھی نکل جائے گا۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ابراد رخصت ہے اور وہ بھی سب کے لئے نہیں بلکہ ان لوگوں کے لئے ہے جو جماعت کے لئے مسجدوں میں جانے کے لئے مشقت و محنت کا سامنا کرتے ہیں۔ جو لوگ تنہا نماز پڑھتے ہوں یا اپنے پڑوس و محلہ کی مسجد میں نماز کے لئے آتے ہوں ان کے لئے میرے نزدیک یہ پسندیدہ ہے کہ وہ اول وقت سے تاخیر نہ کریں، یہ قول ظاہر حدیث کے خلاف ہے اس لئے اس کی اتباع نہیں کی جا سکتی۔ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک حدیث نقل کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں بھی باوجود یہ کہ سب یکجا رہتے تھے ابراء کا حکم فرمایا کرتے تھے، نیز امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے ظہر کی نماز کو تاخیر سے پڑھنے کے لئے کہتا ہے اس مسلک کی اتباع سنت کی وجہ سے اولیٰ و افضل ہے۔

197- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ نِ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰى رَاَيْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو مؤذن نے ظہر کی اذان دینے کا ارادہ کیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے ٹھنڈا کرو پھر اس نے اذان کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا ٹھنڈا کرو۔ حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک گرمی کی سختی جہنم کے جوش سے ہے۔ پس جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرو یعنی ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ اسے شیخین علیہما الرحمۃ نے روایت کیا۔

198- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِیْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِیْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِیْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری مدت حیات تم سے پہلی امتوں کی مدت حیات کی نسبت وہ (وقت) ہے جو عصر کی نماز اور غروب آفتاب کے درمیان ہے۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کسی مزدور کو اجرت پر لیا اور کہا کون میرے لئے نصف النہار تک ایک ایک قیراط پر کام کریگا۔ پس یہود نے ایک قیراط پر نصف النہار تک کام کیا پھر اس نے کہا کون میرے لئے نصف النہار سے عصر تک ایک قیراط پر کام کریگا تو

۱۹۷۔ بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الابراد بالظہر فی السفر ج ۱ ص ۷۷' مسلم کتاب المساجد باب استحباب الابراد بالظہر الخ ج ۱ ص ۲۲٤

۱۹۸۔ بخاری کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل ج ۱ ص ٤٩١

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

نصاری نے نصف النہار سے نماز عصر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر اس نے کہا کہ کون ہے جو میرے لئے عصر کی نماز سے غروب آفتاب تک دو دو قیراطوں پر کام کرے۔ سنو تم ہی وہ لوگ ہو جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک کام کر رہے ہو۔ خبردار تمہارے لئے ڈبل اجر ہے۔ پس یہود و نصاری نے غضب ناک ہو کر کہا ہم نے کام زیادہ کیا اور اجر تھوڑا ہے تو اللہ تعالی نے فرمایا کیا میں نے تمہارے حق میں سے کچھ کم کیا۔ انہوں نے کہا نہیں تو اللہ تعالی نے فرمایا یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں عطا کرتا ہوں۔ اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

199- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَّوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَآءَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَبَشٍ يَعْنِي الْغَلَسَ . رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ استدل الحنيفة بهذه الاحاديث على ان وقت الظهر لاينقضي بعد المثل بل يبقى بعده ووقته ازيد من وقت العصر وفي الاستدلال بها ابحاث واني لم اجد حديثًا صريحا صَحِيْحًا او ضَعِيفًا يدل على ان وقت الظهر الى ان يصير الظل مثليه وعن الامام ابي حنيفة رحمة الله عليه فِيْهِ قولان .

☆☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ بن رافع بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تجھے خبر دیتا ہوں تو ظہر کی نماز پڑھ جب تیرا سایہ تیری مثل ہو جائے اور عصر کی نماز پڑھ۔ جب تیرا سایہ تیری دو مثل ہو جائے اور مغرب کی نماز پڑھ جب سورج غروب ہو جائے اور عشا کی نماز اس وقت میں پڑھ جو تیرے اور رات کے تہائی حصہ کے درمیان ہے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ۔ اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں نقل کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی نے فرمایا احناف نے ان احادیث سے اس بات پر استدلال کیا ہے کہ ظہر کا وقت ایک مثل کے بعد ختم نہیں ہوتا بلکہ اس کے بعد بھی باقی رہتا ہے اور ظہر کا وقت عصر کے وقت سے زیادہ ہے لیکن ان احادیث سے استدلال کرنے میں کئی بحثیں ہیں اور میں نے کوئی صریح صحیح حدیث یا ضعیف حدیث ایسی نہیں پائی جو اس بات پر دلالت کرے کہ ظہر کا وقت ہر چیز کے سائے کے دو مثل ہونے تک ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس بارے میں دو قول ہیں۔

سایہ اصلی کا فقہی مفہوم

اس سایہ کو کہتے ہیں جو زوال کے وقت باقی رہتا ہے۔ یہ سایہ ہر شہر کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے کسی جگہ بڑا ہوتا ہے، کسی جگہ چھوٹا ہوتا ہے اور کہیں بالکل نہیں ہوتا، جیسے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں۔

۱۹۹. مؤطا امام مالك كتاب وقوت الصلوة ص ٥

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

زوال اور سایہ اصلی کے پہچاننے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ایک سیدھی لکڑی ہموار زمین پر گاڑی جائے اور جہاں تک اس کا سایہ پہنچے اس مقام پر ایک نشان بنا دیا جائے پھر دیکھا جائے کہ وہ سایہ اس نشان کے آگے بڑھتا ہے یا پیچھے ہٹتا ہے۔ اگر آگے بڑھتا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ ابھی زوال نہیں ہوا اور اگر پیچھے ہٹے تو زوال ہو گیا۔ اگر یکساں رہے نہ پیچھے ہٹے نہ آگے بڑھے تو ٹھیک دوپہر کا وقت ہے اس کو استواء کہتے ہیں۔

ایک مثل۔ سایہ اصلی کے سوا جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے۔ دو مثل۔ سایہ اصلی کے سوا جب ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو جائے۔

ان اصطلاحی تعریفات کو سمجھنے کے بعد اب حدیث کی طرف آیئے: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوقات نماز کے سلسلے میں سب سے پہلے ظہر کا ذکر کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے وقت نماز کی تعلیم کے سلسلے میں سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی نماز پڑھائی تھی، یہی وجہ ہے کہ نماز ظہر کی نماز کو پیشین کہا جاتا ہے۔

نماز ظہر کا اول وقت اسی وقت شروع ہو جاتا ہے جب کہ آسمان کے درمیان آفتاب مغرب کی طرف تھوڑا سا مائل ہوتا ہے جس کو زوال کہتے ہیں اور اس کا آخری وقت وہ ہوتا ہے جب کہ آدمی کا سایہ اس کے طول کے برابر علاوہ سایہ اصلی کے ہو جاتا ہے۔ سایہ اصلی کے بارے میں بتایا جا چکا ہے کہ یہ وہ سایہ ہوتا ہے جو زوال کے وقت ہوتا ہے یعنی اکثر مقامات پر جب کہ آفتاب سمت راس پر نہیں آتا وہاں ٹھیک دوپہر کے وقت ہر چیز کا تھوڑا سا سایہ ہوتا ہے اس سائے کو چھوڑ کر جب تک کسی چیز کے طول کے برابر سایہ رہے گا ظہر کا وقت باقی رہے گا۔

(عصر کا وقت آنے تک) یہ جملہ دراصل پہلے جملہ کی تاکید ہے کیونکہ جب ایک مثل تک سایہ پہنچ گیا تو وقت ظہر ختم ہو گیا۔ اور عصر کا وقت شروع ہو گیا چونکہ اس جملے کا مطلب پہلے ہی جملے سے ادا ہو گیا تھا اس لیے یہی کہا جائے گا کہ یہ جملہ پہلے جملے کی تاکید کے لیے لایا گیا ہے ہاں اتنی بات اور کہی جا سکتی ہے کہ یہ جملہ اس چیز کی دلیل ہے کہ ظہر اور عصر کے درمیان وقت مشترک نہیں ہے جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک ہے۔ عصر کے وقت کی ابتداء تو معلوم ہو گئی کہ جب ظہر کا وقت ختم ہو جائے گا عصر کا وقت شروع ہو جائے گا۔ آخری وقت کی بات یہ ہے کہ جب تک آفتاب زرد نہیں ہو جاتا عصر کا وقت بلا کراہیت باقی رہتا ہے چنانچہ حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے۔ البتہ اس کے بعد سے غروب آفتاب تک وقت جواز باقی رہتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آفتاب کی زردی سے کیا مراد ہے تو بعض حضرات کہتے ہیں کہ آفتاب کے زرد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آفتاب اتنا بدل جائے کہ اس کی طرف نظر اٹھانے سے آنکھوں میں خیرگی نہ ہو۔ بعض نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ غروب آفتاب کی جو شعاعیں دیوار وغیرہ پڑتی ہیں اس میں تغیر ہو جائے۔

نماز ظہر کے وقت ایک مثل میں فقہی مذاہب اربعہ

حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک، حضرت امام احمد اور صاحبین یعنی حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319 52

https://archive.org/details/@madni_library

اللہ تعالیٰ علیہم نیز حضرت امام زفر رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ ظہر کا وقت ایک مثل تک باقی رہتا ہے اس کے بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے چنانچہ ان حضرات کی دلیل یہی حدیث ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر کا آخری وقت ایک مثل تک رہتا ہے۔

جہاں تک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق ہے تو ایک روایت کے مطابق ان کا بھی وہی مسلک ہے جو جمہور علماء کا ہے بلکہ بعض نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ امام اعظم کا فتویٰ بھی اسی مسلک پر ہے۔ چنانچہ درمختار میں بہت سی کتابوں کے حوالوں سے اسی مسلک کو ترجیح دی گئی ہے۔ مگر ان کا مشہور مسلک یہ ہے کہ ظہر کا وقت دو مثل تک رہتا ہے ان کے دلائل ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہیں۔

بہر حال علماء نے اس سلسلہ میں ایک صاف اور سیدھی راہ نکالی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مناسب یہ ہے کہ ظہر کی نماز تو ایک مثل کے اندر اندر پڑھ لی جائے اور عصر کی نماز دو مثل کے بعد پڑھی جائے تاکہ دونوں نمازیں بلا اختلاف ادا ہو جائیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَصْرِ

یہ باب نمازِ عصر کے وقت کے بیان میں ہے

ان روایات کا بیان جو (وقت) عصر کے بارے میں وارد ہوئیں

200- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُوْنَا وَشَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ولمسلم فِيْ رواية شغلونا عن الصلوٰة الوسطى صلوٰة العصر.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب غزوہ احزاب کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ ان (کافروں کی) قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہمیں روکے رکھا اور صلوٰۃ الوسطیٰ سے مشغول رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے۔ انہوں نے ہمیں صلوٰۃ الوسطیٰ یعنی عصر کی نماز سے مشغول رکھا۔

201- وَعَنْ شَقِيْقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ) فَقَرَأْنَاهَا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ فَنَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

۲۰۰۔ بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق وهي الاحزاب ج ۲ ص ۵۹۰، مسلم کتاب المساجد باب الدليل لمن قال الصلوٰة الوسطیٰ...... الخ ج ۱ ص ۲۲۷

۲۰۱۔ مسلم کتاب المساجد باب الدليل لمن قال الصلوٰة الوسطیٰ...... الخ ج ۱ ص ۲۲۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيْقٍ لَهُ هِيَ إِذًا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت شقیق بن عقبہ براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ آیت اس طرح نازل ہوئی کہ تم نمازوں کی حفاظت کرو اور عصر کی نماز کی جب تک اللہ نے چاہا ہم نے اس کو پڑھا پھر اللہ نے اس کو منسوخ کر دیا۔ پھر آیت (اس طرح) نازل ہوئی کہ تم نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی حفاظت کرو تو حضرت شقیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے۔ ایک شخص نے کہا تب تو صلوٰۃ الوسطی عصر کی نماز ہے تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تجھے بتا دیا کہ وہ کیسے نازل ہوئی اور کیسے اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کر دیا۔ واللہ اعلم اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

202- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ و صححه.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوٰۃ الوسطی عصر کی نماز ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور صحیح قرار دیا۔

203- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ منافق کی نماز ہے جو بیٹھے سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہوتا ہے تو وہ کھڑا ہوتا ہے اور اس نماز کے چار ٹھونگیں لگاتا ہے اور وہ اس نماز میں اللہ کو بہت کم یاد کرتا ہے۔ اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

204- وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

☆☆ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تمہاری نسبت جلدی پڑھتے تھے اور تم نماز عصر آپ کی نسبت جلدی پڑھتے ہو۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

اور عصر کا پہلا وقت تو دو قولوں کے لحاظ سے (یعنی امام ابوحنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ) کے قولوں کے مطابق وہ

۲۰۲۔ ترمذی ابواب الصلوۃ باب ما جاء فی الصلوۃ الوسطی انہا العصر ج ۱ ص ۴۵

۲۰۳۔ مسلم کتاب المساجد باب استحباب التکبیر بالعصر ج ۱ ص ۲۲۵

۲۰۴۔ مسند احمد ج ۶ ص ۲۸۹، ترمذی ابواب الصلوۃ باب ما جاء فی تاخیر صلوۃ العصر ج ۱ ص ۴۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہے جب نماز ظہر کا وقت گذر جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے کہ جب تک ابھی سورج غروب نہ ہوا ہو۔

نماز عصر میں تعجیل وتاخیر کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی جبکہ سورج ان کے آنگن میں تھا اور سایہ ان کے آنگن کے اوپر نہیں چڑھا تھا اس باب میں حضرت انس ابواروی، جابر، رافع بن خدیج سے بھی احادیث مذکور ہیں اور رافع بن خدیج سے بھی احادیث مذکور ہیں اور رافع سے عصر کی نماز میں تاخیر کی روایت بھی نقل کی گئی ہے لیکن وہ صحیح نہیں امام ابوعیسیٰ ترمذی کہتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے صحابہ میں سے بعض اہل علم جیسے کہ حضرت عمر عبداللہ بن مسعود عائشہ انس اور کئی تابعین نے عصر کی نماز میں تعجیل کو اختیار کیا ہے اور تاخیر کو مکروہ سمجھا ہے اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک شافعی احمد اور اسحاق کا ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 153)

قرص کی تعریف

سورج کا رنگ سفیدی سے زردی کی طرف اتنا تبدیل ہو جائے کہ دیکھنے والے کی نظر آسانی سے مسلسل ٹکٹکی باندھ کر اسے دیکھ سکے۔

نماز عصر کے نام کی وجہ تسمیہ کا بیان

نمازِ عصر میں ابر کے دن تو جلدی چاہیئے، نہ اتنی کہ وقت سے پیشتر ہو جائے۔ باقی ہمیشہ اس میں تاخیر مستحب ہے۔ اسی واسطے اس کا نام عصر رکھا گیا لانها تعصر (یعنی وہ نچوڑ کے وقت پڑھی جاتی ہے)

حاکم ودارقطنی نے زیاد بن عبداللہ نخعی سے روایت کی "ہم امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ مسجد جامع میں بیٹھے تھے مؤذن نے آکر عرض کی: یا امیر المومنین نماز۔ امیر المومنین نے فرمایا بیٹھو۔ وہ بیٹھ گیا۔ دیر کے بعد پھر حاضر ہوا اور نماز کے لئے عرض کی۔ امیر المومنین نے فرمایا ھذا الکلب یعلمنا السنة (یہ کتا ہمیں سنّت سکھاتا ہے) پھر اٹھ کر ہمیں نمازِ عصر پڑھائی۔ جب ہم نماز پڑھ کر وہاں آئے جہاں مسجد میں پہلے بیٹھے تھے فجثونا للرکب لنزول الشمس للغروب نتراها ہم زانوؤں پر کھڑے ہوکر سورج کو دیکھنے لگے کہ وہ غروب کے لئے نیچے اتر گیا تھا۔

(سنن الدارقطنی، ذکر بیان المواقیت، نشر السنۃ ملتان)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

یہ باب نماز مغرب کے وقت کے بیان میں ہے

مغرب کی نماز میں واردشدہ روایات کا بیان

205- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ الا النسائی.

☆☆ حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز پڑھاتے جب سورج غروب ہو جاتا اور پردے میں چھپ جاتا۔ اسے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے سوائے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے۔

206- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ اَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا میری امت ہمیشہ بھلائی پر رہے گی یا فرمایا فطرت پر رہے گی۔ جب تک نماز مغرب میں اتنی دیر نہیں کرے گی کہ تارے چمکنے لگیں۔

اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

نماز مغرب میں تعجیل وتاخیر کا فقہی مفہوم

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغرب کی نماز ادا کرتے جب سورج ڈوب کر پردوں کے پیچھے چھپ جاتا اس باب میں حضرت جابر زید بن خالد انس رافع بن خدیج ابوایوب ام حبیبہ اور عباس بن عبدالمطلب سے بھی روایات منقول ہیں حضرت عباس کی حدیث موقوفا بھی روایت کی گئی ہے اور وہ اصح ہے ابوعیسٰی کہتے ہیں کہ حدیث سلمہ بن الاکوع حسن صحیح ہے صحابہ اور تابعین میں سے اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ مغرب کی نماز میں تعجیل کرنی چاہئے اور اس میں تاخیر مکروہ ہے بعض اہل علم کے نزدیک مغرب کے لیے ایک ہی وقت ہے ان کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی حدیث جبرائیل ہے ابن مبارک اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

(جامع ترمذی: جلداول: حدیث نمبر 156)

مغرب کا وقت آفتاب چھپنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور شفق غائب ہو جانے کے وقت ختم ہو جاتا ہے۔ اکثر ائمہ کے

۲۰۵۔ بخاری باب مواقیت الصلوٰۃ باب وقت المغرب ج ۱ ص ۷۹' مسلم کتاب المساجد باب بیان ان اوّل وقت المغرب......الخ ج ۱ ص ۲۲۸ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب وقت المغرب ج ۱ ص ۶۰' ابن ماجة کتاب الصلوٰۃ باب وقت صلوٰۃ المغرب ص ۵۰' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی وقت المغرب ج ۱ ص ۴۲' مسند احمد ج ۴ ص ۵۱

۲۰۶۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب وقت المغرب ج ۱ ص ۶۰' مسند احمد ج ۴ ص ۱۴۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

نزدیک شفق اس سرخی کو کہتے ہیں جو آفتاب چھپنے کے بعد ظاہر ہوتی ہے چنانچہ اہل لغت کا کہنا بھی یہی ہے۔ حضرت امام اعظم اور علماء کی ایک دوسری جماعت کا قول یہ ہے کہ شفق اس سفیدی کا نام ہے جو سرخی ختم ہونے کے بعد نمودار ہوتی ہے۔ اہل لغت و دیگر ائمہ کے قول کے مطابق حضرت امام اعظم کا بھی ایک قول یہ ہے کہ شفق سرخی کا نام ہے چنانچہ شرح وقایہ میں فتویٰ اسی قول پر مذکور ہے۔ لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ مغرب کی نماز تو سرخی غائب ہونے سے پہلے پڑھی جائے اور عشاء کی نماز سفیدی غائب ہونے کے بعد پڑھی جائے تاکہ دونوں نمازیں بلا اختلاف ادا ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَلٰوةِ الْعِشَآءِ

یہ باب نمازِ عشاء کے وقت کے بیان میں ہے

عشاء کی نماز کے بارے میں وارد شدہ روایت کا بیان

207- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ . رَوَاهُ اَحْمَدُ و ابن ماجة والتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں انہیں رات کے تہائی حصہ یا نصف رات تک نماز کو موخر کرنے کا حکم دیتا۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

شرح

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم عشاء کی نماز کے لئے بہت دیر تک بیٹھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہائی یا اس سے بھی زیادہ رات جانے کے بعد تشریف لائے اور ہمیں معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کام میں مشغول رہے تھے (کہ عادت کے مطابق سویرے نماز پڑھنے تشریف نہیں لائے) یا اس کے علاوہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو کوئی عذر پیش آ گیا تھا) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر فرمایا: تم لوگ نماز کا انتظار کر رہے تھے (اور تمہارے لئے یہ مناسب بھی تھا کیونکہ) نماز کا انتظار تو تم ہی لوگ کیا کرتے ہو۔ تمہارے سوا کسی اور دین والوں نے نماز کا انتظار نہیں کیا۔ اور اگر مجھے اپنی امت پر گراں گزرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس نماز کو ہمیشہ اسی وقت پڑھا کرتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تکبیر کا) حکم دیا اس نے تکبیر کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ (مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 581)

۲۰۷۔ مسند احمد ج ۲ ص ۲۵۰، ترمذی ابواب الصلوۃ باب ما جاء فی تاخیر العشاء الاخرۃ ج ۱ ص ۴۲، ابن ماجۃ کتاب الصلوۃ باب وقت العشاء ج ۱ ص ۵۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مطلب یہ ہے کہ تمہارے سوا کسی بھی دین کے لوگ (یعنی یہود و نصاریٰ) عشاء کی نماز کا انتظار نہیں کرتے تھے کیونکہ یہ نماز تو صرف اسی امت کے ساتھ مخصوص فرمائی گئی ہے اور کسی امت کو نصیب نہیں ہوئی ہے لہٰذا تم اس وقت جب کہ آرام کرنے کا وقت ہے اپنے نفس پر قابو پا کر اور مشقت اٹھا کر نماز کا جتنا زیادہ انتظار کرو گے اتنا ہی زیادہ ثواب پاؤ گے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عشاء کی نماز تہائی رات کے وقت پڑھنا افضل ہے جیسا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک ہے مگر جہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا تعلق ہے تو یہ بھی ثابت ہے کہ جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کا اکثر حصہ اول وقت جمع ہو جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اول وقت ہی نماز پڑھ لیتے تھے اور جو حضرات تاخیر سے جمع ہوتے تھے وہ دیر سے پڑھتے تھے چنانچہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک بھی یہی ہے کہ جو نمازی اول وقت جمع ہو جائیں اول وقت نماز پڑھ لیں اور جو نمازی تاخیر سے جمع ہوں وہ دیر کر کے پڑھیں۔

عشاء کی نماز میں تاخیر کرنے کا بیان

208– وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ انْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً لِصَلٰوۃِ الْعِشَآءِ حَتّٰی ذَھَبَ نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّیْلِ قَالَ فَجَآءَ فَصَلّٰی بِنَا ثُمَّ قَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَکُمْ فَاِنَّ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوْا مَضَاجِعَھُمْ وَاِنَّکُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ مُّنْذُ انْتَظَرْتُمُوْھَا وَلَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِیْفِ وَسُقْمُ السَّقِیْمِ وَحَاجَۃُ ذِی الْحَاجَۃِ لَاَخَّرْتُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ. رَوَاہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمَذِیَّ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ہم نے ایک رات نماز عشاء کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا۔ یہاں تک کہ آدھی رات کے قریب گزر گئی۔ پھر آپ تشریف لائے ہمیں نماز پڑھائی اور فرمایا اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو۔ پھر فرمایا دوسرے لوگ نماز پڑھ کے اپنے بستروں میں ہیں اور تم اس وقت تک نماز میں ہی شمار ہو گے جب تک تم نماز کا انتظار کر رہے ہو۔ اگر کمزور کی کمزوری بیمار کی بیماری اور ضرورت مند کی ضرورت کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک موخر کر دیتا ہے۔ اس حدیث کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا۔ بسوائے ترمذی احمد ابن خزیمہ کے اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

جیسا کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گزر چکا ہے کہ (مسلمانوں کے علاوہ) کسی بھی دوسرے دین کے لوگ عشاء کی نماز کا انتظار نہیں کرتے، لہٰذا اس ارشاد کی روشنی میں حدیث کے الفاظ دوسرے لوگوں نے نماز پڑھ کر اپنے اپنے بستر سنبھال لئے ہیں، کی تشریح یہ کی جائے گی کہ دوسرے دین کے لوگ (مثلاً یہود و نصاریٰ) تو شام کی نماز پڑھ کر یا اپنے مذہب

۲۰۸۔ نسائی کتاب المواقیت ما یستحب من تاخیر العشاء ج ۱ ص ۱۹۳' ابن ماجۃ کتاب الصلوۃ باب وقت صلوۃ العشاء ج ۱ ص ۵۰' ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب وقت صلوۃ العشاء الاخرۃ ج ۱ ص ٦۱' مسند احمد ج ۳ ص ۵' ابن خزیمۃ کتاب الصلوۃ باب استحباب تاخیر صلوۃ العشاء ج۱ص ۱۷۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کے مطابق عبادت کر کے اپنے اپنے بستروں پر جا کر نیند کی آغوش میں پہنچ گئے مگر چونکہ تمہارے نصیب میں اس نماز کی سعادت وفضیلت لکھی ہوئی ہے۔ اس لئے تم اب اس سعادت وفضیلت کی تکمیل کی خاطر نماز کی انتظار میں بیٹھے ہوئے ہو۔ اور چونکہ تم اپنا آرام اپنی نیند اور اپنا چین سب اپنے پروردگار کی عبادت کے انتظار میں لٹا چکے ہو اس لئے تمہارا پروردگار بھی اس محنت و مشقت کا صلہ اس طرح تمہیں دے گا کہ تمہارے اس انتظار کے ایک ایک لمحے کو سراپا عبادت و باعث سعادت بنا دے گا یعنی طور پر کہ تمہارا یہ جتنا وقت انتظار میں گزرا ہے یا جتنا وقت گزرے گا تو سمجھو کہ وہ نماز ہی میں گزرا ہے یا گزرے گا یعنی جتنا ثواب نماز پڑھنے کا ملتا ہے اتنا ہی ثواب اس انتظار کا بھی ملے گا۔ یا پھر اس جملے کا مطلب یہ ہوگا کہ دوسرے محلوں کے مسلمان جو اس مسجد میں حاضر نہیں ہیں عشاء کی نماز پڑھ کر سو رہے ہیں اور تم لوگ اب تک نماز عشاء کے انتظار میں یہاں بیٹھے ہو اس طرح ان مسلمانوں کے مقابلے میں تم زیادہ ثواب وفضیلت کے حقدار بنو گے، یہی معنی مابعد کے الفاظ (وانکم لن تزالوا الخ) کے زیادہ قریب اور مناسب ہیں۔ بہر حال۔ یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عشاء کی نماز میں آدھی رات تک تاخیر جائز ہے بلکہ عبادت کے سلسلے میں زیادہ محنت ومشقت اٹھانے کی وجہ سے مستحب اور افضل ہے۔

209- وَعَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَصَلِّ الْعِشَاءَ أَيَّ اللَّيْلِ شِئْتَ وَلَا تَغْفُلْهَا ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ ۔

☆☆ حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسی رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ تورات کی نماز جس حصہ میں چاہے پڑھ اور اس میں غفلت نہ کر اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کے رجال ثقات۔

شرح

امام اعظم کے نزدیک شفق اس سفیدی کا نام ہے جو آسمان کے مغربی کنارے پر سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے۔ اور امام شافعی و صاحبین کے نزدیک سرخی کا نام شفق ہے، یعنی سفیدی کا وقت امام صاحب کے نزدیک مغرب ہے، یہی قول سیدنا ابو ہریرہ، امام اوزاعی اور عمر ابن عبدالعزیز کا ہے۔ اور امام شافعی کے نزدیک یہ وقت عشاء ہے، یہی قول سیدنا عبداللہ ابن عمر اور ابن عباس کا ہے۔ احتیاط یہ ہے کہ سفیدی آنے سے پہلے مغرب پڑھ لے اور سفیدی ڈوبنے کے بعد عشاء پڑھے تا کہ اختلاف سے بچ جائے۔

210- وَعَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا إِفْرَاطُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَالَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ دَلَّ الْحَدِيْثَانِ عَلَى أَنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ يَبْقَى بَعْدَ مُضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ إِلَى طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَلَا يَخْرُجُ بِخُرُوْجِهِ فَبِالْجَمْعِ بَيْنَ الْأَحَادِيْثِ كُلِّهَا يَثْبُتُ أَنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ مِنْ حِيْنِ دُخُوْلِهِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ وَبَعْضُهُ

۲۰۹۔ طحاوی کتاب الصلوۃ مواقیت الصلوۃ ج ۱ ص ۱۱۰

۲۱۰۔ طحاوی کتاب الصلوۃ باب مواقیت الصلوۃ ج ۱ ص ۱۱۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اَوْلٰی مِنْ بَعْضٍ وَاَمَّا بَعْدَ نِصْفِ اللَّیْلِ فَلَا یَخْلُوْ مِنَ الْکَرَاهَةِ .

حضرت عبیدہ بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نماز عشاء میں وقت یعنی تاخیر کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا طلوع فجر۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں کہ دونوں حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عشا کا وقت آدھی رات گزرنے کے بعد طلوع فجر تک باقی رہتا ہے اور نصف رات گزرنے سے ختم نہیں ہوتا۔ تمام احادیث کے درمیان تطبیق اسی طرح ہوگی کہ عشا کا وقت اس کے داخل ہونے سے لے کر نصف رات تک افضل ہے اور اس میں بھی بعض حصہ بعض حصے سے اولیٰ ہے اور آدھی رات کے بعد کا وقت کراہت سے خالی نہیں۔

شفق کے فقہی معنی ومفہوم کا بیان

امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک شفق اس سفیدی کا نام ہے جو مغرب میں سرخی ڈوبنے کے بعد صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔ عشاء کے بارے میں مختار مسلک اور فیصلہ یہ ہے کہ اس کا وقت شفق غائب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور ٹھیک آدھی رات تک بلا کراہت باقی رہتا ہے البتہ وقت جو طلوع فجر سے پہلے تک رہتا ہے فجر کا وقت طلوع صبح صادق کے بعد شروع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب پر ختم ہو جاتا ہے۔ بظاہر تو حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طلوع صبح صادق کے بعد سے طلوع آفتاب تک تمام وقت نماز فجر کے لیے مختار ہے۔

امام بخاری ومسلم اپنی اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ حضرت سیار بن سلامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد (ہم دونوں) حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میرے والد نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کس طرح (یعنی کس کس وقت) پڑھتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز جسے پہلی نماز کہا جاتا ہے سورج ڈھلنے کے وقت پڑھتے تھے اور عصر کی نماز (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ ہم میں سے کوئی نماز پڑھ کر مدینہ کے کنارے اپنے مکان پر جا کر سورج روشن ہوتے ہوئے (یعنی اس کے متغیر ہونے سے پہلے) واپس آ جاتا تھا۔ سیار فرماتے ہیں کہ مغرب کے بارے میں ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ بتایا تھا وہ میں بھول گیا اور (ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ) عشاء کی نماز جسے تم عتمہ کہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاخیر سے پڑھنے کو بہتر سمجھتے تھے اور عشاء کی نماز سے پہلے سونے اور عشاء کی نماز کے بعد (دنیاوی) باتیں کرنے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ سمجھتے تھے۔

اور صبح کو نماز ایسے وقت پڑھ (کر فارغ ہو) لیتے تھے کہ ہر آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا تھا اور (نماز میں) ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھ لیا کرتے تھے، ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہائی رات تک عشاء میں دیر کرنے میں تامل نہ فرماتے تھے اور عشاء کی نماز سے پہلے سونے اور عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ (صحیح البخاری، ج ۱، ص ۸۰، قدیمی کتب خانہ کراچی وصحیح مسلم)

https://archive.org/details/@madni_library

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّغْلِيسِ

اندھیرے میں نماز پڑھنے کے بارے میں واردشدہ روایات

211۔ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ مومنوں کی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر میں حاضر ہوتیں۔ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی۔ پھر وہ اپنے گھروں کو پلٹ کر جاتیں۔ جب نماز پڑھ لیتی تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی بھی پہچان نہ سکتا۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

212۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَّالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ اِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَا قَلُّوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھاتے اور عصر کی نماز پڑھاتے جب سورج روشن ہوتا اور مغرب جب سورج غروب ہو جاتا ہے اور عشا کی نماز میں اگر لوگ زیادہ ہوتے تو جلدی کرتے اور اگر کم ہوتے تو موخر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھاتے۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

213۔ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ بِوَقْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسِبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَرُبَمَا اَخَّرَهَا حِيْنَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَاَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلٰوةِ فَيَاْتِيْ ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِيْنَ يَسْوَدُّ الْاُفُقُ وَرُبَمَا اَخَّرَهَا حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلّٰى مَرَّةً اُخْرٰى فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلٰوتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ التَّغْلِيْسَ حَتّٰى مَاتَ لَمْ يَعُدْ اِلٰى اَنْ يُّسْفِرَ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَّالزِّيَادَةُ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ .

☆☆ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت

۲۱۱۔ بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب وقت الفجر ج ۱ ص ۸۲' مسلم کتاب المساجد استحباب التکبیر بالصبح الخ ج ۱ ص ۲۳۰

۲۱۲۔ بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب وقت العشاء اذا اجتمع الناس ...... الخ ج ۱ ص ۸۰' مسلم کتاب المساجد باب استحباب التکبیر بالصبح ج ۱ ص ۲۳۰

۲۱۳۔ ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب المواقیت ج ۱ ص ۵۷' ابن حبان کتاب الصلوۃ ج ۴ ص ۲۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

جبرئیل نازل ہوئے تو انہوں نے مجھے نماز کے اوقات بیان کئے۔ میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ اپنی انگلیوں پر پانچ نمازیں شمار کیں۔

پس میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز ظہر زوال آفتاب کے بعد پڑھی اور کبھی گرمی شدید ہونے کے وقت اسے موخر فرماتے اور میں نے آپ کو نماز عصر پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جب سورج خوب بلند اور روشن تھا۔ اس میں زردی آنے سے پہلے آدمی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ذوالحلیفہ پہنچ جاتا۔ اس سے پہلے کہ سورج غروب ہو اور سورج غروب ہوتے ہی نماز مغرب پڑھی اور نماز عشاء اس وقت پڑھی۔ جبکہ افق میں سیاہی آ گئی اور کبھی اس میں تاخیر کرتے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں اور نماز فجر ایک مرتبہ اندھیرے میں پڑھی اور دوسری مرتبہ اسے خوب روشن کر کے پڑھا پھر آپ کی نماز اس کے بعد اندھیرے میں رہی۔ یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوگیا۔ آپ دوبارہ اسے روشنی میں نہیں پڑھا۔

اس حدیث کو ابوداؤد اور ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند میں کلام ہے اور اس میں الفاظ کی زیادتی محفوظ نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِسْفَارِ

ان روایات کا بیان جو روشنی میں نماز پڑھنے کے بارے میں وارد ہوئیں

214- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةً لِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ولمسلم قبل وقتها بغلس .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو کوئی نماز اس کے وقت کے بغیر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ سوائے دو نمازوں کے کہ آپ نے مغرب اور عشاء کو جمع کیا اور فجر کی نماز اس کے وقت سے پہلے پڑھی۔ اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے اسے اس کے وقت سے پہلے اندھیرے میں پڑھا۔

215- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلٰى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ صَلٰوةٍ وَّحْدَهَا بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَّالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَّقُوْلُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَّقُوْلُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوْا وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

٢١٤۔ بخاری کتاب الحج باب متی یصلی الفجر بجمع ص ٢٢٨، مسلم کتاب الحج باب استحباب زیادۃ التغلیس...... الخ ج ١ ص ٤١٧

٢١٥۔ بخاری کتاب الحج باب متی یصلی الفجر بجمع وروایۃ اخری ج ١ ص ٢٢٨، بخاری کتاب الحج باب من اذن وقام لکل واحد منهما ج ١ ص ٢٢٧

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وفی روایۃ لہ فلما طلع الفجر قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یصلی ھذہ الساعۃ الا ھذہ الصلوۃ فِیْ ھذا المکان من ھذا الیوم قال عبداللہ ھما صلوتان تحولان عن وقتیھما صلوۃ المغرب بعد ما یاتی الناس المزدلفۃ والفجر حین یبزغ الفجر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ۔

☆☆ حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھ مکہ المکرمہ کی طرف نکلا۔ پھر ہم مزدلفہ آئے تو انہوں نے دو نمازیں پڑھیں۔ ہر نماز کو الگ ایک اذان اور اقامت کے ساتھ پڑھا اور ان کے درمیان رات کا کھانا تناول فرمایا۔ پھر طلوع فجر کے وقت فجر کی نماز پڑھی۔ کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا کہ فجر طلوع ہو گئی اور کوئی کہہ رہا تھا کہ فجر طلوع نہیں ہوئی۔ پھر کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئیں۔ اس جگہ یعنی مغرب اور عشاء پس لوگ مزدلفہ نہ آتے۔ یہاں تک کہ وہ عشا کے آخری وقت میں داخل ہوں اور فجر کی نماز اس وقت میں پڑھیں۔ اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جب فجر طلوع ہوئی تو عبداللہ بن مسعود کہنے لگے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اس جگہ اس گھڑی میں صرف یہی نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ دو نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئی۔ مغرب کی نماز بعد اس کے کہ لوگ مزدلفہ آ جائیں اور فجر کی نماز جب فجر طلوع ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اسی طرح کرتے ہوئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

216- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْفِرُوْا لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ اَوْ قَالَ لِاُجُوْرِكُمْ. رَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ وَاَصْحَابُ السُّنَنِ وَاِسْنَادُهٗ.

☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح کو خوب روشن کیا کرو۔ پس بے شک اس میں تمہارے لیے زیادہ اجر یا اس میں تمہارے لئے زیادہ ثواب ہے۔ اس کو حمیدی اور اصحاب سنن نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

217- وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رِجَالٍ مِّنْ قَوْمِهِ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ الزَّيْلَعِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ.

☆☆ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ اپنی انصار قوم کے کچھ افراد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نماز فجر کو جتنا زیادہ روشن کر کے پڑھو گے تمہیں اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔ اس نسائی نے روایت کیا اور حافظ نے زیلعی میں فرمایا۔

٢١٦۔ مسند حمیدی ج ١ ص ١٩٩' ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب وقت الصبح ج ١ ص ٦١' ترمذی ابواب الصلوۃ باب ما جاء فی الاسفار بالفجر ج ١ ص ٤٠' دارمی کتاب الصلوۃ کتاب الاسفار بالفجر ص ١٤٣' ابن ماجۃ ابواب مواقیت الصلوۃ باب وقت صلوۃ الفجر ص ٤٩' نسائی کتاب المواقیت باب الاسفار ج ١ ص ٩٤' نصب الرایۃ ج ١ ص ٢٣٨

٢١٧۔ نسائی کتاب المواقیت باب الاسفار ج ١ ص ١٩٤

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یہ حدیث سند صحیح کے ساتھ مروی ہے۔

218۔ وَعَنْ هُرَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّيْ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ نَوِّرْ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَبْصُرَ الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ مِنَ الْاَسْفَارِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَّابْنُ عَدِيٍّ وَّالطَّيَالِسِيُّ وَاِسْحٰقُ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ حضرت ہریر رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن بن رافع بن خدیج بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا رافع بن خدیج کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا صبح کی نماز کو خوب روشن کرو حتیٰ کہ لوگ روشنی کی وجہ سے تیر پھینکنے کی جگہ کو دیکھ لیں۔

اس حدیث کو ابن ابی حاتم' ابن عدی' طیالسی' اسحاق' ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

219۔ وَعَنْ بَيَانٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِّثْنِيْ بِوَقْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ عِنْدَ دُلُوْكِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ بَيْنَ صَلٰوتَيْكُمُ الْاُوْلٰى وَالْعَصْرِ وَكَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْعِشَآءَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ وَيُصَلِّي الْغَدَاةَ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَفْتَحُ الْبَصَرُ كُلُّ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَقْتٌ اَوْ قَالَ صَلٰوةٌ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ حضرت بیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا وقت بیان فرمائیں تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز سورج ڈھلنے کے وقت پڑھتے اور عصر کی نماز تمہاری پہلی نماز اور عصر کے درمیان پڑھتے اور مغرب کی نماز غروب آفتاب کے وقت پڑھتے اور عشاء کی نماز غروب شفق کے وقت پڑھتے اور صبح کی نماز طلوع فجر کے وقت پڑھتے جب ہر چیز نظر آنے لگتی۔ ان تمام اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے یا فرمایا نماز ہے۔

اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا اور ہیثمی نے فرمایا اس کی سند حسن ہے۔

220۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسْفِرُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ اَفْقَهُ لَكُمْ اِنَّمَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَخْلُوْا بِحَوَائِجِكُمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھائی تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نماز کو خوب روشن کر کے پڑھو۔ پس بے شک یہ تمہارے لئے بڑی سمجھداری کی بات ہے تم اپنی ضروریات کے لئے فارغ ہونا چاہتے ہو۔ اسے عبدالرزاق اور ابوبکر بن شیبہ او طحاوی نے بیان فرمایا اور اس کی سند صحیح ہے۔

221۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِمُؤَذِّنِهٖ اَسْفِرْ اَسْفِرْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

۲۱۸۔ مسند ابی داؤد طیالسی ص ۱۲۹' المعجم الکبیر للطبرانی کتاب العلل ص ۲۷۸ احادیث فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۴۳

۲۱۹۔ مسند ابی یعلی ج ۷ ص ۷۶' مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب بیان الوقت ج ۱ ص ۳۰۴

۲۲۰۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب وقت الفجر ج ۱ ص ۱۲۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319520

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ اپنے مؤذن کو فرما رہے تھے کہ صبح کو روشن کر کے پڑھ صبح کو روشن کر کے پڑھ اسے عبدالرزاق اور ابوبکر بن شیبہ اور طحاوی نے بیان فرمایا اور اس کی سند صحیح ہے۔

222- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ يُسْفِرُ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم ابن مسعود کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے تو آپ صبح کی نماز کو روشن کر کے پڑھتے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ اور ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

تاخیر مستحب کا فقہی مفہوم

علامہ ابن نجیم مصری حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ تاخیر کا معنی یہ ہے کہ وقت کے دو حصوں میں تقسیم کیا جائے اور اول نصف کو چھوڑ کر نصف ثانی میں پڑھیں تو اسے تاخیر کہا جائے گا۔ (البحر الرائق کتاب الصلوٰۃ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

فجر کی نماز کو اسفار یا جلدی پڑھنے کے استحباب پر مذاہب اربعہ

حضرت رافع ابن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فجر کی نماز اجالے میں پڑھو کیونکہ اجالے میں نماز پڑھنے سے بہت زیادہ ثواب ہوتا ہے اور سنن نسائی کی روایت میں یہ الفاظ (فانہ اعظم للاجر) (یعنی اجالے میں نماز پڑھنے سے بہت زیادہ ثواب ہوتا ہے)۔ نہیں ہیں۔

(جامع ترمذی، ابوداؤد، دارمی، سنن نسائی، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 579)

اس حدیث کے ظاہری الفاظ سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ فجر کی نماز اسفار (اجالے) میں شروع کرنی چاہئے چنانچہ حنفیہ کا ظاہری مسلک یہی ہے کہ فجر کی نماز کی ابتداء و اختتام دونوں ہی اسفار میں ہوں۔

مگر حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ جو حنفی مسلک کے ایک جلیل القدر امام ہیں، فرماتے ہیں کہ ابتداء تو غلس (اندھیرے) میں ہونی چاہئے اور اختتام اسفار میں، اور اس کا طریقہ یہ ہو کہ قرات اتنی طویل کی جائے کہ پڑھتے پڑھتے اجالا پھیل جائے۔ چنانچہ علماء کرام فرماتے ہیں کہ امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ تاویل اولیٰ اور احسن ہے کیونکہ اس طرح ان تمام احادیث میں تطبیق ہو جاتی ہے جن میں سے بعض تو غلس مین نماز پڑھنے پر دلالت کرتی ہیں اور بعض سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسفار میں نماز پڑھنا افضل ہے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا۔

اکثر اہل علم صحابہ و تابعین مین سے کہتے ہیں کہ فجر کی نماز روشنی میں پڑھی جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا، امام

۲۲۱۔ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلٰوۃ باب وقت الصبح ج ۱ ص ۵۶۹' مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلٰوۃ باب من کان ینوبها ...الخ ج ۱ ص ۳۲۱' طحاوی کتاب الصلٰوۃ باب وقت الفجر ج ۱ ص ۱۲۳

۲۲۲۔ طحاوی کتاب الصلٰوۃ باب وقت الفجر ج ۱ ص ۱۲۵' مصنف عبد الرزاق کتاب الصلٰوۃ باب وقت الصبح ج ۱ ص ۵۶۸ مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلٰوۃ باب من کان ینوربها ویسفر ...... الخ ج ۱ ص ۳۲۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شافعی اور امام احمد فرماتے ہیں کہ اسفار کا معنی یہ ہے کہ فجر واضح ہو جائے اور اس میں شک نہ رہے اس میں اسفار کے معنی یہ نہیں ہے کہ دیر سے نماز پڑھی جائے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 148)

اگرچہ امام ترمذی کہہ رہے ہیں کہ اسفار کا معنی دیر نہیں ہے۔ لیکن اسفار کا معنی فجر کا خوب روشن ہونا ہے اور ظاہر ہے وہ روشنی دیر سے ہوتی ہے۔ عجلت سے نہیں ہوگی۔ یہی احناف کا مؤقف ہے۔ (رضوی عفی عنہ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو عورتیں واپس آتیں عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی گزرتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں قتیبہ نے کہا ہے (مُتَلَفِّفَاتٍ) کی جگہ (مُتَلَفِّعَاتٍ) اس باب میں حضرت عمر انس اور قیلہ بنت مخرمہ سے بھی روایات مذکور ہیں امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

اور اس کو کئی صحابہ نے اختیار کیا ہے جن میں ابوبکر عمر اور تابعین میں سے اہل علم شامل ہیں اور یہی قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کو وہ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز تاریکی میں پڑھنا مستحب ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 147)

امام اعظم کے نزدیک نماز مغرب ہمیشہ اور نماز ظہر سردیوں میں جلدی پڑھنا مستحب ہے کہ وقت داخل ہوتے ہی نماز شروع کردی جائے ان دو کے سوا باقی تمام نمازیں کچھ دیر سے پڑھنا مستحب ہیں۔ امام صاحب کے نزدیک نماز جلدی پڑھنے کے معنے یہ ہیں کہ وقت شروع ہوتے ہی نماز پڑھ لی جائے دیر نہ لگائی جائے بعض آئمہ کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ نماز کا وقت آتے ہی پڑھ لی جائے مگر نماز عشاء میں تہائی رات تک دیر لگانا سب کے نزدیک مستحب ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ عشاء کی تاخیر اور مغرب میں جلدی یونہی سردیوں میں ظہر کی جلدی پر سب متفق ہیں باقی نمازوں میں اختلاف ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَبْوَابُ الْاَذَان

اذان کے ابواب کے بیان میں ہے

اذان کا لغوی اصطلاحی مفہوم

لغت میں اذان کے معنی "خبر دینا" ہیں اور اصطلاح شریعت میں "چند مخصوص الفاظ کے ساتھ اوقات مخصوصہ میں نماز کا وقت آنے کی خبر دینے" کو اذان کہتے ہیں۔ اس تعریف سے وہ اذان خارج ہے جو نماز کے علاوہ دیگر امور کے لیے بے مسنون کی گئی ہے جیسا کہ بچے کی پیدائش کے بعد اس کے دائیں کان میں اذان کے کلمات اور بائیں کان میں اقامت کے کلمات کہے جاتے ہیں اور اسی طرح اس آدمی کے کان میں اذان کہنا مستحب ہے جو کسی رنج میں مبتلا ہو یا اسے مرگی وغیرہ کا مرض ہو یا وہ غصے کی حالت میں ہو، یا جس کی عادتیں خراب ہوگئی ہوں خواہ وہ انسان ہو یا جانور ہو۔

حضرت دیلمی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غمگین دیکھ کر فرمایا کہ اے ابن ابی طالب: میں تمہیں غمگین دیکھ رہا ہوں لہٰذا تم اپنے اہل بیت میں سے کسی کو حکم دو کہ وہ تمہارے کان میں اذان کہے جس سے تمہارا غم ختم ہو جائے گا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد کے مطابق عمل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات صحیح ثابت ہوئی نیز اس روایت کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک نقل کرنے والے ہر راوی نے کہا ہے کہ ہم نے اس طریقے کو آزمایا تو مجرب ثابت ہوا۔ ایسے ہی حضرت دیلمی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس کی عادتیں خراب ہوگئی ہوں خواہ وہ انسان ہو یا جانور تو اس کے کان میں اذان کہو۔

اذان کی مشروعیت کا بیان

اذان کی مشروعیت کے سلسلے میں مشہور اور صحیح یہ ہے کہ اذان کی مشروعیت کی ابتداء عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خواب ہے جس کی تفصیل آئندہ احادیث میں آئے گی۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اذان کا خواب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی دیکھا تھا۔ حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دس صحابہ کرام کو خواب میں اذان کے کلمات کی تعلیم دی گئی تھی بلکہ کچھ حضرات نے تو کہا ہے کہ خواب دیکھنے والے چودہ صحابہ کرام ہیں۔

بعض علماء محققین کا قول یہ ہے کہ اذان کی مشروعیت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے نتیجے میں ہوئی ہے جس کی طرف شب معراج میں ایک فرشتے نے رہنمائی کی تھی چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وسلم شب معراج میں جب عرش پر پہنچے اور سدرۃ المنتہیٰ تک جو کبریائی حق جل مجدہ کا محل خاص ہے پہنچے تو وہاں سے ایک فرشتہ نکلا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ فرشتہ کون ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اس اللہ کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے تمام مخلوق سے زیادہ قریب ترین درگاہ عزت سے میں ہوں لیکن میں نے پیدائش سے لے کر آج تک اس وقت کے علاوہ اس فرشتہ کو کبھی نہیں دیکھا ہے چنانچہ اس فرشتہ نے کہا "اللہ اکبر اللہ اکبر" یعنی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ پردے کے پیچھے سے آواز آئی کہ میرے بندہ نے سچ کہا انا اکبر انا اکبر (یعنی میں بہت بڑا ہوں میں بہت بڑا ہوں) اس کے بعد اس فرشتے نے اذان کے باقی کلمات ذکر کیے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان کے کلمات صحابہ کرام کے خواب سے بھی بہت پہلے شب معراج میں سن چکے تھے۔ چنانچہ علماء نے لکھا ہے کہ اس سلسلہ میں محقق فیصلہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے کلمات شب معراج میں سن تو لیے تھے لیکن ان کلمات کو نماز کے لیے اذان میں ادا کرنے کا حکم نہیں ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بغیر اذان کے نماز ادا کرتے رہے یہاں تک کہ مدینہ تشریف لائے اور یہاں صحابہ کرام سے مشورہ کیا چنانچہ بعض صحابہ کرام نے خواب میں ان کلمات کو سنا اس کے بعد وحی بھی آ گئی کہ جو کلمات آسمان پر سنے گئے تھے اب وہ زمین پر اذان کے لیے مسنون کر دیے جائیں۔

اذان کے لغوی معنی اعلان واطلاع عام ہے۔ رب فرماتا ہے: "وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ" اور فرماتا ہے: "فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَیْنَھُمْ"۔ شریعت میں خاص الفاظ سے نماز کی اطلاع کا نام اذان ہے۔ سب سے پہلی اذان ہے جبریل امین نے معراج کی رات بیت المقدس میں دی جب حضور نے سارے نبیوں کو نماز پڑھائی، مگر مسلمانوں میں ہجرت کے بعد ۱ھ میں شروع ہوئی جس کا واقعہ آگے رہا ہے۔ (درمختار، کتاب صلوٰۃ، بیروت)

بَابٌ فِیْ بَدْءِ الْاَذَانِ

اذان کی ابتدا کا بیان

223- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِیْنَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَۃَ یَجْتَمِعُوْنَ فَیَتَحَیَّنُوْنَ الصَّلٰوۃَ لَیْسَ یُنَادٰی لَھَا فَتَکَلَّمُوْا یَوْمًا فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ بَعْضُھُمُ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰی وَقَالَ بَعْضُھُمْ بَلْ بُوْقًا مِثْلَ قَرْنِ الْیَھُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا یُنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوۃِ ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ آنے کے بعد مسلمان نماز کے وقت جمع ہوتے اور نماز پڑھ لیتے۔ نماز کے لئے اذان نہیں دی جاتی تھی۔ ایک دن صحابہ نے اس بارے میں گفتگو کی۔ بعض نے کہا کہ عیسائیوں کی

۲۲۳۔ بخاری کتاب الاذان باب بدء الاذان ج ۱ ص ۸۵، مسلم کتاب الصلوۃ باب بدء الاذان ج ۱ ص ۱۶۴

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

طرح ناقوس بنالو۔ بعض نے کہا یہودیوں کی طرح سینگ بنالو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم ایک شخص کیوں نہیں مقرر کرتے جو نماز کے وقت لوگوں کو آواز دے کر بلائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال اٹھو اور لوگوں کو نماز کے لئے بلاؤ۔ اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

224- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ صحابہ نے (مشورے میں) آگ اور ناقوس کا ذکر کرتے ہوئے یہود ونصاریٰ کا ذکر کیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا۔ وہ اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہے۔ اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

اللہ اکبر کو ابتدائے اذان میں چار مرتبہ کہنے پر مذاہب اربعہ

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد اور جمہور علماء رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک یہ کلمہ اذان میں پہلی بار چار مرتبہ کہا جاتا ہے اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک دو مرتبہ کہا جاتا ہے۔

اذان واقامت کے کلمات کے جفت ہونے میں مذاہب اربعہ

اذان کے کلمات (شروع میں اللہ اکبر کے علاوہ) تو جفت ہیں اور اقامت کے کلمات طاق ہیں۔ چنانچہ صحابہ کرام و تابعین عظام میں سے اکثر اہل علم اور امام زہری، امام مالک، امام شافعی، امام اوزاعی، امام اسحاق اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کا یہی مسلک ہے مگر حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے متبعین کے نزدیک اذان وتکبیر دونوں کے کلمات جفت ہیں۔

ائمہ احناف کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ کہی جاتی تھی امام ابوعیسیٰ کہتے ہیں حدیث عبداللہ بن زید کو روایت کیا ہے وکیع نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہ عبداللہ بن زید نے اذان کے بارے میں خواب دیکھا شعبہ عمرو بن مرہ سے اور وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ بن زید نے اذان کو خواب میں دیکھا یہ اصح ہے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو عبداللہ بن زید سے سماع نہیں بعض اہل علم کا قول ہے کہ اذان اور اقامت دونوں دو دو مرتبہ ہیں اور سفیان ثوری ابن مبارک اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 187)

225- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۴۔ بخاری کتاب الاذان باب بدء الاذان ج ۱ ص ۸۵، مسلم کتاب الصلوٰۃ باب بدء الاذان ج ۱ ص ۶۴

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِيْ يَدِهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا عَبْدَاللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ فَقَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ فَقُلْتُ نَدْعُوْ بِهِ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَذَكَرَ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا رَاَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهِ قَالَ فَسَمِعَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَآئَهُ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ مَا اَرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ناقوس کا حکم فرمایا تاکہ اسے بجا کر لوگوں کو نماز کے لئے جمع کیا جائے تو میرے پاس سے ایک آدمی گزرا جبکہ میں سویا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں ناقوس تھا۔ میں نے کہا اے اللہ کے بندے کیا تم ناقوس بیچتے ہو تو اس نے کہا کہ تم اس کا کیا کرو گے۔ میں نے کہا ہم اس کے ذریعے نماز کے لئے بلائیں گے۔ اس نے کہا کیا میں تمہاری اس سے بہتر چیز پر رہنمائی نہ کروں۔ میں نے اس سے کہا کیوں نہیں تو انہوں نے کہا تم کہو اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا تو اس نے اذان اور اقامت کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہیں وہ چیز بتائی جو میں نے دیکھی تھی تو آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ سچا خواب ہے تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ پس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بتاتا رہا اور وہ اذان کہتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں جب اسے سنا تو اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں نے بھی وہ کچھ دیکھا جو اس نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اسے ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّرْجِيْعِ

یہ باب اذان میں ترجیع کے بیان میں ہے

ترجیع کے بارے میں وارد شدہ روایات کا بیان

226- عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ

۲۲۵. ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب کیف الاذان ج ۱ ص ۷۱، مسند احمد ج ٤ ص ٤٣

۲۲٦. نسائی کتاب الاذان باب کیف الاذان ج ۱ ص ۱۰۳. ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب کیف الاذان ج ۱ ص ۷۳، ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ باب الترجیع فی الاذان ص ۵۲، مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الامر بشفع الاذان ج ۱ ص ١٦٤

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثم یعود فیقول اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ وَاَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ بِتَثْنِیَۃِ التَّکْبِیْرِ ۔

★★ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اذان سکھائی اور فرمایا اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر وہ موذن لوٹے اور کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کے لئے آؤ نماز کے لئے آؤ فلاح کی طرف آؤ فلاح کی طرف اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اسے نسائی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے اور اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے تکبیر کے دو بار ذکر کے ساتھ نقل کیا ہے۔

شرح

یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو تکبیر کے کلمے ایک ایک بار کہتے ہیں، جیسے شوافع اور موجودہ وہابی مگر ان کی یہ دلیل بہت ضعیف ہے کیونکہ یہاں اذان میں ترجیع کا ذکر نہیں حالانکہ یہ حضرات اذان ترجیع کے قائل ہیں، نیز اس حدیث سے لازم آتا ہے کہ تکبیر کے سارے کلمے ایک ایک بار ہوں حالانکہ یہ حضرات "اللہ اکبر" چار بار اور "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ" دو بار کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہاں اذان اور تکبیر سے شرعی اذان مراد نہیں بلکہ لغوی اعلان واطلاع مراد ہے، یعنی حضور نے اس وقت یہ رائے دی کہ حضرت بلال محلوں میں جا کر بار بار نماز کا اعلان کریں اور پھر جب نمازی مسجد میں جمع ہو جائیں اور جماعت کھڑی ہونے لگے تو اہل مسجد کو جمع کرنے کے لئے ایک بار کہہ دیں کہ اٹھو جماعت تیار ہے، ورنہ شرعی اذان تو عبداللہ ابن زید وغیرہم صحابہ نے خواب میں دیکھی انہوں نے بارگاہ نبوی میں پیش کی تب سب سے پہلے فجر کے وقت دی گئی۔ لہٰذا یہ حدیث ان بزرگوں کی دلیل ہرگز نہیں بن سکتی۔

اس کا نام ترجیع ہے، یعنی اذان میں شہادتیں پہلے آہستہ دو بار کہنا، پھر بلند آواز سے دو بار کہنا یہ شوافع کے ہاں سنت ہے، حنفیوں کے نزدیک نہیں، دلائل ابھی آتے ہیں۔

یہ حدیث وہابیوں کی انتہائی دلیل ہے کہ اذان میں ترجیع ہے۔ امام اعظم فرماتے ہیں عبداللہ ابن زید کے خواب میں جو فرشتے نے اذان کی تعلیم دی اس میں ترجیع نہ تھی، نیز خود عبداللہ ابن زید نے جب وہ خواب بارگاہ نبوی میں پیش کی اس میں بھی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ترجیع نہ تھی، نیز حضرت بلال جو امام المؤذنین ہیں ان کی اذان میں ترجیع منقول نہیں، نیز عبداللہ ابن مکتوم جو مسجد نبوی شریف کے نائب مؤذن تھے ان کی اذان میں بھی ترجیع منقول نہیں، نیز حضرت سعد قُرظی مسجد قباء کے مؤذن کی اذان میں بھی ترجیع منقول نہیں۔ رہی حدیث ابومحذورہ، ان کی روایت سخت متعارض ہیں، اوران میں اضطراب ہے، اور مضطرب و متعارض حدیث قابل عمل نہیں۔ چنانچہ طبرانی نے انہیں ابومحذورہ سے جو اذان نقل کی اس میں ترجیع نہیں۔ طحاوی شریف نے ابومحذورہ کی اذان میں دوبار اللہ اکبر کا ذکر کیا اور یہاں ترجیع کا بھی ذکر ہے، نیز صحابہ کرام نے ابومحذورہ کی روایت پر عمل نہ کیا، چنانچہ حضرت علی، حضرت بلال، حضرت ثوبان، حضرت سلمہ ابن اکوع وغیرہم رضی اللہ عنہم اذان وتکبیر کے کلمات دودوبار کہتے اور کہلواتے تھے۔ عنایہ شرح ہدایہ نے فرمایا کہ حضرت ابومحذورہ کو زمانہ کفر میں توحید ورسالت سے سخت نفرت تھی، اسلام کے بعد انہیں اذان کا حکم ملا تو یہ شرم کی وجہ سے شہادتین آہستہ کہہ گئے تب حضور نے فرمایا کہ پھر زور سے کہو۔ فتح القدیر نے فرمایا کہ حضرت ابومحذورہ شہادتین میں مدچھوڑ گئے تھے، اس لئے یہ کلمات دوبارہ کہلوائے گئے۔ ہماری تفسیر کی بناء پر حضرت ابومحذورہ کی حدیث میں نہ تعارض ہوگا نہ اضطراب کیونکہ ترجیع والی روایات میں خصوصی واقعہ کا ذکر ہے اور دیگر روایات میں عام حالات کا واقعہ ہے۔

کلمات اذان سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

اللہ اکبر" کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس چیز سے بہت بلند وبالا ہے کہ کوئی آدمی اس کی کبریائی وعظمت کی حقیقت کو پہچانے۔ یا اللہ تعالیٰ اس حیثیت سے بہت بڑا ہے کہ اس کی ذات پاک کی طرف ان چیزوں کی نسبت کی جائے جو اس کی عظمت و بزرگی کے مناسب نہیں ہیں، یا پھر اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ رب العزت تمام چیزوں سے بہت بڑا ہے۔ اذان وتکبیر میں اللہ اکبر کی حرف را ساکن ہوتی ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد اور جمہور علماء رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک یہ کلمہ اذان میں پہلی بار چار مرتبہ کہا جاتا ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک دومرتبہ کہا جاتا ہے۔ اس کلمہ کو چار مرتبہ کہنے میں یہ لطیف نکتہ ہے کہ گویا یہ حکم چاردانگ عالم میں جاری وحاوی ہے اور عناصر اربعہ سے مرکب نفس انسانی کی خواہشات کے تزکیہ میں بہت موثر ہے۔ حی علی الفلاح کے معنی یہ ہیں کہ تم ہر مکروہ چیز سے چھٹکارا حاصل کرنے اور ہر مراد کے ملنے کی طرف آؤ۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ فلاح کے معنی بقا کے ہیں یعنی اس چیز کی طرف دوڑو جو عذاب سے چھٹکارے کا باعث، ثواب ملنے کا سبب اور آخرت میں بقاء کا ذریعہ ہے اور وہ چیز نماز ہے۔

حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک اذان میں ترجیع یعنی شہادتین کو دومرتبہ کہنا سنت ہے۔ ترجیع کی شکل یہ ہوتی ہے کہ پہلے شہادتین کو دومرتبہ پست آواز سے کہا جاتا ہے پھر دومرتبہ بلند آواز سے ان حضرات کی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

دلیل یہی حدیث ہے۔علمائے حنفیہ فرماتے ہیں کہ یہ تکرار حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیم کے لئے تھا نہ کہ تشریع کے لئے۔یعنی پہلی مرتبہ ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شہادتین کو پست آواز سے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ان کلمات کو پھر ادا کرو اور بلند آواز سے ادا کرو چنانچہ اس سلسلے میں حضرت ابومحذورہ کی جو ایک دوسری روایت منقول ہے اس میں ترجیع نہیں ہے۔نیز حضرت عبداللہ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں بھی جو اذان کے باب میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے ترجیع نہیں ہے۔اسی طرح حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو موذنوں کے سردار ہیں، نہ ان کی اذان میں اور نہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان میں جو مسجد نبوی میں اذان کہتے تھے اور نہ ہی حضرت سعد قرظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان میں جو مسجد قبا کے مؤذن تھے ترجیع منقول ہے۔پھر یہ کہ اس سلسلے میں حضرت ابی محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا تھا اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ تکرار شہادتین کی تعلیم کے لئے تھا۔

اذان واقامت کے کلمات کا بیان

227- وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ کَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ کَلِمَةً ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ ۔

☆☆ ان ہی سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے انہیں اذان انیس کلمے اور اقامت کے سترہ کلمے سکھائے۔اسے ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

حنفیوں کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمے ہیں اور اقامت کے سترہ۔یہ حدیث اقامت کے دو دو بار ہونے پر حنفیوں کی قوی دلیل ہے کیونکہ اگر اس کے کلمات ایک ایک بار ہوتے تو ۱۳ کلمے ہوتے نہ کہ سترہ، لہٰذا یہ حدیث گزشتہ حدیث ابن عمر کی ناسخ ہے۔رہے اذان کے ۱۹ کلمے اس کے متعلق عرض کیا جا چکا ہے کہ یہ حضرت شہادتین آہستہ پڑھ گئے تھے، اس لئے دوبارہ آواز سے کہلوائے گئے، اس دن ۱۹ کلمے کہے، لہٰذا یہ واقعہ گزشتہ حدیث ابن عمر کے خلاف نہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ عَدَمِ التَّرْجِیْعِ

عدم ترجیع میں وارد شدہ روایات

228- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ

۲۲۷۔ ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الترجیع فی الاذان ج ۱ ص ۴۸ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب کیف الاذان ج ۱ ص ۷۳

۲۲۸۔ مسلم، کتاب الصلوٰۃ باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ ج ۱ ص ۱۶۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ اَكْبَرُ اللّٰہُ اَكْبَرُ قَالَ اللّٰہُ اَكْبَرُ اللّٰہُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب موذن اَللّٰہُ اَكْبَرُ اَللّٰہُ اَكْبَرُ کہے تو تم میں سے بھی کوئی شخص دل سے اَللّٰہُ اَكْبَرُ اَللّٰہُ اَكْبَرُ کہے پھر موذن اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو وہ بھی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہے۔ پھر موذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو وہ بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ کہے۔ پھر موذن حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہے تو وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔ پھر موذن حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔ پھر موذن کہے اللّٰہُ اَكْبَرُ اللّٰہُ اَكْبَرُ کہے تو وہ بھی کہے اللّٰہُ اَكْبَرُ اللّٰہُ اَكْبَرُ۔ پھر موذن کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ تو وہ بھی کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ تو وہ جنت میں داخل ہو جائیگا۔

229- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَمَّ بِالْبُوْقِ وَاَمَرَ بِالنَّاقُوْسِ فَنُحِتَ فَاُرِيَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَيْدٍ فِي الْمَنَامِ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فَقُلْتُ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰہِ تَبِيْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قُلْتُ اُنَادِيْ بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ تَقُوْلُ اللّٰہُ اَكْبَرُ اللّٰہُ اَكْبَرُ اللّٰہُ اَكْبَرُ اللّٰہُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰہُ اَكْبَرُ اللّٰہُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَيْدٍ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا رَاٰى قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فَقَصَّ عَلَيْهِ الْخَبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ رَاٰى رُؤْيَا فَاخْرُجْ مَعَ بِلَالٍ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاَلْقِهَا عَلَيْهِ وَلْيُنَادِ بِلَالٌ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ بِلَالٍ اِلَى الْمَسْجِدِ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهَا عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَادِيْ بِهَا فَسَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ بِالصَّوْتِ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ رَاٰى . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ و اَبُوْ دَاوٗدَ و احمد و صححه التِرْمَذِيُّ و ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبُخَارِيُّ فيما حكاه عنه التِرْمَذِيُّ فِي العلل .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بگل کا ارادہ کرلیا اور ناقوس کا حکم دیا۔ پس وہ بنالیا گیا تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں دکھایا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس پر دو سبز چادریں تھیں۔ وہ ایک ناقوس اٹھائے ہوئے تھا تو میں نے اس سے کہا اے اللہ کے بندے کیا تم ناقوس بیچتے ہو تو اس نے کہا تم

۲۲۹. ابن ماجة كتاب الصلوة باب بدء الاذان ج ۱ ص ۵۱' ابو داؤد كتاب الصلوة باب كيف الاذان ج ۱ ص ۷۱' مسند احمد ج ٤ ص ۴۳' ترمذى ابواب الصلوة باب ما جاء فى بدء الاذان ج ۱ ص ۴۸' صحيح ابن خزيمه' جماع ابواب الاذان باب ذكر الخبر المفسر ...... الخ ج ۱ ص ۱۹۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اسے کیا کرو گے تو میں نے کہا میں اس کے ساتھ نماز کے لئے بلاؤں گا۔ اس نے کہا کیا میں اس سے بہتر چیز پر تمہاری رہنمائی نہ کروں۔ میں نے اس سے کہا وہ کیا ہے تو اس نے کہا تو کہہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نکلے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہیں وہ چیز بتائی جو انہوں نے خواب میں دیکھی اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک شخص دیکھا جس پر دو سبز چادریں تھیں۔ وہ ایک ناقوس اٹھائے ہوئے تھا۔

پھر واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے ساتھی نے خواب دیکھا ہے تم بلال کے ساتھ مسجد جاؤ اور انہیں وہ کلمات بتاؤ اور بلال اذان دے کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا۔ میں ان کو وہ کلمات بتاتا اور وہ پکارتے جاتے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آواز سنی تو وہ نکلے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم میں نے بھی وہی دیکھا جو اس نے دیکھا۔

اسے ابن ماجہ ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اسے کتاب العلل میں بیان فرمایا اور صحیح قرار دیا۔

اذان میں ترجیع سے متعلق فقہی مذاہب کا بیان

یہ حدیث احناف کے مسلک کی موید ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تکبیر اور اذان کے کلمات میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جس طرح اذان کے کلمات کو سوائے شروع میں اللہ اکبر اور آخر میں لا الـٰہ الا اللہ کے دو دو مرتبہ کہا جاتا ہے اسی طرح تکبیر کے کلمات کو بھی دو مرتبہ کہا جاتا ہے البتہ تکبیر میں صرف قد قامت الصلوٰۃ کا اضافہ ہے جو اذان میں نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خواب کو سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی کہ یہ خواب سچا ہے اب اس تصدیق کا تعلق یا تو وحی سے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اس خواب کے سچا ہونے کی خبر دے دی تھی اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے حق کہا یا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجتہاد کی بناء پر اس خواب کو سچا مانا۔ اس موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انشاء اللہ کہنا برکت اور اظہار طمانیت کے طور پر تھا۔ نہ کہ شک کے لیے۔ اذان کی آواز سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جو یہ کہا کہ میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا تھا تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ بات اس وقت کہی ہو جب انہیں معلوم ہو گیا ہو کہ یہ اذان حضرت عبداللہ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خواب کے نتیجے میں کہی گئی ہے یا پھر انہیں اس خواب کا علم مکاشفہ کے ذریعے ہو گیا ہوگا۔ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ موذن کا بلند آواز اور خوش گلو ہونا مستحب ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک اذان میں ترجیع یعنی شہادتین کو دومرتبہ کہنا سنت ہے۔ ترجیع کی شکل یہ ہوتی ہے کہ پہلے شہادتیں کو دومرتبہ پست آواز سے کہا جاتا ہے پھر دومرتبہ بلند آواز سے ان حضرات کی دلیل یہی حدیث ہے۔

علمائے احناف فرماتے ہیں کہ یہ تکرار حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیم کے لیے تھا نہ کہ تشریع کے لیے۔ یعنی پہلی مرتبہ ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شہادتین کو پست آواز سے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ان کلمات کو پھر ادا کرو اور بلند آواز سے ادا کرو چنانچہ اس سلسلے میں حضرت ابومحذورہ کی جو ایک دوسری روایت منقول ہے اس میں ترجیع نہیں ہے۔

نیز حضرت عبداللہ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں بھی جو اذان کے باب میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے ترجیع نہیں ہے۔ اسی طرح حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو موذنوں کے سردار ہیں، نہ ان کی اذان میں اور نہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان میں جو مسجد نبوی میں اذان کہتے تھے اور نہ ہی حضرت سعد قرظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان میں جو مسجد قبا کے موذن تھے ترجیع منقول ہے۔ پھر یہ کہ اس سلسلے میں حضرت ابی محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا تھا اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ تکرار شہادتین کی تعلیم کے لیے تھا۔

بَابٌ فِيْ اِفْرَادِ الْاِقَامَةِ

اقامت (کے الفاظ) ایک ایک مرتبہ کہنے کا بیان

230-عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وزاد بعضهم الا الاقامة

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا وہ اذان دو دومرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

اسے محدثین کی ایک جماعت نے روایت اور بعض نے الا الاقامہ کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

231- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

۲۳۰۔ بخاری کتاب الاذان باب الاذان مثنیٰ مثنیٰ ج ۱ ص ۸۵' مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الامر ان یشفع الاذان ج ۱ ص ۱٦٤' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی افراد الاقامة ج ۱ ص ٤٨' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی الاقامة ج ۱ ص ۷۵' نسائی کتاب الاذان باب تثنية الاذان ج ۱ ص ۱۰۳' ابن ماجة کتاب الصلوٰۃ باب افراد الاقامة ج ۱ ص ۵۳' مسند احمد ج ۳ ص ۱۰۳

۲۳۱۔ مسند احمد ج ۲ ص ۸۵' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی الاقامة ج ۱ ص ۷٦' نسائی کتاب الاذان باب تثنية الاذان ج ۱ ص

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ تھی (مگر اقامت کہنے والا دو مرتبہ) قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہتا۔

اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

232- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ طَافَ بِیْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ فَقَالَ تَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَذَکَرَ الْاَذَانَ بِتَرْبِیْعِ التَّکْبِیْرِ بِغَیْرِ تَرْجِیْعٍ وَالْاِقَامَۃَ فُرَادٰی اِلَّا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَخْرَجَہٗ ۔ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ایک شخص نے میرے پاس چکر لگایا اس حال میں کہ میں سو رہا تھا تو اس نے کہا تم اس طرح کہو اللہ اکبر پھر اس نے اذان کا ذکر کیا۔ چار بار تکبیر کے ساتھ بغیر ترجیع کے اور اقامت ایک ایک بار سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور ابوداؤد نے اور اس کی سند حسن ہے۔

کلمات اقامت واذان میں فقہاء احناف وشوافع کا اختلاف دلائل

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان کے کلمات دو دو دفعہ اور تکبیر کے کلمات ایک ایک دفعہ (کہے جاتے) تھے البتہ (تکبیر میں) قد قامت الصلوٰۃ بے شک نماز تیار ہے مؤذن دو مرتبہ کہتا تھا۔ (ابوداؤد، سنن نسائی، دارمی)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یہ فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جاتے تھے تو اس سے مراد یہ ہے کہ شروع میں اللہ اکبر چار مرتبہ کہتے تھے اور آخر میں لا الٰہ الا اللہ ایک مرتبہ کہتے تھے ان دونوں کلمات کے علاوہ باقی کلمات دو دو مرتبہ کہے جاتے تھے۔

اقامت میں جس طرح قد قامت الصلوٰۃ کا استثناء کیا گیا ہے اسی طرح تکبیر یعنی اللہ اکبر کو بھی مستثنیٰ کرنا مناسب تھا کیونکہ تکبیر بھی بلا اختلاف اول وآخر میں مکرر ہے۔

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے انیس کلمات اور تکبیر کے سترہ کلمات سکھلائے تھے۔ (مسند احمد بن حنبل، جامع ترمذی، ابوداؤد، سنن نسائی، دارمی، سنن ابن ماجہ)

فقہ حنفی کے مطابق اذان کے پندرہ کلمات ہیں مگر اس حدیث میں انیس ذکر کیے گئے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انیس کلمات ترجیع سمیت ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک ہے اور یہ یاد رہے کہ۔ احناف کے نزدیک ترجیع تعلیم پر محمول ہے وہ مشروع نہیں ہے۔

تکبیر کے سترہ کلمات بتائے گئے ہیں بایں طور کہ ترجیع کے چار کلمات الگ کر کے اور دو کلمات قد قامت الصلوٰۃ کے بڑھا کر تکبیر کے کلمات سترہ ہوئے اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک بھی یہی ہے لہٰذا یہ حدیث اذان کے بارے میں تو شوافع کے مسلک کی تائید کرتی ہے کہ ان کے ہاں اذان کے کلمات انیس ہوتے ہیں۔ اور تکبیر کے بارے میں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حنفیہ کے مسلک کے موافق ہے کہ ان کے یہاں تکبیر کے کلمات سترہ ہوتے ہیں چنانچہ تکبیر کے کلمات کی تعیین میں احناف کی جانب سے یہی حدیث بطور دلیل پیش کی جاتی ہے۔

اس سے پہلے والی حدیث میں جس میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک کے مطابق تکبیر کے کلمات کی تعداد گیارہ ثابت ہوتی ہے اگر صحیح ہے تو اس حدیث سے منسوخ ہے۔

بَابٌ فِیْ تَثْنِیَةِ الْاِقَامَةِ

دو دو بار اقامت کہنے کا بیان

233- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَیْدِ نِ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ رَجُلًا قَامَ وَعَلَیْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلٰی حَآئِطٍ فَاَذَّنَ مَثْنٰی مَثْنٰی وَاَقَامَ مَثْنٰی مَثْنٰی ۔ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ ۔

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے محمد ﷺ کے صحابہ نے بیان فرمایا کہ عبداللہ بن زید انصاری نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا ایک شخص کھڑا تھا اور اس پر دو سبز چادریں تھیں۔ پس وہ دیوار پہ کھڑا ہوا تو اس نے دو دو مرتبہ اذان اور دو دو مرتبہ اقامت کہی۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

234- وَعَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ زَیْدِ نِ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰی فِی الْمَنَامِ الْاَذَانَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ عَلِّمْهُ بِلَالًا فَاَذَّنَ مَثْنٰی مَثْنٰی وَاَقَامَ مَثْنٰی مَثْنٰی وَقَعَدَ قَعْدَةً رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ ۔

☆☆ آپ ہی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے محمد ﷺ کے صحابہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن زید انصاری نے خواب میں اذان دیکھی تو نبی پاک ﷺ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو آپ نے فرمایا یہ بلال کو سکھاؤ تو انہوں نے دو دو بار اذان کہی اور دو دو بار اقامت کہی۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

235- وَعَنْ اَبِی الْعُمَیْسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدِ نِ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ اُرِیَ الْاَذَانُ مَثْنٰی مَثْنٰی وَالْاِقَامَةُ مَثْنٰی مَثْنٰی قَالَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ عَلِّمْهُنَّ بِلَالًا قَالَ فَتَقَدَّمْتُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اُقِیْمَ ۔ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الْخِلَافِیَّاتِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِی الدِّرَایَةِ

---

۲۳۲. مسند احمد ج ٤ ص ٤٣، ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب کیف الاذان ج ۱ ص ۷۱

۲۳۳. مصنف ابن شیبہ کتاب الاذان والاقامۃ باب ما جاء فی الاذان والاقامۃ کیف ھو ص ۲۰۳

۲۳٤. طحاوی کتاب الصلوۃ باب الاقامۃ ج ۱ ص ۹۳

۲۳۵. الدرایۃ باب الاذان نقلاً عن البیہقی فی الخلافیات ج ۱ ص ۱۱۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت ابوعمیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن زید انصاری کو ازوالد خودازداد خود بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہیں اذان دکھائی گئی۔ دو دو بار اور اقامت دو دو بار۔ آپ فرماتے ہیں میں نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا یہ کلمات حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھاؤ۔ آپ فرماتے ہیں میں آگے بڑھا پھر آپ ﷺ نے مجھے اقامت کہنے کا حکم دیا۔ اسے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافیات میں بیان کیا اور حافظ نے درایہ میں کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

236- وَعَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ ِالْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَذَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَذَانُهٗ وَاِقَامَتُهٗ مَثْنٰى مَثْنٰى . رَوَاهُ اَبُوْ عَوَانَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَهُوَ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ .

★★ حضرت شعبی عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کی اذان سنی۔ پس آپ کی اذان اور اقامت دو دو بار تھی۔ اسے ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور یہ حدیث مرسل قوی ہے۔

237- وَعَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ والنسائي والدارمي وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے انہیں اذان انیس کلمے اور اقامت سترہ کلمے سکھائے۔ اسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور داری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

238- وَعَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً الْاَذَانُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْاِقَامَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ آپ ہی بیان فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اذان انیس کلمے اور اقامت سترہ کلمہ سکھائی۔ اذان یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پھر انہوں نے ترجیع کے ساتھ اذان مفصل ذکر کی اور فرمایا اقامت سترہ کلمے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ

۲۳۶. السند الصحیح لابی عوانة کتاب الصلوۃ باب تاذین النبی علیه السلام ج ۱ ص ۳۳۱

۲۳۷. ترمذی ابواب الصلوۃ باب ما جاء فی الترجیع فی الاذان ج ۱ ص ۴۸، نسائی کتاب الاذان ج ۱ ص ۱۰۳، دارمی کتاب الصلوۃ باب الترجیع فی الاذان ج ۱ ص ۱۴۱

۲۳۸. ابن ماجة کتاب الصلوۃ باب الترجیع فی الاذان ص ۵۲، ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب کیف الاذان ج ۱ ص ۷۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اس حدیث کو ابن ماجہ ابوداود نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

239 – وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَحْذُوْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى مَثْنٰى . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت عبدالعزیز بن رفیع ؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابومحذورہ کو دو دو مرتبہ اذان اور دو دو مرتبہ اقامت کہتے ہوئے سنا۔ اس کو امام طحاوی ؒ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

240 – وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ بِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُثَنِّي الْاَذَانَ وَيُثَنِّي الْاِقَامَةَ وَكَانَ يَبْدَاُ بِالتَّكْبِيْرِ وَيَخْتِمُ بِالتَّكْبِيْرِ . رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّحَاوِيُّ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت اسود بن یزید ؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت بلال ؓ دو دو مرتبہ اذان کہتے اور دو دو مرتبہ اقامت کہتے اور آپ تکبیر سے آغاز کرتے اور تکبیر پر اختتام کرتے۔ اسے عبدالرزاق طحاوی اور دار قطنی نے بیان فرمایا اور اس کی سند صحیح ہے۔

241 – وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت سوید بن غفلہ ؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے بلال کو دو دو مرتبہ اذان اور دو دو مرتبہ اقامت کہتے ہوئے سنا۔ اسے امام طحاوی ؒ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

242 – وَعَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ بِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى مَثْنٰى . رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَفِيْ اِسْنَادِهِ لِيْنٌ .

☆☆ حضرت عون بن ابوجحیفہ ؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال ؓ نبی پاک ﷺ کے لئے دو دو بار اذان کہتے اور دو دو بار اقامت کہتے۔ اسے دار قطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

243 – وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ اِذَا لَمْ يُدْرِكِ الصَّلٰوةَ مَعَ الْقَوْمِ اَذَّنَ وَاَقَامَ وَيُثَنِّي الْاِقَامَةَ . رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

---

۲۳۹. طحاوی کتاب الصلوة باب الاقامة کیف هی ج ۱ ص ۹۵

۲۴۰. مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوة باب بدء الاذان ج ۱ ص ۴۶۲

۲۴۱. طحاوی کتاب الصلوة باب الاقامة ج ۱ ص ۹۴

۲۴۲. دار قطنی کتاب الصلوة باب ذکر الاقامة. الخ ج ۱ ص ۲۴۲٬۲۴۱ طحاوی کتاب الصلوة

۲۴۳. دار قطنی کتاب الصلوة باب ذکر الاقامة. الخ ج ۱ ص ۲۴۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت یزید بن ابوعبید سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ جب جماعت کے ساتھ نماز نہ پائیں تو وہ اذان اور اقامت کہتے اور اقامت دو دو بار کہتے۔ اسے دارقطنی نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

244- وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ ثَوْبَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى وَيُقِيمُ مَثْنٰى ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَهُوَ مُرْسَلٌ ۔

★★ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ دو دو بار اذان کہتے اور دو دو بار اقامت کہتے۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور یہ مرسل حدیث ہے۔

245- وَعَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ ذُكِرَ لَهُ الْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً فَقَالَ هٰذَا شَيْءٌ اِسْتَخَفَّهُ الْاُمَرَاءُ الْاِقَامَةُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

★★ حضرت قطر بن خلیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے سامنے ایک ایک مرتبہ اقامت کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا یہ ایک ایسی چیز ہے جسے امراء نے کم کر دیا۔ اقامت دو دو بار ہے۔ اسے عبدالرزاق، ابوبکر بن ابی شیبہ اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

مذکورہ تمام روایات فقہ حنفی کی مؤید ہیں۔

اقامت کے وقت کب کھڑے ہوں

اس مسئلہ میں لوگوں نے ایک من گھڑت دلیل کو عوام الناس میں پھیلانے کی کوشش کی ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ جیسے ہی اللہ کا نام لیا جائے تو تم اس کے احترام کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ حالانکہ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ کوئی بھی خلاف سنت کام کسی قسم کے ثواب یا اجر کا حامل نہیں ہوتا۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں تشریف لانے سے پہلے اٹھ جاتے اور آپ کے آنے سے پہلے ہی اپنے کھڑے ہونے کی جگہوں کو سنبھال لیتے، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر تخفیف ونرمی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: نماز کے لئے جلدی کھڑے نہ ہوا کرو مجھے دیکھ کر کھڑے ہوا کرو۔

(سنن کبریٰ، ج ۲، ص ۲۰، مطبوعہ بیروت)

امام بیہقی علیہ الرحمہ کی یہ روایت بڑی واضح طور پر بتا رہی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا۔ لہٰذا جو لوگ اقامت کے وقت ابتداء ہی میں کھڑے ہو جائیں انہیں کھڑے ہونے سے منع کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

ایک جماعت کے بہت بڑے عالم سے ہمارا جب اس مسئلہ میں مباحثہ ہوا، تو ہم نے ان سے اسی مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے صحیح بخاری سے حدیث پیش کی، جس میں یہ تعین موجود تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے اقامت کے وقت

٢٤٤۔ طحاوی کتاب الصلوۃ باب الاقامۃ ج ١ ص ٩٥

٢٤٥۔ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوۃ باب بدء الاذان ج ١ ص ٦٣ ٤' طحاوی کتاب الصلوۃ باب بدء الاذان ج ١ ص ٩٥

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کھڑے ہونے سے منع کیا۔ اور اس طویل مباحثہ کے آخر وقت تک ہم اس سے مطالبہ کرتے رہے کہ ہمیں صحیح بخاری کی حدیث میں بیان کردہ قیام کی نفی کا تعین آپ اپنے مؤقف کے مطابق بیان کردیں، لیکن آخر کار وہ عالم صاحب عاجز آ کر یہ کہنے پر مجبور ہوگئے۔ کہ اس مسئلہ کی کچھ مزید تحقیق کے بعد وہی مؤقف اپناؤں گا جو آپ کا مؤقف ہے۔ لیکن افسوس! وہ عالم عاجز آ کر بھی اس مسئلہ کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوا۔ حالانکہ اس عالم صاحب نے مسجد میں بیٹھ کر ہمارے سامنے اس بات کا اقرار کیا تھا۔ اب ہم قارئین کے سامنے صحیح بخاری کی وہی حدیث بیان کر رہے ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ اقامت کے شروع میں کھڑے نہ ہوں۔

عن ابی قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلوٰة فلا تقوموا حتى ترونی۔

(صحیح بخاری، ج ۱، ص ۸۸، قدیمی کتب خانہ کراچی)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تم کھڑے نہ ہو یاؤ جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

اس حدیث مبارکہ میں لفظ ''اذا'' موجود ہے جس کا معنی یہ ہے کہ کھڑا ہونا اس وقت منع ہے جس وقت اقامت کہی جائے، کیونکہ اقامت سے پہلے تو کھڑے ہونے کا معنی ومفہوم بنتا ہی نہیں اس سے یہ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ابتدائے اقامت کے وقت کھڑے ہوئے تھے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی حجرہ مبارک سے ''حی علی الصلوہ'' کے وقت تشریف لاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''قد قامت الصلوۃ'' کے وقت کھڑے ہوتے تھے۔ اس کی تائید اس حدیث سے ہے۔

حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جیسے ہی مؤذن نے اقامت کہنا شروع کی، تو ہم اٹھ کھڑے ہوئے، اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ جب مؤذن ''قد قامت الصلوۃ'' کہے تب کھڑے ہونا۔

(المصنف، باب قیام الناس عند الاقامة، ج ۱، ص ۵۰۶، دارالقلم، بیروت)

اقامت میں اللہ اکبر کہنے کے ساتھ ہی کھڑا ہونا مکروہ ہے

فقہ حنفی کے چھ سو متفقہ علماء کے بورڈ سے مرتب کیا جانے والا فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے۔ جب کوئی شخص اقامت میں داخل ہو تو اس کے لئے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے لیکن وہ بیٹھ جائے اور جب مؤذن ''حی علی الفلاح'' کہے تو کھڑا ہو جائے۔ (مضمرات، عالمگیری، ج ۱، ص ۵۷، بولاق مصر)

اب بدعقیدہ لوگوں کو یا تو فقہ حنفی کا پرچار کرنا چھوڑ دینا چاہیے یا پھر صحیح معنوں میں اس پر عمل کریں ویسے عوام میں بڑے بلند بانگ دعوؤں کے ساتھ یہ لوگ فقہ حنفی کا نام استعمال کرتے ہیں لیکن ایک وہ عمل جس کو فقہ حنفی نے مکروہ لکھا ہے اس پر انتہائی سختی سے عمل کرتے ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ صرف اسے ہی اپنائے ہوئے ہیں جس میں اہل سنت

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وجماعت کی مخالفت لازم آئے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ "اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ"

ان روایات کا بیان جو الصلوٰۃ خیر من النوم کے بارے میں نازل ہوئیں

246- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِيْ اَذَانِ الْفَجْرِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ . رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ یہ مسنون ہے کہ جب مؤذن فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو (اس کے بعد) الصلوٰۃ خیر من النوم کہے۔ اسے ابن خزیمہ دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا اور فرمایا اس کی سند صحیح ہے۔

247- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْاَذَانُ الْاَوَّلُ بَعْدَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ . اَخْرَجَهُ السِّرَاجُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيْصِ وَسَنَدُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ پہلی اذان میں حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم (کے الفاظ ہیں) دو مرتبہ اسے سراج، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا اور حافظ نے تلخیص میں فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

248- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ وَاُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ مُخْتَصَرًا وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ .

☆☆ حضرت عثمان بن سائب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد اور ام عبدالملک بن ابومحذورہ نے ابومحذورہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے نکلے پھر آگے حدیث بیان کی اور اس حدیث میں یہ بھی تھا کہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم (کے الفاظ ہیں دو مرتبہ)

۲۴۶۔ صحیح ابن خزیمۃ ج ۱ ص ۲۰۲، دار قطنی کتاب الصلوۃ باب ذکر الاقامۃ۔ الخ ج ۱ ص ۲۴۳، سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوۃ باب التثویب فی اذان الصبح ج ۱ ص ۴۲۳

۲۴۷۔ سنن الکبریٰ للبیہقی باب التثویب فی اذان الصبح ص ۴۲۳ ج ۱، تلخیص الحبیر نقلًا عن الطبرانی والسراج والبیہقی ج ۱ ص ۲۰۱

۲۴۸۔ نسائی کتاب الصلوۃ باب الاذان فی السفر ج ۱ ص ۱۰۴، ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب کیف الاذان ج ۱ ص ۷۲، صحیح ابن خزیمہ باب التثویب فی اذان الصبح ج ۱ ص ۲۰۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہے۔ اسے نسائی ابوداؤد نے مختصراً بیان کیا اور اسے ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا۔

علت غفلت حکم نص کے ساتھ خاص ہے

اس حدیث میں جو ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس حکم کی علت صاحب ہدایہ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ وقت لوگوں کے لئے نیند اور غفلت کا وقت ہوتا ہے۔ لہٰذا اسی وجہ سے شریعت نے ان کے لئے تویب کا حکم دیا ہے۔ جبکہ باقی نمازوں میں فجر کی طرح نیند وغفلت کا وقت نہیں ہوتا لہٰذا ان میں یہ کلمات ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' نہیں کہے جائیں گے۔ اگر کسی نے دور حاضر میں کسی قسم کی علت ثابت کرنے کی کوشش کی تو اسے ہرگز اجازت نہ دی جائے گی۔ کیونکہ یہ طریقہ بہ اجماع مسلمین چلا آرہا ہے۔ اسی کی پابندی ضروری ہوگی۔

تثویب کے بارے میں فقہی آراء کا بیان

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ فجر کی نماز کے علاوہ اور کسی نماز میں تثویب نہ کرو۔ (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ) اور حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ (اس حدیث کے راوی) ابواسرائیل محدثین کے نزدیک قوی (یعنی قابل اعتبار) نہیں ہیں۔

تثویب وہ اعلام ہوتا ہے جس سے پہلے کوئی اعلام ہو چکا ہو اور اس کی غرض اور اس سے پہلے کے اعلام کی غرض ایک ہو۔ مثلاً پہلے اعلام سے لوگوں کو نماز کے لیے بلانا مقصود ہو تو اس اعلام سے بھی یہی مقصود ہو۔ تثویب کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا، یہ تثویب اس لیے ہے کہ ایک مرتبہ توحی علی الصلوۃ کہہ کر لوگوں کو نماز کے لیے بلایا گیا پھر دوبارہ الصلوٰۃ خیر من النوم سے لوگوں کو آگاہ کیا گیا۔ یہ تثویب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رائج تھی اور مسنون یہی ہے پھر اس کے بعد کوفہ کے علماء نے اذان وتکبیر کے درمیانی وقفے میں حی علی الفلاح کہنا رائج کیا، اس کے بعد ہر فرقہ وطبقہ کے لوگوں نے اپنے اپنے عرف کے مطابق کچھ نہ کچھ طریقہ تثویب کے طور پر رائج کیا مگر یہ تمام تثویبیں فجر کی نماز ہی کے لیے رائج کی گئیں، کیونکہ فجر کا وقت نیند اور غفلت کا وقت ہوتا ہے۔

پھر آخر میں متاخرین علماء نے تمام نمازوں کے لیے تثویب رائج کی اور اسے بنظر استحسان دیکھا حالانکہ متقدمین کے نزدیک یہ مکروہ ہے کیونکہ یہ احداث ہے اور بدعت ہے چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اس کا انکار بایں طور منقول ہے کہ ایک آدمی تثویب کہتا تھا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بارہ میں فرمایا کہ'' اخرجوا ھذا المبتدع من المسجد ''یعنی اس بدعتی آدمی کو مسجد سے نکال باہر کرو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے ایک دن جب کہ وہ مسجد میں موجود تھے موذن کو غیر فجر میں تثویب کرتے ہوئے سنا تو مسجد سے باہر نکل آئے اور دوسروں سے بھی کہا کہ اس آدمی کے سامنے نہ رہو:

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

باہر نکل آؤ کیونکہ یہ بدعتی ہے۔(ترمذی بتصرف)

فقہ حنفی کی کتب سے مسئلہ تثویب کی اباحت

فقہ میں تثویب اسے کہتے ہیں یعنی مسلمانوں کو نماز کی اطلاع اذان سے دے کر پھر دوبارہ اطلاع دینا اور وہ شہروں کے عرف پر ہے جہاں جس طرح اطلاع مکرر رائج ہو وہی تثویب ہے خواہ عام طور پر ہو جیسے "صلاۃ" کہی جاتی ہے یا خاص طریقہ پر، مثلاً کسی سے کہنا اذان ہوگئی یا جماعت کھڑی ہوتی ہے یا امام آگئے یا کوئی قول یا فعل ایسا جس میں دوبارہ اطلاع دینا ہو وہ سب تثویب ہے اور اس کا اور صلاۃ کا ایک حکم ہے یعنی جائز، جس کی اجازت سے عامہ کتب مذہب متون مثل تنویر۔

(۱) الابصار وقایہ(۲) ونقایہ() وغرر الاحکام(۳) وکنز(٤) وغرر الاذکار(٥) ووافی(٦) وملتقی(۷) واصلاح(۸)نورالایضاح(۱۰)وشروحا نند درمختار(۱۱)وردالمحتار(۱۲)وطحطاوی(۱۳)وعنایہ()ونہایہ(۱٤) وغنیہ(۱٥) شرح منیہ وصغیری(۱٦) وبحرالرائق(۱۷) ونہرالفائق(۱۸) وتبیین الحقائق (۱۹)وبرجندی(۲۰) وقہستانی(۲۱) ودرر(۲۲) وابن ملک(۲۳) وکافی(۲٤) ومجتبی(۲٥) وایضاح(۲٦) وامدادالفتاح (۲۷)ومراقی الفلاح(۲۸) وحاشیہ مراقی للعلامۃ الطحطاوی(۲۹)وفتاوی مثل ظہیریہ(۳۰) وخانیہ(۳۱) وخلاصہ(۳۲) وخزانۃ المفتین(۳۳) وجواہراخلاطی(۳٤) وعلمگیری(۳٥) وغیرہا مالامالٌ ہیں، وہو الذی علیہ عامۃ الائمۃ المتاخرین والخلاف خلاف زمان لابرہان(عام ائمہ متاخرین اسی پر ہیں اور یہ اختلاف زمانی اختلاف ہے برہانی نہیں۔

مختصر الوقایہ میں ہے: التثویب حسن فی کل صلاۃ (تثویب ہر نماز کے لئے بہتر ہے۔

(مختصر الوقایہ فی مسائل الہدایہ فصل الاذان نور محمد کارخانہ تجارت کراچی)

اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی سنت کا بیان

امام مسلم علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کی اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو۔ اور وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ اور جو کوئی میرے لئے وسیلہ (مقام محمود یعنی جنت کا ایک محل) طلب کرے گا تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ (صحیح مسلم:198)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں حدیث کا بیان

یاایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما ۔(الاحزاب، ۵۶)

اے ایمان والو! تم اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر خوب صلوٰۃ وسلام بھیجا کرو۔

اس آیت میں درود اور سلام کا حکم علی الاطلاق وارد ہوا ہے۔اور اسے مطلق حکم پر رکھنا چاہیے۔

صلوٰۃ وسلام کا مطلب

یاد رہے یہاں پر ہم تفصیل میں جائے بغیر یہ بیان کر رہے ہیں کہ یہ بات تمام فقہاء اسلام اور جمہور علمائے اسلام کے نزدیک متفق ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے صلوٰۃ وسلام کا مطلب دعا ہے علامہ ابن قیم لکھتے ہیں کہ جب ہم صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں تو اس کا معنی یہ ہے کہ ہم دعا کرتے ہیں اللہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نزول رحمت فرمائے۔(جلاء الافہام ص ۸۷،دارالکتاب العربی بیروت)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بنی نجار کی ایک عورت سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میرا گھر اونچے گھروں میں سے تھا اور مسجد کے گردونواح میں تھا، پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کی اذان کے لئے سحری کے وقت آتے اور میرے مکان پر بیٹھ جاتے اور فجر کا انتظار کرتے تھے اور جب وہ دیکھ لیتے تو وہ یہ کہتے ،اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے مدد مانگتا ہوں اس بات کی کہ قریش آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین پر قائم رہیں انہوں نے کہا پھر وہ اذان پڑھتے۔(بنی نجار کی اس عورت نے کہا) خدا کی قسم! میں نہیں جانتی کہ کسی بھی رات آپ نے یہ کلمات پڑھنے ترک کئے ہوں۔(یہ کلمات وہ اذان سے پہلے پڑھتے تھے)۔(سنن ابوداؤد ج ا ص ۷۷، مطبوعہ، دارالحدیث ملتان)

نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد نفلی نماز پڑھنا مباح ہے اگر کوئی شخص اس وقت میں ہیشگی کے ساتھ نفل پڑھے تو کیا اس پر بدعت کا الزام لگاتے ہوئے اسے نماز سے منع کرو گے۔حاشا للہ

تو اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کرنا اذان سے پہلے جائز ہے یا نہیں تو اس کا ثبوت ہم فراہم کررہے ہیں کیونکہ قاعدہ کلیہ کے طور پر تو حکم نص سے ثابت ہے تاہم تسلی کے لئے ہم اسکی جزی کا بیان بھی کردیتے ہیں۔

منکرین صلوٰۃ وسلام کے شیخ الحدیث زکریا صاحب اپنی کتاب فضائل اعمال میں لکھتے ہیں کہ نماز کے فارغ ہونے پر،اذان کا جواب دینے کے بعد، جمعہ کے دن صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے گا (فضائل اعمال ص ۸۳۱، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

اس حکم کے باوجود یہ لوگ نہ تو اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں اور نہ نماز جمعہ کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں اب جو لوگ قرآن وسنت کے علاوہ اپنے اسلاف کی بھی پیروی نہیں کرتے ،انہیں ہمارے دلائل سے شاید ہی نفع ملے؟

اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں دلیل ممانعت کا معدوم ہونا

تمام بدعقیدہ فرقے یہ دلیل پیش کرنے سے قاصر ہیں۔کہ قرآن وسنت اجماع وقیاس میں کسی بھی مقام پر یا اسلاف میں سے کسی فقیہ،محدث،امام،علامہ نے یہ دلیل پیش کی ہو کہ اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام پڑھنا منع ہے۔دلیل ممانعت کا معدوم ہونا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

خود اس کی اباحت کی دلیل ہے۔ کیونکہ اصول وقانون شرعی یہ ہے کہ احکام میں اصل اباحت ہے۔ حتیٰ کہ ان کی ممانعت پر حرمت کی کوئی دلیل آجائے۔

بَابٌ فِیْ تَحْوِیْلِ الْوَجْهِ یَمِیْنًا وَّ شِمَالاً

(اذان میں) چہرے کو دائیں بائیں پھیرنے کا بیان

249-عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ رَاٰی بِلَالًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْاَذَانِ . اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ .

☆☆ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اذان دے رہے تھے۔ میں ان کے منہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ منہ کو دائیں بائیں کر رہے تھے اذان میں اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

250-وَعَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ بِلَالًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ اِلَی الْاَبْطَحِ فَاَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ لَوٰی عُنُقَهٗ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا وَّلَمْ یَسْتَدِرْ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ .

☆☆ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ (وادی) ابطح کی طرف نکلے۔ انہوں نے اذان کہی۔ پس جب وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے تو انہوں نے اپنی گردن کو دائیں بائیں پھیرا اور وہ خود نہ پھرے اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

251-وَعَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ بِلَالًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُؤَذِّنُ وَیَدُوْرُ وَیَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِیْ اُذُنَیْهِ . رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ واحمد و ابوعوانة وقال التِّرْمَذِیُّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

☆☆ آپ ہی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا اور پھرتے ہوئے اور وہ اپنے منہ کو دائیں بائیں پھیر رہے تھے اور ان کی دونوں انگلیاں ان کے کانوں میں تھی۔ اسے ترمذی احمد اور ابوعوانہ نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا یَقُوْلُ عِنْدَ سَمَاعِ الْاَذَانِ

اذان سنتے وقت کیا کہے؟

252-عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ

۲۴۹. بخاری کتاب الاذان باب هل یتبع المؤذن فاہ...... الخ ج ۱ ص ۸۸؛ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب سترۃ المصلی...... الخ ج ۱ ص ۱۹۶

۲۵۰. ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب المؤذن یستدیر فی اذانہ ج ۱ ص ۷۷

۲۵۱. ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی ادخال الاصبع الاذن عند الاذان ج ۱ ص ۴۹؛ مسند احمد ج ۴ ص ۳۰۸؛ ابو عوانہ کتاب الصلوٰۃ باب بیان اذان بلال و اقامتہ ج ۱ ص ۳۲۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

☆☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو اسی کی مثل کہو جو مؤذن کہہ رہا ہے۔ اسے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

شرح

اذان کا جواب دینا واجب ہے اگر کئی آدمی مل کر اذان دیں تو اس شکل میں حرمت اول کے لئے ہوگی یعنی اس کا جواب دینا چاہئے اور اگر کوئی آدمی کئی طرف سے یعنی مختلف محلوں کی مساجد سے اذان سنے تو صرف اپنی مسجد کے مؤذن کا جواب دینا واجب ہوگا اور اگر کوئی آدمی اذان کے وقت مسجد میں بیٹھا ہوا ہو تو اس کے لئے اذان کا جواب واجب نہیں ہے کیونکہ اس شکل میں تو اسے اجابت فعلی حاصل ہی ہے۔ اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے کہ قرآن پڑھنے والا آدمی اذان کا جواب دے یا نہ دے! چنانچہ اس سلسلے میں مختار قول یہ ہے کہ وہ اذان کا جواب نہ دے۔

253- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ و ابوداؤد .

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو تم میں سے بھی کوئی شخص اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ پھر جب مؤذن اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو وہ بھی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے۔ پھر جب مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو وہ بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہے۔ پھر جب مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہے تو وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے پھر جب مؤذن حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے۔ پھر جب مؤذن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو وہ بھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے۔

جس نے یہ کلمات) صدق دل سے کہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

۲۵۲۔ بخاری کتاب الاذان باب ما یقول اذا سمع المنادی ج ۱ ص ۸۶' مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب القول مثل قول المؤذن ...... الخ ج ۱ ص ۱۶۶' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما یقول اذا سمع اذا اذن المؤذن ج ۱ ص ۵۱' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول اذا اذن المؤذن ج ۱ ص ۷۷' ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ باب ما یقال اذا اذن المؤذن ص ۵۳' نسائی کتاب الاذان باب القول مثل ما یقول المؤذن ج ۱ ص ۱۰۹' مسند احمد ج ۳ ص ۹۰

۲۵۳۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب القول مثل قول المؤذن۔ الخ ج ۱ ص ۱۶۷' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول اذا اذن المؤذن ج ۱ ص ۷۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

254- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلوٰةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی مثل کہو جو وہ کہہ رہا ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھو۔ پس بے شک جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر وہ اللہ سے میرے لئے وسیلہ مانگے۔ پس بے شک وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے کسی بندے کے لئے ہے اور مجھے یقین ہے کہ میں ہی وہ بندہ ہوں پس جس نے اللہ سے میرے لئے دعائے وسیلہ مانگی اس پر میری شفاعت ثابت ہوگئی۔ اسے مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

شرح

مطلب یہ ہے کہ جب مؤذن اذان کہے تو تم بھی مؤذن کے ساتھ اذان کے کلمات دہراتے جاؤ البتہ چند کلمات ایسے ہیں جن کو بعینہ دہرانا نہیں چاہئے بلکہ ان کے جواب میں دوسرے کلمات کہنے چاہیں جس کی تفصیل آئندہ حدیث میں آ رہی ہے چنانچہ فجر کی اذان میں جب مؤذن الصلوۃ خیر من النوم کہے تو اس کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ وَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ (یعنی تم نے سچ کہا ہے اور خیر کثیر کے مالک ہوئے اور تم نے سچ بات کہی) کہنا چاہئے۔ "وسیلہ" اصل میں اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعے مطلوبہ چیز کو خاص کیا جائے اور اس کے سبب سے مطلوبہ چیز کا قرب حاصل ہو چنانچہ جنت کے ایک خاص اور اعلیٰ درجے کا نام وسیلہ اسی لئے ہے کہ جو آدمی اس میں داخل ہوتا ہے اسے باری تعالیٰ عزاسمہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور اس کے دیدار کی سعادت میسر آتی ہے نیز جو فضیلت اور بزرگی اس درجے والے کو ملتی ہے وہ دوسرے درجے والوں کو نہیں ملتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارجو (یعنی مجھ کو امید ہے) فرمانا عاجزی اور انکساری کے طور پر ہے کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل و بہتر ہیں تو یہ درجہ یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے۔ کوئی دوسرا اس درجے کے لائق کیسے ہو سکتا ہے؟ لہٰذا اس لفظ کی تاویل یہ کی جائے گی کہ یہ یقین سے کنایہ ہے یعنی مجھے یہ یقین ہے کہ یہ درجہ مجھے ہی حاصل ہوگا۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ بَعْدَ الْأَذَانِ

اذان کے بعد کیا کہے

255- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ

۲۵۴. مسلم کتاب الصلوۃ باب استحباب القول مثل قول المؤذن ج ۱ ص ۱۶۶

۲۵۵. بخاری کتاب الاذان باب الدعاء عند النداء ج ۱ ص ۸۶

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اذان سنتے وقت کہا اے اللہ اے اس دعوت کامل اور کھڑی ہونیوالی نماز کے رب تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے تو اس کے لئے میری شفاعت ثابت ہوگی قیامت کے دن اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اَذَانِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِهٖ

طلوع فجر سے پہلے اذان فجر کے بارے میں واردشدہ روایات کا بیان

256- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک بلال رات کو اذان دیتا ہے تو تم کھاؤ اور پیو حتی کہ عبداللہ بن ام مکتوم اذان دے۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

257- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سَحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہرگز تم میں سے کسی ایک کو بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے۔ پس بے شک وہ تو رات کے وقت اذان دیتا ہے یا فرمایا ندا دیتا ہے تاکہ تم میں سے تہجد پڑھنے والا لوٹ آئے اور سونے والا بیدار ہو جائے۔

اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

258- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَغُرَّنَّ اَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِّنَ السَّحُوْرِ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے محمد ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم میں سے کسی ایک کو

۲۵۶۔ بخاری کتاب الاذان باب الاذان بعد الفجر ج ۱ ص ۸۷، مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر ...... الخ ج ۱ ص ۳۴۹

۲۵۷۔ بخاری کتاب الاذان باب الاذان قبل الفجر ج ۱ ص ۸۷، مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر ج ۱ ص ۳۵۰

۲۵۸۔ مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم ...... الخ ج ۱ ص ۳۵۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہرگز بلال کی اذان سحری کھانے سے دھوکے میں نہ رکھے اور نہ ہی یہ سفیدی (یعنی صبح کاذب) حتیٰ کہ روشنی پھیل جائے اس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

259 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ فَإِنَّ فِي بَصَرِهِ شَيْئًا . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ ، وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو ہرگز بلال کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے۔ پس بے شک ان کی نظر میں کچھ کمزوری ہے۔ اسے امام طحاوی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

اذان فجر کا قبل از وقت پڑھنے میں امام ابو یوسف و امام شافعی کا موقف وجواب

علامہ ابن ہمام حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ وقت سے پہلے اذان دینا مکروہ ہے اور اس کا اعادہ کیا جائے۔ جبکہ امام ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک بھی وقت سے پہلے اذان دینا جائز نہیں البتہ فجر کی اذان دینا جائز ہے۔ اور ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بلال رات کو اذان دیتے ہیں تم کھاؤ پیو حتیٰ کہ ابن ام مکتوم کی اذان سن لو۔ جبکہ ہماری دلیل وہ حدیث جس کو امام ابوداؤد نے شداد سے بیان کیا ہے جو عیاض بن عامر کے غلام ہیں وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا: تم اذان نہ کہو حتیٰ کہ فجر اس طرح ظاہر ہو جائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک کو چوڑائی کی جانب لمبا کیا۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث کا ضعف بیان نہیں کیا۔

امام بیہقی نے اس حدیث کی سند میں تعلیل کی اور فرمایا کہ شداد نے حضرت بلال کو نہیں پایا۔ لہٰذا یہ منقطع ہے۔ ابن قطعان نے کہا ہے کہ شداد مجہول ہے۔ وہ جعفر بن برقان کے سوا کسی روایت سے پہچانے نہیں جاتے۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! فجر کی اذان نہ دو حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جائے۔ اور امام بیہقی فرماتے ہیں اس حدیث کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

حضرت نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال نے فجر سے قبل اذان دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ناراض ہوئے۔ امام بیہقی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ناراضگی کا سبب دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں بیدار ہوا حالانکہ میں وستان میں محو استراحت تھا۔ پس نے خیال کیا کہ فجر طلوع ہوگئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ اپنے آپ کو بیدار کر لیا کریں مگر بندہ چونکہ سویا ہوتا ہے۔ (یعنی دوسروں کو بیدار نہ کریں کیونکہ وہ نفلی عبادت کے مکلف نہیں ہیں)۔ (فتح القدیر، ج ۱، ص ۲۸۴، بیروت)

علامہ ابن ہمام حنفی علیہ الرحمہ کے مذکورہ دلائل سے معلوم ہوا کہ امام ابو یوسف اور امام شافعی علیہما الرحمہ کے نزدیک فجر کی اذان سے وقت سے پہلے دینے کا حکم جواز صحیح نہیں ہے۔

۲۵۹۔ طحاوی کتاب الصلوۃ باب التاذین للفجر ای وقت ۔ الخ ج ۱ ص ۹۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وقت سے پہلے اذان دینے کی ممانعت کا بیان

260- وَعَنْ شَيْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَاسْتَنَدْتُ اِلٰى حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهُ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ اَبُوْ يَحْيٰى؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَآءِ قُلْتُ اِنِّيْ اُرِيْدُ الصِّيَامَ قَالَ وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ وَلٰكِنْ مُؤَذِّنُنَا هٰذَا فِيْ بَصَرِهٖ سُوْءٌ اَوْ قَالَ شَيْءٌ وَاِنَّهٗ اَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ الطَّعَامَ وَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُصْبِحَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَايَةِ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت شیبان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے سحری کھائی پھر میں مسجد آیا اور نبی پاک ﷺ کے حجرہ انور کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تو میں نے دیکھا آپ ﷺ سحری تناول فرمارہے ہیں تو آپ نے فرمایا ابو یحیٰی میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا آؤ صبح کے کھانے کی طرف تو میں نے عرض کی میں تو روزے کی نیت کر چکا ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی روزے کی نیت کر چکا تھا لیکن ہمارے مؤذن کی نظر میں کچھ کمزوری ہے اور بے شک اس نے طلوع فجر سے پہلے اذان دیدی۔ پھر آپ مسجد کی طرف تشریف لائے اور کھانا ترک فرمادیا اور اذان نہیں دیتے تھے حتیٰ کہ صبح (صادق) طلوع ہو جائے۔ اسے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح

اور وقت سے پہلے بھی نماز کے لئے اذان نہ دی جائے اور وقت کے اندر ہی اس کا اعادہ کیا جائے۔ اس لئے کہ اذان تو دخول وقت کی خبر دینے والی ہے۔ اور وقت سے پہلے لوگوں کو جہالت میں دھکیلنا ہے۔ جبکہ امام ابو یوسف اور یہی قول امام شافعی کا ہے کہ فجر کے لئے رات کے آخیری نصف میں اذان جائز ہے۔ کیونکہ یہ اہل حرمین سے توارثاً نقل کیا گیا ہے۔ اور تمام ائمہ کے خلاف حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ روایت ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اذان نہ دو حتیٰ کہ فجر تمہارے لئے اس طرح ظاہر ہو جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک چوڑائی میں پھیلائے۔

(ہدایہ، کتاب صلوٰۃ)

261- وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ اسْتَيْقَظْتُ وَاَنَا وَسْنَانُ فَظَنَنْتُ اَنَّ الْفَجْرَ طَلَعَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنَادِيَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثًا اَنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ ثُمَّ اَقْعَدَهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

☆☆ عبدالعزیز بن ابی رواد نے نافع اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کے طلوع ہونے سے پہلے اذان دے دی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہیں کس چیز نے اس پر مائل کیا؟

۲۶۰. المعجم الکبیر للطبرانی ج ۷ ص ۳۱۲ و مجمع الزوائد نقلًا عن الطبرانی فی الکبیر والاوسط ج ۳ ص ۱۵۳ درایة ج ۱ ص ۱۲۰

۲۶۱. سنن الکبریٰ کتاب الصلوة باب روایة من روی النهی عن الاذان قبل الوقت ج ۱ ص ۳۸۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

انہوں نے کہا: میں جب جاگا تو اونگھ رہا تھا' میں نے سمجھا کہ صبح طلوع ہو چکی ہے' تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا کہ مدینہ منورہ میں تین مرتبہ اعلان کرواؤ کہ اذان دینے والا بندہ نیند میں تھا' پھر انہیں اپنے پاس بٹھا لیا' ایسے میں فجر طلوع ہوگئی۔ یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہیں۔

262- وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ لَيْلَةً بِسَوَادٍ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْجِعَ اِلٰى مَقَامِهٖ فَيُنَادِيْ اَنَّ الْعَبْدَ نَامَ فَرَجَعَ . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ فِي الْاِمَامِ هُوَ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ لَيْسَ فِيْ رِجَالِهٖ مَطْعُوْنٌ فِيْهِ .

☆☆ حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک رات تاریکی میں اذان دیدی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی جگہ لوٹ جائیں اور اعلان کریں کہ بندہ سو رہا تھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ لوٹ گئے۔ اسے دار قطنی نے روایت کیا اور امام میں کہا کہ یہ حدیث مرسل جید ہے۔ اس کے رواۃ میں سے کوئی ایسا راوی نہیں جس میں طعن کیا گیا ہو۔

263- وَعَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِيْ مِنْ اَطْوَلِ بَيْتٍ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ بِلَالٌ يَاْتِيْ بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ يَنْظُرُ اِلَى الْفَجْرِ فَاِذَا رَاٰهُ اَذَّنَ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَايَةِ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

☆☆ بنو نجار کی ایک عورت بیان کرتی ہیں میرا گھر مسجد کے ارد گرد گھروں میں سب سے اونچا تھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سحری کے وقت آ کر اس پر بیٹھ جاتے اور طلوع فجر کا انتظار کرتے رہتے۔ پس جب دیکھتے (کہ فجر طلوع ہوگئی ہے) تو اذان کہتے اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور حافظ نے درایہ میں کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

264- وَعَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْفَجْرِ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ الطَّعَامَ وَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُصْبِحَ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ .

☆☆ حضرت حفصہ بنت محمد رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مؤذن اذان دیتا تو کھڑے ہو کر فجر کی دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر مسجد تشریف لے جاتے اور کھانا ترک کر دیتے اور آپ اذان نہیں کہنے دیتے تھے حتیٰ کہ صبح ہو جائے۔ اسے امام طحاوی رحمہ اللہ اور بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

265- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ اَخْرَجَهٗ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ

---

٢٦٢. دار قطنی كتاب الصلوة باب ذكر الاقامة. الخ ج ١ ص ٢٤٤

٢٦٣. ابو داؤد كتاب الصلوة باب الاذان فوق المنارة ج ١ ص ٧٧' الدراية ج ١ ص ١٢٠

٢٦٤. طحاوی كتاب الصلوة باب التاذين للفجر اى وقت . الخ ج ١ ص ٩٧' الجوهر النقي مع السنن الكبرىٰ كتاب الصلوة باب رواية من روى النهي عن الاذان قبل الوقت نقلاً عن البيهقي ج ١ ص ٣٨٤

٢٦٥. مصنف ابن ابی شيبة كتاب الاذان باب من كره ان يؤذن المؤذن قبل الفجر ج ١ ص ٢١٤' الدراية كتاب الصلوة باب الاذان نقلاً عن ابی الشيخ ج ١ ص ١٢٠

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فِیْ مُصَنَّفِهٖ وَ اَبُو الشَّیْخِ فِیْ کِتَابِ الْاَذَانِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ ۔

★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں صحابہ اذان نہیں کہتے تھے۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جائے اسے ابوبکر بن ابوشیبہ نے اپنے مصنف میں بیان فرمایا اور ابوالشیخ نے کتاب الاذان میں اور اس کی سند صحیح ہے۔

266- وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُقَالُ لَهٗ مَسْرُوْحٌ اَذَّنَ قَبْلَ الصُّبْحِ فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ یَّرْجِعَ فَیُنَادِیْ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

قَالَ النِّیْمَوِیُّ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاَخْبَارِ اَنَّ صَلٰوةَ الْفَجْرِ لَا یُؤَذَّنُ لَهَا اِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَاَمَّا اَذَانُ بِلَالٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ طُلُوْعِهٖ فَاِنَّمَا کَانَ فِیْ رَمَضَانَ لِیَنْتَبِهَ النَّائِمُ وَلِیَرْجِعَ الْقَائِمُ لَا لِلصَّلٰوةِ وَاَمَّا فِیْ غَیْرِ رَمَضَانَ فَکَانَ ذٰلِكَ خَطَأً مِّنْهُ لِظَنِّهٖ اَنَّ الْفَجْرَ قَدْ طَلَعَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ۔

★ حضرت نافع رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے موذن کے حوالہ سے بیان فرماتے ہیں جنہیں مسروح کہا جاتا تھا کہ انہوں نے طلوع فجر سے پہلے اذان کہہ دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ لوٹ جائیں اور اعلان کریں۔ اسے ابوداؤد اور دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیوی فرماتے ہیں ان احادیث سے ثابت ہوا کہ فجر کی اذان فجر کا وقت داخل ہونے کے بعد ہی دی جائیگی اور رہا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا طلوع فجر سے پہلے اذان دینا تو وہ صرف رمضان میں ہوتا تھا تاکہ سونے والا بیدار ہو جائے اور قیام کرنیوالا لوٹ جائے اور غیر رمضان میں طلوع فجر سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا اذان دینا آپ کی خطا تھی کہ انہوں نے یہ گمان کر لیا کہ فجر طلوع ہو گئی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَذَانِ الْمُسَافِرِ

مسافر کی اذان کے بارے میں وارد روایات کا بیان

267- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰی رَجُلَانِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرِیْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِیْمَا ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ ۔

★ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ دو شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جو سفر کا ارادہ رکھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تم دونوں (سفر) پر نکل جاؤ تو تم اذان اور اقامت کہو۔ پھر تم میں سے بڑا تمہاری امامت کرائے اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

۲۶۶۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی الاذان قبل دخول الوقت ج ۱ ص ۷۹' دار قطنی کتاب الصلوٰۃ باب ذکر الاقامۃ ج ۱ ص ۲۴٤ باب ذکر الاقامۃ

۲۶۷۔ بخاری کتاب الاذان باب للمسافر۔ الخ ج ۱ ص ۸۷' مسلم کتاب المساجد باب من احق بالامامۃ ج ۱ ص ۲۳۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مسافر کا اذان واقامت کوترک کرنا مکروہ ہے

مسافر آبادی سے باہر خواہ اکیلا نماز پڑھتا ہو اس کو اذان واقامت دونوں کا چھوڑ دینا مکروہ ہے، اگر اذان کہی اور اقامت چھوڑ دی تو جائز ہے لیکن مکروہ ہے اور اگر اذان چھوڑ دی اور اقامت کہی تو بلا کراہت جائز ہے، بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے، اسی طرح اگر مسافر کے تمام ساتھی موجود ہوں تو اذان کا ترک بلا کراہت جائز ہے اور اقامت کا ترک مکروہ ہے اور دونوں کا کہنا مستحب ہے سنتِ مؤکدہ نہیں، جس گاؤں میں ایسی مسجد ہو جس میں اذان واقامت ہوتی ہو، اس گاؤں میں گھر کے اندر نماز پڑھنے والے کا حکم وہی ہے جو شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھنے والے کا ہوتا ہے اور اگر اس گاؤں میں ایسی مسجد نہیں ہے تو وہ مسافر کے حکم میں ہے۔

اگر شہر یا گاؤں کے باہر باغ یا کھیت وغیرہ ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کافی ہے پھر بھی اذان دے لینا اولیٰ ہے اور اگر وہ جگہ دور ہے تو شہر کی اذان اس کے لئے کافی نہیں اور قریب کی حد یہ ہے کہ شہر کی اذان وہاں سنائی دیتی ہو

اگر جنگل میں جماعت سے پڑھیں اور اذان چھوڑ دیں تو مکروہ نہیں اور اقامت چھوڑ دیں تو مکروہ ہے۔

امام ابن ماجہ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے اذان دی حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنا چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صدائی بھائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دیتا ہے وہی اقامت کہتا ہے۔(سنن ابن ماجہ)

ابن ماجہ کی بیان کردہ مذکورہ حدیث سے مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ سفر کی حالت میں اذان واقامت کہی جائے گی۔

سفر میں اذان واقامت سے متعلق فقہی مذاہب

مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سفر کرو تو اذان کہو اور اقامت کہو اور تم میں سے بڑا امامت کرے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ سفر میں اذان دی جائے اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اقامت ہی کافی ہے اذان تو اس کے لئے ہے کہ جو لوگوں کو جمع کرنے کا ارادہ کرے اور پہلا قول اصح ہے اور امام احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔

(جامع ترمذی جلد اول حدیث نمبر 198)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا جَاءَ فِي جَوَازِ تَرْكِ الْأَذَانِ لِمَنْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ

گھر میں نماز پڑھنے والے کے لئے اذان چھوڑ دینے کے جواز کا بیان

268- عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا أَتَيْنَا عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي دَارِهِ فَقَالَ أَصَلَّى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ قُلْنَا لَا قَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا وَلَمْ يَأْمُرْ بِأَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُسْلِمٌ وَاٰخَرُوْنَ .

☆☆ حضرت اسود رضی اللہ عنہ اور علقمہ بیان فرماتے ہیں۔ ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس آئے ان کے گھر میں تو انہوں نے فرمایا کیا انہوں نے تمہارے پیچھے نماز پڑھی ہے تو ہم نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو اور آپ نے اذان اور اقامت کا حکم نہیں دیا اسے ابن ابی شیبہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

یہ باب استقبال قبلہ کے بیان میں ہے، قبلہ کی طرف منہ کرنے کا بیان

269- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ بِمَكَّةَ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَالْكَعْبَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ درانحالیکہ آپ مکہ میں تھے تو کعبہ آپ کے سامنے ہوتا تھا۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

270- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّقَدْ أُمِرَ أَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا إِلَى الْكَعْبَةِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں۔ اس دوران کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز میں مشغول تھے کہ ان کے پاس ایک آنیوالا آیا اور اس نے کہا کہ گزشتہ رات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا اور آپ کو حکم دیا گیا کہ آپ کعبہ کی طرف منہ کر لیں پس تم بھی کعبہ کی طرف منہ کر لو تو ان کے چہرے شام کی طرف تھے تو وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔ اس حدیث کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

۲۶۸۔ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الاذان باب من کان یقول یجزیہ ان یصلی۔ الخ ج ۱ ص ۲۲۰

۲۶۹۔ مسند احمد ج ۱ ص ۳۲۵' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۳۲۵

۲۷۰۔ بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء فی القبلۃ۔ الخ ج ۱ ص ۵۸' مسلم کتاب المساجد باب تحویل القبلۃ من القدس الی الکعبۃ ج ۱ ص ۲۰۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

۲۷۱- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلٰى اَجْدَادِهٖ اَوْ قَالَ اَخْوَالِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى قِبَلَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى اَوَّلَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلّٰى مَعَهٗ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جب پہلی مرتبہ مدینہ تشریف لائے تو اپنے انصار ننھیال یا اپنے ماموں کے پاس اترے اور بے شک آپ نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی جانب منہ کر کے نماز پڑھی اور آپ کو یہ پسند تھا کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ کی جانب ہو اور بے شک آپ نے سب سے پہلی نماز جو بیت اللہ کی طرف پڑھی وہ عصر کی نماز تھی اور آپ کے ساتھ کچھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی تو آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک شخص نکلا تو اس کا گزر مسجد والوں کے پاس سے ہوا۔ درانحالیکہ وہ رکوع میں تھے تو اس نے کہا میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ المکرمہ کی جانب نماز پڑھی۔ پس وہ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف گھوم گئے۔ اسے امام بخاری علیہ الرحمہ نے روایت کیا۔

قبلہ رخ ہو کر اذان و نماز پڑھنے کے حکم شرعی کا بیان

اور وہ قبلہ کی طرف متوجہ ہو جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: پس تم اپنے چہروں کو مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔ اور جو شخص مکہ میں ہو اس کے لئے فرض یہ ہے کہ وہ عین کعبہ کو پائے۔ اور جو شخص غائب ہے اس کے لئے فرض یہ ہے کہ وہ قبلہ کی جہت کو پائے۔ یہی قول صحیح ہے۔ اس لئے کہ تکلیف طاقت کے مطابق دی جاتی ہے۔

اور جس شخص کو خوف لاحق ہوا وہ جس سمت چاہے نماز اسی طرف پڑھ لے۔ کیونکہ اشتباہ کی وجہ سے اس کا عذر متحقق ہو گیا ہے۔ اگر کسی شخص پر قبلہ مشتبہ ہو جائے اور صورت حال یہ ہے کہ اسے کوئی بتانے والا بھی موجود نہیں جس سے وہ پوچھ سکے تو وہ اجتہاد کرے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی تحری کی تھی اور نماز پڑھی تھی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہیں کیا تھا۔ اور یہ بھی ہے کہ عمل دلیل ظاہری کے مطابق کیا جاتا ہے۔ جبکہ اس سے بڑھ کر کوئی دلیل موجود نہ ہو۔ لہٰذا پوچھنا اجتہاد سے بڑھ کر ہے۔ (ہدایہ کتاب صلوٰۃ، بیروت)

عبارت کا مطلب یہ ہے کہ غیر مکی کو ہرگز ضروری نہیں کہ اس کی توجہ عین کعبہ معظمہ کی طرف ہو بلکہ اسی جہت کی طرف منہ ہونا کافی ہے جس میں کعبہ واقع ہے تکلیف بقدر وسعت اور طاعت بحسب طاقت ہے اس سے خود ثابت ہوا کہ غیر مکہ مکرمہ میں اتنا انحراف کہ جہت سے خارج نہ کرے مضر نہیں اور اسکی تصریح نہ صرف ہدایہ بلکہ عامہ کتب مذہب میں ہے پھر مسافت

---

۲۷۱. بخاری کتاب الایمان باب الصلوۃ من الایمان ج ۱ ص ۱۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بعیدہ میں ایک حد تک کثیر انحراف بھی جہت سے باہر نہ کرے گا اور در حق نماز قلیل ہی کہلائے گا اور جتنا بُعد بڑھتا جائیگا انحراف زیادہ گنجائش پائے گا۔

پہلے حکم شرعی کے منسوخ اور جہت قبلہ میں نماز پڑھنے کا حکم شرعی

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ قرآن میں قبلہ کا حکم پہلا نسخ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی یہاں کے اکثر باشندے یہود تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیت المقدس کی طرف نمازیں پڑھنے کا حکم دیا یہود اس سے بہت خوش ہوئے۔ آپ کئی ماہ تک اسی رخ نماز پڑھتے رہے لیکن خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت قبلہ ابراہیمی کی تھی آپ اللہ سے دعائیں مانگا کرتے تھے اور نگاہیں آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے بالاخر آیت (قد نری) الخ نازل ہوئی اس پر یہود کہنے لگے کہ اس قبلہ سے یہ کیوں ہٹ گئے جس کے جواب میں کہا گیا کہ مشرق اور مغرب کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور فرمایا جدھر تمہارا منہ ہو ادھر ہی اللہ کا منہ ہے اور فرمایا کہ اگلا قبلہ امتحاناً تھا۔ اور روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اس پر یہ آیت اتری اور حکم ہوا کہ مسجد حرام کی طرف کعبہ کی طرف میزاب کی طرف منہ کرو جبرائیل علیہ السلام نے امامت کرائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد حرام میں میزاب کے سامنے بیٹھے ہوئے اس آیت پاک کی تلاوت کی اور فرمایا میزاب کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہے۔ امام شافعی کا بھی ایک قول یہ ہے کہ عین کعبہ کی طرف توجہ مقصود ہے اور دوسرا قول آپ کا یہ ہے کہ کعبہ کی جہت ہونا کافی ہے اور یہی مذہب اکثر ائمہ کرام کا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مراد اس کی طرف ہے ابو العالیہ مجاہد عکرمہ سعید بن جبیر قتادہ ربیع بن انس وغیرہ کا بھی یہی قول ہے۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے ابن جریج میں حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیت اللہ مسجد حرام والوں کا قبلہ اور مسجد اہل حرام کا قبلہ اور تمام زمین والوں کا حرام قبلہ ہے خواہ مشرق میں ہوں خواہ مغرب میں میری تمام امت کا قبلہ یہی ہے۔ ابو نعیم میں بروایت براء مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ سترہ مہینے تک تو بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی لیکن آپ کو پسند امر یہ تھا کہ بیت اللہ کی طرف پڑھیں چنانچہ اللہ کے حکم سے آپ نے بیت اللہ کی طرف متوجہ ہو کر عصر کی نماز ادا کی پھر نمازیوں میں سے ایک شخص مسجد والوں کے پاس گیا وہ رکوع میں تھے اس نے کہا میں حلفیہ گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ شریف کی طرف نماز ادا کی یہ سن کر وہ جس حالت میں تھے اسی حالت میں بیت اللہ شریف کی طرف پھر گئے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج۱، سورۃ البقرہ)

عبدالرزاق میں بھی یہ روایت قدرے کی بیشی کے ساتھ مروی ہے نسائی میں حضرت ابو سعید بن معلّٰی سے مروی ہے کہ ہم صبح کے وقت مسجد نبوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جایا کرتے تھے اور وہاں کچھ نوافل پڑھا کرتے تھے ایک دن ہم گئے تو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر بیٹھے ہوئے ہیں میں نے کہا آج کوئی نئی بات ضرور ہوئی ہے میں بھی بیٹھ گیا تو حضور صلی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت (قد نری) تلاوت فرمائی میں نے اپنے ساتھی سے کہا آؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوں گے اور منبر سے اترنے سے پہلے ہی ہم اس نئے حکم کی تعمیل کریں اور اول فرمانبردار بن جائیں چنانچہ ہم ایک طرف ہو گئے اور سب سے پہلے بیت اللہ شریف کی طرف نماز پڑھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی منبر سے اتر آئے اور اس قبلہ کی طرف پہلی نماز ظہر ادا کی گئی۔

ابن مردویہ میں بروایت ابن عمر مروی ہے کہ پہلی نماز جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف ادا کی وہ ظہر کی نماز ہے اور یہی نماز صلوٰۃ وسطی ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ پہلی نماز کعبہ کی طرف عصر کی ادا کی ہوئی اسی وجہ سے اہل قبا کو دوسرے دن صبح کے وقت اطلاع پہنچی۔

ابن مردویہ میں روایت نویلہ بنت مسلم موجود ہے کہ ہم مسجد بنو حارثہ میں ظہر یا عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے ادا کر رہے تھے دو رکعت پڑھ چکے تھے کہ کسی نے آ کر قبلہ کے بدل جانے کی خبر دی۔ چنانچہ ہم نماز میں بیت اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے اور باقی نماز اسی طرف ادا کی، اس گھومنے میں مرد عورتوں کی جگہ اور عورتیں مردوں کی جگہ آ گئیں، آپ کے پاس جب یہ خبر پہنچی تو خوش ہو کر فرمایا یہ ہیں ایمان بالغیب رکھنے والے۔

ابن مردویہ میں بروایت عمارہ بن اوس مروی ہے کہ رکوع کی حالت میں ہمیں اطلاع ہوئی اور ہم سب مرد عورتیں بچے اسی حالت میں قبلہ کی طرف گھوم گئے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے تم جہاں بھی ہو مشرق مغرب شمال یا جنوب میں ہر صورت نماز کے وقت منہ کعبہ کی طرف کر لیا کرو۔ ہاں البتہ سفر میں سواری پر نفل پڑھنے والا جدھر سواری جا رہی ہو ادھر ہی نفل ادا کرنے کے لئے اس کے دل کی توجہ کعبہ کی طرف ہونی کافی ہے۔

اسی طرح میدان جنگ میں نماز پڑھنے والا جس طرح اور جس طرف بن پڑے نماز ادا کر لے اور اسی طرح وہ شخص جسے قبلہ کی جہت کا قطعی علم نہیں وہ اندازہ سے جس طرف زیادہ دل مانے نماز ادا کر لے۔ پھر اگر اس کی نماز فی الواقع قبلہ کی طرف نہ بھی ہوئی ہو تو بھی وہ اللہ کے ہاں معاف ہے۔

مسئلہ مالکیہ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ نمازی حالت نماز میں اپنے سامنے اپنی نظریں رکھے نہ کہ سجدے کی جگہ جیسے کہ شافعی، احمد اور ابو حنیفہ کا مذہب ہے اس لیے کہ آیت کے الفاظ یہ ہیں کہ منہ مسجد الحرام کی طرف کرو اور اگر سجدے کی جگہ نظر جمانا چاہے گا تو قدرے جھکنا پڑے گا اور یہ تکلیف کمال خشوع کے خلاف ہو گا بعض مالکیہ کا یہ قول بھی ہے کہ قیام کی حالت میں اپنے سینہ کی طرف نظر رکھے قاضی شریک کہتے ہیں کہ قیام کے وقت سجدہ کی جگہ نظر رکھے جیسے کہ جمہور جماعت کا قول ہے اس لئے کہ یہ پورا پورا خشوع خضوع ہے اور ایک حدیث بھی اس مضمون کی وارد ہوئی ہے اور رکوع کی حالت میں اپنے قدموں کی جگہ پر نظر رکھے اور سجدے کے وقت ناک کی جگہ اور التحیات کے وقت اپنی گود کی طرف پھر ارشاد ہوتا ہے کہ یہ یہودی جو چاہیں باتیں بنائیں لیکن ان کے دل جانتے ہیں کہ قبلہ کی تبدیلی اللہ کی جانب سے ہے اور برحق ہے کیونکہ یہ خود ان کی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کتابوں میں بھی موجود ہے لیکن یہ لوگ کفر وعناد اور تکبر وحسد کی وجہ سے اسے چھپاتے ہیں اللہ بھی ان کی ان کرتوتوں سے بے خبر نہیں۔

مدینہ منورہ والوں کے لئے مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہونے کا بیان

272-وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَصَحَّحَهُ وقواه البخاری .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ اسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت اور صحیح قرار دیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قوی قرار دیا۔

شرح

اس حدیث کا تعلق مدینہ منورہ کے باشندوں سے ہے کیونکہ مدینہ منورہ سے قبلہ جانب جنوب واقع ہے نیز اس حدیث کا تعلق ان اطراف کے لوگوں سے بھی ہے جن کا قبلہ مدینہ کے موافق جانب جنوب واقع ہے لہٰذا اس اعتبار سے ان لوگوں کا قبلہ مشرق ومغرب کے درمیان ہوا۔

قبلہ منہ ہوکر تکبیر کہنے کا بیان

273-وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو نماز کے ارادہ سے کھڑا ہو تو اچھی طرح وضو کر پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر کہہ اسے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

274-وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَ صَفَهَا ثُمَّ قَالَ فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِیَامًا عَلٰی اَقْدَامِهِمْ وَ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِی الْقِبْلَةِ اَوْ غَیْرَ مُسْتَقْبِلِیْهَا قَالَ نَافِعٌ لَا اُرٰی عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

☆☆ حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ سے صلوٰۃ الخوف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے اس کا طریقہ بیان فرمایا۔ پھر کہنے لگے اگر یہ خوف اس سے زیادہ سخت ہو تو تم پیدل اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھو یا سواری کی حالت میں قبلہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے یا قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے بغیر حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرا

۲۷۲۔ ترمذی ابواب الصلوة ما جاء ان بین المشرق والمغرب قبلة ج ۱ ص ۷۹

۲۷۳۔ مسلم کتاب الصلوة باب وجوب القرائة فی کل رکعة ج ۱ ص ۱۷۰، بخاری کتاب الاستیذان باب من رد فقال علیك السلام ج ۲ ص ۹۲٤

۲۷٤۔ بخاری کتاب التفسیر باب قوله عزوجل وان خفتم فرجالا۔ الخ ج ۱ ص ۲۵۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یہی خیال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے نبی پاک ﷺ سے بیان کیا ہے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

سواری پر نماز پڑھنے کا بیان

275- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر جس جانب متوجہ ہوتے، نفل پڑھتے تھے اور وتر بھی سواری پر پڑھتے سوائے اس کے کہ سواری پر فرض نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

شرح

فرض اور واجب نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں ہے۔ فرض اور واجب نماز مثلاً وتر اور نذر مانی ہوئی نماز اور وہ نفل نماز جسے شروع کر کے توڑ دیا۔ نماز جنازہ اور اس آیت کا سجدہ جو زمین پر تلاوت کی گئی سواری پر ادا کرنا صحیح نہیں البتہ ضرورت کے تحت جائز ہے مثلاً اترنے کی صورت میں اپنی ذات یا جانور یا کپڑوں کے بارے میں چور کا ڈر ہو، درندے کا خوف ہو جگہ کیچڑ والی ہو جانور سرکش ہو سوار ہونے سے عاجز ہو اور سوار کرانے والا کوئی نہ ہو۔ کجاوے میں نماز پڑھنا سواری پر نماز پڑھنے کی طرح ہے سواری چل رہی ہو یا کھڑی ہو۔ اور اگر کجاوے کے نیچے لکڑی رکھ دے یہاں تک کہ زمین پر قرار باقی رہے تو وہ زمین کے قائم مقام ہو جائے گی۔ پس اس میں کھڑے ہو کر فرض نماز پڑھنا صحیح ہوگا۔

276- وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ يُوْمِئُ بِرَاْسِهٖ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ. اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ.

☆☆ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو اپنے سر کے اشارہ کے ساتھ سواری پر نفل پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جس جانب آپ متوجہ تھے اور رسول اللہ ﷺ فرض نماز میں ایسا نہیں کرتے تھے۔ اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

سواری پر نفل نماز پڑھنے میں فقہاء احناف کا نظریہ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو رات کی نماز

۲۷۵۔ بخاری ابواب تقصیر الصلوۃ باب ینزل للمکتوبۃ ج ۱ ص ۱۴۸ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب جواز صلوۃ النافلۃ علی الدابۃ۔ الخ ج ۱ ص ۲۴۴

۲۷۶۔ بخاری ابواب تقصیر الصلوۃ باب ینزل للمکتوبۃ ج ۱ ص ۱۴۸ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب جواز صلوۃ النافلۃ علی الدابۃ۔ الخ ج ۱ ص ۲۴۴

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

علاوہ فرض نماز کے اپنی سواری پر اشارے سے پڑھتے اور سواری کا منہ جس سمت ہوتا اسی سمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی منہ ہوتا نیز نماز وتر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری ہی پر پڑھ لیتے تھے۔ (صحیح البخاری و صحیح مسلم)

حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ کا مطلب یہ ہے کہ جدھر سواری کا منہ ہوتا ادھر ہی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی منہ کیے ہوئے نماز پڑھتے رہتے تھے لیکن تکبیر تحریمہ کے وقت اپنا روئے مبارک بہر صورت قبلے ہی کی طرف رکھتے تھے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے معلوم ہوگا اشارے سے نماز پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ رکوع اور سجدہ اشارہ سے کرتے تھے نیز یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کا جو اشارہ کرتے وہ رکوع کے اشارے سے پست ہوتا تھا۔

اس حدیث سے دو مسئلے مستنبط ہوتے ہیں اول تو یہ کہ سواری پر نفل نماز پڑھنی جائز ہے لیکن فرض نہیں اس حدیث میں اگر چہ رات کی نماز کا ذکر کیا گیا ہے لیکن دوسری روایتوں میں عام نفل نمازوں کا ذکر موجود ہے لہٰذا یہ حکم سنت موکدہ اور اس کے علاوہ دیگر سنن ونوافل نمازوں کو بھی شامل ہے مگر حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک روایت میں ثابت ہے کہ فجر کی سنتوں کے لیے سواری سے اتر جانا مستحب ہے بلکہ ایک دوسری روایت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ فجر کی سنتوں کو سواری سے اتر کر پڑھنا واجب ہے۔ اسی لیے اس نماز کو بغیر کسی عذر کے بیٹھے بیٹھے پڑھنا جائز نہیں ہے فرض نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں ہے لیکن مندرجہ ذیل اعذار کی صورت میں فرض نماز بھی سواری پر پڑھ لینا جائز ہے۔

(۱) کوئی آدمی جنگل میں ہو اور اپنے مال یا اپنی جان کی ہلاکت کا خوف غالب ہو مثلاً یہ ڈر ہو کہ اگر سواری سے اتر کر نماز پڑھنے لگوں گا تو کوئی چور یا راہزن مال واسباب لے کر چلتا بنے گا یا کوئی درندہ نقصان پہنچائے گا یا قافلے سے بچھڑ جاؤں گا یا راستہ بھول جاؤں (۲) سواری میں کوئی ایسا سرکش جانور ہو یا کوئی ایسی چیز ہو جس پر اترنے کے بعد پھر چڑھنا ممکن نہ ہو۔ (۳) نماز پڑھنے والا اتنا ضعیف اور بوڑھا ہو کہ خود نہ تو سواری سے اتر سکتا ہو اور سواری پر چڑھنے پر قادر ہو اور نہ کوئی ایسا آدمی پاس موجود ہو جو سواری سے اتار سکے اور اس پر چڑھا سکے۔ (۴) زمین پر اتنا کیچڑ ہو کہ اس پر نماز پڑھنا ممکن نہ ہے۔ (۵) یا بارش کا عذر ہو۔

جہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کا تعلق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز بھی سواری پر پڑھ لیتے تھے تو اس کے بارے میں امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نماز وتر کے حکم کی تاکید کے پیش نظر اور اس کی اہمیت کا احساس دلانے کے لیے سواری پر وتر کی نماز پڑھ لیتے تھے مگر جب لوگوں کے ذہن میں اس نماز کی تاکید واہمیت بیٹھ گئی اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اتنی تاکید فرما دی کہ اس کے چھوڑنے کو روا نہیں رکھا تو بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز بھی سواری سے اتر کر زمین پر پڑھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت امام محمد نے اپنی کتاب موطا میں صحابہ وتابعین کے ایسے بہت آثار نقل کیے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حضرات وتر کی نماز پڑھنے کے لیے اپنی سواریوں سے اتر جاتے تھے۔

علامہ شمنی فرماتے ہیں کہ نماز فرض کی طرح جنازہ کی نماز، منت مانی ہوئی نماز نذر اور وہ سجدہ تلاوت کہ جس کی آیت سجدہ کی تلاوت زمین پر کی گئی سواری پر جائز نہیں ہے۔

حدیث سے دوسرا مسئلہ یہ مستنبط ہوتا ہے کہ سواری پر نماز پڑھنا سفر کے ساتھ مشروط ہے چنانچہ ائمہ جمہور کا یہی مسلک ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ وحضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما سے بھی ایک روایت میں یہی منقول ہے لیکن حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا محقق اور صحیح مسلک یہ ہے کہ سواری پر نماز کا جواز نمازی کے شہر سے باہر ہونے کے ساتھ مشروط ہے خواہ مسافر ہو یا نہ ہو، چنانچہ اگر کوئی مسافر بھی شہر کے اندر ہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کے لیے سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز نہیں ہے لیکن حضرت امام محمد کے نزدیک جائز ہے اگرچہ مکروہ ان کے نزدیک بھی ہے حضرت امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ مسافر شہر کے اندر بھی سواری پر نفل پڑھے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اب اس کے بعد اس میں اختلاف ہے کہ شہر سے کتنے فاصلے پر ہونے کی صورت میں سواری پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

چنانچہ بعض حضرات کے نزدیک کم سے کم دو فرسخ (چھ میل) شہر سے باہر ہونا ضروری ہے بعض حضرات نے تین فرسخ اور بعض حضرات نے ایک کوس متعین کیا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ شہر و آبادی کے مکانات سے باہر ہوتے ہی سواری پر نماز نفل پڑھنا جائز ہے جیسا کہ قصر نماز کے جواز کے سلسلے میں قاعدہ ہے۔

سواری پر نماز پڑھنے کے مسائل کا بیان

۱. شہر یا بستی سے باہر گھوڑے وغیرہ جانور پر سوار ہو کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے، خواہ کوئی عذر ہو یا نہ ہو، اور جدھر کو جانور جاتا ہو اُدھر ہی کو نماز پڑھے کیونکہ سواری پر نماز میں قبلے کی طرف منہ کرنا شرط نہیں ہے لیکن اگر شروع کرتے وقت ممکن ہو تو استقبالِ قبلہ مستحب ہے جانور کے رخ کے خلاف سمت کو نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

۲. شہر (آبادی) کے اندر جانور پر سوار ہو کر نفل نماز پڑھنا امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز نہیں، امام ابو یوسف کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے اور امام محمد کر نزدیک کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

۳. شہر سے باہر نکلنے کے بعد مسافر اور غیر مسافر اس حکم میں برابر ہیں اس لئے اگر کوئی شخص اپنی کھیتوں وغیرہ کی طرف یا گرد و نواح میں جاتا ہو اور سفر شرعی نہ ہو تب بھی سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔

۴. سنتِ مؤکدہ و غیر مؤکدہ سب نفل کے حکم میں ہیں لیکن سنتِ فجر امام ابوحنیفہ کے نزدیک بلا عذر سواری پر پڑھنا جائز نہیں۔

۵. سواری پر نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اشاروں سے نماز پڑھے یعنی جس طرح سواری پر بیٹھا ہو نیت باندھ کر قرآت وغیرہ بدستور پڑھ کر رکوع وسجدہ اشارہ سے کرے اور سجدے کا اشارہ رکوع سے زیادہ جھکا ہوا ہو اور بدستور قعدے میں تشہد

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے اور سجدہ میں کسی چیز پر اپنا سر نہ رکھے خواہ جانور چلتا ہو یا کھڑا ہو اس لئے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

۶. شہر سے باہر سواری پر نماز پڑھنے میں اگر جانور اپنے آپ چلتا ہو تو ہانکنا جائز نہیں اور اگر اپنے آپ نہ چلتا ہو تو عمل قلیل سے ہانکنے میں نماز فاسد نہیں ہوگی اور عمل کثیر سے ہانکنے میں نماز فاسد ہو جائے گی۔

۷. اگر نفل نماز زمین پر شروع کی پھر جانور پر سوار ہو کر اس کو پورا کیا تو جائز نہیں اور اگر سواری پر شروع کی اور زمین پر اتر کر پورا کیا تو جائز ہے اور یہ حکم اس وقت ہے جبکہ عملِ قلیل سے اُترا ہو مثلاً پاؤں ایک طرف کو لٹکا کر پھسل جائے۔

۸. اگر سواری کے جانور پر نجاست ہو تو وہ مانع نماز نہیں، خواہ قلیل ہو یا کثیر لیکن نمازی کے بدن یا لباس پر ناپاکی ہوگی تو نماز جائز نہ ہوگی۔ ۹. ہر شخص کو اپنی اپنی سواری پر اکیلے اکیلے نماز پڑھنے چاہئے اگر وہ جماعت سے پڑھیں گے تو امام کی نماز جائز ہوگی جماعت کی جائز نہ ہوگی اور اگر مقتدی سب ایک ہی جانور پر سوار ہوں تو سب کی نماز جائز ہو جائے گی۔

۱۰. جانور پر محمل (عماری) میں اور گاڑی میں نفل نماز پڑھنے کا وہی حکم ہے جو جانور پر پڑھنے کا بیان ہوا۔

۱۱. پیدل چلنے کی حالت میں بالاجماع نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

سواری سے اتر کر بناء کرنے کا بیان

علامہ ابن ہمام حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ یہ مسئلہ ظاہر الروایت سے لیا گیا ہے اور امام محمد علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص سواری سے اترے گا اور بناء کرتے ہوئے رکوع سجود کے ساتھ نماز پڑھے گا تو اس صورت میں اس نماز کے بعض ارکان رکوع وسجود کے ساتھ ادا ہوئے اور بعض اشارے کے ساتھ ادا ہوئے۔ لہٰذا اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ نئے سرے سے نماز پڑھے۔

اور اسی طرح اگر نازل سوار ہوا تو وہ نئے سے نماز پڑھے اور اگر اس نے بناء کی تو اس نے بعض نماز کو رکوع وسجود کے ساتھ پڑھا اور بعض کو اشارے سے پڑھا جبکہ وہی اولیٰ ہے۔ جبکہ امام زفر علیہ الرحمہ اس مسئلہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ مذکورہ دونوں صورتوں میں اس شخص کا بناء کرنا صحیح ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ رکوع وسجود کرنے والے کا اشارے سے پڑھی ہوئی نماز پر بناء کرنا جائز ہے۔ اسی مسئلہ کے بارے میں امام ابو یوسف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ دونوں صورتوں میں نئے سرے سے نماز پڑھے گا اور اس کی دلیل میں وہ ظاہر الروایت والا اسلوب اپناتے ہیں۔ (فتح القدیر، ج ۲، ص ۴۴۳، بیروت)

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ

یہ باب نماز کے سامنے سترہ قائم کرنے کے بیان میں ہے

سترہ کے لغوی وفقہی مفہوم کا بیان

سترہ سُتّر سے بنا ہے، بمعنی ڈھانپنا۔ سترہ کے لغوی معنی ہیں چھپانے والی چیز یعنی آڑ۔ شریعت میں سترہ وہ چیز ہے جو

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

نمازی اپنے سامنے رکھے تاکہ اس سترہ کے پیچھے سے لوگ گزر سکیں، اس کی لمبائی کم از کم ایک ہاتھ (۲ رافٹ) اور موٹائی ایک انگل چاہیے۔ بغیر سترہ نمازی کے آگے سے گزرنا حرام مگر حرم شریف کی مسجد میں جائز ہے۔ صاحب مرقات نے فرمایا کہ اگر صف اول میں لوگوں نے خالی جگہ چھوڑی ہو تو بعد میں آنے والا صفوں کے سامنے سے گزرتا ہوا وہاں پہنچے اور جگہ پر کرے کیونکہ اس میں قصور جماعت والوں کا ہے جبکہ اس کا تو کوئی قصور نہیں۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، بیروت)

سترہ کا بیان یہاں سترہ سے مراد ہر وہ چیز ہے جسے نمازی کے سامنے کھڑا کیا جائے جیسے دیوار، ستون، یا لکڑی لوہا وغیرہ۔ نماز کے آگے سترہ اس لئے کھڑا کیا جاتا ہے کہ اس کی وجہ سے سجود کی جگہ متمیز ہو جائے اور نمازی کے آگے سے گزرنے والا آدمی گنہگار نہ ہو۔ سترے کہ لمبائی کم سے کم ایک ہاتھ اور موٹائی کم از کم ایک انگشت ہونا ضروری ہے۔ مقتدیوں کے لئے امام کا سترہ کافی ہے یعنی اگر امام کے آگے سترہ کھڑا ہو تو مقتدیوں کے آگے سے گزرنا جائز ہے اگر چہ ان کے سامنے کوئی چیز حائل نہ ہو۔ امام اور سترہ کے درمیان سے گزر جانا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر ایسی صورت ہو کہ کوئی نمازی پیچھے سے پہلی صف میں خالی جگہ دیکھے تو اس کے لئے جائز ہے کہ پچھلی صفوں کے سامنے سے گزرتا ہوا پہلی صف میں خالی جگہ پہنچ کر کھڑا ہو جائے کیونکہ یہ پچھلی صف والوں کا قصور ہے کہ انہوں نے آگے بڑھ کر پہلی صف میں جگہ کو پر کیوں نہ کیا۔

نمازی کے (سامنے) سترہ کا بیان

277- عَنْ اَبِیْ جُھَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔

☆☆ حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانے کہ اس پر کتنا گناہ لازم آیا تو اس کے نزدیک چالیس (سال) کھڑے رہنا نمازی کے آگے سے گزرنے کی بہ نسبت بہتر ہوتا۔ اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کے گناہ کا بیان

حضرت امام طحاوی نے "مشکل الآثار" میں فرمایا ہے کہ یہاں چالیس سال مراد ہے نہ کہ چالیس مہینے یا چالیس دن۔ اور انہوں نے یہ بات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے ثابت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی جو اپنے بھائی کے آگے سے اس حال میں گزرتا ہے کہ وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے (یعنی نماز پڑھتا ہے) اور وہ (اس کا گناہ) جان لے تو اس کے لئے اپنی جگہ پر ایک سو برس تک کھڑے رہنا زیادہ بہتر سمجھے گا بہ نسبت اس کے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے۔ بہر حال ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نمازی کے آگے سے گزرنا بہت بڑا گناہ ہے جس کی اہمیت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اگر کسی آدمی کو یہ معلوم ہو جائے کہ نمازی کے آگے سے گزرنا کتنا بڑا گناہ ہے اور اس کی سزا کتنی

۲۷۷۔ بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اثم المارین یدی المصلی ج ۱ ص ۷۳، مسلم کتاب الصلوٰۃ باب سترۃ المصلی، الخ ج ۱ ص ۱۹۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سخت ہے تو وہ چالیس برس یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق ایک سو برس تک اپنی جگہ پر مستقلاً کھڑے رہنا زیادہ بہتر سمجھے گا بہ نسبت اس کے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے۔

کجاوے کی لکڑی کی مانند سترے کا بیان

278- وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سترہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو۔ اسے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح

مطلب یہ ہے کہ جب نمازی سترے کے قابل کسی چیز کو اپنے سامنے رکھ کر نماز پڑھے اور سترہ کے سامنے سے کوئی گزرے تو اس کا خیال نہ کرے کیونکہ سترے کی موجودگی میں سامنے سے کسی کا گزرنا نماز کے خشوع وخضوع پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ "یا پرواہ نہ کرے" کا تعلق گزرنے والے سے ہوگا۔ یعنی اگر نمازی کے آگے سترہ ہو تو اس کے سامنے گزرنے والا آدمی کچھ پرواہ نہ کرے کیونکہ سترے کی موجودگی میں نمازی کے سامنے سے گزرنے کی وجہ سے وہ گنہ گار نہیں ہوگا۔

نمازی کے سامنے سے عورت کے گزرنے کا بیان

279- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَاِنَّهٗ يَسْتُرُهٗ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ قُلْتُ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ' ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نمازی کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو وہ اس کا سترہ بن جاتی ہے اور جب اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو بے شک اس کی نماز کو گدھا' عورت اور سیاہ کتا توڑ دیتے ہیں۔ میں نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سیاہ سرخ اور زرد رنگ کے کتے میں کیا فرق ہے تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال

۲۷۸۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب سترۃ المصلی۔ الخ ج ۱ ص ۱۹۵

۲۷۹۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب سترۃ المصلی۔ الخ ج ۱ ص ۱۹۷' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء انہ لا یقطع الصلوٰۃ الا الکلب۔ الخ ج ۱ ص ۷۹' ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ با ما یقطع الصلوۃ ج ۱ ص ۱۰۲' نسائی کتاب القبلۃ باب ذکر ما یقطع الصلوٰۃ وما لا یقطع ج ۱ ص ۱۲۲' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما یقطع الصلوٰۃ ص ۶۸' مسند احمد ج ۵ ص ۱۵۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کیا تھا جیسا کہ تو نے کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔

اسے امام بخاری رحمہ اللہ کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

جمہور فقہاء کے نزدیک گزرنے والے کے سبب سے نماز باطل نہ ہونے کا بیان

نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو باطل نہیں کرتا: جمہور علمائے صحابہ وغیرہم کا یہ مذہب ہے کہ کوئی چیز یا کوئی آدمی اگر نمازی کے آگے سے گزر جائے تو نماز باطل نہیں ہوتی خواہ مذکورہ بالا تینوں چیزیں ہوں یا ان کے علاوہ کچھ اور ہوں۔ جہاں تک اس حدیث یا اسی طرح کی دوسری احادیث کا تعلق ہے سب دراصل نمازی کے سامنے سترہ کھڑا کرنے کی اہمیت اور تاکید بیان کرنے میں مبالغے کے طریقے پر ہیں۔ یا اس حدیث کی مراد یہ ہے کہ یہ تین چیزیں ایسی ہیں جو اگر نمازی کے آگے سے گزریں تو نماز میں خشوع وخضوع اور حضوری قلب کو کھو دیتی ہیں جو درحقیقت نماز کی اصل اور روح ہیں۔ یا پھر اس سے یہ مراد بھی لی جا سکتی ہے کہ نمازی کے آگے سے ان چیزوں کے گزرنے سے چونکہ نمازی کا دل ان کی طرف ہٹ جاتا ہے اور اس کا دل ان چیزوں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اس لئے نماز بھی بطلان کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ عورت، گدھے اور کتے کی تخصیص کی وجہ، حدیث سے بظاہر یہ ملوم ہوتا ہے کہ نمازی کے آگے سے صرف ان تین چیزوں کے گزر جانے سے نماز پر اثر پڑ سکتا ہے۔ ان کے علاوہ دیگر چیزوں کے گزرنے سے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑتا حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ان مذکورہ تین چیزوں کی تخصیص اسی لئے کی گئی ہے کہ ان کی طرف دل بہت زیادہ متوجہ ہو جاتا ہے چنانچہ عورت کی حیثیت تو ظاہری ہے گدھے کا معاملہ بھی یہ ہے کہ گدھے کے ساتھ چونکہ اکثر و بیشتر شیاطین رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس کے چیخنے کے وقت اعوذ پڑھنا مستحب ہے اس لئے جب گدھا نمازی کے آگے سے گزرے گا تو نمازی کا دل اس احساس کی بناء پر کہ اس کے ہمراہ شیاطین ہوں گے گدھے کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ یا ایسے ہی کتا نہ صرف یہ کہ نجس عین ہوتا ہے بلکہ اس سے تکلیف پہنچنے کا بھی خطرہ رہتا ہے اس لئے اس کے گزرنے کی صورت میں بھی ذہن پوری تیزی کے ساتھ اس کی طرف بھٹک جاتا ہے۔

280- وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کی مثل کوئی چیز رکھ لے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز پڑھے اور پرواہ نہ کرے۔ ان چیزوں کی جو اس کے پیچھے سے گزریں۔

اسے مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

281- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ

۲۸۰۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب سترۃ المصلی۔ الخ ج ۱ ص ۱۹۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وَالْمَرْأَةُ . رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتا' گدھا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ اسے بزار نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

282- وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِي صَحْرَاءٍ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالَى بِذَلِكَ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے صحراء میں تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے تو آپ نے کھلے صحراء میں نماز پڑھائی حالانکہ آپ کے سامنے سترہ بھی نہ تھا اور ہماری گدھی اور کتیا آپ کے سامنے کھیل رہی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے اسی کی مثل بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

نیزے کو سترے کے طور پر استعمال کرنے کا بیان

283- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى حِمَارٍ فَمَرَرْنَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَنَزَلْنَا عَنْهُ وَتَرَكْنَا الْحِمَارَ يَأْكُلُ مِنْ بَقْلِ الْأَرْضِ أَوْ قَالَ نَبَاتِ الْأَرْضِ فَدَخَلْنَا مَعَهُ فِي الصَّلوةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَكَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ لَا رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى . وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں اور بنو ہاشم کا ایک لڑکا گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ پس ہم اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے درانحالیکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ پس ہم اس سے اتر گئے اور گدھے کو زمین سے گھاس چرنے کے لئے چھوڑ دیا (راوی کو شک ہے کہ بقل الارض کہا یا نبات الارض) پھر ہم آپ کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے (تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے) ایک شخص نے کہا کیا ان کے سامنے نیزہ تھا تو آپ نے فرمایا نہیں۔ اس حدیث کو ابویعلی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

شرح

معمول یہ تھا کہ سترہ کرنے اور ڈھیلے وغیرہ توڑنے کے لئے اکثر اوقات خدام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک نیزہ لے کر چلتے تھے چنانچہ عیدگاہ میں سامنے چونکہ کوئی دیوار وغیرہ نہیں تھی بلکہ میدان ہی میدان تھا اس لئے وہاں بھی آپ صلی اللہ

۲۸۱۔ کشف الاستار عن زوائد البزار کتاب الصلوۃ باب ما یقطع الصلوۃ ج ۱ ص ۲۸۱

۲۸۲۔ ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب من قال الکلب لا یقطع الصلوۃ ج ۱ ص ۱۰۴' نسائی کتاب القبلۃ باب ذکر ما یقطع الصلوۃ وما لا یقطع۔ الخ ج ۱ ص ۱۲۳

۲۸۳۔ مسند ابو یعلی ج ۴ ص ۳۱۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

علیہ وسلم کے ساتھ نیزہ جاتا تھا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے کھڑا کر دیتے تھے۔

نمازی کے سامنے سے گدھے کے گزرنے سے نماز باطل نہ ہونے کا بیان

284- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالنَّاسِ فَمَرَّ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حِمَارٌ فَقَالَ عَيَّاشُ بْنُ رَبِيْعَةَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْمُسَبِّحُ اٰنِفًا سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ اَنَّ الْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ . رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو لوگوں کے سامنے سے گدھا گزرا تو حضرت عیاش بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ کہا سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا ابھی کون سبحان اللہ کہہ رہا تھا تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں تھا۔ بے شک میں نے سنا ہے کہ گدھا نماز کو توڑ دیتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن جب کہ میں بالغ ہونے کے قریب تھا گدھی پر بیٹھا ہوا آیا اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے) آگے کوئی دیوار نہیں تھی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی سترہ نہیں کھڑا کر رکھا تھا، میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا، پھر گدھی سے اتر کر اسے چھوڑ دیا وہ چرنے لگی اور میں صف میں داخل ہو گیا اور مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا۔"

(صحیح البخاری وصحیح مسلم، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 743)

اس واقعہ کو بیان کرنے سے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ بتانا مقصود ہے کہ نمازیوں کے آگے سے گدھی کے گزر جانے سے نماز باطل نہیں ہوئی۔ اس وقت حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما چونکہ بالغ نہیں تھے اس لئے جب وہ نمازیوں آگے سے گزرے تو انہیں کسی نے روکا نہیں۔

285- وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ مِمَّا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ . رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔ اسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۲۸۴۔ دار قطنی كتاب الصلوة باب صفة السهوني الصلوة واحكامه. الخ ج ۱ ص ۳۶۷

۲۸۵۔ مؤطا امام مالك كتاب قصر الصلوة في السفر باب الرخصة في المرور بين يدي المصلي ص ۱۴۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

286- وَعَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ آپ ہی بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ کہتے ہیں کہ کتا اور گدھا نماز کو توڑ دیتے ہیں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔ اس حدیث کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

287- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَّادْرَءُ وْا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور جتنی تم استطاعت رکھتے ہو اسے نماز سے دور کرو۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

288- وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصًا فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ اَمَامَهٗ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے تو وہ اپنے چہرے کے سامنے کوئی چیز رکھ دے۔ اگر وہ نہ پائے تو عصی گاڑ دے اور اگر وہ بھی نہ پائے تو خط کھینچ دے۔ پھر اس کے آگے سے گزرنے والی کوئی چیز اسے نقصان نہیں دے گی۔

اسے ابوداؤد وابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔

سترے کی لکیر سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

یہ حدیث اس بات کی اجازت دے رہی ہے کہ اگر کسی نمازی کو کوئی ایسی چیز دستیاب نہ ہو جو سترے کے طور پر کام دے سکے تو وہ اپنے عصا کو اپنے سامنے سترہ بنا کر کھڑا کرلے۔ اب اس سلسلہ میں اتنی اور سہولت دی گئی ہے کہ اگر زمین نرم ہو تو عصا کو زمین میں گاڑ دیا جائے اور اگر زمین سخت ہو کہ عصا کو گاڑنا مشکل ہو تو پھر اس شکل میں عصا کو گاڑنے کی بجائے اپنے سامنے

۲۸۶۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب المرور بین یدی المصلی۔ الخ ج ۱ ص ۳۱۲

۲۸۷۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب المرور بین یدی المصلی۔ الخ ج ۱ ص ۳۱۲

۲۸۸۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الخط اذا لم یجد عصا ج ۱ ص ۱۰۰، ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ باب ما یستر المصلی ص ۶۸، مسند احمد ج ۲ ص ۲۴۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

طولاً رکھ لیا جوے تاکہ گاڑنے کی مشابہت حاصل ہو جائے۔ فقہ کی کتاب شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی نمازی اپنے عصا کو سترے کے طور پر بجائے زمین میں گاڑنے کے اپنے سامنے رکھ لے تو بعض علماء کے نزدیک تو اس کے لئے یہ سترے کے طور پر کافی ہو جائے گا۔ یعنی سترے کا حکم پورا ہو جائے گا مگر بعض علماء کے نزدیک یہ سترے کے طور پر کافی نہیں ہوگا۔ کفایہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی نمازی سترے کے طور پر عصا کو بجائے گاڑنے کے سامنے رکھنا چاہئے تو اسے عصا کو طولاً رکھنا چاہئے نہ کہ عرضاً۔ سترے کے لئے کوئی بھی چیز موجود نہ ہونے کی شکل میں سامنے صرف لکیر کھینچ لینے میں علماء کا اختلاف: اس حدیث سے ایک بات تو یہ معلوم ہو رہی ہے کہ اگر کسی نمازی کو سترہ بنانے کے لئے کوئی چیز نہ ملے یہاں تک کہ اس کے پاس عصا بھی نہ ہو تو وہ اپنے سامنے صرف لکیر کھینچ کر نماز پڑھ لے اس کے لئے یہی لکیر سترہ بن جائے گی۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول قدیم اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہی ہے بلکہ حنفیہ میں بھی بعد کے بعض علماء نے اس قول کو اختیار کیا ہے۔ حنفیہ کے اکثر علماء اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے قائل نہیں ہیں کیونکہ ان کے نزدیک لکیر کھینچ لینا معتبر نہیں ہے۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی قول جدید میں اپنے پہلے مسلک کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس سلسلہ میں جو حدیث وارد ہے وہ ضعیف اور مضطرب ہے۔ نیز یہ کہ نمازی اور سامنے سے گزرنے والے کے درمیان سترے کے طور پر صرف لکیر کا حائل ہونا نہ صرف یہ کہ کوئی اعتبار نہیں رکھتا بلکہ دور سے معلوم و ممیز بھی نہیں ہوتا۔ صاحب ہدایہ (رحمۃ اللہ) علیہ نے بھی اسی مسلک کو اختیار کیا ہے۔

حضرت شیخ ابن الہمام رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول کا مفہوم بھی یہی ہے کہ لکیر کھینچنے کے بجائے سترہ کھڑا کرنا ہی اتباع سنت کی بناء پر اولیٰ اور بہتر ہے کیونکہ سامنے کھڑا ہوا سترہ پوری طرح ظاہر ہونے کی وجہ سے امتیاز بھی رکھتا ہے اور نمازی کے دل کو شک و شبہات سے نکال کر سکون خاطر اور اطمینان قلب کا باعث ہوتا ہے۔ اس کے بعد علماء نے وصف خط میں بھی اختلاف کیا ہے کہ لکیر کس طرح کھینچی جائے چنانچہ بعض علماء کے نزدیک لکیر بشکل ہلال کھینچی چاہئے اور بعض حضرات نے جانب قبلہ طولاً کھینچنے کو لکھا ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ لکیر عرضاً دائیں طرف سے بائیں طرف کو کھینچی جائے اور مختار طولاً ہی کھینچنا ہے۔

(فتح القدیر، کتاب صلوٰۃ، بیروت)

۲۸۶۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب المرور بین یدی المصلی۔ الخ ج ۱ ص ۳۱۲

۲۸۷۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب المرور بین یدی المصلی۔ الخ ج ۱ ص ۳۱۲

۲۸۸۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الخط اذا لم یجد عصا ج ۱ ص ۱۰۰ ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ باب ما یستر المصلی ص ۶۸ مسند احمد ج ۲ ص ۲۴۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نمازی کے لئے لوگوں کو روکنے یا نہ روکنے کا بیان

سختی سے اسے روکے، یہاں لڑنا بھڑنا اور قتل کرنا مراد نہیں۔ مرقات نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی جاہل نمازی اسے قتل کردے تو عمداً قتل میں قصاص واجب ہوگا اور خطا میں دیت۔ خیال رہے کہ اگر نمازی بغیر سترے راستہ میں نماز پڑھ رہا ہے تو اسے گزرنے والے کو روکنے کا حق نہ ہوگا کہ اس میں قصور نمازی کا ہے اسی لیے یہاں سترے کی قید لگائی۔ شیطان سے مراد یا تو اصطلاحی شیطان ہے یعنی جنات کا مورث اعلیٰ تب تو یہ مطلب ہوگا کہ اسے شیطان بہکا کر ادھر لا رہا ہے اور اس پر شیطان سوار ہے اور یا شیطانوں سے انسانوں کا شیطان مراد ہے جو شیطانوں کا سا کام کرے وہ شیطان ہی ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے بھی شیطانی کام کرنے والے انسانوں کو خناس فرمایا ہے کہ ارشاد فرمایا" اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ "۔ اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوئے: ایک یہ کہ دینی کاموں میں خلل ڈالنے والا سخت مجرم ہے لہٰذا جو لوگ مسجدوں کے پاس شور مچائیں، ریڈیو کے گانے لگائیں وہ اس سے عبرت پکڑیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ الْمَسَاجِدِ

یہ باب مساجد کے بیان میں ہے

اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنانے کا بیان

289-عَنْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ تَعَالٰى بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

★★ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی اللہ اس کے لئے جنت میں محل بنائے گا۔ اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

شرح

اللہ کے لئے مسجد بنانے کا مطلب یہ ہے کہ جو آدمی محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ورضا حاصل کرنے کے لئے مسجد بناتا ہے، نہ کہ لوگوں کو دکھانے سنانے کے لئے اور اپنا نام پیدا کرنے کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس آدمی کے لئے جنت میں مکان بنا دیتا ہے اسی لئے یہ کہا گیا ہے کہ جو آدمی مسجد بنا کر اس پر اپنا نام لکھتا ہے تاکہ تشہیر کا ذریعہ بنے تو یہ اس کے عدم اخلاص کی دلیل ہے۔ لفظ مسجدا میں تنکیر (عمومیت) تقلیل کے لئے ہے۔ یعنی اگرچہ کوئی آدمی مسجد کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ بنائے اسے اس کا بدلہ اسی طرح دیا جائے گا۔ جس طرح کسی بڑی اور عالی شان مسجد بنانے والے کو۔ چنانچہ روایت میں یہ الفاظ ہیں اگرچہ وہ مسجد بیٹر کے گھونسلے کی مانند ہو۔ یہ مسجد کی تنگی واختصار میں مبالغہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو نیت کو دیکھتا ہے اگر کوئی آدمی دنیا کی شہرت اور نمائش کے جذبے سے بالاتر ہو کر محض اللہ کی رضا وخوشنودی کی غرض سے اور اپنی نیت کے پورے اخلاص کے ساتھ مسجد بناتا ہے تو وہ جنت میں اللہ کی طرف سے ایک مکان کا حقدار ہوگا اگرچہ اس کی بنائی ہوئی مسجد کتنی چھوٹی اور مختصر کیوں نہ ہو۔

نماز باجماعت کی فضیلت کا بیان

290- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ

۲۸۹۔ مسلم کتاب المساجد باب فضل بناء المساجد. الخ ج ۱ ص ۲۰۱' بخاری کتاب الصلوٰۃ باب من بنی مسجداً ج ۱ ص ٦٤

۲۹۰۔ بخاری کتاب الاذان باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ ج ۱ ص ۸۹' مسلم کتاب المساجد باب فضل الصلوٰۃ المکتوبۃ جماعۃ ج ۱ ص ۲۳٤

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تُضَعَّفُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِي بَيْتِهٖ وَفِي سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے گھر اور بازار میں نماز سے پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب کا کام ہے وہ اس طرح کہ جب وہ اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف نکلے اور اسے نماز ہی (گھر سے) نکالنے والی ہو۔ وہ کوئی قدم نہیں اٹھائے گا مگر اس کے لئے اس قدم کے بدلے ایک درجہ بلند ہوگا اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائیگا۔ پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں ہو (ان الفاظ کے ساتھ) کہ اے اللہ اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ اس پر رحم فرما اور تم میں سے کوئی ایک اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

پسندیدہ مقامات مساجد ہیں

291- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

☆☆ آپ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک شہروں کی پسندیدہ جگہیں ان کی مسجدیں ہیں اور سب سے بری جگہ ان کے بازار ہیں۔ اسے مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

شرح

مسجدیں اللہ کی عبادت کرنے کی جگہ ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مساجد محبوب و پسندیدہ مقامات ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جو آدمی مسجد میں ہوتا ہے رب قدوس اس پر اپنی رحمت کا سایہ کرتا ہے اور اسے خیر و بھلائی کی سعادت سے نوازتا ہے اس کے مقابلے میں بازار وہ جگہ ہے جہاں شیطان کا سب سے زیادہ تسلط رہتا ہے۔ حرص و طمع، خیانت و بددیانتی، جھوٹ اور اللہ کی یاد سے غفلت وہ چیزیں ہیں جو بازار کا جزو لاینفک اور شیطان کی خوشی کا ذریعہ ہیں۔ چنانچہ اللہ کے نزدیک بازار بدترین و ناپسندیدہ مقامات ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جو آدمی اپنی ناگزیر ضروریات کی تکمیل کے علاوہ محض سیر و تفریح کی غرض سے بازاروں میں رہتا ہے اس پر محرومی و برائی کا سایہ رہتا ہے اور وہ اللہ کی رحمت سے دور ہوتا ہے۔ یہاں ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ بت خانے، شراب خانے اور چکلے وغیرہ تو بازار سے بھی بدترین ہیں پھر انہیں اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ اور مبغوض ترین مقامات کیوں نہیں کہا گیا ہے؟ بازار کو کیوں کہا گیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بازاروں کو قائم کرنے کا حکم

۲۹۱۔ مسلم کتاب المساجد باب فضل الجلوس فی مصلاہ۔ الخ ج ۱ ص ۲۳۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شارع کی جانب سے ہے اور یہ چیزیں ایسی ہیں جن کو بنانے اور رکنے کا حکم شارع کی جانب سے نہیں ہے لہذا ارشاد کا مطلب یہ ہے جن مقامات کو بنانا اور قائم رکھنا جائز ہے ان میں سے بدترین اور ناپسندیدہ مقام بازار ہے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا بیان

292- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز پڑھنا اس کے ماسوا میں ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ سوائے مسجد حرام کے۔ اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

شرح

مسجد حرام کو مستثنیٰ اس لئے کیا گیا ہے کہ مسجد حرام نہ صرف یہ کہ دوسری مساجد کے مقابلے میں زیادہ بابرکت ہے بلکہ اپنی عظمت و برکت اور فضیلت کے اعتبار سے مسجد نبوی سے بھی افضل ہے چنانچہ منقول ہے کہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ہوتا ہے۔ اب اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ حرم شریف میں وہ کون سی جگہ ہے جہاں نماز ادا کرنے پر اتنا ثواب ملتا ہے، چنانچہ پہلا قول یہ ہے کہ کوئی متعین جگہ نہیں ہے بلکہ پورا حرام اس فضیلت و برکت کا حامل ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ جس جگہ جماعت ہوتی ہے۔ علماء حنفیہ کے اقوال سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ اسی قول کو بعض شافعی علماء نے بھی اختیار کیا ہے۔ علماء حنفیہ کے نزدیک ثواب کی اس زیادتی کی فضیلت خاص طور پر فرائض سے متعلق ہے نوافل سے نہیں۔ تیسرا قول یہ ہے کہ وہ جگہ خانہ کعبہ ہے۔ یہ چوتھا قول ان چاروں اقوال میں سب سے ضعیف ہے۔

مسجد کی صفائی کے سبب ثواب کا بیان

293- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتّٰى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ پر میری امت کے کار ثواب پیش کیے گئے حتیٰ کہ وہ کوڑا کرکٹ جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اسے ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

مسجد میں تھوکنے کی ممانعت کا بیان

294- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا . رَوَاهُ

۲۹۲۔ مسلم کتاب الحج باب فضل الصلوۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ ج ۱ ص ۴۴۷ بخاری کتاب التهجد والتطوع باب فضل الصلوۃ فی مسجد مکۃ۔ الخ ج ۱ ص ۱۵۹

۲۹۳۔ ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب کنس المسجد ج ۱ ص ۶۶

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الشَّیْخَانِ ۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

شرح

مسجد کے تقدس واحترام کا تقاضا یہ ہے کہ وہاں تھوک کر گندگی وغلاظت نہ پھیلائی جائے اور اگر اتفاقاً ایسا غلطی کا ارتکاب ہو جائے تو اس گناہ کے دفعیہ کا طریقہ یہ ہے کہ اس تھوک کو زمین دوز کر کے اسے دور کر دیا جائے۔

بدبودار چیز کھانے والے کے لئے مسجد میں آنے کی ممانعت کا بیان

295- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْمُنْتِنَۃِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ تَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ الْاِنْسُ ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس بدبودار درخت سے کھایا وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو ان چیزوں سے اذیت ہوتی ہے۔جن چیزوں سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے۔ اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

شرح

مطلب یہ ہے کہ جس طرح بدبودار چیزوں سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے اسی طرح فرشتے بھی ان سے تکلیف محسوس کرتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ پیاز ولہسن وغیرہ کھا کر مسجدوں میں نہ آئیں کیونکہ مسجد میں فرشتوں کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں اس لئے انہیں تکلیف ہوگی اس حکم میں ہر وہ چیز داخل ہے جو بدبودار ہو اس کا تعلق خواہ کھانے پینے سے ہو یا رہن سہن سے مثلاً منہ غلاظت وبدبو، بغل وغیر کی گندگی وتعفن وغیرہ وغیرہ۔پھر مسجد ہی کی طرح ان دوسری جگہوں کا بھی یہی حکم ہے جہاں مجالس عبادت ووعظ منعقد ہوتی ہوں یا جہاں قرآن وحدیث کی تعلیم ہوتی ہو یا جہاں ذکر وتسبیح کے حلقے ہوتے ہوں کہ ان مقامات پر بھی بدبودار چیزوں کے ہمراہ نہ جانا چاہئے۔

مسجد میں خرید وفروخت کی ممانعت کا بیان

296- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَّبِیْعُ اَوْ یَبْتَاعُ

---

۲۹۴. بخاری کتاب الصلوۃ باب کفارۃ البزاق فی المسجد ج ۱ ص ۵۹، مسلم کتاب المساجد باب النہی عن البصاق فی المسجد۔ الخ ج ۱ ص ۲۰۷

۲۹۵. مسلم کتاب المساجد باب نہی من اکل ثوما و بصلا۔ الخ ج ۱ ص ۲۰۹، بخاری کتاب المساجد باب ما جاء فی الثوم النیء۔ الخ ج ۱ ص ۱۱۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ . رَوَاهُ النسائي والتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں خرید فروخت کر رہا ہے تو تم کہو کہ اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اسے ترمذی اور نسائی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا۔

شرح

معتکف کے لئے مسجد میں کھانا پینا اور سونا جائز ہے اسی طرح خرید وفروخت بھی جائز ہے بشرطیکہ اشیاء خرید وفروخت مسجد میں نہ لائی جائیں کیونکہ اشیاء خرید وفروخت کو مسجد میں لانا مکروہ تحریمی ہے نیز یہ کہ معتکف خرید وفروخت صرف اپنی ذات یا اپنے اہل وعیال کی ضرورت کے لئے کرے گا تو جائز ہوگا اور اگر تجارت وغیرہ کے لئے کرے گا تو جائز نہیں ہوگا یہ بات ذہن نشین رہے کہ مسجد میں خرید وفروخت غیر معتکف کے لئے کسی بھی طرح جائز نہیں ہے حالت اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہے جب کہ معتکف مکمل خاموشی کو عبادت جانے ہاں بری باتیں زبان سے نہ نکالے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے بلکہ قرآن مجید کی تلاوت نیک کام، حدیث وتفسیر اور انبیاء صالحین کے سوانح پر مشتمل کتابیں یا دوسرے دینی لٹریچر کے مطالعہ، خدا تعالیٰ کے ذکر یا کسی دینی علم کے پڑھنے پڑھانے اور تصنیف وتالیف میں اپنے اوقات صرف کردے۔

297- وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوْهُ بُيُوْتِ اَصْحَابِه شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَصْنَعِ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَآءَ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْهِمْ رُخْصَةٌ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّيْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَآئِضٍ وَّلَا لِجُنُبٍ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے بعض صحابہ کرام کے گھروں کے دروازے مسجدوں کی طرف کھلتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے دروازے مسجد کی طرف سے بند کر دو۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور لوگوں نے کچھ بھی نہ کیا۔ اس امید پر کہ شاید اجازت نازل ہو جائے کچھ دیر بعد آپ دوبارہ ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا ان کے دروازے مسجد کی طرف سے بند کر دو کیونکہ میں حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد کو حلال نہیں کرتا۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت دعا مانگنے کا بیان

298- وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوْ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۹۶. ترمذی کتاب البیوع باب النهی عن البیع فی المسجد ج ۱ ص ۲۴۷، دارمی کتاب الصلوٰة باب النهی عن استنشاد الضالة فی المسجد. الغرض ص ۱۷۰،

۲۹۷. ابو داؤد کتاب الطهارة باب فی الجنب یدخل المسجد ج ۱ ص ۳۰

۲۹۸. مسلم کتاب صلوٰة المسافرین. الخ باب ما یقول اذا دخل المسجد ج ۱ ص ۲۴۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ یا ابواسید بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو چاہئے وہ کہے اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب نکلے تو کہے اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔ اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا بیان

حضرت فاطمہ بنت حسین ابن علی المرتضیٰ اپنی دادی فاطمہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (زہرا) سے روایت کرتی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے، یعنی یہ الفاظ فرماتے صلی اللہ علی محمد یا فرماتے اَللّٰهُمَّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ اور پھر یہ دعا پڑھتے رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یعنی اے میرے پروردگار، میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے باہر آتے تو پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیج کر یہ دعا پڑھتے۔ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ یعنی اے میرے پروردگا! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

یہ روایت ترمذی، احمد، ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ اور احمد بن حنبل وابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ (حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے اور اسی طرح جب باہر نکلتے تو صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ کے بجائے یہ الفاظ فرماتے بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ یعنی میں اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں اور نکلتا ہوں اور سلامتی ہو رسول پر۔ (مشکوٰۃ شریف: جلداول: حدیث نمبر 693)

نماز تحیۃ المسجد کے واجب یا مستحب ہونے کا بیان

299- وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں داخل ہو تو چاہئے کہ وہ دو رکعتیں (نفل) پڑھے۔ اسے شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

شرح

یہ حدیث حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک کی دلیل ہے کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ تحیۃ المسجد یعنی مسجد میں

۲۹۹۔ مسلم كتاب صلوٰة المسافرين باب استحباب تحية المسجد۔ الغرص ۲۴۸' بخاری كتاب الصلوٰة باب اذا دخل احد كم المسجد۔ الغرج ۱ ص ۶۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

داخل ہونے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے اس لئے کہ اس حدیث میں امر وجوب کے لئے ہے جب حنفیہ کے نزدیک چونکہ تحیۃ المسجد واجب نہیں مستحب ہے اس لئے وہ حضرات کہتے ہیں کہ یہاں امر (حکم) وجوب کے لئے نہیں بلکہ استحباب کے لئے ہے۔

اذان کے بعد مسجد سے نماز پڑھ کر جانے کا بیان

300- وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ بَعْدَ مَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰی يُصَلِّیَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِیُّ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد سے نکلا۔ اس کے بعد کے موذن نے اذان کہی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہرحال یہ تو اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ پھر فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جب تم مسجد میں ہو پھر نماز کے لئے اذان کہی جائے تو تم میں سے کوئی ایک مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ لے۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

شرح

ابوشعثاء سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد سے باہر نکلا عصر کی اذان کے بعد تو ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابوالقاسم کی نافرمانی کیا امام ابوعیسیٰ کہتے ہیں اس باب میں حضرت عثمان سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے اور صحابہ و تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ اذان کے بعد مسجد سے کوئی شخص بغیر عذر کے نہ نکلے یعنی وضو نہ ہو یا کوئی ضروری کام ہو اور روایت کیا گیا ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ کہتے ہیں کہ مسجد سے نکلنا جائز ہے جب تک اقامت شروع نہ ہو امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ اس کے لئے ہے جو باہر نکلنے کے لئے کوئی عذر رکھتا ہو اور ابوشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے اور وہ حدیث بھی اشعث بن ابی شعثاء نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 197)

بَابُ خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ

یہ باب عورتوں کا مساجد کی طرف نکلنے کے بیان میں ہے

عورتوں کا مسجدوں میں جانا

301- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَكُمْ نِسَاءُكُمْ بِاللَّيْلِ اِلَی

۳۰۰۔ مسند احمد ج ۲ ص ۵۳۷، مجمع الزوائد کتاب الصلوۃ باب فیمن خرج من المسجد بعد الاذان ج ۲ ص ۵

۳۰۱۔ بخاری کتاب الاذان باب خروج النساء الی المساجد۔ الخ ج ۱ ص ۱۱۹ مسلم کتاب الصلوۃ باب خروج النساء الی المساجد اذا لم یترتب علیه فتنة۔ الخ ج ۱ ص ۱۸۳، نسائی کتاب المساجد باب النهی عن منع النساء۔ الخ ج ۱ ص ۱۱۵، ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد ج ۱ ص ۸۴، ترمذی ابواب السفر باب فی خروج النساء الی المسجد ج ۱ ص ۱۲۷، مسند احمد ج ۲ ص ۱۴۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ .رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ الا ابن ماجة .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتیں تم سے رات کے وقت مسجد جانے کی اجازت مانگیں تو ان کو اجازت دے دیا کرو۔ اسے ابن ماجہ کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

302- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ .رَوَاهُ اَحْمَدُ و اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اللہ کی بندیوں کو مسجد جانے سے نہ روکو اور ان کو چاہیے کہ وہ خوشبو لگا کر نہ نکلیں۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ "یہ نہی کراہت تنزیہی پر محمول ہے اور حضرت مظہر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عورتوں کا مسجد میں جانا جائز ہیں لیکن موجودہ دور میں فتنے کے خوف سے عورتوں کو مسجد میں جانا مکروہ ہے چنانچہ اس کی موید صحیح البخاری وصحیح مسلم کی یہ روایت ہے کہ "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا" اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کو دیکھتے جو عورتوں نے پیدا کی ہے تو بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو (مسجد جانے سے) منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔" نیز حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے عورتوں کو (مسجد میں) جانے سے منع فرمایا مگر بوڑھی عورتوں کو (اجازت دی وہ بھی) کاروبار کے یعنی میلے اور پرانے کپڑوں میں۔" اس کا حال یہ ہے کہ اگر بوڑھی عورتیں بغیر بناؤ سنگار اور خوشبو لگائے بغیر مسجد میں جانا چاہیں تو ان کے لئے ایک حد تک اجازت ہے۔ مگر جوان عورتوں کو تو مسجد میں جانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ پھر یہ کہ اس زمانے میں عورتیں مسجدوں میں دینی مسائل واحکام سیکھنے کی خاطر جایا کرتی تھی لیکن اب تو اس کی بھی احتیاج نہیں کیوں کہ دینی مسائل و احکام اتنے مشہور و واضح ہو چکے ہیں کہ گھر میں بیٹھی عورتوں کو بآسانی معلوم ہو جاتے ہیں۔

خوشبو لگا کر عورتوں کا مسجد میں جانا منع ہے

303- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ الْمَسَاجِدَ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ .رَوَاهُ اَحْمَدُ والْبَزَّارُ والطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کی بندیوں مسجدوں سے نہ روکو

۳۰۲۔ مسند احمد ج ۲ ص ۴۳۸' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء في خروج النساء الى المسجد' ج ۱ ص ۸۴' ابن خزيمة جماع ابواب صلوٰة النساء في الجماعة ج ۳ ص ۹۰

۳۰۳۔ مسند احمد ج ۵ ص ۱۹۲' كشف الاستار كتاب الصلوٰة ج ۱ ص ۲۲۲' المعجم الكبير للطبراني ج ۵ ص ۲۴۸' مجمع الزوائد كتاب الصلوٰة باب خروج النساء الى المساجد۔ الخ ج ۲ ص ۳۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اوران کو چاہئے کہ وہ خوشبو لگا کر نہ نکلیں۔ اسے امام احمد رحمہ اللہ' بزار رحمہ اللہ اور طبرانی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

شرح

اس حدیث میں بھی اسی بات سے شدت کے ساتھ منع کیا گیا ہے کہ کوئی عورت خوشبو لگا کر مسجد میں جانے کی جرأت نہ کرے یہاں تک کہ اگر کسی نے خوشبو لگا رکھی ہے تو اسے چاہیے کہ وہ مسجد جاتے وقت غسل کر لے یعنی اگر اس نے پورے بدن پر خوشبو لگا رکھی ہے تو سارا بدن پانی سے دھو ڈالے تاکہ اس کے بدن سے خوشبو جاتی رہے اور اگر بدن کے کسی خاص حصے پر خوشبو لگی ہوئی ہو تو صرف اسی حصے کو دھو ڈالے اور اگر خوشبو کپڑوں پر لگی ہوئی ہو تو اس صورت میں وہ کپڑے تبدیل کر دیئے جائیں۔ خوشبو لگے ہوئے بدن کو دھونے یا کپڑے کو بدلنے کا یہ حکم اسی صورت میں ہے جب کہ مسجد میں جانے کا ارادہ کرلے۔ اگر مسجد میں جانے کا ارادہ نہ ہو بلکہ گھر ہی میں نماز پڑھنی ہو تو پھر اس حکم پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔ حضرت ابن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم خوشبو لگا کر مسجد میں جانے والی عورتوں کو زجر میں مبالغے کے طور پر ہے کیونکہ اس صورت میں فتنہ وشر زیادہ پیدا ہوتا ہے معطر عورت کی طرف لوگوں کی رغبت زیادہ ہوتی ہے۔

عورتوں کو مسجد میں جانے سے روک دینے کا بیان

304-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ اَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ . اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ ملاحظہ فرماتے ہیں جو اب عورتوں نے حال بنایا ہے تو آپ ضرور انہیں مسجدوں سے روک دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔

305- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ و اَبُوْ دَاوٗدَ والنسائي .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت خوشبودار دھونی لے تو وہ ہمارے ساتھ عشا کی نماز میں حاضر نہ ہو اس حدیث کو مسلم ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

306– وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمَّتِهٖ اُمِّ حُمَيْدٍ امْرَاَةِ اَبِيْ حُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

۳۰۴۔ بخاری کتاب الاذان باب خروج النساء الی المساجد۔ الخ ج ۱ ص ۱۱۹' مسلم کتاب الصلوۃ باب خروج النساء الی المساجد۔ الخ ج ۱ ص ۱۸۳

۳۰۵۔ مسلم کتاب الصلوۃ باب خروج النساء الی المساجد۔ الخ ج ۱ ص ۱۸۳' ابو داؤد کتاب الترجل باب فی طیب المراۃ للخروج ج ۲ ص ۲۱۹' نسائی کتاب الزینۃ باب النهی للمراۃ ان تشهد الصلوۃ۔ الخ ج ۲ ص ۲۸۲

۳۰۶۔ مسند احمد ج ۶ ص ۳۷۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عَنْهَا أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ الصَّلٰوةَ مَعَكَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلٰوةَ مَعِيَ وَصَلٰوتُكِ فِي بَيْتِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِي حُجْرَتِكِ وَصَلٰوتُكِ فِي حُجْرَتِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِي دَارِكِ وَصَلٰوتُكِ فِي دَارِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ وَصَلٰوتُكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِي مَسْجِدِيْ قَالَ فَأَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِّنْ بَيْتِهَا وَأَظْلَمِهٖ فَكَانَتْ تُصَلِّيْ فِيْهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سوید انصاری رضی اللہ عنہ اپنی پھوپھی ابوحمید ساعدی کی بیوی ام حمید سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں تو آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہے اور تیرے گھر میں تیری نماز بہتر ہے۔ تیری بیٹھک میں پڑھی ہوئی نماز سے اور تیری بیٹھک میں نماز بہتر ہے۔ گھر میں نماز سے اور تیری گھر میں نماز بہتر ہے۔ اپنے محلّہ کی مسجد سے اور اپنے محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میری مسجد میں نماز پڑھنے سے راوی فرماتے ہیں اس عورت نے حکم دیا تو اس کے لئے اس کے گھر کے آخری اور تاریک کونے میں ایک مسجد بنادی گئی۔ پس وہ اسی میں نماز پڑھتی رہی حتیٰ کہ اس کا وصال ہوگیا۔

307- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا صَلَّتِ امْرَأَةٌ خَيْرٌ لَّهَا مِنْ قَعْرِ بَيْتِهَا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ أَوْ مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا امْرَأَةٌ تَخْرُجُ فِي مَنْقَلَيْهَا يَعْنِيْ خُفَّيْهَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کسی عورت نے نماز نہیں پڑھی جو اس کے لئے اس کے گھر کی پوشیدہ جگہ نماز پڑھنے سے بہتر ہو۔ سوائے مسجد حرام یا مسجد نبوی کے مگر وہ عورت جو اپنے موزے پہن کر نکلے۔ اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا اور ہیثمی نے کہا اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

308- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ مِنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا كَانَ لَهَا خَلِيْلٌ تَلْبَسُ الْقَالِبَيْنِ تَطُوْلُ بِهِمَا لِخَلِيْلِهَا فَأَلْقَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَ فَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ أَخِّرُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ قُلْنَا مَا الْقَالِبَيْنِ قَالَ رَفِيْصَتَيْنِ مِنْ خَشَبٍ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ .

☆☆ آپ ہی بیان فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے مرد اور عورتیں اکٹھے نماز پڑھتے تھے۔ پس عورت کا جب کوئی دوست ہوتا تو وہ قالبین پہن کر اس کے لئے نمایاں ہوجاتی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر حیض مسلط کردیا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان

۳۰۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی ج ۹ ص ۳۳۹ مجمع الزوائد باب خروج النساء الی المساجد۔ الخ ج ۲ ص ۳۴

۳۰۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی ج ۹ ص ۳۴۲ مجمع الزوائد باب خروج النساء الی المساجد۔ الخ ج ۲ ص ۳۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فرمایا کرتے ہیں۔ ان کو نکالو جہاں سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نکالا ہم نے کہا قالین کیا ہے تو فرمایا لکڑی کے بنے ہوئے جوتے۔

309- وَعَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ اَنَّهُ رَاٰی عَبْدَاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُخْرِجُ النِّسَآءَ مِنَ الْمَسْجِدِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَیَقُوْلُ اُخْرُجْنَ اِلٰی بُیُوْتِكُنَّ خَیْرٌ لَّكُنَّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِیْرِ وَقَالَ الْهَیْثَمِیُّ رِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

★★ حضرت ابو عمرو شیبانی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن مسعود کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکالتے تھے اور فرماتے اپنے گھروں کی طرف نکل جاؤ۔ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

شرح

علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عورتوں کو عید گاہ جانے کا حکم فرمایا تاکہ جن عورتوں کو کوئی عذر نہیں ہے وہ تو نماز پڑھیں اور جن عورتوں کو کوئی عذر ہے انہیں نماز اور دعا کی برکت پہنچے" گویا اس طرح لوگوں کو ترغیب دلائی جا رہی ہے کہ وہ نمازوں میں شریک ہوں۔ وعظ و ذکر کی مجالس میں حاضر ہوں اور علماء و صلحا کا قرب حاصل کریں تاکہ انہیں اللہ کے ان نیک و مقدس بندوں کی برکت حاصل ہو" اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانے میں عورتوں کے لئے عید گاہ جانا ممنوع نہیں تھا مگر آجکل کے زمانے میں فتنہ و فساد کے خوف سے عورتوں کے لئے عید گاہ جانا مستحب نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتوں کے عید گاہ جانے کی توجیہہ امام طحاوی نے یہ بیان فرمائی ہے کہ چونکہ اس وقت اسلام کا ابتدائی دور تھا مسلمان بہت کم تھے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقصد تھا کہ اگر تمام عورتیں بھی عید گاہ جائیں گی تو مسلمانوں کی تعداد زیادہ معلوم ہوگی جس سے کفار پر رعب پڑے گا۔ لہٰذا آجکل نہ صرف اس کی ضرورت ہے بلکہ عورتوں کی موجودگی چونکہ بہت زیادہ محرمات و مکروہات کا ذریعہ بن سکتی ہے اس لئے علماء نے عورتوں کو عید گاہ جانے سے روک دیا ہے۔ حدیث کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی عورت کے پاس ایسی کوئی چادر اور کوئی کپڑا نہ ہو جسے اوڑھ کر وہ عید گاہ جا سکے تو اس کی ساتھ والی کو چاہیے کہ یا تو اس کے پاس کئی چادریں ہوں تو ایک چادر عاریتاً اس عورت کو دے جسے وہ بعد میں واپس کر دے گی یا پھر یہ کہ اگر اس کے پاس کئی نہیں بلکہ ایک ہی چادر ہے تو اپنی چادر کا ایک حصہ اس کو اڑھا دے اور دونوں ایک جگہ میٹھ جائیں۔

عورتوں کے لئے مساجد میں جانے کے لئے اجازت نہ ہونے کا بیان

حضرت بلال ابن عبداللہ اپنے والد مکرم (حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (ایک روز) کہا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب عورتیں تم سے مسجد جانے کی اجازت مانگیں تو تم انہیں (روک کر) ان کو مساجد کے حصے سے محروم نہ کرو (یعنی مسجد میں جانے کا ثواب انہیں ملتا ہے تو انہیں مسجدوں میں جانے سے روک کر

۳۰۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی ج ۹ ص ۳۰۰، مجمع الزوائد کتاب الصلوۃ باب خروج النساء الی المساجد ج ۲ ص ۳۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس ثواب کے حاصل کرنے سے نہ روکو) بلال نے کہا کہ "اللہ کی قسم ہم تو انہیں ضرور منع کریں گے" حضرت عبداللہ نے بلال سے فرمایا کہ میں تو کہہ رہا ہوں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اور تم کہتے ہو کہ تم تو انہیں ضرور منع کرو گے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت سالم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ "پھر (اس کے بعد) حضرت عبداللہ بلال کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں اس قدر برا بھلا کہا کہ میں نے تو کبھی حضرت عبداللہ کی زبان سے انہیں اس قدر برا بھلا کہتے نہیں سنا اور پھر کہا کہ "میں تو کہتا ہوں" یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور تم کہتے ہو کہ ہم انہیں ضرور منع کریں گے۔

(مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 1048)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلال سے اس لئے ناراض ہوئے اور انہیں برا بھلا کہا کہ انہوں نے بظاہر ایسے الفاظ سے جواب دیا جن سے اپنی رائے کے ساتھ حدیث کا مقابلہ کرنا معلوم ہوتا تھا۔ اگر بلال اس نزاکت کا احساس دلاتے ہوئے کہتے کہ اب اس زمانہ میں عورتوں کا مسجد میں جانا مناسب نہیں ہے تو حضرت عبداللہ ناراض نہ ہوتے، یہی وجہ ہے کہ علماء نے ماحول کی نزاکت کے پیش نظر عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع کیا ہے چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانے میں امام عورتوں کی نیت نہ کرے۔ اس سلسلے میں پہلے بھی بتایا جا چکا ہے کہ موجودہ دور کے تمام علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اب اس زمانہ میں جب کہ فتنہ وشر کا دور ہے عورتوں کے لئے مسجد میں جانا مکروہ ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ

یہ ابواب نماز کے طریقے کے بیان میں ہیں

بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِالتَّكْبِيْرِ

تکبیر کے ساتھ نماز کے آغاز کا بیان

310-عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جب تو نماز کے ارادہ سے کھڑا ہوتو اچھی طرح وضو کر۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر کہہ۔ اسے شیخین نے روایت کیا۔

استقبال قبلہ و تحری کرنے کا فقہی مذاہب اربعہ

ابن مردویہ میں بروایت عمارہ بن اوس مروی ہے کہ رکوع کی حالت میں ہمیں اطلاع ہوئی اور ہم سب مرد عورتیں بچے اسی حالت میں قبلہ کی طرف گھوم گئے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے تم جہاں بھی ہو مشرق مغرب شمال یا جنوب میں ہر صورت نماز کے وقت منہ کعبہ کی طرف کرلیا کرو۔ ہاں البتہ سفر میں سواری پر نفل پڑھنے والا جدھر سواری جارہی ہو ادھر ہی نفل ادا کرنے کے لئے اس کے دل کی توجہ کعبہ کی طرف ہونی کافی ہے۔

اسی طرح میدان جنگ میں نماز پڑھنے والا جس طرح اور جس طرف بن پڑے نماز ادا کرلے اور اسی طرح وہ شخص جسے قبلہ کی جہت کا قطعی علم نہیں وہ اندازہ سے جس طرف زیادہ دل مانے نماز ادا کرلے۔ پھر اگر اس کی نماز فی الواقع قبلہ کی طرف نہ بھی ہوئی ہوتو بھی وہ اللہ کے ہاں معاف ہے۔

مسئلہ مالکیہ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ نمازی حالت نماز میں اپنے سامنے اپنی نظریں رکھے نہ کہ سجدے کی جگہ جیسے کہ شافعی، احمد اور ابوحنیفہ کا مذہب ہے اس لیے کہ آیت کے الفاظ یہ ہیں کہ منہ مسجد الحرام کی طرف کرو اور اگر سجدے کی جگہ نظر جمانا چاہے گا تو قدرے جھکنا پڑے گا اور یہ تکلیف کمال خشوع کے خلاف ہوگا بعض مالکیہ کا یہ قول بھی ہے کہ قیام کی

۳۱۰. بخاری كتاب الاستيذان باب من رد فقال عليك السلام ج ۲ ص ۹۲۴، مسلم كتاب الصلوة باب وجوب القرائة الفاتحة فی كل ركعة. الخ ج ۱ ص ۱۷۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حالت میں اپنے سینہ کی طرف نظر رکھے قاضی شریک کہتے ہیں کہ قیام کے وقت سجدہ کی جگہ نظر رکھے جیسے کہ جمہور جماعت کا قول ہے اس لئے کہ یہ پورا پورا خشوع خضوع ہے اور اور ایک حدیث بھی اس مضمون کی وارد ہوئی ہے اور رکوع کی حالت میں اپنے قدموں کی جگہ پر نظر رکھے اور سجدے کے وقت ناک کی جگہ اور التحیات کے وقت اپنی گود کی طرف پھر ارشاد ہوتا ہے کہ یہ یہودی جو چاہیں باتیں بنائیں لیکن ان کے دل جانتے ہیں کہ قبلہ کی تبدیلی اللہ کی جانب سے ہے اور برحق ہے کیونکہ یہ خود ان کی کتابوں میں بھی موجود ہے لیکن یہ لوگ کفر وعناد اور تکبر وحسد کی وجہ سے اسے چھپاتے ہیں اللہ بھی ان کی ان کرتوتوں سے بے خبر نہیں۔

چار رکعات چار سمتوں کی طرف پڑھنے کا بیان

اگر نمازی کو قبلہ کی سمت میں اجتہادی رائے سے تبدیلی آجائے تو وہ اپنے دوسرے اجتہاد کے مطابق عمل کر سکتا ہے لیکن اس صورت میں اس کا پہلا اجتہاد بھی درست رہے گا حتی کہ اگر اس نے اپنی رائے اور اجتہاد کے مطابق چاروں رکعات مختلف چار سمتوں کی طرف رخ کر کے ادا کرلیں تو اسکی نماز ہو جائے گی اور اس پر ان کی قضا نہیں ہے۔ (الاشباہ ص ۱۷)

تکبیر تحریمہ سے نماز کو شروع کرنے کا بیان

311- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ الا النسائی وَفِيْ اِسْنَادِهٖ لين ۔

★★ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا نماز کی چابی طہارت ہے۔ اس کی تحریم تکبیر اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔ اسے نسائی کے علاوہ پانچ محدثین نے بیان کیا ہے اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

تکبیر تحریمہ سے نماز میں داخل ہونے کا بیان

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کی کنجی طہارت ہے اس کی تحریم تکبیر اور اس کی تحلیل سلام ہے اور اس آدمی کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورت فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورت نہ پڑھی فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ اس باب میں حضرت علی اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور حضرت علی بن ابی طالب کی حدیث اسناد کے اعتبار سے حضرت ابوسعید کی حدیث سے بہت بہتر اور اصح ہے ہم نے یہ حدیث کتاب الوضو میں بیان کی ہے اور اسی پر صحابہ اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے اور سفیان ثوری ابن مبارک شافعی اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے کہ نماز کی تحریم تکبیر ہے اور تکبیر کے بغیر آدمی نماز میں داخل نہیں ہوتا امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن ابان سے وہ

۳۱۱۔ ترمذی ابواب الصلوٰة باب ما جاء في تحريم الصلوٰة وتحليلها ج ۱ ص ۵۵ ابو داؤد كتاب الطهارة باب فرض الوضوء ج ۱ ص ۹ ابن ماجة كتاب الطهارة باب مفتاح الصلوٰة الطهور ص ۲۴ مسند احمد ج ۱ ص ۱۲۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کہتے تھے میں نے سنا عبدالرحمن بن مہدی سے وہ کہتے تھے اگر کوئی آدمی اللہ کے ننانوے ناموں کو ذکر کرے نماز شروع کرتے وقت اور تکبیر نہ کہے تو اس کی نماز جائز نہیں اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو میں حکم دیتا ہوں کہ وضو کرے پھر واپس آئے اپنی جگہ پر اور سلام پھیرے اور اس کی نماز اپنے حال پر ہے اور ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

(جامع ترمذی جلد اول حدیث نمبر 230)

نماز میں تکبیر تحریمہ کی وجہ تسمیہ

علامہ ابن محمود البابرتی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ نماز کا فرض ہے اس کا رکن نہیں ہے۔ اور اسمیت کے تحقق کے لئے اس کے آخر میں تاء کو لاحق کیا گیا ہے۔ اور اب یہ نام اس تکبیر کے ساتھ خاص ہے۔ کیونکہ یہ تکبیر ہر اس چیز کو حرام قرار دیتی ہے جو اس سے پہلے حلال تھی۔ (جیسا مباح کاموں کا مثلاً کھانا، پینا اور کلام کرنا وغیرہ ہیں)۔ اور باقی تمام تکبیرات میں سے کوئی تکبیر بھی اشیاء مباحہ کو حرام کرنے والی نہیں۔ (عنایہ شرح الہدایہ ج ا ص، بیروت)

اللہ اکبر سے نماز شروع کرنے کا بیان

312- وَعَنْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح

اب اگر اس نے تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کی جگہ اللہ اجل' اللہ اعظم اور الرحمن اکبر کہہ لیا تو حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو یہ اسے کافی ہوگا مگر حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ اکبر' واللہ الاکبر اور اللہ الکبیر کے علاوہ ان کی جگہ کوئی اور کلمات کہنا جائز نہیں ہے۔

اور وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں پر اعتماد کرے یعنی دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑنے دائیں کو بائیں کے اوپر رکھے اور اسی ہیئت کے ساتھ انہیں ناف کے نیچے رکھ لے پھر کہے اے اللہ تیری ذات پاک ہے یا یوں کہ اے اللہ ہم تیری حمد کے ساتھ تیری پاکی کا یقین کرتے ہیں۔ تیرا نام بابرکت ہے اور تیری بزرگی و مرتبہ بہت اعلیٰ ہے اور تیرے علاوہ کوئی ذات عبادت کی حق دار نہیں۔ (ہدایہ کتاب صلوٰۃ، بیروت)

۳۱۲۔ ابن ماجة کتاب الصلوٰة باب افتتاح الصلوٰة ج ۱ ص ۵۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نماز کا اختتام سلام ہونے کا بیان

313- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ التَّکْبِیْرُ وَانْقِضَاؤُھَا التَّسْلِیْمُ ۔ رواہ ابو نعیم فِیْ کتاب الصلوٰۃ وقال الحافظ فِی التلخیص وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی چابی تکبیر ہے اور اس کا اختتام سلام ہے۔ اسے ابونعیم نے کتاب الصلوٰۃ میں روایت کیا اور حافظ نے تلخیص میں فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ تَکْبِیْرَۃِ الْاِحْرَامِ وَبَیَانِ مَوَاضِعِہٖ

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ اٹھانے کی جگہوں کا بیان

314- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے کندھوں کے برابر ہاتھوں کو اٹھاتے۔ اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا۔

315- وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ ۔ رَوَاہُ الْخَمْسَۃُ و صححہ احمد والتِّرْمَذِیُّ ۔

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک اٹھاتے۔ آخر تک حدیث بیان کی۔

اسے پانچ محدثین نے روایت کیا اور احمد اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا۔

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کے برابر اٹھانے میں فقہی اختلاف

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے تو اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔ چنانچہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہی ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے

۳۱۳۔ تلخیص الحبیر باب صفة الصلوٰة نقلًا عن ابی نعیم فی کتاب الصلوٰة ج ۱ ص ۲۱۶

۳۱۴۔ بخاری کتاب الاذان باب رفع الیدین فی التکبیرة الافتتاح ج ۱ ص ۱۰۲، مسلم کتاب الصلوٰة باب استحباب رفع الیدین الخ ج ۱ ص ۱۶۸

۳۱۵۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب ما یستفتح به الصلوٰة ج ۱ ص ۱۱۰، ابن ماجة کتاب الصلوٰة باب رفع الیدین اذا رفع رأسه من الرکوع ص ۶۲، نسائی کتاب الافتتاح باب رفع الیدین حذو المنکبین ج ۱ ص ۱۴۰، ترمذی ابواب الصلوٰة باب رفع الیدین عند الرکوع ج ۱ ص ۵۹، مسند احمد ج ۱ ص ۹۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وقت ہاتھوں کو کانوں کی لو کے مقابل تک اٹھانا چاہئے کیونکہ دیگر احادیث میں اسی طرح مروی ہے اور چونکہ بعض روایات میں ان دونوں سے الگ ایک تیسرا طریقہ یعنی ہاتھوں کو کانوں کی اوپر کی جانب تک اٹھانا بھی آیا ہے۔ اس لئے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہ تو کانوں کے نیچے یعنی کندھوں تک اٹھانے کے طریقہ کو اختیار کیا اور نہ کانوں کے اوپر کی جانب تک اٹھانے کے طریقہ کو اختیار کیا بلکہ درمیانی طریقہ اختیار کیا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان روایات کی تطبیق کے سلسلے میں فرمایا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اس طرح اٹھانا چاہئے کہ ہاتھ کی ہتھیلیاں تو کاندھوں کے مقابل رہیں انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل اور انگلیوں کے سرے کان کے اوپر کے حصے پر رکھے جائیں تاکہ اس طریقے سے تمام احادیث میں عمل ممکن ہو جائے اور روایتوں میں کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش نہ رہ جائے اور ان احادیث میں ایک دوسری تطبیق یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ احادیث مختلف اوقات سے متعلق ہیں یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت کبھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہاتھ اٹھاتے ہوں گے اور کبھی اس طرح۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رکوع کا طریقہ یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھوں سے دونوں زانو مضبوطی سے پکڑ لیتے تھے اور انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے اور پھر گردن مبارک کو جھکا کر بالکل پیٹھ کر برابر کر دیتے تھے۔

علماء نے لکھا ہے کہ رکوع میں تو انگلیاں کشادہ رکھنی چاہئیں اور سجدے میں ملی ہوں نیز تکبیر تحریمہ اور تشہد میں ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دینا چاہئے۔ سجدے میں زمین پر ہاتھ رکھنے کا جو طریقہ بتایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سجدے کی حالت میں انگلیاں اور ہتھیلیاں زمین پر پھیلا دینی چاہئیں اور پہنچے اٹھے ہوئے اور پہلو اس طرح الگ رکھنے چاہئیں کہ اگر بکری کا بچہ چاہے تو نیچے سے گزر جائے۔ اس حدیث میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا کہ قومہ سے سجدہ میں جانے کے وقت زمین پر پہلے زانو رکھے جائیں یا ہاتھ تو اس سلسلہ میں صحیح مسئلہ یہ ہے کہ درست تو دونوں طریقے ہیں لیکن اکثر آئمہ کے نزدیک افضل اور مختار یہی ہے کہ زمین پر پہلے زانو رکھے۔

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ بلند کرنے میں مذاہب اربعہ

نماز کی ابتداء میں تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین دونوں ہاتھ کو بلند کرنا بالاتفاق مستحب ہے، ولا امام النووی رحمہ اللہ یہی فرماتے ہیں۔

قال الإمام النووی فی شرح صحیح مسلم : أجمعت الأمة علی استحباب رفع الیدین عند تکبیرة الإحرام.

لیکن نماز کی ابتداء میں تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین کے حکم میں اختلاف ہے اس بارے میں دو قول ہیں۔ نماز کی ابتداء میں تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین واجب ہے، امام الأوزاعی اور امام الحمیدی یعنی شیخ البخاری اور داود ظاہری اور ان کے بعض أصحاب اور بقول امام حاکم امام ابن خزیمۃ اور أحمد بن سیار بن أیوب شوافع میں سے اور امام ابن حزم کا مذہب یہی ہے۔ نماز کی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ابتداء میں تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین سنت ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ اوران کے اصحاب اور امام مالک، اور امام الشافعی، اور امام احمد اور امام ابو عبید، اور امام ابی ثور، اور امام اِسحاق، وابن المنذر، وغیرہم کثیر کا یہی مذہب ہے۔ (شرح صحیح مسلم، فتح الباری)

316- عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ نِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَیْهِ اَلْحَدِیْثَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمَذِیُّ ۔

★★ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ یہاں تک کہ انہیں اپنے دونوں کندھوں کے برابر کر دیتے۔ نسائی کے علاوہ اس حدیث کو پانچ محدثین نے بیان کیا اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا۔

317- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ مَدًّا ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ ۔

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اونچا کر کے اٹھاتے۔ اسے پانچ محدثین نے بیان کیا۔ سوائے ابن ماجہ کے اور اس کی سند صحیح ہے۔

318- وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا اُذُنَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَیْهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ انہیں اپنے دونوں کانوں کے برابر کر دیتے اور ایک روایت میں ہے حتیٰ کہ وہ انہیں اپنے دونوں کانوں کے اوپر والے حصہ کے برابر کرتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

319- وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْهِ حِیْنَ دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَصَفَ هَمَّامٌ حِیَالَ اُذُنَیْهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔ ہمام نے اس کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا اپنے دونوں کانوں تک اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت

۳۱۶۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب افتتاح الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۰۶، ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب رفع الیدین عند الرکوع ج ۱ ص ۵۹، ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ باب رفع الیدین اذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع ج ۱ ص ۶۲، مسند احمد ج ۵ ص ۴۲۴

۳۱۷۔ ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب فی نشر الاصابع ج ۱ ص ۵۶، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ج ۱ ص ۱۱۰، نسائی کتاب الافتتاح باب رفع الیدین مدا ج ۱ ص ۱۴۱، مسند احمد ج ۲ ص ۳۷۵

۳۱۸۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین۔ الخ ج ۱ ص ۱۶۸

۳۱۹۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کیا۔

320- وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ اُذُنَيْهِ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُهُمْ فَرَاَيْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ اِلٰى صُدُوْرِهِمْ فِىْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِمْ بَرَانِسُ وَاَكْسِيَةٌ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

☆☆ آپ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا۔ وائل بن حجر فرماتے ہیں پھر میں ان کے پاس آیا تو وہ نماز کے شروع میں اپنے ہاتھ اپنے سینوں تک اٹھا رہے تھے اور ان پر لمبی ٹوپیاں اور چادریں تھیں۔

بَابُ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان

321- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ لَّا اَعْلَمُهٗ اِلَّا يَنْمِيْ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی اپنا دایاں ہاتھ بائیں بازو پر رکھے نماز میں ابوحازم فرماتے ہیں کہ میں یہی جانتا ہوں آپ نے یہ حدیث نبی پاک ﷺ تک مرفوع بیان کی ہے۔ اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح

اس حدیث سے اس طرح اشارہ مقصود ہے کہ احکم الحاکمین اور پروردگار عالم کے سامنے کھڑے ہونے والے کے لئے لازم ہے کہ وہ ادب واحترام کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے بلکہ انتہائی ادب واحترام کے ساتھ کھڑا رہے جس کا طریقہ یہ ہو کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر ناف کے نیچے رکھا رہے اور جیسا کہ بادشاہوں کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔

322- عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَكَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ و مسلم ۔

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب وہ نماز میں داخل ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور تکبیر کہی پھر آپ نے اپنا کپڑا اوڑھ لیا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اسے امام

۳۲۰۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب رفع الیدین باب وضع یدہ الیمنی علی الیسری ج ۱ ص ۱۰۵

۳۲۱۔ بخاری کتاب الاذان باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوۃ ج ۱ ص ۱۰۲

۳۲۲۔ مسلم کتاب الصلوۃ باب وضع یدہ الیمنی علی الیسری۔ الخ ج ۱ ص ۱۷۳' مسند احمد ج ٤ ص ۳۱۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

احمد رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم نے روایت کیا۔

323- وَعَنْهُ قَالَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ آپ ہی بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر اور کلائی پر رکھا۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

324- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّيْ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْيُمْنٰى فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى . رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تو اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھتے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔ اسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ چار محدثین نے بیان کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابٌ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الصَّدْرِ

دونوں ہاتھوں کو سینے پر رکھنے کا بیان

325- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهِ . رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَفِيْ اِسْنَادِهِ نَظَرٌ وَزِيَادَةُ عَلٰى صَدْرِهِ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ .

★★ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اپنے سینے کے اوپر اسے ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں بیان اور اس کی سند میں نظر ہے اور علی صدرہ کے الفاظ کی زیادتی غیر محفوظ ہے۔

326- وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَرَاَيْتُهُ يَضَعُ هٰذِهِ عَلٰى صَدْرِهِ وَوَصَفَ يَحْيَى الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَوْقَ الْمَفْصِلِ رَوَاهُ اَحْمَدُ . وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ لٰكِنْ قَوْلُهُ عَلٰى صَدْرِهِ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ .

۳۲۳۔ مسند احمد ج ٤ ص ۳۱۸، نسائی کتاب الافتتاح باب موضع الیمین من الشمال فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱٤۱، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب رفع الیدین ج ۱ ص ۱۰۵

۳۲٤۔ نسائی کتاب الافتتاح باب فی الامام اذارای الرجل۔ الخ ج ۱ ص ۱٤۱، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب وضع الیمنی علی الیسری ج ۱ ص ۱۱۰، ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۵۹

۳۲۵۔ صحیح ابن خزیمۃ کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۲٤۳

۳۲٦۔ مسند احمد ج ۵ ص ۲۲٦

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت قبیصہ بن حلب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی دائیں اور بائیں جانب پھرتے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ انہوں نے یہ اپنے سینہ پر رکھا اور حضرت یحیی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر جوڑ کے اوپر رکھا۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے لیکن علی صدرہ کا قول غیر محفوظ۔

327- وَعَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ يَشُدُّ بِهِمَا عَلٰى صَدْرِهٖ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيْلِ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ .
قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ اَحَادِيْثُ اُخَرُ كُلُّهَا ضَعِيْفَةٌ .

☆☆ حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا پھر انہیں حالت نماز میں اپنے سینے پر باندھتے اس کو ابوداؤد نے مراسیل میں بیان کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔

علامہ نیموی فرماتے تھیں اس بارے اور بھی احادیث ہیں لیکن سب کی سب ضعیف ہیں۔

نماز میں ہاتھ باندھنے سے متعلق فقہی اختلاف کا بیان

تکبیر تحریمہ کے بعد داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا یوں تو تمام ائمہ کے نزدیک ایک مسئلہ ہے لیکن حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک چھوڑنے رکھنا اولی ہے اور باندھنا بھی جائز ہے۔ اس بارہ میں آئمہ کے ہاں اختلاف ہے کہ ہاتھ کہاں باندھے جائیں؟ امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا چاہئے اور حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ سینے کے قریب یعنی ناف کے اوپر باندھنے چاہئیں۔ دونوں حضرات کے مطابق حدیثیں وارد ہیں چنانچہ علماء لکھتے ہیں کہ اس سلسلہ میں حکم یہی ہے کہ جہاں چاہے ہاتھ باندھ لے درست ہوگا لیکن اتنی بات جان لینی چاہئے کہ اس مسئلے میں کوئی خاص طریقہ چونکہ احادیث کے ذریعے چونکہ مستحسن نہیں تھا یعنی نہ تو ناف کے اوپر ہاتھ باندھنے کا طریقہ خاص طور پر ثابت ہے نہ ناف کے نیچے بلکہ دونوں طریقے احادیث کے ذریعہ ثابت ہیں تو حضرت امام اعظم نے ان دونوں صورتوں میں اس صورت کو اختیار کیا جو ادب اور تعظیم کے سلسلہ میں مقرر و متعارف ہے اور وہ ناف کے نیچے باندھنا ہے کیونکہ انتہائی تعظیم و تکریم اور ادب و احترام کے موقع پر ہاتھ ناف کے نیچے ہی باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔

ہاتھ سینے پر باندھنے میں غیر مقلدین کے دلائل کا تجزیہ

غیر مقلدوں پاس نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کی نہ کوئی صحیح حدیث ہے اور نہ ہی خیر القرون (یعنی صحابہ تابعین تبع تابعین) کا عمل نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کا موجود ہیں۔

پہلی دلیل: (وانحر) کی تفسیر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سینہ پر ہاتھ باندھنا ہے۔ (سنن الکبریٰ بیہقی ج 2 ص 31،30)

۳۲۷ مراسیل ملحقة سنن ابی داؤد کتاب الصلوة باب ما جاء فی الاستفتاح ص ۶

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اعتراض نمبر:1 تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

اعتراض نمبر:2 تفسیر قرطبی میں بھی اس کی سند کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اعتراض نمبر:3 تفسیر ابن جریر میں ہے کہ صحیح بات یہ ہے کہ وانحر سے مراد قربانی ہے۔ (ج15 ص328)

اعتراض نمبر:4 غیر مقلدین کے عالم ابوعبدالسلام بن عبدالحنان اپنی کتاب (القول المقبول ص343) پر لکھتے ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ اعتراض نمبر:5 اس کی سند میں ابوالحریش کلابی ہے۔ اسکی ثقات مطلوب ہے؟

اعتراض نمبر:6 ابوالحریش یہ روایت شیبان بن فروخ سے نقل کر رہا ہے ابوالحریش کلابی کا شیبان بن فروخ سے سماع ثابت نہیں۔

اعتراض نمبر:7 شیبان بن فروغ کے بارے میں (تقریب التہذیب ج1 ص148) میں صدوق ہے۔ وہم ہو جاتا ہے۔ دوسری دلیل: غیر مقلدوں کی دوسری دلیل تفسیر ابن عباس ہے۔

اعتراض نمبر:1 غیر مقلد زبیر علی زئی اپنی کتاب تسہیل الوصول ص 201 پر اس کی سند کو ضعیف قرار دیتا ہے۔

اعتراض نمبر:2 غیر مقلد مبارک پوری ابکار المنن ص109 میں لکھتا ہے کہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

اعتراض نمبر:3 اس کی سند میں ایک راوی روح بن المسیب ہے۔ وضاع الحدیث (یعنی حدیثیں گھڑتا تھا)

(میزان الااعتدال ج2 ص61)

اعتراض نمبر:4 اس روایت میں عندانحر ہے علی انحر نہیں ہے لہٰذا غیر مقلدوں کی دلیل ہی نہ بنی۔

تیسری دلیل: ابن خزیمہ کی حدیث ج1 ص243 ہے۔

اعتراض نمبر:1 غیر مقلد ناصر الدین البانی ابن خزیمہ کے حاشیہ میں لکھتا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

اعتراض نمبر:2 غیر مقلد مبارک پوری ابکار المنن ص109 میں لکھتا ہے کہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

اعتراض نمبر:3 غیر مقلد ابوعبدالسلام القول المقبول میں ص345 میں لکھتا ہے اس کی سند ضعیف ہے۔

اعتراض نمبر:4 اس روایت میں ایک راوی مول بن اسماعیل ہے۔ امام بخاری فرماتے ہے یہ منکر الحدیث ہے (المغنی فی الضعفاء ج2 ص446، تہذیب الکمال ج91 ص526، تہذیب التہذیب ج5 ص2، میزان الااعتدال ج4 ص228 امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جسکو میں منکر الحدیث کہہ دوں اس سے روایت لینا حلال نہیں ہے۔ (میزان ج1 ص6، تدریب الراوی)

اعتراض نمبر:5 امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث میں کثرت سے خطاء کرتا ہے۔ (میزان ج4 ص228) اعتراض نمبر:6 تقریب التہذیب میں ہے۔ برے حافظے والا ہے۔ (ج2 ص231)

اعتراض نمبر:7 غیر مقلد زبیر علی زئی نے اپنی کتاب نور العینین ص61 پر لکھا ہے جو راوی کثیر الخطاء اور برے حافظہ والا ہو، اس کی منفرد روایت ضعیف ہوتی ہے یہاں مول بن اسماعیل کا بھی یہی حال ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

چوتھی دلیل: ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت بیہقی کے حوالہ سے پیش کرتے ہیں وہ بھی ضعیف ہے (القول المقبول ص 340)

اعتراض نمبر: 1 فتح الباری ج 9 ص 170 پر ہے مول بن اسماعیل کثیر الخطا ہے سفیان سے اسکی روایت ضعیف ہوتی ہے یہاں مول بن اسماعیل سفیان سے نقل کر رہا ہے۔

اعتراض نمبر: 2 نور العینین ص 127 پر لکھا ہے جب سفیان (عن) سے روایت کرے تو حجت نہیں غیر مقلدوں آنکھیں کھولو یہاں بھی سفیان (عن) سے روایت کر رہا ہے

اعتراض نمبر: 3 غیر مقلد حکیم عبد الرحمٰن خلیق بارہ مسائل ص 38 پر لکھتا ہے کہ عاصم بن کلیب بالاتفاق کبار محدثین کے نزدیک سخت درجہ کا ضعیف راوی ہے کہ یہاں بھی عاصم بن کلیب راوی موجود ہے اسے کہتے ہے کہ

گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

پانچویں دلیل: مسند احمد کی روایت ہے جو ج 5 ص 226 پر ہے۔

اعتراض نمبر: 1 غیر مقلدین کی مشہور کتاب القول المقبول اس کے ص 341 پر لکھا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

اعتراض نمبر: 2 اس روایت میں سماک بن حرب ہے جو کہ استاد ہے سفیان کا، سفیان فرماتے ہیں سماک بن حرب ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال ج 2 ص 232)

اعتراض نمبر: 3 سفیان کا خود عمل ناف کے نیچے نماز میں ہاتھ باندھنے کا ہے۔ (شرح مسلم ج 1 ص 173)

اعتراض نمبر: 4 امام نسائی فرماتے ہیں سماک بن حرب جب منفرد ہو تو حجت نہیں۔ (میزان ج 2 ص 232)

اعتراض نمبر: 5 کتاب الثق ہم سنی مسلمان غیر مقلدوں (اہلحدیث، وہابیوں) کی طرح نماز میں سینے پر ہاتھ کیوں نہیں باندھتے؟

اعتراض نمبر: 6 سماک بن حرب کے تمام شاگرد ھذہ علی ھذہ کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔ سینہ پر ہاتھ باندھنے کو بیان نہیں کرتے ان کے حوالے (سنن ابن ماجہ ج 1 ص 58، مسند احمد ج 5 ص 226)

اعتراض نمبر: 7 یہ روایت کوفہ کی ہے اور کوفہ سے غیر مقلدوں کو پہلے ہی بہت بغض وکینہ ہے اور کوفہ کا عملی تواتر ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا ہے۔

اعتراض نمبر: 8 مسند احمد کی روایت میں لفظ ھذہ ہے جس سے دو ہاتھ کا ترجمہ کرنا جہالت ہے اسی وجہ سے غیر مقلدوں کے بہت بڑے مناظر مبشر ربانی اپنی کتاب آپ کے سوال قرآن وسنت کی روشنی میں کے ص 125 جلد اول پر اس روایت کے لفظ ھذہ کو ھذا میں بدل دیا نئے چھاپے میں بھی درست نہیں کیا اور نظر ثانی کرنیوالے زبیر علی زئی کی بھی اس لفظ پر آ کر آنکھیں بند ہو گئی اللہ تعالیٰ غیر مقلدوں کی عقل و آنکھوں کو درست فرمائے۔ آمین

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابٌ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فَوْقَ السُّرَّةِ

ہاتھوں کو ناف کے اوپر رکھنے کا بیان

328- عَنْ جَرِيْرِ نِ الضَّبِّيِّ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُمْسِكُ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ عَلَى الرُّسْغِ فَوْقَ السُّرَّةِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَزِيَادَةُ فَوْقَ السُّرَّةِ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ .

★★ حضرت جریر ضبی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ ناف کے اوپر کلائی پر رکھ کر پکڑے ہوئے تھے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا اور ناف کے اوپر کے الفاظ کی زیادتی محفوظ نہیں ہے۔

329- وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنِيْ عَطَآءٌ أَنْ أَسْأَلَ سَعِيْدًا أَيْنَ تَكُوْنُ الْيَدَانِ فِي الصَّلٰوةِ فَوْقَ السُّرَّةِ أَوْ أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَعِيْدٌ فَوْقَ السُّرَّةِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

★★ حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھوں کہ نماز میں میں دونوں ہاتھ ناف کے اوپر ہوں گے یا ناف کے نیچے پس میں نے ان سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ناف کے اوپر ہوں گے۔ اس حدیث کو بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

نماز میں ہاتھ باندھنے کی دوصورتیں اور ان میں ترجیح کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ باندھنے کی دوصورتیں مروی ہیں ایک صورت زیرِ ناف کی ہے اور اس بارے میں متعدد احادیث وارد ہیں سب سے اہم روایت وہ ہے جسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں ذکر کیا کہ ہمیں وکیع نے موسیٰ بن عمیر سے علقمہ بن وائل بن حجر نے اپنے والد گرامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے دورانِ نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھے دیکھا ہے۔ امام علامہ قاسم بن قطلو بغا حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ اختیار شرح مختار کی احادیث کی تخریج کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کی سند جید اور تمام راوی ثقہ ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ وضع الیمین علی الشمال من کتاب الصلوٰۃ مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

(تخریج احادیث شرح مختار للقاسم بن قطلو بغا)

دوسری صورت سینے پر ہاتھ باندھنے کی ہے اس بارے میں ابن خزیمہ اپنے صحیح میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت لائیں ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں نماز پڑھنے کا شرف پایا تو آپ نے اپنا

۳۲۸۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب وضع الیمنٰی علی الیسرٰی فی الصلوٰۃ هذا الحدیث موجود فی بعض نسخ ابی داؤد دون بعض نقلناہ من مطبوعۃ المصر ایضاً موجود فی حواشی طبع مکتبہ امدادیہ۔ ملتان (پاکستان) ج ۱ ص ۲۸۰

۳۲۹۔ سنن الکبرٰی للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب وضع الیدین علی الصدر۔ الخ ج ۲ ص ۳۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھیں۔

(صحیح ابن خزیمہ باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلوۃ مطبوعہ مکتب الاسلامی بیروت)

چونکہ اس کی تعریف کا علم نہیں کہ کون سی روایت پہلے کی ہے اور کون سی بعد کی، اور دونوں روایات ثابت و مقبول ہیں تو کسی ایک کو ترجیح ہوگی جب ہم نماز کے اس فعل بلکہ نماز کے تمام افعال پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ تمام کے تمام لا جرم دونوں میں سے تعظیم پر مبنی نظر آتے ہیں اور مسلم و معروف تعظیم کا طریقہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہے لہٰذا امام محقق علی الاطلاق فتح میں فرمایا ہے: قیام میں بقصد تعظیم ہاتھ باندھنے کا معاملہ معروف طریقے پر چھوڑا جائے اور قیام میں تعظیما ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہی معروف ہے۔ (فتح القدیر باب صفت الصلوۃ نوریہ رضویہ سکھر ج ۱، ص ۲۴۹)

بَابٌ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ تَحْتَ السُّرَّۃِ

ہاتھوں کو ناف کے نیچے رکھنے کا بیان

330- عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ یَمِیْنَهٗ عَلٰی شِمَالِهٖ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ . رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ .

☆☆ حضرت علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔ ناف کے نیچے اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

331- وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ اَوْ سَاَلْتُهٗ قَالَ قُلْتُ کَیْفَ اَضَعُ قَالَ یَضَعُ بَاطِنَ کَفِّ یَمِیْنِهٖ عَلٰی ظَاهِرِ کَفِّ شِمَالِهٖ وَیَجْعَلُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ السُّرَّۃِ . رَوَاهُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ . وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ .

☆☆ حضرت حجاج بن حسان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو مجلز کو سنا یا راوی نے کہا کہ میں نے اس سے پوچھا کہ میں ہاتھ کیسے رکھوں تو انہوں نے کہا کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے ظاہر کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھے اور ان دونوں کو ناف سے نیچے رکھے۔ اس حدیث کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

332- وَعَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ یَضَعُ یَمِیْنَهٗ عَلٰی شِمَالِهٖ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ . رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ . وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھے۔ ناف کے نیچے اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

۳۳۰۔ مصنف بن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب وضع الیمین علی الشمال ج ۱ ص ۳۹۰

۳۳۱۔ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب وضع الیمین علی الشمال ج ۱ ص ۳۹۱

۳۳۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوۃ باب وضع الیمین علی الشمال ج ۱ ص ۳۹۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا يَقْرَأُ بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے

333- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَآءَةِ اِسْكَاتَةً قَالَ اَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ بِاَبِىْ وَاُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَآءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ خَطَايَاىَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِىْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَاىَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا التِّرْمِذِىَّ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا تھوڑی دیر تو میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ تکبیر اور قراءت کے درمیان آپ خاموش رہتے ہیں۔ کیا کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جو دوری تو نے مشرق و مغرب کے درمیان کی اور مجھے خطاؤں سے ایسے صاف کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ میری خطاؤں کو پانی' برف اور اولوں سے دھو ڈال۔ اسے سوائے ترمذی کے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

334- وَعَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّىْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْ لِىْ ذُنُوْبِىْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِىْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِىْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّىْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّىْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِىْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَاِذَا رَكَعَ قَالَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِىْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو فرماتے میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیا کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ میں ہر باطل سے جدا ہوں اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی

۳۳۳۔ بخاری کتاب الاذان ما یقرأ بعد التکبیر ج ۱ ص ۱۰۳' مسلم کتاب المساجد باب ما یقال بین تکبیرۃ الاحرام و القرائۃ ج ۱ ص ۲۱۹' نسائی کتاب الافتتاح باب الدعاء بین التکبیر والقراءۃ ج ۱ ص ۱۴۲' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب السکتۃ عند الافتتاح ج ۱ ص ۱۱۳' ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ باب افتتاح الصلوٰۃ ص ۵۹' مسند احمد ج ۲ ص ۲۳۱

۳۳۴۔ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرھا باب صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودعائہ باللیل ج ۱ ص ۲۶۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شریک نہیں اور مجھے یہی حکم دیا گیا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔ پس تو میرے تمام گناہوں کو معاف کر دے۔ بے شک تیرے سوائے کوئی گناہ نہیں بخشتا اور مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے صرف تو ہی اچھے اخلاق کی ہدایت دیتا ہے اور مجھ سے برے اخلاق کو دور کر دے اور تیرے سوا کوئی بھی مجھ سے برے اخلاق کو دور نہیں کر سکتا۔ میں حاضر ہوں۔ تمام بھلائیاں تیرے قبضہ قدرت میں ہیں اور برائی تیری طرف منسوب نہیں۔ میں تیری ہی طرف پناہ پکڑتا ہوں تو بابرکت اور بلند ہے۔ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور جب رکوع میں جائے پھر اسی طرح آخر تک حدیث بیان کی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے صلوٰۃ اللیل میں روایت کیا ہے۔

335۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ ۔ رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو کہتے اللّٰہُ اَکْبَرُ میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف پھیر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ میں ہر باطل سے جدا ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز میری قربانیاں اور میرا جینا اور مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم دیا گیا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے پھر (اس کے بعد) قراءت کرتے۔ اس کو نسائی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

336۔ وَعَنْ حُمَيْدِ نِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِيْ كِتَابِهِ الْمُفْرَدِ فِي الدُّعَآءِ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ ۔

☆☆ حضرت حمید طویل رضی اللہ عنہ' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تو کہتے یا اللہ میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔ تیرا نام برکت والا ہے۔ تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسے طبرانی اپنی کتاب المفرد باب فی الدعاء میں نقل کیا اور اس کی سند جید ہے۔

337۔ وَعَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

۳۳۵۔ نسائی کتاب الافتتاح باب الدعاء بین التکبیر والقراءۃ ص ۱۴۳

۳۳۶۔ الدرایۃ فی تخریج احادیث الهدایۃ کتاب الصلوۃ باب صفة الصلوۃ نقلا عن الطبرانی فی الدعا ج ۱ ص ۱۲۹

۳۳۷۔ دار قطنی کتاب الصلوۃ باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر ج ۱ ص ۳۰۰ طحاوی کتاب الصلوۃ باب ما یقال بعد تکبیرۃ الافتتاح ج ۱ ص ۱۳۶

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ . رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت اسود رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب نماز کا آغاز کرتے تو کہتے اے اللہ میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔ تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسے دارقطنی اور طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

338- وَعَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَقُوْلُ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ . يُسْمِعُنَا ذٰلِكَ . رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب نماز کا آغاز کرتے تو کہتے اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ تیری تعریف کرتا ہوں اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہمیں یہ کلمات سناتے تھے۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

نماز کے شروع میں دعاؤں سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

نماز کے شروع میں جن دعاؤں اور اذکار کا پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے مثلاً انی وجھت الخ یا سبحانک اللھم الخ یا ان کے علاوہ دیگر دعائیں ان سب کو یا بعض کو فرائض و نوافل میں پڑھنا امام شافعی کے نزدیک مستحب ہے، امام اعظم، امام مالک اور امام احمد فرماتے ہیں کہ صرف سبحانک اللھم الخ پڑھا جائے اور اس کے علاوہ جو دعائیں ثابت ہیں وہ سب نوافل پر محمول ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کو نفلوں میں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت امام ابو یوسف کے نزدیک سبحانک اللھم الخ اور انی وجہت الخ دونوں دعاؤں کو پڑھنا چاہئے۔ امام طحاوی نے بھی اس کو اختیار کیا ہے ان دونوں دعاؤں کی ترتیب میں نمازی کو اختیار ہے خواہ وہ پہلے سبحانک اللھم پڑھے یا انی وجہت کو پہلے پڑھ لے ویسے مشہور یہی ہے کہ انی وجہت، سبحانک اللھم کے بعد پڑھا جائے۔

بَابُ التَّعَوُّذِ وَقِرَآءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَتَرْكِ الْجَهْرِ بِهِمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)

تعوذ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا اور انہیں اونچا نہ پڑھنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے

339- عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ

۳۳۸. دار قطنی کتاب الصلوٰۃ باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر ج ۱ ص ۳۰۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَتَعَوَّذُ . رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب وہ نماز کا آغاز کرتے تو تکبیر کہتے۔ پھر کہتے یا اللہ میں تیری حمد کے ساتھ تیری تعریف کرتا ہوں۔ تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر آپ تعوذ پڑھتے اس حدیث کو دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

340– وَعَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ التَّعَوُّذَ وَالْبَسْمَلَةَ فِي الصَّلٰوةِ . رَوَاهُ سَعِيْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ فِيْ سُنَنِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نماز میں تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھتے تھے۔ اس حدیث کو سعید بن منصور نے اپنی سنن میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

341– وَعَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمِيْنَ وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت نعیم مجمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا۔ پھر سورۃ فاتحہ پڑھی۔ حتیٰ کہ جب وہ غیر المغضوب علیھم والا الضالین پر پہنچے تو آمین کہا اور وہ جب بھی سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھ کر کھڑے ہوئے تو اللہ اکبر کہا اور جب سلام پھیرا تو کہنے لگے مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں نماز میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں۔

اس حدیث کو امام نسائی رحمہ اللہ، طحاوی رحمہ اللہ ابن خزیمہ رحمہ اللہ ابن جارود رحمہ اللہ ابن حبان رحمہ اللہ حاکم رحمہ اللہ اور بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

---

۳۳۹. دار قطنی کتاب الصلوٰۃ باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر ج ۱ ص ۳۰۰

۳۴۰. الدرایۃ کتاب الصلوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ نقلاً عن سعید بن منصور ج ۱ ص ۱۳۵

۳۴۱. نسائی کتاب الافتتاح باب قرأۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم ج ۱ ص ۱۴۴، طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب قرأۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم ج ۱ ص ۱۳۷، صحیح ابن خزیمۃ کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۲۵۱، صحیح ابن حبان کتاب الصلوٰۃ ج ۳ص ۱۴۵، مستدرک حاکم کتاب الصلوٰۃ باب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأنی الصلوٰۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم ... الخ ج ۱ ص ۲۳۲، منتقی ابن جارود باب صفۃ صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۷۲، سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب افتتاح القرأۃ ج ۲ ص ۴۶

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

342- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ (بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ . وزاد مسلم لا يذكرون بسم الله الرحمن الرحيم فِيْ اوّل قرآءة ولا فِيْ اٰخرها .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما الحمدللہ رب العالمین کے ساتھ نماز کا آغاز کرتے تھے۔ اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ قراءت کے شروع میں پڑھتے اور قراءت کے آخر میں۔

343- وَعَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ آپ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

344- وَعَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ انہی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو ان میں سے کسی ایک کو بھی جہراً بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ اسے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور دیگر محدثین اور اس کی سند صحیح ہے۔

345- وَعَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِيْ اَبِيْ وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ لِيْ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ اِيَّاكَ وَالْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبْغَضَ اِلَيْهِ الْحَدَثُ فِي الْاِسْلَامِ يَعْنِيْ مِنْهُ قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقُوْلُهَا فَلَا تَقُلْهَا اِذَا اَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ و حَسَّنَهٗ .

☆☆ حضرت ابن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے میرے والد نے نماز کی حالت میں سنا کہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ رہا تھا تو انہوں نے کہا اے بیٹے یہ ایک نیا کام ہے تو اپنے آپ کو نئے کام سے بچا اور کہا کہ میں نے رسول

۳۴۲. بخاری كتاب الاذان باب ما يقرأ بعد التكبير ج ۱ ص ۱۰۳، مسلم كتاب الصلوة باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة ص ۱۷۲

۳۴۳. مسلم كتاب الصلوة باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة ج ۱ ص ۱۷۲

۳۴۴. نسائی كتاب الافتتاح باب ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحيم ج ۱ ص ۱۴۵

۳۴۵. ترمذی ابواب الصلوة باب ما جاء في ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحيم ج ۱ ص ۵۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی کو نہیں دیکھا کہ اس کے نزدیک اسلام میں نئے کام سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی چیز ہو اور فرمانے لگے میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے ہوئے نہیں سنا پس تو بھی نہ کہہ جب تو نماز پڑھے الحمد للہ رب العالمین کہہ (کر نماز شروع کر) اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور حسن قرار دیا۔

346- وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الْجَهْرِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ ذٰلِكَ فِعْلُ الْاَعْرَابِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جہراً بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ دیہاتیوں کا کام ہے اس کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

نماز میں تعوذ پڑھنے کا سنن میں بیان

امام ابن ماجہ روایت کرتے ہیں۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں داخل ہوئے تو کہا تین مرتبہ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ" حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں ہمزہ جنون اور دیوانگی کو کہتے ہیں اور نفث شعر کو اور نفخ تکبر کو۔ (سنن ابن ماجہ، ج ا ص ۵۸، قدیمی کتب خانہ کراچی)

امام ابن ماجہ روایت کرتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَهَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ" فرمایا ہمزہ دیوانگی اور جنون ہے اور نفث شعر ہے اور نفخ تکبر ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ج ا ص ۵۸، قدیمی کتب خانہ کراچی)

نماز میں بسم اللہ پڑھنے کے فقہی احکام

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز "الحمد للہ رب العالمین" سے شروع کرتے تھے۔ (صحیح مسلم)

بظاہر تو اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے لیکن سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھنا تمام ائمہ کے نزدیک متفق علیہ ہے کیونکہ دوسری احادیث سے بسم اللہ کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے خواہ بسم اللہ کو سورہ فاتحہ کا جزء مانا جائے جیسا کہ شوافع فرماتے ہیں خواہ نہ مانا جائے جیسا کہ حنفیہ فرماتے ہیں۔

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ یہاں الحمد للہ رب العالمین سے مراد سورہ فاتحہ ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ

۳۴۶۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب قرأۃ بسم اللہ فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۴۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فاتحہ سے نماز شروع کرتے تھے جیسا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں آدمی نے الم پڑھا تو اس سے مراد سورہ بقرہ ہی لی جاتی ہے اور یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ سورۃ کا جزء ہے لہٰذا اس قول سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔

احناف کی جانب سے اس کی تاویل یہ کی جاتی ہے کہ یہاں مطلق نفی مراد نہیں ہے بلکہ اس قول کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ باآواز بلند نہیں پڑھتے تھے بلکہ آہستہ سے پڑھتے تھے اور باآواز بلند نماز کی ابتداء "الحمد اللہ رب العالمین" سے کرتے تھے کیونکہ یہ بات پوری صحت کی ساتھ ثابت ہو چکی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین اور دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بسم اللہ بہ آواز بلند نہیں پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ باآواز بلند پڑھی جانے والی نماز میں بھی آہستہ پڑھتے تھے۔

حضرت شیخ ابن ہمام نے بعض حفاظ حدیث (یعنی وہ لوگ جن کو بہت زیادہ احادیث زبانی یاد رہتی تھیں) سے نقل کیا ہے کہ کوئی بھی ایسی حدیث ثابت نہیں ہے جس میں بسم اللہ کا باآواز بلند پڑھنا بصراحت ثابت ہو تو وہاں اگر کوئی ایسی حدیث ثابت بھی ہے کہ جس سے بسم اللہ باآواز بلند پڑھنا ثابت ہوتا ہے تو اس کی اسناد میں کلام کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کی ایک بڑی جماعت سے بسم اللہ آہستہ پڑھنا بکثرت منقول ہے اور اگر اتفاقی طور پر کسی کے بارے میں باآواز بلند پڑھنا ثابت ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یا تو انہوں نے لوگوں کی تعلیم کے لیے بسم اللہ باآواز بلند پڑھی ہوگی یا پھر ان مقتدیوں کی روایت ہے جو ان کے بالکل قریب نماز میں کھڑے ہوتے تھے کہ اگر وہ، بسم اللہ آہستہ سے بھی پڑھتے تھے تو مقتدی سن لیتے تھے اور اسی کو انہوں نے باآواز بلند پڑھنے سے تعبیر کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب جامع ترمذی میں اس مسئلے سے متعلق دو باب قائم کئے ہیں ایک باب میں تو ان احادیث کو نقل کیا ہے جن سے بسم اللہ باآواز بلند پڑھنا ثابت ہے اور دوسرے باب میں وہ احادیث نقل کی ہیں جو آہستہ آواز سے پڑھنے پر دلالت کرتی ہیں اور امام ترمذی نے ترجیح انہیں احادیث کو دی ہے جن سے باآواز آہستہ پڑھنا ثابت ہوتا ہے اور کہا ہے کہ اس طرف (یعنی بسم اللہ آہستہ پڑھنے کے مسلک کے حق میں) اکثر اہل علم مثلاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان غنی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کرام وغیرہ ہیں۔ (جامع ترمذی)

نماز میں قراتِ تسمیہ کا حکم سری

تسمیہ کی شرعی حیثیت کے تحت تسمیہ کا سورہ فاتحہ کا حصہ نہ ہونا اس امر سے بھی مترشح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہری نمازوں میں قرات بالجہر کا آغاز الحمد للہ رب العالمین، سے کرتے تھے۔ بسم اللہ کی قرات جہراً نہ فرماتے تھے۔ اس سلسلے میں چند احادیث ملاحظہ ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر و عمر و عثمان کانوا یفتحون القراۃ بالحمد للہ رب العلمین وزاد مسلم لا یذکرون بسم اللہ الرحمن الرحیم فی اول قراۃ ولا فی آخرھا

سنن داری میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جہری قرات کا آغاز الحمد للہ سے فرمایا کرتے تھے صحیح مسلم کے مزید الفاظ یہ ہیں کہ پہلی اور دوسری مرتبہ دونوں قراتوں میں (جہرا) بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔

(صحیح لمسلم، 1 : 172، کتاب الصلاۃ، رقم : 52 مسند احمد بن حنبل، 3 : 101، 114 سنن الدارمی، 1 : 300 مطبوعہ، دارالقلم دمش. سنن النساء ی، 2 : 97، رقم : 902)

سعید بن منصور سنن میں ابووائل رضی اللہ عنہ سے اسناد صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

کانوا یسرون التعوذ والبسملۃ فی الصلوۃ. صحابہ کرام نماز میں تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اسناد صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان (رضی اللہ عنھم) فلم أسمع أحدا منھم یجھرء بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ میں نے ان میں سے کسی کو بھی جہراً بسم اللہ پڑھتے نہیں سنا۔ (سنن نسائی، 2:99، رقم:907)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دور میں ابتداء دوران نماز بسم اللہ جہراً پڑھتے تھے۔ اس پر مشرکین مکہ استہزاء کرتے کیونکہ وہ مسلیمہ کذاب،، کو رحمٰن کہتے تھے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سن کر وہ طعنہ دیتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل یمامہ کے معبود مسلیمہ کذاب،، کی طرف بلاتے ہیں۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو بسم اللہ کی قرأت آہستہ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باخفائھا فما جھر بھا حتی مات.

لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم صادر فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پوشیدہ پڑھا کرو، پھر تا وقتِ وفات کبھی نماز میں بسم اللہ پکار کر نہیں پڑھی۔ (طبرانی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

فلما نزلت ھذہ الایۃ أمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یجھربھا.

جب آیت بسم اللہ نازل ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بسم اللہ بلند آواز سے نہ پڑھی جائے۔

(طبرانی)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اسی طرح صحیح بخاری، صحیح مسلم اور طبرانی کے علاوہ مصنف ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، اور بیہقی وغیرہ متعدد کتب حدیث میں اس امر کی صراحت موجود ہے کہ تسمیہ کی قرات سورہ فاتحہ یا کسی اور سورت کے حصے کے طور پر نہیں بلکہ الگ حیثیت سے کی جاتی تھی۔ اگر یہ حصہ سورۃ فاتحہ ہوتی تو یقیناً اس کی قرات بھی اس کے ساتھ بلند آواز سے کی جاتی۔ جن روایات میں بسم اللہ کی قرات کا دوران نماز بلند آواز سے ہونا مذکور ہے وہ مکی دور کے اوائل ایام سے متعلق ہیں۔ لیکن بعد میں صراحت کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکار کر پڑھنے کی ممانعت فرما دی۔ لہٰذا تسمیہ کا نماز میں پڑھا جانا تلاوتِ قرآن کے آغاز وافتتاح کے طور پر ہے۔ کیونکہ حمد وثناء کے بعد جب سورہ فاتحہ کی قرات شروع ہوتی ہے تو یہی دوران نماز تلاوت قرآن کا آغاز ہے اور یہاں بھی یہ حکم ہے کہ تلاوت قرآن کا آغاز پہلے تعوذ (اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم) اور پھر تسمیہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) سے کیا جائے۔

بَابٌ فِيْ قِرَآءَةِ الْفَاتِحَةِ

سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بیان

347- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔

★★ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے فاتحۃ الکتاب (یعنی سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

348- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ يَقُوْلُهَا ثَلَاثًا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی پس وہ نماز ناتمام ہے۔ آپ ﷺ نے یہ تین بار کیا۔ اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

349- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ

---

۳۴۷. بخاری کتاب الاذان باب وجوب القرأۃ للامام والمأموم. الخ ج ۱ ص ۱۰۴، مسلم کتاب الصلوٰۃ باب وجوب القرائۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ. الخ ج ۱ ص ۱۶۹، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب من ترک القرائۃ فی صلوتہ ج ۱ ص ۱۱۹، ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء انہ لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب ج ۱ ص ۵۷، نسائی کتاب الافتتاح باب ایجاب القرائۃ فاتحۃ الکتاب. الخ ج ۱ ص ۱۴۵، ابن ماجۃ ابواب الصلوٰۃ باب القرائۃ خلف الامام ص ۶۰، مسند احمد ج ۵ ص ۳۱۴

۳۴۸. مسلم کتاب الصلوٰۃ باب وجوب القرائۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ ج ۱ ص ۱۷۰

۳۴۹. مسند احمد ج ۶ ص ۱۴۲، ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ باب القرائۃ خلف الامام ص ۶۱، طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القرائۃ خلف الامام ج ۱ ص ۱۴۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناتمام ہے۔ اس کو امام احمد رحمہ اللہ ابن ماجہ رحمہ اللہ اور طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے مسئلے میں آئمہ وفقہاء کے مذاہب

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اگر کوئی آدمی سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔ چنانچہ اسی حدیث سے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے کیونکہ حدیث نے صراحت کے ساتھ ایسے آدمی کی نماز کی نفی کی ہے جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض نہیں ہے بلکہ واجب ہے۔ اس حدیث کے بارے میں امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں نفی کمال مراد ہے یعنی سورہ فاتحہ کے بغیر نماز ادا تو ہو جاتی ہے مگر مکمل طور پر ادا نہیں ہوتی۔ (کیونکہ سجدہ سہو کے ساتھ ہوگی) اس کی دلیل قرآن کی یہ آیت ہے آیت (فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ) 73۔ المزمل 20:) (یعنی قرآن میں سے جو پڑھنا آسان ہو وہ پڑھو، اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض نہیں بلکہ مطلق قرآن کی کوئی بھی سورۃ یا آیتیں پڑھنا فرض ہے۔ اس کے علاوہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک اعرابی کی نماز کے سلسلے میں یہ تعلیم فرمائی تھی کہ فاقروا ما تیسر معك من القران (یعنی تمہارے لیے قرآن میں سے جو کچھ پڑھنا آسان ہو وہ پڑھو)

بہر حال احناف کے مذہب کے مطابق نماز میں فرض کہ جس کے بغیر نماز ادا نہیں ہوتی قرآن کی ایک آیت یا تین آیتوں کا پڑھنا ہے خواہ سورہ فاتحہ ہو یا دوسری کوئی سورۃ اور سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اس کے بغیر نماز ناقص ادا ہوتی ہے۔

350- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ . رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

★★ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا یہ کہ ہم سورۃ فاتحہ اور قرآن میں سے جو آسان ہو پڑھیں۔ اس حدیث کو ابوداؤد، امام احمد رحمہ اللہ، ابویعلی ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

351- وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ

۳۵۰. ابو داؤد كتاب الصلوٰة باب من ترك القراءة في صلاته ج ۱ ص ۱۱۸، مسند احمد ج ۳ ص ۳۰، صحيح ابن حبان كتاب الصلوٰة ج ٤ ص ١٤٠، مسند ابى يعلى ج ٢ ص ٤١٧

۳۵۱. مسند احمد ج ٤ ص ٣٤٠

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رَجُلٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی قَرِیْبًا مِّنْہُ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ اَعِدْ صَلٰوتَکَ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ کَیْفَ اَصْنَعُ قَالَ اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَۃَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ فَاِذَا رَکَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَیْکَ عَلٰی رُکْبَتَیْکَ وَامْدُدْ ظَھْرَکَ وَمَکِّنْ لِرُکُوْعِکَ فَاِذَا رَفَعْتَ رَأْسَکَ فَاَقِمْ صُلْبَکَ حَتّٰی تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰی مَفَاصِلِھَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَکِّنْ لِسُجُوْدِکَ فَاِذَا رَفَعْتَ رَأْسَکَ فَاجْلِسْ عَلٰی فَخِذِکَ الْیُسْرٰی ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِکَ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور یہ صحابی ہیں کہ ایک شخص آیا درانحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نماز پڑھی۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نماز دوبارہ پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیسے نماز پڑھوں مجھے سکھا دیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو قبلہ کی طرف منہ کرلے تو تکبیر کہہ پھر ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ پڑھ پھر (قرآن میں سے) جو چاہے پڑھ پس جب تو رکوع میں جائے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی پشت کو پھیلا دے اور اطمینان سے رکوع کر پس جب تو (رکوع سے) اپنا سر اٹھائے تو اپنی کمر سیدھی رکھ (یعنی سیدھا کھڑا ہوجا) حتی کہ ہڈیاں اپنی جگہ کی طرف لوٹ آئیں پس جب تو سجدہ کرے تو اطمینان سے سجدہ کر پس جب تو (سجدہ سے) اپنا سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا پھر ایسا تو ہر رکعت میں کر اس کو امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابٌ فِی الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ

امام کے پیچھے قراءت کا بیان

352- عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ و عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا ۔

قَالَ النِّیْمَوِیُّ وفی الاستدلال بھذہ الاحادیث نظر ۔

★★ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔ اس کو شیخین نے روایت کیا اور حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس سے پہلے گزر چکی۔

علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ ان احادیث سے استدلال کرنے میں اعتراض ہے۔

353- وَعَنْہُ قَالَ کُنَّا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَثَقُلَتْ عَلَیْہِ الْقِرَاءَۃُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ اِمَامِکُمْ قُلْنَا نَعَمْ ھٰذًّا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا

۳۵۲. بخاری کتاب الاذان باب وجوب القرائۃ الامام والماموم ج ۱ ص ۱۰۴، مسلم کتاب الصلوٰۃ باب وجوب القرائۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ۔ الخ ج ۱ ص ۱۶۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِهَا . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ جُزْءِ الْقِرَآءَةِ وَاٰخَرُوْنَ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ فِيْهِ مَكْحُوْلٌ وَّهُوَ يُدَلِّسُ رَوَاهُ مُعَنْعَنًا وَّقَدِ اضْطُرِبَ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَمَعَ ذٰلِكَ قَدْ تَفَرَّدَ بِذِكْرِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ فِيْ طَرِيْقِ مَكْحُوْلٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ وَهُوَ لَا يُحْتَجُّ بِمَا انْفَرَدَ بِهٖ فَالْحَدِيْثُ مَعْلُوْلٌ بِثَلَاثَةِ وُجُوْهٍ .

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت کی تو آپ کو قراءت کرنے میں دقت پیش آئی جب فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو۔ ہم نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو سوائے سورۃ فاتحہ کے کیونکہ جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں اسے ابوداؤد اور ترمذی اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جزء القراۃ میں۔

علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ایک راوی مکحول ہے جو کہ مدلس ہے اور عن عن کے الفاظ سے روایت کرتا ہے اور اس کی سند میں اضطراب ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ حدیث حضرات عبادہ سے نقل کرنے میں محمود بن ربیع کا ذکر صرف محمد بن اسحاق نے کیا ہے اور جس سند میں محمد بن اسحاق منفرد ہو اس روایت سے استدلال نہیں کیا جاتا لہٰذا یہ حدیث تین وجوہ سے معلول ہے۔

354- وَعَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ رَبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبْطَأَ عُبَادَةُ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَاَقَامَ اَبُوْ نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى اَبُوْ نُعَيْمٍ بِالنَّاسِ وَاَقْبَلَ عُبَادَةُ وَاَنَا مَعَهٗ حَتّٰى صَفَفْنَا خَلْفَ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَآءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ يَجْهَرُ قَالَ اَجَلْ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوٰتِ الَّتِيْ يُجْهَرُ فِيْهَا الْقِرَآءَةُ قَالَ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَآءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ هَلْ تَقْرَءُوْنَ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَآءَةِ فَقَالَ بَعْضُنَا اِنَّا لَنَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا وَاَنَا اَقُوْلُ مَالِيْ يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ جُزْءِ الْقِرَآءَةِ وَخَلْقِ اَفْعَالِ الْعِبَادِ وَاٰخَرُوْنَ وَفِيْهِ مَسْتُوْرٌ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اِنَّ حَدِيْثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فِي الْتِبَاسِ الْقِرَآءَةِ قَدْ رُوِيَ بِوُجُوْهٍ كُلُّهَا ضَعِيْفَةٌ .

☆☆ حضرت نافع بن محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دیر

۳۵۳۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب من ترک القرائۃ فی صلوتہ ج ۱ ص ۱۱۹، ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء انہ لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب ج ۱ ص ۵۷، جزء القرائۃ للبخاری ص ۸

۳۵۴۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب من ترک القرائۃ فی صلوتہ ج ۱ ص ۱۱۹، نسائی کتاب الافتتاح باب قرأۃ أم القرآن خلف الامام فیما جہر بہ الامام ص ۱۴۶، جزء القرائۃ للبخاری ص ۲۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نے پہنچے تو ابونعیم موذن نے اقامت کہی اور لوگوں کو نماز پڑھانے لگے تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور میں ان کے ساتھ تھا۔ یہاں تک کہ ہم نے ابونعیم کے پیچھے صف بنالی اور حضرت ابونعیم رضی اللہ عنہ جہراً قراءت کر رہے تھے تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بھی سورۃ فاتحہ پڑھنے لگے۔ جب فارغ ہوئے تو میں نے کہا میں نے آپ کو سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے حالانکہ ابونعیم جہراً قراءت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا یہی بات ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی جن میں جہراً قراءت کی جاتی ہے تو قراءت میں آپ کو دقت پیش آئی جب فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا جب میں جہراً قراءت کروں تو تم بھی اس وقت پڑھتے ہو۔ ہم میں سے بعض نے کہا ہم اسی طرح کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو میں بھی کہہ رہا تھا مجھے کیا ہو گیا کہ مجھ سے قرآن چھینا جا رہا جب میں قرآن پڑھ رہا ہوں تو سورہ فاتحہ کے علاوہ قرآن میں سے کچھ نہ پڑھا کرو۔ اس کو ابوداؤد نسائی اور بخاری نے جزء القراءۃ و خلق افعال العباد میں روایت کیا اور دیگر محدثین نے اور اس میں ایک راوی مستور الحال ہے۔

علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ قراءت کے ملتبس ہونے میں عبادہ بن صامت کی حدیث کئی وجوہ سے روایت کی گئی وہ ساری کی ساری ضعیف ہیں۔

355- وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِاَصْحَابِهٖ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَیْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ فِیْ صَلٰوتِكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ وَالْاِمَامُ یَقْرَاُ فَسَكَتُوْا فَقَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ قَائِلٌ اَوْ قَائِلُوْنَ اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا وَلْیَقْرَاْ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِیْ نَفْسِهٖ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ جُزْءِ الْقِرَاءَةِ وَاٰخَرُوْنَ وَاَعَلَّهُ الْبَیْهَقِیُّ بِاَنَّ هٰذِهِ الطَّرِیْقَ غَیْرُ مَحْفُوْظَةٍ .

☆☆ حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھا چکے تو آپ ان کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم امام کے پیچھے اپنی نماز میں قراءت کرتے ہو جبکہ امام قراءت کر رہا ہو تو صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے پس تین مرتبہ آپ نے یہ کلمات دہرائے تو کسی کہنے والے نے یا کہنے والوں نے کہا ہم اس طرح کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو اور تم میں سے ایک سورۃ فاتحہ اپنے دل میں پڑھ لیا کرے اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے جزء القراءۃ میں اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کو معلول قرار دیا اس وجہ سے کہ اس کی سند غیر محفوظ ہے۔

356- وَعَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ وَالْاِمَامُ یَقْرَاُ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا اَنْ یَقْرَاَ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

۳۵۵. جزء القراءۃ للبخاری ص ۲۳' سنن الکبریٰ للبیهقی کتاب الصلوٰۃ باب من قال لا یقرأ خلف الامام علی الاطلاق ج ۲ ص ۱۶۶

۳۵۶. مسند احمد ج ۵ ص ۶۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ محمد بن ابو عائشہ اصحاب رسول میں سے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا نبی پاک ﷺ نے فرمایا شاید تم قراءت کرتے ہو جب امام قراءت کر رہا ہو آپ نے یہ دو یا تین مرتبہ فرمایا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو سوائے اس کے کہ تم میں کوئی سورۃ فاتحہ پڑھے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف۔

357- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ یَقْرَاْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَآءَ الْاِمَامِ فَقَالَ اقْرَاْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُسِمَتِ الصَّلٰوةُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ قَالَ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ اِلَیَّ عَبْدِیْ فَاِذَا قَالَ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ قَالَ هٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ جس نے نماز پڑھی اور سورہ فاتحہ نہ پڑھی۔ اس کی نماز ناتمام ہے۔ ابو ہریرہ سے کہا گیا ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو انہوں نے کہا اس کو دل میں پڑھ لیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو اس نے مانگا۔ بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف بیان کی اور جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثناء بیان کی جب بندہ کہتا ہے مالك يوم الدين تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور جب بندہ کہتا ہے ایاك نعبدو ایاك نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو اس نے مانگا اور جب بندہ کہتا ہے۔ اهدنا الصراط المستقيم الصراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين تو اللہ تعالیٰ فرماتا: یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو اس نے مانگا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

358- وَعَنْهُ قَالَ اِذَا قَرَاَ الْاِمَامُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاقْرَاْ بِهَا وَاسْبِقْهُ فَاِنَّهُ اِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اٰمِیْنَ مَنْ وَّافَقَ ذٰلِكَ قَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ بِهِمْ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ جُزْءِ الْقِرَآءَةِ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔ قَالَ النِّیْمَوِیُّ وَفِی الْبَابِ اٰثَارٌ اُخَرُ عَنِ الصَّحَابَةِ ۔

۳۵۷۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب وجوب القرائۃ فی کل رکعۃ ج ۱ ص ۱۶۹

۳۵۸۔ جزء القرائۃ للبخاری ص ۷۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں جب امام سورۃ الفاتحہ پڑھے تو تو بھی اسے پڑھ اور اس میں تو (اس سے) سبقت لے جا۔

پس بے شک جب امام کہے ولا الضالین تو فرشتے کہتے ہیں آمین۔ جو اس کے موافق ہو گیا تو یہ اس لائق ہے کہ ان کی دعا قبول کی جائے۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں اس بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دیگر آثار بھی منقول ہے۔

سورت فاتحہ مقتدی کو پڑھنی چاہیئے یا نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول سے تو یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ مقتدی کو سورت فاتحہ پڑھنی چاہیئے چنانچہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحیح روایت میں منقول ہے کہ مقتدی پر سورت فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے خواہ بلند آواز کی نماز ہو یا آہستہ آواز کی۔ اور یہی حضرت امام احمد کا بھی مسلک ہے، امام مالک کے نزدیک فرض نہیں مگر آہستہ آواز کی نماز میں مستحب ہے ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ اور صاحبین یعنی حضرت امام ابو یوسف و امام محمد کا مذہب یہ ہے کہ آہستہ آواز اور بلند آواز دونوں قسم کی نمازوں میں سورت فاتحہ پڑھنا مقتدی پر فرض نہیں ہے بلکہ حنفی فقہاء تو اس کو مکروہ تحریمی لکھتے ہیں۔ امام محمد کے مسلک کی تحقیق: ابھی ہم نے اوپر لکھا ہے کہ حضرت امام اعظم اور صاحبین کا متفقہ طور پر یہ مسلک ہے کہ مقتدی پر سورت فاتحہ کا پڑھنا فرض نہیں ہے مگر اس سلسلے میں کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے جس کی بنیاد پر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ امام محمد کا مسلک امام اعظم اور امام ابو یوسف سے کچھ مختلف ہے چنانچہ ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اور کچھ دوسرے علماء نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ امام محمد اس کے قائل ہیں کہ آہستہ آواز کی نماز میں مقتدی پر سورت فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے ہم سمجھتے ہیں کہ امام محمد کی طرف اس قول کی نسبت کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے کیونکہ امام محمد کی کتابوں سے بالکل صاف طریقہ یہ پر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مسئلہ میں شیخین یعنی امام اعظم اور امام ابو یوسف سے بالکل متفق ہیں۔

چنانچہ امام محمد اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ لا قراۃ خلف الامام فیما جھر فیہ ولا فیما لم یجھر بذلک جاءت عامۃ الاثار وھو قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ "نماز خواہ بلند آواز کی ہو یا آہستہ آواز کی کسی حال میں بھی امام کے پیچھے قرات نہیں ہے اسی کے مطابق ہمیں بہت سے احادیث پہنچی ہیں اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔" نیز امام موصوف نے اپنی دوسری تصنیف کتاب الاثار میں قرات خلف الامام کے عدم اثبات میں احادیث و آثار کو نقل کرتے ہوئے تحریر فرمایا: وبہ ناخذ لا نری القراءۃ خلف الامام شیء من الصلوۃ یجھر فیہ او لا یجھر فیہ۔ "اور یہی (یعنی عدم قرات خلف الامام) ہمارا بھی مسلک ہے ہم قرات خلف الامام کو کسی بھی نماز میں خواہ وہ بلند آواز کی نماز ہو یا آہستہ آواز کی نماز روا نہیں رکھتے۔" بہر حال مذکورہ بالا مذہب کو دیکھتے ہوئے یہ بات ظاہر ہوئی کہ سورت فاتحہ کے سلسلہ میں حنفیہ دو چیزوں کے قائل ہیں۔ اول تو یہ مقتدی پر سورت فاتحہ کا پڑھنا کسی بھی حال میں فرض نہیں خواہ وہ نماز بلند آواز کی ہو یا آہستہ آواز کی اور دوسری یہ کہ اگر کوئی مقتدی سورت فاتحہ پڑھتا ہے تو گویا وہ مکروہ تحریمی کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس موقعہ پر ہم صرف اتنی بات صاف کریں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہے کہ مقتدی پر سورت فاتحہ کا پڑھنا فرض کیوں نہیں ہے اور اس کے دلائل کیا ہیں۔ تو جاننا ہے کہ جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ مقتدی پر سورت فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے اس کی سب سے بڑی دلیل اس باب کی پہلی حدیث ہے یعنی لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب ان حضرات کے نزدیک امام کا پڑھنا مقتدی کے حق میں کافی نہیں بلکہ ہر ایک آدمی کو بطور خود پڑھنا ضروری ہے۔ امام اعظم فرماتے ہیں کہ امام کا پڑھنا مقتدی کے لئے کافی ہے۔ جب امام نے پڑھا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ پوری جماعت نے پڑھا، چنانچہ وہ اپنے اس قول کی تائید میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں من کان لہ امام فقراءۃ الامام قراءۃ لہ (یعنی جو آدمی کسی امام کے پیچھے نماز پڑھے۔ تو اس امام کی قرات اس (مقتدی) کی بھی قرات سمجھی جائے گی) گو بعض علماء نے اگرچہ اس حدیث کی صحت میں کلام کیا ہے۔ مگر حقیقت میں ان کا کلام صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث بہت سی اسناد سے ثابت ہے جن میں سے بعض اسناد تو اس درجے کی صحیح و سالم ہیں کہ اس میں کسی کلام کی گنجائش ہی نہیں۔ بہر حال اس حدیث سے یہ بات بصراحت ثابت ہوتی ہے۔ کہ مقتدی کو قرات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ تو سورت فاتحہ کی اور نہ کسی اور سورت کی۔ اس موقع پر یہ احتمال بھی پیدا نہیں کیا جاسکتا کہ شاید اس حدیث کا تعلق بلند آواز کی نماز سے ہو کیونکہ یہ بات بھی صحیح طور پر ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عصر کی نماز کے وقت تھا۔ جو آہستہ آواز کی نماز ہے اور جب آہستہ آواز کی نماز میں یہ حکم ہے تو بلند آواز کی نماز میں تو بدرجہ اولی یہی حکم ہوگا۔

بَابٌ فِی تَرْکِ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی الْجَھْرِیَّۃِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا قُرِیَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت کو ترک کرنے کا بیان

قرآن کی قرأت کے وقت خاموش رہنے اور سننے کے حکم کا بیان

"وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا" عَنِ الْکَلَامِ "لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ" نَزَلَتْ فِی تَرْکِ الْکَلَامِ فِی الْخُطْبَۃِ وَعَبَّرَ عَنْھَا بِالْقُرْاٰنِ لِاشْتِمَالِھَا عَلَیْہِ وَقِیلَ فِی قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ مُطْلَقًا،

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور کلام کرنے سے چپ رہو، تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ یہ آیت جمعہ میں خطبہ کے وقت ترک کلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس کو قرآن سے تعبیر کیا ہے کیونکہ وہ خطبہ بھی قرآن پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہاں قرآن سے مراد مطلق قرأت قرآن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق روایت ہے کہ یہ آیت صحابہ کرام کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوران نماز آوازیں بلند کرنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (زادالمیسر 3۔312، درمنثور 2۔155)

حضرت قتادہ علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ جب شروع شروع میں نماز فرض ہوئی تو لوگ اپنی نمازوں میں گفتگو کیا کرتے تھے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ایک شخص آتا اور اپنے ساتھ والے سے پوچھتا کہ کتنی رکعتیں ہوئیں وہ کہتا اتنی پڑھ لی ہیں اس پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعز شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری 9۔111، قرطبی 7۔353)

زہری کہتے ہیں کہ یہ ایک انصاری نوجوان کے متعلق نازل ہوئیں جو ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرات کرتا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فرض نماز میں قرات کی آپ کے صحابہ بھی آپ کے پیچھے بلند آواز سے قرآت کرنے لگے جس سے آپ سے نماز میں خلط ہو گیا تو اس پر یہ آیت اتری۔ سعید بن جبیر، مجاہد، عطاء، عمرو بن دینار، اور مفسرین کی ایک جماعت کا قول ہے کہ یہ آیت کریمہ جمعہ کے دن اور دوران خطبہ امام کے سامنے خاموشی اختیار کرنے کے بارے میں نازل ہوئی۔ (طبری 9۔112، قرطبی 7۔353)

احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں رات کو پڑاؤ ڈالنے کے بعد صبح کو فرمایا کہ میں نے اپنے اشعری رفقائے سفر کو ان کی تلاوت کی آوازوں سے رات کے اندھیرے میں پہچان لیا کہ ان کے خیمے کس طرف اور کہاں ہیں، اگر چہ دن میں مجھے ان کے جائے قیام کا علم نہیں تھا۔

اس واقعہ میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اشعری حضرات کو اس سے منع نہیں فرمایا کہ بلند آواز سے کیوں قرأت کی اور نہ سونے والوں کو ہدایت فرمائی کہ جب قرآن پڑھا جا رہا ہو تو تم سب بیٹھو اور قرآن سنو۔

اس قسم کی روایات سے فقہاء نے خارج نماز کی تلاوت کے معاملہ میں کچھ گنجائش دی ہے، لیکن اولیٰ اور بہتر سب کے نزدیک یہی ہے کہ خارج نماز بھی جب کہیں سے تلاوت قرآن کی آواز آئے تو اس پر کان لگائے اور خاموش رہے اور اسی لئے ایسے مواقع میں جہاں لوگ سونے میں یا اپنے کاروبار میں مشغول ہوں تلاوت قرآن بآواز بلند کرنا مناسب نہیں۔

آیت قرأت کا نماز سے متعلق ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں یہ آیت فرض نماز کے بارے میں ہے۔ طلحہ کا بیان ہے کہ عبید بن عمر اور عطاء بن ابی رباح کو میں نے دیکھا کہ واعظ وعظ کہہ رہا تھا اور وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے تو میں نے کہا تم اس وعظ کو نہیں سنتے اور وعید کے قابل ہو رہے ہو؟ انہوں نے میری طرف دیکھا پھر باتوں میں مشغول ہو گئے۔ میں نے پھر یہی کہا انہوں نے پھر میری طرف دیکھا اور پھر باتوں میں مشغول ہو گئے۔ میں نے پھر یہی کہا انہوں نے پھر میری طرف دیکھ اور پھر اپنی باتوں میں لگ گئے، میں نے پھر تیسری مرتبہ ان سے یہی کہا۔ تیسری بار انہوں نے میری طرف دیکھ کر فرمایا یہ نماز کے بارے میں ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں نماز کے سوا جب کوئی پڑھ رہا ہو تو کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں اور بھی بہت سے بزرگوں کا فرمان ہے کہ مراد اس سے نماز میں ہے۔ حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ یہ آیت نماز اور جمعہ کے خطبے کے بارے میں ہے۔ حضرت عطاء سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حسن فرماتے ہیں نماز میں اور ذکر کے وقت، سعید بن جبیر فرماتے ہیں بقرہ عید اور میٹھی عید اور جمعہ کے دن اور جن نمازوں میں امام اونچی قرأت پڑھے۔ ابن جریر کا فیصلہ بھی یہی ہے کہ مراد اس سے نماز میں اور خطبے میں چپ رہنا ہے جیسے کہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archiue.org/details/@madni_library

حکم ہوا ہے امام کے پیچھے خطبے کی حالت میں چپ رہو۔ مجاہد نے اسے مکروہ سمجھا کہ جب امام خوف کی آیت یا رحمت کی آیت تلاوت کرے تو اس کے پیچھے سے کوئی شخص کچھ کہے بلکہ خاموشی کے لئے کہا۔

حضرت حسن فرماتے ہیں جب تو قرآن سننے بیٹھے تو اس کے احترام میں خاموش رہا کر۔ مسند احمد میں فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو شخص کان لگا کر کتاب اللہ کی کسی آیت کو سنے تو اس کے لئے کثرت سے بڑھنے والی نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر اسے پڑھے تو اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

جب امام قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ (حدیث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، لہٰذا جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب امام قرائت کرے تو تم خاموش رہو۔ (سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 819)

فاذا اکبر فکبروا کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ مقتدی تکبیر، امام کے تکبیر کہنے کے بعد کہیں۔ نہ تو اس کے ساتھ ساتھ کہیں اور نہ اس سے پہلے کہیں اور یہ حکم تکبیر تحریمہ میں تو واجب ہے البتہ دوسری تکبیرات میں مستحب ہے۔

حدیث کے دوسرے جزء فاذا قرا سے مراد مطلق ہے یعنی خواہ امام بلند قراءت کرے یا آہستہ سے پڑھے۔ دونوں صورتوں میں مقتدیوں کو خاموشی سے اس کی قرات سننا چاہئے اس کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "فانصتوا" یعنی چپ رہو فرمایا۔ فاستمعوا یعنی سنو نہیں فرمایا ارشاد ربانی ہے۔

آیت (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ) 7 . الاعراف: (204)

یعنی جب قرآن پڑھا جائے تو بلند آواز سے پڑھنے کی صورت میں اسے سنو اور آہستہ آواز سے پڑھنے کی صورت میں خاموش رہو۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ امام کے پیچھے مقتدیوں کے لیے کچھ پڑھنا مطلقاً ممنوع ہے خواہ نماز جہری با آواز بلند ہو یا سری با آواز آہستہ ہو۔

مدرک رکوع کی رکعت کا عدم فاتحہ خلف الامام ہونے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم (جماعت میں شریک ہونے کے لیے) نماز میں آؤ اور مجھے سجدے کی حالت میں پاؤ تو تم بھی سجدے میں چلے جاؤ۔ اور اس سجدے کو کسی حساب میں نہ لگاؤ ہاں جس آدمی نے (امام کے ساتھ) رکوع پا لیا تو اس نے پوری رکعت پا لی۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 1113)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی آدمی جماعت میں آکر اس حال میں شریک ہو کہ امام سجدے میں ہو اور وہ بھی سجدے میں چلا جائے تو اس کی پوری رکعت نہیں ہوتی ہاں اگر کوئی آدمی اس حال میں شریک ہو کہ امام رکوع میں ہو اور اسے رکوع مل جائے تو اسکی پوری رکعت ادا ہو جاتی ہے چنانچہ اس حدیث کے پہلے جزء کا مطلب یہی ہے کہ اگر کوئی آدمی جماعت میں اس وقت شریک ہو جب امام سجدے میں ہو تو وہ سجدے میں چلا جائے۔ مگر اس سجدے کی وجہ سے وہ اس رکعت کا ادا کرنا نہ سمجھے کیونکہ جس طرح رکوع میں شریک ہو جانے سے پوری رکعت مل جاتی ہے اسی طرح سجدے میں شریک ہونے پر پوری رکعت نہیں ملتی۔

دوسرے جزو کے علماء نے دو مطلب بیان کئے ہیں (۱) حدیث میں لفظ "رکعۃ" سے رکوع مراد ہے اور "صلوٰۃ" سے رکعت یعنی جس نے امام کو رکوع میں پایا اور وہ رکوع اس نے بھی پالیا تو اس کو پوری رکعت مل گئی (۲) رکعۃ اور صلوٰۃ دونوں اپنے حقیقی معنی میں استعمال کئے گئے ہیں اس طرح حدیث کے اس جزء کا مطلب یہ ہوگا کہ جس آدمی نے جماعت میں ایک رکعت بھی پالی تو اس نے امام کے ساتھ پوری نماز کو پالیا لہٰذا اسے نماز با جماعت کو ثواب بھی ملے گا اور جماعت کی فضیلت بھی حاصل ہوگی۔

ان لوگوں کو اس سوال کا جواب دینا چاہئے کہ اس حدیث کے مطابق امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے والے شخص کی نماز کی وہ رکعت کس طرح ہو جائے گی۔ جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے امام کو رکوع میں پایا اس نے وہ رکعت پالی۔ امید ہے امام کے پیچھے قرأت کرنے والوں کے لئے یہ دلیل بھی کافی ہوگی۔

امام کے پیچھے فاتحہ اور کسی دوسری سورت کی قرأت میں مذاہب اربعہ

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مقتدی کو سورت فاتحہ پڑھنا خواہ نماز جہری ہو یا سری واجب ہے اور سورت فاتحہ کے علاوہ کوئی سورت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔

حضرت امام احمد، حضرت امام مالک اور ایک قول کے مطابق خود حضرت امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کا بھی مسلک یہ ہے کہ مقتدی کے لیے سورت فاتحہ کا پڑھنا صرف سری نماز میں واجب ہے جہری نماز میں محض امام کی قرات سننا کافی ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں خواہ نماز سری ہو یا جہری دونوں صورتوں میں مطلقاً قرائت مقتدی کے لیے ممنوع ہے نیز صاحبین یعنی حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد کے رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک بھی مقتدی کو پڑھنا مکروہ ہے۔

حضرت امام محمد جو حضرت امام اعظم کے جلیل القدر شاگرد اور فقہ حنفیہ کے امام ہیں فرماتے ہیں کہ "صحابہ" کی ایک جماعت کے قول کے مطابق امام کے پیچھے مقتدی اگر سورت فاتحہ کی قرات کرے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ لہٰذا احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ عمل اس دلیل پر کیا جائے جو زیادہ قوی اور مضبوط ہو، چنانچہ حنفیہ کی دلیل یہ حدیث ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الحديث (مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ قِرَاءَةٌ لَّهٗ) .
یعنی نماز میں جس آدمی کا امام ہو تو امام کی قرات ہی اس مقتدی کی قرات ہوگی ۔ یہ حدیث بالکل صحیح ہے ۔ البخاری و مسلم کے علاوہ سب ہی نے اسے نقل کیا ہے اور ہدایہ میں تو یہاں تک مذکورہ ہے علیہ اجماع الصحابۃ یعنی اسی پر صحابہ کا اتفاق تھا۔

قرآن مجید کو غور سے سننے کا بیان

359- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلْیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ وَاِذَا قَرَأَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا . رَوَاہُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَھُوَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ .

☆☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے ۔
حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تم میں سے کوئی ایک تمہاری امامت کرائے اور جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔
اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور یہ صحیح حدیث ہے۔

360- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا . رَوَاہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اس لئے بنایا گیا تا کہ اس کی اقتدا کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ اس حدیث کو سواء ترمذی کے پانچ محدثین نے بیان کیا ہے اور یہ صحیح حدیث ہے۔

361- وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنِ ابْنِ اُکَیْمَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ صَلّٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً نَظُنُّ اَنَّھَا الصُّبْحُ فَقَالَ ھَلْ قَرَأَ مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَا لِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ . رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ .

☆☆ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں از زہری از ابن اکیمہ کہ میں نے ابوہریرہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی ہمارے خیال میں وہ صبح کی نماز تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی ایک نے قراءت کی ہے؟ ایک شخص نے عرض کی کہ میں نے قرات کی ہے تو آپ نے فرمایا بے شک میں بھی کہہ رہا تھا کہ مجھے

---

۳۵۹. مسند احمد ج ٤ ص ٤١٥' مسلم کتاب الصلوۃ باب التشھد فی الصلوۃ ج ١ ص ١٧٤
۳٦٠. ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب الامام یصلی من تعود ج ١ ص ٨٩' نسائی کتاب الافتتاح باب تاویل قوله واذا قرئ القرآن ج ١ ص ١٤٦' ابن ماجه ابواب الصلوۃ باب اذا قرأ الامام فانصتوا ص ٦١' مسند احمد ج ٢ ص ٢٧٦
۳٦١. ابن ماجه کتاب الصلوۃ باب اذا قرأ الامام فانصتوا ص ٦١

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کیا ہو گیا کہ میرے ساتھ قرآن میں جھگڑا کیا جا رہا ہے۔اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

302- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَأَ اَوْ اَيُّكُمُ الْقَارِئُ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک شخص آپ کے پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھنا شروع ہو گیا۔پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا تم میں سے کس نے قرات کی؟ یا فرمایا تم میں سے کون قرات کرنے والا ہے تو ایک شخص نے عرض کیا میں نے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سمجھا کہ تم میں سے کوئی میرے ساتھ جھگڑ رہا ہے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

شرح

احناف کے نزدیک سورہ فاتحہ واجب ہے فرض نہیں،بعض اماموں کے نزدیک فرض ہے۔وہ حضرات حدیث کے یہ معنے کرتے ہیں کہ جو فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز صحیح نہیں،ہم اس کے معنی یہ کرتے ہیں کہ جو فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز کامل نہیں،یعنی لائے نفی جنس کی خبران کے ہاں صحیح ہے،ہمارے ہاں کامل مگر مذہب حنفی نہایت قوی ہے اور ان کا یہ ترجمہ نہایت مناسب چند وجوہ سے:ایک یہ کہ حنفی ترجمہ کی صورت میں یہ حدیث قرآن کی اس آیت کے خلاف نہ ہوگی "فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ "اور ان بزرگوں کے ترجمہ پر یہ حدیث اس آیت کے سخت خلاف ہوگی۔کیونکہ قرآن سے معلوم ہو رہا ہے کہ مطلقاً تلاوت کافی ہے اور حدیث کہہ رہی ہے کہ بغیر فاتحہ نماز نہیں ہوتی۔دوسرے یہ کہ اسی حدیث کے آخر میں آ رہا ہے کہ جو سورہ فاتحہ اور ساتھ کچھ اور نہ پڑھے اس کی نماز نہیں اور ان بزرگوں کے ہاں سورت ملانا فرض نہیں تو ایک ہی لفظ سے سورہ فاتحہ فرض ماننا اور ضم سورت فرض نہ ماننا کچھ عجیب سی بات ہے۔تیسرے یہ کہ اگلی حدیث ابو ہریرہ میں حنفی معنی صراحۃً آ رہے ہیں کہ جو نماز میں الحمد نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے اور حدیث کی شرح حدیث سے ہو تو قوی ہے،نیز حنفیوں کے نزدیک فاتحہ مطلقاً پڑھنے سے مراد مطلقاً پڑھنا ہے حقیقتاً ہو یا حکماً۔اکیلا امام حقیقتاً فاتحہ پڑھے گا اور مقتدی حکماً کہ امام کا پڑھنا اس کا پڑھنا مانا جائے گا مگر بعض کے نزدیک یہاں حقیقتاً پڑھنا ہی مراد ہے ان کے ہاں مقتدی پر بھی فاتحہ پڑھنا فرض ہے لیکن حنفیوں کی توجیہ نہایت ہی قوی ہے چند وجوہ سے:ایک یہ کہ اس صورت میں یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہ ہوگی "وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا "الخ۔ان لوگوں کی تفسیر کے مطابق آیت و حدیث میں سخت تعارض ہوگا۔دوسرے یہ کہ اس صورت میں یہ حدیث مسلم شریف کی اس روایت کے خلاف نہ ہوگی "وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا "۔تیسرے یہ کہ حنفی ترجمے کے مطابق رکوع میں ملنے والا بلا تکلف رکعت پالے گا مگر ان لوگوں کو اس مسئلے پر بہت مصیبت پیش آئے گی کہ بغیر فاتحہ پڑھے رکعت کیسے پالی۔چوتھے یہ کہ

۳۶۲۔ مسلم کتاب الصلوۃ باب نهي المأموم عن جهره بالقرائة خلف امامه ج ۱ ص ۱۷۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بعض صورتوں میں وہ لوگ اس حدیث پر عمل نہیں کر سکتے مثلاً مقتدی فاتحہ کے بیچ میں تھا کہ امام نے رکوع کر دیا اس کے لیے یہ حدیث وبال جان بن جائے گی لہٰذا مذہب حنفی نہایت ہی قوی ہے۔

بَابٌ فِيْ تَرْكِ الْقِرَآءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا

تمام نمازوں میں امام کے پیچھے قرات کو ترک کرنے کا بیان

363- وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقِرَآءَةَ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرات کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے مجھ پر قرات خلط ملط کر دی اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

364- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَآءَةُ الْإِمَامِ لَهٗ قِرَآءَةٌ . رَوَاهُ الْحَافِظُ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْمُوَطَّا وَالطَّحَاوِيُّ وَالدَّارُقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی امام ہو تو امام کی قرات ہی اس کی قرات ہے۔ اس کو حافظ احمد بن منیع نے اپنی مسند میں اور محمد بن حسن نے موطا میں اور طحاوی اور دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

365- وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَآءَةُ الْإِمَامِ وَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيَقْرَاْ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَاُ خَلْفَ الْإِمَامِ . رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الموطا وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت نافع رضی اللہ عنہ' ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے امام کی قرات کافی ہے اور جب وہ اکیلا نماز پڑھے تو چاہیے کہ وہ قرات کرے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرات نہیں کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا

---

٣٦٣. طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القرائۃ خلف الامام ج ١ ص ١٤٩' مسند احمد ج ١ ص ٤٥١' کشف الاستار عن زوائد البزار باب القرائۃ خلف الامام ج ١ ص ٢٣٩' مسند ابی یعلی ج ٨ص ٢٣ ٤٢' مجمع الزوائد ج ٢ ص ١١٠

٣٦٤. موطا امام محمد باب القرائۃ فی الصلوٰۃ خلف الامام ص ٩٦' طحاوی کتاب الطہارۃ باب القرائۃ خلف الامام ج ١ ص ١٤٩' دار قطنی کتاب الصلوٰۃ باب ذکر قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من کان لہ امام. الخ ج ١ ص ٣٢٣

٣٦٥. موطا امام مالک. کتاب الصلوٰۃ باب ترک القرائۃ خلف الامام فیما جہر بہ ص ٦٨

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

366- عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ و اسناده صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے کوئی رکعت پڑھی اور اس میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز نہ پڑھی مگر یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔اس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

367- وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقِرَآءَةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَآءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ باب سجود التلاوة ۔

☆☆ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے زید بن ثابت سے امام کے ساتھ قراءت کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا امام کے ساتھ کسی نماز میں کوئی قراءت نہیں۔اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے باب سجود التلاوۃ میں روایت کیا ہے۔

368- وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا لَا يُقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت عبیداللہ بن مقسم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا (یعنی امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں) تو انہوں نے کہا امام کے پیچھے کسی نماز میں کوئی قرات نہیں کی جائے گی۔اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

369- وَعَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنْصِتْ لِلْقِرَآءَةِ فَاِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلاً وَّسَيَكْفِيْكَ ذٰلِكَ الْاِمَامُ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تو قراءت سے خاموش رہ پس بے شک نماز میں مشغولیت ہے اور اس میں تجھے امام ہی کافی ہے۔اس کو امام طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

۳۶۶۔ موطا امام مالک کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء فی أم القرآن ص ٦٦' ترمذی ابواب الصلوۃ باب ما جاء فی ترک القرائۃ خلف الامام اذا جهر بالقرائۃ ج ۱ ص ۷۱' طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القرائۃ خلف الامام ج ۱ ص ۱٤۹

۳۶۷۔ مسلم کتاب المساجد باب سجود التلاوۃ ج ۱ ص ۱۱۵

۳۶۸۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القرائۃ خلف الامام ج ۱ ص ۱۵۱

۳۶۹۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القرائۃ خلف الامام ج ۱ ص ۱۵۱' المعجم الکبیر للطبرانی ج ۹ ص ۳۰۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کے لئے وعید کا بیان

370- وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَيْتَ الَّذِیْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِئَ فُوْهُ تُرَابًا . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت علقمہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کاش کے وہ شخص جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے اس کے منہ کو مٹی سے بھر دیا جائے۔ اسے امام طحاوی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

371- وَعَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَقْرَأُ وَالْإِمَامُ بَيْنَ يَدَیَّ فَقَالَ لَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت ابوجمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ کیا میں قراءت کروں۔ اس حال میں کہ امام میرے سامنے ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اسے امام طحاوی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

372- وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِیْ كُلِّ صَلٰوةٍ قُرْاٰنٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَ هٰذَا فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَا كَثِيْرُ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ لَا اَرَى الْإِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ . رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَفِی الْبَابِ اٰثَارُ التَّابِعِيْنَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

★★ حضرت کثیر بن مرہ رضی اللہ عنہ' ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہر نماز میں قرات ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تو قوم سے ایک شخص نے کہا کیا یہ واجب ہے تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا اے کثیر اور میں آپ کے پہلو میں تھا میرے خیال میں امام جب لوگوں کو امامت کرا رہا ہو تو ان کی طرف سے کافی ہے۔ اسے دار قطنی احمد اور طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

اور اس بارے میں تابعین سے آثار منقول ہیں۔

بَابُ تَاْمِيْنِ الْإِمَامِ

امام کے آمین کہنے کا بیان

373- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْإِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ .

---

۳۷۰. طحاوی کتاب الصلوٰة باب القرائة خلف الامام ج ۱ ص ۱۵۰

۳۷۱. طحاوی کتاب الصلوٰة باب القرائة خلف الامام ج ۱ ص ۱۵۱

۳۷۲. دار قطنی کتاب الصلوٰة باب ذکر قوله صلى الله عليه وسلم من كان له امام . الخ ج ۱ ص ۳۳۲' طحاوی کتاب الصلوٰة باب القرائة خلف الامام ج ۱ ص ۱۴۸' مسند احمد ج ۶ ص ۴۴۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو پس بے شک جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اسے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

374- وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَآئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ولمسلم نحوه ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو پس بے شک جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگیا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اسے بخاری نے روایت کیا اور امام مسلم رحمہ اللہ کی اس کی مثل روایت ہے۔

375- وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذْ قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو ہمارے لئے سنتیں بیان کیں اور ہمیں ہماری نماز سکھائی تو فرمایا جب تم نماز پڑھو اپنی صفیں سیدھی کرلو پھر تم میں سے کوئی ایک تمہاری امامت کرائے۔ پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائے گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

376- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تَقُوْلُ اٰمِيْنَ وَاِنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَآئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ والنسائي والدارمي وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اسے امام احمد رحمہ اللہ، نسائی رحمہ اللہ اور دارمی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند

۳۷۳۔ بخاری کتاب الاذان باب جهر الامام بالتامين ج ۱ ص ۱۰۸، مسلم کتاب الصلوٰة باب التسميع والتحميد والتامين ص ۱۷۶، ترمذی ابواب الصلوٰة باب ما جاء في فضل بآمين ج ۱ ص ۵۸، ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب التامين وراء الامام ج ۱ ص ۱۲۵، نسائی کتاب الافتتاح باب جهر الامام بآمين ص ۱٤۷، ابن ماجة کتاب الصلوٰة باب الجهر التامين ص ٦۱، مسند احمد ج ۲ ص ٤۵۹

۳۷٤۔ بخاری کتاب الاذان باب جهر الامام بالتامين ج ۱ ص ۱۰۸، مسلم کتاب الصلوٰة باب التسميع والتحميد والتامين ج ۱ ص ۱۷٦

۳۷۵۔ مسلم کتاب الصلوٰة باب التشهد في الصلوٰة ج ۱ ص ۱۷٤

۳۷٦۔ مسند احمد ج ۲ ص ۲۳۳، نسائی کتاب الافتتاح باب جهر الاما باب في فضل التامين ج ۱ ص ۱٤۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

صحیح ہے۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالتَّامِيْنِ

اونچی آواز سے آمین کہنے کا بیان

377- عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ رَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَهُوَ حَدِيْثٌ مُّضْطَرِبٌ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ولا الضالین پڑھتے تو آمین کہتے اس کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتے اسے ابوداؤد ترمذی اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور یہ مضطرب حدیث ہے۔

378- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَآءَةِ اُمِّ الْقُرْاٰنِ رَفَعَ صَوْتَهٗ وَقَالَ اٰمِيْنَ . رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سورۃ الفاتحہ سے فارغ ہوتے تو اپنی آواز بلند کرتے اور آمین کہتے۔ اسے دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

379- وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّامِيْنَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ حَتّٰى يَسْمَعَهَا اَهْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ .

☆☆ حضرت ابوعبداللہ بن عم رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دیا حالانکہ رسول اللہ ﷺ جب غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہتے تو آمین کہتے۔ حتیٰ کہ پہلی صف والے اس کو سنتے پس اس سے مسجد گونج اٹھتی اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔

380- وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا صَلَّتْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ فَسَمِعَتْهُ وَهِيَ فِيْ صَفِّ النِّسَآءِ . رَوَاهُ ابْنُ رَاهْوَيْهِ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَفِيْهِ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ .

☆☆ حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ نے

---

۳۷۷. ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التامین وراء الامام ج ۱ ص ۱۳۵' ترمذی ابواب الصلوٰۃ ما جاء فی التامین ج ۱ ص ۵۷

۳۷۸. مستدرک حاکم کتاب الصلوٰۃ باب کان اذا فرغ من ام القرآن. الخ ج ۱ ص ۲۲۳' دار قطنی کتاب الصلوٰۃ باب التامین فی الصلوٰۃ. الخ ج ۱ ص ۳۳۵

۳۷۹. ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ باب الجهر بآمین ص ۶۲

۳۸۰. المعجم الکبیر للطبرانی ج ۲۵ ص ۱۵۸' الدرایۃ کتاب الصلوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ نقلًا ابن راهویہ ج ۱ ص ۱۳۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

والاالضالین کہاتو آمین کہاتوانہوں نے اسے سنا حالانکہ وہ عورتوں کی صف میں تھیں۔اسے ابن راھویہ نے اپنی مسند میں روایت کیااور طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیااور اس حدیث کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن مسلم مکی ہیں جو کہ ضعیف ہے۔

علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ جہراً آمین کہنا نبی ﷺ سے ثابت نہیں اور نہ ہی خلفائے اربعہ سے اور اس بارے میں جو روایات آئی ہیں وہ ضعف سے خالی نہیں۔

امین امام اور مقتدی دونوں یا صرف مقتدی پڑھیں اور جہر وسر میں ترجیح حدیث کا بیان

علامہ ابن ہمام حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ مقتدی کے آمین کہنے کے سر د جہر میں عموم ہے۔البتہ بعض نے کہا ہے آمین آہستہ کی جائے اور بعض نے کہا کہ جہری آواز کے ساتھ آمین کہی جائے۔

بندوانی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کا ظاہر یہ ہے۔کہ جب وہ آمین کہے تو تم آمین کہو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(متفق علیہ) اس حدیث سے امام کی آمین کہنا بطریقہ اشارہ ثابت ہے۔کیونکہ اس کی آمین اس لئے نہیں ثابت ہوئی کہ جس کے لئے حکم نص چلایا گیا ہو۔لہٰذا وہ اس زیادتی کی محتاج نہیں ہے۔جس کو مصنف نے ذکر کیا ہے۔یعنی امام بھی آمین کہے۔اسی کو نسائی وابن حبان نے بھی ذکر کیا ہے اور حدیث قسمت جس کو صحیح نے بیان کیا ہے۔کہ امام بنایا اسی لئے جاتا ہے تا کہ تم اس کو اتباع کرو اور تم اس سے اختلاف نہ کرو۔پس جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور وہ قرأت کرے تو چپ کر جاؤ اور جب وہ ''وَلَا الضَّآلِّين '' کہے تو تم آمین کہو۔اور مصنف کا قول کہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو مقدم کیا ہے۔

امام احمد،ابویعلی،طبرانی،دارقطنی اور امام حاکم نے مستدرک میں ''شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ '' سے حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پس جب آپ'' وَلَا الضَّآلِّين '' پہنچے تو آپ نے آمین آہستہ کہی۔جبکہ امام ابوداؤد وترمذی نے ''عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ '' سے روایت کی ہے اور اس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین بلند آواز سے کہی۔

پس حضرت سفیان نے بلند آواز سے آمین کہنے میں شعبہ کی مخالفت کی ہے۔اور کہا ہے کہ حجر ابو عنبس یا ابن عنبس جو ہے اس میں علقمہ کا ذکر ہی نہیں کیا۔اور اس کی دوسری علت یہ ہے کہ امام ترمذی نے ایک بہت بڑی علت یہ بیان کی ہے کہ انہوں نے امام بخاری سے پوچھا کہ کیا علقمہ نے اپنے باپ سے سنا ہے تو انہوں نے جواب دیا۔کہ علقمہ تو اپنے والد کی وفات کے چھ ماہ بعد پیدا ہوئے تھے۔

لہٰذا یہ روایت منقطع ہوئی اور اسی وجہ سے امام دارقطنی وغیرہ نے سفیان کی طرف رجوع کیا ہے کیونکہ وہ زیادہ حافظ حدیث تھے۔حالانکہ امام بیہقی نے شعبہ سے بلند آواز والی حدیث روایت کی تھی۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

احادیث کے اختلاف کی وجہ سے مصنف نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والی حدیث کی طرف عدول کیا کیونکہ وہ روایت معلوم ہے اوراس میں آمین آہستہ کہنے کا بیان ہے۔(فتح القدیر،ج۲،ص۶۸،بیروت)

بَابُ تَرْكِ الْجَهْرِ بِالتَّامِيْنِ قَالَ عَطَآءٌ اٰمِيْنَ دُعَآءٌ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً

اونچی آواز سے آمین نہ کہنا' آمین آہستہ کہنے کے دلائل کا بیان

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آمین دعا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے رب کو پکارو عاجزی کرتے ہوئے اور چپکے چپکے

381- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُوْلُ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ يستفاد منه ان الامام لا يجهر بامين .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں (نماز) کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے۔امام سے جلدی نہ کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہواور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہواور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرواور جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم کہواللهم ربنا لك الحمد اسے مسلم نے روایت کیا۔

نیموی فرماتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امام جہراً آمین نہیں کہے گا۔

382- وَعَنِ الْحَسَنِ اَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَآءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَحَفِظَ ذٰلِكَ سَمُرَةُ وَاَنْكَرَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبَا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ فِيْ كِتَابِهٖ اِلَيْهِمَا اَوْ فِيْ رَدِّهٖ عَلَيْهِمَآ اَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَالِحٌ .

★★ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سمرہ رضی اللہ عنہ بن جندب اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی باہم گفتگو ہوئی تو سمرہ رضی اللہ عنہ بن جندب نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کئے ایک سکتہ جب امام تکبیر تحریمہ کہے اور دوسرا جب غیر المغضوب علیھم والاالضالین کہے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے اسے یاد کرلیا اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا۔ان دونوں نے اس بارے میں ابی ابن کعب کی طرف خط لکھا تو حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے جوان کی طرف لکھا یا جو

۳۸۱. مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ائتمام الماموم بالامام ج ۱ ص ۱۷۷

۳۸۲. ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب السکتۃ عند الافتتاح ج ۱ ص ۱۱۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

انہیں جواب دیا اس میں یہ تھا کہ سمرہ رضی اللہ عنہ نے صحیح یاد رکھا اسے ابوداؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

383- وَعَنْهُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى بِهِمْ سَكَتَ سَكْتَتَيْنِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ سَكَتَ أَيْضًا هُنَيَّةً فَأَنْكَرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَكَتَبَ إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ أُبَيٌّ إِلَيْهِمْ أَنَّ الْأَمْرَ كَمَا صَنَعَ سَمُرَةُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ ' سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ جب انہیں نماز پڑھاتے تو دو سکتے کرتے جب نماز کا آغاز کرتے اور جب ولا الضالین کہتے تب بھی تھوڑی دیر خاموش کہتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر انکار کیا تو انہوں نے حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا تو انہوں نے جوابا ان کی طرف لکھا یہ معاملہ ایسا ہی ہے جیسے سمرہ رضی اللہ عنہ نے کیا اسے امام احمد رحمہ اللہ اور دار قطنی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

384- وَعَنْ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ وَاَخْفٰى بِهَا صَوْتَهٗ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاٰخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ . وَفِيْ مَتْنِهٖ اِضْطِرَابٌ .

★★ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پس جب غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھا تو آمین کہا اور اس کے ساتھ اپنی آواز کو پست کر دیا اور اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اور اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا۔ اسے احمد' ترمذی' ابوداؤد طیالسی دار قطنی حاکم اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے اور اس کے متن میں اضطراب ہے۔

385- وَعَنْ أَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَجْهَرَانِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِاٰمِيْنَ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ .

★★ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جہراً بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے نہ ہی تعوذ اور نہ ہی آمین۔ اسے طحاوی اور ابن جریر نے روایت کیا اس کی سند ضعیف ہے۔

386- وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ خَمْسٌ يُخْفِيْهِنَّ الْإِمَامُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ وَبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ

---

۳۸۳. مسند احمد ج ٥ ص ٢٣' سنن دار قطنی کتاب الصلوة باب موضع سكتات. الخ ج ١ ص ٣٣٦

۳۸٤. مسند احمد ج ٤ ص ٣١٦' ترمذی ابواب الصلوة باب ما جاء في التامين ج ١ ص ٥٨' ابو داؤ الطيالسي ص ١٣٨' دار قطني كتاب الصلوة باب التامين في الصلوة ج ١ ص ٣٣٤' مستدرك حاكم كتاب التفسير باب آمين يخفض الصوات ج ٢ ص ٢٣٢

۳۸٥. طحاوي كتاب الصلوة باب قرأ بسم الله في الصلوة ج ١ ص ١٤٠

۳۸٦. مصنف عبد الرزاق كتاب الصلوة باب ما يخفي الامام ج ٢ ص ٨٧

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الرَّحِيْمِ وَآمِيْنَ وَاللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں امام آہستہ کہے گا۔ سبحانك اللهم وبحمدك تعوذ' بسم الله الرحمن الرحيم ۔ آمین اور اللهم ربنا لك الحمد اسے عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

نماز میں امام ومقتدی کا آہستہ آواز سے آمین کہنے میں فقہی مذاہب

حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز میں) غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پڑھا اور پھر دراز آواز سے آمین کہی۔ (ابوداؤد، دارمی، جامع ترمذی)

دراز آواز سے آمین کہنے" کا مطلب یا تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین بآواز بلند کہی یا پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ آمین میں الف کو مد کے ساتھ یعنی کھینچ کر کہا۔

آمین کہنے کا مسئلہ بھی ائمہ کے یہاں مبحث فیہ ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے یہ بات جاننی چاہیے کہ اس مسئلے میں تو سب ائمہ متفق ہیں کہ سورت فاتحہ کے بعد آمین کہنا ہر نمازی کے لیے سنت ہے خواہ منفرد ہو یا امام کے ساتھ اسی طرح مقتدی کو بھی آمین کہنا سنت ہے خواہ امام کہے یا نہ کہے۔ اب اختلاف اس چیز میں ہے کہ آیا آمین بآواز بلند کہی جائے یا آہستہ آواز سے؟ چنانچہ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک آمین بآواز بلند کہنی چاہیے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک آمین آہستہ آواز سے کہنی چاہیے چنانچہ وہ ان احادیث کے بارے میں جن سے آمین بآواز بلند کہنا ثابت ہے اور جو شوافع وغیرہ کی مستدل ہیں یہ کہتے ہیں کہ یہ تمام احادیث اس بات پر محمول ہیں کہ ابتداء اسلام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم کی خاطر آمین بآواز بلند کہتے تھے تاکہ صحابہ کرام یہ جان لیں کہ سورت فاتحہ کے بعد آمین کہنا چاہیے۔ صحابہ جب یہ سیکھ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آمین آہستہ آواز سے کہنے لگے۔

حضرت ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ احمد، ابویعلی، طبرانی، دارمی، اور حاکم نے شعبہ کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ علقمہ ابن عائل اپنے والد مکرم حضرت وائل سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے (یعنی وائل) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب " غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پر پہنچے تو آہستہ آواز سے آمین کہی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا" چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں امام کو آہستہ آواز سے پڑھنا چاہیے۔ (۱) اعوذ باللہ (۲) بسم اللہ (۳) سبحانک اللھم (۴) آمین

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ بھی آمین آہستہ آواز سے کہتے تھے اس کے علاوہ یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ کلمات دعا کو آہستہ آواز سے پڑھنا ہی اولیٰ اور صحیح ہے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے آیت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً) 7. الاعراف : 55) یعنی اپنے رب سے دعا گڑگڑا کر اور چپکے سے کرو۔
اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آمین بھی دعا ہی ہے لہٰذا آمین کو آہستہ سے کہنا اس آیت عمل پر کرنا ہے۔ نیز یہ کہ اس بات پر اتفاق ہے کہ آمین قرآن کا لفظ نہیں ہے اِس لیے مناسب یہی ہے کہ اس کی آواز قرآن کے الفاظ کی آواز سے ہم آہنگ نہ ہو جس طرح کی مصحف (یعنی اوراق قرآن) میں لکھنا جائز نہیں ہے۔

بَابُ قِرَآءَةِ السُّوْرَةِ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ

پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورت پڑھنے کا بیان

387- عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مَا لَا يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے اور ہمیں کوئی آیت سنا دیتے اور پہلی رکعت میں جتنی جتنی قراءت کرتے اتنی دوسری رکعت میں نہ کرتے اور اسی طرح عصر اور فجر کی نماز میں کرتے۔ اسے شیخین نے روایت کیا۔

388- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ الا التِّرْمَذِيَّ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔ اس حدیث کو ترمذی کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

389- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورۃ الاعراف پڑھی تو اس کو دو رکعتوں میں تقسیم فرمایا۔ اسے نسائی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

۳۸۷۔ بخاری کتاب الاذان باب یقرأ فی الاخریین بفاتحۃ الکتاب ج ۱ ص ۱۰۷' مسلم کتاب الصلوٰۃ باب القرائۃ فی الظهر والعصر ج ۱ ص ۱۸۵

۳۸۸۔ بخاری کتاب الاذان باب الجهر فی المغرب ج ۱ ص ۱۰۵' مسلم کتاب الصلوٰۃ باب القرائۃ فی الصبح ج ۱ ص ۱۸۷' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب قدر القرائۃ فی المغرب ج ۱ ص ۱۱۸' نسائی کتاب الافتتاح باب القرائۃ فی المغرب بالطور ج ۱ ص ۱۵٤' ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ باب القرائۃ فی صلوٰۃ المغرب ص ٦۰' مسند احمد ج ٤ ص ٨٤

۳۸۹۔ نسائی کتاب الافتتاح باب القرائۃ فی المغرب بالمص ج ۱ ص ۱۵٤

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

390- وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

★★ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ سفر میں تھے تو انہوں نے عشاء کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں سورۃ والتین والزیتون پڑھی اسے شیخین نے روایت کیا۔

391- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَقَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلٰوةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُوْ مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ظَنِّيْ بِكَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد (بن ابی وقاص) سے کہا لوگوں نے ہر چیز میں تیری شکایت کی حتیٰ کہ نماز میں بھی تو انہوں نے کہا بہرحال میں تو پہلی دو رکعتوں میں قراءت لمبی کرتا ہوں اور آخری دو رکعتوں میں مختصر اور میں اس میں کوتاہی نہیں کرتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز میں اقتداء کی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے سچ کہا تمہارے بارے میں یہی گمان تھا اسے شیخین نے بیان کیا۔

392- وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

★★ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم سورۃ فاتحہ پڑھیں (اور قرآن مجید میں سے) جو آسان ہو پڑھیں اس کو ابوداؤد ابویعلیٰ ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

نماز کی رکعتوں میں قرأت کرنے سے متعلق مذاہب اربعہ

کتنی رکعتوں میں قرأت فرض ہے: نماز میں قرأت یعنی قرآن کریم پڑھنا تمام علماء کے نزدیک متفقہ طور پر فرض ہے البتہ اس میں اختلاف ہے کہ کتنی رکعتوں میں پڑھنا فرض ہے؟ چنانچہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک پوری نماز میں قرأت فرض ہے۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں للاکثر حکم الکل (اکثر کل کے حکم میں ہے) کے کلیہ کے مطابق تین رکعت میں فرض ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک کے مطابق دو رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک قول مشہور کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک کے موافق ہے۔ حضرت حسن بصری اور حضرت زفر رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک صرف ایک رکعت میں قرأت فرض ہے۔

۳۹۰. بخاری کتاب الاذان باب الجهر فی العشاء ج ۱ ص ۱۰۵' مسلم کتاب الصلوٰة باب القرائة فی العشاء ج ۱ ص ۱۸۷

۳۹۱. بخاری کتاب الاذان باب یطول فی الاولیین. الخ ج ۱ ص ۱۰۶' مسلم کتاب الصلوٰة باب القرائة فی الظهر والعصر ج ۱ ص ۱۸۶

۳۹۲. ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب من ترك القرائة فی صلوته ج ۱ ص ۱۱۸' مسند احمد ج ۳ ص ۳' مسند ابی یعلی ج ۲ ص ۴۱۷ صحیح ابن حبان ج ٤ ص ١٤٠

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّكُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان

393- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا فْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضًا وَّقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ فِي السُّجُوْدِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَوَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَغَيْرِهِمْ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تو اپنے دونوں کندھوں کے برابر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے جب وہ رکوع کے لئے تکبیر کہتے اور جب وہ رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اسی طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد اور آپ سجدے میں ایسا نہیں کرتے تھے اسے شیخین نے روایت کیا۔ اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں۔ اس بارے میں ابوحمید ساعدی مالک بن حویرث وائل بن حجر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایات موجود ہیں۔

رفع یدین کے منسوخ ہونے کا بیان

ہم احناف یہ نہیں کہتے کہ رفع یدین والی حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ اوائل اسلام میں رفع یدین کیا جاتا تھا پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے منسوخ کردیا۔ دین اسلام میں یہ ایک بڑی خوبی ہے کہ حالات کے مطابق اور لوگوں کے احوال کے مطابق حکم دیا جاتا ہے قرآن مجید میں بھی ناسخ آیات اور منسوخ آیات موجود ہیں، اس طرح حدیث مبارکہ میں بھی ناسخ و منسوخ موجود ہیں لیکن یہ ہر کسی کا کام نہیں، ماہر علما کرام یہ پہچان کر سکتے ہیں کہ فلاں حدیث منسوخ ہے اور فلاں نہیں۔ رفع یدین کو مندرجہ ذیل حدیث مبارکہ سے منسوخ کہتے ہیں: امام مسلم یہ روایت کرتے ہیں۔

عن جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم فقال مالی اراکم رفعی یدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ الخ (صحیح مسلم، 201:1، طبع ملک سراج الدین لاہور)

جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آقا علیہ الصلوۃ والسلام ہماری طرف تشریف لائے۔ (ہم نماز پڑھ رہے تھے) فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں شمس قبیلے کے سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ نماز میں سکون سے رہا کرو۔

۳۹۳. بخاری کتاب الاذان باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولی. الخ ج ۱ ص ۱۰۲ مسلم کتاب الصلوۃ باب استحباب رفع الیدین حذوالمنکبین. الخ ج ۱ ص ۱۶۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس حدیث پاک میں رفع یدین سے منع کیا گیا اور تشبیہ دی کہ شمس قبیلہ کے گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ نہ اٹھاؤ۔یہ حدیث امام احمد بن حنبل نے بھی روایت کی ہے،امام ابوداؤد نے بھی روایت کی ہے،مسند ابی عوانہ میں بھی روایت کی گئی،امام بیہقی نے سنن کبری میں روایت کی ہے،امام ترمذی اور امام ابوداؤد حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

قال ابن مسعود الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة

ابن مسعود رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی اور تمام صحابہ سے فقیہی ہیں،وہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کیا میں تمہیں وہ نماز پڑھاؤں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز ہے؟ تو نماز پڑھائی اور رفع یدین نہیں کیا سوائے پہلی مرتبہ کے۔ اگر رفع یدین منسوخ نہ ہوتا تو آپ ضرور کرتے چونکہ ان کے نزدیک منسوخ تھا۔اس لیے فرمایا کہ وہ نماز پڑھاؤں جو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز ہے،حالانکہ تمام عمر صحابہ کرام آپ ہی کی طرح نماز ادا کرتے۔معلوم ہوا جب رفع یدین منسوخ ہوا تو آپ نے محسوس کیا کہ صحابہ کو بتا دوں۔

رفع یدین کی فقہی تصریحات میں مذاہب اربعہ

احناف کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین خلاف اولی ہے یعنی بہتر نہیں ہے فتاوی شامی میں ہے

قوله إلا فی سبع) أشار إلی أنه لا یرفع عند تکبیرات الانتقالات، خلافا للشافعي وأحمد، فیکره عندنا ولا یفسد الصلاة الخ رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاة، فصل فی بیان تألیف الصلاة إلی انتهائها .

مالکیہ کے نزدیک بھی رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین مکروہ وخلاف اولی ہے،مذہب مالکیہ کی مستند کتاب المدونۃ الکبری میں ہے،

ففی المدونة الکبری قال الإمام مالك : (لا أعرف رفع الیدین فی شیء من تکبیر الصلاة، لا فی خفض ولا فی رفع إلا فی افتتاح الصلاة، یرفع یدیه شیئا خفیفا، والمرأة فی ذلك بمنزلة الرجل)، قال ابن القاسم : (کان رفع الیدین ضعیفا إلا فی تکبیرة الإحرام) المدونة الکبری للإمام مالك ص 107 دار الفکر بیروت

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نماز کی تکبیرات میں کسی جگہ رفع الیدین نہیں جانتا نہ رکوع میں جاتے وقت اور نہ رکوع سے اٹھتے وقت مگر صرف نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت،امام مالک کے صاحب وشاگرد ابن القاسم فرماتے ہیں کہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رفع الیدین کرنا ضعیف ہے مگر صرف تکبیر تحریمہ میں۔ امام مالک رحمہ اللہ کے الفاظ پر ذرا غور کریں لا أعرف یعنی میں نہیں جانتا تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنا الخ

یاد رہے کہ کتاب المدونۃ الکبریٰ فقہ مالکی کی اصل وبنیاد ہے دیگر تمام کتابوں پر مقدم ہے اور موطأ للامام مالک کے بعد اس کا دوسرا نمبر ہے اور اکثر علماء المالکیۃ کی جانب سے اس کتاب المدونۃ کو تلقی بالقبول حاصل ہے اور فتاویٰ کے باب میں بھی علماء المالکیۃ کا اسی پر اعتماد ہے اور روایت ودرجہ کے اعتبار سے سب سے أصدق وأعلیٰ کتاب ہے

علامہ ابن رشد المالکی نے بھی یہی تصریح کی ہے اور فرمایا کہ رفع یدین میں اختلاف کا سبب دراصل اس باب میں وارد شدہ مختلف روایات کی وجہ سے ہے یعنی چونکہ روایات مختلف ہیں لہٰذا ائمہ مجتہدین کا عمل بھی ہوگا۔ اھ لہٰذا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ رفع یدین نہ کرنے والوں کی نماز غلط ہے تو ایسے لوگ جاہل وکاذب ہیں۔

وأما اختلافهم في المواضع التي ترفع فيها فذهب أهل الكوفة أبو حنيفة وسفيان الثوري وسائر فقهائهم إلى أنه لا يرفع المصلي يديه إلا عند تكبيرة الإحرام فقط، وهي رواية ابن القاسم عن مالك " الى ان قال " والسبب في هذا الاختلاف كله اختلاف الآثار الواردة في ذلك الخ

بداية المجتهد، كتاب الصلاة، للعلامه ابن رُشد المالكي

علامہ عبد الرحمٰن الجزیری نے بھی یہی تصریح کی ہے کہ مالکیہ کے نزدیک رفع یدین دونوں کندھوں تک تکبیر تحریمہ کے وقت مستحب ہے اس کے علاوہ مکروہ ہے۔

المالكية قالوا: رفع اليدين حذو المنكبين عند تكبيرة الاحرام مندوب، وفيما عدا ذلك مكروه الخ الفقه على المذاهب الاربعة ' لعبد الرحمن الجزيري ' الجزء الاول، كتاب الصلاة باب رفع اليدين

شافعیہ کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین سنت ہے، امام شافعی کی کتاب الأم میں یہی تصریح موجود ہے اور دیگر علماء شافعیہ کا بھی یہی مذہب ہے

قال سألت الشافعي: أين ترفع الأيدي في الصلاة؟ قال: يرفع المصلي يديه في أول ركعة ثلاث مرات، وفيما سواها من الصلاة مرتين مرتين يرفع يديه حين يفتتح الصلاة مع تكبيرة الافتتاح حذو منكبيه ويفعل ذلك عند تكبيرة الركوع وعند قوله " سمع الله لمن حمده " حين يرفع رأسه من الركوع ولا تكبيرة للافتتاح إلا في الأول وفي كل ركعة تكبير ركوع، وقول سمع الله لمن حمده عند رفع رأسه من الركوع فيرفع يديه في هذين الموضعين في كل صلاة الخ

كتاب الأم، باب رفع اليدين في الصلاة

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قال الشافعی) وبهذا نقول فنأمر كل مصل إماما، أو مأموما، أو منفردا ؛ رجلا، أو امرأة ؛ ان يرفع يديه إذا افتتح الصلاة ؛ وإذا كبر للركوع ؛ وإذا رفع رأسه من الركوع ويكون رفعه في كل واحدة من هذه الثلاث حذو منكبيه ؛ ويثبت يديه مرفوعتين حتى يفرغ من التكبير كله ويكون مع افتتاح التكبير، ورد يديه عن الرفع مع انقضائه . كتاب الأم، باب رفع اليدين في التكبير في الصلاة

حنابلہ کے نزدیک بھی رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین سنت ہے۔

مسألة : قال : (ويرفع يديه كرفعه الأول) يعني يرفعهما إلى حذو منكبيه، أو إلى فروع أذنيه، كفعله عند تكبيرة الإحرام، ويكون ابتداء رفعه عند ابتداء تكبيره، وانتهاؤه عند انتهائه .

كتاب المُغني لابن قدامة الحنبلي، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة

شارحین حدیث کے مطابق رفع یدین کی ممانعت کا بیان

شارح بخاری امام ابن حجر عسقلانی نے دوٹوک لکھا ہے۔ تمسكوا بحديث جابر بن سمرة اسكنوا في الصلوٰة لترك رفع اليدين عندالركوع .(فتح الباری كتاب النفقات،باب وجوب النفقة على الاهل والعيال)

انہوں (محدثین) نے سیدنا جابر بن سمرہ ؓ کی حدیث اسکنوفی الصلوۃ سے دلیل پکڑی ہے اوراسے رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنے کی دلیل بنایاہے۔حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس حقیقت سے خوب پردہ اٹھادیا ہے کہ محدثین کی ایک جماعت نے اس حدیث کورکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنے کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہوئے اس سے استدلال کیا ہے۔والحمدللہ علیٰ ذلک۔

امام بدرالدین عینی کا فیصلہ: شارح بخاری حضرت امام عینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قلت في الحديث الاول انكار لرفع اليد في الصلوة وامر بالسكون فيها .(البنايه في شرح الهدايه)

میں کہتا ہوں کہ پہلی حدیث (سیدنا جابر بن سمرہ ؓ والی روایت) میں نماز میں رفع یدین کرنے کا انکار ہے اورسکون یعنی رفع یدین نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔علامہ قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے۔

قد ذكر ابن القصار هذا الحديث حجة في النهي عن رفع الايدى على رواية المنع من ذالك جملة .(الاكمال المعلم بفوائد المسلم)

ابن قصار نے ذکر کیا ہے کہ رفع یدین منع کرنے والی روایتوں میں سب سے واضح طور پر یہ حدیث حجت اوردلیل ہے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رفع یدین روکنے پر۔ یعنی اس حدیث میں دوٹوک کھلے لفظوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى اَنَّ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ وَاظَبَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَامَ حَيًّا

ان روایات کا بیان جن سے اس بات پر استدلال کیا گیا کہ نبی پاک ﷺ نے رکوع میں رفع یدین پر مواظبت فرمائی جب تک آپ ﷺ زندہ رہے

394۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ بَلْ مَوْضُوْعٌ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدے میں ایسا نہیں فرماتے یہ نماز آپ ﷺ کی ہمیشہ رہی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے اسے بیہقی نے روایت کیا اور یہ ضعیف حدیث ہے بلکہ یہ من گھڑت حدیث ہے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین کرنا

395۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

☆☆ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں داخل ہوتے، تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے جب رکوع میں جاتے تو رفع یدین کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو رفع یدین کرتے اور جب وہ دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ حدیث نبی پاک ﷺ تک مرفوع بیان کرتے تھے اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

۳۹۴۔ نصب الرأیة کتاب الصلوٰة ج ۱ ص ۴۰۹، والدرایة ج ۱ ص ۱۵۳، وتلخیص الحبیر ج ۱ ص ۲۱۸، نقلا عن البیهقی

۳۹۵۔ بخاری کتاب الاذان باب رفع الیدین اذا قام من الرکعتین ج ۱ ص ۱۰۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رفع یدین کے منسوخ ہونے پر آثار کا بیان

تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین یعنی ہاتھوں کے اٹھانے میں کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ تمام علماء وائمہ اس بات پر متفق ہیں۔ کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا چاہئے۔ تکبیر تحریمہ کے علاوہ دوسرے مواقع پر رفع یدین کا مسئلہ حنفیہ وشوافع کے درمیان ایک معرکۃ الآراء مسئلے کی حیثیت رکھتا ہے۔

حنفیہ کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا چاہئے اور شوافع کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے علاوہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی رفع یدین کرنا چاہئے۔ حق تو یہ ہے کہ دونوں طرف دلائل کے انبار ہیں اور احادیث وآثار کے ذخائر ہیں جن کی بنیادوں پر طرفین اپنے اپنے مسلک کی عمارت کھڑی کرتے ہیں۔ علمائے حنفیہ نے تمام احادیث میں تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کی ہے ان حضرات کی جانب سے کہا جاتا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تو رفع یدین کرتے ہوں اور کبھی نہ کرتے ہوں، یا یہ کہ پہلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کرتے تھے لیکن بعد میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ دوسرے مواقع کے لئے رفع یدین کو منسوخ قرار دے دیا گیا۔

حنفیہ کے پاس اپنے مسلک کی تائید میں بہت زیادہ احادیث وآثار ہیں انہیں یہاں ذکر کیا جاتا ہے تاکہ حنفی مسلک پوری طرف واضح ہوجائے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ترمذی میں دو باب قائم کئے ہیں۔ پہلا باب تو رکوع کے وقت رفع یدین کا ہے۔ اس کے ضمن میں امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نقل کی ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ دوسرا باب یہ ہے کہ " ہاتھ اٹھانا صرف نماز کی ابتداء کے وقت دیکھا گیا ہے" اس باب کے ضمن میں امام جامع ترمذی نے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ حدیث جو عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نقل کی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ " حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رفقاء سے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ادا کرتا ہوں۔

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز ادا کی اور انہوں نے صرف پہلی مرتبہ ہی (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت) ہاتھ اٹھائے۔ اسی باب میں امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہونا ثابت کیا ہے۔ نیز امام موصوف نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن ہے اور صحابہ وتابعین میں سے اکثر اہل علم اس کے قائل ہیں اور سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ واہل کوفہ کا قول بھی یہی ہے۔

جامع الاصول میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کو ابوداؤد وسنن نسائی کے حوالے سے اور براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کو بھی ابوداؤد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ " حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تھے تو (تکبیر تحریمہ کے وقت) دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے قریب تک اٹھاتے تھے اور ایسا دوبارہ نہیں کرتے تھے۔ اور ایک دوسری روایت میں یوں کہ "پھر دوبارہ ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو جاتے تھے۔" اس موقع پر اتنی سی بات اور سنتے چلیے کہ اس حدیث کے بارے میں ابوداؤد نے جو یہ کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ تو ہوسکتا ہے کہ ان کے نزدیک صحیح ہونے سے مراد یہ ہو کہ اس خاص سند وطریق سے صحیح ثابت نہیں لہٰذا ایک خاص سند و طریق سے صحیح ثابت نہ ہونا اصل حدیث کی صحت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ یا پھر یہ احتمال ہے کہ ابوداؤد کا مقصد اس حدیث کو حسن ثابت کرنا ہو جیسا کہ ترمذی نے کہا ہے لہٰذا اس صورت میں کہا جائے گا تمام ائمہ ومحدثین کے نزدیک حدیث حسن قابل استدلال ہوتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب "موطا" میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت کو جس سے رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین ثابت ہوتا ہے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔ یہ سنت ہے کہ ہر مرتبہ جھکنے اور اٹھنے کے وقت تکبیر کہی جائے لیکن رفع یدین سوائے ایک مرتبہ (یعنی تحریمہ کے وقت) کے دوسرے مواقع پر نہ ہو اور یہ قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے اور اس سلسلے میں بہت زیادہ آثار وارد ہیں۔

چنانچہ اس کے بعد عاصم ابن کلیب خرمی کی ایک روایت جسے عاصم نے اپنے والد مکرم سے جو حضرت علی المرتضیٰ کے تابعین میں سے ہیں روایت نقل کی ہے کہ "حضرت علی کرم اللہ وجہہ سوائے تکبیر اولیٰ کے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

عبدالعزیز ابن حکم کی روایت نقل کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا کہ "میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ ابتداء نماز میں پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے اس کے علاوہ اور کسی موقع پر رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

مجاہد کی روایت نقل کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے چنانچہ وہ صرف تکبیر اولیٰ کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ اسود سے منقول ہے کہ "میں نے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ صرف تکبیر اولیٰ کے موقع پر رفع یدین کرتے تھے۔" لہٰذا۔ جب حضرت عمر، حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ کرام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت قرب رکھتے تھے ترک رفع یدین پر عمل کرتے تھے تو وہ عمل جو اس کے برخلاف ہے قبول کرنے کے سلسلے میں اولیٰ اور بہتر نہیں ہوگا۔

شرح ابن ہمام میں ایک روایت دارقطنی اور ابن عدی سے نقل کی گئی ہے جسے انہوں نے محمد ابن جابر سے انہوں نے حماد ابن سلیمان سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے اور انہوں نے عبداللہ سے روایت کیا ہے۔ عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ نماز پڑھی ہے چنانچہ انہوں نے سوائے تکبیر اولیٰ کے اور کسی موقع پر رفع یدین نہیں کیا۔

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوحنیفہ اور امام اوزاعی رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما مکہ کے دارالحیاطین میں جمع ہوئے۔ امام اوزاعی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟ حضرت امام صاحب نے جواب دیا اس لئے کہ آقاۓ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں کچھ صحت کے ساتھ ثابت نہیں ہے! امام اوزاعی نے فرمایا کہ مجھے زہری نے حضرت سالم کی یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اولی کے وقت، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔" حضرت امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ مجھ سے حماد نے ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ اور اسود نے اور ان دونوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ابتداء نماز میں دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے۔" یہ روایت سن کر امام اوزاعی نے کہا کہ میں نے تو زہری سے نقل کیا اور انہوں نے سالم سے اور انہوں نے اپنے باپ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے اور انہوں نے سالم سے اور انہوں نے اپنے باپ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے اور آپ اس کے مقابلے میں حماد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم سے اور انہوں نے علقمہ سے نقل کیا ہے یعنی میری بیان کردہ سند آپ کی بیان کردہ سند سے عالی اور افضل ہے۔

حضرت امام اعظم نے فرمایا کہ "اگر یہی بات ہے تو پھر سنو کہ حماد، زہری سے زیادہ فقیہ ہیں اور ابراہیم سالم سے زیادہ فقیہ ہیں اور اسی طرح علقمہ بھی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں فقہ میں کم نہیں ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت وصحابیت کا شرف حاصل ہے۔ نیز اسود کو بھی بہت زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ اور عبداللہ تو خود عبداللہ ہیں۔ یعنی عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف وتوصیف کیا کی جائے کہ علم فقہ میں اپنی عظمت شان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت وصحبت کی سعادت وشرف کی وجہ سے مشہور ہیں۔" گویا۔ امام اوزاعی نے تو اسناد کے عالی ہونے کی حیثیت سے حدیث کو ترجیح دی اور حضرت امام اعظم نے راویان حدیث کے فقیہ ہونے کے اعتبار سے حدیث کو ترجیح دی۔

چنانچہ حضرت امام اعظم کا اصول یہی ہے کہ وہ فقیہ راوی کو غیر راویوں پر ترجیح دیتے ہیں جیسا کہ اصول فقہ میں مذکور ہے۔ نہایہ شرح ہدایہ میں "عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو مسجد حرام میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کر رہا تھا، انہوں نے اس آدمی سے کہا کہ ایسا مت کرو کیونکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اختیار کیا تھا اور بعد میں اسے ترک کر دیا یعنی ان مواقع پر رفع یدین کا حکم پہلے تھا اب منسوخ ہو گیا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا تو ہم نے بھی رفع یدین کیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ترک کر دیا تو ہم نے بھی ترک کر دیا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ "عشرہ مبشرہ (یعنی وہ دس خوش نصیب صحابہ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زندگی ہی میں جنتی ہونے کی خوشخبری دی تھی) صرف ابتداء نماز ہی میں رفع یدین کیا کرتے تھے۔

حضرت مجاہد حضرت عبداللہ ابن عمر کا معمول نقل کرتے ہیں کہ "میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر کے پیچھے سالہا سال نماز ادا کی ہے مگر میں نے اس کو سوائے ابتداء نماز کے اور کسی موقع پر رفع یدین کرتے نہیں دیکھا۔ حالانکہ حضرت عبداللہ ابن عمر کی وہ روایت گزر چکی ہے۔ جس سے تینوں مواقع پر رفع یدین کا اثبات ہوتا ہے اور جو شوافع کی سب سے اہم دلیل ہے۔ لہٰذا اصول حدیث کا چونکہ قاعدہ ہے کہ راوی کا عمل اگر خود اس کی روایت کے خلاف ہو تو روایت پر عمل نہیں کیا جاتا اس لئے حضرت عبداللہ ابن عمر کی وہ روایت ساقط العمل قرار دی جائے گی۔ بہرحال۔ ان روایات و آثار سے معلوم ہوا کہ رفع یدین دونوں کے اثبات میں احادیث و آثار وارد ہیں اور صحابہ کی ایک جماعت خصوصاً حضرت عبداللہ مسعود اور ان کے تابعین رفع یدین نہ کرنے ہی کے حق میں ہیں۔ لہٰذا ان تمام موافق و مخالف احادیث کا محمول یہی ہوسکتا ہے کہ ہم یہ کہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات مختلفہ میں دونوں طریقے وجود میں آئے ہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ کے علم فقہ اور ان کی اسناد کا نطقہ منتہا حضرت عبداللہ ابن مسعود اور ان کے تابعین کی ذات گرامی ہے اور چونکہ ان کا رجحان عدم رفع یدین کی طرف ہے اس لئے امام اعظم ابوحنیفہ کے ترک رفع یدین کے مسلک ہی کو اختیار کیا ہے اور اب تمام حنفیہ اسی مسلک کے حامی اور اس مسلک پر عامل ہیں۔ علمائے حنفیہ صرف اسی قدر نہیں کہتے بلکہ ان حضرات کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے علاوہ دیگر مواقع پر رفع یدین کا حکم منسوخ ہے کیونکہ جب حضرت عبداللہ ابن عمر کے بارے میں یہ ثابت ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ ترک رفع یدین ہی اختیار کرتے تھے باوجود اس کے کہ رفع یدین کی حدیث کے راوی یہی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے تو رفع یدین کا حکم رہا ہوگا مگر بعد میں یہ حکم باوجود کثرت احادیث و آثار کے منسوخ ہے۔ (سفر السعادۃ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُوْدِ

سجدے کے لئے رفع یدین کا بیان

396– عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي صَلٰوتِهٖ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے اور جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے حتیٰ کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے اوپر والے حصے کے برابر فرماتے اسے نسائی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

۳۹۶۔ نسائی کتاب الافتتاح باب رفع الیدین للسجود ج ۱ ص ۱۶۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

397- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔ رَوَاہُ اَبُوْ یَعْلٰی وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں اور سجدے میں رفع یدین فرماتے تھے۔ اس حدیث کو ابو یعلی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

398- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ عِنْدَ التَّکْبِیْرِ لِلرُّکُوْعِ وَعِنْدَ التَّکْبِیْرِ حِیْنَ یَہْوِیْ سَاجِدًا۔ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْہَیْثَمِیُّ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے لئے تکبیر کے وقت رفع یدین فرماتے اور سجدے کی تکبیر کے وقت اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

399- وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الصَّلٰوۃِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ حِیْنَ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوۃَ وَحِیْنَ یَرْکَعُ وَحِیْنَ یَسْجُدُ۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ ورواتہ کلھم ثقات الا اسمٰعیل بن عیاش وھو صدوق وفی روایتہ عن غیر الشامیین کلام۔

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھا کہ آپ نے دونوں کندھوں کے برابر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے جب نماز کا آغاز کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ سوائے اسمٰعیل بن عیاش کے وہ ویسے تو صدوق ہیں لیکن غیر شامیوں سے ان کی روایت میں کلام ہے۔

400- وَعَنْ حُصَیْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ فَحَدَّثَہٗ عَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ قَالَ صَلَّیْنَا فِیْ مَسْجِدِ الْحَضْرَمِیِّیْنَ فَحَدَّثَنِیْ عَلْقَمَۃُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حِیْنَ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا رَکَعَ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ اِبْرَاہِیْمُ مَا اَرٰی اَبَاکَ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا ذٰلِکَ الْیَوْمَ الْوَاحِدَ فَحَفِظَ ذٰلِکَ وَعَبْدُ اللّٰہِ لَمْ یَحْفَظْ ذٰلِکَ مِنْہُ ثُمَّ قَالَ اِبْرَاہِیْمُ اِنَّمَا رَفْعُ الْیَدَیْنِ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ۔ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

★★ حضرت حصین بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو عمرو بن مرہ نے کہا کہ ہم نے حضرمیوں کی مسجد میں نماز پڑھی تو مجھ سے علقمہ بن وائل نے اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا کہ انہوں نے دیکھا

۳۹۷۔ مسند ابی یعلی ج ۶ ص ۳۹۹، مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب من کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ ج ۱ ص ۲۳۵، مجمع الزوائد کتاب الصلوۃ باب رفع الیدین فی الصلوۃ ج ۲ ص ۱۰۱

۳۹۸۔ المعجم الاوسط ج ۱ ص ۳۹، مجمع الزوائد کتاب الصلوۃ باب رفع الیدین فی الصلوۃ ج ۱ ص ۱۰۲

۳۹۹۔ ابن ماجۃ کتاب الصلوۃ باب رفع الیدین اذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع ص ۶۲

۴۰۰۔ سنن دار قطنی کتاب الصلوۃ باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح ج ۱ ص ۲۹۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رسول اللہ ﷺ رفع یدین فرماتے جس وقت نماز کا آغاز کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ (نخعی) نے فرمایا میرے خیال میں تو ہمارے باپ نے صرف اسی ایک دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو انہوں نے اسے کیسے یاد کرلیا اور عبداللہ نے اسے آپ سے یاد نہ کیا۔ پھر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا رفع یدین صرف نماز کے شروع میں ہی ہے۔ اس حدیث کو دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

401- وَعَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ فِىْ جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

قَالَ النِّيْمَوِىُّ لَمْ يُصِبْ مَنْ جَزَمَ بِاَنَّهٗ لَا يَثْبُتُ شَىْءٌ فِىْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُوْدِ وَمَنْ ذَهَبَ اِلٰى نَسْخِهٖ فَلَيْسَ لَهٗ دَلِيْلٌ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا مِثْلَ دَلِيْلِ مَنْ قَالَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِىْ غَيْرِ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ .

★★ حضرت یحیٰ بن ابو اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دو سجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا۔ اسے امام بخاری علیہ الرحمہ نے جزء رفع الیدین میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

اس کتاب کے مرتب علامہ نیموی فرماتے ہیں وہ لوگ درستگی کو نہیں پہنچے جنہوں نے یہ یقین کرلیا کہ سجدے کے لئے رفع یدین کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں اور جنہوں نے اس کے منسوخ ہونے کا قول کیا ہے اس کے پاس ان کے نسخ پر سوائے اس کے اور کوئی دلیل نہیں جیسی کہ اس شخص کی دلیل ہے جنہوں نے کہا تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں ہے۔

رفع یدین کرنے کی ممانعت کا بیان

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تم کو سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح نماز میں رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں نماز سکون کے ساتھ پڑھا کرو۔ پھر دوبارہ تشریف لائے تو ہم کو متفرق حلقوں میں بیٹھے ہوئے دیکھا پھر آپ نے فرمایا: کہ تم متفرق طور پر کیوں بیٹھے ہو، تم اس طرح صف کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے سامنے صف بناتے ہیں آپ نے فرمایا: وہ پہلے پہلی صف پوری کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۸۱، قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث میں بڑی وضاحت کے ساتھ موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور اہل علم کے لئے یہ قانون بیان کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ تمام علمائے اصول حدیث کے نزدیک یہ تسلیم شدہ قاعدہ ہے کہ جب کسی قولی حدیث اور فعلی حدیث میں تقابل آجائے تو فعلی حدیث کو چھوڑ کر قولی حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ ہم نے رفع یدین کے منسوخ ہونے پر قولی حدیث بیان کردی ہے۔ جب کہ رفع یدین کرنے والے بیچارے رفع یدین پر قیامت تک بھی ایک بھی قولی حدیث بیان نہیں کر سکتے۔ لہٰذا انہیں چاہیے کہ وہ رفع یدین ترک کرتے ہوئے بغیر رفع یدین کے نماز پڑھا کریں۔ ہم انصاف کی دعوت دیتے ہیں کہ ضد کو

۴۰۱۔ جزء رفع الیدین للبخاری مترجم ص ۶۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

چھوڑ کر عدل پسندی کا مظاہرہ کریں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے شروع ہوتے وقت کندھوں تک رفع یدین کرتے اور رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اور نہ دوسجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے تھے۔ (المسند، ج۲،ص۲۷۷، بیروت)

بَابُ تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِيْ غَيْرِ الْاِفْتِتَاحِ

تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین ترک کرنے کا بیان

رفع یدین کے ترک پر دلائل کا بیان

402- عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز نہ پڑھاؤں؟ پھر انہوں نے نماز پڑھائی تو سوائے پہلی مرتبہ کے رفع یدین نہیں کیا۔ اسے اصحاب ثلاثہ نے روایت کیا اور یہ صحیح حدیث ہے۔

403- وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَهُوَ اَثَرٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا وہ صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے۔ اسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو بکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور یہ صحیح اثر ہے۔

404- وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کی پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے۔ پھر اس کے بعد رفع یدین نہ کرتے اسے طحاوی ابوبکر بن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

۴۰۲۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ج ۱ ص ۱۰۹، ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب رفع الیدین عند الرکوع ج ۱ ص ۵۹، نسائی کتاب الصلوٰۃ باب رفع الیدین والرخصۃ فی ترک ذلک ج ۱ ص ۱۶۱

۴۰۳۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التکبیرات ج ۱ ص ۱۵۶، مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوٰۃ باب من کان یرفع یدیہ فی اوّل تکبیرۃ ثم لا یعود ج ۱ ص ۲۳۷

۴۰۴۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التکبیرات ج ۱ ص ۱۵۴، مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب من کان یرفع یدیہ الخ ج ۱ ص ۲۳۶، سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوٰۃ من لم یذکر الرفع الا عند الافتتاح ج ۲ ص ۸۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

405- وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَ سَنَدُهٗ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ نماز کی صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ' ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے معرفت میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

406- وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِي الْاِفْتِتَاحِ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ ۔

★★ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سوائے آغاز کے نماز کی کسی چیز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اسے طحاوی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل جید ہے۔

407- وَعَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَصْحَابُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ اِلَّا فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ قَالَ وَكِيْعٌ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔ قَالَ النِّيْمَوِيُّ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مُخْتَلِفُوْنَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَمَّا الْخُلَفَاءُ الْاَرْبَعَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمْ يَثْبُتْ عَنْهُمْ رَفْعُ الْاَيْدِيْ فِيْ غَيْرِ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

★★ حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب صرف نماز کے آغاز میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اس حدیث کے راوی وکیع فرماتے ہیں پھر نہیں اٹھاتے تھے۔ اس حدیث کو ابوبکر رضی اللہ عنہ بن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ نیموی فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد والوں نے اس مسئلے میں اختلاف کیا ہے لیکن خلفائے اربعہ سے سوائے تکبیر تحریمہ کے ہاتھوں کو اٹھانا ثابت نہیں اللہ ہی درست بات کو زیادہ جاننے والا ہے۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالرَّفْعِ

رکوع' سجدے اور اٹھنے کے لئے تکبیر کہنے کا بیان

رکوع وسجود میں جاتے ہوئے تکبیر کہنے کا بیان

408- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ

۴۰۵. طحاوی کتاب الصلوٰة باب التکبیرات ج ۱ ص ۱۵۵' مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلوٰة باب من کان یرفع یدیه ۔ الخ ج ۱ ص ۲۳۷' معرفة السنن والآثار کتاب الصلوٰة ج ۲ ص ۴۲۹

۴۰۶. طحاوی کتاب الصلوٰة باب التکبیرات ج ۱ ص ۱۵۶' مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلوٰة باب من کان یرفع یدیه ۔ الخ ج ۱ ص ۲۳۶

۴۰۷. مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلوٰة باب من کان یرفع یدیه ۔ الخ ج ۱ ص ۲۳۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنا شروع کرتے تو قیام کے وقت تکبیر کہتے پھر جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے۔ پھر جب رکوع سے اپنی پشت مبارک اٹھاتے تو سمع الله لمن حمده کہتے پھر حالت قیام میں ربنا لك حمد کہتے پھر جب سجدے میں جاتے تکبیر کہتے پھر جب اپنا سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر سجدے کے وقت تکبیر کہتے پھر سجدہ سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر تمام رکعات میں ایسا ہی کرتے۔ حتیٰ کہ نماز پوری فرماتے اور دو رکعت کے بعد جب تشہد سے فارغ ہوتے تو پھر تکبیر کہتے۔

رکوع و سجود کے وقت تکبیر کہنے میں علماء وفقہاء کے عمل کا بیان

عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر کہتے تھے جب بھی جھکتے اٹھتے کھڑے ہوتے یا بیٹھتے اور ابوبکر عمر بھی اسی طرح کیا کرتے تھے اس باب میں حضرت ابوہریرہ حضرت انس حضرت ابن عمر ابومالک اشعری ابوموسیٰ عمران بن حصین وائل بن حجر اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن مسعود حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ کرام کا ان میں سے ابوبکر عمر اور عثمان اور حضرت علی وغیرہ بھی ہیں یہی قول ہے تابعین عام فقہاء اور علماء کا ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 244)

409- وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

★★ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تو ہر دفعہ جب جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے پس جب نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نماز پڑھنے والا ہوں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

410- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى لَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ وَحِيْنَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۰۸۔ بخاری کتاب الاذان باب التکبیر اذا قام من السجود ج ۱ ص ۱۰۹' مسلم کتاب الصلوٰة باب اثبات التکبیر فی کل خفض الخ ج ۱ ص ۱۶۹

۴۰۹۔ بخاری کتاب الاذان باب اتمام التکبیر فی الرکوع ج ۱ ص ۱۰۹

۴۱۰۔ بخاری کتاب الاذان باب یکبر وھو ینهض من السجدتین ج ۱ ص ۱۱۴

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت سعید بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابوسعید نے نماز پڑھائی اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت جہراً تکبیر کہتے اور جب سجدہ کیا اور جب سجدے سے سر اٹھایا اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

411- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ رَفْعٍ وَّخَفْضٍ وَّقِیَامٍ وَّقُعُوْدٍ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمَذِیُّ وَصَحَّحَہٗ۔

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں نیچے جھکتے اور اوپر اٹھتے وقت اور قیام وقعود کے وقت تکبیر کہتے اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ میں بیان کیا۔

412- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ ثَلَاثٌ کَانَ یَفْعَلُھُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکَھُنَّ النَّاسُ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ مَدًّا وَّکَانَ یَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ ھُنَیَّۃً وَّکَانَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ۔ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تین چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے انہیں چھوڑ دیا۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اونچا کر کے اٹھاتے اور قراءت سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہرتے اور ہر جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے اسے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین نہ کرنے کا بیان

علقمہ سے روایت ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ نے نماز پڑھی اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا اس باب میں براء بن عازب سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود حسن ہے اور یہی قول ہے صحابہ وتابعین میں سے اہل علم کا اور سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 248)

بَابُ ھَیْئَاتِ الرُّکُوْعِ

رکوع کی حالتوں کا بیان، رکوع کے لغوی وفقہی مفہوم کا بیان

رکوع کے لغوی معنی ہیں جھکنا یا پیٹھ ٹیڑھی کرنا۔ اصطلاح میں کبھی عاجزی وپستی کو بھی رکوع کہا جاتا ہے اور کبھی پوری رکعت کو بلکہ پوری نماز کو بھی رکوع کہہ دیتے ہیں، رب فرماتا ہے: "وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ" ۔حق یہ ہے کہ پچھلی امتوں کی نمازوں

٤١١۔ مسند احمد ج ۱ ص ۳۸٦' نسائی کتاب الافتتاح باب التکبیر للسجود ج ۱ ص ۱٦٤' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی التکبیر عند الرکوع والسجود ج ۱ ص ٥٩

٤١٢۔ نسائی کتاب الافتتاح باب رفع الیدین مدا ج ۱ ص ۱٤۱۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

میں رکوع نہ تھا، رکوع صرف اسی امت کی نماز سے مختص ہے۔ رب نے حضرت مریم علیہا السلام سے فرمایا: "وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ" وہاں رکوع بمعنی خضوع وانکسار ہے۔ رکوع ہر رکعت کا رکن ہے کہ رکوع مل جانے سے رکعت مل جاتی ہے۔

413- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِيْ أَبِيْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

☆☆ حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بند کیا پھر انہیں اپنی دونوں رانوں کے درمیان رکھ دیا تو میرے والد نے مجھے منع کیا اور فرمایا ہم ایسا کرتے تھے پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا اور حکم دیا گیا تو ہم اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔ اسے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

حالت رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا بیان

ابوعبدالرحمن سلمی کہتے ہیں کہ ہم سے عمر بن خطاب نے فرمایا تمہارے لئے گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے لہٰذا تم گھٹنوں کو پکڑو اس باب میں حضرت سعد بن انس ابوحمید ابواسید سہل بن سعد محمد بن مسلمہ اور ابومسعود سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر حسن صحیح ہے اور اسی پر صحابہ تابعین اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے۔

اور اس میں کوئی اختلاف نہیں البتہ ابن مسعود اور ان کے بعض اصحاب کے متعلق ہے کہ وہ تطبیق کرتے تھے تطبیق اہل علم کے نزدیک منسوخ ہو چکی ہے حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ ہم تطبیق کیا کرتے تھے پھر اس سے روک دیا گیا اور یہ حکم دیا گیا کہ ہم ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔ (جامع ترمذی: جلداول: حدیث نمبر 249)

414- وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَكَعَ فَجَافٰى يَدَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ مِنْ وَرَاءِ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت ابومسعود عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو (بغلوں سے) دور رکھا اور دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے اور اپنی انگلیاں اپنے گھٹنوں کے آگے کشادہ رکھیں اور فرمایا میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ' نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

۴۱۳۔ بخاری کتاب الاذان باب وضع الاکف علی الرکب فی الرکوع ج ۱ ص ۱۰۹' مسلم کتاب المساجد باب الندب الی وضع الایدی ج ۱ ص ۲۰۲' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی وضع الیدین علی الرکبتین فی الرکوع ج ۱ ص ۵۹' نسائی کتاب الافتتاح باب التطبیق ج ۱ ص ۱۵۹' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب تضریع ابواب الرکوع والسجود۔ الخ ج ۱ ص ۲۶' ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ باب وضع الیدین علی الرکبتین ص ۶۳

۴۱۴۔ مسند احمد ج ۴ ص ۱۲۰' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود ج ۱ ص ۱۲۶' نسائی کتاب الافتتاح باب مواضع اصابع الیدین فی الرکوع ج ۱ ص ۱۵۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حالت رکوع میں پسلیوں کو الگ رکھنے کا بیان

محمد بن مسلمہ فرماتے ہیں کہ ابوحمید ابواسید سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ ایک جگہ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا تذکرہ شروع کیا ابوحمید نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع میں اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پکڑا ہوا ہے اور نیز کمان کی تانت کی طرح کس کر رکھتے اور پسلیوں سے علیحدہ رکھتے اس باب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث انس صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ آدمی رکوع وسجود میں اپنے ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 251)

415- وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَکَعَ لَوْصُبَّ عَلٰی ظَھْرِہٖ مَآءٌ لَاسْتَقَرَّ . رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَالْاَوْسَطِ وَقَالَ الْھَیْثَمِیُّ رِجَالُہٗ ثِقَاتٌ

★★ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو اگر آپ کی پشت مبارک پر پانی ڈال دیا جاتا تو وہ ٹھہر جاتا۔ اسے امام طبرانی رحمہ اللہ نے کبیر اور اوسط میں بیان کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

رکوع وسجود کرنے کا بیان

اس کے بعد تکبیر کہے اور رکوع کرے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے اور اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو کھلا رکھے گا اور پیٹھ کو ہموار رکھے گا اور اپنے سر کو نہ تو پیٹھ سے زیادہ اوپر اٹھائے اور نہ پیٹھ سے زیادہ نیچے جھکائے اور اپنے رکوع میں تین دفعہ سبحان ربی العظیم کہے اور یہ اس کا ادنیٰ درجہ ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے سر کو اٹھائے گا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا اور مقتدی ربنا لک الحمد کہے گا پھر جب سیدھا کھڑا ہو جائے تو تکبیر کہے اور سجدہ کرے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھے اور اپنے چہرے کو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھے اور ناک اور پیشانی دونوں کے ساتھ سجدہ کرے اب اگر اس نے ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ سجدہ کرنے کو کافی سمجھا۔

حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ بھی جائز ہے اور صاحبین نے فرمایا کہ کسی مجبوری کے بغیر صرف ناک کے ساتھ سجدہ کرنا کافی سمجھا جائز نہیں ہے پس اگر اس نے اپنی پگڑی کے پیچ یا اپنے زائد کپڑے پر سجدہ کیا تو یہ جائز ہے اور اپنی بغلوں کو ظاہر کرے کھلا رکھے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے دور رکھے اور اپنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ شریف کی طرف متوجہ کرے اور اپنے سجدے میں تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے یہ اس کا سب سے کم درجہ ہے پھر اپنے سر کو اٹھائے تکبیر کہتے ہوئے اور جب بیٹھنے کی حالت پر مطمئن ہو جائے تو تکبیر کہے اور سجدہ کرے پھر جب آرام کے ساتھ سجدہ کر لے تو تکبیر کہتے ہوئے دونوں پاؤں کے درمیانی حصہ پر کھڑا ہو اور (اٹھتے ہوئے) نہ تو بیٹھے اور نہ اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھے

٤١٥ المعجم الاوسط ج ٦ ص ٣١٦، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب صفۃ الرکوع نقلًا عن الطبرانی فی الکبیر وابی یعلی ج ٢ ص ١٢٣

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اور دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح ہی امور سر انجام دے مگر یہ کہ ثناء اور تعوذ نہ پڑھے اور نہ ہی پہلی تکبیر کے علاوہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ (ہدایہ کتاب صلوٰۃ، بیروت)

رکوع میں کمر سیدھی نہ رکھنے والے کا بیان

ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں کرتا اس باب میں حضرت علی بن شیبان انس ابو ہریرہ اور رفاعہ زرقی سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو مسعود انصاری حسن صحیح ہے اور اس پر صحابہ اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے کہ آدمی رکوع اور سجدہ میں کمر کو سیدھا رکھے۔

امام شافعی احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جو آدمی رکوع اور سجود میں اپنی کمر کو سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی بنا پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں رکوع اور سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور ابو مسعود انصاری بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

(جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 255)

بَابُ الْاِعْتِدَالِ وَالطَّمَانِيْنَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدہ میں اعتدال کا بیان، اعتدال ارکان کا بیان

416- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰی كَمَا كَانَ صَلّٰی ثُمَّ جَاءَ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا عَلِّمْنِیْ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک (اعرابی) شخص نے آکر نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ پس وہ شخص لوٹ گیا اور اس نے اسی طرح نماز پڑھی جس طرح پہلے پڑھی تھی پھر وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا

٤١٦۔ بخاری کتاب الاذان باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لا یتم رکوعہ بالاعادۃ ج ۱ ص ۱۰۹، مسلم کتاب الصلوٰۃ باب وجوب قرأۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ الخ ج ۱ ص ۱۷۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اورسلام کیا تو آپ نے فرمایا وعلیک السلام پھر فرمایا لوٹ جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔اس طرح تین بار ہوا پھر اس آدمی نے کہا مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا مجھے سکھلایئے تو آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر قرآن کا جو حصہ تمہارے لیئے آسان ہو پڑھو پھر رکوع کرو حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کرلو پھر رکوع سے سر اٹھاؤ حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے اپنا سر اٹھاؤ حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کرلو پھر نماز کی ہر رکعت اسی طرح پڑھو۔اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

اطمئنان سے متعلق فقہی مذاہب

طمانیت کا مطلب یہ ہے کہ رکوع یا سجود وغیرہ میں اس طرح پوری دلجمعی اور سکون خاطر کے ساتھ ٹھہرا جائے کہ بدن کے تمام جوڑ اپنی جگہ اختیار کرلیں اور ان ارکان میں جو تسبیحات پڑھی جاتی ہیں وہ پورے اطمینان کے ساتھ پڑھی جائیں۔رکوع و سجود وغیرہ میں طمانیت فرض ہے یا واجب؟: حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد اور حضرت امام ابویوسف رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اس حدیث کے پیش نظر رکوع، سجود، قومہ اور جلسہ میں طمانیت کی فرضیت کے قائل ہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطمینان کے فقدان کی بناء پر نماز کی نفی فرمائی ہے اور یہ چیز فرضیت کی علامت ہے کہ ایک فعل اس کے نہ ہونے سے منتفی اور باطل ہو جائے لہٰذا یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے ارکان میں آرام و سکون کو اختیار نہ کیا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی جس کا اعادہ ضروری ہوگا۔حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک رکوع و سجود میں طمانیت واجب ہے اور قومہ و جلسہ میں سنت ہے یہ حضرات اس حدیث کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ یہاں نماز کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ نماز کے کمال کی نفی مراد ہے کیونکہ اس حدیث کے آخری الفاظ جو ابوداؤد، جامع ترمذی اور سنن نسائی میں منقول ہیں یہ ہیں کہ " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے فرمایا کہ "اگر تم نے اسے (یعنی طمانیت کو) پورا کیا تو تمہاری نماز مکمل ہوئی اور اس میں سے تم نے جو کچھ کم کیا تو تم نے اپنی نماز ناقص کی۔لہٰذا اس طرح کا حکم وجوب اور سنت کی علامت ہے کہ اس کے بغیر فعل ناقص و ناتمام ہوتا ہے۔لہٰذا معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو نماز کا اعادہ کرنے کا حکم اس لئے نہیں دیا تھا کہ اس کی نماز سرے سے ہوئی ہی نہیں تھی بلکہ اس اعادہ کے حکم کا مطلب یہ تھا کہ نماز پورے کمال اور بغیر کسی کراہیت و نقصان کے ادا ہونی چاہئے۔اور اگر طمانیت فرض ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو شروع ہی میں منع کر کے نماز پڑھنے سے روک دیتے اور اس کو بغیر فرائض کے نماز نہ پڑھنے دیتے۔

417– عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهُ وَبَيْنَ

۴۱۷۔ بخاری کتاب الاذن باب حد اتمام الرکوع۔ الخ ج ۱ ص ۱۰۹ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب اعتدال ارکان الصلوٰۃ وتخفیفها فی تمام ج ۱ ص ۱۸۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کا رکوع اور سجدہ اور دو سجدوں کے درمیان وقفہ اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے سوائے قیام اور قعود کے (اپنی حیثیت کے اعتبار سے) یہ تمام افعال برابر ہوتے تھے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

418– وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى قَرِيْبًا مِّنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَنَحْوِ مَا صَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا شِئْتَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَّ فَمَكِّنْ لِّسُجُوْدِكَ فَاِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَّسَجْدَةٍ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص آیا درانحالیکہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے تو اس نے آپ کے قریب نماز پڑھی۔ پھر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی نماز کا اعادہ کر بے شک تیری نماز نہیں ہوئی۔ اس نے پھر اسی طرح نماز پڑھی۔ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی نماز لوٹاؤ بے شک تیری نماز نہیں ہوئی تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے سکھلایئے تو آپ نے فرمایا جب تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو تو تکبیر کہہ پھر سورۃ فاتحہ پڑھ پھر (قرآن میں سے) جو چاہو پڑھو پس جب تو رکوع کرے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی پشت کو پھیلا کر اطمینان سے رکوع کر جب تو (رکوع) سے اپنا سر اٹھائے تو اپنی پشت کو سیدھا کر حتیٰ کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں کی طرف لوٹ جائیں پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر جب تو (سجدہ سے) اپنا سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا پھر ایسا تو ہر رکعت اور ہر سجدہ میں کر۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

419– وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَاُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا وَلَا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَلَا فِي السُّجُوْدِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ .

---

٤١٨. مسند احمد ج ٤ ص ٣٤٠

٤١٩. مسند احمد ج ٥ ص ٣١٠' المعجم الكبير للطبراني ج ٣ ص ٢٤٢' مستدرك حاكم كتاب الصلوة باب نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نقرة الغراب ج ١ ص ٢٢٩' مجمع الزوائد باب ما جاء في الركوع والسجود ج ٢ ص ١٢٠

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے سب سے برا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ نماز میں کیسی چوری کرتا ہے تو آپ نے فرمایا وہ نماز کا رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتا اور رکوع اور سجدے میں اپنی پشت سیدھی نہیں رکھتا۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

420- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنَ الْوَفْدِ قَالَ خَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ فَلَمَحَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنِهِ رَجُلًا لَا يُقِيْمُ صَلٰوتَهُ يَعْنِي صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور یہ بھی وفد میں سے تھے کہ ہم نکلے حتی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے اپنی آنکھ کے کنارے سے دیکھا ایک شخص نماز درست نہیں پڑھ رہا تھا۔ یعنی رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا تھا۔ پس جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت اس شخص کی کوئی نماز نہیں جو رکوع اور سجدہ میں اپنی پشت سیدھی نہیں رکھتا۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح۔

421- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَجْدَةٌ مِّنْ سُجُوْدِ هٰؤُلَاءِ اَطْوَلُ مِنْ ثَلَاثِ سَجَدَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے سجدوں میں سے ایک سجدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سجدوں کے برابر ہے اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

422- وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ اَمَّنَا فَلْيُتِمِّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَاِنَّ فِيْنَا الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَعَابِرَ سَبِيْلٍ وَذَا الْحَاجَةِ هٰكَذَا كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص ہماری امامت کرائے تو اسے چاہیے کہ وہ رکوع اور سجدہ پورا پورا کرے کیونکہ ہم میں کمزور بوڑھے مسافر اور ضرورت مند لوگ موجود ہوتے ہیں ہم اسی طرح رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

٤٢٠. ابن ماجة كتاب الصلوٰة باب الركوع في الصلوٰة ص ٦٣

٤٢١. مسند احمد ص ١٠٦

٤٢٢. مسند احمد ج ٤ ص ٢٥٧

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدے میں کیا کہا جائے

423- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِي رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِي سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْآخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے رکوع کیا اور رکوع میں فرمایا سبحان ربی العظیم پاک ہے میرا رب عظمت والا اور اپنے سجدے میں فرمایا۔ پاک ہے میرا رب جو بلند و بالا ہے۔ اس کو امام نسائی رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

424- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْهَا فِي رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى قَالَ اجْعَلُوْهَا فِي سُجُوْدِكُمْ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ فسبح باسم ربك العظيم نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ اس کو رکوع میں کہا کرو اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى نازل ہوئی تو فرمایا اس کو اپنے سجدے میں رکھ دو اس کو احمد ابوداؤد و ابن ماجہ حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

425- وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ فِي رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثًا وَفِي سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا . رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع میں تین بار سبحان ربی العظیم کی تسبیح کرتے اور اپنے سجدے میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کی تسبیح کرتے۔ اس کو امام بزار رحمہ اللہ اور طبرانی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

رکوع وسجود میں طاق مرتبہ تسبیح پڑھنے کا بیان

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین مرتبہ (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ) پڑھے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ اس کی کم سے کم مقدار ہے اور جب سجدہ کرے تو تین مرتبہ

٤٢٣. نسائی كتاب الافتتاح باب الذكر في الركوع ج ١ ص ١٦٠

٤٢٤. مسند احمد ج ٤ ص ١٥٥، ابو داؤد كتاب الصلوة باب ما يقول الرجل في ركوعه و سجوده ج ١ ص ١٢٦، ابن ماجة كتاب الصلوة باب التسبيح في الركوع والسجود ص ٦٤، مستدرك حاكم كتاب الصلوة باب ان النبي صلى الله عليه وسلم كانا اذا ركع فرج بين اصابعه ج ١ ص ٢٢٥، صحيح ابن حبان كتاب الصلوة ج ٤ ص ١٨٥

٤٢٥. كشف الاستار عن زوائد البزار ج ١ ص ٢٦٢، مجمع الزوائد ج ٢ ص ١٢٨

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلَی) کہے اس کا سجدہ پورا ہوگیا اور یہ اس کی کم سے کم مقدار ہے اس باب میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے امام ابوعیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن مسعود کی حدیث کی سند متصل نہیں ہے اس لئے کہ عون بن عبداللہ بن عتبہ کی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ رکوع اور سجدے میں کم از کم تین تسبیحات پڑھنا مستحب ہے اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ امام کے لئے کم از کم پانچ مرتبہ تسبیحات پڑھنا مستحب ہے تاکہ نمازی تین تسبیحات پڑھ سکیں اور اسی طرح کہا ہے اسحاق بن ابراہیم نے بھی۔(جامع ترمذی: جلداول: حدیث نمبر 252)

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

رکوع سے جب سر اٹھائے تو کیا کہے

426- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو قیام کے وقت تکبیر کہتے پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے پھر جب رکوع سے اپنی پشت مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر قیام کی حالت میں ربنا لك الحمد کہتے۔

اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

427- وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا لك الحمد کہو پس بے شک جسکا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

---

٤٢٦. بخاری كتاب الاذان باب التكبير اذا قام من السجود ج ١ ص ١٠٩، مسلم كتاب الصلوة باب اثبات التكبير في كل خفض ورفع ج ١ ص ١٦٩

٤٢٧. بخاری كتاب الاذان باب فضل اللهم ربنا ولك الحمد ج ١ ص ١٠٩، مسلم كتاب الصلوة باب التسميع والتحميد والتامين ج ١ ص ١٧٦

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مقتدی کا ربنا لک الحمد کہنے میں فقہی مذاہب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب امام (سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ) کہے تو تم (رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ) کہو کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگیا اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کردیے گئے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہ وتابعین میں سے بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ امام (سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ) کہے تو مقتدی (رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ) کہیں اور امام احمد کا بھی یہی قول ہے ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مقتدی بھی امام کی طرح ہی کہے (سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ) اور امام شافعی اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 257)

428- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سے گر پڑے اور آپ کی دائیں جانب زخمی ہوگئی۔ ہم آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو نماز کا ٹائم ہو چکا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی تو ہم نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو فرمایا امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو بھی رکوع کرو اور جب وہ اٹھے تم بھی اٹھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنالک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

ربنا لک الحمد آہستہ آواز کہنے میں اتفاق مذاہب اربعہ

"ربنا لک الحمد" کو بالجہر پڑھنے کا رواج ماضی قریب میں ہوا ہے، اور وہ بھی صرف ایک جماعت اور ان میں بھی صرف چند ہی لوگوں کے بیچ، اس کے برخلاف حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنابلہ، اور دیگر تمام فرقوں کے یہاں اس مسئلہ کا نام ونشان تک نہیں ہے، سلف صالحین، صحابہ وتابعین کے ادوار میں اس مسئلہ کا کوئی سراغ نہیں ملتا، عہد صحابہ سے لیکر عصر حاضر تک حدیث وفقہ اور تفسیر قرآن کا جتنا مطبوعہ اور غیر مطبوعہ ذخیرہ موجود ہے کسی میں بھی اس مسئلہ کی جانب ادنیٰ اشارہ تک نہیں، قرآن کے بعد سب سے معتبر کتاب "صحیح بخاری" ہے، اس میں ہمیں یہ ابواب تو نظر آتے ہیں: "باب جهر الامام بالتامين"، "باب جهر المأموم بالتامين" مگر "باب الجهر باللهم ربنا لك الحمد" یعنی دعاء قومہ کو بلند آواز سے پڑھنا، اس کے اثبات میں کوئی

۴۲۸. بخاری کتاب الاذان باب ایجاب التکبیر وافتتاح الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۰۱، مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ایتمام المأموم بالامام ج ۱ ص ۱۷۶

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

باب نظر نہیں آتا، حالانکہ دعائے قومہ میں جہر کے قائلین جن احادیث سے استدلال کرتے ہیں وہ صحیح بخاری میں موجود ہیں۔

حیرت ہے کہ امام بخاری جن کے بارے میں "امام الدنیا فی فقہ الحدیث" اور "فقہ البخاری فی تراجمہ" کہا گیا ہے، ان کے ذہن کی رسائی بھی اس مسئلہ تک نہ ہو سکی جسے آج پیدا کیا جا رہا ہے، امام بخاری پر کیا موقوف دنیا کے کسی محدث نے بھی دعاء قومہ میں جہر کا فتویٰ نہیں دیا ہے، عصر حاضر کے ناصر الدین الالبانی ہیں انہوں نے صفۃ صلوٰۃ پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے، اس کتاب میں یہ مسئلہ تو مل جائے گا کہ "آمین بآواز بلند کہنا چاہئے" مگر "ربنا لک الحمد" بلند آواز سے پڑھنا، اس کا بیان کیا نام ونشان تک نہ ملے گا، بلکہ "اصل صفۃ الصلوٰۃ" کی بعض کی عبارات سے لگتا ہے کہ علامہ البانی کے نزدیک ربنا لک الحمد کا آہستہ پڑھنا متفق علیہ مسئلہ ہے۔ (اصل صفۃ الصلوٰۃ: ج ۲ ص ۶۷۸)

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ الْاِنْحِطَاطِ لِلسُّجُوْدِ

سجدہ کے لئے جھکتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنے کا بیان

429– عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا یَبْرُكْ كَمَا یَبْرُكُ الْبَعِیْرُ وَلْیَضَعْ یَدَیْهِ ثُمَّ رُكْبَتَیْهِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ وَهُوَ حَدِیْثٌ مَعْلُوْلٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جیسے کہ اونٹ بیٹھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو رکھے پھر وہ گھٹنوں کو رکھے اسے امام احمد رحمہ اللہ اور اصحاب ثلاثہ نے روایت کیا اور یہ معلول حدیث ہے۔

430– وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ یَضَعُ یَدَیْهِ قَبْلَ رُكْبَتَیْهِ . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَالطَّحَاوِیُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ خُزَیْمَةَ وَصَحَّحَهُ وَهُوَ مَعْلُوْلٌ .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ رکھتے اس کو دارقطنی طحاوی حاکم اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے اور صحیح قرار دیا اور یہ معلول حدیث ہے۔

سجدے میں جانے کے سنت طریقے کا بیان

حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ

---

۴۲۹. مسند احمد ج ۲ ص ۳۸۱' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی وضع الیدین قبل الرکبتین فی السجود باب اخر منہ ج ۱ ص ۶۱' سنن نسائی کتاب الافتتاح باب اوّل ما یصل الی الارض من الانسان فی سجودہ ج ۱ ص ۱۶۵' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب کیف یضع رکبتیہ قبل یدیہ ج ۱ ص ۱۲۲

۴۳۰. دار قطنی کتاب الصلوٰۃ باب ذکر الرکوع والسجود. الخ ص ۳۴۴' طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب مایبدأ بوضعہ ج ۱ ص السجود. الخ ج ۱ ص ۱۷۴' صحیح ابن خزیمۃ کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۳۱۹' مستدرک حاکم کتاب الصلوٰۃ باب القنوت فی الصلوٰۃ فی الخمس ج ۱ ص ۲۲۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

علیہ وسلم سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو پہلے اپنے دونوں گھٹنے (زمین پر) ٹیکتے اور پھر دونوں ہاتھ رکھتے اور جب سجدے سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر دونوں گھٹنے اٹھاتے۔ (ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، دارمی)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کا مسلک بھی یہی ہے کہ سجدہ کرتے وقت پہلے دونوں گھٹنے زمین پر ٹیکنے چاہئیں اس کے بعد دونوں ہاتھ رکھے جائیں اسی طرح سجدے سے اٹھتے وقت پہلے دونوں ہاتھ اور پھر دونوں گھٹنے اٹھانے چاہئیں ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سجدے سے) گھٹنوں کے بل اٹھتے تھے اور اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر ٹیکتے تھے۔

علماء نے اعضاء سجدہ کو زمین پر رکھنے کے سلسلے میں ایک اصول متعین کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اعضاء سجدہ کو زمین پر ٹیکنا زمین کے قرب کے اعتبار سے ہے یعنی جو عضو زمین سے زیادہ قریب ہو اسے پہلے زمین پر رکھا جائے اسی ترتیب سے تمام عضو رکھے جائیں اور سجدے سے اٹھتے وقت اس کا عکس ہونا چاہئے۔ یعنی جو عضو زمین سے سے زیادہ قریب ہو اسے سب سے بعد میں اٹھانا چاہئے۔

زمین پر ناک اور پیشانی ٹیکنے کے سلسلے میں مسئلہ تو یہ ہے کہ ناک اور پیشانی یہ دونوں عضو کے حکم میں ہیں کہ دونوں عضو ایک ساتھ زمین پر ٹیکنے چاہئیں لیکن بعض حضرات کا قول یہ بھی ہے کہ ناک زمین سے زیادہ قریب ہے اس لیے پہلے ناک رکھی جائے اس کے بعد پیشانی ٹیکی جائے۔

علامہ شمنی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ سجدے میں جاتے وقت اگر کسی عذر مثلاً موزے وغیرہ کی بناء پر گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھنا دشوار ہو تو پہلے دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک لیے جائیں اس کے بعد دونوں گھٹنے رکھے جائیں۔

سجدے میں پہلے ہاتھ یا گھٹنے زمین پر رکھنے میں مذاہب اربعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی جب سجدہ کرے تو وہ اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اسے چاہئے کہ اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے۔

(ابوداؤد، سنن نسائی، دارمی، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 863)۔

اور ابوسلیمان خطابی نے کہا ہے کہ حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اس حدیث سے زیادہ (صحیح) ثابت ہے چنانچہ کہا گیا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔

اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اونٹ زمین پر بیٹھنے کے وقت اپنے دونوں گھٹنے زمین پر پہلے رکھتا ہے۔ اس طرح سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے زمین پر نہ ٹیکے جائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی بیٹھک سے مشابہت دی ہے باوجود یہ کہ اونٹ بیٹھتے وقت زمین پر پاؤں رکھنے سے پہلے ہاتھ رکھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کا گھٹنا پاؤں میں ہوتا ہے اور جانور کا گھٹنا ہاتھ میں ہوتا ہے لہٰذا جب کوئی آدمی سجدے میں جاتے وقت زمین پر پہلے گھٹنے رکھے گا تو اونٹ کے بیٹھنے سے مشابہت ہوگی۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بہر حال۔ یہ حدیث اوپر کی حدیث کے مخالف ہے کیونکہ پہلی حدیث تو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پہلے گھٹنے زمین پر ٹیکے جائیں اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ہاتھ زمین پر رکھے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کے ہاں اختلاف ہے چنانچہ جیسا کہ اوپر کی حدیث کی تشریح میں بتایا جا چکا ہے جمہور علماء حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اوپر کی حدیث پر جو حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے عمل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر ٹیکے جائیں۔

حضرت امام مالک اور اوزاعی رحمہما اللہ تعالیٰ علیہم اور کچھ دوسرے علماء حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پہلے زمین پر دونوں ہاتھ ٹیکے جائیں۔

ان دونوں احادیث کے بارے میں علماء لکھتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت سے حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اوپر والی حدیث زیادہ صحیح، قوی تر اور مشہور تر ہے اور حفاظ حدیث کی ایک جماعت نے اس حدیث کو مرتبہ صحت پر پہنچا کر اسے ترجیح دی ہے اور فن حدیث کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دو حدیثیں ایک دوسرے کے مخالف ہوتی ہیں تو عمل قوی تر اور صحیح تر پر کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض علماء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کو حضرت وائل کی روایت سے منسوخ قرار دیا ہے۔

نیز ایک روایت میں حضرت ابن خزیمہ سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو (سجدے کی) ابتدا گھٹنے سے کرتے تھے یعنی پہلے گھٹنوں کو زمین پر ٹیکتے تھے۔ انہی وجوہات کی طرف مولف مشکوٰۃ نے قال ابوسلیمان الخ کہہ کر اشارہ کیا ہے۔

بَابُ وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْاِنْحِطَاطِ لِلسُّجُوْدِ

431- عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ . رَوَاهُ الاربعة وابْنُ خُزَيْمَةَ وابن حبان وابن السكن وحسنه التِّرْمَذِيُّ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ سجدہ فرماتے تو دونوں ہاتھ رکھنے سے پہلے اپنے گھٹنے رکھتے اور جب اٹھتے تو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اس کو اصحاب اربعہ ابن حبان اور ابن سکن نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا۔

۴۳۱۔ ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء في وضع اليدين قبل الركبتين ج ۱ ص ۶۱، ابو داؤد كتاب الصلوٰة باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه ج ۱ ص ۱۲۲، نسائي كتاب الافتتاح باب اول ما يصل الى الارض من الانسان في سجوده۔ الخ ج ۱ ص ۱۶۵، ابن ماجة كتاب الصلوٰة باب السجود ص ۶۳، صحيح ابن خزيمة كتاب الصلوٰة ج ۱ ص ۳۱۹، صحيح ابن حبان كتاب الصلوٰة ج ٤ ص ۱۹۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح

اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھا جائے اور سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھائے ہمام نے یہ حدیث عاصم سے مرسل روایت کی اور اس میں وائل بن حجر کا ذکر نہیں کیا۔

432-وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ قَالَا حَفِظْنَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ صَلٰوتِهٖ اَنَّهٗ خَرَّ بَعْدَ رُكُوْعِهٖ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَمَا يَخِرُّ الْبَعِيْرُ وَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی نماز میں یہ بات یاد رکھی کہ آپ رکوع کے بعد (سجدہ کے لئے) دونوں گھٹنوں پر بیٹھتے جیسے کہ اونٹ بیٹھتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے (زمین) پر رکھتے۔ اس کو طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ هَيْئَاتِ السُّجُوْدِ

سجدہ کی کیفیات کا بیان، سجدہ کے لغوی وفقہی مفہوم کا بیان

سجدہ لغت میں زمین پر سر رکھنے، عاجزی کرنے، سر جھکا نیکو کہتے ہیں۔ شریعت میں سات اعضاء کا زمین پر لگانا عبادت یا اطاعت کی نیت سے سجدہ کہلاتا ہے۔ سجدہ تین قسم کا ہے: سجدہ عبادت جو اللہ کو ہوتا ہے، سجدہ تعظیم جو فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو کیا، سجدہ تحیۃ جو یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو کیا۔ سجدہ عبادت غیر خدا کو شرک ہے، آخری دو سجدے اسلام میں حرام ہیں۔ خیال رہے کہ صرف سجدہ بھی عبادت ہے مگر صرف رکوع اور قیام عبادت نہیں بلکہ یہ نماز میں عبادت ہے۔ (مرقات شرح مشکوۃ، کتاب صلوۃ، پاکستان)

سجدے میں اعتدال رکھنے کا بیان

433-عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا تم سجدے میں اعتدال کرو اور تم میں سے کوئی ایک کتے کی طرح بازو نہ پھیلائے اسے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

---

٤٣٢. طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب مایبداء بوضعه فی السجود۔ الخ ج ۱ ص ۱۷۶

٤٣٣. بخاری کتاب الاذان باب لا یفترش ذراعیه فی السجود ج ۱ ص ۱۱۳' مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الاعتدال فی السجود۔ الخ ج ۱ ص ۱۹۳' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی الاعتدال فی السجود ج ۱ ص ٦٣' ابو داؤد باب صفة السجود ج ۱ ص ۱۳۰' نسائی کتاب الافتتاح باب الاعتدال فی السجود ج ۱ ص ۱٦٧' ابن ماجة کتاب الصلوٰۃ باب الاعتدال فی السجود ص ٦٤' مسند احمد ج ۳ ص ۱۱۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

434- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ میں سات اعضا پر سجدہ کروں پیشانی اور آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کے کنارے اور یہ کہ میں کپڑں اور بالوں کو نہ لپیٹوں اس کو شیخین نے روایت کیا۔

435- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

★★ حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے بازوؤں کو کھلا رکھتے حتیٰ کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آتی اسکو شیخین نے روایت کیا۔

436- وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ نِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ. رواه أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيْحِهِ.

★★ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے ناک اور پیشانی کو زمین پر لگا دیتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے دونوں کندھوں کے برابر رکھتے۔ اس کو ابوداؤد ترمذی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح قرار دیا اپنی صحیح میں۔

437- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

★★ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو دو ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کرتے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

438- وَعَنْهُ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ. رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

---

٤٣٤. بخاری کتاب الاذان باب السجود علی الانف ج ۱ ص ۱۱۲ 'مسلم کتاب الصلوٰۃ باب اعضاء السجود. الخ ج ۱ ص ۱۹۳

٤٣٥. بخاری کتاب الاذان باب یبدی ضبعیه ویجافی فی السجود ج ۱ ص ۱۱۲ 'مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الاعتدال فی السجود. الخ ج ۱ ص ۱۹٤

٤٣٦. ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی السجود علی الجبهة والانف ج ۱ ص ٦۱ 'ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب افتتاح الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۰۷ 'صحیح ابن خزیمه کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۳۲۳

٤٣٧. مسلم کتاب الصلوٰۃ باب وضع یده الیمنی علی الیسری الخ ج ۱ ص ۱۷۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے غور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پس جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے دونوں کانوں کے برابر اپنے ہاتھوں کو رکھتے۔ اس کو اسحاق بن راھویہ عبدالرزاق نسائی اور امام طحاوی رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

سجدہ کرنے کا لغوی مفہوم

زمین پر سر ٹیکنا اور عاجزی کا اظہار کرنا، سجدہ کے لغوی معنی ہیں۔ اصطلاح شریعت میں سجدہ کہتے ہیں "اللہ کے سامنے اپنی عبودیت اور کمال عجز وانکساری کے اظہار کے طور پر بندے کا اپنے سر کو زمین پر ٹیک دینا۔

سجدے کے اعضاء کو زمین پر رکھنے میں مذاہب اربعہ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" مجھے (جسم کی) سات ہڈیوں یعنی پیشانی، دونوں ہاتھ، گھٹنے اور دونوں پاؤں کے پنجوں پر سجدے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ ممنوع ہے کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو سمیٹیں۔ (صحیح البخاری وصحیح مسلم، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 851)

اس حدیث کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ سجدے میں جسم کے کس کس عضو کو زمین پر ٹیکنا چاہئے چنانچہ حکم دیا گیا ہے کہ سجدے کے وقت پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے پنجوں کو زمین پر ٹیکنا چاہئے۔ اکثر ائمہ کے نزدیک سجدہ ناک اور پیشانی دونوں سے کرنا چاہیے بغیر ان دونوں کو زمین پر لگائے سجدہ جائز نہیں ہے مگر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم فرماتے ہیں کہ اگر محض پیشانی ہی ٹیک کر سجدہ کرلیا جائے تو جائز ہے البتہ بغیر عذر کے ایسا کرنا مکروہ ہے۔ حضرت امام شافعی اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک محض ناک کو زمین پر ٹیک کر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے ہاں اگر کوئی ایسا عذر پیش ہو کہ پیشانی کو زمین پر ٹیکنا ممکن نہ ہو تو جائز ہے، اس سلسلے میں حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دو قول ہیں۔ ایک قول تو یہ ہے کہ جائز نہیں ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ جائز ہے لیکن کراہت کے ساتھ۔

سجدے میں دونوں پاؤں کو زمین پر رکھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی آدمی سجدے میں دونوں پاؤں زمین سے اٹھالے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور ایک پاؤں اٹھالے گا تو سجدہ مکروہ ہوگا۔ سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کو قبلے کی طرف رکھنا فرض ہے خواہ ایک ہی انگلی رکھی جائے۔ اگر انگلیاں قبلہ کی سمت نہ ہوں گی تو جائز نہیں ہوگا۔

درمختار میں ایک جگہ مذکور ہے کہ "پیشانی اور دونوں پاؤں کے ساتھ سجدہ کرنا فرض ہے اور دونوں پیروں میں کم سے کم ایک انگلی زمین پر رکھنا شرط ہے اور ہاتھوں اور زانوؤں کو زمین پر رکھنا سنت ہے، حنفیہ اور شافعیہ کا مسلک یہی ہے۔

۴۳۸: مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوٰۃ باب موضع الیدین ج ۲ ص ۱۷۵، طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب وضع الیدین للسجود ج ۱ ص ۱۷۶، نسائی کتاب الافتتاح باب مکان الیدین من السجود ج ۱ ص ۱۶۶، الدرایۃ کتاب الصلوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ نقلا عن اسحق بن راھوایہ ج ۱ ص ۱۴۴

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سجدے میں ہاتھ زمین پر جبکہ کہنیوں کو اٹھا رکھنے کا بیان

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب تم سجدہ کرو تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھو اور کہنیوں کو زمین سے اونچا رکھو۔ (صحیح مسلم، مشکوٰۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 853)

سجدہ میں ہاتھوں کو رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں زمین پر کانوں کے سامنے رکھی رہیں۔ انگلیاں آپس میں ملی ہوں، اور یہ کہ ہاتھ کھلے رہیں کسی کپڑے وغیرہ کے اندر انہیں چھپانا مکروہ ہے۔

کہنیوں کو اونچا رکھنے" کے دو ہی معنی ہو سکتے ہیں یا تو یہ کہ دونوں کہنیاں زمین سے اونچی رہیں یا پھر یہ کہ دونوں پہلوؤں سے اونچی رہیں۔ بہر صورت یہ حکم خاص طور پر مردوں کے لیے ہے عورتیں اس حکم میں شامل نہیں ہیں کیونکہ عورتوں کو تو سجدے میں کہنیوں کو زمین پر پہلوؤں سے ملی ہوئی رکھنے کا حکم ہے اس لیے کہ اس طرح جسم کی نمائش نہیں ہوتی اور پردہ اچھی طرح ہوتا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِقْعَآءِ كَاِقْعَآءِ الْكَلْبِ

کتے کی طرح بیٹھنے سے ممانعت کا بیان

نماز میں کتے کی طرح بیٹھنے کی ممانعت کا بیان

439–عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةٍ كَنَقْرَةِ الدِّيْكِ وَاِقْعَآءٍ كَاِقْعَآءِ الْكَلْبِ وَالْتِفَاتٍ كَالْتِفَاتِ الثَّعْلَبِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں سے منع فرمایا مرغ کی طرح ٹھونگے لگانے سے اور کتے کی طرح چوتڑ زمین پر ٹکا کر بیٹھنے سے اور لومڑی کی طرح ادھر ادھر متوجہ ہونے سے اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

شرح

اور وہ اقعاء نہ کرے اور اپنے بازوؤں کو نہ بچھائے۔ کیونکہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میرے محبوب نے مجھے تین چیزوں سے منع کیا۔ (۱) یہ میں مرغ کی طرح چونچ ماروں (۲) کتے کی طرح بیٹھوں (۳) لومڑی کی طرح ہاتھ بچھاؤں۔ اور اقعاء یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں الیتین (پٹ) کو زمین پر رکھے اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کرلے۔ یہی صحیح ہے۔

(ہدایہ کتاب صلوٰۃ، پاکستان)

مطلب یہ ہے کہ جب کوئی آدمی نماز میں پوری توجہ اور پورے آداب کی ساتھ نہیں کھڑا رہتا بلکہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو

۴۳۹۔ مسند احمد ج ۲ ص ۳۱۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شیطان مردود ایسے نمازی کی نماز کے کمال کو اچک لیتا ہے یعنی اس طرح نماز کا کمال باقی نہیں رہتا یہاں ادھر ادھر دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ نماز میں کوئی آدمی گردن گھما کر ادھر ادھر اس طرح دیکھے کہ منہ قبلے کی طرف سے پھر جائے تو اس کا مسئلہ یہ ہے کہ ایسے آدمی کی نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔

اور اگر کوئی آدمی نماز میں ادھر ادھر اس طرح دیکھے کہ منہ کے ساتھ ساتھ سینہ بھی قبلے کی طرف بالکل پھر جائے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ کن انکھیوں سے ادھر ادھر دیکھنے سے نہ تو نماز فاسد ہوتی ہے اور نہ مکروہ ہوتی ہے البتہ یہ بھی خلاف اولیٰ ہے۔

440- وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِقْعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر چوتڑ لگا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ اس کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر صحیح حدیث ہے لیکن بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔

بَابُ الْجُلُوْسِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان ایڑھیوں پر بیٹھنے کا بیان

441- عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت طاوس رضی اللہ عنہ بیان کرے ہیں ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دونوں پاؤں پر بیٹھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا یہ سنت ہے تو ہم نے ان سے کہا کہ بے شک ہم تو اسے پاؤں کے ساتھ ظلم خیال کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا بلکہ وہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

442- وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُقْعُوْنَ . رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ابن طاوس رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن زبیر رضی اللہ عنہما، ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ (نماز میں) دونوں پاؤں پر بیٹھتے تھے۔ اسے عبدالرزاق نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

---

۴۴۰. مستدرك للحاكم كتاب الصلوة باب النهي عن الاقعاء في الصلوة ج ۱ ص ۲۷۲

۴۴۱. مسلم كتاب المساجد باب جواز الاقعاء على العقبين ج ۱ ص ۲۰۲

۴۴۲. مصنف عبد الرزاق كتاب الصلوة باب الاقعاء في الصلوة ج ۲ ص ۱۹۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ افْتِرَاشِ الرِّجْلِ الْيُسْرٰى وَالْقُعُوْدِ عَلَيْهَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَتَرْكِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور ایڑیوں پر بیٹھنے کو ترک کرنا

443- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ. اخرجه مسلم وهو مختصر.

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع کرتے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا اور یہ حدیث مختصر ہے۔

444- وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ اِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَدِيْث. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

★★ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں آپ (سجدہ کے لئے) زمین کی طرف جھکتے پس اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے پھر اپنے سر مبارک کو اٹھاتے اور اپنے بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کر کے اس پر بیٹھ جاتے اور اپنے دونوں مبارک قدموں کی انگلیاں کھولتے جب سجدہ کرتے پھر سجدہ فرماتے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے پھر آخر تک حدیث بیان کی۔ اسے ابوداؤد و ترمذی ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

445- عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرْجِعُ فِيْ سَجْدَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ سُنَّةَ الصَّلٰوةِ وَاِنَّمَا اَفْعَلُ هٰذَا مِنْ اَجْلِ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ. رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

★★ حضرت مغیرہ بن حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ نماز کے دو سجدوں کے درمیان اپنے پاؤں کے سروں پر بیٹھتے پس جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو اس کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ نماز کی سنت نہیں ہے۔ میں نے تو یہ صرف اس لئے کیا ہے کہ میں بیمار ہوں اسے امام مالک رحمہ اللہ نے موطا میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

---

٤٤٣. مسلم كتاب الصلوة باب ما يجمع صفة الصلوة ج ١ ص ١٩٥

٤٤٤. ابو داؤد كتاب الصلوة باب افتتاح الصلوة ج ١ ص ١٠٦ ترمذى ابواب الصلوة باب ما جاء فى وصف الصلوة ج ١ ص ٦٧

صحيح ابن حبان كتاب الصلوة ج ٤ ص ١٧٣

٤٤٥. مؤطا امام مالك كتاب الصلوة باب العمل فى الجلوس فى الصلوة ج ١ ص ٧١

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

اب جب دوسری رکعت میں وہ دوسرے سجدہ سے اپنے سر کو اٹھائے تو اپنے بائیں پاؤں کو فرش بنائے بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے اور اس کی انگلیاں قبلہ کی جانب رکھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی دونوں رانوں پر رکھے اور ہاتھوں کی انگلیاں کھلی رکھے (یعنی بالکل ملا کر نہ رکھے) پھر تشہد پڑھے اور تشہد پڑھنا یہ کہنا ہے کہ تمام قولی فعلی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ پر اللہ تعالیٰ کی برکتیں رحمتیں اور سلام ہو اور ہم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ذات عبادت کے لائق نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور پہلے قعدہ (بیٹھنا) میں تشہد میں اس سے زیادہ نہ پڑھے۔ (قدوری، کتاب صلوٰۃ، لاہور)

بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان کیا کہا جائے

446- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْآخَرُوْنَ وهو حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ دو سجدوں کے درمیان فرماتے اے اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما میرے نقصان کی تلافی فرما مجھے ہدایت پر برقرار رکھ اور مجھے رزق عطا فرما۔

اسے ترمذی اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور یہ ضعیف حدیث ہے۔

بَابٌ فِيْ جَلْسَةِ الْاِسْتِرَاحَةِ بَعْدَ السَّجْدَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ

پہلی اور تیسری رکعت میں دو سجدوں کے بعد جلسہ استراحت کا بیان

447- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب آپ اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو نہ اٹھتے حتیٰ کہ وہ سیدھے بیٹھ جاتے اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

۴۴۶۔ ترمذی ابواب الصلوۃ باب ما یقول بین السجدتین ج ۱ ص ۶۳

۴۴۷۔ بخاری کتاب الاذان باب من استوی قاعداً فی وتر من صلوتہ ثم نھض ج ۱ ص ۱۱۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نماز میں وجوب طمانیت سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ (پہلے) اس نے نماز پڑھی، اس طرح کہ تعدیل ارکان اور قومہ وجلسہ کی رعایت نہیں کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا "جاؤ اور پھر نماز پڑھو اس لئے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی" وہ چلا گیا اور جس طرح پہلے نماز پڑھی تھی اسی طرح پھر نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر سلام عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دے کر پھر اس سے فرمایا کہ "جاؤ نماز پڑھو اس لئے کہ تم نے نماز پڑھی ہی نہیں" (اس طرح تین مرتبہ ہوا) تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ اس آدمی نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے سکھلا دیجئے (کہ نماز کس طرح پڑھوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو (پہلے) اچھی طرح وضو کرلو۔ پھر قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر تکبیر کہو پھر قرآن کی جو (سورت وغیرہ) تمہیں آسان معلوم ہو اسے پڑھو پھر سکون کے ساتھ رکوع کرو پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ (دوسرا) سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ اور سکون کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ "پھر سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ (اس روایت میں جلسہ استراحت کا ذکر نہیں) پھر اپنی تمام نماز اسی طرح ادا کرو۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث 754)

طمانیت کا مطلب یہ ہے کہ رکوع یا سجود وغیرہ میں اس طرح پوری دلجمعی اور سکون خاطر کے ساتھ ٹھہرا جائے کہ بدن کے تمام جوڑ اپنی جگہ اختیار کرلیں اور ان ارکان میں جو تسبیحات پڑھی جاتی ہیں وہ پورے اطمینان کے ساتھ پڑھی جائیں۔ رکوع و سجود وغیرہ میں طمانیت فرض ہے یا واجب؟: حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد اور حضرت امام ابو یوسف رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اس حدیث کے پیش نظر رکوع، سجود، قومہ اور جلسہ میں طمانیت کی فرضیت کے قائل ہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطمینان کے فقدان کی بناء پر نماز کی نفی فرمائی ہے اور یہ چیز فرضیت کی علامت ہے کہ ایک فعل اس کے نہ ہونے سے منتفی اور باطل ہو جائے لہٰذا یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے ارکان میں آرام وسکون کو اختیار نہ کیا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی جس کا اعادہ ضروری ہوگا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک رکوع وسجود میں طمانیت واجب ہے اور قومہ وجلسہ میں سنت ہے یہ حضرات اس حدیث کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ یہاں نماز کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ نماز کے کمال کی نفی مراد ہے کیونکہ اس حدیث کے آخری الفاظ جو ابوداؤد، جامع ترمذی اور سنن نسائی میں منقول ہیں یہ ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے فرمایا کہ "اگر تم نے اسے (یعنی طمانیت کو) پورا کیا تو تمہاری نماز مکمل ہوئی اور اس میں سے تم نے جو کچھ کم کیا تو تم نے اپنی نماز ناقص کی۔ لہٰذا اس طرح کا حکم وجوب اور سنت کی علامت ہے کہ اس کے بغیر فعل ناقص و ناتمام ہوتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو نماز کا اعادہ کرنے کا حکم اس لئے نہیں دیا تھا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کہ اس کی نماز سرے سے ہوئی ہی نہیں تھی بلکہ اس اعادہ کے حکم کا مطلب یہ تھا کہ نماز پورے کمال اور بغیر کسی کراہیت ونقصان کے ادا ہونی چاہئے۔ اور اگر طمانیت فرض ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو شروع ہی میں منع کر کے نماز پڑھنے سے روک دیتے اور اس کو بغیر فرائض کے نماز نہ پڑھنے دیتے۔ اس حدیث سے چند باتوں کی طرف اشارہ ملتا ہے پہلی چیز تو یہ کہ عالم اور ناصح کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ کسی جاہل اور غلط کام کرنے والے کو نہایت نرمی اور اخلاق کے ساتھ سمجھائے اور اس کے ساتھ نصیحت کا ایسا نرم معاملہ کرے کہ وہ آدمی اس کی بات کو ماننے اور اس پر عمل پیرا ہونے پر خود مجبور ہو جائے کیونکہ بسا اوقات نصیحت کے معاملے میں بداخلاقی وترش روئی اصلاح وسدھار پیدا کرنے کی بجائے اور زیادہ ضد وہٹ دھرمی اور گمراہی کا سبب بن جاتی ہے۔ دوسری چیز یہ ثابت ہوتی ہے کہ ملاقات اگرچہ مکرر اور تھوڑی دیر کے بعد ہی ہو سلام کرنا مستحب ہے۔ تیسری چیز یہ ثابت ہوتی ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی نماز کے واجبات میں کچھ خلل ونقصان پیدا کرے تو اس کی نماز صحیح ادا نہیں ہوتی اور وہ حقیقی معنی میں نمازی نہیں کہلاتا بلکہ اس کے بارے میں یہی کہا جائے گا کہ اس آدمی نے نماز نہیں پڑھی۔ پہلی روایت میں جلسہ استراحت یعنی پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھنے کا بھی ذکر کیا گیا ہے چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک جلسہ استراحت سنت ہے مگر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک سنت نہیں ہے۔

جلسہ استراحت سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

حضرت مالک ابن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں منقول ہے کہ انہوں نے آقائے نامدار کو نماز پڑھتے دیکھا ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز کی طاق رکعت (یعنی پہلی یا تیسری) میں ہوتے تو جب تک سیدھے بیٹھ نہ لیتے اٹھتے نہ تھے۔ (صحیح البخاری، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 760)

مطلب یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور پہلی یا تیسری رکعت میں دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے تو پہلے بیٹھتے تھے اس کے بعد اگلی رکعت کے لئے اٹھتے تھے اسی کو جلسہ استراحت کہا جاتا ہے۔ جلسہ استراحت سنت ہے یا نہیں؟:

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک جلسہ استراحت سنت ہے اور اس کا طریقہ وہی ہے جو پہلے قعدہ میں بیٹھنے کا ہے۔ نیز یہ کہ بیٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے زمین کا سہارا لے کر اٹھنا چاہئے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کا مختار قول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ استراحت کرنا چونکہ کبر سنی اور ضعف کی وجہ سے تھا اس لئے جس آدمی کو جلسہ استراحت کی حاجت نہ ہو اس کے لئے یہ سنت نہیں ہے۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مستدل یہی حدیث ہے اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے جس کو ترمذی نے بھی نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدے سے) پشت قدم پر یعنی بغیر بیٹھے ہوئے اٹھتے تھے" اگرچہ اس حدیث کے بعض

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

طرق ضعیف ہیں لیکن حدیث صحیح الاصل ہے۔

حضرت ابن ابی شیبہ، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ "وہ اپنے پشت قدم پر بغیر بیٹھے ہوئے اٹھتے تھے" نیز انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ، حضرت عمر، حضرت عبداللہ ابن عمر اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔ اور حضرت نعمان ابن ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ "میں نے بہت سے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ جب پہلی اور تیسری رکعت میں سجدے سے سر اٹھاتے تھے تو جس حالت میں ہوتے تھے اسی حالت میں بغیر بیٹھے ہوئے اٹھ جاتے تھے۔ بہر حال۔ اس سلسلے میں بہت زیادہ احادیث و آثار وارد ہیں اور جو احادیث اس کے برعکس وارد ہیں ان کا محمول کبرسنی اور ضعف ہے جیسا کہ اس حدیث کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبرسنی اور ضعف کی وجہ سے جلسہ استراحت اختیار فرماتے تھے۔

بَابٌ فِيْ تَرْكِ جَلْسَةِ الْإِسْتِرَاحَةِ

جلسہ استراحت کو ترک کرنے کا بیان

448- عَنْ عِكْرِمَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اِنَّهُ اَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ يستفادمنه ترك جلسة الاستراحة والالكانت التكبيرات اربعًا وعشرين مرة لانه قد ثبت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يُكَبِّرُ في كل خفض و رفع وقيامٍ وقعودٍ۔

☆☆ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مکہ المکرمۃ میں کسی شیخ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بائیس تکبیریں کہیں تو میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا یہ تو احمق بیوقوف ہے تو انہوں نے کہا تیری ماں تجھے گم کرے یہ تو ابوالقاسم کی سنت ہے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

علامہ نیموی فرماتے ہیں اس سے جلسہ استراحت نہ کرنا سمجھا جارہا ہے ورنہ تکبیریں چوبیس ہوتیں کیونکہ یہ ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جھکتے اٹھتے اور قیام قعود کے وقت تکبیر کہتے تھے۔

449- وَعَنْ عَبَّاسٍ اَوْ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُ كَانَ فِي الْمَجْلِسِ فِيْهِ اَبُوْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْمَجْلِسِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ اَبُوْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ اَبُوْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

☆☆ حضرت عباس رضی اللہ عنہ یا عیاش بن سہل ساعدی بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک مجلس میں تھے جس میں ان کے والد بھی

۴۴۸۔ بخاری کتاب الاذان باب التکبیر اذا قام من السجود ج ۱ ص ۱۰۸

۴۴۹۔ ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب افتتاح الصلوۃ ج ۱ ص ۱۰۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

موجود تھے جو کہ صحابی رسول ہیں اور مجلس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ اور ابواسید رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ پھر آگے انہوں نے حدیث ذکر کی اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو سجدہ کیا پھر تکبیر کہی تو کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

450- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمَعَ قَوْمَهٗ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اجْتَمِعُوْا وَاجْمَعُوْا نِسَآءَكُمْ وَاَبْنَآءَكُمْ اُعَلِّمُكُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فَاجْتَمَعُوْا وَاجْمَعُوْا نِسَآءَهُمْ وَاَبْنَآءَهُمْ فَتَوَضَّاَ وَاَرَاهُمْ كَيْفَ يَتَوَضَّاُ فَاَحْصَى الْوُضُوْءَ اِلٰى اَمَاكِنِهٖ حَتّٰى لَمَّا اَنْ فَآءَ الْفَيْءُ وَانْكَسَرَ الظِّلُّ قَامَ فَاَذَّنَ فَصَفَّ الرِّجَالَ فِيْ اَدْنَى الصَّفِّ وَصَفَّ الْوِلْدَانَ خَلْفَهُمْ وَصَفَّ النِّسَآءَ خَلْفَ الْوِلْدَانِ ثُمَّ قَامَ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ يُسِرُّهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاسْتَوٰى قَائِمًا ثُمَّ كَبَّرَ وَخَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَانْتَهَضَ قَائِمًا فَكَانَ تَكْبِيْرُهٗ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ سِتَّ تَكْبِيْرَاتٍ وَكَبَّرَ حِيْنَ قَامَ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ اِلٰى قَوْمِهٖ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ احْفَظُوْا تَكْبِيْرِيْ وَتَعَلَّمُوْا رُكُوْعِيْ وَسُجُوْدِيْ فَاِنَّهَا صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْ لَنَا كَذَا السَّاعَةَ مِنَ النَّهَارِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

☆☆ حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع کیا اور فرمایا اے اشعریین کی جماعت خود بھی جمع ہو جاؤ اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی جمع کر لو میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ سکھاتا ہوں جو آپ نے ہمیں مدینہ میں پڑھائی۔ پس لوگ جمع ہوئے اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی جمع کر لیا تو آپ نے وضو کیا اور ان کو دکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو فرماتے تھے تو اعضاء وضو کو مکمل گھیر لیا حتی کہ جب سایہ پورا ہو گیا اور اصلی سایہ ٹوٹ گیا تو کھڑے ہو کر اذان کہی تو سب سے قریب والی صف یعنی پہلی صف میں مرد کھڑے ہوئے اور ان کے پیچھے بچوں نے صف بنائی اور بچوں کے پیچھے عورتوں نے صف بنائی۔ پھر انہوں نے نماز کی اقامت کہی پھر آگے بڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور تکبیر کہی۔ سورۃ فاتحہ اور سورت پڑھی اور دونوں کو آہستہ پڑھا پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا (تو رکوع میں) تین مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے پھر تکبیر کہی اور سجدہ میں گر پڑے پھر تکبیر کہہ کر اپنا سر اٹھایا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر اٹھ کر کھڑے ہو گئے تو پہلی رکعت میں ان کی چھ تکبیریں ہو گئیں اور دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہی۔ پس انہوں نے نماز پوری کی تو اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر کہا تم میری تکبیروں کو یاد کر لو اور میرے رکوع اور سجدہ کو سیکھ لو پس یہ وہ نماز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دن کی اس گھڑی میں پڑھاتے تھے اس کو امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

451- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ قَالَ اَدْرَكْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ

۴۵۰: مسند احمد ج ۵ ص ۳۴۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَّالثَّالِثَةِ قَامَ كَمَا هُوَ وَلَمْ يَجْلِسْ . رَوَاهُ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت نعمان بن ابوعیاش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ پہلی اور تیسری رکعت میں جب اپنا سر سجدے سے اٹھاتے تو جس حال میں ہوتے ویسے ہی کھڑے ہو جاتے اور بیٹھتے نہیں تھے اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

452- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمَقْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الصَّلٰوةِ فَرَأَيْتُهُ يَنْهَضُ وَلَا يَجْلِسُ قَالَ يَنْهَضُ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى وَصَحَّحَهُ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غور سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نماز میں دیکھا کہ آپ کھڑے ہو جاتے اور بیٹھتے نہیں ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ پہلی اور تیسری رکعت میں اپنے پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہو جاتے۔ اس کو طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے السنن الکبری میں بیان کیا اور صحیح قرار دیا۔

453- وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ قَامَ كَمَا هُوَ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر کو دیکھا کہ جب وہ دوسرا سجدہ کرتے تو اپنے پاؤں کی انگلیوں پر جیسے ہوتے کھڑے ہو جاتے اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ افْتِتَاحِ الثَّانِيَةِ بِالْقِرَاءَةِ

دوسری رکعت کا آغاز قراءت سے کرنا

454- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تو الحمد للہ رب العالمین سے قراءت کا آغاز کرتے اور خاموش نہ رہتے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

۴۵۱. مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوٰۃ باب من کان یقول اذا رفعت راسك من السجدة الثانیه. الخ ج ۱ ص ۳۹۵

۴۵۲. المعجم الکبیر للطبرانی ج ۹ ص ۳۰۶' السنن الکبرٰی کتاب الصلوٰۃ باب من قال یرجع علی صدور قدمیه ج ۲ ص ۱۲۵'
مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۳۶' وقال رجاله رجال الصحیح

۴۵۳. مصنف ابن ابی شیبه باب من کان ینهض علی صدور قدمیه ج ۱ ص ۳۹۴

۴۵۴. مسلم کتاب المساجد باب ما یقال بین تکبیرة الاحرام والقراءة ج ۱ ص ۲۱۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

دوسری رکعت کو الحمد للہ سے شروع کرنے کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت پڑھنے کے بعد اٹھتے تو الحمد للہ رب العالمین شروع کر دیتے تھے اور خاموش نہ رہتے تھے (صحیح مسلم) اس روایت کو حمیدی نے اپنی کتاب افراد میں ذکر کیا ہے۔ نیز صاحب جامع الاصول نے بھی اس روایت کو مسلم سے نقل کیا ہے۔

چونکہ یہ وہم ہو سکتا تھا کہ دوسری رکعت کے بعد دوسرا شفعہ شروع ہونے کے وقت شاید سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنے کے لیے خاموشی اختیار کرتے ہوں اس لیے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی وضاحت کر دی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے بعد دوسرے شفعہ کے لیے اٹھتے تھے تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ نہیں پڑھتے تھے بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ شروع کر دیتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّوَرُّكِ

تورک کے بارے میں وارد روایات کا بیان

455– عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فِقَارٍ مَكَانَهٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ حضرت محمد بن عمرو بن عطار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا تو ابوحمید ساعدی نے کہا میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو یاد رکھنے والا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ تکبیر کہتے تو اپنے دونوں کندھوں کے برابر اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے پھر اپنی پشت کو بچھا دیتے پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ آ جاتی۔ پھر جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھتے نہ تو ان کو بچھاتے اور نہ ہی ان کو سمیٹتے اور اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف متوجہ کرتے۔ پھر جب دو رکعتوں پر بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرتے جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو پہلے بائیں پاؤں کو بچھاتے (اور اس پر بیٹھتے) اور دوسرے پاؤں کو کھڑا کرتے اور اپنی سرین مبارک پر بیٹھتے۔ اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

۴۵۵۔ بخاری کتاب الاذان باب سنة الجلوس فی التشهد ج ۱ ص ۱۱۴

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قعدے میں تورک سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

وکان یفرش رجلہ الیسری وینصب رجلہ الیمنی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھنے کے لئے اپنا بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے تھے) اس عبارت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں قعدوں میں اسی طرح بیٹھتے تھے چنانچہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ دونوں قعدوں میں اسی طرح بیٹھنا چاہیے۔ آئندہ آنے والی حدیث جو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے قعدے میں افتراش (یعنی پاؤں بچھانا ہی اختیار کرتے تھے مگر دوسرے قعدے میں تورک یعنی (کولہوں پر بیٹھنا) اختیار فرماتے تھے۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہی ہے کہ پہلے قعدے میں تو افتراش ہونا چاہئے اور دوسرے قعدے میں تورک۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک دونوں قعدوں مین تورک ہی ہے۔

اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ جس نماز میں دو تشہد ہوں اس کے آخری تشہد میں تورک ہونا چاہئے اور جس نماز میں ایک ہی تشہد ہے اس میں افتراش ہونا چاہئے۔ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک کی دلیل: بنیادی طور پر حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک کی دلیل یہی حدیث ہے نہ صرف یہی حدیث بلکہ اور بہت سی احادیث وارد ہین جن میں مطلقاً پاؤں کے بچھانے کا ذکر ہے۔ نیز یہ بھی وارد ہے کہ تشہد میں سنت یہی ہے اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر پہلے اور دوسرے قعدے کی قید کے تشہد میں اسی طرح بیٹھا کرتے تھے۔ پھر دوسری چیز یہ بھی ہے کہ تشہد میں بیٹھنے کا جو طریقہ امام اعظم نے اختیار کیا ہے وہ دوسرے طریقوں کے مقابلے میں زیادہ بامشقت اور مشکل ہے اور احادیث میں صراحت کے ساتھ یہ بات کہی گئی ہے کہ اعمال میں زیادہ افضل و اعلیٰ عمل وہی ہے جس کے کرنے میں مشقت اور مشکل ہے۔

جن احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں یہ منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے قعدے میں کولہوں پر بیٹھتے تھے۔ جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک ہے وہ اس بات پر محمول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت ضعف اور کبر سنی میں اس طرح بیٹھتے تھے کیونکہ دوسرے قعدے میں زیادہ دیر تک بیٹھنا ہوتا ہے اور کولہوں پر بیٹھنا زیادہ آسان ہے۔ عقبہ شیطان کا مطلب: عقبہ شیطان دراصل ایک خاص طریقے سے بیٹھنے کا نام ہے جس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ دونوں کولہے زمین پر ٹیک کر دونوں پنڈلیاں کھڑی کرلی جائیں پھر دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر بیٹھا جائے جس طرح کے کتے بیٹھا کرتے ہیں۔ قعدے میں بیٹھنے کا یہ طریقہ اختیار کرنا متفقہ طور پر تمام علماء کے نزدیک مکروہ ہے۔

علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ عقبہ شیطان کا مطلب یہ ہے کہ دونوں کولہے دونوں ایڑیوں پر رکھے جائیں۔ یہ معنی لفظ عقبہ کی رعایت سے زیادہ مناسب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو اس بات سے منع فرمایا ہے کہ وہ سجدہ کی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حالت میں زمین پر اپنے دونوں ہاتھ اس طرح بچھائے جس طرح درندے یعنی کتے وغیرہ بچھاتے ہیں اس سلسلے میں مردکی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ سجدہ کے وقت عورتوں کو اسی طرح ہی دونوں ہاتھ بچھانے چاہیں کیونکہ اس طرح عورت کے جسم کی نمائش نہیں ہوتی۔ حدیث کے آخری جملہ کا مطلب بالکل صاف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا اختتام سلام پر فرماتے تھے۔ مگر اتنی بات سن لیجئے کہ نماز میں سلام پھیرنا حنفیہ کے نزدیک تو واجب ہے مگر حضرت شوافع کے نزدیک فرض ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عَدَمِ التَّوَرُّكِ

تورک نہ کرنے کے بارے میں واردشدہ روایات کا بیان

456- عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَآءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ وَيَنْهٰى اَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر اور الحمد للہ رب العالمین کی قراءت سے نماز کا آغاز فرماتے تھے اور جب آپ رکوع کرتے تو نہ سر کو زیادہ جھکاتے اور نہ ہی زیادہ اٹھاتے لیکن آپ کا سر مبارک اس کے درمیان ہوتا تھا اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے حتیٰ کہ سیدھے بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعتوں میں تشہد پڑھتے تھے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے اور اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے اور اس سے بھی منع فرماتے کہ آدمی اپنے دونوں بازوؤں کو درندے کی طرح بچھادے اور نماز کا اختتام سلام پر فرماتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

457- وَعَنْ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَعَدَ وَتَشَهَّدَ فَرَشَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْاَرْضِ وَجَلَسَ عَلَيْهَا . رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی پس جب آپ تشہد کے لئے بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو زمین پر بچھاتے اور اس پر بیٹھ جاتے۔ اسکو سعید بن منصور اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

٤٥٦: مسلم كتاب الصلوٰة باب ما يجمع صفة الصلوٰة. الخ ج ١ ص ١٩٤

٤٥٧: طحاوى كتاب الصلوٰة باب صفة الجلوس ج ١ ص ١٧٨

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

458- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ اَنْ تُنْصَبَ الْقَدَمُ الْيُمْنٰى وَاسْتِقْبَالُهُ بِاَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوْسُ عَلَى الْيُسْرٰى . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نماز کی سنت میں سے ہے۔ دائیں پاؤں کو کھڑا کرنا اور اس کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف متوجہ کرنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا اس کو نسائی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

تشہد میں بیٹھنے کے طریقے میں مذاہب اربعہ

وکان یفرش رجلہ ایسر وینصب رجلہ الیمنی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھنے کے لیے اپنا بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے تھے) اس عبارت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں قعدوں میں اسی طرح بیٹھتے تھے چنانچہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ دونوں قعدوں میں اسی طرح بیٹھنا چاہیے۔

آئندہ آنے والی حدیث جو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے قعدے میں افتراش (یعنی پاؤں بچھانا ہی اختیار کرتے تھے مگر دوسرے قعدے میں تورک یعنی (کولہوں پر بیٹھنا) اختیار فرماتے تھے چنانچہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہی ہے کہ پہلے قعدے میں تو افتراش ہونا چاہیے اور دوسرے قعدے میں تورک۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک دونوں قعدوں میں تورک ہی ہے اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ جس نماز میں دو تشہد ہوں اس کے آخری تشہد میں تورک ہونا چاہیے اور جس نماز میں ایک ہی تشہد ہے اس میں افتراش ہونا چاہیے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد کے بارے میں واردروایات کا بیان

459- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمُوْهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم کہتے السلام

۴۵۸۔ نسائی کتاب الافتتاح باب الاستقبال باطراف اصابع القدم۔ الخ ج ۱ ص ۱۷۳

۴۵۹۔ بخاری کتاب الاذان باب التشہد فی الآخرۃ ج ۱ ص ۱۱۵' مسلم کتاب الصلوٰۃ باب التشہد فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

علی جبرئیل و میکائیل السلام علی فلاں وفلاں۔

ایک دن رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ بذات خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو یوں کہے۔

ترجمہ: تمام قولی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پس جب تم یہ کلمہ کہو گے تو اللہ کے ہر نیک بندے کو سلام پہنچ جائیگا چاہے وہ زمین میں ہو یا آسمان میں پھر وہ کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

460۔ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاِذَا قَعَدْتُمْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَلْيَدْعُ بِهٖ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَهُوَ اَصَحُّ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ .

☆☆ آپ ہی بیان کرتے ہیں کہ محمد ﷺ نے فرمایا جب تم دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھو تو کہو التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و بركاته السلام علینا و علی عبادالله الصالحین اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ واشهدان محمدا عبده ورسوله پھر تم میں سے کسی ایک کو جو دعا پسند ہو اس کے ذریعے چاہیے کہ وہ اپنے رب کو پکارے۔ اس کو امام احمد رحمہ اللہ اور نسائی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا کہ ابن مسعود کی حدیث تشہد کے بارے میں متعدد سندوں سے مروی ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین میں سے اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

461۔ وَعَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّخْفَى التَّشَهُّدُ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهٗ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ تشہد کو آہستہ آواز سے پڑھا جائے اس

۴۶۰۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۳ ۴، نسائی کتاب الافتتاح کیف التشهد ج ۱ ص ۱۷۴ ترمذی ابواب الصلوٰة باب ماجاء فی التشهد ج ۱ ص ۶۵

۴۶۱۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب اخفاء التشهد ج ۱ ص ۱۴۲ ترمذی ابواب الصلوٰة ما جاء انه یخفی التشهد ج ۱ ص ۶۰ مستدرك للحاکم کتاب الصلوٰة باب التشهد فی الصلوٰة ج ۱ ص ۲۶۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو حسن قرار دیا اور امام حاکم رحمہ اللہ نے بھی اس کو حسن قرار دیا۔

کلمات تشہد میں فقہی مذاہب اربعہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں قرآن کی سورت کی طرح احتیاط اور اہتمام سے تشہد سکھایا کرتے تھے (سنن ابن ماجہ)

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز میں بیٹھتے تو ہم کہتے اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قِبَلَ عِبَادِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ (یعنی سلام ہو اللہ پر اس کے بندوں کی طرف سے اور سلام ہو فلاں پر اور فلاں پر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ نہ کہو کہ سلام ہو اللہ پر کیونکہ سلام تو اللہ ہی ہے، جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو یہ کہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ جب تم یہ کہو گے تو اس کا ثواب ہر نیک بندہ کو ملے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں ہو یا اس کے درمیان میں ہو پھر یہ کہو أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پھر جو دعا تمہیں سب سے زیادہ پسند ہو وہ اللہ سے کرو۔ (سنن ابوداؤد)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے اسی طرح تشہد سکھایا کرتے تھے چنانچہ کہا کرتے تھے۔

"اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

تمام بابرکت تعریفیں اور تمام مالی و بدنی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! تم پر سلام اور اللہ کی برکت ورحمتیں" ہم پر بھی سلام اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (صحیح مسلم)

اور مولف مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ میں نے نہ تو صحیحین (یعنی صحیح البخاری و صحیح مسلم میں) اور نہ جمع بین صحیحین میں لفظ "سلام علیک" اور "سلام علینا" بغیر الف لام کے پایا ہے البتہ اس طرح اس کو صاحب جامع الاصول نے جامع ترمذی (کے حوالہ) سے نقل کیا ہے۔

اس روایت میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تشہد یعنی التحیات کے جو الفاظ نقل کیے گئے ہیں اس پر حضرات شافعیہ عمل کرتے ہیں اور التحیات میں انہی الفاظ کو پڑھتے ہیں لیکن حنفیہ حضرات کے ہاں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اللہ تعالیٰ عنہ کے روایت کردہ تشہد کے الفاظ پر جو اس سے پہلی روایت میں گذرے ہیں عمل کیا جاتا ہے۔حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روایت کردہ تشہد کے بارے میں محدثین صراحت کرتے ہیں کہ یہ صحیح تر ہے۔

چنانچہ حضرت علامہ ابن حجر شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "تشہد کے سلسلے میں جتنی احادیث مروی ہیں ان سب میں سے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث سب سے زیادہ صحیح تر ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث پر عمل کرتے ہیں اور صحابہ و تابعین میں سے اکثر اہل علم کا معمول بھی انہیں کی حدیث کے مطابق تھا۔پھر یہ کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ تشہد کے لیے حکم فرمایا تھا کہ اسے لوگوں کو سکھایا جائے، چنانچہ مسند امام احمد ابن حنبل میں منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ اسی تشہد کو لوگوں کو سکھائیں۔

ایک دوسری روایت میں مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح مجھے قرآن کی تعلیم دیتے تھے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا۔

پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایتوں میں یہ بھی بڑا فرق ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کو تو بخاری و مسلم دونوں نے نقل کیا ہے جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کو صرف مسلم نے نقل کیا ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ آپ نے وہ تشہد اختیار فرمایا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے یعنی " التحیات للہ الذا کیات للہ الطیبات للہ السلام علیک ایھا النبی الخ۔

بہر حال علماء لکھتے ہیں کہ یہ پوری بحث صرف اولیت و افضلیت سے متعلق ہے یعنی حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی تشہد پڑھنا افضل ہے اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی تشہد پڑھنا افضل ہے۔لیکن جہاں تک جواز کا سوال ہے تو مسئلہ یہ ہے کہ ان میں سے جو تشہد بھی چاہے پڑھ لیا جائے جائز ہوگا۔

بَابُ الْاِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ

شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان

462– عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ

۴۶۲ مسلم کتاب المساجد باب صفة الجلوس ج ۱ ص ۲۱۶

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھ کر دعا کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ران مبارک پر رکھتے اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے اور اپنی شہادت والی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا اپنی درمیانی انگلی پر رکھتے اور بایاں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

463- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلَاثًا وَخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

☆☆ حضرت وائل بن حجر بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے انگوٹھے اور درمیان والی انگلی کا حلقہ بنایا اور اپنی ساتھ والی انگلی کو اٹھا کر اس کے ساتھ اشارہ کیا اس کو سوائے ترمذی کے پانچ محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

464- وَعَنْ وَّآئِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَلَّقَ الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَرَفَعَ الَّتِيْ تَلِيْهِمَا يَدْعُوْبِهَا فِي التَّشَهُّدِ ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا کہ آپ انگوٹھے اور درمیان والی انگلی سے حلقہ بناتے اور اس کے ساتھ والی انگلی کو اٹھا کر اس سے اشارہ کیا اس کو سوائے امام ترمذی کے پانچ محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

465- وَعَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى فِي الصَّلٰوةِ وَيُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ ۔ رواه ابن ماجة و اَبُوْ دَاوٗدَ والنسآئي وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ ان الاشارة بالسبابة فِي التشهد ذهب اليها جماعة من اهل العلم وهو قول الامام ابى حنيفة رحمة الله عليه على ما قال محمد بن الحسن فِيْ موطاه ۔

☆☆ حضرت مالک بن نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں میں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا کہ نماز میں آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھے ہوئے تھے اور اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے۔ اس کو ابن ماجہ، ابوداؤد اور نسائی نے

٤٦٣. مسلم كتاب المساجد باب صفة الجلوس في الصلوة: الخ ج ١ ص ٢١٦

٤٦٤. ابو داؤد كتاب الصلوة باب كيف الجلوس في التشهد ج ١ ص ١٣٨' نسائى كتاب السهو باب موضع الذراعين ج ١ ص ١٨٦' ابن ماجه كتاب الصلوة باب الاشارة فى التشهد ص ٦٦' مسند احمد ج ٤ ص ٣١٨

٤٦٥. ابن ماجه كتاب الصلوة باب الاشارة فى التشهد ص ٦٦' ابو داؤد كتاب الصلوة باب الاشارة فى التشهد ج ١ ص ١٤٢' نسائى كتاب السهو باب الاشارة بالاصبع فى التشهد ج ١ ص ١٨٧' مؤطا امام محمد باب العبث بالحصى فى الصلوة ج ١ ص ١٠٦

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ تشہد میں شہادت والی انگلی سے اشارہ کرنا یہ اہل علم کی ایک جماعت کا موقف ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے جیسا کہ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے موطا امام محمد میں بیان فرمایا۔

تشہد میں انگلی کو بلند کرنے میں فقہی مذاہب اربعہ

شہادت کی انگلی کھلی رکھی جائے اور انگوٹھے کے سرے کو شہادت کی انگلی کی جڑ میں رکھا جائے۔ یہ عدد ترپن (۵۳) کہلاتا ہے۔ چنانچہ حضرت امام شافعی اور ایک روایت کے مطابق حضرت امام احمد نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اسی طریقے کو اختیار کیا ہے۔

حنفیہ کے نزدیک شہادت کی انگلی اٹھانے کا طریقہ: ابھی آپ نے عدد ترپن کی وضاحت پڑھی اسی طرح ایک عدد تسعین (۹۰) ہوتا ہے اس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ چھنگلیا اور اس کے قریب والی انگلی کو بند کرلیا جائے اور شہادت کی انگلی کو کھول دیا جائے اور انگوٹھے کا سرا بیچ کی انگلی کے سرے پر رکھ کر حلقہ کی شکل دے دی جائے۔ حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ شہادت کی انگلی اٹھانے کے لیے یہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ اور حضرت امام احمد کا ایک قول بھی یہی ہے نیز حضرت امام شافعی کا قول قدیم بھی یہی ہے اور یہی طریقہ آگے آنے والی صحیح مسلم کی روایت سے بھی ثابت ہے جو حضرت عبداللہ ابن زبیر سے مروی ہے، اسی طرح احمد، وابوداؤد نے بھی حضرت وائل ابن حجر سے نقل کیا ہے۔

حضرت امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی تمام انگلیاں بند کرلی جائیں اور شہادت کی انگلی کھلی رکھی جائے۔ بعض احادیث میں انگلیوں کو بند کئے بغیر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا بھی ثابت ہے چنانچہ بعض حنفی علماء کا کا مختار مسلک یہی ہے اور معلوم ایسا ہوتا ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بھی مختلف رہا ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تو اشارہ بغیر عقد کے کرتے ہوں گے اور کبھی عقد کے ساتھ کرتے ہوں گے۔ اسی بنا پر ان مختلف احادیث کی توجیہ کہ جن سے یہ دونوں طریقے ثابت ہوتے ہیں یہی کی جاتی ہے۔

علامہ شیخ ابن الہمام رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جن کا شمار محققین حنفیہ میں ہوتا ہے فرمایا ہے کہ "اول تشہد (التحیات) میں شہادتین تک تو ہاتھ کھلا رکھنا چاہئے اور تہلیل کے وقت انگلیوں کو بند کرلینا چاہئے نیز (شہادت کی انگلی سے) اشارہ کرنا چاہئے۔" موصوف لکھتے ہیں کہ "اشارہ کرنے کو منع کرنا روایت اور درایت کے خلاف ہے۔

محیط میں مذکور ہے کہ دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو اٹھانا حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک سنت ہے اور حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی اسی طرح ثابت ہے۔ علامہ نجم الدین زاہدی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "ہمارے علماء کا متفقہ طور پر یہ قول ہے کہ عمل اشارت سنت ہے۔

لہٰذا جب صحابہ کرام تابعین، ائمہ دین، محدثین عظام، فقہائے امت اور علمائے کوفہ و مدینہ سب ہی کا مذہب و مسلک

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یہ ہے کہ التحیات میں شہادتین کے وقت دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو اٹھانا یعنی اشارہ وحدانیت کرنا چاہئے اور یہ کہ اس کے ت میں بہت زیادہ احادیث اور اقوال صحابہ وارد ہیں تو پھر اس پر عمل کرنا ہی اولیٰ وارجح ہوگا۔

اشارہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کلمہ شہادت پر پہنچے تو شافعیہ کے نزدیک الا اللہ کہتے وقت شہادت کی انگلی اٹھائی جائے اور حنفیہ کے نزدیک جس وقت لا الہ کہے تو انگلی اٹھائے اور جب الا اللہ کہے تو انگلی رکھ دے۔ اس سلسلہ میں اتنی بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ انگلی سے اوپر کی جانب اشارہ نہ کیا جائے تا کہ جہت کا وہم پیدا نہ ہو جائے۔

حدیث کے الفاظ یدعوبھا (اس کے ساتھ دعا مانگتے) کا مطلب یہی ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ وحدانیت کرتے جس کی طرف ترجمہ میں یہ بھی اشارہ کر دیا گیا ہے یا پھر دعا سے مراد ذکر ہے کو دعا بھی کہتے ہیں کیونکہ ذکر کرنے والا بھی مستحق انعام و اکرام ہوتا ہے۔

حدیث کے آخری جملے "بایاں ہاتھ اپنے زانو پر کھلا ہوا رکھتے تھے" کا مطلب یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو زانو کے قریب یعنی ران پر کھلا ہوا قبلہ رخ رکھتے تھے۔

بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی پاک ﷺ پر درود پڑھنے کا بیان

466- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَا اُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہا کیا میں تمہیں ہدیہ نہ کروں۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہمیں معلوم ہوگیا کہ ہم (نماز میں) آپ پر سلام کیسے پڑھیں (آپ ہی بتلا دیجئے کہ) ہم آپ پر صلوٰۃ کس طرح پڑھیں تو آپ نے فرمایا تم کہو اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آپ کی آل پر رحمت فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ال ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد ﷺ اور ال محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ال ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بے شک تو ہی تعریف کے لائق اور بزرگ ہے اس کو شیخین نے روایت کیا۔

٤٦٦ بخاری کتاب الدعوات باب الصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم ج ۲ ص ۹٤٠ مسلم کتاب الصلوٰة باب الصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم ج ١ ص ١٧٥

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

467- وَعَنْهُ قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَأَهْدِهَا لِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے تو فرمایا کیا میں تجھے ہدیہ نہ کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تو میں نے کہا کیوں نہیں آپ مجھے وہ ہدیہ عطا فرمائیں تو انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر صلوٰۃ کس طرح پڑھیں یعنی آپ کی اہل بیت پر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ سکھا دیا تو آپ نے فرمایا تم کہو اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت نازل فرما اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ال پر جیسے کہ تو نے ابراہیم اور ال ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگ ہے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

468- وَعَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. رَوَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت نعیم مجمر رضی اللہ عنہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم آپ پر صلوٰۃ کیسے پڑھیں تو آپ نے فرمایا تم کہو اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور محمد ال محمد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے رحمت فرمائی اور برکت نازل فرمائی ابراہیم اور ال ابراہیم پر بے شک تو ہی تعریف کے لائق اور بزرگ ہے اس کو ابوالعباس سراج نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

نماز میں درود شریف پڑھنے کا بیان

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ابن عجرہ (صحابی) سے میری ملاقات ہوئی تو انھوں نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ چیز بطور ہدیہ پیش نہ کروں جس کو میں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا "جی ہاں! مجھے وہ ہدیہ ضرور عنایت فرمایئے" انہوں نے فرمایا کہ "ہم چند صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اہل بیت نبوت پر ہم درود کس طرح بھیجیں؟ اللہ نے ہمیں یہ تو بتا دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کس طرح بھیجا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

٤٦٧: بخاری کتاب الانبیاء باب یزفون النسلان فی المشی ج ۱ ص ٤٧٧

٤٦٨: عمل الیوم واللیلۃ للامام النسائی ج ۱ ص ٥٦

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

اس طرح کہو اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید ۔ اے اللہ! محمد پر آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بیشک تو بزرگ و برتر ہے۔ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی بیشک تو بزرگ و برتر ہے۔

(صحیح البخاری وصحیح مسلم، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 884)

صحابہ کے سوال کا حاصل یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو حکم دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجیں تو سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا۔ کہ التحیات میں ہم "السلام علیک ایھا النبی" کہا کریں۔ اب یہ بھی بتا دیجئے کہ درود کس طرح بھیجیں؟

صحابہ کے قول "اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتا دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کس طرح بھیجیں" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لسان اقدس کے ذریعے ہمیں سلام بھیجنے کی تعلیم دی۔ اسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے تعلیم اس لیے کہا گیا ہے کہ حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے جو بھی احکام بیان فرمائے ہیں وہ از خود اور اپنے ذہن و فکر سے نہیں بیان فرمائے ہیں بلکہ وہ احکام بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لسان اقدس کے ذریعہ نافذ فرمایا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيْمِ

ان روایات کا بیان جو سلام پھیرنے کے بارے میں وارد ہوئیں

469- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تھا کہ آپ اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے حتیٰ کہ میں آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی کو دیکھتا۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

470- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

٤٦٩۔ مسلم کتاب المساجد باب السلام للتحلیل من الصلوٰۃ ..... الخ ج ١ ص ٢١٦

٤٧٠۔ ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء في التسليم في الصلوٰۃ ج ١ ص ٦٥ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب في السلام ج ١ ص ١٤٣ نسائي کتاب السهو باب كيف السلام على اليمين ج ١ ص ١٩٤ ابن ماجة كتاب الصلوٰۃ باب التسليم ص ٦٦ مسند احمد ج ١ ص ٣٩٠ .

https://archive.org/details/@madni_library
For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وَرَحْمَةُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ . رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمَذِيُّ .

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تو (کہتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتیٰ کہ میں آپ کے رخ انور کی سفیدی دیکھتا۔

اس کو اصحاب خمسہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا۔

دونوں جانب سلام پھیرنے سے متعلق فقہی مذاہب

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں ایک سلام چہرے کے سامنے کی طرف پھیرتے پھر تھوڑا سا دائیں طرف مائل ہو جاتے اس باب میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے امام اسماعیل بخاری فرماتے ہیں کہ اہل شام زہیر بن محمد سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں اہل عراق کی روایت اس سے بہتر ہیں امام بخاری اور امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ زہیر بن محمد جو شام گئے شاید وہ یہ نہیں ہیں جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں شاید وہ کوئی اور ہیں جن کا نام تبدیل کر دیا گیا ہے۔

بعض اہل علم نماز میں ایک سلام پھیرنے کے قائل ہیں جبکہ دو سلام پھیرنے کی روایات اصح ہیں اور اسی پر اہل علم کی اکثریت کا عمل ہے جن میں صحابہ تابعین اور بعد کے علماء شامل ہیں صحابہ کرام اور تابعین وغیرہ کی ایک جماعت فرض نماز میں ایک سلام پھیرنے کی قائل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر چاہے تو ایک سلام پھیرلے اور دو سلام پھیرنا چاہے تو دو سلام پھیر لے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 284)

بَابُ الْاِنْحِرَافِ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام کے بعد مقتدیوں کی طرف پھرنا

471- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

★★ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے چہرہ انور سے ہماری طرف متوجہ ہوتے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

472- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ .

۴۷۱۔ بخاری کتاب الاذان باب یستقبل الامام الناس اذا سلم ج ۱ ص ۱۱۷

۴۷۲۔ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب الیمین ج ۱ ص ۲۴۷ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الامام ینحرف بعد التسلیم ج ۱ ص ۹۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے ہم پسند کرتے کہ ہم آپ کی دائیں طرف ہوں تو آپ (نماز کے بعد) اپنے چہرہ انور کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوتے تھے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

473- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَكْثَرُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اکثر آپ اپنی دائیں جانب پھرتے۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

امام کا سلام پھیرنے کے بعد دائیں یا بائیں جانب مڑ کر بیٹھنے کا بیان

قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری امامت کرتے اور پھر دونوں جانب گھوم کر بیٹھتے کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف اس باب میں عبداللہ بن مسعود انس عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی روایات مروی ہیں امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہلب کی حدیث حسن ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ جس طرف چاہے گھوم کر بیٹھے چاہے تو دائیں جانب سے یہ دونوں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں۔

حضرت علی بن ابوطالب سے مروی ہے کہ اگر آپ کو داہنی طرف سے کوئی حاجت ہوتی تو دائیں طرف اور اگر بائیں طرف سے کوئی حاجت ہوتی تو بائیں طرف سے گھوم کر بیٹھتے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 289)

ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد کبھی تو دائیں جانب سے پھرتے تھے اور بائیں طرف بیٹھتے تھے اور بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیر کر دعا مانگتے اور اپنے حجرہ شریف کی جانب (جو بائیں طرف تھا) تشریف لے جاتے تو کبھی اس کے برعکس کرتے تھے بائیں طرف سے پھر کر دائیں طرف بیٹھ جاتے تھے۔ پہلے طریقے کو عزیمت یعنی اولیت پر محمول کیا گیا ہے کیونکہ اس میں دائیں طرف سے ابتداء ہوتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اکثر اسی طرح ہوتا ہے، لیکن حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دوسری صورت یعنی بائیں طرف سے پھرنا اگرچہ رخصت یعنی جائز ہے اور اس صورت کو کم ہی اختیار بھی کیا جاتا تھا لیکن سنت کو واجب کا درجہ دینا چونکہ ٹھیک نہیں ہے اس لئے صرف پہلی صورت یعنی دائیں طرف سے پھرنے کو لازم و واجب قرار نہ دیا جائے اور شارع کی جانب سے دی گئی رخصت (یعنی اجازت) کو کہ وہ دوسری صورت ہے ناقابل اختیار نہ جانا جائے اس لئے کہ حدیث شریف میں وارد ہے "حق تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی جانب سے عنایت کی گئی رخصتوں پر عمل کیا جائے جیسا کہ وہ عزیمتوں پر عمل کرنے کو پسند کرتا ہے۔" یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ چیز پسندیدہ اور محبوب ہے کہ اس عمل کو اختیار کیا جائے جس میں عزیمت

٤٧٣۔ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب جواز الانصراف من الصلوۃ عن الیمین والشمال ج ۱ ص ۲٤٧

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یعنی اولیت ہے، اسی طرح اس کے نزدیک یہ چیز بھی قابل قبول اور پسندیدہ ہے کہ ان اعمال کو بھی اختیار کیا جائے جن کو حق تعالیٰ نے اولیٰ وافضل نہ سہی بہرحال جائز متقرر کر لیا ہے۔

حضرات شوافع نے ان احادیث سے مصلی کے لئے یہ درمیانی طریقہ اختیار کیا ہے کہ وہ اپنی ضرورت وسہولت جس طرف دیکھے، اسی طرف پھرے یعنی اگر اس کا مکان وغیرہ اس کے دائیں جانب ہے تو اسے دائیں طرف پھرنا چاہیے اور اگر بائیں طرف ہو تو اسے بائیں طرف پھرنا چاہیے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی منقول ہے کہ "رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر کے اور پشت قبلے کی طرف کر کے بیٹھتے تھے۔

بَابٌ فِي الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد ذکر کا بیان

474- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ صَلٰوتِهٖ إِذَا سَلَّمَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو فرماتے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو منع فرما دے اسے کوئی دینے والا نہیں تیرے مقابلہ میں کسی دولت مند کو دولت نفع نہ دے گی۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا

امام بخاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں لوگ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے ذکر کرتے تھے حتیٰ کہ میں جب ذکر سنتا تو پہچان جاتا کہ اب وہ نماز سے فارغ ہوئے ہیں۔ (صحیح بخاری، ج ا، ص ۱۱۶، قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث میں فرض نماز کے بعد ذکر کرنے کا بیان ہوا ہے ہم نے صحیح بخاری کی اس روایت کو اس لئے پیش کیا ہے کہ نام نہاد اسلام کی تبلیغ کرنے والے اور بخاری کا صرف نام استعمال کر کے لوگوں کو اپنی ذاتی خواہشات کی طرف ورغلانے والوں کو یہ پتہ چل جائے کہ وہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔ اور بغیر علم کے فرض نمازوں کے بعد والے ذکر کو بدعت کہہ دیتے ہیں۔

۴۷۴۔ بخاری کتاب الاذان باب الذکر بعد الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۱۷، مسلم کتاب المساجد باب الذکر بعد الصلوٰۃ وبیان صفتہ ج ۱ ص ۲۱۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نماز کے بعد استغفار کرنے کا بیان

475- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَّقَالَ اللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ رَوَاہُ الْجَمَاعَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ۔

★★ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو آپ تین دفعہ استغفار پڑھتے۔ پھر فرماتے اے اللہ! تو برائی اور عیب سے سلامت ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے۔ اے بزرگی اور عزت والے تو بہت برکت والا ہے۔ اس حدیث کو سوائے امام بخاری رحمہ اللہ کے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

476- عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سلام کے بعد) صرف اتنی ہی مقدار بیٹھتے تھے کہ آپ فرماتے:

اے اللہ! تو ہر برائی اور عیب سے سلامت ہے اور تیری طرف سے ہی سلام ہے اے بزرگی اور عزت والے تو بہت برکت والا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

477- وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیْبُ قَائِلُھُنَّ اَوْ فَاعِلُھُنَّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ تَسْبِیْحَۃً وَّثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ تَحْمِیْدَۃً وَّاَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ تَکْبِیْرَۃً ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ اذکار ایسے ہیں جن کو ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے والا یا کہنے والا کبھی محروم نہیں ہوتا۔ 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر۔ اس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

478- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰہَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ فَتِلْکَ تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

۴۷۵۔ مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ و بیان صفتہ ج ۱ ص ۲۱۸' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما یقول اذا سلم ج ۱ ص ۶۶' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول الرجل اذا سلم ج ۱ ص ۲۱۲' نسائی کتاب السھو باب الاستغفار بعد التسلیم ج ۱ ص ۱۹۶' ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ باب ما یقال بعد التسلیم ص ۶۷' مسند احمد ج ۵ ص ۲۷۵ ۔

۴۷۶۔ مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ و بیان صفتہ ج ۱ ص ۲۱۸

۴۷۷۔ مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ و بیان صفتہ ج ۱ ص ۲۱۹

۴۷۸۔ مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ و بیان صفتہ ج ۱ ص ۲۱۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمدللہ اور 33 مرتبہ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تو یہ ننانوے کلمات ہو گئے اور سو کا عدد پورا کرنے کے لئے کہا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

تسبیحات کی فضیلت کا بیان

بعض روایات میں ولہ الحمد کے بعد یحیی ویمیت اور بعض میں بیدہ الخیر کے الفاظ بھی منقول ہیں، مذکورہ بالا کلمات جو نماز کے بعد پڑھے جاتے ہیں ان کے مختلف عدد منقول ہیں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی انہیں مختلف عدد کے ساتھ پڑھتے تھے اس لئے ان کلمات کو احادیث میں مذکور اعداد میں سے جس عدد کے ساتھ بھی پڑھا جائے گا۔ اصل سنت ادا ہو جائے گی۔ حافظ زین عراقی فرماتے ہیں کہ مذکورہ تمام اعداد بہتر ہیں اور جو عدد سب سے بڑا ہے وہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ان تسبیحات کے ورد کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر پڑھتے تھے اور یہ بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے فرمایا کہ انہیں انگلیوں پر شمار کرو کیونکہ قیامت کے روز انگلیوں سے (بندے کے اعمال کے سلسلہ میں) سوال کیا جائے گا اور (جواب کے لئے) انہیں گویائی کی قوت دی جائے گی۔ صحابہ کرام کے بارے میں منقول ہے کہ وہ انہیں کھجور کی گٹھلیوں پر پڑھتے تھے۔ بہر حال ان تسبیحات کو انگلیوں پر پڑھنا ہی افضل ہے اور گٹھلیوں وغیرہ پر پڑھنا بھی جائز ہے۔

استغفار کے معنی و مفہوم کا بیان

"استغفار" کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ سے اپنی بخشش چاہنا اور چونکہ "استغفار" کے ضمن میں جس طرح "توبہ" بھی آ جاتی ہے اسی طرح کبھی "توبہ" "استغفار" کے ضمن میں نہیں بھی آتی اس لئے باب کا عنوان قائم کرتے ہوئے بطور خاص والتوبۃ کا ذکر کیا گیا ہے یا پھر والتوبہ کو الگ سے اس لئے ذکر کیا گیا ہے کہ استغفار تو زبان سے متعلق ہے کہ بندہ اپنی زبان کے ذریعہ اللہ سے بخشش و مغفرت مانگتا ہے جب کہ توبہ کا تعلق دل سے ہے کیونکہ کسی گناہ پر ندامت و شرمندگی اور پھر اللہ کی طرف رجوع اور آئندہ اس گناہ میں ملوث نہ ہونے کا عہد دل ہی سے ہوتا ہے۔ "توبہ" کے معنی ہیں رجوع کرنا گناہوں سے طاعت کی طرف، غفلت سے ذکر کی طرف اور غیبت سے حضور کی طرف۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کی بخشش کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کے گناہوں کو دنیا میں بھی ڈھانکے بایں طور کہ کسی کو اس کے گناہ کا علم نہ ہونے دے اور آخرت میں اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کرے بایں طور کہ اس کو ان گناہوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی سے پوچھا گیا کہ "توبہ" کا کیا مطلب ہے تو انہوں نے فرمایا کہ گناہ کو فراموش کر دینا یعنی توبہ کرنے کے بعد گناہ کی لذت کا احساس بھی دل سے اس طرح ختم ہو جائے گویا وہ جانتا ہی نہیں کہ گناہ کیا ہوتا ہے!!۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اور سہیل تستری سے پوچھا گیا کہ حضرت! توبہ کا کیا مفہوم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تم گناہوں کو فراموش نہ کرو یعنی گناہ کو بھول مت جاؤ تا کہ عذاب الٰہی کے خوف سے آئندہ کسی گناہ کی جرات نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم آیت (توبوا الی اللہ جمیعا) ۔تم سب اللہ کی طرف رجوع کرو۔ کے مطابق استغفار یعنی طلب بخشش ومغفرت اور توبہ کرنا ہر بندہ پر واجب ہے کیونکہ کوئی بندہ بحسب اپنے حال ومرتبہ کے گناہ یا بھول چوک سے خالی نہیں ہے لہٰذا ہر شخص کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے تمام گزشتہ گناہوں سے توبہ کرے۔ طلب بخشش ومغفرت کرے آئندہ تمام گناہوں سے بچتا رہے اور صبح وشام توبہ واستغفار کو اپنا معمول بنالے تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں کا کفارہ ہوتا رہے خواہ وہ گناہ قصدا کیے ہوں یا خطاء وسہوا سرزد ہوئے ہوں اور گناہوں کی نحوست کی وجہ سے طاعت کی توفیق سے محروم نہ رہے نیز گناہوں پر اصرار کی ظلمت دل کو پوری طرح گھیر کر اللہ نخواستہ کفر و دوزخ تک نہ پہنچا دے۔ توبہ کے صحیح اور قبول ہونے کے لئے چار باتیں ضروری ہیں اور شرط کے درجہ میں ہیں: ایک تو یہ کہ محض اللہ کے عذاب کے خوف سے اور اس کے حکم کی تعظیم کے پیش نظر ہی توبہ کی جائے، درمیان میں توبہ کی کوئی اور غرض نہ ہو مثلاً لوگوں کی تعریف و مدح کا حصول اور ضعف وفقر کی وجہ، توبہ کی غرض میں داخل نہ ہو۔

دوسرے یہ کہ گزشتہ گناہوں پر واقعی شرمندگی وندامت ہو۔ تیسرے یہ کہ آئندہ ہر ظاہری وباطنی گناہ سے اجتناب کرے۔ اور چوتھے یہ کہ پختہ عہد اور عزم بالجزم کرے کہ آئندہ ہرگز کوئی گناہ نہیں کروں گا۔ توبہ کی کیفیت اور آئندہ گناہ کرنے کے عزم کا صحیح ہونا یہ ہے کہ توبہ کرنے والا اپنے بلوغ کی ابتداء سے توبہ کرنے کے وقت تک پورے عرصہ کا جائزہ لے اور یہ دیکھے کہ اس سے کیا کیا گناہ سرزد ہوئے ہیں تا کہ ان میں سے ہر ایک گناہ کا تدارک کرے چنانچہ اگر اس عرصہ میں وہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر فرائض ترک ہوئے ہوں تو ان کی قضاء کرے اور اپنے اوقات کو نفل یا فرض کفایہ عبادتوں میں مصروف رکھ کر ان فرائض کو قضا کرنے میں سستی نہ کرے۔ اسی طرح اس عرصہ میں اگر ممنوع حرام چیزوں کا ارتکاب کیا ہے مثلاً شراب پی ہے یا اور کوئی ممنوع وقبیح فعل کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں ان سے توبہ واستغفار کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ کے نام پر غرباء و مساکین میں اپنا مال خرچ کرے اور صدقہ وخیرات کرتا رہے تا کہ اس کی توبہ باب قبولیت تک پہنچے اور حق تعالیٰ کی طرف سے اسے بخشش ومغفرت سے نوازا جائے اور پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل پر یقین رکھے کہ انشاء اللہ توبہ قبول ہوگی اور مغفرت کی جائے گی۔

چنانچہ خود حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ آیت (ھوالذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفوا عن السیأت)۔ وہ ایسا رحیم وکریم ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی خطاؤں سے درگزر کرتا ہے۔ یہ تو اس توبہ کی بات تھی جو ان گناہوں سے کی جائے جو محض اللہ تعالیٰ کے گناہ ہوں یعنی جن کا تعلق صرف حق اللہ سے ہو اور اگر اپنے اوپر وہ گناہ ہوں جن کا تعلق حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق کی تلفی یا ان کے نقصان سے ہو تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ سے بھی اپنی بخشش ومغفرت چاہے کیونکہ اس کی نافرمانی کی اور ان بندوں سے بھی ان کا تدارک کرے جن کی حق تلفی ہوئی ہے۔ چنانچہ اگر حق تلفی کا تعلق مال سے ہو تو یا صاحب

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حق کو وہ مال ادا کرے یا اس سے معاف کرائے اور اگر اس کا تعلق مال سے نہ ہو جیسے غیبت یا اور کوئی ذہنی وجسمانی تکلیف جو اسے پہنچی ہو تو اس سے معافی چاہے۔ اگر حق تلفی کا تعلق کسی ایسی کوتاہی یا قصور سے ہو کہ اگر معاف کراتے وقت اس کا تذکرہ کسی فتنہ وفساد کا سبب بنتا ہو تو ایسی صورت میں اس قصور کا ذکر کئے بغیر اس شخص سے مطلقاً قصور معاف کرائے مثلاً اس سے یوں کہے کہ مجھ سے جو بھی قصور ہو گیا ہو اسے معاف کر دیجئے اور اگر اس طرح معاف کرانے میں بھی فتنہ وفساد کا خوف ہو تو پھر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرے۔ اس کی بارگاہ میں تضرع وزاری کرے، اچھے کام کرے اور صدقہ وخیرات کرتا رہے تا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو اور اس شخص کو جس کا قصور ہوا ہے آخرت میں اپنے فضل وکرم کے تحت اپنے پاس سے اجر دے کر اسے راضی کرائے، اگر صاحب حق مر چکا ہو تو اس کے وارث اس کے قائم مقام ہیں اس لئے مردہ کا حق ان سے معاف کرائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے نیز مردہ کی طرف سے بھی صدقہ خیرات کرے۔ ایک مومن مسلمان کی شان یہ ہونی چاہئے کہ اگر اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس سے توبہ کرنے میں بالکل سستی اور تاخیر نہ کرے نیز نفس کے مکر اور شیطان کے وسوسہ میں مبتلا ہو کر یہ نہ سوچے کہ میں توبہ پر قائم تو رہ سکوں گا نہیں اس لئے توبہ کیسے کروں کیونکہ جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اس لئے اگر بتقاضائے بشریت توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ سرزد نہ ہو جائے تو پھر توبہ کرے چاہے۔

دن میں کئی مرتبہ ایسا ہو بشرطیکہ توبہ کے وقت اس کے دل میں یہ خیال نہ ہو کہ میں پھر گناہ بھی کروں گا اور توبہ بھی کر لوں گا بلکہ توبہ کرتے وقت یہی احساس رہے کہ شاید پھر گناہ کرنے سے پہلے مر جاؤں اور یہ توبہ میری آخری توبہ ثابت ہو۔ جب کوئی شخص توبہ کرنا چاہے تو پہلے نہا دھو کر صاف کپڑے پہنے اور دو رکعت نماز حضور قلب کے ساتھ پڑھے اور سجدہ میں گر کر بہت ہی زیادہ تضرع وزاری کے ساتھ اپنے نفس کو ملامت کرے اور اپنے گزشتہ گناہوں کو یاد کر کے عذاب الٰہی کے خوف سے اپنے قلب کو لرزاں وترساں کرے اور شرمندگی وندامت کے پورے احساس کے ساتھ توبہ واستغفار کرے اور پھر ہاتھ اٹھا کر بارگاہ الٰہی میں یوں عرض رسا ہو۔ میرے پروردگار! تیرے در سے بھاگا ہوا یہ گنہگار غلام اپنے گناہوں کی پوٹ لئے پھر تیرے در پر حاضر ہوا ہے انتہائی ندامت وشرمندگی کے ساتھ اپنی لغزشوں اور اپنے گناہوں کی معذرت لے کر آیا ہے تیری ذات رحیم وکریم ہے تو ستار وغفار ہے اپنے کرم کے صدقے میرے گناہ بخش دے! اپنے فضل سے میری معذرت قبول فرما کر رحمت کی نظر سے میری طرف دیکھ نہ صرف یہ کہ میرے پچھلے گناہ بخش دے بلکہ آئندہ ہر گناہ ولغزش سے مجھے محفوظ رکھ کہ خیر وبھلائی تیرے ہی دست قدرت میں ہے اور اپنے گنہگار بندوں کو تو ہی بخشنے والا۔

ہے اس کے بعد درود پڑھے اور تمام ہی مسلمانوں کے لئے بخشش ومغفرت چاہے۔ یہ تو عوام کی توبہ ہے کہ جن کی زندگی اور گناہ کے درمیان کوئی بڑی حد فاصل نہیں ہوتی اور وہ گناہ ومعصیت میں مبتلا ہوتے رہتے ہیں اور ان کی یہ توبہ انہیں اس بشارت کا مستحق قرار دیتی ہے کہ آیت (ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین) لیکن خواص کہ جو اللہ کے اطاعت گزار بندے ہوتے ہیں جن کی زندگی معصیت وگناہ سے دور رہتی ہے اور اتباع شریعت کی حامل ہوتی ہے ان کی توبہ یہ ہے کہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وہ ان برے اخلاق سے کہ جن سے قلب کو پاک رکھنا واجب ہے توبہ کریں، اسی طرح عاشقین اللہ کی توبہ یہ ہے کہ اگر بتقاضائے بشریت کسی وقت ان سے ذکر اللہ اور یاد الٰہی میں غفلت ہو جائے اور ماسوی اللہ میں مشغول ہو جائیں تو فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اپنی اس کوتاہی سے توبہ کریں۔

یہ بات جان لینی چاہئے کہ گناہ کبیرہ کا صدور ایمان سے خارج نہیں کرتا لیکن فاسق وعاصی کر دیتا ہے۔ جہاں تک صغیرہ گناہوں کا تعلق ہے تو وہ اتنے زیادہ ہیں کہ ایک عام زندگی کے لئے ان سے اجتناب بھی دشوار ہے چنانچہ مسلک مختار کے مطابق صغیرہ گناہ سے تقویٰ میں خلل نہیں پڑتا بشرطیکہ گناہ صغیرہ پر اصرار ودوام نہ ہو کیونکہ صغیرہ گناہ پر اصرار ودوام گناہ کبیرہ کا درجہ اختیار کر لیتا ہے۔ لہٰذا ہر مومن ومسلمان پر واجب ہے کہ وہ کبیرہ گناہوں اور حتی المقدور صغیرہ گناہوں سے اجتناب بھی کرے اور جانے کہ اگرچہ گناہ ایمان سے خارج نہیں کر دیتے لیکن اس بات کا خوف ہے کہ گناہ کی زندگی رفتہ رفتہ انجام کار کفر اور دوزخ کی حد تک پہنچا دے۔

نماز کے بعد دعاؤں کا بیان

479- وَعَنْهُ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِیْ سَعِیْدٍ هَلْ حَفِظْتَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا یَقُوْلُهٗ بَعْدَ مَا سَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ یَعْلٰى وَقَالَ الْهَیْثَمِیُّ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ ۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی چیز یاد کی ہے جو آپ سلام کے بعد کہتے ہوں تو انہوں نے کہا ہاں آپ کہا کرتے تھے آپ کا رب غالب ہے اور ہر اس عیب سے پاک ہے جس کو وہ بیان کرتے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کو ابو یعلی نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

480- وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ اٰیَةَ الْكُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ اِلَى الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْكَبِیْرِ وَقَالَ الْهَیْثَمِیُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ حفاظت میں رہے گا اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

---

٤٧٩. مجمع الزوائد نقلًا عن ابی یعلی ج ٢ ص ١٤٨

٤٨٠. المعجم الکبیر للطبرانی ج ٣ ص ٨٤' مجمع الزوائد ج ٢ ص ١٤٨

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے کی فضیلت کا بیان

481-وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ .

★★ حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو اس کے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی مانع ہے۔اس کو امام نسائی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔

شرح

حدیث کے ابتدائی جملوں سے ایک خلجان واقع ہوتا ہے وہ یہ کہ موت دخول جنت سے مانع نہیں ہے بلکہ موت تو خود جنت میں جانے کا ذریعہ ہے لہٰذا چاہیے تو یہ تھا کہ بجائے اس کے یہ فرمایا جائے لم یمنعہ من دخول الجنۃ الا الموت (یعنی اس کے بہشت میں جانے سے سوائے حیات کے اور کوئی چیز نہیں روک سکتی، کیونکہ انسان اس دنیا میں حیات کے جال میں پھنسا ہوا ہے جب زندگی ختم ہوگی اور موت آئے گی جنت میں اس وقت ہی دخول ممکن ہوگا لہٰذا دخول جنت کی مانع موت نہیں بلکہ حیات ہے۔اس کا مختصر جواب علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ دیا ہے کہ بندے اور جنت کے درمیان موت ایک پردہ ہے کہ ایک طرف تو حیات ہے اور دوسری طرف جنت ہے جب یہ پردہ ہٹے گا یعنی بندے کو موت آئے گی تو فوراً جنت میں داخل ہو جائے گا۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ "یہاں" موت سے مراد بندے کا قیامت کے روز قبر سے اٹھنے سے پیشتر قبر میں بند رہنا ہے چنانچہ جب بندہ قبر سے اٹھے گا فوراً جنت میں داخل ہو جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَآءِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ

نماز فرض کے بعد دعا کے بارے میں وارد شدہ روایات کا بیان

482-عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الدُّعَآءِ اَسْمَعُ قَالَ . جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ .

★★ حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ کون سی دعا مقبول ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد۔اس کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

---

۴۸۱. عمل اليوم والليلة للنسائي ص ۷۸

۴۸۲. ترمذی ابواب الدعوات ج ۲ ص ۱۸۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

دعا کے معنی ومفہوم کا بیان

دعا کے معنی ہیں کہ "اعلیٰ ذات سے ادنیٰ چیزوں میں سے کچھ بطریق عاجزی طلب کرنا" امام نووی فرماتے ہیں کہ ہر زمانہ میں اور ہر جگہ کے علماء اس بات پر متفق رہے ہیں کہ دعا مانگنا مستحب ہے ان کی دلیل قرآن وحدیث کے ظاہری اور واضح مفہوم کے علاوہ انبیاء علیہم السلام کا فعل بھی ہے کیونکہ تمام انبیاء کرام دعا مانگا کرتے تھے۔ لیکن بعض زہاد اور اہل معارف یہ بھی کہتا ہے کہ ترک دعا (یعنی دعا نہ مانگنا) افضل ہے کیونکہ اس طرح رضاء مولیٰ اور اپنی قسمت پر اور تقدیر کے ساتھ راضی ہونے کا مکمل اظہار ہوتا ہے۔ مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب نے ان زہاد واہل معارف کے اس قول کے بارہ میں کہا ہے کہ یہ قول اس خاص کیفیت پر محمول ہے جو بعض وقت بعض مردان حق پر طاری ہوتی ہے اور جس میں رضاء بقضاء ہی غالب ہوتی ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ پیش آیا کہ جب انہیں آگ میں ڈالا گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان سے کہا کہ آپ دعا کیجئے اور اپنے پروردگار سے اپنی نجات سلامتی کے لئے درخواست کیجئے تو انہوں نے فرمایا کہ حق تعالیٰ جل شانہ میرا حال جانتا ہے مجھے کوئی درخواست کرنے اور دعا مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔

درود وسلام کے بغیر دعا رد ہو جانے کا بیان

امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "دعا اس وقت تک آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اور اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ تم اپنے نبی پر درود نہ بھیجو۔

(جامع ترمذی، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 903)

مطلب یہ ہے کہ دعا کی قبولیت درود پر موقوف ہے کیونکہ درود خود مقبول ہے اس لئے اس کے توسط اور وسیلے سے دعا بھی مقبول ہوتی ہے مور مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد دست در پائے کبوتر زدہ ناگاہ رسید۔

حصن حصین میں منقول ہے کہ حضرت شیخ ابوسلیمان درانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا "جب تم اللہ کے سامنے اپنی کسی حاجت کی تکمیل کے لئے دست دعا دراز کرو تو ابتداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے کرو اس کے بعد تم جو کچھ چاہتے ہو اس کے لئے دعا مانگو اور دعا کو درود پر ختم کرو (یعنی دعا سے پہلے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور دعا کے بعد بھی) کیونکہ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے دونوں درودوں کو قبول کرتا ہے اور وہ اس چیز سے بزرگ وبرتر ہے کہ اس دعا کو چھوڑ دے جو ان دونوں درودوں کے درمیان ہے۔ (یعنی اللہ کے رحم وکرم سے یہ بات بعید ہے کہ وہ دونوں کو تو قبول کر کے ان کے درمیان مانگی جانے والی دعا کو قبول نہ کرے)

علامہ طیبی اس حدیث کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ "یہ بھی ممکن ہے کہ یہ خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہو اس شکل میں یہ حدیث موقوف ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہو اس صورت میں یہ حدیث مرفوع ہوگی اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہی ارشاد ہے۔ لیکن محققین علمائے حدیث فرماتے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہیں کہ "اس قسم کی بات کوئی راوی اپنی طرف سے کہہ نہیں سکتا۔ اس لئے یہ حدیث روایۃ تو موقوف ہی ہے لیکن حکماً مرفوع ہے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَآءِ

دعا میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کا بیان

483- عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَاقِبْنِيْ أَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ فَلَا تُعَاقِبْنِيْ فِيْهِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ هُوَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ .

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دونوں ہاتھ اٹھائے دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ فرما رہے تھے اے اللہ میں انسان ہوں مومنین میں سے کسی شخص کو اگر اذیت دوں یا برا بھلا کہوں تو میرا اس میں مواخذہ نہ فرمانا اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ادب المفرد میں اور حافظ نے فتح میں کہا ہے یہ صحیح الاسناد حدیث ہے۔

شرح

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کسی چیز کی طلب میں بہت مبالغہ سے کام لیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن پکڑ کر کھڑی ہو گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اس طرز عمل پر فرمایا کہ: قطع اللہ یدک۔ اللہ تعالیٰ تیرا ہاتھ کاٹے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ بات بہت محسوس ہوئی۔ وہ فوراً آپ کا دامن چھوڑ کر ہٹ گئیں اور اپنے حجرہ میں آخر بہت ہی رنجیدہ ملول اور غصہ میں بھر کر بیٹھ گئیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ کیفیت دیکھی تو اس وقت آپ نے ان کو خوش کرنے کے لئے یہ کہا۔ اللھم انی اتخذت عندك عهدا الخ۔ لہٰذا علماء لکھتے ہیں کہ جو شخص کسی کے لئے بددعا کر بیٹھے تو اس کے لئے مسنون یہ ہے کہ وہ اس بددعا کے بدلہ میں مذکورہ بالا دعا بھی ضرور کرے۔

دعا میں ہاتھوں کو بلند کرنے کا بیان

484- وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَافِعًا يَدَيْهِ حَتّٰى بَدَا ضَبْعُهُ يَدْعُوْ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَجَرٍ .

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں ہاتھ اٹھائے دعا کرتے ہوئے دیکھا حتی کہ آپ کی بغلیں ظاہر ہو گئیں۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جزء رفع الیدین میں روایت کیا اور ابن حجر نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

۴۸۳۔ ادب المفرد للبخاری باب رفع الایدی فی الدعاء ص ۸۹ فتح الباری کتاب الدعوات باب رفع الایدی فی الدعا ج ۱۱ ص ۱۴۲

۴۸۴۔ جز رفع یدین للبخاری مترجم ص ۶۲ فتح الباری کتاب الدعوات باب رفع الایدی ج ۱۱ ص ۱۴۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہاتھوں کی لاج دعا قبول ہونے کا بیان

485- وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ سَنَدُهٗ جَيِّدٌ ۔

★★ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب حیاء کرنیوالا اور کریم ہے۔ جب کوئی بندہ اپنے ہاتھ اٹھائے تو اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ ان کو خالی لوٹائے۔ اس کو ابوداؤد، ابن ماجہ۔

بَابٌ فِيْ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ

باجماعت نماز کے بیان میں

486- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُؤَذِّنُ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِيَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمُ الْحَطَبِ اِلٰى قَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اذان کہے پھر ایک شخص کو جماعت کرانے کا حکم دوں پھر میں اپنے ساتھ ایسے لوگوں کو لے کر جاؤں جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان لوگوں کی طرف جو نماز سے پیچھے رہتے ہیں تو ان پر ان کے گھروں کو آگ سے جلا دوں۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

جماعت کے وجوب و فرضیت میں فقہی مذاہب کا بیان

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں صحیح احادیث اس کثرت سے وارد ہیں کہ اگر سب کو یکجا کیا جائے تو ایک دفتر تیار ہوسکتا ہے اس باب کے تحت اسی قسم کی احادیث نقل کی جائیں گی جن سے جماعت کی فضیلت و تاکید اور اس کے احکام و مسائل کا علم حاصل ہوگا۔ ان احادیث کو دیکھنے کے بعد یقینی طور پر آپ یہی نتیجہ اخذ کریں گے کہ جماعت نماز کی تکمیل میں ایک اعلیٰ درجے کی شرط ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جماعت کو ترک نہیں فرمایا حتی کہ حالت مرض میں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خود چل کر مسجد میں پہنچنا ممکن نہ تھا دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لے گئے اور جماعت سے نماز پڑھی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ شریعت محمدیہ میں جماعت کا بڑا اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہیے تھا کیونکہ نماز جیسی عظیم عبادت کی

۴۸۵. ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعا ج ۱ ص ۲۰۹، ابن ماجۃ ابواب الدعاء باب رفع الیدین فی الدعا ص ۲۸۴، ترمذی ابواب الدعوات باب ج ۲ ص ۱۹۶، فتح الباری فی الدعاء ج ۱۱ ص ۱۲۱

۴۸۶. بخاری کتاب الاذان باب وجوب صلوٰۃ الجماعۃ ج ۱ ص ۸۹، مسلم کتاب المساجد باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ ج ۱ ص ۲۳۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شان اسی کی متقاضی تھی کہ جس چیز سے اس کی تکمیل ہو اسے اعلیٰ درجے پر پہنچایا جائے۔

جماعت فرض و واجب ہے یا نہیں؟ اس بارے میں علماء کے ہاں اختلاف ہے کہ آیا جماعت سنت ہے یا واجب اور یا فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟ چنانچہ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ جماعت فرض عین ہے الا کسی عذر کی وجہ سے، یہ قول امام احمد بن حنبل، داؤد، عطاء اور ابو ثور رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کا ہے بعض علماء کا قول یہ ہے کہ جو کوئی نماز کے لئے اذان سنے اور مسجد میں حاضر نہ ہو تو اس کی نماز درست نہیں، حضرت امام شافعی کے رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک جماعت فرض کفایہ ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور ان کے متبعین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کا مسلک یہ ہے کہ جماعت سنت موکدہ واجب کے قریب ہے لیکن فقہ کی کتابوں کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت کے بارے میں حنفی فقہاء کے دو قول ہیں بعض کتابوں میں جماعت کو واجب لکھا گیا ہے اور بعض میں سنت موکدہ اور وجوب ہی کا قول راجح اور اکثر محققین حنفیہ کا مسلک بیان کیا گیا ہے۔

چنانچہ مشہور محقق حضرت ابن ہمام لکھتے ہیں کہ ہمارے اکثر مشائخ کا مسلک یہی ہے کہ جماعت واجب ہے لیکن اس کو سنت اس لئے کہا جاتا ہے کہ جماعت کا ثبوت سنت یعنی حدیث سے ہے نہ یہ کہ خود جماعت سنت ہے جیسا کہ نماز عیدین، وہ واجب ہے مگر اسے سنت اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کا ثبوت حدیث سے ہے۔ جماعت کے احکام و مسائل: کتاب بدائع میں لکھا ہے کہ جماعت کے لئے مسجد میں حاضر ہونا ہر عاقل بالغ غیر معذور پر واجب اور اگر ایک مسجد میں جماعت نہ ملے تو دوسری مسجدوں میں پھرنا واجب نہیں ہے البتہ جماعت کی سعادت حاصل کرنے کی خاطر اگر دوسری مسجدوں میں جائے تو یہ اچھی ہی بات ہوگی، قدوری نے لکھا ہے کہ اس صورت میں کہ اگر مسجد میں جماعت نہ ملے، تو چاہیے کہ اہل وعیال کو جمع کر کے گھر ہی میں جماعت سے نماز پڑھ لی جائے۔

اس مسئلے میں علماء کے ہاں اختلاف ہے کہ محلے کی مسجد میں جماعت افضل ہے یا جامع مسجد میں، اگر ایک محلے میں دو مسجدیں ہوں تو ان میں سے قدیم مسجد کو اختیار کرنا چاہیے اور اگر دونوں برابر ہوں تو پھر جو مسجد قریب ہو اسے اختیار کیا جائے، جماعت نماز تراویح میں اگرچہ ایک قرآن مجید جماعت کے ساتھ ہو چکا ہو اور نماز کسوف کے لئے سنت موکدہ ہے، رمضان کے وتر میں جماعت مستحب ہے رمضان کے علاوہ اور کسی زمانہ کے وتر میں جماعت مکروہ تنزیہی ہے مگر اس کے مکروہ ہونے میں یہ شرط ہے کہ مواظبت کی جائے اگر مواظبت نہ کی جائے بلکہ کبھی کبھی دو تین آدمی جماعت سے پڑھ لیں تو مکروہ نہیں۔ نماز خسوف میں اور تمام نوافل میں جماعت مکروہ تحریمی ہے بشرطیکہ نوافل اس اہتمام سے ادا کئے جائیں جس اہتمام سے فرائض کی جماعت ہوتی ہے یعنی اذان واقامت کے ساتھ یا کسی اور طریقے سے لوگوں کو جمع کر کے ہاں اگر بغیر اذان واقامت کے اور بغیر بلائے ہوئے دو تین آدمی جمع ہو کر کسی نفل کو جماعت سے پڑھ لیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

جماعت کی حکمتیں اور فائدے

جماعت کی حکمتیں کیا ہیں؟ اور اس کے کیا فائدے مرتب ہوتے ہیں، اس موضوع پر علماء نے بہت کچھ لکھا ہے لیکن اس سلسلے میں امام الکبیر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو لطیف و جامع بات کہی ہے وہ کہیں نظر نہیں آتی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

چنانچہ اس موقع پر انہیں کی تقریر نقل کی جاتی ہے وہ فرماتے ہیں کہ (۱) کوئی چیز اس سے زیادہ سود مند نہیں کہ کوئی عبادت اس طرح رسم عام کردی جائے کہ وہ عبادت ایک ضروری عادت ہو جائے کہ اس کو چھوڑنا کسی عادت کو ترک کرنے کی طرح ناممکن ہو جائے اور تمام عبادتوں میں نماز سے زیادہ عظیم و شاندار کوئی عبادت نہیں کہ اس کے ساتھ یہ خاص اہتمام کیا جائے۔

(۲) مذہب میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں جاہل بھی عالم بھی، لہٰذا یہ بڑی مصلحت کی بات ہے کہ سب لوگ جمع ہو کر ایک دوسرے کے سامنے اس عبادت کو ادا کریں تاکہ اگر کسی سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو دوسرا اسے بتادے گویا اللہ کی عبادت ایک زیور ہوئی کہ تمام پرکھنے والے اسے دیکھتے ہیں جو خرابی اس میں ہوتی ہے بتلادیتے ہیں اور جو عمدگی ہوتی ہے اسے پسند کرتے ہیں پس نماز کی تکمیل کا یہ ایک ذریعہ ہوگا۔

(۳) جو لوگ بے نمازی ہوں گے ان کا بھی اس سے حال کھل جائے گا اور ان کے لئے وعظ و نصیحت کا موقع ملے گا۔

(۴) چند مسلمانوں کا مل کر اللہ کی عبادت کرنا اور اس سے دعا مانگنا حق تعالیٰ کی رحمت کے نزول اور قبولیت کے لئے ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے۔

(۵) اس امت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا یہ مقصود ہے کہ اس کے نام کا کلمہ بلند ہو اور کلمہ کفر پست ہو اور روئے زمین پر کوئی اسلام سے غالب نہ رہے اور یہ بات جب ہی ہو سکتی ہے کہ یہ طریقہ مقرر کیا جائے کہ تمام مسلمان خواہ وہ کسی درجے اور کسی طبقے کے ہوں، عام و خاص مسافر اور مقیم، چھوٹے اور بڑے سب ہی اپنی کسی بڑی اور مشہور عبادت کے لئے جمع ہوں اور اسلام کی شان و شوکت اور اس کی ترغیب دی گئی اور اس کے چھوڑنے کی ممانعت کی گئی۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

(۶) جماعت میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حال پر اطلاع ہوتی رہے گی اور وہ ہر ایک کے درد و مصیبت میں شریک ہو سکیں گے جس سے دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا اظہار و استحکام ہوگا جو اس شریعت کا ایک بڑا مقصود ہے اور جس کی تاکید و فضیلت جابجا قرآن عظیم اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان فرمائی گئی ہے۔ (علم الفقہ) موجودہ زمانے کی نظریاتی دوڑ کے مطابق دیکھا جائے تو جماعت اسلام کے نظریہ مساوات کا سب سے اعلیٰ مظہر ہے دن میں پانچ مرتبہ اللہ کے تمام بندے جو دنیاوی اعتبار سے کسی بھی منصب و مرتبے کے ہوتے ہیں اپنی تمام برتری و فوقیت اور اپنے دنیاوی جاہ و جلال کو بالائے طاق رکھ کر اللہ کے حضور میں تمام عام مسلمانوں کے ساتھ مل کر سربسجود ہو جاتے ہیں اور زبان حال سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز۔

نابینا شخص کے لئے بھی جماعت سے نماز پڑھنے کا بیان

487- وَعَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۴۸۷: مسلم کتاب المساجد باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ ج ۱ ص ۲۳۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نابینا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مسجد تک پہنچانے والا کوئی نہیں اس شخص نے یہ سوال اس لئے کیا تھا کہ اسے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت مل جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رخصت دیدی پس جب وہ چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا کر فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو تو اس نے عرض کیا جی ہاں تو آپ نے فرمایا تم اذان پر لبیک کہو۔ (یعنی مسجد میں آ کر نماز پڑھو)

شرح

صحیحین کی حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت عتبان ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بینائی کا شکوہ کیا (کہ اس کی وجہ سے میں مسجد میں حاضری سے معذور ہوں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات کی اجازت دے دی کہ وہ اپنے گھر ہی میں نماز پڑھ لیا کریں۔" لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ نابینا آدمی کو جماعت چھوڑنے کی اجازت ہے مگر جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں دی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فضلائے مہاجرین میں سے تھے ان کی شان کے لائق یہی بات تھی کہ وہ اولیٰ پر عمل کریں یعنی جماعت میں حاضر ہوا کریں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہلے تو اجازت دے دی مگر پھر وحی آ جانے یا اجتہاد کے بدل جانے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت واپس لے لی، اس حدیث میں اذان سننے کے بعد مسجد میں حاضری کی ضرورت واہمیت کو کمال مبالغے کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے۔

جماعت کے سنت مؤکدہ ہونے کا بیان

488- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فِيْهِ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهٗ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَاَيْنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جس شخص کو خوش کرے یہ بات کہ وہ حالت اسلام میں کل اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اس کو چاہئے جہاں بھی ان نمازوں کے لئے اذان دی جائے وہ ان نمازوں کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے سنن الھدیٰ کو شروع فرمایا ہے اور یہ سنت موکدہ ہے اور اگر تم نے گھروں میں نماز پڑھی جیسا کہ یہ تارک جماعت پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ دو گے۔ اگر تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا قصد کرے تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلے میں اللہ

۴۸۸۔ مسلم کتاب المساجد باب فضل صلوۃ الجماعۃ ج ۱ ص ۲۳۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تعالیٰ ایک نیکی عطا فرماتا ہے اس کا درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ جماعت سے پیچھے رہنے والا صرف منافق ہوتا ہے جس کا نفاق معروف ہو اور بے شک ایک شخص دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں لایا جاتا حتیٰ کہ اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔ اس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

جماعت کا سنن ہدیٰ سے ہونے کا بیان

سنن الھدی (ہدایت کے طریقے) ان طریقوں اور راستوں کو کہتے ہیں جن پر عمل کرنا ہدایت کا موجب اور حق تعالیٰ جل شانہ کے قرب اور اس کی رضا کا باعث ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کی قسمیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال دو نوعیت کے ہوتے تھے! ایک قسم کے افعال تو وہ تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطور عبادت کرتے تھے۔ دوسرے قسم کے افعال وہ تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطریق عادت کرتے تھے۔ جن افعال کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطریق عادت کرتے تھے انہیں "سنن زوائد" کہا جاتا ہے اور جن افعال کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطریق عبادت کرتے تھے انہیں "سنن ہدیٰ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

سنن ہدیٰ کی اقسام کا بیان

پھر سنن ہدیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) سنن مؤکدہ (۲) سنن غیر مؤکدہ۔ سنن موکدہ۔ وہ افعال ہیں جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطریق مواظبت کے کیا اور لوگوں کو ان افعال کے کرنے کی تاکید فرمائی۔ سنن غیر موکدہ۔ وہ افعال ہیں جو نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق مواظبت کے صادر ہوتے تھے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر عمل کرنے کے لئے لوگوں کو تاکید فرماتے تھے۔ اس حدیث میں جن سنن ہدیٰ کا ذکر فرمایا گیا ہے اس سے مراد "سنن موکدہ" ہیں۔ جو حضرات جماعت کو واجب قرار دیتے ہیں یہ تعریف ان کے نقطہ نظر کے بھی منافی نہیں ہے کیونکہ لغۃً واجب بھی سنن ہدیٰ کی تعریف میں داخل ہے احمد بن حنبل اور طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ظلم پورا ظلم، کفر اور نفاق (کا حامل) وہ (آدمی) ہے کہ اللہ کے پکارنے والے کو سنا کہ وہ مسجد کی طرف (نماز کی جماعت میں شریک ہونے کے لئے) پکارتا ہے مگر اس (آدمی نے) جواب نہیں دیا (یعنی مسجد میں پہنچ کر جماعت میں شریک نہیں ہوا) اس روایت کی روشنی میں معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے بارے میں جو (مسجد میں ہونے والی) جماعت کو ترک کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سخت ترین وعید ہے۔ کما یصلی ھذا المتخلف فی بیتہ (جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے) سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی خاص آدمی تھا جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتا تھا۔

چنانچہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح یہ آدمی جماعت کی سعادت سے اپنے آپ کو محروم کر کے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے، اسی طرح اگر تم لوگ بھی اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تو یہ سمجھ لو کہ اس آدمی کی طرح تمہارا بھی یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑنے کے مترادف ہوگا اور ظاہر ہے کہ سنت کو ترک کرنے والا آدمی ضلالت وگمراہی کی تباہ کن کھائی میں گرتا ہے۔

جماعت سے نماز کے افضل ہونے کا بیان

489-عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ افضل ہے اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

490-وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ وَحْدَہٗ وَصَلٰوتُہٗ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا کَثُرَ فَھُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک شخص کا ایک شخص کے ساتھ نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے اور ایک شخص کا دو مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ ایک مرد کے ساتھ نماز پڑھنے اور جس قدر جماعت میں اضافہ ہو وہ اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت سے تو جماعت کی نماز کے ثواب کی زیادتی ستائیس درجے معلوم ہوتی ہے مگر دوسری روایتوں میں پچیس درجے زیادتی مذکور ہے چنانچہ علماء محدثین لکھتے ہیں کہ اکثر روایتوں میں یہی ثابت ہے کہ جماعت کی نماز کا ثواب تنہا نماز کے ثواب سے پچیس درجے زیادہ ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی ایک ایسی روایت ہے کہ جس میں ستائیس درجے کا ذکر کیا گیا ہے، لہٰذا اس حدیث اور ان احادیث میں یہ تطبیق پیدا کی جائے گی کہ پہلے وحی کے ذریعے پچیس ہی درجے ثواب کی زیادتی معلوم ہوئی ہوگی پھر بعد میں حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ستائیس درجے ثواب کی زیادتی کا اعلان فرمایا ہوگا۔ یا تطبیق کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ یہ کہا جائے کہ درجات کا اختلاف نمازی کے احوال کے تفاوت کی بناء پر ہے یعنی کسی نمازی کو جماعت کی نماز کا ثواب اس کے اپنے احوال کی بناء پر ستائیس گنا ملتا ہے اور کسی نمازی کو جماعت کی نماز کا ثواب اس کے اپنے احوال کی بناء پر پچیس گناہ ملتا ہے۔ اس بارے میں اختلاف ہے کہ ثواب کی زیادتی کی یہ فضیلت اس جماعت کی نماز کے ساتھ مختص ہے جو مسجد میں ادا کی جائے گی یا اس جماعت کی نماز کے لئے بھی ہے جو مسجد

۴۸۹۔ بخاری کتاب الاذان باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ ج ۱ ص ۸۹' مسلم کتاب المساجد باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ ج ۱ ص ۲۳۱

۴۹۰۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی فضل صلوٰۃ الجماعۃ ج ۱ ص ۸۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

میں نہیں بلکہ گھر وغیرہ میں ادا کی جائے چنانچہ علماء کے رائے تو یہ ہے کہ یہ فضیلت مسجد کی جماعت کے ساتھ مختص ہے مگر دوسرے بعض علماء کا قول ہے کہ یہ فضیلت عموی طور پر ہر جماعت کی نماز کے لئے ہے خواہ مسجد میں ادا کی جانے والی جماعت ہو یا مسجد کے علاوہ کسی دوسری جگہ۔

491- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ صَلٰوةِ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوتِهِ وَحْدَهُ بِضْعٌ وَعِشْرُوْنَ دَرَجَةً . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت بیس اور کچھ درجے فضیلت رکھتا ہے اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

492- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ وَصَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً . رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا آدمی کے اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت پچیس درجے افضل ہے۔ اس کو بزار نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

493- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيَعْجَبُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْجَمِيْعِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ با جماعت نماز کو پسند فرماتا اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

494- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَعْجَبُ مِنَ الصَّلٰوةِ الْجَمِيْعِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ با جماعت نماز کو پسند کرتا ہے۔

اس کو طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ لِعُذْرٍ

کسی عذر کی وجہ سے جماعت کو چھوڑنے کا بیان

۴۹۱. مسند احمد ج ۱ ص ۳۷۶

۴۹۲. كشف الاستار عن زوائد البزار كتاب الصلوٰة ج ۱ ص ۲۲۷

۴۹۳. مسند احمد ج ۲ ص ۵۰

۴۹۴. مجمع الزوائد كتاب الصلوٰة باب الصلوٰة جماعة نقلاً عن الطبراني في الكبير ج ۲ ص ۳۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

495-عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِی لَیْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِیْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ یَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ . رَوَاهُ الشَّیْخَانِ .

★★ حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک سرد اور ہوا والی رات اذان دی اور فرمایا۔ سنو اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔ پھر فرمایا جب رات کو سردی اور بارش ہوتی تو رسول اللہ ﷺ موذن کو یہ حکم دیتے کہ وہ کہے خبردار قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو اس کو شیخین نے روایت کیا۔

شرح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سخت سردی اور بارش بھی ترک جماعت کے لئے عذر ہے ایسے اوقات میں جماعت چھوڑ کر اپنے گھر میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ حضرت ابن ہمام حضرت ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ؟ میں نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ کیچڑ وغیرہ کی حالت میں جماعت کے لئے آپ کیا حکم دیتے ہیں تو انہوں نے فرمایا" جماعت کو چھوڑ دینا مجھے پسند نہیں۔

جماعت کے وقت میں کھانا آجانے کا بیان

496-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَآءُ اَحَدِکُمْ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ وَلَا یَعْجَلُ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهُ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا یَاْتِیْهَا حَتّٰی یَفْرُغَ وَاِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قِرَآءَةَ الْاِمَامِ . رَوَاهُ الشَّیْخَانِ .

★★ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھ دیا جائے اور جماعت کھڑی ہو جائے تو تم کھانے سے آغاز کرو اور وہ جلدی نہ کرے حتیٰ کہ کھانے سے فارغ ہو جائے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے کھانا رکھ دیا جاتا اور جماعت کھڑی ہو جاتی تو آپ نماز پڑھنے نہیں آتے تھے حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو جائیں حالانکہ آپ امام کی قراءت سن رہے ہوتے اس کو شیخین نے روایت کیا۔

شرح

تشریح ظاہر ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ نماز پڑھنے والا بھوکا ہو اور وہ جانتا ہو کہ اس بھوک کی حالت میں نماز پڑھوں گا تو دھیان کھانے ہی میں لگا رہے گا اور نماز دل جمعی اور سکون کے ساتھ ادا نہیں کر سکوں گا تو اس کے لئے یہی اولیٰ ہوگا۔

۴۹۵۔ بخاری کتاب الاذان باب الرخصة فی المطر والعلة ...... الخ ج ۱ ص ۹۲، مسلم کتاب صلوٰة المسافرین باب الصلوٰة فی الرحال فی المطر ج ۱ ص ۲۴۳

۴۹۶۔ بخاری کتاب الاذان باب اذا حضر الصلوٰة واقیمت الصلوٰة ج ۱ ص ۹۲، مسلم کتاب المساجد باب کراهة الصلوٰة بحضرة الطعام ...... الخ ج ۱ ص ۲۰۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کہ وہ پہلے کھانا کھالے اس کے بعد نماز پڑھے بشرطیکہ وقت میں وسعت ہو یعنی اتنا وقت ہو کہ وہ کھانے سے فراغت کے بعد اطمینان سے نماز پڑھ سکتا ہو۔

جماعت کے وقت میں پیشاب کی حاجت کا بیان

497- وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں اور نہ ہی پیشاب اور پاخانہ روک کر نماز پڑھنے والے کی نماز ہے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

498- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّذْهَبَ اِلَى الْخَلَاءِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ . رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ .

★★ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلا جانے کا ارادہ کرے اور جماعت کے لئے اقامت کہی جائے تو وہ بیت الخلاء سے آغاز کرے (یعنی پہلے قضاء حاجت کرے) اس حدیث کو چار محدثین نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا۔

شرح

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی آدمی کے سامنے کھانا آیا ہو یا اسے پیشاب و پاخانہ کی حاجت ہو تو اسے اس وقت نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ بلکہ وہ ان چیزوں سے فارغ ہو کر نماز پڑھے۔ علامہ نووی فرماتے ہیں کہ "جب کسی کے سامنے کھانا آجائے اور اسے کھانے کی خواہش ہو یا اسی طرح بول و براز کا تقاضا ہو تو اسی صورت میں اسے نماز پڑھنی مکروہ ہے اور ریح دیتے بھی اس حکم میں ہے یعنی ان کو روک کر نماز نہ پڑھے کیونکہ ان کی وجہ سے نماز میں حضوری قلب اور خشوع وخضوع باقی نہ رہے گا جس کی وجہ سے نماز کامل طور پر ادا نہ ہوگی، مگر ان سب صورتوں میں وسعت وقت کی شرط ہے اگر وقت تنگ ہو تو بہر صورت نماز پہلے پڑھنی چاہیے۔

499- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَمْ يَأْتِهِ فَلَا

۴۹۷: مسلم كتاب المساجد باب كراهة الصلوة بحضرة الطعام ...... الخ ج ١ ص ٢٠٨

۴۹۸: ابو داؤد كتاب الطهارة باب ايصلي الرجل وهو حاقن ج ١ ص ١٢' نسائی كتاب الامامة والجماعة باب العذر في ترك الجماعة ج ١ ص ١٣٧' ترمذى ابواب الطهارة باب ماجاء اذا اقيمت الصلوة ووجد احدكم الخلا...... الخ ج ١ ص ٣٦' ابن ماجة كتاب الطهارة باب ما جاء في النهي للحاقن ان يصلي ص ٤٨

۴۹۹: ابن ماجة كتاب الصلوة باب التغليظ في التخلف عن الجماعة ص ٥٨' صحيح ابن حبان كتاب الصلوة ج ٤ ص ٢٥٣' مستدرك حاكم كتاب الصلوة باب من سمع النداء فلم يحب...... الخ ج ١ ص ٢٤٥' دار قطنى كتاب الصلوة باب الحث لجار المسجد على الصلوة فيه...... الخ ج ١ ص ٤٢٠

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

صَلوٰةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وابن حبان والدار قطني والحاكم وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس نے اذان سنی پھر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے حاضر نہ ہوا تو اس کی نماز نہ ہوئی مگر یہ کہ اس کو کوئی عذر ہو۔ اس کو ابن ماجہ، ابن حبان، دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

ترک جماعت کے اعذار کا بیان

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے ہر عاقل بالغ غیر معذور پر جماعت واجب ہے لیکن اگر ایسا کوئی آدمی ہو یعنی اسے ایسا عذر لاحق ہو جس کی وجہ سے وہ مسجد میں جا کر جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا ہو تو اس کے لئے جماعت واجب نہیں رہتی، چنانچہ فقہاء نے ترک جماعت کے پندرہ عذر بیان کئے ہیں۔

(۱) نماز کے صحیح ہونے کی شرط مثلاً طہارت یا ستر عورت وغیرہ کا نہ پایا جانا۔ (۲) پانی کا بہت زوروں کے ساتھ برسنا، اس سلسلے میں حضرت امام محمد نے اپنی کتاب موطا میں لکھا ہے کہ اگرچہ شدید بارش کی صورت میں جماعت کے لئے نہ جانا جائز ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ جا کر جماعت سے نماز پڑھی جائے۔

(۳) مسجد کے راستے میں سخت کیچڑ کا ہونا۔ (۴) سردی اتنی سخت ہو کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں کسی بیماری کے پیدا ہو جانے یا بڑھ جانے کا خوف ہو۔ (۵) مسجد تک جانے میں مال و اسباب کے چوری ہو جانے کا خوف ہو۔ (۶) مسجد جانے میں کسی دشمن کے مل جانے کا خوف ہو۔ (۷) مسجد جانے میں کسی قرض خواہ کے ملنے اور اس سے تکلیف پہنچنے کا خوف ہو بشرطیکہ اس کے قرضے کے ادا کرنے پر قادر نہ ہو اگر قادر ہو تو وہ ظالم سمجھا جائے گا اور اس کو ترک جماعت کی اجازت نہ ہوگی۔

(۸) رات اس قدر اندھیری ہو کہ راستہ نہ دکھائی دیتا ہو ایسی حالت میں یہ ضروری نہیں کہ لالٹین وغیرہ ساتھ لے کر جائے۔ (۹) رات کا وقت ہو اور آندھی بہت سخت چلتی ہو۔ (۱۰) کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو کہ اس کے جماعت میں چلے جانے سے اس مریض کی تکلیف یا وحشت کا خوف ہو۔ (۱۱) پیشاب یا پاخانہ معلوم ہوتا ہو۔ (۱۲) سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور خوف ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں دیر ہو جائے گی اور قافلہ نکل جائے گا، ریل کا مسئلہ بھی اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے مگر فرق اس قدر کہ وہاں ایک قافلے کے بعد دوسرا قافلہ بہت دنوں کے بعد ملتا ہے اور یہاں ریل ایک دن کئی بار جاتی ہے اگر ایک وقت کی ریل نہ ملی تو دوسرے وقت جا سکتا ہے ہاں اگر ایسا ہی سخت حرج ہوا ہو تو جماعت چھوڑ دینے میں مضائقہ نہیں۔ (۱۳) فقہ وغیرہ پڑھنے یا پڑھانے میں ایسا مشغول رہتا ہو کہ بالکل فرصت نہ ملتی ہو۔

(۱۴) کوئی ایسی بیماری مثلاً فالج وغیرہ ہو یا اتنا ضعیف ہو کہ چلنے پر قادر نہ ہو یا نابینا ہو اگرچہ اس کو مسجد تک پہنچا دینے والا کوئی مل سکے یا لنگڑا ہو یا دونوں طرف سے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں۔ (۱۵) کھانا تیار یا تیاری کے قریب ہو اور ایسی بھوک لگی ہو کہ نماز میں جی نہ لگنے کا خوف ہو۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ

صفوں کو سیدھا کرنے کا بیان

500- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وفی روایة له وکان احدنا یلزق منکبه بمنکب صاحبه وقدمه بقدمه .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جماعت کے لئے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف اپنے چہرہ انور سے متوجہ ہوئے اور فرمایا اپنی صفیں سیدھی کرلو اور مل کر کھڑے ہو جاؤ پس بے شک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا اور بخاری کی ایک روایت میں اس طرح کے الفاظ ہیں کہ ہم میں سے (ہر) ایک اپنے کندھے اور پاؤں کو اپنے ساتھی کے قدم اور کندھے سے ملاتا تھا۔

شرح

صفوں کو برابر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے جماعت میں کھڑے ہوں تو صف بندی اس طرح کریں کہ آپس میں بالکل مل کر کھڑے ہوں تاکہ ایک دوسرے کے درمیان خلا نہ رہے اور آگے پیچھے ہٹ کر کھڑے نہ ہوں بلکہ برابر کھڑے رہیں اگر کئی صفیں ہوں تو وہ اس طرح قائم کی جائیں کہ ایک دوسری صف کے درمیان شروع سے لے کر آخر تک یکساں فرق رہے ایسا نہ ہو کہ کسی جگہ سے تو دونوں صفوں کا درمیانی فاصلہ کم ہو اور کسی جگہ سے زیادہ۔ اس باب کے تحت جو احادیث نقل کی جائیں گی ان سے صفوں کو برابر کرنے کی اہمیت و تاکید معلوم ہوگی اور صف بندی کے جو مسائل و احکام ہیں وہ واضح ہوں گے۔

صفوں کو سیدھا رکھنے سے دلوں کے اختلاف ختم ہو جانے کا بیان

501- وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وقت ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور آگے پیچھے کھڑے مت ہو ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے تم میں سے بالغ اور عقلمند

۵۰۰. بخاری کتاب الاذان باب اقبال الامام علی الناس عند تسویة الصفوف ج ۱ ص ۱۰۰

۵۰۱. مسلم کتاب الصلوٰة باب تسویة الصفوف واقامتها ...... الخ ج ۱ ص ۱۸۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لوگوں کو چاہئے کہ وہ میرے قریب کھڑے ہوں پھر وہ جو ان کے قریب ہوں پھر وہ جو ان کے قریب ہوں۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آج تو تم لوگوں میں بہت اختلاف ہو گیا۔

اس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

شرح

"مختلف نہ ہو" کا مطلب یہ ہے کہ جب صف بندی کر کے نماز کے لئے کھڑے ہو تو اس بات کا بطور خاص خیال رکھو کہ سب کے بدن برابر رہیں ایک دوسرے سے آگے پیچھے ہو کر کھڑے نہ ہو اور اپنے بدن کا کوئی عضو صف سے باہر نہ نکالو اور اگر تم لوگ صف میں اپنے بدن کے ظاہری اعضاء کو غیر برابر اور ناہموار رکھو گے تو اس کا اثر باطنی طور پر یہ ہوگا کہ تمہارے قلوب میں اختلاف پیدا ہو جائے گا کیونکہ بدن کے ظاہری اعضاء اور قلب کے درمیان بڑا لطیف تعلق ہے اور ایک دوسرے کی تاثیر بڑی عجیب ہے اس کو مثال کے طور پر یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ جیسے ظاہری اعضاء کی ٹھنڈک باطنی اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور باطنی اعضاء کی ٹھنڈک ظاہری اعضاء کو متاثر کرتی ہے اسی طرح صف میں ظاہری بدن کو غیر برابر رکھنا قلوب پر اثر انداز ہوتا ہے جس کا خاصہ ہے کہ دلوں میں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔

صف کی ترتیب حدیث کے دوسرے جزو میں صف کی ترتیب یہ بتائی گئی ہے کہ میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو صاحب عقل وفہم اور بالغ ہوں، یعنی پہلی صف میں ان لوگوں کو کھڑا ہونا چاہیے جو بالغ اور عقل وفہم کے مالک ہوں تا کہ وہ نماز کی کیفیت اور اس کے احکام دیکھیں اور یاد کریں اور پھر امت کے دوسرے لوگوں کو ان کی تعلیم دیں، پھر دوسری صف میں وہ لوگ کھڑے ہوں جو ان کے قریب ہوں یعنی مراہق (جو بالغ ہونے کے قریب ہوں) اور لڑکے اور پھر تیسری صف میں وہ کھڑے ہوں جو ان کے قریب ہوں یعنی مخنث (جن میں مرد وعورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں) پھر ان کے بعد آخر میں عورتوں کی صف قائم کی جائے یہاں حدیث میں عورتوں کی صف کے بارے میں ذکر نہیں کیا گیا ہے کیونکہ یہ متعین ہے آخر میں عورتوں ہی کی صف ہوتی ہے۔ آخر میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ "آج تمہارے اندر افتراق وانتشار پیدا ہو گیا ہے اور آپس میں تم لوگ جو اتنا اختلاف کرتے ہو نیز فتنوں کی جو بھرمار ہو رہی ہے ان سب کی وجہ یہ ہے کہ تم لوگ اگر ان فتنوں اور اختلاف سے بچنا چاہتے ہو تو پہلے اپنے ظاہری اختلاف کو ختم کر ڈالو یعنی صفوں کو برابر رکھو پھر اللہ تعالیٰ تمہارے باطنی اختلاف کو بھی ختم کر دے گا۔

502-وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ مِنْ خِلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو جوڑو اور ان میں فاصلہ کم

۵۰۲. ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التسویۃ الصفوف ج ۱ ص ۹۷ صحیح ابن حبان ج ۱ ص ۲۹۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رکھو اور گردنوں کو برابر رکھو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ بے شک میں شیطان کو صف کی خالی جگہ سے داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور ابن حبان نے اس کو صحیح قرار دیا۔

503-وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ لِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطٰنِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم صفوں کو سیدھا رکھو اور کندھوں کو برابر رکھو اور خالی جگہ کو پر کرو۔ اپنے بھائیوں کے ہاتھوں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے گزرنے کے لئے جگہ نہ چھوڑو جو صف جوڑے اللہ اسے جوڑے اور جو صف توڑے اللہ اسے توڑے۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا۔

بَابُ اِتْمَامِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ
پہلی صف کو مکمل کرنے کا بیان

504-عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلی صف کو مکمل کرو پھر اس کے ساتھ والی کو پس جو کمی ہے وہ آخری صف میں ہونی چاہئے۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح

بہترین سے مراد ثواب کی زیادتی ہے یعنی پہلی صف والے دوسری صف والوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ثواب کے حق دار ہوتے ہیں۔ مردوں کے لئے بہترین صف پہلی صف کو اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ اس صورت میں وہ امام سے قریب ہوتے ہیں اور عورتوں سے دور اور پچھلی صف بدترین اس لئے ہوتی ہے کہ اس شکل میں امام سے دوری ہو جاتی ہے اور عورتوں سے نزدیکی۔ اس طرح عورتوں کے لئے پہلی صف اس لئے بدترین ہے کہ وہ پہلی صف میں کھڑے ہونے سے مردوں سے نزدیک ہو جاتی ہیں پچھلی صف ان کے لئے اس وجہ سے بہترین ہے کہ اس صورت میں وہ مردوں سے دور رہتی ہے۔ بہرحال حدیث کا

۵۰۳. ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف ج ۱ ص ۹۷' صحیح ابن خزیمۃ ج ۳ ص ۲۳' مستدرک حاکم کتاب الصلوٰۃ من وصل صفاً ...... الخ ج ۱ ص ۲۱۲

۵۰۴. ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف ج ۱ ص ۹۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

خلاصہ یہ ہے کہ مردوں کو تو پہلی صف میں کھڑا ہونے کی کوشش کرنی چاہیے اور عورتوں کو آخری صف میں شامل ہونے کی سعی کرنی چاہیے۔

پہلی صف کی فضیلت کا بیان

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو لوگ پہلی صفوں کے قریب ہوتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدم سے زیادہ محبوب کوئی قدم نہیں ہے جو چل کر صف میں ملے (یعنی اگر صف میں جگہ خالی رہ گئی ہو تو وہاں جا کر کھڑا ہو جائے)۔ (ابوداؤد، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 1062)

چونکہ دوسری صف کو بھی ان صفوں پر جو اس کے بعد ہوتی ہیں فضیلت حاصل ہے اس لئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی صف کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی تو "پہلی صفوں" کی اور دوسری صف کی فضیلت کی طرف بھی اشارہ فرمایا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف (والوں) پر رحمت بھیجتے ہیں" (یہ سن کر) صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ! دوسری صف (والوں) پر بھی (یعنی اس طرح فرمائے کہ پہلی اور دوسری صف پر رحمت بھیجتے ہیں مگر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس مرتبہ بھی دوسری صف کا ذکر نہیں کیا بلکہ) فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں" صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسری صف پر بھی فرمائیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر یہی فرمایا) کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دوسری صف پر بھی فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور دوسری صف پر بھی (اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ "اپنی صفوں کو برابر کو اپنے کندھوں کو ہموار رکھو (یعنی ایک سطح اور ہموار جگہ پر کھڑا ہو اور اونچا نیچا ہو کر مت کھڑے ہو) اور اپنے بھائیوں کے ہاتھ کے آگے نرم رہو۔ (یعنی اگر کوئی آدمی کندھے پر ہاتھ رکھ کر تمہیں صف میں برابر کرے تو اس سے انکار نہ کرو بلکہ برابر ہو جاؤ، نیز صفوں میں خلا پیدا نہ کرو کیونکہ شیطان خذف یعنی بھیڑ کا چھوٹا بچہ بن کر تمہارے درمیان گھس جاتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 1068)

صحابہ کے قول وعلی الثانی میں جو عطف ہے اسے عطف تلقین فرماتے ہیں یعنی صحابہ کا مطلب یہ تھا کہ پہلی صف کی فضیلت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دی دوسری صف کی فضیلت بھی بیان فرما دیجئے کہ دوسری صف پر بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ دوسری صف کو بھی پہلی صف کی صف مذکورہ میں شامل فرما دیا جس سے معلوم ہو کہ فضیلت کے اعتبار سے دوسری صف کا درجہ پہلی صف سے کم تر ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَوْقِفِ الْإِمَامِ وَالْمَامُوْمِ

امام اور مقتدی کے کھڑا ہونے کی جگہ

505- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيْمُ وَرَائَهُ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کے لئے بلایا جو انہوں نے تیار کیا تھا' پس آپ نے اس سے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں' حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنی چٹائی کی طرف اٹھا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو چکی تھی تو میں نے اسے پانی سے دھویا تو رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہو گئے میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بوڑھی عورت ہمارے پیچھے تھیں۔ آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر آپ چلے گئے اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے' سوائے ابن ماجہ کے۔

506- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَامَ عَنْ يَّسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِاَيْدِيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھمایا حتیٰ کہ اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا پھر حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے یہاں تک کہ ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر دیا اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

507- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

---

۵۰۵. بخاری کتاب الاذان باب وضوء الصبیان ومتی یجب علیهم الغسل۔ الخ ج ۱ ص ۱۱۹' مسلم کتاب المساجد باب جواز الجماعة فی النافلة ج ۱ ص ۲۳۴' نسائی کتاب المساجد باب اذا کانوا ثلاثة وامرأة ج ۱ ص ۱۲۹' ترمذی ابواب الصلوٰة باب ما جاء فی الرجل یصلی ومعه رجال ونساء' ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب اذا کانوا ثلاثة کیف یقومون ج ۱ ص ۹۰' مسند احمد ج ۳ ص ۱۶۴

۵۰۶. مسلم فی الاحادیث المتفرقه باب حدیث جابر الطویل وقصة ابی الیسر ج ۲ ص ۴۱۷

۵۰۷. مسلم کتاب الصلوٰة باب تسویة الصفوف واقامتها۔ الخ ج ۱ ص ۱۸۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا تم میں سے بالغ اور عقلمند لوگ میرے قریب کھڑے ہوں پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں اور آگے پیچھے ہو کر کھڑے نہ ہو اور بازار کی لغو باتوں سے بچو۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

508-وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَطْلَقَ الْقِرْبَةَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ اَوْكَاَ الْقِرْبَةَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ كَمَا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَنِيْ بِيَمِيْنِهٖ فَاَدَارَنِيْ مِنْ وَّرَآئِهٖ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات گزاری تو رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور مشکیزے کا منہ کھول کر وضو کیا۔ پھر اس کا منہ بند کر دیا' پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو میں بھی اٹھا اور وضو کیا جیسا کہ آپ نے وضو کیا تھا پھر میں آیا تو آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے دائیں جانب سے پکڑا اور مجھے اپنے پیچھے سے گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا تو میں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔

اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

بَابُ قِيَامِ الْاِمَامِ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ

امام کا دو مقتدیوں کے درمیان کھڑا ہونا

509- عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَصَلّٰى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

☆☆ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور اسود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا کیا ان لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے جو تمہارے پیچھے ہیں تو ہم نے کہا ہاں' تو وہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور انہوں نے ہم میں سے ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو اپنی بائیں جانب کھڑا کیا۔ پھر ہم نے رکوع کیا تو (رکوع میں) اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے تو انہوں نے ہمارے ہاتھوں پر مارا پھر اپنے ہاتھوں کو ملا کر اپنی دونوں رانوں کے درمیان رکھ دیا۔ پھر جب نماز

۵۰۸۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الرجلین یؤم احدھما صاحبہ۔ الخ ج ۱ ص ۹۰' مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و دعائہ باللیل ج ۱ ص ۲۶۱' بخاری کتاب الاذان باب اذا لم ینو الامام ان یوم۔ الخ ج ۱ ص ۹۷' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الرجل یصلی ومعہ رجل ج ۱ ص ۵۵' نسائی کتاب الامامۃ والجماعۃ باب الجماعۃ اذا کانوا اثنین ج ۱ ص ۱۳۵' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا باب ما جاء فی کم یصلی باللیل ص ۹۸' مسند احمد ج ۱ ص ۲۱۵

۵۰۹۔ مسلم کتاب المساجد باب الندب الی وضع الایدی علی الرکب فی الرکوع۔ الخ ج ۱ ص ۲۰۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

پڑھا چکے تو کہا اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

510-وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ كُنَّا اَطَلْنَا الْقُعُوْدَ عَلٰى بَابِهٖ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَاسْتَاْذَنَتْ لَهُمَا فَاَذِنَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور اسود نے عبداللہ بن مسعود سے اجازت طلب کی اور ہم کافی دیر سے ان کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے تو ایک لونڈی نکلی تو اس نے ان دونوں کے لئے اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دے دی' پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے میرے اور ان کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا۔

اس کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح

مطلب یہ ہے کہ جماعت کے انعقاد کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ بہت بڑی تعداد میں لوگ ہوں یا کم سے کم تین آدمیوں کا ہونا ضروری ہے بلکہ اگر صرف دو آدمی ہوں اور ان میں سے ایک امام بن جائے اور دوسرا مقتدی، اس طرح دونوں مل کر نماز پڑھ لیں تو جماعت ہو جاتی ہے اور دونوں کو جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔

امام کے پیچھے تنہاء کھڑا ہونے سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

حضرت وابصہ ابن معبد فرماتے ہیں کہ (ایک روز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ صف کے پیچھے تنہا (کھڑا ہوا) نماز پڑھ رہا تھا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ (ابوداؤد جامع ترمذی) امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ (مشکوٰۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 1072)

چونکہ پہلی صف میں جگہ خالی تھی اس کے باوجود وہ آدمی صف کے پیچھے تنہا کھڑا تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بطور استحباب دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اس سلسلہ میں مسئلہ یہ ہے کہ جو آدمی صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہو کر نماز پڑھے گا یعنی پچھلی صف میں اس کے علاوہ کوئی دوسرا نمازی نہیں ہوگا۔ تو امام احمد کے مسلک کے مطابق اس کی نماز نہیں ہوگی۔ مگر حضرت امام اعظم، حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم ان تینوں ائمہ کے نزدیک صف کے پیچھے تنہا پڑھنے والے کی نماز ہو جاتی ہے۔ تاہم ان حضرات کا قول یہ ہے کہ صف کے پیچھے تنہا نماز نہیں پڑھنی چاہیے کیونکہ یہ مکروہ ہے۔

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

یہ باب حق امامت کے بیان میں ہے' حق امامت کا بیان

۵۱۰۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب اذا کانوا ثلاثۃ کیف یقومون ج ۱ ص ۹۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شریعت میں نماز کی امامت کا بڑا اہم اور عظیم الشان کام ہے تمام مقتدیوں کی نمازوں کا ذمہ دار ہونے کی وجہ سے امام مقرر کرنے کے سلسلے میں شریعت نے کچھ شرائط مقرر کی ہیں اور یہ بتایا ہے کہ اس اہم اور عظیم الشان منصب کا حامل کون آدمی ہو سکتا ہے، اس باب کے تحت اس قسم کی احادیث نقل کی جائیں گی جن سے معلوم ہوگا کہ امام مقرر کرنے کے وقت کن باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اور یہ کہ امامت کا استحقاق کن لوگوں کو حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں صحیح طریقہ یہ ہے کہ مقتدیوں کو چاہیے کہ حاضر نمازیوں میں جس آدمی میں امامت کے لائق زیادہ اوصاف ہوں اس کو امام بنائیں اگر کئی آدمی ایسے ہوں جن میں امامت کی لیاقت ہو تو کثرت رائے پر عمل کیا جائے یعنی جس آدمی کی طرف زیادہ لوگوں کی رائے ہوں اسی کو امام بنایا جائے اگر کسی ایسے آدمی کی موجودگی میں جو امامت کا مستحق اور لائق ہو کسی غیر مستحق اور نالائق آدمی کو امام بنا لیا جائے گا تو سب نمازی ترک سنت کے فتنے میں مبتلا ہوں گے۔

(۱) امامت کا سب سے زیادہ استحقاق اس آدمی کو ہے جو نماز کے مسائل خوب جانتا ہو بشرطیکہ ظاہری طور پر اس میں کوئی فسق وغیرہ نہ ہو اور کم سے کم بقدر قرات مسنون اسے قرآن یاد ہو۔

(۲) پھر وہ آدمی جو قرآن مجید اچھا یعنی عمدہ آواز سے قرات کے قاعدے کے موافق پڑھتا ہو۔ (۳) پھر وہ آدمی جو سب سے زیادہ خوبصورت ہو (۴) پھر وہ آدمی جو سب سے عمر زیادہ رکھتا ہوں۔ (۵) پھر وہ آدمی جو سب سے زیادہ خلیق ہو (۶) پھر وہ آدمی جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو (۷) پھر وہ آدمی جو سب سے عمدہ لباس پہنے ہو (۸) پھر وہ آدمی جس کا سر سب سے زیادہ بڑا ہو (۹) پھر وہ آدمی جو مقیم ہو بہ نسبت مسافروں کے (۱۰) پھر وہ آدمی جو اصلی آزاد ہو (۱۱) پھر وہ آدمی جس نے حدث اصغر سے تیمم کیا ہو بہ نسبت اس آدمی کے جس نے حدث اکبر سے تیمم کیا ہو۔ جس آدمی میں دو وصف پائے جائیں وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس آدمی کے جس میں ایک ہی وصف پایا جاتا ہے۔ مثلاً وہ آدمی جو نماز کے مسائل بھی جانتا ہو اور قرآن مجید بھی اچھی طرح پڑھتا ہو امامت کا زیادہ مستحق اور اہل ہے بہ نسبت اس آدمی کے جو صرف نماز کے مسائل جانتا ہو قرآن مجید اچھی طرح نہ پڑھتا ہو۔

امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

511- عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ سِلْمًا وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کی امامت وہ کرائے جو ان میں سے سب

۵۱۱۔ مسلم کتاب المساجد باب من احق بالامامۃ ج ۱ ص ۲۳۶

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سے زیادہ کتاب اللہ کو جاننے والا ہو اگر وہ قرآن پاک کے علم میں برابر ہوں تو ان میں سے سب سے زیادہ حدیث کو جاننے والا اگر وہ حدیث کے علم میں برابر ہوں تو ان میں سے سب سے پہلے ہجرت کرنیوالا اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو ان میں سے سب سے زیادہ عمر والا اور کوئی شخص کسی مقرر شدہ امام کے ہوتے ہوئے امامت نہ کرائے اور کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر اس کے مسند پر نہ بیٹھے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

512- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَّ النَّسَآئِیُّ ۔

☆☆ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص ہوں تو ان میں سے ایک ان کو امامت کرائے اور امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جسے قرآن کا زیادہ علم ہو۔

امامت میں زیادہ حقدار ہونے سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ حدیث کے الفاظ فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ میں سنت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہیں عہد صحابہ میں جو آدمی احادیث زیادہ جانتا تھا وہ بڑا فقیہ مانا جاتا تھا حضرت امام احمد اور امام ابو یوسف کا عمل اسی حدیث پر ہے، یعنی ان حضرات کے نزدیک امامت کے سلسلہ میں قاری عالم پر مقدم ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ حضرت امام محمد حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کا مسلک یہ ہے کہ زیادہ علم جاننے والا اور فقیہ امامت کے سلسلے میں بڑے قاری پر مقدم ہے کیونکہ علم قرات کی ضرورت تو نماز کے صرف ایک ہی رکن میں (یعنی قرات کے وقت ہوتی ہے، برخلاف اس کے کہ علم کی ضرورت نماز کے تمام ارکان میں پڑتی ہے) جن احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عالم پر سب سے اچھا قرآن پڑھنے والا مقدم ہے اس کا جواب ان حضرات کی طرف سے یہ دیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو لوگ قاری ہوتے تھے وہی سب سے زیادہ علم والے بھی ہوتے تھے کیونکہ وہ لوگ قرآن کریم مع احکام کے سیکھتے تھے اسی وجہ سے احادیث میں قاری کو عالم پر مقدم رکھا گیا ہے اور اب ہمارے زمانے میں چونکہ ایسا نہیں ہے بلکہ اکثر قاری مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں، اس لئے ہم عالم کو قاری پر مقدم رکھتے ہیں۔

اس کے علاوہ ان حضرات کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں حضرت ابو بکر صدیق سے لوگوں کو نماز پڑھوائی باوجود اس کے وہ قاری نہ تھے بلکہ سب سے زیادہ علم والے تھے حالانکہ اس وقت ان سے زیادہ بڑے بڑے موجود تھے۔ فاقدمہم ہجرۃ کے بارے میں ابن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ آج کل ہجرت چونکہ متروک ہے اس لئے اب یہاں حقیقی ہجرت کے بجائے معنوی ہجرت (یعنی گناہوں اور برائیوں سے ترک) کا اعتبار ہوگا یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے علم اور قرات میں برابری کے بعد پرہیز گاری کو مقدم رکھا ہے یعنی اگر وہ آدمی ایسے جمع ہوں جو عالم بھی ہوں اور

۵۱۲۔ مسلم کتاب المساجد باب من احق بالامامة ج ۱ ص ۲۳۶، نسائی کتاب الامامة والجماعة باب اجتماع القوم ف يوضع هم فيه ج ۱ ص ۱۲۶، مسند احمد ج ۳ ص ۲۴

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قاری بھی ہوں تو ان دونوں میں سے امامت کا مستحق وہ آدمی ہوگا جو دوسرے کی بہ نسبت زیادہ پرہیزگاری کے وصف کے حامل ہوگا۔

اس حدیث میں امامت کے صرف اتنے ہی مراتب ذکر کیے گئے ہیں لیکن علماء نے کچھ اور مراتب ذکر کیے ہیں چنانچہ اگر عمر میں بھی سب برابر ہوں تو وہ آدمی امامت کرے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہو اگر اخلاق میں بھی سب برابر ہوں تو وہ آدمی امامت کرے جو اچھے چہرے والا ہو یعنی خوبصورت ہو اگر خوبصورتی میں سب برابر ہوں تو وہ آدمی امامت کرے جو سب سے عمدہ لباس پہنے ہوئے ہو یا سب سے زیادہ شریف النسب ہو اگر تمام اوصاف میں سب برابر ہوں تو اس صورت میں بہتر شکل یہ ہے کہ قرعہ ڈالا جائے جس کا نام نکل آئے وہ امامت کرے یا پھر قوم جسے چاہیے اپنا امام مقرر کرے اور اس کے پیچھے نماز پڑھے۔ حدیث کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی سلطنت وعلاقے میں امامت نہ کرے اسی طرح ایسی جگہ بھی امامت نہ کرے جس کا مالک کوئی دوسرا آدمی ہو جیسا کہ دوسری روایت کے الفاظ فی اھلہ سے ثابت ہوا۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی مقام پر حاکم وقت امامت کرتا ہے یا حاکم وقت کی جانب سے مقرر شدہ اسی کا نائب جو امیر اور خلیفہ کے ہی حکم میں ہوتا ہے امامت کے فرائض انجام دیتا ہے تو کسی دوسرے آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ سبقت کر کے امامت کرے خاص طور پر عیدین اور جمعہ کی نماز میں تو یہ بالکل ہی مناسب نہیں ہے۔

اسی طرح جس مسجد میں امام مقرر ہو یا کسی مکان میں صاحب خانہ کی موجودگی میں مقررہ امام اور صاحب خانہ کی اجازت کے بغیر امامت کی طرف سبقت کرنا کسی دوسرے آدمی کا حق نہیں ہے کیونکہ اس طرح امور سلطنت میں انحطاط آپس میں بغض و عناد ترک ملاقات، افتراق واختلاف اور فتنہ وفساد کا دروازہ کھلتا ہے اور جب کہ جماعت کی مشروعیت ہی انہیں غیر اخلاقی چیزوں کے سد باب کے لئے ہوئی ہے چنانچہ اس سلسلے میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ رویہ قابل تقلید ہے کہ وہ اپنے فضل وشرف اور علم وتقویٰ کے باوجود حجاج بن یوسف جیسے ظالم وفاسق کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔

بَابُ اِمَامَةِ النِّسَآءِ

عورتوں کی امامت کا بیان

513- عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنْطَلِقُوْا بِنَا اِلَى الشَّهِيْدَةِ فَنَزُوْرُهَا وَاَمَرَ اَنْ يُّؤَذَّنَ لَهَا وَيُقَامَ وَتَؤُمَّ اَهْلَ دَارِهَا فِي الْفَرَآئِضِ ۔ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَاَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْفَرَآئِضِ ۔

☆☆ حضرت ام ورقہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ ہمارے ساتھ شہیدہ کے پاس چلو کہ ہم اس سے ملاقات کریں اور آپ نے حکم دیا کہ ان کے لئے اذان دی جائے اور اقامت کہی جائے اور یہ کہ وہ فرض

۵۱۳۔ مستدرک حاکم کتاب الصلوٰۃ باب امامۃ المرأۃ النسآء فی الفرائض ج ۱ ص ۲۰۳، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب امامۃ النساء ج ۱ ص ۸۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نمازوں میں اپنے گھر والوں کی امامت کرائے۔

اس کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن اور اس کو ابو داؤد نے روایت کیا اور فی الفرائض کے لفظ کا ذکر نہیں کیا۔

514-وَعَنْ رَيْطَةَ الْحَنَفِيَّةِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَمَّتْهُنَّ وَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِيْ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ . رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ربطہ حنیفہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو امامت کرائی اور آپ فرض نماز میں ان کے درمیان کھڑی ہوئیں۔

اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

515-وَعَنْ حُجَيْرَةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ قَالَتْ اَمَّتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ بَيْنَنَا . رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت حجیرہ بنت حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز میں امامت کرائی تو وہ ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔

اس کو عبدالرزاق نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

عورت کی جماعت کی شرعی حیثیت کا بیان

آکسفورڈ میں امریکہ سے درآمدہ ایک صاحبہ امینہ ودود نامی عورت نے دس بارہ مرد وزن کی مخلوط جماعت کی امامت کی اور جس فتنے کا آغاز اس عورت نے امریکہ میں کیا تھا۔ اُسے وہاں پنپتا نہ دیکھ کر اب برطانیہ کا قصد کیا ہے جہاں اس کی پذیرائی درجن سے بھی کم افراد نے کی۔ ہم یہی کہ سکتے ہیں کہ " الا إن الفتنة نائمة " لعن الله من ايقظها: خبردار فتنہ خوابیدہ ہے، اور جو اسے جگائے وہ لعنت کا مستحق ہو۔

شرعی اعتبار سے ہم ان تین مسائل پر گفتگو کریں گے۔۔ خواتین کا مسجد میں نماز پڑھنا۔۔ ایک عورت کا عورتوں کی جماعت کی امامت کرنا۔۔ ایک عورت کا مخلوط جماعت کی امامت کرنا۔

پہلے مسئلہ کی حد تک اب کسی ابہام کی گنجائش نہیں ہے، قرن اول میں خواتین مسجد نبوی میں نماز پڑھا کرتی تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ امامت کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے تھے اور عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی اس حالت میں نماز سے واپس جاتی تھیں کہ اندھیرے کی بنا پر پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ یہ حدیث سنن ابی داؤد کے علاوہ دوسری کتب حدیث میں بھی موجود ہے لیکن ہم اس مضمون میں باقی احادیث بھی سنن ابی داؤد کے حوالہ سے پیش کررہے ہیں۔ اور چونکہ نماز

۵۱۴۔ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوٰۃ باب المرأۃ تؤم النساء ج ۳ ص ۱٤١

۵۱۵۔ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوٰۃ باب المرأۃ تؤم النساء ج ۱ ص ۱٤٠

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

خواتین پر باجماعت واجب نہیں ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں گھر پر نماز پڑھنے کی تلقین کی اور اُسے زیادہ بہتر قرار دیا۔ جیسا کہ ان دو روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔

امام احمد اپنی سند کیساتھ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سوید الانصاری اپنی پھوپھی اُم حمید (جو کہ ابی حمید الساعدی کی بیوی تھیں) کے بارے میں ذکر کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں آپ کیساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو لیکن تمہارے لئے اپنے گھر (بیت) میں نماز پڑھنا، اپنے گھر کی چاردیواری (حجرۃ) میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور تمہارے لئے اپنے گھر کی چاردیواری میں نماز پڑھنا، اپنے آنگن (دار) میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور تمہارے لئے اپنے آنگن میں نماز پڑھنا، اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور تمہارے لئے اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا، میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

یہاں جہاں لفظ "دار" استعمال ہوا ہے اُسے میں نے آنگن لیا ہے، لیکن آس سے محلّہ بھی مراد لیا جا سکتا ہے حضرت عائشہ رضہ اللہ عنہ کی اس حدیث کی بنا پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں (دور، جمع دار) میں مساجد بنانے کا حکم دیا اور کہا کہ اُنہیں صاف رکھا جائے اور خوشبو سے بھرپور رکھا جائے۔ (ابوداؤد)

شارح لکھتے ہیں کہ یہاں دور سے مراد محلّہ ہے کہ جس میں گھر پائے جاتے ہیں دوسری حدیث عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کی نماز اپنے حجرہ یعنی چاردیواری سے زیادہ اپنے گھر میں افضل ہے۔ اور اس کی نماز اپنے سونے کے کمرے میں گھر سے زیادہ افضل ہے۔ (ابوداؤد)

یہاں چاردیواری کے مقابلہ میں گھر (بیت) کا لفظ اندرون خانہ کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ گویا افضلیت کے اعتبار سے ترتیب یوں ہوگی۔

سونے کا کمرہ (بیڈ روم) پھر اندرون خانہ (بیت)، پھر چاردیواری (حجرہ) پھر آنگن یا محلّہ کی مسجد (دار)، پھر محلّہ کی جامع مسجد اُم حمید کی مذکورہ بالا حدیث کا نتیجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت سننے کے بعد اُنہوں نے اپنے گھر کے آخری گوشے میں مسجد (یعنی نماز کی جگہ) بنائی اور اللہ کی قسم وہ اپنے اللہ سے ملنے تک وہاں نماز پڑھتی رہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں خواتین کو مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دی وہاں چند مزید ہدایات بھی دیں۔

بروایت عبداللہ بن عمر اُنہوں نے ارشاد فرمایا: اپنی عورتوں کو مساجد سے نہ روکو، لیکن وہ اس طرح نکلیں کہ خوشبو سے عاری ہوں (ابوداؤد:) پھر بتایا کہ ان کی صفیں مردوں کی صفوں کے پیچھے ہوں۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی بہترین صفیں پہلی صفیں ہیں اور بدترین آخری۔

(سنن ابوداؤد، ج ۱، ص ۹۹، دار الحدیث ملتان)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عورتوں کی بہترین صفیں آخری ہیں اور بدترین پہلی۔ (ابوداود:) یہاں بہترین اور بدترین اس لحاظ سے ہے کہ مردوں اور عورتوں میں جتنا بعد ہوگا وہ بہتر ہوگا۔ مردوں کی آخری صف اور عورتوں کی پہلی صف چونکہ قریب قریب ہوں گی جہاں ایک دوسرے کو دیکھنے اور نماز میں خلل واقع ہونے کا امکان ہوگا، انہیں بدترین قرار دیا۔

اس کا بدادا مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان پردہ لٹکانے یا عورتوں کے لئے علیحدہ باپردہ جگہ بنانے سے ہوسکتا ہے جیسا کہ آج کل مساجد میں کیا جاتا ہے جن میں مسجد نبوی بھی شامل ہے۔ احادیث کی کتب سے ایک بات اور معلوم ہوتی ہے کہ خود صحابہ کے دور میں یہ احساس اجاگر ہونا شروع ہوگیا تھا کہ مساجد میں عورتوں کے آنے سے فتنہ کو ہوامل سکتی ہے اس لئے بعض لوگ مساجد میں عورتوں کے آنے پر خوش نہیں تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ اجازت کی مخالفت بھی نہیں کر سکتے تھے اس ضمن میں یہ تین احادیث ملاحظہ ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں: اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانے تک موجود رہتے اور دیکھتے کہ عورتوں نے کیا گل کھلائے ہیں تو انہیں وہ مسجدوں میں آنے سے ایسے ہی روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو روکا گیا تھا۔ (ابوداود:)

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو رات کے وقت مسجد جانے کی اجازت دیدو، اُن کا ایک بیٹا (بلال یا واقد) کہتا ہے کہ اللہ کی قسم: ہم اجازت نہیں دیں گے، اللہ کی قسم! ہم اجازت نہیں دیں گے۔

اس پر عبداللہ بن عمر انہیں خفا ہوئے اور اپنے غصہ کا اظہار کیا اور کہا: میں کہہ رہا ہوں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انہیں اجازت دو اور تم کہتے ہو کہ ہم اجازت نہیں دیں گے؟ (ابوداود:) یہاں ہم عاتکہ بنت زید کا قصہ بھی درج کرتے ہیں۔ عاتکہ، سعید بن زید کی بہن ہیں جو عشرہ مبشرہ بالجنہ میں سے ہیں، ان کی پہلی شادی ابوبکر صدیق کے بیٹے عبداللہ سے ہوئی جو طائف کے محاصرے میں شہید ہوئے، دوسری شادی زید بن الخطاب سے ہوئی جو یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے، تیسری شادی حضرت عمر سے ہوئی اور شادی کے وقت انہوں نے شرط رکھی کہ وہ نہ انہیں ماریں گے، نہ حق بات سے روکیں گے اور نہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے منع کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد زبیر بن العوام نے بھی مذکورہ شرطوں پر اُن سے شادی کی لیکن وہ اُن کا مسجد میں نماز پڑھنا پسند نہیں کرتے تھے، اس لیے انہوں نے یہ حیلہ کیا کہ رات کے وقت اُن کے راستہ میں چھپ کر کھڑے ہوگئے اور جب وہ گذر رہی تھیں تو اُن کے کولہے پر زور سے ہاتھ مارا۔ وہ فوراً لوٹ آئیں اور کہنے لگیں: واللہ، زمانہ خراب ہوگیا ہے۔ اس کے بعد پھر وہ نہیں نکلیں (ابن حجر: الاصابۃ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں عورتوں کے لئے علیحدہ دروازہ مخصوص کر دیا تھا۔ وہ لوگوں کو اس دروازے سے داخل ہونے سے منع کیا کرتے تھے اور بقول نافع اپنی وفات تک اس دروازے سے خود داخل نہیں ہوئے (ابوداود)

اب رہا دوسرا مسئلہ کہ عورت، عورتوں کی جماعت کی امامت کر سکتی ہے یا نہیں، تو اس بارے میں بھی کوئی اختلاف نہیں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کہ ایسا کرنا جائز ہے۔ عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ : عورت عورتوں کی امامت کرائے تو صف کے درمیان کھڑی ہو (مصنف عبدالرزاق) ان مذکورہ احادیث سے یہ باتیں بالکل واضح ہیں:

نماز سے پاکیزگی، اللہ سے قربت اور اجر وثواب مقصود ہے، مسجد میں انسان جائے تو اپنی روحانیت کو بالا کرنے، دنیوی امور اور شیطانی وسوسوں کا شکار نہ ہو، ہر وہ چیز جس سے نماز میں خلل آئے، مسجدوں سے دُور رکھی جائے۔

مردوں عورتوں کا اختلاط چونکہ فتنے کا باعث بن سکتا ہے اس لئے اولاً عورتوں پر جماعت کی نماز واجب نہیں کی گئی، اُنہیں گھروں میں نماز پڑھنے پر اُکسایا گیا، اگر وہ مسجد میں آئیں تو ان کے لئے علیحدہ دروازہ مخصوص کیا جاتا ہے، ان کی صفیں مردوں کی صفوں سے پیچھے قرار دی گئیں، اُن کے لئے گھر سے باہر نکلتے وقت خوشبو کا استعمال ناجائز قرار دیا گیا۔ اب ان حکمتوں کو ملاحظہ کیجئے اور تیسرے مسئلہ پر غور کیجئے کہ آیا کسی صورت میں بھی ایک عورت کو مردوں کے سامنے لاکر امام کی حیثیت سے کھڑا کیا جا سکتا ہے؟

جب باجماعت نماز اُن پر واجب ہی نہیں تو اُنہیں ایک واجب امر کے لئے کیسے مجبور کیا جا سکتا ہے، یہ تو ایسے ہی ہے کہ معزور افراد کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہاد کرنے سے رخصت دی گئی ہے لیکن آپ اُنہیں جہاد کرنے پر مجبور کریں، عورتوں پر بھی جہاد فرض نہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم کیوں نہ جہاد کریں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا جہاد، حج اور عمرہ ادا کرنا ہے۔ عورتیں جن پر اللہ تعالیٰ نے حمل، ولادت، رضاعت اور تربیت اولاد کے ضمن میں اتنا بوجھ ڈالا ہے، کیا اُنہیں مزید بوجھ کا متحمل بنایا جائے کہ وہ مردوں کی طرح باجماعت نماز مسجد میں ادا کریں، بلکہ امامت بھی کرائیں؟ اگر اللہ نے اُنہیں ایک رخصت عطا کی ہے تو وہ اس رخصت سے کیوں نہ فائدہ اٹھائیں؟ ایام ماہواری میں ایک عورت کو نماز پڑھنے سے رخصت عطا کی گئی ہے۔ آج تک کسی عورت نے یہ سوال نہیں اٹھایا کہ جب مردوں کو کسی بھی حال میں نماز سے رخصت نہیں دی گئی تو ہمیں رخصت کیوں دی گئی ہے؟

سورۃ نور میں جہاں قلب مومن میں اللہ کے نور کے منعکس ہونے کی مثال دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس نور کی آبیاری اللہ کے گھروں میں ہوتی ہے۔ وہاں اُن مردوں، کی تعریف کی گئی ہے جو صبح وشام اللہ کے ان گھروں میں اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: رجال، لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكرِ اللّٰه و اقامِ الصلاة و ايتاءِ الزكاة "" یہ وہ مرد ہیں جنہیں کوئی تجارت یا سودا اللہ کے ذکر، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے نہیں روکتا"

یعنی مسجدوں کا آباد کرنا۔ مثلاً مردوں کا کام ہے، عورتوں کو وہاں ہونے اور نماز پڑھنے کی اجازت ہے لیکن یہ ان پر لازم نہین ہے۔

اب آیئے اس ایک واقعہ کی طرف جو اِس ضمن میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور وہ ہے ام ورقہ کا واقعہ جسے ابوداؤد نے اپنی سنن میں بیان کیا ہے۔ پہلے الاصابہ سے ام ورقہ کے مختصر حالات ملاحظہ ہوں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے لیے تشریف لیجا رہے تھے، ام ورقہ بنت نوفل الانصاریہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے بھی اجازت دیں کہ آپ کے ساتھ نکلوں اور مریضوں کی دیکھ بھال کروں اور ہوسکتا ہے کہ اللہ مجھے شہادت سے نوازیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھر ہی میں رہو، اللہ تمہیں شہادت سے سرفراز کرے گا۔ چنانچہ وہ شہیدۃ کے لقب سے پکاری جاتی تھیں۔ وہ قرآن پڑھا کرتی تھیں۔ انہوں نےنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ اپنے گھر میں ایک مؤذن ان کے لئے اذان دیا کرے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی۔ انہوں نے اپنے غلام مرد اور لونڈی کو بتا رکھا تھا کہ ان کی وفات کے بعد وہ آزاد ہوں گے۔ (جسے عربی میں تدبیر، کہا جاتا ہے)۔ ان دونوں نے ایک رات اُن کے سر پر ایک تکیہ رکھ کر انہیں مار دیا۔ اور خود بھاگ گئے۔ حضرت عمر کو صبح کے وقت اس واقعہ کی اطلاع ملی تو انہوں نے کہا: جس کے پاس اس واقعہ کے بارے میں علم ہو یا ان دونوں کو جانتا ہو تو وہ مجھے بتائے اور انہیں میرے پاس لے کر آئے۔ چنانچہ وہ دونوں لائے گئے اور پھانسی پر چڑھائے گئے۔ مدینہ میں یہ دونوں پہلے دو شخص تھے جو مصلوب ہوئے، ابن السکن کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کے وقت کہا کہ آج رات میں نے اپنی خالہ ام ورقہ کی قرأت کی آواز نہیں سنی، تو وہ ان کے گھر داخل ہوئے تو کچھ دکھائی نہیں دیا۔ پھر اندر داخل ہوئے۔ تو گھر کے ایک کونے میں ایک کمبل یا چادر میں اُن کی لاش لپٹی ہوئی پائی۔ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا۔

پھر وہ منبر پر چڑھے، اور یہ خبر بیان کی اور کہا کہ ان دونوں کو ڈھونڈ کر لاؤ، ان دونوں کو لایا گیا۔ تو ان سے پوچھ گچھ کی، دونوں نے اقرار کیا تو پھر اُنہیں مصلوب کرنے کا حکم دیا۔ (الاصابہ) ابوداؤد نے ان الفاظ کا اضافہ کیا:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں ان کی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے، ان کے لئے ایک موذن مقرر کیا جو ان کے لئے اذان دیا کرتا تھا اور اُنہیں کہا کہ وہ اپنے گھر والوں (اہل دارھا) کی امامت کرائیں۔ راوی عبدالرحمن بن خلاد کہتے ہیں: میں نے وہ موذن دیکھا ہے، وہ ایک بڑی عمر کا بوڑھا شخص تھا۔ (ابوداؤد)

اسناد کے اعتبار سے یہ روایت قوی نہیں ہے کہ اس کے دو راوی عبدالرحمن بن خلاد اور الولید بن جمیع کے حالات معلوم نہیں۔

الولید کے بارے میں ذھبی لکھتے ہیں کہ بقول ابن حبان: اگر اکیلے روایت کریں تو بہت غلطی کرتے ہیں اور قابل حجت نہیں۔ دوسرے محدثین ابن معین، العجلی، ابو حاتم کے نزدیک وہ ثقہ ہیں۔ اگر اس روایت کو قبول بھی کیا جائے تو اس سے یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں:

ام ورقہ کے لئے یہ ایک خصوصی اجازت تھی کہ وہ موذن رکھیں اور اپنے گھر والوں کی امامت کرائیں۔ اور وہ اس لئے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس طرح کے کسی دوسرے واقعہ کا ذکر نہیں ملتا۔

اپنے گھر والوں کی امامت کرانے کا حکم دیا تھا۔ اذنِ عام نہیں تھا۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جس موذن کے مقرر کرنے کا حکم ہے اُس کے بارے میں دونوں احتمال ہو سکتے ہیں کہ وہ اُن کے پیچھے نماز پڑھتا ہو یا اذان دینے کے بعد نماز باجماعت کے لئے محلے کی مسجد میں چلا جاتا ہو۔

حضرت عمران کے گھر کے قریب سے گذرتے تھے اور ان کی قراءت کی آواز سنتے تھے۔ لیکن وہ خود ان کی جماعت میں شامل نہیں ہوئے۔ 25

یہ جماعت اُن کے اپنے آنگن (دار) میں ہوتی تھی۔ محلّہ کی مسجد نہ تھی۔ اس لئے کہ اس روایت میں ذکر ہے کہ اس واقعہ (یعنی اُن کی شہادت کے واقعے) کے بعد وہ اُن کے "دار" میں داخل ہوئے تو کچھ نظر نہ آیا۔ پھر بیت میں داخل ہوئے تو چادر میں لپٹی ہوئی ان کی لاش کو پایا۔

بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے گھر میں سوائے اس غلام مرد اور لونڈی کے اور کوئی نہ تھا کہ جن کی وہ امامت کراتی ہوں گی

کوئی اور ہوتا تو پھر یہ قتل آسانی سے کیسے ہو جاتا۔ اس لئے اس روایت میں عورت کی اپنے گھر کے علاوہ عام مساجد میں امامت کرانا کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے؟

اگر یہ بات بڑے اجر و ثواب کی تھی تو قرن اول کی وہ خواتین اس عظیم خدمت سے کیسے محروم رہ گئیں جن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ اور تمام امہات المومنین شامل ہیں؟ حضرت عائشہ کے علم و فضل سے کون واقف نہیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سینتالیس سال زندہ رہیں۔ ۵۸ میں ان کی وفات ہوئی۔ اُنہیں امامت کے لئے کیوں نہیں چنا گیا۔ اور پھر انہوں نے اس کارِ عظیم کے لئے اپنے آپ کو پیش کیوں نہ کیا؟

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کوئی بھی عمل اس وقت تک قابل قبول نہیں جب تک اس میں اخلاص نہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق نہ ہو۔

"امینہ ودود" کا عمل کہاں تک سنت کے مطابق ہے وہ تو آپ نے ملاحظہ کرلیا۔ اخلاص کا حال یوں جانچا جا سکتا ہے کہ اس دس بارہ آدمیوں کی جماعت کے لئے کیمرے اور تصویر کا اہتمام کیا گیا تا کہ ریا کاری کے سارے ریکارڈ توڑے جا سکیں۔

"الا إن الفتنة نائمة، ولعن الله من ايقظها"

بَابُ إِمَامَةِ الْأَعْمٰى

اندھے کی امامت کا بیان

516- عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ اَعْمٰى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا

۵۱۶۔ بخاری کتاب الاذان باب الرخصة في المطر والعلة ان يصلي في رحله ج ۱ ص ۹۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَجَائَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فَاَشَارَ اِلٰى مَكَانٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی امامت کراتے تھے حالانکہ آپ نابینا تھے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاریکی اور پانی ہوتا ہے اور میں ایک نابینا شخص ہوں تو آپ میرے گھر میں کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں جس کو میں جائے نماز بنالوں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا تم کون سی جگہ پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں تو انہوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

517-وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ اَعْمٰى . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو قائم مقام بنایا کہ وہ لوگوں کی امامت کرائیں حالانکہ وہ نابینا تھے اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

518-وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو مدینہ پر اپنا قائم مقام بنایا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اس کو بیہقی نے اپنی کتاب المعرفۃ میں بیان کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نابینے کی امامت بلا کراہت جائز ہے اس سلسلے میں حنفی مسلک میں یہ فقہی روایتیں بھی وارد ہیں کہ اگر نابینا قوم کا سردار ہو تو اس کی امامت جائز ہے بلکہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اگر نابینا بہت زیادہ علم کا حامل ہو تو امامت کے سلسلے میں وہ اولیٰ ہے۔ (شرح کنز، اشباہ والنظائر)

بَابُ اِمَامَةِ الْعَبْدِ

غلام کی امامت کا بیان

519- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ

۵۱۷۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب امامۃ الاعمی ج ۱ ص ۸۸

۵۱۸۔ معرفۃ السنن والآثار کتاب الصلوٰۃ ج ٤ ص ۱٦۲، صحیح ابن حبان ج ۷ ص ۲۸٦، سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب امامۃ الاعمی عن انس ج ۳ ص ۸۸

۵۱۹۔ بخاری کتاب الاذان باب امامۃ العبد والمولی ج ۱ ص ۹٦

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ وَکَانَ اَکْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی آمد سے پہلے مہاجرین اولین قبا میں عصبہ نامی جگہ آئے تو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم ان کی امامت کراتے تھے اور انہیں ان سب سے زیادہ قرآن مجید یاد تھا۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح

حضرت سالم ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام اور بہت اچھے قاری تھے ان کا شمار نہایت بزرگ اور اونچے درجے کے قراء صحابہ میں ہوتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا تھا کہ " قرآن کریم چار لوگوں سے حاصل کرو اور ان چار لوگوں میں حضرت سالم کا نام بھی شمار کیا تھا۔ حضرت عمر حضرت ابوسلمہ ابن عبدالاسد اور ان جیسے دوسرے جلیل القدر اور باعظمت وفضیلت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی موجودگی میں حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امام مقرر ہونے کی وجہ یا تو یہ تھی کہ یہ بہت اچھے قاری تھے یا پھر اس میں کوئی اور مصلحت ہوگی۔

520- وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَنَّهُمْ کَانُوْا یَاْتُوْنَ عَآئِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَعْلَی الْوَادِیْ هُوَ وَعُبَیْدُ بْنُ عُمَیْرٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَنَاسٌ کَثِیْرٌ فَیَؤُمُّهُمْ اَبُوْ عَمْرٍو مَوْلٰی عَآئِشَةَ وَ اَبُوْ عَمْرٍو غُلَامُهَا حِیْنَئِذٍ لَمْ یُعْتَقْ قَالَ وَکَانَ اِمَامَ بَنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُرْوَةَ . رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ فِیْ مُسْنَدِهٖ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ مَعْرِفَةِ السُّنَنِ وَالْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت ابن ابوملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ مدینہ کے بالائی حصہ میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ مسور بن مخرمہ اور بہت سے لوگ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابوعمرو نے ان کی امامت کرائی حالانکہ وہ اس وقت ان کے غلام تھے آزاد نہیں کیے گئے تھے۔ راوی فرماتے ہیں یہ بنومحمد بن ابوبکر اور عروہ کے امام تھے۔

اس کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے معرفۃ السنن والآثار میں روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِمَامَةِ الْجَالِسِ

بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی امامت کا بیان

521- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَیْمَنُ فَصَلّٰی صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّیْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ

۵۲۰۔ مسند شافعی باب السابع فی الجماعۃ واحکام الامامۃ ج ۱ ص ۱۰۶' معرفۃ السنن والآثار کتاب الصلوٰۃ ج ۴ ص ۱۶۳' سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب امامۃ العبید ج ۳ ص ۸۸

۵۲۱۔ بخاری کتاب الاذان باب انما جعل الامام لیؤتم بہ ج ۱ ص ۹۶' مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ائتمام الماموم بالامام ج ۱ ص ۱۷۶

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر پڑے تو آپ کی دائیں جانب چھیل گئی تو آپ نے نمازوں میں سے کوئی نماز بیٹھ کر پڑھائی تو ہم نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم ربنا ولك الحمد کہو اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

522-وَعَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَصَلّٰى وَرَآءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھائی تو آپ کے پیچھے لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو آپ نے ان کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم ربنا ولك الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اس کو شیخین نے روایت کیا۔

523-وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ

۵۲۲. بخاری کتاب الاذان باب انما جعل الامام لیؤتم به ج ۱ ص ۹۵ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ائتمام المأموم بالامام ج ۱ ص ۱۷۷

۵۲۳. بخاری کتاب الاذان باب انما جعل الامام لیؤتم به ج ۱ ص ۹۵، مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر. الخ ج ۱ ص ۱۷۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ قَالَتْ فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَأَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا أَجْلِسَانِيْ إِلٰى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيْثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے بارے میں بیان نہیں کریں گی تو انہوں نے فرمایا کیوں نہیں نبی پاک ﷺ بیماری ہوئے تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی تو ہم نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ ﷺ وہ آپ کا انتظار کررہے ہیں تو آپ نے فرمایا میرے لئے ٹب میں پانی رکھو۔ آپ فرماتی ہیں ہم نے ایسا کیا تو آپ نے غسل کیا پھر غسل کے بعد آپ اٹھ کر جانے لگے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی پھر جب ہوش آیا تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ ﷺ وہ آپ کا انتظار کررہے ہیں تو آپ نے فرمایا میرے لئے ٹب میں پانی رکھو تو آپ بیٹھے پھر غسل کیا پھر اٹھ کر جانے لگے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی پھر جب ہوش آیا تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ ﷺ وہ آپ کا انتظار کررہے ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لوگ مسجد میں بیٹھے عشاء کی نماز کے لئے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کررہے تھے تو نبی پاک ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد نے آکر کہا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر تو لوگوں کو نماز پڑھا اور آپ رقیق القلب شخص تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ امامت کے زیادہ حقدار ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دنوں میں لوگوں کو نماز پڑھائی پھر رسول اللہ ﷺ نے کچھ ہلکا پن محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے سہارے نماز ظہر کے لئے نکلے ان میں سے ایک عباس رضی اللہ عنہ تھے پس جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہونا شروع ہوگئے تو نبی پاک ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ وہ پیچھے نہ ہٹیں اور ان دونوں سے فرمایا مجھے ابوبکر کے پہلو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

میں بٹھا دو تو ان دونوں نے آپ کو ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھنے لگے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا کرنے لگے۔ حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو میں نے ان سے کہا کیا میں آپ پر وہ حدیث پیش نہ کروں جو رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کی تو انہوں نے کہا سناؤ تو میں نے ان پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی (بیان کردہ) حدیث پیش کی تو انہوں نے حدیث میں سے کسی چیز سے اختلاف نہ کیا۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہارے سامنے اس شخص کا نام نہیں لیا جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو میں نے کہا نہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی کے قیام سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے سے گرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چوٹ آ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی چنانچہ ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں بیٹھ کر ہی نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بے شک امام اس لئے ہے یا فرمایا بے شک امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب رکوع سے اٹھے تو تم بھی رکوع سے اٹھو جب وہ (سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ) کہے تو تم (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) کہو جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت عائشہ ابوہریرہ جابر ابن عمر اور معاویہ سے بھی روایت ہے۔

امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے بعض صحابہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے ان میں سے جابر بن عبداللہ اسید بن حضیر اور ابوہریرہ بھی ہیں امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں ان کی نماز بیٹھ کر جائز نہیں سفیان ثوری، امام مالک بن انس، ابن مبارک اور امام شافعی کا یہی قول ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 347)

بَابُ صَلٰوةِ الْمُفْتَرِضِ خَلْفَ الْمُتَنَفِّلِ

فرض پڑھنے والے کا نفل پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا

524- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. وزاد عبد الرزاق والشافعي وَالطَّحَاوِيُّ والدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي رِوَايَةٍ هِيَ لَهٗ تَطَوُّعٌ وَلَهُمْ فَرِيْضَةٌ. وَفِي هٰذِهِ الزِّيَادَةِ كَلَامٌ.

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر اپنی قوم کی طرف لوٹ کر آتے تو ان کو وہ نماز پڑھاتے اس کو شیخین نے روایت کیا اور عبدالرزاق امام شافعی طحاوی دارقطنی اور بیہقی (رحمۃ اللہ علیہم) نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔ وہ نماز حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی نفل ہوتی اور دیگر لوگوں کے لئے فرض ہوتی اور اس اضافہ میں کلام ہے۔

نفل پڑھنے والے کی اقتداء میں فرض پڑھنے پر فقہی اختلاف کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر آتے اور پھر اپنی قوم کو نماز پڑھایا کرتے تھے چنانچہ (ایک دن) انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عشاء کی نماز پڑھی اور پھر آ کر اپنی قوم کی امامت کی اور (نماز میں) سورت بقرہ شروع کر دی (جب قرات طویل ہوئی تو) ایک آدمی سلام پھیر کر جماعت سے نکل آیا اور تنہا نماز پڑھ کر چلا گیا لوگوں نے (جب یہ دیکھا تو اس سے کہا کہ " فلانے ! کیا تو منافق ہو گیا ہے (کیونکہ جماعت سے جان بچا کر نکل بھاگنا تو منافقوں ہی کا کام ہے) اس نے کہا" نہیں اللہ کی قسم (میں منافق نہیں ہوا ہوں) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر حقیقت حال بیان کروں گا" چنانچہ وہ آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اونٹوں والے ہیں، دن کو کام کرتے ہیں (یعنی) اونٹوں کے ذریعے پانی کھینچ کر درختوں کی آبپاشی کرتے ہیں اور دن بھر محنت و مشقت میں لگے رہتے ہیں) معاذ رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر آئے اور ہمیں نماز پڑھائی۔

اور سورت بقرہ شروع کر دی (لمبی قرات ہونے اور اپنے تھکے ہوئے ہونے کی وجہ سے میں بددل ہو گیا) یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا" معاذ! کیا تم فتنے پیدا کرنے والے ہو؟ (یعنی کیا تم لوگوں سے جماعت ترک کرا کر انہیں دین سے بیزار اور فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ بہتر یہ ہے کہ) تم سورت والشمس وضحها سورت والضحی سورت واللیل اذا یغشی اور سورت سبح اسم ربك الاعلی پڑھا کرو۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم، مشکوٰۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 797)

حضرات شوافع نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ فرض نماز پڑھنے والے کو نفل نماز پڑھنے والے کی اقتدا کرنا جائز ہے اس لئے کہ حضرت معاذ ابن جبل جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے تو ان کی فرض نماز ادا ہو

۵۲۴۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب القرائۃ فی العشاء ج ۱ ص ۱۸۷، بخاری کتاب الاذان باب اذا طول الامام۔ الخ ج ۱ ص ۹۷، مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوٰۃ باب لا تکون صلوٰۃ واحدۃ لثنتی ج ۲ ص ۸، مسند شافعی کتاب الصلوٰۃ باب السابع فی الجماعۃ واحکام الامامۃ ج ۱ ص ۱۰۳، طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الرجل یصلی الفریضۃ خلف من یصلی تطوعا ج ۱ ص ۲۷۹، دار قطنی کتاب الصلوٰۃ باب ذکر صلوٰۃ المفترض خلف المتنفل ج ۱ ص ۲۷۴، سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب الفریضۃ خلف من یصلی النافلۃ ج ۳ ص ۸۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

جاتی تھی اور اپنی جماعت کے ساتھ جو نماز پڑھتے تھے نفل ربتی تھی اور ان کے مقتدیوں کی نماز فرض ہوتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل کو جائز رکھا انہیں اس عمل سے منع نہیں کیا۔

علماء حنفیہ کے نزدیک چونکہ فرض نماز پڑھنے والے کے لیے نفل نماز پڑھنے والے کی امامت میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اس لیے حضرات سوافع کو جواب دیا جاتا ہے کہ " نیت ایک ایسی شے ہے جس پر کوئی دوسرا آدمی مطلع نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ خود نیت کرنے والا یہ نہ بتائے کہ اس نے کیا نیت کی تھی۔ لہٰذا یہ غالب ہے کہ حضرت معاذ ابن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بہ نیت فرض نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے طریقہ نماز سیکھنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی برکت وفضیلت حاصل کرنے نیز تہمت نفاق سے بچنے کی خاطر بہ نیت نفل نماز پڑھتے ہوں پھر اپنی قوم کے پاس آ کر انہیں فرض نماز پڑھاتے ہوں گے تاکہ دونوں فضیلتیں حاصل ہو جائیں لہٰذا حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل کو اس صورت پر محلول کرنا اولیٰ ہے کیونکہ یہ شکل تو بالاتفاق سب علماء کے نزدیک جائز ہے بخلاف پہلی شکل کے کہ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُتَوَضِّیْ خَلْفَ الْمُتَیَمِّمِ

وضو کرنیوالے کا تیمم کرنیوالے کے پیچھے نماز پڑھنا

525- عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ احْتَلَمْتُ فِیْ لَیْلَۃٍ بَارِدَۃٍ فِیْ غَزْوَۃِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَشْفَقْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ فَاَھْلِكَ فَتَیَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّیْتُ بِاَصْحَابِیْ الصُّبْحَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا عَمْرُو صَلَّیْتَ بِاَصْحَابِكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ فَاَخْبَرْتُہٗ بِالَّذِیْ مَنَعَنِیْ مِنَ الْاِغْتِسَالِ وَقُلْتُ اِنِّیْ سَمِعْتُ اللّٰہَ یَقُوْلُ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰہَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَہُ الْحَاكِمُ ۔

★★ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل کے موقع پر ایک سرد رات میں مجھے احتلام ہو گیا۔ پس مجھے ڈر لگا کہ غسل کرنے سے میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ پس میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی تو صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرو کیا تو نے حالت جنابت میں اپنے ساتھیوں نماز پڑھائی تو میں نے آپ کو اس چیز کی خبر دی جس نے مجھے غسل کرنے سے روکا اور میں نے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا ہے کہ اپنی جانوں کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور کچھ نہ کہا اس کو ابوداؤد اور بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا اور دیگر محدثین نے اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا۔

۵۲۵۔ ابو داؤد کتاب الطھارۃ باب اذا خاف الجنب البرد ا یتیمم ج ۱ ص ۴۸' بخاری کتاب التیمم اذا خاف الجنب علی نفسہ المرض۔ الخ ج ۱ ص ۴۹' مستدرك حاكم كتاب الطهارة باب عدم الغسل للجنابة فی شدة البرد ج ۱ ص ۱۷۷ .

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حالت اقویٰ کے تابع حالت ادنیٰ ہوتی ہے قاعدہ فقہیہ

حالت اقویٰ کے تابع حالت ادنیٰ ہوتی ہے جبکہ حالت اقویٰ حالت ادنیٰ کے تابع نہیں ہوتی۔ (ماخوذ من الحسامی)

اس کی وضاحت یہ ہے کہ وہ شرعی احکام جن میں اتباع معتبر ہوتی ہے تو وہاں اس امر کا خاص اہتمام ہے کہ جو مضبوط حالت اور اعلیٰ حالت والا ہے اسکی اتباع کی جائے گی اور جو شرعی احکام کے مطابق معذور اور کمزور حالت والا ہے اس کی اتباع نہیں کی جائے گی۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔

اس قاعدے سے امام اور مقتدی کے متعلق بہت سے مسائل اخذ ہوتے ہیں کہ امام کا حال مقتدی کے حال سے اقویٰ ہونا چاہیے۔ کیونکہ مقتدی کے لئے امام کی اتباع ضروری ہے اور اتباع اسی کی ہو سکتی ہے جو اقویٰ ہے۔ کیونکہ نماز میں اتباع کا جو حکم ہے اس کا مفاد یہی ہے۔

ماسح کی اقتداء میں غاسلین کی نماز کا بیان

اگر موزوں پر مسح کرنے والا ہو تو اسکی اقتداء میں پاؤں کو دھو کر وضو کرنے والے کی نماز جائز ہے (ہدایہ) اگرچہ پاؤں دھونے والوں کی حالت ماسح سے اقویٰ ہے تاہم یہاں دوسرے قاعدے کا اطلاق کیا جارہا ہے کہ جس طرح پاؤں دھونے والے کے لئے افادہ طہارت حاصل ہے اسی طرح موزوں پر مسح کے لئے افادہ طہارت عام ہے اور طہارت کی عمومیت کا اعتبار کرتے ہوئے اسکی اقتداء میں نماز کے جواز کی اجازت دی گئی ہے۔

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى كَرَاهَةِ تَكْرَارِ الْجَمَاعَةِ فِيْ مَسْجِدٍ

ان روایات کا بیان جن سے مسجد میں دوبارہ جماعت کرانے کی کراہت پر استدلال کیا گیا

526- عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ مِنْ نَوَاحِی الْمَدِيْنَةِ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا فَمَالَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَجَمَعَ اَهْلَهٗ فَصَلّٰى بِهِمْ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِیُّ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اطراف مدینہ سے تشریف لائے نماز کا ارادہ رکھتے تھے تو لوگوں کو اس حال میں پایا کہ بے شک وہ نماز پڑھ چکے ہیں تو آپ گھر کی طرف لوٹ گئے اور اپنے گھر والوں کو جمع کر کے ان کو نماز پڑھائی اس کو طبرانی نے کبیر اور اوسط میں بیان کیا اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ جَوَازِ تَكْرَارِ الْجَمَاعَةِ فِیْ مَسْجِدٍ

مسجد میں تکرار جماعت کے جواز کے بارے میں وارد روایات کا بیان

٥٢٦. مجمع الزوائد کتاب الصلوٰة باب فيمن جاء الى المسجد فوجد الناس قد صلوا نقلاً عن الطبرانی ج ٢ ص ٤٥

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

527- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّتَصَدَّقُ عَلٰى ذَا فَيُصَلِّيْ مَعَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَصَلّٰى مَعَهٗ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

★★ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا دارنحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو نماز پڑھا چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون اس پر صدقہ کریگا کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے تو قوم میں سے ایک شخص اٹھا تو اس نے اس کے ساتھ نماز پڑھی اس کو امام احمد ابوداؤد اور ترمذی (رحمۃ اللہ علیہم) نے روایت کیا امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن قرار دیا اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو حسن قرار دیا اور کہا کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

528- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيْ مَعَهٗ . اَخْرَجَهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا دارنحالیکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تھے تو اس نے اکیلے نماز پڑھنا شروع کردی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون اس کے ساتھ تجارت کریگا کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے۔

جماعت کے تکرار سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز پڑھ لینے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون تجارت کرے گا اس آدمی کے ساتھ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے اس کے ساتھ نماز پڑھی لی اس باب میں ابوامامہ ابوموسی اور حکم بن عمیر سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ابوسعید کی حدیث حسن ہے۔ اور صحابہ وتابعین میں سے کئی اہل علم کا یہ قول ہے کہ جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو اس میں دوبارہ جماعت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق بھی اور بعض اہل علم کے نزدیک وہ نماز پڑھیں اکیلے اکیلے یہ قول سفیان ثوری ابن مبارک امام مالک اور امام شافعی کا ہے ان کا مسلک یہ ہے کہ وہ الگ الگ نماز پڑھیں۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 213)

بَابُ صَلٰوةِ الْمُنْفَرِدِ خَلْفَ الصَّفِّ

اکیلے شخص کا صف کے پیچھے نماز پڑھنا

529- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٥٢٧. مسند احمد ج ٣ ص ٥ ، ابو داؤد كتاب الصلوة باب في الجمع في المسجد مرتين ج ١ ص ٨٥ ، ترمذی ابواب الصلوة باب ماجاء في الجماعة في مسجد قد صلى فيه مرة ج ١ ص ٥٣ ، مستدرك حاكم كتاب الصلوة باب اقامة الجماعة في المساجد مرتين ج ١ ص ٢٠٩ .

٥٢٨. دار قطني كتاب الصلوة باب اعادة الصلوة في جماعة ج ١ ص ٢٧٦

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وَاُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اور یتیم نے اپنے گھر میں نبی پاک ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور میری والدہ ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں اس کو شیخین نے روایت کیا۔

530- وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

★★ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی پاک ﷺ کے پاس پہنچے درانحالیکہ آپ رکوع میں تھے تو میں نے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا اس کا ذکر نبی پاک ﷺ سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری حرص کو زیادہ کرے دوبارہ ایسا نہ کرنا اس کو بخاری نے روایت کیا۔

531- وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُّصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَاَمَرَ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ . رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ .

★★ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے اس کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

اس کو پانچ محدثین نے روایت کیا۔ سوائے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن قرار دیا اور ابن حبان نے اس کو صحیح قرار دیا۔

532- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُّصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ فَوَقَفَ حَتّٰى انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ اسْتَقْبِلْ صَلٰوتَكَ فَلَا صَلٰوةَ لِمُنْفَرِدٍ خَلْفَ الصَّفِّ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ٹھہر گئے حتیٰ کہ جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے اسے فرمایا کہ دوبارہ نماز پڑھ۔ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والی کی نماز نہیں ہوتی۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

٥٢٩۔ بخاری کتاب الاذان باب المرأۃ وحدھا تکون صفاً ج ۱ ص ۱۰۱' مسلم کتاب المساجد باب جواز الجماعۃ النافلۃ۔ الخ ج ۱ ص ۲۳٤

٥٣٠۔ بخاری کتاب الاذان باب اذا رکع دون الصف ص ۱۰۸

٥٣١۔ ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب الرجل یصلی وحدہ خلف الصف ج ۱ ص ۹۹' ترمذی ابواب الصلوۃ باب ما جاء فی الصلوۃ خلف الصف وحدہ ص ٥٤' ابن ماجۃ کتاب الصلوۃ باب صلوۃ الرجل خلف الصف وحدہ ص ۷۲' صحیح ابن حبان کتاب الصلوۃ ج ٤ ص ۳۱۱' مسند احمد ج ٤ ص ۲۲۸

٥٣٢۔ مسند احمد ج ٤ ص ۲۳' ابن ماجۃ کتاب الصلوۃ باب صلوۃ الرجل خلف الصف وحدہ ص ۷۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اکیلے شخص کے ساتھ جماعت کرانے میں فقہی مذاہب

ہلال بن یساف کہتے ہیں کہ زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا رقہ کے مقام پر اور مجھے اپنے ساتھ ایک شیخ کے پاس لے گئے انہیں وابصہ بن معبد کہا جاتا ہے ان کا تعلق قبیلہ بنی اسد سے تھا مجھ سے زیاد نے کہا مجھے روایت بیان کی اس شیخ نے کہ ایک آدمی نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ نماز کو لوٹائے اور اس بات کو شیخ سن رہے تھے اس باب میں علی بن شیبان اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وابصہ کی حدیث حسن ہے اور مکروہ کہا اہل علم کی ایک جماعت نے کہ کوئی شخص صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو اسے نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی اور یہ قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اہل علم کے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ اس کی نماز ہو جائے گی اور یہ قول ہے سفیان ثوری ابن مبارک اور امام شافعی کا اہل کوفہ میں سے بھی علماء کی ایک جماعت وابصہ بن معبد کی روایت پر عمل کرتی ہے وہ کہتے ہیں کہ جس آدمی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی ہو تو وہ نماز دوبارہ پڑھے ان میں حماد بن ابی سلیمان ابن ابی لیلی اور وکیع شامل ہیں اور روایت کی ہے حدیث حصین کی لوگوں نے ہلال بن ابو یساف سے ابوالحفص کی روایت کی طرح روایت ہے زیاد بن ابوالجعد سے کہ مروی ہے وابصہ سے اور حصین کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلال نے وابصہ کا زمانہ پایا ہے محدثین اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں بعض کے نزدیک عمرو بن مرہ کی ہلال بن یساف سے مروی حدیث اصح ہے جو ہلال عمرو بن راشد سے اور وہ وابصہ سے روایت کرتے ہیں اور بعض محدثین کا کہنا ہے کہ حصین کی ہلال بن یساف سے مروی حدیث اصح ہے جو وہ زیاد بن ابی جعد سے اور وہ وابصہ بن معبد سے روایت کرتے ہیں ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث عمرو بن مرہ کی حدیث سے اصح ہے کیونکہ ہلال بن یساف سے اسی سند سے کئی احادیث مروی ہیں کہ وہ زیادہ بن جعد سے اور وہ وابصہ بن معبد سے روایت کرتے ہیں۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 222)

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا سر داہنی طرف سے پکڑ کر مجھے اپنی دائیں طرف کر دیا اس باب میں انس سے بھی روایت ہے امام ابوعیسی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔

صحابہ کرام اور بعد کے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر امام کے ساتھ ایک ہی شخص ہو تو اسے امام کے ساتھ دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 224)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَبْوَابُ مَالَا يَجُوْزُ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُبَاحُ فِيْهَا

ان چیزوں کا بیان جو نماز میں جائز نہیں ہیں اوران کا بیان جو نماز میں جائز ہیں

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَسْوِيَةِ التُّرَابِ وَمَسْحِ الْحصٰى فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں مٹی کو برابر کرنے اور کنکریوں کو چھونے سے ممانعت کا بیان

533- عَنْ مُعَيْقِيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

☆☆ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو سجدہ کرتے وقت مٹی کو برابر کررہے تھے۔ اگر تو نے کرنا ہی ہے تو ایک مرتبہ کر اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

534- وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ ۔ رَوَاهُ الاربعة وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو تو وہ کنکریوں کو نہ چھوئے کیونکہ رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

اس کو چار محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، معقیب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز میں کنکریاں ہٹانے کے

۵۳۳۔ بخاری کتاب التہجد باب مسح الحصی فی الصلوٰۃ ج ٤ ص ۱٦۱ مسلم کتاب المساجد باب کراھۃ مسح الحصی۔ الخ ج ۱ ص ۲۰٦ ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی کراھیۃ مسح الحصی فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۸۷ نسائی کتاب السھو باب النھی عن مسح الحصی فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۷ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب مسح الحصی فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۳٦ ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ باب مسح الحصی فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۷۳ مسند احمد ج ۳ ص ٤۲٦

۵۳٤۔ ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی کراھیۃ مسح الحصی فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۸۷ نسائی کتاب السھو باب النھی عن مسح الحصی فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۷ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب مسح الحصی فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۳٦ ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ باب مسح الحصی فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۷۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ضروری ہو تو ایک مرتبہ ہٹالو امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں علی بن ابی طالب حذیفہ جابر بن عبداللہ حذیفہ جابر بن عبداللہ اور معقیب سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں حدیث ابوذر حسن ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں کنکریاں ہٹانے کو مکروہ کہا ہے اور فرمایا اگر ضروری ہو تو ایک مرتبہ ہٹالے۔

گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ کنکریاں ہٹانے کی اجازت دی ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔(جامع ترمذی: جلداول: حدیث نمبر 367)

535-وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصَا فَقَالَ وَاحِدَۃٌ وَّلَاَنْ تَمْسِکَ عَنْھَا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ مِّائَۃِ نَاقَۃٍ کُلُّھَا سُوْدُ الْحَدَقِ ۔ رَوَاہُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کنکریوں کو چھونے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا تو ایک مرتبہ کر اور تیرا اس سے بھی بچنا ان سو اونٹنیوں سے بہتر ہے جو سب کی سب سیاہ آنکھوں والی ہوں۔
اس کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

شرح منیہ میں لکھا ہے کہ حالت نماز میں سجدے کی جگہ سے کنکر وغیرہ ہٹانا یا زمین برابر کرنا مکروہ ہے ہاں اگر صورت یہ ہو کہ سجدے کی جگہ سے کنکر ہٹائے بغیر نشیب وفراز کی وجہ سے زمین برابر کئے بغیر اس جگہ سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو وہاں سے کنکر ہٹا لیا جائے یا زمین برابر کرلی جائے مگر ایسا صرف ایک مرتبہ یا زیادہ سے زیادہ دو مرتبہ کیا جا سکتا ہے۔اس سے زیادہ نہیں۔

عمل کثیر کی تعریف وحکم

عمل کثیر جو کہ مفسد صلوۃ ہوتا ہے اسکی تعریف میں فقہاء فرماتے ہیں کہ اسے عرف پر محمول کیا جائے گا یعنی جس عمل کو دیکھنے والے یہ گمان کریں کہ یہ شخص نماز سے خارج ہے تو اس کو عمل کثیر کہیں گے اور اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

بَابٌ فِی النَّھْیِ عَنِ التَّخَصُّرِ

پہلو پر ہاتھ رکھنے کا بیان

536- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔

۵۳۵۔ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب مسح الحصی وتسویتہ فی الصلوۃ من رخص فی ذلک ج ۲ ص ۱۲ ؛

۵۳۶۔ بخاری کتاب التہجد باب الحضر فی الصلوۃ ج ۱ ص ۱۶۳ ' مسلم کتاب المساجد باب کراھۃ الاختصار فی الصلوۃ ج ۱ ص ۲۰۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی پہلو پر ہاتھ رکھ کے نماز پڑھے۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

نماز میں اختصار کرنا منع ہے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں اختصار (یعنی کوکھ پر ہاتھ رکھنا) دوزخیوں کے آرام لینے کی صورت ہے۔ (ابوداؤد)

سعید بن زیاد بن صبیح سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ابن عمر کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھ لیا۔ جب نماز ہو چکی تو فرمایا یہ تو نماز میں صلب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرمایا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

وہاں یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ میدان حشر میں جب دوزخی کھڑے کھڑے بہت زیادہ تکلیف محسوس کریں گے تو وہ اپنے کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو جائیں گے اور اس طرح وہ کچھ دیر کے لیے آرام اور سکون کی خواہش کریں گے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے کو منع فرمایا ہے کہ دوزخیوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔

اس روایت میں لفظ خصر ہے بعض روایتوں میں نھی عن الاختصار اور ان یصلی مختصراً کے الفاظ بھی منقول ہیں۔ خصر کی تعریف: لغت میں خصر انسان کی کمر اور کوکھ کو کہتے ہیں، علماء کے ہاں "خصر واختصار" کی تعریف "کمر یا کوکھ پر ہاتھ رکھنا" کی جاتی ہے حدیث کا حاصل یہ ہے کہ نماز میں کوئی آدمی اپنی کوکھ یعنی پہلو پر ہاتھ رکھ کر کھڑا نہ ہو۔ نماز میں خصر ممنوع کیوں ہے: سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع کیوں فرمایا گیا؟ جواب یہ ہے کہ اس کی مختلف وجوہ ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا سماجی حیثیت سے کوئی اچھی بات نہیں سمجھی جاتی جاننے والے جانتے ہیں کہ اکثر و بیشتر کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونا یا چلنا دنیا کے ان بدنصیب لوگوں کا شیوہ ہے جنہیں دنیا و سماج کے ہر طبقے میں انتہائی ذلت و حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے یعنی "ٹرنجے اور ہیجڑے" اس کے علاوہ ایک دوسری حدیث میں صراحت کے ساتھ اس کی توجیہ یہ فرمائی گئی ہے کہ اختصار اہل نار کی حالت آرام کا ایک ذریعہ ہے جس کی تشریح یوں کی جاتی ہے کہ قیامت کے روز میدان حشر میں جب تمام لوگ حساب کتاب کے انتظار میں کھڑے ہوں گے تو اس وقت کثرت مشقت اور لعب کی وجہ سے وہ لوگ جن کے حصے میں دوزخ کی آگ ہوگی اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوں گے تا کہ اس طرح کچھ دیر کے لئے آرام مل جائے جیسا کہ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی آدمی ایک طویل عرصہ تک کھڑا کھڑا تھک جاتا ہے تو ایک ٹانگ پر پورے بدن کا بوجھ ڈال کر اور کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو جاتا ہے یا یہ کہ اس حدیث میں اہل نار سے مراد یہودی ہیں کہ ان کی عادت اسی طرح کھڑے ہونے کی ہے۔ تیسری توجیہ ایک روایت کی روشنی میں یہ ہے کہ جس وقت شیطان مردود کو زمین پر اتارا گیا اور اسے ملعون قرار دیا گیا اس وقت وہ اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا تھا۔ لہٰذا ان تمام توجیہات کے پیش نظر کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونا چونکہ اہل نار اور شیطان

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ملعون کی صفت ہے اس لئے ان کی مشابہت سے بچنے کے لئے مسلمانوں کو اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ وہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے نہ ہوں نھی عن الخصر کا صحیح مطلب اور تشریح جو صحابہ اور علمائے سلف سے منقول ہیں مذکورہ بالا ہے لیکن بعض حضرات نے اس حدیث کی تشریح یہ بھی کی ہے کہ خصر (مخصرہ) کے معنی میں ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں عصا پر ٹیک لگا کر کھڑا نہ ہونا چاہئے اس کے علاوہ دیگر تشریحات بھی کی گئی ہیں مگر جیسا کہ بتایا گیا ہے صحیح تشریح اور توضیح وہی ہے جو پہلے ذکر کی گئی۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ، کتاب صلوٰۃ، لاہور)

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں دائیں بائیں گردن پھیرنے کا بیان

537- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں دائیں بائیں متوجہ ہونے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کا حصہ ہے جو وہ بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

538- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں اپنے آپ کو دائیں بائیں متوجہ ہونے سے بچا پس بے شک نماز میں دائیں بائیں متوجہ ہونا ہلاکت ہے۔ اگر اس سے کوئی چھٹکارا نہ ہو تو نفل نماز میں کر فرض نماز میں ایسا نہ کر (اگرچہ کہ نفل میں بھی مکروہ ہے)

539- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّلَا يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آنکھوں کے کناروں سے دائیں اور بائیں جانب دیکھتے تھے اور اپنی گردن کو پیٹھ پیچھے نہیں پھیرتے تھے اس کو ترمذی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

نماز میں نظر پھیرنے والی روایت کی سند کا بیان:

علامہ بدرالدین عینی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ کہ یہ حدیث "لَوْ عَلِمَ الْمُصَلِّي مَنْ يُنَاجِي مَا الْتَفَتَ" اسی طرح

۵۳۷۔ بخاری کتاب الاذان باب التفات فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۰٤

۵۳۸۔ ترمذی ابواب ما یتعلق بالصلوٰۃ باب ماذکر فی الإلتفات فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۰

۵۳۹۔ ترمذی ابواب ما یتعلق بالصلوٰۃ باب ما ذکر فی الالتفات فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

روایت نہیں کی گئی۔ بلکہ اس کا سنن ابن ماجہ میں امام ابن ماجہ نے اس طرح بیان کیا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی بندہ نماز میں ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس بندے کی طرف اس وقت تک متوجہ رہتا ہے جب تک وہ ادھر ادھر (گردن پھیر کر نہیں دیکھتا چنانچہ جب بندہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے منہ پھیر لیتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، دارمی)

ابن مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے منہ پھیرنے سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی نمازی حالت نماز میں گردن پھیر کر ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اس کے ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک صحیح روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ تو پروردگار اپنی بزرگ و برتر ذات کے ساتھ اس طرف متوجہ ہوتا ہے (مگر) جب وہ بندہ (نماز میں) ادھر ادھر دیکھتا ہے اور اپنی نظر کو غیر کی طرف متوجہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو کس کی طرف دیکھ رہا ہے کیا تیرے لیے مجھ سے بھی کوئی بہتر ہے کہ جس کی طرف تیری نظر متوجہ ہو رہی ہے؟ میری طرف اپنا منہ پھیر جب بندہ دوبارہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو پروردگار پھر یہی فرماتا ہے اور جب تیسری مرتبہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ جل شانہ اپنے روئے مبارک جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے اس بندے کی طرف سے پھیر لیتا ہے۔

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شیطان کی جھپٹ ہے وہ آدمی کی نماز پر ایک جھپٹ مارتا ہے۔ (بخاری، ۴۳۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا کہ آیا یہ مفسد نماز ہے یا نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اچک لیتا ہے کہ شیطان بندے کی نماز میں سے اچک لیتا ہے۔ (صحیح البخاری و صحیح مسلم)

مطلب یہ ہے کہ جب کوئی آدمی نماز میں پوری توجہ اور پورے آداب کی ساتھ نہیں کھڑا رہتا بلکہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو شیطان مردود ایسے نمازی کی نماز کے کمال کو اچک لیتا ہے یعنی اس طرح نماز کا کمال باقی نہیں رہتا یہاں ادھر ادھر دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ نماز میں کوئی آدمی گردن گھما کر ادھر ادھر اس طرح دیکھے کہ منہ قبلے کی طرف سے پھر جائے تو اس کا مسئلہ یہ ہے کہ ایسے آدمی کی نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔

اور اگر کوئی آدمی نماز میں ادھر ادھر اس طرح دیکھے کہ منہ کے ساتھ ساتھ سینہ بھی قبلے کی طرف بالکل پھر جائے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ کن انکھیوں سے ادھر ادھر دیکھنے سے نہ تو نماز فاسد ہوتی ہے اور نہ مکروہ ہوتی ہے البتہ یہ بھی خلاف اولیٰ ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

باب فی قتل الاسودین فی الصلوٰۃ

نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنے کا بیان

540- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوةِ الْحَیَّةَ وَالْعَقْرَبَ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِیُّ.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسودین یعنی سانپ اور بچھو کو دوران نماز (بھی مارو) اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا۔

حالت نماز میں دو کالوں کا مارنے کا بیان

ابن مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسی حالت میں نماز پڑھتے ہوئے سانپ یا بچھو سامنے آ جائے تو ان کو ایک چوٹ یا دو چوٹ کے ساتھ مارنا چاہیے اس سے زیادہ چوٹ نہ مارنی چاہیے کیونکہ یہ عمل کثیر ہو جائے گا جس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ شرح منیہ میں بعض مشائخ کا قول مذکور ہے کہ یہ (یعنی نماز میں سانپ بچھو مارنے کا حکم) اس صورت میں ہے جب کہ نمازی کو بہت زیادہ یعنی تین قدم پے در پے چلنا نہ پڑے اور نہ زیادہ مشغولیت ہو یعنی تین چوٹ پے در پے مارنے کی ضرورت پیش نہ آئے اور اگر کوئی نمازی سانپ یا بچھو مارنے کی غرض سے پے در پے تین قدم چلے گا یا پے در پے چوٹیں مارے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ کیونکہ اتنا زیادہ چلنا یا اتنی مقدار مشغولیت اختیار کرنا عمل کثیر ہے۔ سرخسی نے اسے مبسوط میں ذکر کیا ہے اور پھر کہا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ اس سلسلے میں یہ فرق نہ کیا جائے کہ تین قدم چلنے سے یا تین چوٹیں مارنے سے نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ جس طرح حدیث پیش آ جانے (یعنی وضو ٹوٹ جانے کی شکل میں زیادہ چلنے کی سہولت دی گئی ہے اسی طرح اس مسئلے میں بھی سہولت دی گئی ہے۔ لیکن تحقیقی طور پر صحیح بات یہی ہے کہ تین قدم چلنے یا تین چوٹ مارنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

البتہ اتنی سہولت ہے کہ ایسے موقع پر جب کہ سانپ یا بچھو نماز میں سامنے آ جائے اور اس کا مارنا ضروری ہو تو ایسی صورت میں ان کو مارنے کے لیے نماز توڑ دینا مباح ہے جیسا کہ کسی مظلوم کی فریاد رسی یا کسی کو ڈوبنے اور ہلاکت سے بچانے کی خاطر نماز توڑ دینا مباح ہے یعنی اگر کسی کے چھت سے گر جانے یا آگ میں جل جانے یا کنویں وغیرہ میں ڈوب جانے کا قوی خطرہ ہو اور قریب ہی ایک آدمی نماز میں ہو تو اس نمازی کو چاہیے کہ نماز کو توڑ دے اور انہیں بچانے کی کوشش کرے یا اسی طرح کسی نمازی کو حالت نماز میں اپنی یا غیر کی کسی چیز کے ضائع ہو جانے کا خوف ہو اور اس کی قیمت ایک درہم تک ہو تو اسے

٥٤٠- ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی قتل الاسودین فی الصلوٰۃ ج ١ ص ٨٩' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب العمل فی الصلوٰۃ ج ١ ص ١٣٣' نسائی کتاب السهو باب قتل الحیۃ والعقرب فی الصلوٰۃ ج ١ ص ١٧٨' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی قتل الحیۃ والعقرب فی الصلوٰۃ ص ٨٩' مسند احمد ج ٢ ص ٢٣٣

For More Books Madni Library Group Whatsapp +9231393195

https://archive.org/details/@madni_library

اس چیز کو بچانے کے لیے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ اس حدیث سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف کالے سانپ ہی کو مارا جا سکتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ حدیث میں کالے سانپ کی تخصیص محض تغلیباً کی گئی ہے چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ ہر قسم کے سانپوں کو مارنا جائز ہے کالے سانپوں ہی کی تخصیص نہیں ہے۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ السَّدْلِ

نماز میں سدل ثوب سے ممانعت کا بیان

541- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سدل ثوب سے منع فرمایا اور یہ کہ آدمی اپنے منہ کو ڈھانپے اس کو ابوداؤد اور ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ مَنْ يُّصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوْصٌ

اس شخص کا بیان جو اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کا سر گوندھا ہوا ہو

542- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ لَا اَكُفُّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ لپیٹوں اس کو شیخین نے روایت کیا۔

543- وَعَنْ كُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مِّنْ وَّرَآئِهٖ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَاْسِي فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوْفٌ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت کریب رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن حارث کو اس حال میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ ان کے سر کے بال پیچھے کی طرف گوندھے ہوئے تھے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پیچھے سے کھڑے ہو کر وہ جوڑا کھولنا شروع کر دیا، عبداللہ بن حارث نماز پڑھ کر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا تم

۵٤۱۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب السدل فی الصلوٰة ج ۱ ص ۹٤، صحیح ابن حبان ج ٥ ص ۲٥

۵٤۲۔ بخاری کتاب الاذان باب لایکف شعراً ج ۱ ص ۱۱۳، مسلم کتاب الصلوٰة باب اعضاء السجود والنهی عن کف الشعر۔ الخ ج ۱ ص ۱۹٤

۵٤۳۔ مسلم کتاب الصلوٰة باب اعضاء السجود والنهی عن کف الشعر۔ الخ ج ۱ ص ۱۹٤

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

میرے سر کو کیوں چھیڑ رہے تھے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
کی طرح ہے جو اس حال میں نماز پڑھتا ہے کہ اس کے ہاتھ گردن کے پیچھے بندھے ہوئے ہوں۔
اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

کف شعر کے بارے میں دلائل شرعیہ کا بیان

یعنی نماز اس طرح پڑھنا کہ بالوں کا جوڑا بنایا ہو، اس سے بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے
روایات میں ہے کہ کف شعر نہ کیا جائے۔ ابوداؤد میں سند جید سے مروی ہے کہ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے
حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ نماز اس حال میں پڑھ رہے ہیں کہ آپ نے اپنی زلفوں کا اپنی گردن پر جوڑا
ہوا ہے، تو آپ نے جوڑا کھول دیا اور آپ (حضرت ابو رافع) نے فرمایا: میں نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
کفل الشیطان ہے۔ یعنی شیطان کا حصہ، یا فرمایا، مقعد الشیطان ہے یعنی شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ اس سے معلوم
طرح پڑھنا نہایت ناپسندیدہ عمل اور مکروہ ہے۔ اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
نے عبد اللہ بن حارث کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ ان کے بال معقوص ہیں، (جوڑا بنایا ہوا) تو حضرت عبد اللہ
عباس رضی اللہ عنہما ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور ان کو کھولنا شروع فرمایا اور ساتھ ہی ایک روایت سرکار ابد قرار صلی اللہ
علیہ وسلم سے نقل فرمائی۔

جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایسے حال میں نماز پڑھنا آپ کو ناپسند ہے۔ اس کے علاوہ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
: حدیث نے دلالت کی اس بات پر کہ اگر کسی نے بالوں کا جوڑا بنا کر نماز ادا کی، تو اس کی نماز مکروہ ہوگی۔ آگے فرماتے ہیں
: جمہور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اس طرح نماز پڑھنا منع ہے۔ چاہے نماز کے لئے ہی قصداً ایسا کیا ہو یا نماز سے پہلے کسی اور
غرض کے لئے ایسا کیا گیا ہو۔ ہر حال میں اسطرح نماز ادا کرنا منع ہے۔ اور فرماتے ہیں: عقص کا معنی یہ ہے کہ سر کے وسط میں
بالوں کو اکٹھا کر لیا جائے اور دھاگہ سے باندھا یا گوند سے چپکا لیا جائے۔

ان روایات سے معلوم ہوا کف شعر یعنی بالوں کو لپیٹ کر جوڑا بنا کر نماز پڑھنا واجب الاعادہ ہے۔ تاہم علماء سے مکروہ
تنزیہی کا بھی قول مروی ہے۔ بہر حال مطلقاً کراہت پر اتفاق ہے۔ آگے اختلاف کراہت تحریمی یا کراہت تنزیہی میں
ہے۔ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اس حال میں سجدہ کر رہا ہے کہ اس
کے بالوں کا جوڑا بنایا ہوا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: جوڑا کھول دے تاکہ بال بھی سجدہ کریں۔

(یہ تمام مضمون عینی جلد نمبر 6 ص 91 پر درج ہے)۔

فتح الباری والے فرماتے ہیں کہ حضرت ابو رافع اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے عمل سے یہ مفہوم ملتا
ہے کہ عین نماز کی حالت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جائز ہے کہ انہوں نے عملاً نماز کا جوڑا کھول دیا اور جوڑا بنانے سے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بھی اس کی تائید کرتا ہے کہ انہوں نے بھی نماز کی حالت میں تکلیف
سے منع فرمایا اور فرمائی۔ آج کل فیشن کا دور ہے طرح طرح سے فیشنی بال بنائے جاتے ہیں اور خلاف سنت انگریزی طرز پر بال رکھے جاتے
ہیں۔ اس طرح کے بال بنانا سخت منع ہے اور تقلید نصاریٰ ہے اور ایسی حالت میں نماز کا مکروہ ہونا واضح ہے۔ اس پر مستزاد یہ
ہے کہ اکثر حضرات داڑھی منڈواتے یا کتراتے ہیں یہ بھی حرام ہے۔ ایک مشت یعنی چار انگل کی مقدار داڑھی رکھنا واجب
ہے۔ لیکن بعض حضرات کو ایسا کرتے بھی دیکھا ہے کہ داڑھی کٹواتے تو نہیں ہیں، لیکن داڑھی کے بال گرتے ہیں اور موڑ موڑ کر
اس طرح بنا لیتے ہیں کہ داڑھی چھوٹی معلوم ہو، یہ بھی سخت منع ہے اور کٹانے کے حکم میں داخل ہے اور اس طرح نماز پڑھنا مکروہ
ہے۔

ہمارے بعض آئمہ بھی بہت کوتاہی کرتے ہیں، کچھ داڑھی کٹاتے ہیں اور کچھ داڑھی کو گرتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ہدایت عطا
فرمائے۔ بالخصوص آئمہ حضرات کو اس کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ کف ثوب: لغوی معنیٰ ہے کپڑا کا موڑنا اور سجدہ میں
جاتے وقت اپنے کپڑے کو اوپر کی طرف کھینچنا ہے۔ اس حدیث میں مذکور ہے۔ جس طرح کف شعر کی ممانعت ہے ایسے ہی
کف ثوب کی بھی ممانعت ہے۔ کف ثوب میں تعمیم ہے۔ خواہ نیفے کی جانب کپڑا اُگھرسا ہو یا پائچے کی جانب سے کپڑا لپٹا ہو یا
کلائیوں پر کپڑا سمیٹا ہوا ہو۔ مطلق کف ثوب ان سب صورتوں کو شامل ہے اور ان جیسی سب صورتیں منع اور مکروہ ہیں۔ بعض
حضرات کا پاجامہ یا شلوار اتنی لمبی ہوتی ہے کہ ٹخنے کے نیچے تک جاتی ہے اور نماز پڑھتے وقت ٹخنوں کے اوپر کرنے کیلئے شلوار یا
پاجامہ کو نیفے سے گھرس لیتے ہیں یا پائچے کی جانب سے لپیٹ لیتے ہیں۔ یہ شدید مکروہ ہے۔ ٹھیک ہے ٹخنے کے نیچے تک کپڑا
ہونا مکروہ ہے۔ لیکن یہ اس سے بھی زیادہ کراہت ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اتنی لمبی شلوار وغیرہ سلوانی ہی نہ چاہیے کہ ٹخنے سے نیچے رہے کیونکہ یہ صرف نماز کی حالت میں ہی
خرابی نہیں، بلکہ عام حالت میں بھی یہ ایسی ہی خرابی ہے۔ جتنی نماز کی حالت میں، کیونکہ جس حدیث میں آپ ؟ نے منع فرمایا
ہے وہ ہر حالت کو شامل ہے۔ خواہ نماز میں یا غیر نماز میں، پھر شلوار وغیرہ لمبی ہوتی ہے تو پھر یہ تکلفات کرنے پڑتے ہیں کبھی
پائچے کی جانب سے کپڑا لپیٹنا یا نیفے کی جانب سے کپڑا اُگھرسنا اور کف ثوب کرنا۔ جس سے سرکار دوعالم ؟ نے منع فرمایا
ہے۔ اس مذکورہ حدیث کے علاوہ بھی امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ؟
فرماتے ہیں: مجھے کف ثوب اور کف شعر سے منع فرمایا گیا اور ترمذی شریف میں بھی اس حدیث کی تخریج امام ترمذی نے فرمائی
ہے اور یہ فرمایا: ھذا حدیث حسن صحیح۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں کف ثوب چاہے نیفے کی
جانب، چاہے ٹخنے کی جانب، چاہے کہنیوں پر کپڑا لپیٹنا سب صورتیں منع اور مکروہ ہیں اور فقہاء کرام کے اقوال سے معلوم ہوتا
ہے یہ کراہت تحریمی اور گناہ ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کف شعر کے متعلق اقوال فقہاء کرام

درمختار میں ہے: کف ثوب مکروہ ہے، یعنی کپڑے کا اٹھانا، اگرچہ کپڑا مٹی سے بچانے کیلئے کیا ہو جیسے آستین اور دامن کو موڑنا۔ اگر ایسی حالت میں نماز میں داخل ہوا کہ اس کی آستین یا اس کا دامن موڑا ہوا تھا اور اس قول سے اس کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ یہ موڑنا حالت نماز کے ساتھ ہی مخصوص نہیں، خواہ نماز شروع کرنے سے پہلے یا دوران نماز ہو، سب صورتوں میں مکروہ ہے۔ (جلد 1 صفحہ 598) جوہرہ نیرہ میں ہے: ولا یکف ثوبہ الخ۔ اپنے کپڑے کو نہ موڑے اور کف ثوب یہ ہے کہ سجدہ کرتے وقت اپنے سامنے سے یا پیچھے سے اپنا کپڑا اٹھانا اکثر نمازیوں کی عادت ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت اپنا کپڑا دونوں ہاتھوں سے اوپر اُٹھاتے ہیں یہ بھی کف ثوب ہے اور یہ بھی شدید مکروہ ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ نمازی کیلئے کف ثوب مکروہ ہے۔ (عموماً مطلقاً مکروہ بول کر فقہاء مکروہ تحریمی مراد لیتے ہیں)۔

علامہ شامی نے آستین پر کپڑا موڑنے کی تفصیل اس طرح بیان فرمائی ہے کہ نصف کلائی سے کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہوگی اور نصف کلائی یا اس سے اوپر تک آستین مڑی ہو، تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کف ثوب تو دونوں صورتوں میں ہے، پھر حکم میں اختلاف کیوں؟ تو اس کی وجہ انہوں نے یہ بیان فرمائی ہے کہ عام طور پر وضو کرنے کے بعد بے توجہی اور بے پرواہی کی وجہ سے آستین تھوڑی سی مڑی رہ جاتی ہے۔ لہٰذا ابتلاء عام کی وجہ سے کراہت میں تخفیف ہے۔

علامہ مولانا غلام رسول سعیدی صاحب شرح مسلم جلد اول ص683 پر فرماتے ہیں: احناف کی کتب میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے فقہائے حنفیہ کا کپڑا لپیٹنے میں (کلائیوں پر) اختلاف ہے بعض کے نزدیک اگر نمازی کہنیوں تک آستین چڑھائے تو مکروہ نہیں اور بعض کے نزدیک مطلقاً مکروہ ہے۔

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن فقہاء نے نمازی کے کپڑا لپیٹنے یا سمیٹنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اس سے مراد مکروہ تحریمی ہے اور جن فقہاء نے کراہت کی نفی کی ہے، اس نفی سے مراد مکروہ تحریمی کی نفی ہے، مکروہ تنزیہی ان کے نزدیک بھی ثابت ہے۔ علامہ ابن عابدین نے اس مضمون کی تصریح فرمائی ہے۔ کپڑا لپیٹنے میں آستینوں کو چڑھانا، پائنچوں کو لپیٹنا اور ٹخنے کے قریب شلوار یا پاجامہ کو اڑس لینا یہ سب شامل ہیں اور یہ مکروہ تحریمی ہے۔

(شرح مسلم، جلد 1 صفحہ 684 فرید بک سٹال لاہور)

بَابُ التَّسْبِیْحِ وَالتَّصْفِیْقِ

تسبیح اور تصفیق کا بیان (ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ مارنا)

544- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ فِی الصَّلٰوةِ

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح مردوں کے لئے ہے اور تصفیق یعنی ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ مارنا عورتوں کے لئے ہے۔

اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور دیگر محدثین نے ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ نماز میں

545- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّيْ لِلنَّاسِ فَاُقِيْمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

★★ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنو عمرو بن عوف کی طرف ان کی صلح کرانے کے لئے گئے جب نماز کا وقت آ گیا تو مؤذن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کیا آپ لوگوں کو جماعت کرائیں گے کہ میں اقامت کہوں تو انہوں نے کہا ہاں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانا شروع کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے درانحالیکہ لوگ نماز میں مشغول تھے تو راستہ بناتے ہوئے (پہلی) صف میں جا کر کھڑے ہوئے اور لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کر دیے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتے تھے (یعنی خشوع اور خضوع سے نماز پڑھتے تھے) پس جب لوگوں نے بکثرت ہاتھ پر ہاتھ مارے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اللہ

۵۴۴۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسبیح الرجل وتصفیق المرأۃ۔ الخ ج ۱ ص ۱۸۰، بخاری کتاب التهجد باب التصفیق للنساء ج ۱ ص ۱۶۰، ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء ان التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ج ۱ ص ۸۵، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التصفیق فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۵، نسائی کتاب السهو باب التسبیح فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۸۸، ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰۃ باب التسبیح للرجال فی الصلوٰۃ۔ الخ ج ۱ ص ۷۳، مسند احمد ج ۲ ص ۲۶۱

۵۴۵۔ بخاری کتاب الاذان باب من دخل لیؤم الناس فجاء الامام الاول ج ۱ ص ۹۴، مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تقدیم الجماعة من یصلی بهم اذا تاخر الامام۔ الخ ج ۱ ص ۱۷۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

[illegible] پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ [illegible]
[illegible] پڑھ کر نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا [illegible]
[illegible] حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ابن ابی قحافہ [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں نے تمہیں [illegible]
[illegible] کوئی چیز پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے۔ پس بے شک جب وہ تسبیح [illegible]
[illegible] عورتوں کے لئے ہے۔
[illegible] نے روایت کیا۔

شرح

مطلب یہ ہے کہ عورت نماز میں اگر کوئی خاص واقعہ پیش آ جائے مثلاً کوئی آدمی گھر میں نماز پڑھ رہا ہو [illegible] پڑھ رہی ہے آواز دے یا کوئی نئے گھر میں آنے کی اجازت طلب کی اور اسے معلوم نہیں کہ صاحب خانہ نماز پڑھ رہا ہے [illegible] دروازے پر سے کوئی نے آواز دی پھر یہ کہ گھر میں کوئی دوسرا آدمی ایسا موجود نہیں ہے جو باہر کی آواز کا جواب دے تو [illegible] صورت میں مرد کو یہ چاہیے کہ وہ بآواز بلند "سبحان اللہ" کہہ کر نماز میں مشغول ہونے کا اشارہ کر دے [illegible] عورت نماز پڑھ رہی ہو تو وہ [illegible] صورت میں اس کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ سبحان اللہ نہ کہے بلکہ تالی بجا دے تا کہ [illegible] دینے والا سمجھ لے کہ گھر میں صرف عورت موجود ہے اور وہ بھی نماز پڑھ رہی ہے۔

عورتوں کو سبحان اللہ کہنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ جس طرح وہ خود غیر مردوں کے سامنے نہیں آ سکتی اسی طرح [illegible] آواز بھی غیر مردوں تک نہ پہنچے۔ اور ایسے موقعہ پر عورتوں کے لئے تالی بجانے کا بھی ایک طریقہ ہے وہ یہ کہ [illegible] ہتھیلی کو ہاتھ کی پشت پر مارا جائے۔ ایک ہاتھ کی ہتھیلی کو دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر نہ مارا جائے جیسا کہ کھیل [illegible] ہوتی ہے کیونکہ اس طرح تالی بجانے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں گفتگو سے ممانعت کا بیان

546- عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهٖ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ .

بخاری کتاب التہجد باب ما ینہی من الکلام فی الصلوۃ ج ۱ ص ۱۶۰ مسلم کتاب المساجد باب تحریم الکلام فی الصلوۃ [illegible] ترمذی ابواب الصلوۃ باب فی نسخ الکلام فی الصلوۃ ج ۱ ص ۹۰ ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب النہی عن الکلام فی الصلوۃ ج ۱ ص [illegible] نسائی کتاب السہو باب الکلام فی الصلوۃ ج ۱ ص ۱۸۱ مسند احمد ج ۴ ص ۳۶۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز کے دوران باتیں کیا کرتے تھے۔ ایک شخص اپنے پہلو میں کھڑے اپنے ساتھی سے باتیں کرتا حتیٰ کہ یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی اور تم اللہ کے لئے عاجزی کرتے ہوئے کھڑے رہو تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا سوائے ابن ماجہ کے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ اور ہمیں کلام سے روک دیا گیا۔

547- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا قَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم دوران نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تو آپ ہمارے سلام کا جواب دیتے پس جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹے تو ہم نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نماز میں آپ پر سلام کرتے تھے تو آپ ہمارے سلام کا جواب دیتے تھے تو آپ نے فرمایا بے شک نماز میں مشغولیت ہے (یعنی نماز میں صرف نماز ہی کی طرف مشغول رہنا چاہیے۔

اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

548- وَعَنْهُ قَالَ نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ حَبْشَةَ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَأَخَذَنِيْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ فَجَلَسْتُ حَتّٰى قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ وَأَنْتَ تُصَلِّيْ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ لَا تُكَلِّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ . رَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْآخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز میں سلام کرتے حبشہ آنے سے پہلے تو آپ ہمارے سلام کا جواب دیتے پس جب ہم حبشہ سے لوٹے تو میں نے آپ کو سلام کیا درانحالیکہ آپ نماز میں تھے تو آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا تو مجھے اگلی اور پچھلی باتوں کی پریشانی نے گھیر لیا۔ پس میں بیٹھ گیا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری کی تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کو سلام کیا حالت نماز میں تو آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے معاملہ میں سے جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور ان احکام میں سے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کئے یہ ہے کہ تم دوران نماز گفتگو نہ کرو۔

---

٥٤٧. بخاری کتاب التهجد باب ماینهی من الکلام فی الصلوة ج ١ ص ١٦٠، مسلم کتاب المساجد باب تحریم الکلام فی الصلوة. الخ ج ١ ص ٢٠٤

٥٤٨. مسند حمیدی ج ١ ص ٥٢، ابو داؤد کتاب الصلوة باب رد السلام فی الصلوة ج ١ ص ١٣٣، نسائی کتاب السهو باب الکلام فی الصلوة ج ١ ص ١٨١

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو حمیدی نے اپنی مسند میں بیان کیا اور ابوداؤد اور نسائی اور دیگر محدثین نے اور اس کی سند صحیح ہے۔

نماز میں چھینک کا جواب دینے کا بیان

549- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَا ثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِي لٰكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قَالَ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِي صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

★★ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ جماعت میں سے ایک شخص کو چھینک آئی تو میں نے یرحمک اللہ کہا تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا تو میں نے کہا تمہیں تمہاری مائیں گم کر دیں تمہیں کیا ہے تم مجھے گھور رہے ہو تو انہوں نے اپنی رانوں پر اپنے ہاتھ مارنا شروع کر دیے۔ پس جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہ رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا' پس جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا چکے تو آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے بہتر کوئی معلم نہ دیکھا خدا کی قسم آپ نے نہ مجھے جھڑکا' نہ برا بھلا کہا اور نہ مارا۔ آپ نے فرمایا نماز میں باتیں نہیں کرنی چاہیے' نماز تو صرف تسبیح تکبیر اور قرآن مجید پڑھنے کا نام ہے یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں دور جاہلیت کے قریب ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت سے مالا مال کر دیا ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کے پاس مت جاؤ۔ میں نے عرض کیا ہم میں سے بعض لوگ بدشگون لیتے ہیں۔ فرمایا یہ ایک چیز ہے جسے لوگ اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں۔ تم اس کے درپے مت ہو پھر میں نے عرض کیا ہم میں سے کچھ لوگ رمل (زائچہ بنانا) کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا انبیاء میں سے ایک نبی کو یہ علم دیا گیا تھا جس شخص کا عمل اس کے مطابق ہو تو یہ صحیح ہے۔

اس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

شرح

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں چھینکنے والے نے الحمد اللہ کہا ہوگا اس کے جواب میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

٥٤٩۔ مسلم كتاب المساجد باب تحريم الكلام في الصلوٰة ج ١ ص ٢٠٣

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یرحمک اللہ کہا۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا حرام ہے جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اب اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مفسد نماز فعل کا ارتکاب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز لوٹانے کا حکم کیوں نہیں دیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ وہ نو مسلم تھے اسلام قبول کئے ہوئے انہیں زیادہ دن نہیں گذرے تھے اس لئے انہیں معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ نماز میں گفتگو کرنا منسوخ ہو چکا ہے اب گفتگو کرنے سے نماز باطل ہو جاتا ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ناواقفیت کی بناء پر انہیں نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔

حضرت امام نووی فرماتے ہیں کہ "اگر کوئی آدمی نماز میں یرحمک اللہ" کہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں دوسرے آدمی کو خطاب کرنا پایا جاتا ہے اور اگر کوئی "یرحمہ اللہ" کہے تو نماز اس کی باطل نہیں ہوتی حضرت ابن ہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ اگر کوئی اپنے نفس کے لئے یرحمک اللہ" کہے تو نماز فاسد نہیں ہوتی جیسا کہ یرحمنی اللہ کہنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ ارشاد نبوت اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ لَا یَصْلُحُ فِیْھَا شَیْءٌ مِنْ کَلَامِ النَّاسِ (نماز میں انسان کی بات مناسب نہیں ہے) میں " کلام الناس "اس لئے فرمایا گیا ہے تاکہ اس حکم سے وہ تسبیحات واذکار نکل جائیں جو نماز میں پڑھے جاتے ہیں جو اگرچہ انسان کا کلام ہی ہیں لیکن ان سے انسانوں کو خطاب کرنے یا ان کو سمجھانے کا ارادہ نہیں ہوتا لہٰذا یہاں " کلام الناس" (انسان کی بات) سے مراد وہ کلام ہے جس میں لوگوں کو خطاب کیا گیا ہو یا خود مخاطب بننے کا ارادہ ہو۔

فقہاء لکھتے ہیں کہ "اگر کوئی آدمی کسی نمازی سے حالت نماز میں پوچھے کہ " تمہارے پاس کیا اور کس قسم کا مال ہے؟ اور وہ نمازی جواب میں یہ آیت پڑھے (وَّالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ) 16۔النحل:8) (گھوڑے، خچر اور گدھے) یا کسی نماز پڑھنے والے کے آگے کوئی کتاب رکھی ہو اور ایک آدمی یحییٰ نامی سامنے کھڑا ہوا ہو اور اس آدمی کو خطاب کرنے کی نیت سے یہ آیت پڑھے (یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ) 19۔مریم:12) (اے یحییٰ یہ کتاب لے لو) تو ان صورتوں میں نمازی نے اگرچہ قرآن کی آیتیں پڑھی ہیں لیکن یہ پڑھنا چونکہ ایک دوسرے آدمی کو خطاب کرنے کے ارادے سے ہے اس لئے نماز فاسد ہو جائے گی۔ ہاں اگر خطاب کا ارادے نہ کرے بلکہ قرات کے ارادہ سے پڑھے گا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

کاہن کی تعریف

عرب میں کاہن ان لوگوں کو کہتے ہیں جو جنات شیاطین اور ارواح خبیثہ کے ساتھ تعلق رکھتے تھے اور شیاطین جھوٹی سچی خبریں ان کو بتاتے تھے، اس طرح وہ لوگ علم غیب کا دعوی کر کے شیاطین و جنات کی پہنچائی ہوئی انہی باتوں کو غیب کی بات کہہ کر دوسرے لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ ایسے لوگوں کے پاس جانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے چنانچہ ایک دوسری روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو آدمی کسی عراف یا کاہن کے پاس جائے اور ان کی بتائی ہوئی باتوں کو سچ جانے تو اس نے بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی چیز (یعنی قرآن) سے کفر کیا۔

اس روایت کو امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عراف کسے کہتے ہیں؟

کاہن کی تعریف تو معلوم ہوگئی، اب یہ بھی جان لیجئے عراف کسے کہتے ہیں۔ عراف اس آدمی کو کہتے ہیں جو کسی عمل یا جادو ومنتر کے ذریعے کسی چیز کی حقیقت بیان کرتا ہے، چوری کی چیزوں کا پتہ بتاتا ہے اور مکان کی کسی گم شدہ چیز کا حال بتاتا ہے ان کے پاس بھی جانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

عمل رمل

جس طرح جنات وشاطین کے ذریعے یا علم نجوم کے ذریعہ غیب کی باتوں کا پتہ لگانے کی کچھ لوگ کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح رمل کے ذریعے بھی کچھ لوگ غیب کی باتوں تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ رمل اس علم کا نام ہے جس میں خطوط کھینچ کر اور ان کے ذریعے حساب لگا کر پوشیدہ باتوں کو جاننے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حدیث کے الفاظ سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کے بارے میں ایک ایسا کلمہ بیان فرمادیا ہے جس سے کسی نہ کسی حد تک علم رمل کا جواز نکلتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ پہلے تو سمجھ لیجئے کہ وہ نبی جو علم رمل جانتے تھے اور خط کھینچتے تھے حضرت ادریس یا حضرت دانیال علیہما السلام تھے اس کے بعد حدیث کی طرف آیئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے علم رمل کا جواز نہیں ہوتا کیونکہ بقول خطابی یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیق بالمحال کی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فمن وافق خطہ ازراہ زجر فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی دوسرے کا خط کھینچنا اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کھینچنے کے موافق نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ ان نبی کا معجزہ تھا اور معجزہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تک محدود رہتا ہے اور پھر یہ کہ اگر کوئی آدمی خط کھینچے اور کہے کہ یہ اس نبی کے خط کھینچنے اور کہے کہ یہ اس نبی کے خط کھینچنے کے موافق ہے تو یہ غلط ہوگا۔ اس لئے کہ خط کی موافقت صحیح طور پر تواتر یا نص سے ثابت ہوسکتی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ منقول نہیں۔

لہٰذا ارشاد نبوت سے حاصل یہ نکلا کہ جب کسی رمال (علم رمل جاننے والا) اور اس نبی کے خط میں موافقت نہیں ہوسکتی تو بھی عمل رمل کو اختیار کرنا بھی درست نہیں۔ اسی طرح کہ دو اور سلسلے ہیں ان کا مدار حساب پر ہے جنہیں اصطلاحی طور پر عمل تکسیر اور عمل تخریج سے موسوم کیا جاتا ہے ان کے بارے میں بھی محققین علماء اور مشائخ کا فیصلہ یہ ہے کہ یہ اعمال بھی شرعاً جائز نہیں ہیں اور ان کا بھی وہی حکم ہے جو اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ آخر عبارت کا مطلب یہ ہے کہ لفظ "کذا" علامت صحت ہے یعنی اگر یہ ضرورت محسوس ہو کہ عبارت میں کسی ایسے لفظ پر کہ جس کے بارے میں عدم صحت کا گمان ہوگیا ہے کوئی ایسی علامت لگا دی جائے جس کے ذریعہ سے اس لفظ کا صحیح ہونا ثابت ہو جائے تو اس موقع پر اس لفظ پر کذا لکھ دیتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ لفظ اس طرح صحیح ہے، چونکہ اس حدیث کا لفظ "لکنی" اصول میں ہے، مگر مصابیح میں نہیں ہے، اس صورت میں یہ ممکن تھا کہ اس لفظ کے عدم صحت کا گمان ہو جاتا۔ اس لئے صاحب جامع الاصول نے اس لفظ پر کذا لکھ کر اس بات کی تصحیح کر دی ہے کہ یہ لفظ اصول میں یوں ہی ہے اور یہ صحیح ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى اَنَّ كَلَامَ السَّاهِیْ وَكَلَامَ مَنْ ظَنَّ التَّمَامَ لَا يُبْطِلُ الصَّلٰوةَ

ان روایات کا بیان جن سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ بھول کر کلام کرنا یا اس شخص کا کلام کرنا جو نماز کے پورا ہونے کا گمان کرتا ہے' نماز کو نہیں توڑتا

550- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَیِ الْعَشِیِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ سَمَّاهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِی الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَهَابَا اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ فِیْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُّقَالُ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. قال النیموی ان هذه الرواية وان كانت فی الصحيحين لكنها مضطربة بوجوهٍ وفی الباب احاديث اخرٰى كلها لاتخلو عن نظر.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز میں سے ایک نماز پڑھائی۔ ابن سیرین نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس نماز کا نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا' پھر آپ مسجد میں پڑی ہوئی لکڑی کی طرف آئے اور اس پر ٹیک لگا کر حالت غضب میں کھڑے ہو گئے اور اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا اور اپنا دایاں رخسار اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھا اور جلدی جانے والے مسجد کے دروازوں سے نکلتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے نماز کم کر دی گئی اور لوگوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ دونوں آپ سے بات کرنے سے ڈرے اور لوگوں میں ایک شخص تھے جن کے ہاتھوں میں طوالت تھی ان کو ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز میں کمی ہوئی ہے۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا کیا بات ایسی ہی ہے جیسا ذوالیدین کہہ رہا ہے تو انہوں نے عرض کیا ہاں تو آپ آگے بڑھے اور باقی ماندہ نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور اپنے سجدے کی مثل یا اس سے طویل سجدہ کیا پھر اپنا سر مبارک اٹھایا اور تکبیر کہی تو لوگوں نے ابن سیرین سے پوچھا پھر آپ نے سلام پھیرا تو انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ عمران بن حصین نے کہا آپ نے سلام

۵۵۰۔ مسلم کتاب المساجد فصل من صلی خمسا اونحوہ فلیسجد سجدتین۔ الخ ج ۱ ص ۲۱۳' بخاری کتاب الصلوٰۃ باب تشبیک الاصابع فی المسجد وغیرہ ج ۱ ص ۶۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

پھیرا۔ اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا۔

اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں کہ یہ روایت اگرچہ کہ صحیحین میں ہے لیکن اس میں کئی وجوہ سے اضطراب پایا جاتا ہے اور اس باب میں دیگر احادیث بھی ہیں ساری کی ساری کلام سے خالی نہیں (یعنی ہر ایک پر جرح موجود ہے)۔

بَابُ مَا استدل بِهٖ علٰی جَوَاز رَدّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ فِی الصَّلٰوةِ

ان روایات کا بیان جن سے نماز میں اشارہ کے ساتھ سلام کا جواب دینے کے جواز پر استدلال کیا گیا

551- عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ اِلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ يُصَلِّی عَلٰی بَعِيْرِهٖ فَكَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِیْ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَوْمَا زُهَيْرٌ بِيَدِهٖ ثُمَّ كَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِیْ هٰكَذَا فَاَوْمَا زُهَيْرٌ اَيْضًا بِيَدِهٖ نَحْوَ الْاَرْضِ وَاَنَا اَسْمَعُهٗ يَقْرَاُ يُوْمِیْٔ بِرَاْسِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِی الَّذِیْ اَرْسَلْتُكَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِیْ اَنْ اُكَلِّمَكَ اِلَّا اَنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لئے بھیجا۔ درانحالیکہ آپ قبیلہ بنو مصطلق کی طرف جا رہے تھے پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے آپ سے کلام کیا تو آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے مجھے یوں اشارہ فرمایا اور حضرت زہیر رضی اللہ عنہ نے بھی (اسی طرح) اشارہ کر کے دکھایا پھر میں نے آپ سے کلام کیا تو آپ نے مجھے یوں اشارہ کیا اور حضرت زہیر رضی اللہ عنہ نے بھی زمین کی طرف اشارہ کیا اور میں آپ کو قراءت کرتے ہوئے سن رہا تھا آپ (رکوع اور سجدہ کے لئے) اپنے سر مبارک سے اشارہ فرماتے، پس جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے اس کام کا کیا جس کے لئے میں نے تجھے بھیجا تھا، پس بیشک مجھے تمہارے ساتھ کلام کرنے سے صرف اسی بات نے روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

552- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا جب لوگ آپ کو نماز کی حالت

۵۵۱۔ مسلم کتاب المساجد باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ۔ الخ ج ۱ ص ۲۰۴

۵۵۲۔ ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی الاشارۃ فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۸۵، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب رد السلام فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

میں سلام کرتے تو آپ لوگوں کے سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے تو انہوں نے کہا کہ اپنے مبارک ہاتھ سے اشارہ فرماتے تھے۔

اس کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

553- وَعَنْهُ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ إِشَارَةً وَقَالَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِشَارَةً بِإِصْبَعِهِ . رَوَاهُ الثلاثة وحسنه التِّرْمَذِيُّ .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا درانحالیکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے اشارہ سے میرے سلام کا جواب دیا' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق آپ نے اپنے ہاتھ کی انگلی سے اشارہ فرمایا اس کو اصحاب ثلاثہ نے روایت کیا اور ترمذی نے حسن قرار دیا۔

554- وَعَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ مَسْجِدُ قُبَا لِيُصَلِّيَ فِيْهِ فَدَخَلَ مَعَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَدَخَلَ مَعَهُمْ صُهَيْبٌ فَسَأَلْتُهُ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ . أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ عَلٰى شَرْطِهِمَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کی مسجد یعنی مسجد قبا میں داخل ہوئے تا کہ اس میں نماز پڑھیں تو آپ کے ساتھ انصار کے کچھ لوگ بھی داخل ہوئے جو آپ کو سلام کرتے اور ان کے ساتھ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بھی تھے تو میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے جب آپ کو نماز کی حالت میں سلام کیا جاتا تو انہوں نے کہا کہ آپ اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرماتے تھے۔

اس کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں بیان کیا اور کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

555- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يشير في الصلوٰة . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَاٰخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اشارہ فرماتے تھے۔

اس کو ابوداؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

۵۵۳۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب رد السلام في الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۳' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء في الاشارۃ في الصلوٰۃ ج ۱ ص ۸۵' نسائي كتاب السهو باب رد السلام بالاشارۃ في الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۷

۵۵۴۔ مستدرك حاكم كتاب الهجرۃ باب استقبال الانصار للرسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه. الخ ج ۳ ص ۱۲

۵۵۵۔ ابو داؤد كتاب الصلوٰۃ باب الاشارۃ في الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۳٦

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر حالت نماز میں ہوتے اور اس وقت کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سلام کا جواب اپنے ہاتھ کے اشارے سے دیا کرتے تھے اور اشارہ کرنے کا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ ہاتھ کا پچھ کھول کر ہتھیلی کو زمین کی طرف لے جاتے تھے جیسا کہ ابوداؤد وغیرہ کی روایت میں اس کی صراحت بھی کی گئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف انگلی سے اشارہ کر لینے پر اکتفا کر لیا کرتے تھے۔ نماز میں سلام کا جواب ہاتھ یا سر کے اشارے سے دینا مکروہ ہے۔

فتاویٰ ظہیریہ میں مذکورہ ہے کہ اگر کوئی آدمی حالت نماز میں کسی کے سلام کے جواب میں ہاتھ یا سر کا اشارہ کرے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ خلاصہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی سر یا ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دے گا۔ تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ صحیح اور مفتی بہ قول جو شرح منیہ اور شامی وغیرہ میں مذکور ہے وہ یہ ہے کہ نمازی کو کسی کے سلام کا جواب ہاتھ یا سر کے اشارہ سے دینا مکروہ تنزیہی ہے لہٰذا اب اس حدیث کی توجیہ یہ کی جائے گی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت نماز میں سلام کا جواب ہاتھ کے اشارہ سے اس وقت دیا کرتے تھے جب نماز میں بات چیت ممنوع نہیں قرار دیا گیا تھا جب نماز میں کسی قسم کی کوئی بھی گفتگو ممنوع قرار دے دی گئی تو سلام کا جواب بھی زبان یا اشارہ سے دینا منسوخ ہو گیا کیونکہ اشارہ کرنا بھی ایک طرح کلام ہی کے معنی ہیں۔

بَابُ مَااسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰی نَسْخِ رَدِّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ فِی الصَّلٰوةِ

ان روایات کا بیان جن سے نماز میں اشارہ کے ساتھ سلام کا جواب دینے کے منسوخ ہونے پر استدلال کیا گیا' نماز میں سلام کے جواب کی ممانعت کا بیان

556- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ وَقَالَ اِنَّ فِی الصَّلٰوةِ شُغْلًا . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں سلام کرتا تو آپ مجھے سلام کا جواب دیتے پس جب ہم (حبشہ) سے لوٹے تو میں نے سلام کیا تو آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا اور فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

۵۵۶۔ بخاری کتاب التهجد والنوافل باب لايرد السلام فی الصلوة ج ۱ ص ۱۶۲' مسلم کتاب المساجد باب تحريم الكلام فی الصلوة ج ۱ ص ۲۰۴

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت ملک حبشہ کا بادشاہ ایک عیسائی تھا جس کا لقب نجاشی تھا چونکہ یہ ایک عالم تھا اس لئے جب توریت و انجیل کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی برحق ہونا معلوم ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لا کر اللہ کے اطاعت گزار بندوں میں شامل ہو گئے، جب ۹ھ میں ان کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت افسوس ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے ہمراہ کھڑے ہو کر ان کے جنازے کی غائبانہ نماز پڑھی۔
چونکہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ عقیدت تھی اس لئے جب مسلمان مکہ میں کفار کے ہاتھوں بڑی اذیت ناک تکالیف میں مبتلا ہو گئے اور ان کی جانوں کے لالے پڑ گئے تو اکثر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایماء پر ان کے ملک کو ہجرت کر گئے انہوں نے اپنے ملک میں صحابہ کی آمد کو اپنے لئے دین و دنیا کی بہت بڑی سعادت سمجھ کر صحابہ کی بہت زیادہ خدمت کی اور ان کے ساتھ بہت زیادہ حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے بعد میں جب صحابہ کو علم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے جا چکے ہیں تو وہ بھی مدینہ چلے آئے۔

چنانچہ اسی وقت کا واقعہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرما رہے ہیں کہ حبشہ سے واپس آنے والے قافلے میں میں بھی شریک تھا جب ہم لوگ مدینے پہنچ کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے ہم نے حسب معمول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سلام کا جواب نہ دیا پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے استفسار پر فرمایا کہ نماز خود ایک بہت بڑا شغل ہے یعنی نماز میں قرآن و تسبیحات اور دعا مناجات پڑھنے کا شغل ہی اتنی اہمیت و عظمت کا حامل ہے کہ ایسی صورت میں کسی دوسرے آدمی سے سلام و کلام کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے یا یہ کہ نمازی کا فرض ہے کہ نماز میں پورے انہماک کے ساتھ مشغول رہے اور جو کچھ نماز میں پڑھے اس پر غور کرے اور نماز کے سوا کسی دوسری جانب خیال کو متوجہ نہ ہونے دے اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں کسی کے سلام کا جواب دینا یا کسی سے گفتگو کرنا حرام ہے کیونکہ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ سر یا ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مفسد نماز نہیں: شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی نمازی کسی کے سلام کا جواب ہاتھ یا سر کے اشارے سے دے یا اسی طرح کوئی آدمی نمازی سے کسی چیز کو طلب کرے اور وہ سر یا ہاتھوں سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کرے تو اس کی نماز فاسد تو نہیں البتہ مکروہ ہو جائے گی۔

557 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِيْ أَرَاكُمْ رَافِعِيْ أَيْدِيْكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ تم سکون سے نماز پڑھو اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے

۵۵۷۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۸۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

روایت کیا۔

بَابُ الْفَتْحِ عَلَى الْإِمَامِ

امام کو لقمہ دینے کا بیان

558- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةً فَقَرَأَ فِيْهَا فَلُبِسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأُبَيٍّ أَصَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ ـ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَزَادَ أَنْ تَفْتَحَ عَلَيَّ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے کوئی نماز پڑھی تو آپ سے اس میں سہو ہو گیا۔ جب فارغ ہوئے تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے تو انہوں نے عرض کیا: ہاں تو آپ نے فرمایا تمہیں بتانے سے کس چیز نے روکا۔ اس حدیث کو ابو داؤد اور طبرانی نے روایت کیا اور ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ یہ کہ تو ہمیں لقمہ دیتا (یعنی تجھے کس چیز نے اس بات سے روکا کہ تو ہمیں لقمہ دیتا)

بَابٌ فِي الْحَدَثِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

559- عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدْ صَلٰوتَهٗ ـ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ ۔

★★ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی نماز میں ہوا خارج ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز چھوڑ کر چلا جائے اور وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔

اس کو تین محدثین نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کو حسن قرار دیا اور ابن قطان نے اسے ضعیف قرار دیا۔

560- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَهٗ قَيْءٌ أَوْ رُعَافٌ أَوْ قَلَسٌ أَوْ مَذْيٌ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ ـ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الزَّيْلَعِيُّ وَفِيْ إِسْنَادِهٖ مَقَالٌ ۔

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو نماز میں قے یا نکسیر یا الٹی یا مذی آ

۵۵۸۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الفتح علی الامام ج ۱ ص ۱۳۱' مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب تلقین الامام نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر ج ۲ ص ۷۰' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب اذا احدث فی صلوٰۃ ج ۱ ص ۱۴۴' ترمذی ابواب الرضاع باب ما جاء فی کراھیۃ اتیان النساء فی ادبارھن ج ۱ ص ۲۲۰' دار قطنی کتاب الصلوٰۃ باب الوضوء من الخارج من البدن الخ ج ۱ ص ۱۵۳

۵۶۰۔ ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا باب ما جاء فی البناء علی الصلوٰۃ ص ۸۷' نصب الرایۃ ج ۱ ص ۳۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جائے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز چھوڑ کر چلا جائے' وضو کرے۔ پھر اپنی نماز پر بنا کرے اور وہ اس دوران کلام نہ کرے۔
اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور زیلعی نے اسے صحیح قرار دیا اور اس کی سند میں کلام ہے۔

561- وعن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا رَعُفَ انْصَرَفَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰى وَلَمْ يَتَكَلَّمْ . رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آپ کو نکسیر آتی تو نماز سے پلٹ جاتے' وضو کرتے پھر لوٹ کر (اپنی نماز پر) بنا کرتے اور گفتگو نہ کرتے اس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت اور اس کی سند صحیح ہے۔

562- وَعَنْهُ قَالَ إِذَا رَعُفَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ أَوْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ أَوْ وَجَدَ مَذْيًا فَإِنَّهُ يَنْصَرِفُ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ عَلٰى مَا مَضٰى مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ . رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب نماز میں آدمی کو نکسیر پھوٹ پڑے یا اس کو قے آجائے یا وہ مذی پائے تو وہ پلٹ جائے' وضو کرے پھر لوٹ کر باقی ماندہ نماز کو گزشتہ نماز پر بنا کرتے ہوئے پورا کرے جب تک کہ اس نے گفتگو نہ کی ہو۔ اس کو عبدالرزاق نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

563- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فِي بَطْنِهِ رِزًّا أَوْ قَيْئًا أَوْ رُعَافًا فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلٰى صَلٰوتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ . رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی دوران نماز اپنے پیٹ میں ہوا پائے یا قے یا نکسیر تو وہ پلٹ جائے' وضو کرے پھر اپنی نماز پر بنا کرے جب تک کہ اس نے کلام نہ کیا ہو۔
اس کو دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

564- وَعَنْهُ قَالَ إِذَا جَلَسَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ ثُمَّ أَحْدَثَ فَقَدْ تَمَّ صَلٰوتُهُ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص تشہد کی مقدار بیٹھ جائے پھر اس کو حدث لاحق ہو تو تحقیق اس کی نماز پوری ہو گئی اس کو بیہقی نے سنن میں روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

نماز میں وضو ٹوٹنے پر بناء کرنے سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر نماز کی حالت میں کسی کی ریح خود بخود خارج ہو جائے تو اسے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھنا افضل ہے لیکن فقہی شرائط کے مطابق اگر کوئی آدمی وضو کر کے نماز از سر نو شروع نہ کرے بلکہ جہاں سے نماز چھوڑی

۵۶۱. مؤطا امام مالک کتاب الطھارۃ باب ما جاء فی الرعاف والقیء ص ۲۷
۵۶۲. مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوٰۃ باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان لتکلم ج ۲ ص ۳۳۹
۵۶۳. دار قطنی کتاب الطھارۃ باب الوضوء من الخارج من البدن الخ ج ۱ ص ۱۵۶
۵۶٤. السنن الکبریٰ للبیھقی کتاب الصلوٰۃ باب تحلیل الصلوٰۃ بالتسلیم ج ۱ ص ۱۷۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تھی اسی پر بقیہ نماز کی بناء کرے تو جائز ہے چنانچہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہی مسلک ہے اور انہوں نے اس حدیث سے ثابت کیا ہے لیکن حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک یہ جائز نہیں ہے۔ یہ مسئلہ تو خود بخود ریح خارج ہونے کا ہے، اگر کوئی آدمی حالت نماز میں قصداً ریح خارج کرے تو اس کے لئے دوبارہ وضو کر کے از سرِ نو نماز پڑھنا واجب ہے۔

بَابٌ فِي الْحَقْنِ

(دوران نماز پیشاب روکنے کا بیان)

565- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں اور نہ ہی بول براز کو روک کر۔

566- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّذْهَبَ إِلَى الْخَلَاءِ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ . رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کوئی بیت الخلا جانے کا ارادہ کرے اور نماز کھڑی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ پہلے قضاء حاجت کرے۔

اس کو چار محدثین نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا۔

567- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَّفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَّسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّيْ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَآخَرُوْنَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جن کا کرنا کسی کے لئے بھی جائز نہیں۔ وہ شخص لوگوں کی امامت نہ کرائے جو انہیں چھوڑ کر اپنے آپ کو دعا کے ساتھ خاص کرے پس اگر اس نے ایسا

---

۵٦۵. مسلم كتاب المساجد باب كراهة الصلوة بحضرة الطعام . الخ ج ۱ ص ۲۰۸

۵٦٦. ترمذی ابواب الطهارة باب ماجاء اذا اقيمت الصلوة ووجداحدكم الخلاء الخ ج ۱ ص ۳٦، ابو داؤد كتاب الطهارة باب ايصلي الرجل وهو حاقن ج ۱ ص ۱۲، نسائي كتاب الامامة والجماعة باب العذر في ترك الجماعة ج ۱ ص ۱۳۷، ابن ماجة ابواب الطهارة وسننها باب النهي للحاقن ان يصلي ص ۴۸

۵٦۷. ابو داؤد كتاب الطهاره باب ايصلي الرجل وهو حاقن ج ۱ ص ۱۲، ترمذی ابواب الصلوة باب ماجاء في كراهية ان يخص الامام نفسه . الخ ج ۱ ص ۸۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کیا تو اس نے ان سے خیانت کی اور کوئی اجازت طلب کرنے سے پہلے کسی گھر کے صحن میں نہ دیکھے اگر اس نے ایسا کیا تو بے شک وہ (گھر) میں داخل ہو گیا اور کوئی پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ وہ اس سے ہلکا ہو جائے۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

شرح

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی آدمی کے سامنے کھانا آیا ہو یا اسے پیشاب و پاخانہ کی حاجت ہو تو اسے اس وقت نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ بلکہ وہ ان چیزوں سے فارغ ہو کر نماز پڑھے۔ علامہ نووی فرماتے ہیں کہ "جب کسی کے سامنے کھانا آ جائے اور اسے کھانے کی خواہش ہو یا اسی طرح بول و براز کا تقاضا ہو تو اسی صورت میں اسے نماز پڑھنی مکروہ ہے اور ریح وغیرہ بھی اس حکم میں ہے یعنی ان کو روک کر نماز نہ پڑھے کیونکہ ان کی وجہ سے نماز میں حضوری قلب اور خشوع و خضوع باقی نہ رہے گا جس کی وجہ سے نماز کامل طور پر ادا نہ ہوگی، مگر ان سب صورتوں میں وسعت وقت کی شرط ہے اگر وقت تنگ ہو تو بہر صورت نماز پہلے پڑھنی چاہیے۔

بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ

کھانے کی موجودگی میں نماز کا بیان

568- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ عَشَآءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی ایک کے لئے رات کا کھانا رکھ دیا جائے تو تم پہلے کھانا کھاؤ اور وہ جلدی نہ کرے حتیٰ کہ کھانے سے فارغ ہو جائے اس کو شیخین نے روایت کیا۔

کھانا نماز سے پہلے کھالینے سے متعلق اقوال اسلاف کا بیان

حضرت انس سے روایت ہے کہ وہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کھانا حاضر ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو اس باب میں حضرت عائشہ ابن عمر سلمہ بن اکوع اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ کرام میں سے جیسے ابوبکر عمر اور ابن عمر ہیں اور امام احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔

ان دونوں حضرات کے نزدیک کھانا پہلے کھالے اگرچہ جماعت نکل جائے جارود کہتے ہیں میں نے وکیع سے سنا وہ اس

۵۶۸۔ بخاری کتاب الاذان باب اذا حضر الطعام واقیمت الصلوۃ۔ الخ ج ۱ ص ۹۲ مسلم کتاب المساجد باب کراھۃ الصلوۃ بحضرۃ الطعام۔ الخ ص ۲۰۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کھانا اس وقت پہلے کھایا جائے جب خراب ہونے کا خطرہ ہو امام ترمذی فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام اور دیگر فقہاء کا قول اتباع کے زیادہ لائق ہے کیونکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس کا دل کسی چیز کی وجہ سے مشغول نہ ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نماز کے لئے اس وقت تک کھڑے نہیں ہوتے جب تک ہمارا دل کسی اور چیز میں لگا ہوا ہو۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 339)

نماز کی جانب کامل توجہ کرنے کا بیان

569-وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ ۔ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ۔

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔

اس کو شیخین نے نقل کیا ہے۔

شرح

تشریح ظاہر ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ نماز پڑھنے والا بھوکا ہو اور وہ جانتا ہو کہ اس بھوک کی حالت میں نماز پڑھوں گا تو دھیان کھانے ہی میں لگا رہے گا اور نماز دل جمعی اور سکون کے ساتھ ادا نہیں کرسکوں گا تو اس کے لئے یہی اولیٰ ہوگا کہ وہ پہلے کھانا کھالے اس کے بعد نماز پڑھے بشرطیکہ وقت میں وسعت ہو یعنی اتنا وقت ہو کہ وہ کھانے سے فراغت کے بعد اطمینان سے نماز پڑھ سکتا ہو۔

۵۶۹۔ بخاری کتاب الاذان باب اذا حضر الطعام واقیمت الصلوٰۃ ج ۱ ص ۹۲' مسلم کتاب المساجد باب کراھة الصلوٰۃ بحضرة الطعام۔ الغر ج ۱ ص ۲۰۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الجز الثانی

بَابُ مَا عَلَى الْإِمَامِ

یہ باب امام پر نماز سے متعلق حق لازم ہونے کے بیان میں ہے

نماز میں مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے تخفیف کرنے کا بیان

570- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَالْكَبِیْرَ وَاِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَآءَ . رَوَاهُ الشَّیْخَانِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ وہ نماز میں تخفیف کرے پس بے شک ان میں کمزور بیمار اور بوڑھے لوگ ہوتے ہیں اور جب وہ اکیلے نماز پڑھے تو جیسے چاہے پڑھے اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

شرح

اس حدیث میں امام کے لئے یہ ہدایت دے دی گئی ہے کہ وہ نماز پڑھاتے وقت مقتدیوں کی رعایت ضرور کرے اس بات کا لحاظ رکھے کہ مقتدیوں میں بیمار بوڑھے اور کمزور لاغر لوگ بھی ہوں گے جو نماز کی طوالت سے تکلیف و پریشانی میں مبتلا ہو جائیں گے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ پریشانی اور تکلیف سے بچنے کی خاطر جماعت میں شریک ہونا ہی چھوڑ دیں اس لئے ان کی رعایت کے پیش نظر نماز ہلکی ہی پڑھانی چاہیے ہاں اگر کوئی آدمی تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو اسے اختیار ہے کہ جس قدر چاہے طویل نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر تمام مقتدی حضور قلب کے حامل ہوں اور نماز کی طوالت سے گھبراتے نہ ہوں نیز مذکورہ بالا لوگوں میں سے یعنی بیمار ضعیف وغیرہ نہ ہوں تو اس شکل میں بھی امام جس قدر چاہے طویل نماز پڑھائے۔

571- وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللهِ یَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا یُطِیْلُ بِنَا فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ یَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِیْنَ فَاَیُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْیَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالْكَبِیْرَ وَذَا الْحَاجَةِ . رَوَاهُ الشَّیْخَانِ .

---

۵۷۰. بخاری کتاب الاذان باب تخفیف الامام فی القیام . الخ ج ۱ ص ۹۷، مسلم کتاب الصلوٰۃ باب امر الائمۃ بتخفیف الصلوٰۃ فی تمام ج ۱ ص ۱۸۸

۵۷۱. بخاری کتاب الاذان باب تخفیف الامام فی القیام . الخ ج ۱ ص ۹۷، مسلم کتاب الاذان امر الائمۃ بتخفیف الصلوٰۃ فی تمام ج ۱ ص ۱۸۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی خدا کی قسم یارسول اللہ ﷺ میں فجر کی نماز سے فلاں شخص کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہوں کہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے (حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ میں نے اس دن سے پہلے نصیحت کے وقت کبھی نبی اکرم ﷺ کو اس سے زیادہ غصے میں نہیں دیکھا پھر آپ نے فرمایا بے شک تم میں سے بعض لوگوں کو متنفر کرنیوالے ہیں تم میں سے جو لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسی چاہیے کہ وہ تخفیف کرے پس بے شک ان میں کمزور اور بوڑھے اور ضرورت مند ہوتے ہیں اس کو شیخین نے روایت کیا۔

572- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے کبھی کسی امام کے پیچھے نبی پاک ﷺ سے زیادہ مختصر اور پوری نماز نہیں پڑھی اور اگر آپ بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس خوف سے نماز میں تخفیف فرماتے کہ کہیں اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

573- عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَقُوْمُ فِي الصَّلٰوةِ اُرِيْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيْهَا فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلَاتِيْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهٖ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

★★ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں۔ اس میں لمبی قراءت کرنا چاہتا ہوں تو بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں اس بات کو ناپسند کرنے کی وجہ سے کہ میں اس کی ماں کو مشقت میں ڈالوں۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

574- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سب سے آخری نصیحت جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمائی وہ یہ تھی کہ جب تو لوگوں کو جماعت کرائے تو انہیں مختصر نماز پڑھا۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

575- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالتَّخْفِيْفِ

۵۷۲. بخاری کتاب الاذان باب من اخف الصلوۃ عند بکاء الصبی ج ۱ ص ۹۸' مسلم کتاب الصلوۃ باب امر الائمۃ بتخفیف الصلوۃ فی تمام ج ۱ ص ۱۸۸

۵۷۴. مسلم کتاب الصلوۃ باب امر الائمۃ بتخفیف الصلوۃ فی تمام ج ۱ ص ۱۸۸

۵۷۵. نسائی کتاب الامامۃ والجماعۃ باب الرخصۃ للامام فی التطویل ج ۱ ص ۱۳۲

r More Books Madni Library Group Whatsapp +9231393195

https://archive.org/details/@madni_library

ذَنوُمُنَا بِالصّٰفّٰتِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (نماز میں) تخفیف کا حکم دیتے تھے اور ہمیں سورۃ والصافات کے ساتھ نماز پڑھاتے۔

اس کو امام نسائی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

نماز میں تخفیف کرنے کا بیان

مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز باوجود پورے کمال و اتمام کے بہت ہلکی ہوتی تھی اور ہلکی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ قرات اور تسبیحات حد سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے اور قرات میں بے محل مدوشد نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کی قرأت بے تکلف اور ترتیل کے ساتھ ہوتی تھی اور یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کی خاصیت تھی کہ اگرچہ وہ طویل ہوتی تھی مگر لوگوں کو ہلکی معلوم ہوتی تھی۔ حاصل یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ہلکی ہوتی تھی اور رکوع وسجود نیز تعدیل ارکان وغیرہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی تھی۔ حنفی مسلک میں یہ مسئلہ ہے کہ امام کے لئے مناسب نہیں ہے کہ تسبیحات وغیرہ کو اتنا طویل کرے کہ لوگ ملول ہوں کیونکہ نماز کو زیادہ طویل کرنا نماز کی طرف سے لوگوں کو بے توجہ بنانا ہے اور یہ مکروہ ہے ہاں اگر مقتدیوں ہی کی یہ خواہش ہو کہ قرات وتسبیحات وغیرہ طویل ہوں تو پھر ان میں امام زیادتی کرسکتا ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں اس امام کو یہ بھی نہیں چاہیے کہ مقتدیوں کو خوش کرنے کی غرض سے قرات اور تسبیحات میں اس درجے سے بھی کمی کردے جو سب سے کم مسنون درجہ ہے۔ حدیث کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو نماز ہلکی کردیا کرتے تھے۔ تاکہ اس بچے کی ماں جو جماعت میں شامل ہوتی، بچے کی طرف سے فکر میں نہ پڑجائے اور جس کی وجہ سے اس کی نماز کا حضور اور خشوع وخضوع ختم ہوجائے۔ خطابی نے اس جملہ کے فائدے میں کہا ہے کہ "اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ امام رکوع میں ہونے کی حالت میں اگر آہٹ پائے کہ کوئی آدمی نماز میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ رکوع میں اس آدمی کا انتظار کرے تاکہ وہ آدمی رکعت حاصل کرے مگر بعض حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے بلکہ ان حضرات کا کہنا ہے کہ ایسا کرنے والے کے بارے میں یہ خوف ہے کہ وہ کہیں شرک کی حد تک پہنچ جائے گا۔

چنانچہ یہی مسلک حضرت امام مالک کا بھی ہے۔ حنفی مسلک یہ ہے کہ امام اگر رکوع کو تقرب الی اللہ کی نیت سے نہیں بلکہ اس مقصد سے طویل کرے گا کہ کوئی آنے والا آدمی رکوع میں شامل ہوکر رکعت پالے تو یہ مکروہ تحریمی ہوگا۔ بلکہ اس سے بھی بڑے گناہ کے مرتکب ہونے کا احتمال ہوسکتا ہے تاہم کفر وشرک کی حد تک نہیں پہنچے گا کیونکہ اس سے اس کی نیت غیر اللہ کی عبادت بہرحال نہیں ہوگی۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر امام آنے والے کو پہچانتا نہیں ہے تو اس شکل میں رکوع کو طویل کرنے کا کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ اس کا ترک اولیٰ ہے ہاں اگر کوئی امام تقرب الی اللہ کی نیت سے رکوع کو طویل کرے اور اس پاک جذبے کے علاوہ کوئی دوسرا مقصد نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ ایسی حالت کا ہونا چونکہ نادر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہے اور پھر یہ کہ اس مسئلے کا نام ہی "مسئلۃ الربا" ہے اس لئے اس سلسلے میں کمال احتیاط ہی اولیٰ ہے۔

بَابُ مَا عَلَى الْمَأمُومِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ

مقتدی پر امام کی کتنی اتباع لازم ہے

576- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا یَخْشٰی اَحَدُکُمْ اِذَا رَفَعَ رَأسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یَّجْعَلَ اللهُ رَأسَهٗ رَأسَ حِمَارٍ اَوْ یَجْعَلَ اللهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دے۔
اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

امام سے پہلے رکوع وسجود کرنے والے کے لئے وعید کا بیان

جو آدمی نماز کے ارکان امام کے ساتھ ادا نہیں کرتا بلکہ امام سے پہلے ہی ادا کر لیتا ہے مثلاً رکوع وسجود سے امام کے سر اٹھانے سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے تو ایسے آدمی کے بارے میں مذکورہ بالا حدیث سخت ترین وعید ہے۔

علماء لکھتے ہیں کہ یہ حدیث اپنے حقیقی معنی پر محمول نہیں ہے یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ جو آدمی ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گدھے کی مانند کم فہم وعقل کر دے گا کیونکہ تمام جانوروں میں گدھا ہی سب سے زیادہ کم فہم ہوتا ہے لہٰذا یہ مسخ حقیقی نہیں ہوگا بلکہ مسخ معنوی ہوگا تاہم علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس حدیث کو اپنے حقیقی معنی پر بھی محمول کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس امت میں بھی مسخ ممکن ہے جیسا کہ "باب اشراط الساعۃ" میں مذکور ہے اور اس کے مؤید ایک روایت ہے کہ یہ الفاظ ہیں کہ ان یحول اللہ صورتہ حمار یعنی اللہ تعالیٰ اس سے نہیں ڈرتا کہ اس کی صورت کو گدھے جیسی صورت کر دے۔

علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ اس امت میں بھی مسخ جائز ہے لہٰذا اس حدیث کو اس کے حقیقی معنی پر محمول کرنا جائز ہے۔ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ مسخ خاص ہے اور امت کے لئے جو مسخ ممتنع ہے وہ مسخ عام ہے چنانچہ احادیث صحیحہ سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے۔ مسخ صورت کی ایک عبرت ناک مثال علامہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذکورہ بالا قول کی تائید ایک عبرتناک واقعہ سے بھی ہوتی ہے۔

جو ایک جلیل القدر محدث سے منقول ہے کہ وہ طلب علم اور حصول حدیث کی خاطر دمشق کے ایک عالم کے پاس پہنچے جو

۵۷۶۔ بخاری کتاب الاذان باب اثم من دفع رأسہ قبل الامام ج ۱ ص ۹۶' مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تحریم سبق الامام برکوع. الخ ج ۱ ص ۱۸۱' نسائی کتاب الامامۃ والجماعۃ باب مبادرہ الامام ج ۱ ص ۱۳۲' ترمذی ابواب ما یتعلق بالصلوٰۃ باب ماجاء فی التشدید فی الذی یرفع رأسہ قبل الامام ج۱ ص ۱۲۹' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التشدید فی من یرفع قبل الامام. الخ ج ۱ ص ۹۱' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا باب النھی ان یسبق الامام بالرکوع والسجود ص ۶۹' مسند احمد ج ۲ ص ٤٦٩

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اپنے علم وفضل کی بناء پر بہت مشہور تھا انہوں نے اس عالم سے درس لینا شروع کیا مگر حصول علم کے دروان یہ واقعہ طالب علم کے لئے بڑا حیرتناک بنا رہا کہ استاد پوری مدت کبھی بھی ان کے سامنے نہیں آیا درس کے وقت استاد اور شاگرد کے درمیان ایک پردہ حائل رہتا تھا ان کو اس کی بڑی خواہش تھی کہ کم سے کم ایک مرتبہ اپنے استاد کے چہرے کی زیارت تو کریں۔ چنانچہ جب انہیں اس عالم کی خدمت میں رہتے ہوئے بہت کافی عرصہ گذر گیا تو اس نے یہ محسوس کر لیا کہ طالب علم حصول حدیث کے شوق اور تعلق شیخ کے بھرپور جذبات کا پوری طرح حامل ہے تو استاد نے ایک دن درمیان میں حائل پردہ کو اٹھایا ان کی حیرت اور تعجب کی انتہا نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ جو جلیل القدر عالم اور ان کا استاد جس کے علم وفضل کی شہرت چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے اپنے انسانی چہرے سے محروم ہے بلکہ اس کا منہ گدھے جیسا ہے استاد نے شاگرد کی حیرت اور تعجب کو دیکھتے ہوئے جو بات کہی اسے بیٹے اور اس سے عبرت حاصل کیجئے۔ اس نے کہا اے میرے بیٹے! نماز کے ارکان ادا کرنے کے سلسلہ میں امام پر پہل کرنے سے بچنا میں نے جب یہ حدیث سنی کہ " کیا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے جیسا کر دے" تو مجھے بہت تعجب ہوا اور میں نے اسے بعید از امکان تصور کیا چنانچہ (یہ میری بدقسمتی کہ میں نے تجربہ کے طور پر) نماز کے ارکان ادا کرنے کے سلسلہ میں امام پر پہل کی جس کا نتیجہ میرے بیٹے اس وقت تمہارے سامنے ہے کہ میرا چہرہ واقعی گدھے کے چہرے جیسا ہو گیا۔ بہر حال ملا علی قاری اس کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد دراصل شدید تہدید اور انتہائی وعید کے طور پر ہے یا یہ کہ ایسے آدمی کو برزخ اور دوزخ میں اس عذاب کے اندر مبتلا کیا جائے گا۔

امام کی اتباع کرنے کا بیان

577- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَآءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت براء رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹے نہیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پشت نہ جھکاتا حتیٰ کہ آپ سجدہ میں تشریف لے جاتے پھر ہم آپ کے بعد سجدے میں جاتے تھے۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

578- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ

۵۷۷۔ بخاری کتاب الاذان باب متی یسجد من خلف الامام ج ۱ ص ۹۶ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب متابعۃ الامام والعمل بعدہ ج ۱ ص ۱۸۹

۵۷۸۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تحریم سبق الامام برکوع۔ الخ ج ۱ ص ۱۸۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالِانْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی پس جب آپ نماز پڑھا چکے تو ہماری طرف اپنے چہرہ انور سے متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو بے شک میں تمہارا امام ہوں پس تم مجھ سے رکوع سجدے قیام اور سلام میں آگے نہ بڑھو بے شک میں تمہیں اپنے آگے اور پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْوِتْرِ

یہ ابواب نمازِ وتر کے بیان میں ہیں

لفظ کے معنیٰ ومفہوم کا بیان

وتر (لفظ وتر میں واؤ کو زیر اور زبر دونوں کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں مگر زیر کے ساتھ پڑھنا زیادہ مشہور ہے۔(ہر اس نماز کو کہہ سکتے ہیں جس میں طاق رکعتیں ہوں مگر فقہاء کے ہاں وتر اسی خاص نماز کو کہتے ہیں جس کا وقت عشاء کی نماز کے بعد ہے جو عام طور پر عشاء کے فوراً بعد ہی پڑھی جاتی ہے اور اس باب میں اسی نماز وتر کا بیان ہوگا۔

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰی وُجُوْبِ صَلٰوةِ الْوِتْرِ

ان روایات کا بیان جن سے وتر کے وجوب پر استدلال کیا گیا

579- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی رات کی نماز میں وتر کو آخر میں پڑھو۔
اس کو شیخین نے روایت کیا۔

580- وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم صبح ہونے سے پہلے جلدی وتر پڑھ لیا کرو۔
اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

۵۷۹۔ بخاری ابواب الوتر باب لیجعل اخر صلوته وتراً ج ۱ ص ۱۳۶، مسلم کتاب صلوٰة المسافرین باب صلوٰة اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ ص ۲۵۷

۵۸۰۔ مسلم کتاب صلوٰة المسافرین باب صلوٰة اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ ص ۲۵۷، ترمذی ابواب الصلوٰة الوتر باب ماجاء فی مبادرة الصبح بالوتر ج ۱ ص ۱۰۷، نسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النهار باب الامر بالوتر قبل الصبح ج ۱ ص ۲۴۷، ابن ماجة ابواب الوتر باب من نام عن وتر اونسیها ص ۸۴، مسند احمد ج ۲ ص ۱۳، مستدرک حاکم کتاب الوتر ج ۱ ص ۳۰۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

581- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ الا البخاری .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔
اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔ سوائے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے۔

582- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلٰوةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو یہ خوف ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں نہ اٹھ سکے گا۔ وہ رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لے اور جس کو رات کے آخری پہر اٹھنے کا شوق ہو وہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھے پس بے شک رات کے آخری حصے میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

583- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وتر واجب ہیں جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں وتر واجب ہیں جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں وتر واجب ہیں جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

584- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَادَكُمْ صَلٰوةً وَهِيَ الْوِتْرُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي مُسْنَدِ الشَّامِيِّينَ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَايَةِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک زائد نماز (لازم) کی ہے اور وہ وتر ہیں۔

اس کو طبرانی نے مسند شامیین میں روایت کیا اور حافظ نے سند حسن کے ساتھ درایہ میں اس کو روایت کیا۔

585- وَعَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَالَ إِنَّ أَبَا بَصْرَةَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلٰوةً وَهِيَ الْوِتْرُ فَصَلُّوهَا فِيمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى صَلٰوةِ

۵۸۲. مسلم كتاب صلوة المسافرين باب صلوة الليل وعدد. الخ ج ۱ ص ۲۵۸

۵۸۳. ابو داؤد كتاب الصلوة باب في من لم يوتر ج ۱ ص ۲۰۱

۵۸٤. الدراية كتاب الصلوة باب صلوة الوتر نقلاً عن المسند الشامين للطبراني ج ۱ ص ۱۸۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الْفَجْرِ قَالَ أَبُو تَمِيمٍ فَأَخَذَ بِيَدِي أَبُو ذَرٍّ فَسَارَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى أَبِي بَصْرَةَ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا قَالَ عَمْرٌو وَقَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ

★★ حضرت ابوتمیم جیشانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا بے شک ابوبصرہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زائد (لازم کی) کی ہے اور وہ وتر ہیں پس تم اسے نماز عشاء سے فجر تک کے درمیان پڑھو۔ ابوتمیم کہتے ہیں ابوذر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجد میں ابو بصرہ کے پاس لے گئے تو ان سے کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فرماتے ہوئے سنا جو عمرو کہہ رہا ہے تو ابوبصرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ حاکم اور طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

586۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا أَصْبَحَ أَوْ ذَكَرَهُ . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی وتر نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو جب صبح کرے یا اسے یاد آئے تو وہ وتر نماز پڑھے اس کو دارقطنی نے روایت کیا اور دیگر محدثین نے اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ الْوِتْرِ بِخَمْسٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

وتر پانچ رکعت ہیں یا اس سے زیادہ

587۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنْتِ الْحَارِثِ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

★★ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر (گھر) تشریف لائے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو

٥٨٥۔ مسند احمد ج ٦ ص ٧، مستدرک حاکم ج ٣ ص ٥٩٣، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء فی الوتر نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر ج ٢ ص ٢٣٩

٥٨٦۔ دار قطنی کتاب الوتر باب من نام عن وترہ اونسیہ ج ٢ ص ٢٢

٥٨٧۔ بخاری کتاب الاذان باب یقوم عن یمین الامام۔ الخ ج ١ ص ٩٧

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

گئے۔ پھر اٹھے تو میں آ کر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا پس آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعات پڑھیں پھر سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

588- وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى صَلّٰى ثَمَانَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَلَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُنَّ ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ إِسْنَادِهِ لِيْنٌ ۔

★★ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو رکعتیں پڑھیں حتیٰ کہ آپ نے آٹھ رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر پانچ رکعات وتر پڑھے اور ان کے درمیان نہ بیٹھے۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

589- وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے اس میں سے پانچ رکعات وتر پڑھتے اور صرف آخر میں بیٹھتے تھے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح

رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کئی طریقوں سے ذکر کی گئی ہے ان میں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعتیں چار سلام کے ساتھ یعنی دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے اور پھر آخر میں پانچ رکعتیں ایک تشہد اور ایک سلام کے ساتھ اس طرح پڑھتے تھے کہ اسی میں وتر کی نیت بھی کر لیتے تھے یعنی وتر کی نماز بھی انہیں پانچ رکعتوں میں شامل ہوتی تھی اور ان پانچ رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت میں بھی نہ تو تشہد کے لئے بیٹھتے تھے اور نہ سلام پھیرتے تھے بلکہ آخری رکعت میں تشہد کے لئے بیٹھتے اور سلام پھیرتے۔ لہٰذا یہ حدیث صریح طور پر اس بات کی دلیل ہے کہ پانچ رکعتیں اس طرح ملا کر پڑھنا کہ ان میں سے کسی ایک رکعت میں بھی تشہد کے لئے نہ بیٹھا جائے بلکہ صرف آخری یعنی پانچویں رکعت کے بعد قعدہ کیا جائے جائز ہے۔

لیکن فقہا کے ہاں یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے چنانچہ جن حضرات کے ہاں یہ جائز نہیں ہے وہ عدم جلوس کی تاویل عدم سلام سے کرتے ہیں یعنی ان کے نزدیک لا یجلس فی شی الا فی اخرھا کا مطلب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعتوں میں سے صرف آخری رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے درمیان میں کسی بھی رکعت کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے چنانچہ بعض

۵۸۸۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی صلوٰۃ اللیل ج ۱ ص ۱۹۲

۵۸۹۔ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ ص ۲۵۴

For More Books Madni Library Group Whatsapp +92313931952

https://archive.org/details/@madni_library

روایتوں میں مذکور بھی ہے کہ لم یسلم الا فی آخرین بعض حضرات نے یہ تاویل بھی کی ہے کہ ان پانچ رکعتوں میں سوائے آخری رکعت کے کسی میں بھی جلوس دراز نہیں کرتے تھے یعنی طویل قعدہ نہیں کرتے تھے صرف آخری رکعت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قعدہ طویل ہوتا تھا۔ بہرحال چار سے زیادہ رکعتوں کو ملا کر ایک سلام کے ساتھ پڑھنا متفقہ طور پر تمام علماء کے ہاں جائز ہے لیکن حنفیہ کے ہاں اتنا فرق ہے کہ ان کے نزدیک آٹھ رکعت تک ملا کر ایک سلام کے ساتھ پڑھنا تو بلا کراہت جائز ہے مگر آٹھ رکعتوں کے بعد کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

وتر کی رکعات کا بیان

590- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَآءَ اَنْ يَبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّ التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهُ اللَّحْمُ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهِ الْاَوَّلِ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ اِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَّلَا صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ.

☆☆ حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا۔ اے ام المومنین مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر (نماز) کے بارے میں خبر دیں تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے تو رات کو اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ کو اٹھا دیتا' پس آپ مسواک کرتے وضو کرتے اور نو رکعات اس طرح پڑھتے کہ ان میں نہ بیٹھتے سوائے آٹھویں رکعت کے پس وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد کرتے اور اس سے دعا مانگتے پھر بغیر سلام پھیرے اٹھتے اور کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر اور اس کی حمد کرتے اور اس سے دعا مانگتے پھر بلند آواز سے سلام پھیرتے اور ہمیں سناتے پھر سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تو اے میرے بیٹے یہ گیارہ رکعتیں ہیں۔ پس جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ ہو گئے اور آپ کا مبارک بدن بھاری ہو گیا تو سات رکعات وتر پڑھتے اور دو رکعتوں میں آپ ایسا ہی کرتے جیسا کہ پہلے کرتے تھے اے بیٹے یہ نو رکعتیں ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی کو پسند فرماتے تھے۔ جب کبھی آپ پر نیند کا غلبہ ہوتا یا درد کی وجہ سے رات کو نہ اٹھ سکتے تو دن کو بارہ رکعات ادا فرماتے تھے اور نہ

۵۹۰۔ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ ص ۲۵۶' مسند احمد ج ۶ ص ۵۴' ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی صلوٰۃ اللیل ج ۱ ص ۱۹۰' نسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النہار باب کیف الوتر بسبع ج ۱ ص ۲۵۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

میں نہیں جانتی کہ نبی پاک ﷺ نے ایک رات میں پورا قرآن پڑھا ہو اور نہ کبھی آپ نے ساری رات صبح تک نماز پڑھی اور پورے ماہ کے روزے رکھے سوائے رمضان کے۔ اس کو امام مسلم، احمد، ابوداؤد اور نسائی (رحمۃ اللہ علیہم) نے روایت کیا۔

591- وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ بِسَبْعٍ وَلَا تُشَبِّهُوْ بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ . رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ إِسْنَادُهُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ .

★★ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم تین رکعات وتر نہ پڑھو بلکہ پانچ یا سات رکعات وتر پڑھو اور اسے مغرب کی نماز کے مشابہ نہ بناؤ۔

اس کو دار قطنی حاکم اور بیہقی نے روایت کیا اور حافظ نے کہا ہے اس کی سند بخاری و مسلم کی شرط پر ہے۔

592- وَعَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ تُشَبِّهُوْا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَلٰكِنْ أَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ أَوْ بِسَبْعٍ أَوْ بِتِسْعٍ أَوْ بِإِحْدٰى عَشَرَةَ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عراک بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم تین رکعت وتر پڑھ کے مغرب کی نماز کے مشابہ نہ بناؤ لیکن تم پانچ، سات، نو یا گیارہ رکعات یا اس سے زیادہ وتر پڑھو اس کو محمد بن نصر مروزی ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور عراقی نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

593- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الْوِتْرُ سَبْعٌ أَوْ خَمْسٌ وَلَا نُحِبُّ ثَلَاثًا بُتَرَاءَ . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَالطَّحَاوِيُّ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وتر سات یا پانچ رکعتیں ہیں اور میں تین ناقص رکعتوں کو پسند نہیں کرتا۔

اس کو محمد بن نصر اور طحاوی نے روایت کیا اور عراقی نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

594- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ الْوِتْرُ سَبْعٌ أَوْ خَمْسٌ وَإِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ يَكُوْنَ ثَلَاثًا بُتَرَاءَ . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَالطَّحَاوِيُّ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ إِنَّ الْوِتْرَ بِثَلَاثٍ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

---

۵۹۱. دار قطنی کتاب الوتر باب تشبھوا الوتر بصلوٰۃ المغرب ج ۲ ص ۲۴، مستدرک حاکم کتاب الوتر باب الوتر حق ج ۱ ص ۳۰۴، سنن الکبرٰی للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب من اوتر بثلاث موصولات۔ الخ ج ۳ ص ۳۱، الدرایۃ کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ الوتر ج ۱ ص ۱۹۰

۵۹۲. قیام اللیل کتاب الوتر باب الوتر بثلاث عن الصحابۃ ص ۲۱۵، مستدرک حاکم کتاب الوتر باب الوتر حق ص ۲۰۴

۵۹۳. قیام اللیل کتاب الوتر باب الوتر بثلاث عن الصحابۃ ص ۲۱۵، طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر ج ۱ ص ۱۹۹

۵۹۴. قیام اللیل کتاب الوتر باب الوتر بثلاث عن الصحابۃ ص ۲۱۵، طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر ج ۱ ص ۱۹۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فالنَّهْيُ فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ مَحْمُوْلٌ عَلٰى اَنْ تُصَلِّيَ وِتْرًا بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَلَمْ يَتَقَدَّمْهُ تَطَوُّعٌ اِمَّا رَكْعَتَانِ وَاِمَّا اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ اَوْ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ .

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وتر سات یا پانچ رکعتیں ہیں اور بے شک میں ناپسند کرتی ہوں یہ کہ وتر تین ناقص رکعتیں ہوں۔

اس کو محمد بن نصر اور طحاوی نے بیان کیا اور عراقی نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

اس کتاب کے مرتب علامہ محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں: تین رکعت وتر نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کی ایک جماعت سے ثابت ہیں ان احادیث میں نہی کو اس بات پر محمول کریں گے کہ وہ تین رکعت وتر اس طرح پڑھے کہ اس سے پہلے دو یا چار یا اس سے زیادہ رکعات نفل نہ پڑھے ہوں۔

نماز وتر کی رکعات کی تعداد میں فقہی مذاہب اربعہ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ ہونے لگے تو ایک رکعت پڑھ لے، یہ (ایک رکعت) پہلی پڑھی ہوئی نماز کو طاق کر دے گی۔ (صحیح البخاری وصحیح مسلم، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 1230)

حدیث کے پہلے جزو کا مطلب یہ ہے کہ رات کو پڑھی جانے والی نفل نمازیں دو دو رکعت کر کے پڑھی جائیں چنانچہ حضرت امام شافعی، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد نے اس حدیث کے پیش نظر کہا ہے کہ افضل یہی ہے کہ رات میں نفل نمازیں اس طرح پڑھی جائیں کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے یعنی دو دو رکعت کر کے پڑھی جائیں۔

حدیث کے دوسرے جزء کا مطلب یہ ہے کہ رات کو نماز میں مشغول رہنے والا آدمی جب یہ دیکھے کہ رات ختم ہو رہی ہے اور صبح نمودار ہونے والی ہے تو وہ ان نمازوں کے بعد ایک رکعت پڑھ لے تا کہ یہ ایک رکعت پہلی پڑھی ہوئی نمازوں کو طاق کر دے، اس طرح یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے کیونکہ ان کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہے۔

اور تین اور ایک بھی، اس لیے حضرت سفیان ثوری اور دیگر ائمہ نے تو پانچ کے عدد کو اختیار کیا ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نے تین کے عدد کو قبول کیا ہے اور حضرت امام شافعی نے ایک کے عدد کو اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وتر کی ایک ہی رکعت ہے۔

امام طحاوی حنفی نے صلی رکعۃ واحدۃ الخ کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ "ایک رکعت اس طرح پڑھے کہ اس سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے تا کہ یہ رکعت شفع یعنی اس ایک رکعت سے پہلے پڑھی گئی دونوں رکعتوں کو طاق کر دے۔ گویا ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دو رکعتوں کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے۔ علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے تو یہ کہیں ثابت ہی نہیں ہوتا کہ وتر کی ایک رکعت علیحدہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ پڑھی جائے" لہٰذا اس کے ذریعے وتر کی ایک

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رکعت ہونے پر استدلال کرنا درست نہیں ہے۔

پھر وتر کی تین ہی رکعتیں ہونے کے سلسلہ میں حنفیہ کی ایک بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوۃ بتیرا یعنی تنہا ایک رکعت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

جہاں تک صحابہ اور سلف کے عمل کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اکثر فقہا صحابہ اور سلف کا معمول وتر کی تین رکعتیں ہی پڑھنا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے ان کو تو اس سلسلے میں بہت زیادہ اہتمام تھا۔ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت سعید بن مسیب کو وتر ایک رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ " کیسی ناقص نماز پڑھتے ہو؟ دو رکعت اور پڑھو ورنہ تمہیں سزا دوں گا۔ (نہایہ)

جامع ترمذی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے وتر کی تین رکعتیں نقل کی ہیں اور اسی کو عمران بن حصین، حضرت عائشہ، عبداللہ ابن عباس اور ابو ایوب کی طرف منسوب کیا ہے اور آخر میں انہوں نے صراحت کر دی ہے کہ صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت اسی طرف ہے۔

حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ ابن مسعود کے بارے میں موطا امام محمد میں مذکور ہے کہ ان کے نزدیک بھی وتر کی تین ہی رکعتیں ہیں۔ حضرت امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ سلف کا اسی پر معمول تھا۔ (ہدایہ)

تین رکعت کی وتر صحابہ میں مشہور تھی، ایک رکعت کی وتر تو عام طور پر لوگ جانتے بھی نہ تھے چنانچہ حضرت معاویہ کو عبداللہ ابن عباس کے مولی نے ایک رکعت وتر پڑھتے ہوئے دیکھا تو ان کو بہت تعجب ہوا انہوں نے حضرت عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کو بڑے اہتمام کے ساتھ بیان کیا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس نے ان کی وحشت و حیرت یہ کہہ کر ختم کر دی کہ معاویہ فقیہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہو چکے ہیں ان پر اعتراض نہ کرو۔ (صحیح البخاری)

بہر حال ان تمام باتوں کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ وتر کی تین ہی رکعتیں ہیں جن احادیث سے وتر کی ایک رکعت ثابت ہوتی ہے وہ سب قابل تاویل ہیں۔ یا یہ کہ ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی حالتوں کا ذکر ہے آخر فعل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی تین ہی رکعت پڑھنا تھا جو صحابہ میں مشہور ہوا اور ظاہر ہے کہ امت کے لیے آپ کا وہی فعل حجت اور دلیل بن سکتا ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں عمل اختیار فرمایا ہو۔

حضرت انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا کیا میں فجر کی دو رکعتوں میں قرات لمبی کروں تو انہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو دو دو رکعت کر کے نماز پڑھتے اور پھر آخر میں ایک رکعت وتر پڑھتے اور فجر کی دو رکعتیں اس وقت پڑھتے جب فجر کی اذان سنتے۔

اس باب میں حضرت عائشہ جابر فضل بن عباس ابو ایوب اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض صحابہ اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ دو رکعتوں اور تیسری رکعت کے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +92313931952

https://archive.org/details/@madni_library

درمیان فصل کرے اور تیسری رکعت وتر کی پڑھے امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

(جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 448)

وتر کے سوا کسی نماز میں قنوت نہ ہونے پر فقہی مذاہب اربعہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک (رکوع کے بعد) دعاء قنوت پڑھی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مطلقاً فرض نمازوں میں یا یہ کہ رکوع کے بعد قنوت پڑھنے کو ترک کر دیا)۔

(ابوداؤد، سنن نسائی، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 1264)

اکثر اہل علم یہی فرماتے ہیں کہ دعاء قنوت نہ تو فجر کی نماز میں مشروع ہے اور نہ وتر کے علاوہ کسی دوسری نماز میں، چنانچہ یہ حضرات اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ یہ مذہب احناف کا ہے۔

اس کے علاوہ اور بہت سی احادیث بھی ہیں جو فرض نمازوں میں ترک قنوت پر دلالت کرتی ہیں، اہل علم اور محققین اس کی تفصیل مرقاۃ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں کہ فجر کی نماز میں تو دعاء قوت ہمیشہ پڑھنی چاہیے اور نمازوں میں کسی حادثے اور وبا کے وقت پڑھی جائے۔

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے اس باب میں حضرت علی انس ابوہریرہ ابن عباس اور حفاف بن ایماء بن رحصہ غفاری سے بھی روایت ہے۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حضرت براء کی حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے میں اختلاف ہے بعض صحابہ وتابعین فجر میں دعائے قنوت پڑھنے کے قائل ہیں امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں امام احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے البتہ جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو امام کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے لشکر کے لئے دعا کرے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 388)

بَابُ الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

ایک رکعت وتر کا بیان

595- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ

۵۹۵. بخاری ابواب الوتر باب ماجاء فی الوتر ج ۱ ص ۱۳۵' مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ ص ۲۵۷ ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء ان صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی ج ۱ ص ۹۸' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی ج ۱ ص ۱۸۷' نسائی کتاب قیام اللیل۔ الخ' باب کیف صلوٰۃ اللیل ج ۱ ص ۲۴۶' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ۔ الخ باب ما جاء فی صلوٰۃ اللیل رکعتین۔ الخ ص ۹۴' مسند احمد ج ۲ ص ۱۰۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَۃً وَّاحِدَۃً تُوْتِرُ لَہٗ مَا قَدْ صَلّٰی ۔ رَوَاہُ الْجَمَاعَۃُ

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی پاک ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پس جب تم میں سے کسی کو صبح طلوع ہونے کا خوف ہو تو وہ ایک رکعت پڑھے وہ ایک رکعت اس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

596- عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ مِنْہَا بِوَاحِدَۃٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْہَا اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْمُؤَذِّنُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ ان میں سے ایک رکعت وتر پڑھتے' پس جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ آپ کے پاس مؤذن آتا تو آپ دو مختصر رکعتیں پڑھتے۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

597- وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِرَکْعَۃٍ ۔ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

★★ حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

اس کو دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

598- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یفصل بین الوتر والشفع بتسلیمۃ ویسمعناھا ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ باسناد قَوِیٍّ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر اور دو رکعتوں کے درمیان ایک سلام سے فصل کرتے تھے اور ہمیں سلام کی آواز سناتے تھے۔

اس کو امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند قوی ہے۔

599- وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ وَّاجِبٌ

۵۹۶۔ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ ص ۲۵۴' واخرجہ البخاری فی ج ۱ ص ۸۷' ج ۱ ص ۱۳۵' ولکن لم اجد فیہ یوتر منہا بواحدۃ

۵۹۷۔ دارقطنی کتاب الوتر باب ما یقرأ فی رکعات الوتر والقنوت ج ۲ ص ۲۳

۵۹۸۔ مسند احمد ج ۲ ص ۷۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَۃٍ فَلْیَفْعَلْ ۔ رَوَاہُ الْاَرْبَعَۃُ وَاٰخَرُوْنَ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَالصَّوَابُ وَقْفُہٗ ۔

★★ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر واجب ہیں ہر مسلمان پر پس جو پانچ رکعات وتر پڑھنا چاہے وہ ایسا کرے اور جو تین رکعات وتر پڑھنا پسند کرے وہ ایسا کرے اور جو ایک رکعت وتر پڑھنا پسند کرے وہ اس طرح کرے۔

اس کو اصحاب اربعہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا سوائے ترمذی کے اور درست بات یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

600- وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَفْصِلُ بَیْنَ شَفْعِہٖ وَوِتْرِہٖ بِتَسْلِیْمَۃٍ وَّاَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ ۔

★★ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دو رکعتوں اور وتر کے درمیان سلام کے ساتھ فاصلہ کرتے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند میں کلام ہے۔

601- وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کَانَ یُسَلِّمُ بَیْنَ الرَّکْعَۃِ وَالرَّکْعَتَیْنِ فِی الْوِتْرِ حَتّٰی یَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِہٖ ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۔

★★ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی ایک رکعت اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے حتیٰ کہ اپنی کسی ضرورت کے متعلق حکم (دینا ہوتا) تو حکم دیتے۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

602- وَعَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی ابْنُ عُمَرَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ یَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ وَاَوْتَرَ بِرَکْعَۃٍ ۔ رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّقَالَ الْحَافِظُ فِی الْفَتْحِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ ۔

★★ حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر فرمایا اے غلام میری سواری پر کجاوہ باندھو پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت نماز وتر ادا کی۔

اس کو سعید بن منصور نے بیان کیا اور حافظ نے الفتح میں کہا یہ حدیث سند صحیح کے ساتھ مروی ہے۔

۵۹۹۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب کم الوتر ج ۱ ص ۲۰۱، نسائی کتاب قیام اللیل۔ الخ باب کیف الوتر بثلاث ج ۱ ص ۲۴۹، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی الوتر بثلاث۔ الخ ص ۸۵، مستدرک حاکم باب الوتر حق ج ۱ ص ۳۰۳

۶۰۰۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر ج ۱ ص ۱۹۲

۶۰۱۔ بخاری ابواب الوتر باب ما جاء فی الوتر ج ۱ ص ۱۳۵

۶۰۲۔ فتح الباری ابواب الوتر نقلاً عن سعید بن المنصور ج ۲ ص ۱۳۴، طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر ج ۱ ص ۱۹۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

603- وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ اَوْتَرَ مُعَاوِیَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ الْعِشَآءِ بِرَکْعَةٍ وَّعِنْدَهٗ مَوْلًی لِّابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

★★ حضرت ابن ابوملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت پڑھی اور آپ کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور انہیں اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو ان کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

604- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّیْمِیِّ قَالَ قُلْتُ لَا یَغْلِبُنِی اللَّیْلَةَ عَلَی الْمَقَامِ اَحَدٌ فَقُمْتُ اُصَلِّیْ فَوَجَدْتُ حِسَّ رَجُلٍ مِّنْ خَلْفِ ظَهْرِیْ فَاِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَتَنَحَّیْتُ لَهٗ فَتَقَدَّمَ فَاسْتَفْتَحَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰی خَتَمَ ثُمَّ رَکَعَ وَسَجَدَ فَقُلْتُ اَوْهَمَ الشَّیْخُ فَلَمَّا صَلّٰی قُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّمَا صَلَّیْتَ رَکْعَةً وَّاحِدَةً فَقَالَ اَجَلْ هِیَ وِتْرِیْ . رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَالدَّارُ قُطْنِیُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت عبدالرحمٰن تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ آج رات قیام میں کوئی مجھ پر غالب نہ ہوگا میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو میں نے اپنے پیچھے کسی آدمی کو محسوس کیا دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے میں ان کے لئے ہٹا تو وہ آگے بڑھے اور قرآن پڑھنا شروع کر دیا حتیٰ کہ انہوں نے قرآن ختم کر دیا۔ پھر انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا تو میں نے کہا شیخ کو وہم ہو گیا ہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ نے ایک رکعت پڑھی ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں یہ میرے وتر ہیں۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور دارقطنی نے اور اس کی سند حسن ہے۔

605- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ اَمَّنَا سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحّٰی فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی رَکْعَةً فَاتَّبَعْتُهٗ فَاَخَذْتُ بِیَدِهٖ فَقُلْتُ یَا اَبَا اِسْحَاقَ مَا هٰذِهِ الرَّکْعَةُ فَقَالَ وِتْرٌ اَنَامُ عَلَیْهِ قَالَ عَمْرٌو فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِمُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ کَانَ یُوْتِرُ بِرَکْعَةٍ یَعْنِیْ سَعْدًا . رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نماز عشاء کی امامت کرائی جب فارغ ہوئے تو مسجد کے ایک کونے میں چلے گئے اور ایک رکعت پڑھی میں بھی ان کے پیچھے گیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے ابواسحاق یہ رکعت کیا ہے تو انہوں نے فرمایا یہ وتر ہیں' میں یہ پڑھ کر سونا چاہتا ہوں' عمرو فرماتے ہیں میں نے اس کا ذکر

۶۰۳. بخاری کتاب المناقب باب ذکر معاویہ ج ۱ ص ۵۳۱

۶۰۴. طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر ج ۱ ص ۲۰۲' دار قطنی کتاب الوتر باب ما یقرأ فی رکعات الوتر. الخ ج ۲ ص ۳۴

۶۰۵. طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر ج ۱ ص ۲۰۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

606- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُغَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ زَمَنَ الْفَتْحِ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ سَعْدٌ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا حَتّٰى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ آثَارٌ أُخْرٰى جُلُّهَا لَا تَخْلُو عَنْ مَقَالٍ وَالْأَمْرُ وَاسِعٌ لٰكِنَّ الْأَفْضَلَ أَنْ يُصَلِّيَ تَطَوُّعًا ثُمَّ يُصَلِّيَ الْوِتْرَ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مَوْصُولَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا حالانکہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے کہ آپ عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت پڑھتے تھے اس پر کچھ اضافہ نہ فرماتے حتیٰ کہ رات کے درمیانی حصے میں (تہجد کیلئے) اٹھتے اس کو بیہقی نے المعرفہ کے اندر بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

اس کتاب کے مرتب علامہ محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں' اس بارے میں اور بھی آثار موجود ہیں جن میں سے اکثر کلام سے خالی نہیں ہیں معاملہ میں وسعت ہے لیکن افضل یہ ہے کہ نفل پڑھے جائیں پھر ایک سلام سے متصل تین رکعت وتر ادا کئے جائیں۔

شرح

حنفیہ کے ہاں وتر کی تین رکعتیں ہیں جب کہ اکثر ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ نماز وتر صرف ایک ہی رکعت ہے تاہم ان حضرات کے نزدیک بھی وتر کے لئے صرف ایک رکعت پڑھنا مکروہ ہے بلکہ ان حضرات کا کہنا ہے کہ پہلے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا جائے اس کے بعد ایک وتر پڑھی جائے۔ نماز وتر کا طریقہ وتر کی نماز مغرب کی نماز کی طرح (حنفیہ کے مسلک کے مطابق) تین رکعت پڑھی جاتی ہے، اس کے پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو فرض نمازوں کا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ محض دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملائی جاتی ہے جب کہ وتر کی نماز میں تینوں رکعتوں میں دوسری سورت پڑھنے کا حکم ہے اور تیسری رکعت میں دوسری سورت کے بعد دونوں ہاتھ تکبیر کے ساتھ کانوں تک اٹھا کر (جس طرح کہ تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں) پھر باندھے جائیں اور بآواز آہستہ دعا قنوت پڑھی جائے۔

بَابُ الْوِتْرِ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

تین رکعات وتر کا بیان

607- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ

٦٠٦- معرفة السنن والآثار كتاب الصلوة ج ٤ ص ٥٩ بخاري كتاب الدعوات باب الدعاء للصبيان بالبركة ج ٢ ص ٩٤٠

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی تو آپ نے فرمایا رمضان اور غیر رمضان میں آپ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نماز ادا نہیں فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت پڑھتے پس تو ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھ پھر چار رکعات پڑھتے پس ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھ پھر تین رکعتیں پڑھتے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل بیدار رہتا ہے۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

608- عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ (إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ) فَقَرَأَ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسِتِّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوئے' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے مسواک کی وضو کیا اور فرما رہے تھے بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات اور دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں' آپ نے یہ آیات پڑھیں حتیٰ کہ سورت کو ختم کر دیا۔ پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں ان میں قیام رکوع اور سجدہ طویل کیا' پھر نماز سے فارغ ہوئے تو سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر آپ نے اسی طرح تین مرتبہ چھ رکعتیں پڑھیں' ہر مرتبہ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور یہ آیات پڑھتے۔ پھر تین وتر پڑھے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

609- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَقُلْ يٰأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ . رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ

---

۶۰۷. بخاری کتاب التهجد باب قيام النبی صلی الله عليه وسلم بالليل فی رمضان وغيره ج ۱ ص ۱۵٤

۶۰۸. مسلم کتاب صلوة المسافرين وقصرها باب صلوة النبی صلی الله عليه وسلم ودعائه بالليل ج ص ۲٦۱

۶۰۹. نسائی کتاب قيام الليل. الخ باب كيف الوتر بثلاث ج ۱ ص ۲٤۹' ترمذی ابواب الوتر باب ما جاء ما يقرأ فی الوتر ج ۱ ص ۱۰٦' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة باب ما جاء فيما يقرأ فی الوتر ص ۸۳' مسند احمد ج ۱ ص ۳۰٥

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے اس کو پانچ محدثین نے روایت کیا۔ سوائے ابوداؤد کے اور اس کی سند حسن ہے۔

610- وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتروں میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے اس کو سوائے ترمذی کے اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

611- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقرأ فِي الوتر بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَيَقُوْلُ يَعْنِيْ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتروں کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے اور صرف آخر میں سلام پھیرتے تھے اور سلام کے بعد تین مرتبہ فرماتے۔ سبحن الملك القدوس اس کو امام نسائی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

612- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ فَقَرَاَ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا يَمُدُّ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاَحْمَدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ وتر پڑھے تو آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی۔ پس جب (نماز سے) فارغ ہوئے تو تین مرتبہ فرمایا سبحان الملك القدوس اور تیسری مرتبہ اپنی آواز کو بلند کیا۔ اس حدیث کو امام طحاوی رحمہ اللہ امام احمد اور عبد بن حمید اور نسائی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

---

۶۱۰. نسائی کتاب قیام اللیل باب کیف الوتر بثلاث ج ۱ ص ۲٤۸، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب ما یقرأ فی الوتر ج ۱ ص ۲۱۰، ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ماجاء فیما یقرأ فی الوتر ص ۸۳، مسند احمد ج ۵ ص ۱۲۳

۶۱۱. نسائی کتاب قیام اللیل۔ الخ باب القرائة فی الوتر ج ۱ ص ۲۵۱

۶۱۲. نسائی کتاب قیام اللیل۔ الخ باب القرائة فی الوتر ج ۱ ص ۲۵۱، طحاوی کتاب الصلوٰة باب الوتر واللفظ له ج ۱ ص ۲۰۱، طحاوی کتاب الصلوٰة باب الوتر واللفظ له ج ۱ ص ۲۰۱، مسند احمد ج ۳ ص ٤۰٦

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

613- وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ' حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے۔

اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

614- وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ دَخَلَ الْمَنْزِلَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهُمَا رَكْعَتَيْنِ اَطْوَلَ مِنْهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ بِاِسْنَادٍ يُعْتَبَرُ بِهٖ ۔

★★ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں از حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز پڑھا کر گھر تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے پھر اس کے بعد دو رکعتیں اس سے طویل پڑھتے۔ پھر تین رکعتیں اس طرح پڑھتے کہ ان کے درمیان فصل نہ کرتے اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے معتبر سند کے ساتھ بیان کیا۔

615- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ قَالَتْ بِاَرْبَعٍ وَّثَلَاثٍ وَّسِتٍّ وَّثَلَاثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلَاثٍ وَّعَشَرَةٍ وَّثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشَرَةَ وَلَا اَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعات وتر ادا فرماتے تھے تو آپ نے فرمایا چار اور تین چھ اور تین آٹھ اور تین اور دس اور تین آپ نے تیرہ رکعتوں سے زیادہ اور سات رکعتوں سے کم وتر نہیں پڑھے۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

616- وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَيْنِ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

٦١٣۔ نسائی کتاب قیام اللیل باب کیف الوتر بثلاث ج ۱ ص ۲٤۸

٦١٤۔ مسند احمد ج ٦ ص ١٥٥

٦١٥۔ مسند احمد ج ٦ ص ١٤٩' ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب فی صلوۃ اللیل ج ١ ص ١٩٣' طحاوی کتاب الصلوۃ باب الوتر ج ١ ص ١٩٦

٦١٦۔ مسند احمد ج ٦ ص ٢٢٧' ترمذی ابواب صلوۃ الوتر باب ما جاء ما یقرأ فی الوتر ج ١ ص ١٠٦' ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب ما یقرأ فی الوتر ج ١ ص ٢٠١' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوۃ باب ما جاء فیما یقرأ فی الوتر ص ٨٣

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت عبدالعزیز بن جریج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کس چیز کے ساتھ رسول اللہ ﷺ وتر پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ آپ ﷺ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین پڑھتے تھے۔

اس کو اصحاب اربعہ اور امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا سوائے امام نسائی رحمہ اللہ کے اور اس کی سند حسن ہے۔

617- وَعَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَصَحَّحَهُ .

★★ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے تھے۔

اس کو دارقطنی اور طحاوی نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔

618- وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ دَفَنَّا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّيْ لَمْ اُوْتِرْ فَقَامَ وَصَفَفْنَا وَرَآءَهُ فَصَلّٰى بِنَا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَمْ يُسَلِّمْ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ . اَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے وتر نہیں پڑھے پس آپ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنالی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو تین رکعتیں اس طرح پڑھائیں کہ صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا اس کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

619- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْوِتْرُ ثَلَاثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وتر تین رکعتیں ہیں۔ دن کے وتروں یعنی نماز مغرب کی طرح اس کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

620- وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ صَلّٰى بِيْ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْوِتْرَ وَاَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَاُمُّ وَلَدِهٖ خَلْفَنَا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ

۶۱۷۔ دار قطنی كتاب الوتر باب ما يقرأ في ركعات الوتر ج ۲ ص ۳۵، طحاوی كتاب الصلوة باب الوتر ج ۱ ص ۱۹۶

۶۱۸۔ طحاوی كتاب الصلوة باب الوتر ج ۱ ص ۲۰۲

۶۱۹۔ طحاوی كتاب الصلوة باب الوتر ج ۱ ص ۲۰۲

۶۲۰۔ طحاوی كتاب الصلوة باب الوتر ج ۱ ص ۲۰۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُعَلِّمَنِي . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نماز وتر تین رکعتیں پڑھائیں میں آپ کی دائیں جانب تھا اور آپ کی ام ولد (لونڈی) ہمارے پیچھے تھی۔ آپ نے صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا میرے خیال میں وہ مجھے نماز وتر سکھانا چاہتے تھے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

621- وَعَنْ أَبِي خَالِدَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ عَلَّمَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَلَّمُونَا أَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ غَيْرَ أَنَّا نَقْرَأُ فِي الثَّالِثَةِ فَهٰذَا وِتْرُ اللَّيْلِ وَهٰذَا وِتْرُ النَّهَارِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت ابو خالدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو العالیہ سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے سکھایا یا فرمایا' انہوں نے ہمیں تعلیم دی کہ وتر نماز مغرب کی طرح ہیں' سوائے اس کے کہ ہم (وتروں کی) تیسری رکعت میں (بھی) قراءت کریں گے تو یہ رات کے وتر ہیں (اور نماز مغرب) دن کے وتر ہیں۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

622- وَعَنِ الْقَاسِمِ وَرَأَيْنَا أُنَاسًا مُنْذُ أَدْرَكْنَا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ وَإِنَّ كُلًّا لَوَاسِعٌ أَرْجُوْ أَنْ لَا يَكُونَ بِشَيْءٍ مِنْهُ بَأْسٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جب سے ہوش سنبھالا ہم نے لوگوں کو تین رکعات وتر پڑھتے دیکھا اور ہر ایک میں گنجائش ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

623- وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ السَّبْعَةِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِي مَشْيَخَةٍ سِوَاهُمْ أَهْلِ فِقْهٍ وَصَلَاحٍ وَفَضْلٍ وَرُبَّمَا اخْتَلَفُوا فِي الشَّيْءِ فَأَخَذَ بِقَوْلِ أَكْثَرِهِمْ وَأَفْضَلِهِمْ رَأْيًا فَكَانَ مِمَّا وَعَيْتُ عَنْهُمْ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت ابو زناد رضی اللہ عنہ سات تابعین سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ' عروہ بن زبیر' قاسم بن محمد' ابوبکر بن عبدالرحمٰن' خارجہ بن زید' عبیداللہ بن عبداللہ' سلیمان بن یسار سے علم و فضل والی ایک جماعت کی موجودگی میں روایت کرتے ہیں کہ ابوالزناد فرماتے ہیں کہ بعض اوقات ان میں اختلاف

---

٦٢١. طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر ج ۱ ص ۲۰۲

٦٢٢. بخاری ابواب الوتر باب ما جاء فی الوتر ج ۱ ص ۱۳۵

٦٢٣. طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر ج ۱ ص ۲۰٤

r More Books Madni Library Group Whatsapp +9231393195

https://archive.org/details/@madni_library

ہوتا تو ان میں سے اکثر اور افضل کا قول لیا جاتا تو اس طریقے کے مطابق جو کچھ میں نے ان سے سنا ہے۔ وہ یہی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔ (نمازی) صرف ان کے آخر میں سلام پھیرے گا۔

اس کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

624- وَعَنْهُ قَالَ اَثْبَتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْوِتْرَ بِالْمَدِيْنَةِ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ ثَلَاثًا لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ آپ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کے قول کے مطابق وتر تین رکعتیں ہی برقرار رکھے کہ ان کے صرف آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔

اس کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ اَنَّ الْوِتْرَ بِثَلَاثٍ اِنَّمَا يُصَلِّي بِتَشَهُّدٍ وَّاحِدٍ

جس نے کہا وتر تین رکعتیں ایک ہی تشہد سے پڑھی جائیں گی

625- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَّلَا تَشَبَّهُوْا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ الْاِسْتِدْلَالُ بِهٰذَا الْخَبَرِ غَيْرُ صَحِيْحٍ

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تین رکعت وتر ادا نہ کر پانچ یا سات رکعت وتر ادا کرو اور ان کو نماز مغرب کے مشابہ نہ بناؤ۔

اس کو محمد بن نصر مروزی دار قطنی حاکم اور بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے علامہ نیموی فرماتے ہیں: اس حدیث سے استدلال درست نہیں ہے۔

626- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَهٰذَا وِتْرُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْهُ اَخَذَهُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ .

---

٦٢٤. طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر ج ١ ص ٢٠٣

٦٢٥. قیام اللیل کتاب الوتر باب الوتر بثلاث عن الصحابة . الخ ص ٢١٥' دار قطنی کتاب الوتر لا تشبهوا الوتر لا بصلوة المغرب ج ٢ ص ٢٤' مستدرک حاکم کتاب الوتر باب الوتر حق ج ١ ص ٣٠٤' سنن الکبریٰ للبیهقی کتاب الصلوٰۃ باب من اوتر بثلاث موصولات. الخ ج ٣ ص ٣١

٦٢٦. مستدرک حاکم کتاب الوتر باب الوتر حق ج ١ ص ٣٠٤

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قَالَ النِّیْمَوِیُّ اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ اَوْرَدْنَاهَا فِیْمَا مَضٰی تَدُلُّ بِظَاهِرِهَا عَلٰی تَشَهُّدَی الْوِتْرِ ۔

★★ حضرت سعید بن ہشام رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے اور صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے اور یہی وتر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے تھے اور انہی سے اہل مدینہ نے لیا ہے۔

اس کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں روایت کیا اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

اس کتاب کے مرتب علامہ محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں وہ بہت ساری احادیث جن کو ہم گزشتہ سطور میں ذکر کر چکے ہیں وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وتروں میں دو تشہد ہیں۔

بَابُ الْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ

وتروں میں قنوت کا بیان

627- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُنَّةٌ مَاضِیَةٌ اَخْرَجَهُ السِّرَاجُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَّ سَیَاْتِیْ رِوَایَاتٌ اُخْرٰی فِی الْبَابِ الْاٰتِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ۔

★★ حضرت عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہم سے حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ ایک رائج سنت ہے۔

اس کو سراج نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے اور انشاء اللہ آنے والے باب میں دیگر روایات بھی آئیں گی۔

بَابُ قُنُوْتِ الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ

رکوع سے پہلے قنوت کا بیان

628- عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ کَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِیْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ کَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَهْرًا اُرَاهُ کَانَ بَعَثَ قَوْمًا یُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِیْنَ رَجُلًا اِلٰی قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ دُوْنَ اُولٰٓئِكَ وَکَانَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا یَدْعُوْ عَلَیْهِمْ ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ ۔

★★ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا قنوت ثابت ہے میں نے کہا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد تو آپ نے کہا رکوع سے پہلے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے

۶۲۸۔ بخاری ابواب الوتر باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ ج ۱ ص ۱۳۶ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوٰۃ ج ۱ ص ۲۳۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کہا کہ فلاں شخص نے مجھے آپ کے حوالہ سے بتایا کہ آپ کہتے ہیں کہ قنوت رکوع کے بعد ہے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا ہے رکوع کے بعد رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک ماہ قنوت پڑھا۔

میرے خیال میں آپ نے ستر کے قریب اشخاص کو جنہیں قراء کہا جاتا تھا مشرکین کی طرف بھیجا' یہ مشرکین ان کے علاوہ تھے (جن کے خلاف آپ نے بدعا کی تھی)

ان مشرکین اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا جس میں ان مشرکین کے خلاف بدعا فرماتے تھے۔ اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا۔

629- وَعَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ اَبَعْدَ الرُّكُوْعِ اَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَآءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَآءَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي المغازى .

☆☆ حضرت عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا کہ وہ رکوع کے بعد ہے یا قراءت سے فارغ ہونے کے بعد تو آپ نے فرمایا بلکہ وہ قراءت سے فارغ ہونے کے بعد ہے۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المغازی میں نقل فرمایا۔

630- وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ والنسائي وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب وتر ادا فرماتے تو رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

اس کو ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

631- وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا الْوِتْرَ فَاِنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سوائے وتروں کے کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے اور (وتروں میں بھی) رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

632- وَعَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَقْنُتُوْنَ فِيْ

٦٢٩۔ بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع ورعل وذکوان وبئر معونہ ج ۲ ص ۵۸۶

٦٣٠۔ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی القنوت قبل الرکوع وبعدہ ص ۸۴' نسائی کتاب قیام اللیل۔ الخ باب کیف الوتر بثلاث ج ۱ ص ۲۴۸

٦٣١۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج ۱ ص ۱۷۳' المعجم الکبیر ج ۹ ص ۳۲۷

٦٣٢۔ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب فی القنوت قبل الرکوع او بعدہ ج ۲ ص ۳۰۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ . رَوَاهُ ابن اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ .

★★ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

633- وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِی الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِیْ كِتَابِ الْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ .

★★ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود وتروں میں پورا سال رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔
اس حدیث کو محمد بن حسن نے کتاب الاثار میں روایت کیا اور اس کی سند مرسل جید ہے۔

634- وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِیِّ اَنَّ الْقُنُوْتَ وَاجِبٌ فِی الْوِتْرِ فِیْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَقْنُتَ فَكَبِّرْ وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَرْكَعَ فَكَبِّرْ اَيْضًا . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِیْ كِتَابِ الْحُجَجِ وَالْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ .

★★ حضرت حماد ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ قنوت وتروں میں رمضان وغیر رمضان میں رکوع سے پہلے واجب ہے اور جب تو قنوت پڑھنے کا ارادہ کرے تو تکبیر کہہ اور جب رکوع کا ارادہ کرے تو پھر بھی تکبیر کہہ۔
اس کو محمد بن حسن نے کتاب الحج والاثار میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

دعائے قنوت کو وتر میں رکوع سے پہلے پڑھنے میں مذاہب اربعہ

حضرت امام حسن بن علی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات سکھائے تا کہ میں انہیں وتر میں پڑھا کروں اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ اس باب میں حضرت علی سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسی سند یعنی ابوحورا سعدی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتیابوحورا کا نام ربیعہ بن شیبان ہے قنوت کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی روایات میں سے اس سے بہتر روایت کا ہمیں علم نہیں اہل علم کا قنوت کے بارے میں اختلاف ہے عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ پورا سال قنوت پڑھے اور ان کے نزدیک قنوت کی دعا رکوع سے پہلے پڑھنا مختار ہے یہ بعض علماء کو بھی قول ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، اسحاق اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے حضرت علی سے مروی ہے کہ وہ صرف رمضان کے دوسرے پندرہ دونوں میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے بعض اہل علم نے یہی مسلک اختیار کیا ہے امام شافعی اور احمد کا بھی یہی قول ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 451)

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رکوع کے بعد دعاء قنوت کا پڑھنا منسوخ ہو گیا ہے چنانچہ حضرت امام اعظم

٦٣٣۔ كتاب الآثار باب القنوت فی الصلوۃ ص ٤٣

٦٣٤۔ كتاب الحجة باب عدد الوتر ج ١ ص ٢٠٠، كتاب الآثار باب القنوت فی الصلوۃ ص ٤٣

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ابوحنیفہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ قُنُوْتِ الْوِتْرِ

وتر میں قنوت کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

635- عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي اٰخِرِ رَكْعَةٍ مِّنَ الْوِتْرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت اسود رضی اللہ عنہ' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ وتروں کی آخری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے پھر رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جزء رفع الیدین میں نقل کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

636- وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ قَالَ تُرْفَعُ الْاَيْدِيْ فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَفِي التَّكْبِيْرِ لِلْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ وَفِي الْعِيْدَيْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سات جگہوں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے نماز کے شروع میں وتروں میں قنوت کی تکبیر کے لئے عیدین میں' حجر اسود کو استلام کرتے وقت صفا اور مروہ پر مزدلفہ اور عرفات میں اور دونوں جمروں کو رمی کرنے کے بعد (دعا کے لئے)

بَابُ الْقُنُوْتِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ

صبح کی نماز میں قنوت کا بیان

637- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَفِي اِسْنَادِهِ مَقَالٌ ۔

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے رہے حتیٰ کہ دنیا سے جدا ہو گئے۔

۶۳۵۔ جزء رفع یدین للبخاری مترجم ص ٦٤

۶۳۶۔ طحاوی کتاب مناسك الحج باب رفع اليدين عندرؤية البيت ج ۱ ص ٤٥٥

۶۳۷۔ مصنف عبد الرزاق كتاب الصلوٰة باب القنوت ج ۳ ص ۱۱۰' مسند احمد ص ١٦٢ ج ۳' دار قطني كتاب الوتر باب صفة القنوت ۔ الخ ج ۲ ص ۳۹' طحاوی كتاب الصلوٰة باب القنوت في الفجر وغيره ج ۱ ص ١٦٨' معرفة السنن والآثار كتاب الصلوٰة ج ۲ ص ۱۲۱' سنن الكبرى للبيهقي كتاب الصلوٰة ج ۲ ص ۲۰۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو عبد الرزاق احمد دار قطنی طحاوی اور بیہقی نے معرفت میں بیان کیا اور اس کی سند میں کلام۔

638- وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَآءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی پس جب آپ دوسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی۔ پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

639- وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت ابو عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

640- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ أَبُوْمُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتَانِ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

641- وَعَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْفَجْرَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ابو رجاء رضی اللہ عنہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی تو انہوں نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

دعائے قنوت کا وتر کے سوا کسی نماز میں نہ ہونے کا بیان

اکثر اہل علم یہی فرماتے ہیں کہ دعاء قنوت نہ تو فجر کی نماز میں مشروع ہے اور نہ وتر کے علاوہ کسی دوسری نماز میں، چنانچہ یہ

---

٦٣٨. طحاوی کتاب الصلوة باب القنوت في الفجر وغيره ج ١ ص ١٧١

٦٣٩. طحاوی کتاب الصلوة باب القنوت في الفجر وغيره ج ١ ص ١٧٢

٦٤٠. طحاوی کتاب الصلوة باب القنوت في الفجر وغيره ج ١ ص ١٧٢

٦٤١. طحاوی کتاب الصلوة باب القنوت في الفجر وغيره ج ١ ص ١٧٣

More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319

https://archive.org/details/@madni_library

حضرات اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی احادیث بھی ہیں جو فرض نمازوں میں ترک قنوت پر دلالت کرتی ہیں، اہل علم اور محققین اس کی تفصیل مرقاۃ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں کہ فجر کی نماز میں تو دعاء قنوت ہمیشہ پڑھنی چاہیے اور نمازوں میں کسی حادثے اور وبا کے وقت پڑھی جائے۔

بَابُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

فجر کی نماز میں قنوت کو چھوڑنے کا بیان

642- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا ہاں رکوع کے بعد تھوڑا عرصہ (پڑھتے رہے) اس کو شیخین نے روایت کیا۔

643- عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں رکوع کے بعد ایک ماہ قنوت پڑھی۔ آپ قبیلہ رعل اور ذکوان کے خلاف بددعا کرتے تھے اور فرماتے تھے (قبیلہ بنو) عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

644- وَعَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُهٗ عَنِ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ اُنَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى اُنَاسٍ قَتَلُوْا اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

٦٤٢. بخاری ابواب الوتر باب القنوت قبل الركوع وبعده ج ١ ص ١٣٦، مسلم كتاب المساجد باب استحباب القنوت في جميع الصلوٰة. الخ واللفظ له ج ١ ص ٢٣٧

٦٤٣. بخاری كتاب المغازی باب غزوة الرجيع ورعل وذكوان ج ٢ ص ٥٨٧، مسلم كتاب المساجد باب استحباب القنوت في جميع الصلوٰة ج ١ ص ٢٣٧

٦٤٤. بخاری ابواب الوتر باب القنوت قبل الركوع وبعده ج ١ ص ١٣٦، مسلم كتاب المساجد باب استحباب القنوت في جميع الصلوٰة. الخ واللفظ له ج ١ ص ٢٣٧

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت عاصم رحمہ اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے قنوت کے بارے میں پوچھا کہ رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد تو آپ نے کہا رکوع سے پہلے تو میں نے کہا کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی تو آپ نے فرمایا (رکوع کے بعد) تو رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ آپ ان لوگوں کے خلاف بددعا کرتے تھے جنہوں نے آپ کے صحابہ میں کچھ ایسے اشخاص کو قتل کر دیا تھا جن کو قراء کہا جاتا تھا اس کو شیخین نے روایت کیا۔

645- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَدْعُوْ عَلٰى بَنِيْ عُصَيَّةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت انس بن سیرین رحمہ اللہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز میں رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت پڑھی آپ قبیلہ بنوعصیہ کے خلاف بددعا کرتے تھے۔

اس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

646- وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى (اَحْيَاءٍ مِنْ) اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت قتادہ رحمہ اللہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی آپ عرب کے کچھ قبائل کے خلاف بددعا کرتے تھے پھر آپ نے اس کو ترک کر دیا۔

اس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

647- وَعَنْهُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْنُتُ اِلَّا اِذَا دَعَا لِقَوْمٍ اَوْ دَعَا عَلٰى قَوْمٍ . رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت قتادہ رحمہ اللہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صرف اس وقت قنوت پڑھتے تھے جب کسی قوم کے حق میں دعا کرتے یا کسی قوم کے خلاف بددعا کرتے اس کو ابن خزیمہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

648- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ

---

٦٤٥. مسلم كتاب المساجد باب استحباب القنوت في جميع الصلوة. الخ ج ١ ص ٢٣٧

٦٤٦. مسلم كتاب المساجد باب استحباب القنوت في جميع الصلوة. الخ ج ١ ص ٢٣٧

٦٤٧. وقال في تلخيص الحبير كتاب الصلوة باب صفة الصلوة وروى ابن خزيمة في صحيحه من طريق سعيد ص ٢٤٤ وفي صحيح ابن خزيمة جماع ابواب ذكر الوتر عن ابي هريرة مثله ج ١ ص ٢٥٢

٦٤٨. بخاری كتاب التفسير باب قوله ليس لك من الامر شيء ج ٢ ص ٦٥٥

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِاَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ) اَلْاٰيَةَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے خلاف بددعا کا ارادہ کرتے یا کسی کے حق میں دعا کا ارادہ کرتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے بعض اوقات آپ جب سمع اللہ لمن حمدہ ربنالک الحمد کہتے تو یہ کلمات کہتے اے اللہ ولید بن ولید سلمۃ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ کو نجات دے اے اللہ مضر پر اپنی گرفت سخت فرما ان پر اسی طرح قحط سالی مسلط فرما جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑے آپ بلند آواز سے یہ دعا مانگتے اور فجر کی نماز میں بسا اوقات یوں فرماتے: اے اللہ! عرب کے قبائل میں سے فلاں قبیلہ پر لعنت فرما حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی لیس لك من الامر شيء۔

649- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ اِلَّا اَنْ يَّدْعُوَ لِقَوْمٍ اَوْ عَلٰى قَوْمٍ - رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے حق میں دعا کرتے یا کسی قوم کیخلاف بددعا کرتے۔ اس کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

650- وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ فِي الْفَجْرِ قَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ . رَوَاهُ الْخَمْسَةُ الا ابا داود وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التلخيص اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا اے میرے ابا جان آپ نے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے کوفہ میں پانچ سال تک نمازیں پڑھتے رہے کیا وہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے تو میرے والد نے فرمایا اے بیٹے یہ بدعت ہے۔

اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا سوائے ابوداؤد کے اور ترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا اور حافظ نے تلخیص میں فرمایا کہ اس کی سند حسن ہے۔

651- وَعَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ

٦٤٩. تلخيص الجبير كتاب الصلوة باب صفة الصلوة نقلًا عن ابن حبان ج ١ ص ٢٤٦

٦٥٠. ترمذی ابواب الصلوة باب في ترك القنوت ج ١ ص ٩١ نسائي كتاب الافتتاح باب ترك القنوت ج ١ ص ١٦٤ ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة . الخ باب ماجاء في القنوت في صلوة الفجر ص ٨٩ مسند احمد ج ٣ ص ٤٧٢

٦٥١. طحاوی كتاب الصلوة باب القنوت في الفجر وغيره ج ١ ص ١٧٢

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

صَحِیْحٌ .

★★ حضرت اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔
اس کو طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

652- وَعَنْهُ أَنَّهُ صَحِبَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سِنِيْنَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَلَمْ يَرَهُ قَانِتًا فِي الْفَجْرِ حَتّٰى فَارَقَهُ . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي كِتَابِ الْآثَارِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک میں سفر و حضر میں کئی سال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا، میں نے ان کو فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے ہوئے نہ دیکھا حتیٰ کہ وہ دنیا سے جدا ہو گئے۔
اس کو محمد بن حسن نے کتاب الآثار میں روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

653- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا حَارَبَ قَنَتَ وَإِذَا لَمْ يُحَارِبْ لَمْ يَقْنُتْ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت اسود رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب جنگ کرتے تو قنوت پڑھتے اور جب جنگ نہ کرتے تو قنوت نہ پڑھتے اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

654- وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ أَنَّهُمْ قَالُوْا كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور اسود اور مسروق بیان کرتے ہیں۔ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (کبھی) قنوت نہیں پڑھا۔

655- وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔
اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

656- وَعَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَقْنُتُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ إِلَّا الْوِتْرَ فَإِنَّهُ كَانَ

---

٦٥٢. كتاب الآثار باب القنوت في الصلوة وفي نسخة عمدة من كتب الآثار سعيد ملك سعيد ص ٤٤
٦٥٣. طحاوي كتاب الصلوة باب القنوت في الفجر وغيره ج ١ ص ١٧٤
٦٥٤. طحاوي كتاب الصلوة باب القنوت في الفجر وغيره ج ١ ص ١٧٢
٦٥٥. طحاوي كتاب الصلوة باب القنوت في الفجر وغيره ج ١ ص ١٧٣
٦٥٦. طحاوي كتاب الصلوة باب القنوت في الفجر وغيره ج ١ ص ١٧٣ المعجم الكبير للطبراني ج ٩ ص ٢١٨ نحوه مختصر ومجمع الزوائد نقلا عن الطبراني في الكبير ج ٢ ص ١٣٧

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سوائے وتروں کے کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ پس بے شک (وتروں میں بھی) آپ قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

657- وَعَنْ اَبِى الشَّعْثَآءِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ مَا شَهِدْتُ وَمَا رَأَيْتُ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ابوشعثاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: نہ تو میں (ایسے موقع) پر حاضر ہوا اور نہ میں نے دیکھا اس کو امام طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

658- وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ مَا الْقُنُوْتُ فَقَالَ اِذَا فَرَغَ الْاِمَامُ مِنَ الْقِرَآءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَامَ يَدْعُوْ قَالَ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا يَّفْعَلُهُ وَاِنِّي لَاَظُنُّكُمْ مَعَاشِرَ اَهْلَ الْعِرَاقِ يَفْعَلُوْنَهُ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ابوالشعثاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا قنوت کیا ہے تو میں نے کہا جب امام دوسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہوتا ہے تو کھڑے ہو کر دعا مانگتا ہے تو آپ نے فرمایا میں نے کسی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور بے شک میرے خیال میں اہل عراق کے گروہ یہ کام کرتے تھے اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

659- وَعَنْ اَبِى مِجْلَزٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ فَقُلْتُ الْكِبَرُ يَمْنَعُكَ فَقَالَ مَا اَحْفَظُهُ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِى . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے قنوت نہیں پڑھی تو میں نے کہا تکبر نے آپ کو قنوت پڑھنے سے روکا تو انہوں نے کہا میں نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی سے اسے یاد نہیں کیا (یعنی وہ قنوت نہیں پڑھتے تھے)۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

660- وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ . رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

---

۶۵۷. طحاوی کتاب الصلوٰة باب القنوت فی الفجر وغیرہ ص ۱۶۹

۶۵۸. طحاوی کتاب الصلوٰة باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج ۱ ص ۱۶۹

۶۵۹. طحاوی کتاب الصلوٰة باب القنوت فی الفجر وغیرہ ج ۱ ص ۱۶۹، مجمع الزوائد نقلًا عن الطبراني في الكبير ج ۱ ص ۱۳۷

۶۶۰. مؤطا امام مالك كتاب قصر الصلوٰة في السفر باب القنوت في الصبح ص ۱۴۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ اس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

661- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَارِثِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عمران بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

662- وَعَنْ غَالِبِ بْنِ فَرْقَدِ الطَّحَّانِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَهْرَيْنِ فَلَمْ يَقْنُتْ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت غالب بن فرقد طحان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس دو ماہ رہا تو آپ نے فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھا اس کو طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

663- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلِّيْ بِنَا الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَلَا يَقْنُتُ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ تَدُلُّ الْاٰثَارُ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ لَمْ يَقْنُتُوْا فِي الْفَجْرِ اِلَّا فِي النَّوَازِلِ .

★★ حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تو وہ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

اس کتاب کے مرتب علامہ محمد بن علی نیموی فرماتے ہیں: یہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سوائے ہنگامی حالات کے فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

بَابٌ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ

ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں

664- عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِيْ

٦٦١- طحاوی كتاب الصلوة باب القنوت في الفجر وغيره ج ١ ص ١٧٣

٦٦٢- المعجم الكبير للطبراني ج ١ ص ٢٤٥

٦٦٣- طحاوی كتاب الصلوة القنوت في الفجر وغيره ج ١ ص ١٧٣

r More Books Madni Library Group Whatsapp +9231393195

https://archive.org/details/@madni_library

لَيْلَةٍ . رَوَاهُ الْخَمْسَةُ الا ابن ماجة وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا سوائے ابن ماجہ کے اور اس کی سند صحیح ہے۔

665- وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَذَاكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّيْ ثُمَّ اَنَامُ عَلٰى وِتْرٍ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ فَقَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ اَنَامُ عَلٰى شَفْعٍ ثُمَّ اُوْتِرُ مِنْ اٰخِرِ السَّحَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ حَذَرَ هٰذَا وَقَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَوِيَ هٰذَا . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالْخَطَّابِيُّ وَبَقِيُّ بْنُ مُخَلَّدٍ وَاِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ .

☆☆ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے وتر کا ذکر کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا بہرحال میں تو نماز پڑھتا ہوں پھر وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں پس جب بیدار ہوتا ہوں تو صبح تک دو دو رکعت پڑھتا ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا لیکن میں تو دو رکعت پڑھ کر سو جاتا ہوں پھر سحری کے آخری وقت وتر پڑھتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس نے احتیاط سے کام لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس نے مضبوط کام کیا۔

اس کو طحاوی اور خطابی نے روایت کیا اور بقی ابن مخلد نے اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

666- وَعَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اِذَا اَوْتَرْتَ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَلَا تُوْتِرْ اٰخِرَهُ وَاِذَا اَوْتَرْتَ اٰخِرَهُ فَلَا تُوْتِرْ اَوَّلَهُ قَالَ وَسَاَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ مِثْلَهُ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت ابو جمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تو رات کے پہلے پہر میں وتر پڑھ لے تو اس کے آخری پہر میں وتر نہ پڑھ اور جب رات کے آخری پہر میں وتر پڑھے ہوں تو پہلے پہر میں وتر نہ پڑھ۔ حضرت ابو جمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس کی مثل کہا اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

667- وَعَنْ خَلَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُوْتِرُ ثُمَّ

---

٦٦٤. ترمذی ابواب الصلوٰة الوتر باب ما جاء ولاوتران فی لیلة ج ۱ ص ۱۰۷' ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب فی نقض الوتر ج ۱ ص ۲۰۳' نسائی کتاب قیام اللیل۔ الخ باب نهی النبی صلی اللہ علیه وسلم عن الوترین فی لیلة ج ۱ ص ۲۴۷' مسند احمد ج ۴ ص ۲۳

٦٦٥. طحاوی کتاب الصلوٰة باب التطوع بعد الوتر ج ۱ ص ۲۳۷' تلخیص الجبیر باب صلوٰة التطوع نقلاً عن بقی ابن مخلد ج ۲ ص ۱۷

٦٦٦. طحاوی کتاب الصلوٰة باب التطوع بعد الوتر ج ۱ ص ۲۳۷

٦٦٧. طحاوی کتاب الصلوٰة باب التطوع بعد الوتر ج ۱ ص ۲۳۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

أَنَامُ فَإِنْ قُمْتُ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت خلاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو سنا دار انحالیکہ ایک شخص نے آپ سے وتر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں تو وتر پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں۔ پس اگر میں (رات کو) بیدار ہو جاؤں تو دو دو رکعتیں پڑھ لیتا ہوں۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

668- وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَقْضُ الْوِتْرِ فَقَالَتْ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ ۔

☆☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس وتروں کو توڑنے کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رات میں دو وتر نہیں ہیں۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ

وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھنا

669- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت کے ساتھ وتر بناتے پھر اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے جن میں بیٹھ کر قراءت کرتے پس جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے۔

اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

670- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جَهْدٌ وَثِقَلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ ۔ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک یہ بے خوابی یعنی رات کو جاگنا مشقت اور بوجھل کام ہے پس جب تم میں سے کوئی وتر پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ دو رکعتیں پڑھے پس اگر وہ رات کو بیدار ہو تو (تہجد پڑھ لے) وگرنہ وہ دو نفل اس کے لئے تہجد ہو جائیں گے۔

۶۶۸۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التطوع بعد الوتر ج ۱ ص ۲۳۷

۶۶۹۔ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی الرکعتین بعد الوتر جالساً ص ۸۵

۶۷۰۔ سنن دارمی کتاب الصلوٰۃ باب فی الرکعتین بعد الوتر ص ۱۹۸، طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التطوع بعد الوتر ج ۱ ص ۲۳۶، دار قطنی کتاب الوتر باب فی الرکعتین بعد الوتر وفی الطحاوی والدار قطنی ان ھذان ھذا السفر ج ۲ ص ۳۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو داری طحاوی اور دار قطنی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

671- وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ یَقْرَأُ فِیْهِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد دو رکعت پڑھتے درانحالیکہ وہ ان میں بیٹھ کر اذا زلزلت اور قل یاایها الکافرون پڑھتے۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ لِلصَّلٰوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کے وقت نفل پڑھنے کا بیان

672- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَکَعَاتٍ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَهَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِیْ بَیْتِهٖ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِیْ بَیْتِهٖ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد رکھیں، دو رکعتیں ظہر سے پہلے دو رکعتیں ظہر بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد گھر میں اور دو رکعتیں صبح سے پہلے اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھنے سے متعلق فقہی مذاہب کا بیان

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظہر سے پہلے کی سنتوں کے لئے "رکعتین (دو رکعتیں) کا استعمال فرمایا ہے جس کا ظاہری مطلب تو یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں لیکن اہل علم کا قول ہے کہ تثنیہ (دو) جمع (چار) کے منافی نہیں ہے یعنی اگر یہاں "رکعتین" کے معنی بجائے دو رکعت کے چار رکعت مراد لئے جائیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اس توجیہ کے ذریعے اس حدیث میں اور اس حدیث میں کہ جس سے ظہر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت سنتیں ثابت ہوتی ہیں تطبیق ہو جاتی ہیں (ملا علی قاری)

حضرت شیخ عبدالحق فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت امام شافعی کی مستدل ہے کیونکہ ان کے نزدیک ظہر کی فرض نماز سے پہلے سنت دو رکعتیں ہیں مگر حنفیہ کے نزدیک چار رکعتیں ہیں حنفیہ مسلک کی مستدل بھی بہت سی احادیث مروی ہیں جو حضرت علی

٦٧١۔ مسند احمد ج ٥ ص ٢٦٠، طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التطوع بعد الوتر ج ١ ص ٢٣٧

٦٧٢۔ بخاری کتاب التهجد باب الرکعتین قبل الظهر ج ١ ص ١٥٧، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین فضل سنن الراتبة الخ ج ١ ص ٢٥٢

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

المرتضیٰ حضرت عائشہ اور حضرت ام حبیبہ وغیرہ سے منقول ہیں نیز حضرت امام ترمذی نے حنفیہ مسلک کے حق میں فرمایا ہے کہ اسی مسلک پر حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ میں سے اکثر اہل علم کا عمل ہے اور یہی قول سفیان ثوری، ابن المبارک اور اسحٰق کا بھی ہے نیز حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد کا قول بھی چار رکعتوں ہی کے بارے میں منقول ہے لیکن اس طرح کہ چار رکعتیں دو سلام کے ساتھ پڑھی جائیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کی ایک توجیہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی چار رکعت سنتیں گھر میں پڑھا کرتے تھے لہٰذا ازواج مطہرات نے چار رکعتوں ہی کے بارے میں ذکر کیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز پڑھانے کے لئے مسجد میں تشریف لاتے تو وہاں تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں پڑھتے تھے اس لئے تحیۃ المسجد کی دو رکعتوں کو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظہر کی سنتیں سمجھ کر فرمایا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ظہر کی فرض نماز سے پہلے دو رکعت سنتیں پڑھی ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں ظہر، مغرب اور عشاء کی سنتوں کا تذکرہ کیا ہے فجر کی سنتوں کا تذکرہ نہیں کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز نہیں پڑھتے تھے اس لئے فجر کی سنتیں خود ذکر نہیں کیں بلکہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ذکر کر دی تاکہ ان نمازوں کے ساتھ فجر کی سنتیں بھی معلوم ہو جائیں۔

673- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ نوافل میں سے کسی چیز پر التزام نہیں کرتے تھے۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

674- وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

675- وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

٦٧٣۔ بخاری کتاب التهجد باب تعاهد ركعتي الفجر۔ الخ ج ١ ص ١٥٦، مسلم كتاب صلوة المسافرين باب استحباب ركعتي سنة الفجر۔ الخ ج ١ ص ٢٥١

٦٧٤۔ بخاری كتاب التهجد باب الركعتين قبل الظهر ج ١ ص ١٥٧

More Books Madni Library Group Whatsapp +9231393319

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

676- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ اپنی خالہ میمونہ بنت حارث کے گھر رات گزاری اور اس رات نبی پاک ﷺ ان کے گھر تھے تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی' پھر اپنے گھر تشریف لائے تو رکعتیں ادا فرمائیں۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

677- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے پھر باہر تشریف لے جا کر لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر گھر تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے اور آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے تھے پھر تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے اور لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور میرے گھر تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

678- وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْآخَرُونَ.

★★ نبی پاک ﷺ کی زوجہ حضرت سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو بندہ مسلم ہر دن فرض نماز کے علاوہ اللہ کی رضا کے لئے بارہ رکعات نفل پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر

۶۷۵۔ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر۔ الخ ج ۱ ص ۲۵۱

۶۷۶۔ بخاری کتاب العلم باب السمر بالعلم ج ۱ ص ۲۲

۶۷۷۔ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب جواز النافلۃ قائما وقاعداً۔ الخ ج ۱ ص ۲۵۲

۶۷۸۔ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض ج ۱ ص ۲۵۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بنائے گا اس کو امام مسلم رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے۔

679- وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن اور رات میں بارہ رکعات ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائیگا۔ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے اس کو امام ترمذی رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

680- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ۔ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بارہ رکعات سنت پر مواظبت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا' چار رکعات ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے اس کو اصحاب اربعہ نے بیان کیا۔ سوائے ابوداؤد کے اور اس کی سند حسن ہے۔

681- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعات پڑھیں اس کو ابوداؤد اور دیگر محدثین نے بیان فرمایا۔ ترمذی نے اس کو حسن قرار دیا۔ ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس کو صحیح قرار دیا۔

682- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ اِلَّا صَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَكْعَاتٍ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۶۷۹۔ ترمذی ابواب الصلوة باب ما جاء في من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة الخ ج ۱ ص ۹۴

۶۸۰۔ ترمذی ابواب الصلوة باب ما جاء في من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة الخ ج ۱ ص ۹۴' نسائی كتاب قيام الليل الخ باب ثواب من صلى في اليوم والليلة ثنتي عشرة ركعة۔ الخ ج ۱ ص ۲۵۶' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة باب ما جاء في ثنتي عشرة ركعة۔ الخ ص ۸۱

۶۸۱۔ ابو داؤد كتاب الصلوة باب الصلوة قبل العصر ج ۱ ص ۱۸۰' ترمذی ابواب الصلوة باب ما جاء في الاربع قبل العصر ج ۱ ص ۹۸' صحيح ابن خزيمة كتاب الصلوة ج ۲ ص ۲۰۷' صحيح ابن حبان كتاب الصلوة ج ۵ ص ۷۷

۶۸۲۔ مسند احمد ص' ابو داؤد كتاب الصلوة باب الصلوة بعد العشاء ج ۱ ص ۱۸۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ جب بھی عشاء کی نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے چار یا چھ رکعتیں ادا فرمائیں۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

683- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ . رَوَاهُ اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے سوائے فجر اور عصر کی نماز کے اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

684- وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا : رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب ظہر سے پہلے چار رکعات ادا نہ فرماتے تو ظہر کے بعد ان کو ادا فرماتے۔

685- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَآئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَآخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی پاک ﷺ عصر سے پہلے چار رکعات پڑھتے تو ان کے درمیان مقرب فرشتوں اور ان کے پیروکار مسلمانوں اور مومنوں پر سلام کے ساتھ فصل کرتے تھے۔

اس کو ترمذی اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

686- وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ كَانُوْا لَا يَفْصِلُوْنَ بَيْنَ اَرْبَعٍ قَبْلَ الظُّهْرِ بِتَسْلِيْمٍ اِلَّا بِالتَّشَهُّدِ وَلَا اَرْبَعٍ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَلَا اَرْبَعٍ بَعْدَهَا . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْحُجَجِ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ .

★★ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں میں سوائے کے تشہد سلام کے ساتھ فصل نہیں کرتے تھے اور نہ ہی جمعہ سے پہلے اور نہ ہی جمعہ کے بعد (چار رکعتوں کے درمیان سلام سے فصل فرماتے)

٦٨٣. نصب الراية كتاب الصلوة فصل في الاوقات المكروهة نقلًا عن اسحق بن راهويه في مسنده ج ١ ص ٢٥٠، صحيح ابن خزيمة كتاب الصلوة ج ٢ ص ٢٠٧

٦٨٤. ترمذی ابواب الصلوة باب ما جاء في الركعتين بعد الظهر باب آخر ج ١ ص ٩٧

٦٨٥. ترمذی ابواب الصلوة باب ما جاء في الاربع قبل العصر ج ١ ص ٩٨، صحيح ابن خزيمة كتاب الصلوة تعليقا تحت باب ج ٢ ص ٢١٨

٦٨٦. كتاب الحجة باب صلوة النافلة ج ١ ص ٢٧٦

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

687- وَعَنْهُ قَالَ مَا كَانُوا يُسَلِّمُوْنَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ .

★★ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں میں (دو رکعتوں پر) سلام نہیں پھیرتے تھے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند جید ہے۔

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلَى الْفَصْلِ بِتَسْلِيْمَةٍ بَيْنَ الْاَرْبَعِ مِنْ سُنَنِ النَّهَارِ

ان روایات کا بیان جن سے دن کی چار رکعات سنت کے درمیان سلام کے ساتھ فصل پر استدلال کیا گیا ہے

688- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى . رَوَاهُ الْخَمْسَةُ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ ذِكْرُ النَّهَارِ لَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ وَّيُعَارِضُهٗ بَعْضُ الْاَخْبَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ فِي الْبَابِ السَّابِقِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن اور رات کی نماز دو دو رکعتیں ہے۔

اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا۔

علامہ نیموی فرماتے ہیں اس حدیث میں نہار کا ذکر غیر محفوظ ہے اور اس کے معارض بعض گذشتہ احادیث ہیں جن کا ذکر ہم نے گزشتہ باب میں کر دیا۔

بَابُ النَّافِلَةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

مغرب سے پہلے نفل کا بیان

689- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وزاد مسلم حتى ان الرجل الغريب ليدخل المسجد فيحسب ان الصلوة قد صليت

۶۸۷۔ طحاوی کتاب الصلوۃ باب التطوع بالليل والنهار كيف هو ج ۱ ص ۲۳۲

۶۸۸۔ ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب صلوۃ النهار ج ۱ ص ۱۸۳' نسائی کتاب قیام اللیل۔ الخ باب کیف صلوۃ النهار ج ۱ ص ۲۴۶' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوۃ۔ الخ باب ما جاء في صلوۃ الليل والنهار مثنى مثنى ص ۹۴' ترمذی ابواب الصلوۃ باب ما جاء فی الاربع قبل العصر ج ۱ ص ۹۸' مسند احمد ج ۲ ص ۲۶

۶۸۹۔ بخاری کتاب الاذان باب کم بین الاذان والاقامة ج ۱ ص ۸۷' مسلم کتاب فضائل القرآن باب استحباب رکعتین قبل صلوۃ المغرب ج ۱ ص ۲۷۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

من كثرة من يُصَلِّيهما .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مؤذن اذان کہتا تو نبی پاک ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ ستونوں کی طرف جلدی کرتے حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ تشریف تو وہ اسی حال میں مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

اس کو شیخین نے روایت کیا اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کلمات کا اضافہ کیا ہے حتیٰ کہ اگر کوئی اجنبی شخص آ جاتا تو وہ یہ گمان کرتا کہ نماز ہو چکی ان لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جو یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

690- وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج کے غروب ہونے کے بعد اور مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تو (سامع نے) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ دو رکعتیں پڑھی ہیں تو آپ نے فرمایا حضور ﷺ ہمیں دیکھتے تھے پس آپ نے نہ تو ہمیں (اس کا) حکم دیا اور نہ ہی ہمیں (اس سے) منع فرمایا۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

691- وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ اَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ اَلَا اُعْجِبُكَ مِنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میں نے ان سے کہا کیا آپ کو ابو تمیم پر تعجب نہیں ہوتا جو مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتا ہے تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں یہ کرتے تھے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے ان سے کہا اب تمہیں اس سے کیا چیز منع کرتی ہے تو انہوں نے فرمایا مصروفیت۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

692- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

---

۶۹۰. مسلم كتاب فضائل القرآن باب استحباب ركعتين قبل صلوة المغرب ج ۱ ص ۲۷۸

۶۹۱. بخاری كتاب التهجد باب الصلوة قبل المغرب ج ۱ ص ۱۵۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے۔ ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے پھر تیسری بار فرمایا جس کا دل چاہے (یعنی یہ سنت موکدہ نہیں ہے) اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

693- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِاَبِي دَاوٗدَ صلوا قبل المغرب رَكْعَتَيْنِ .

★★ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو پھر تیسری بار فرمایا جس کا جی چاہے اس بات کو ناپسند کرنے کی وجہ سے کہ کہیں لوگ اس کو سنت نہ بنالیں۔

اس کو بخاری نے روایت اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

694- وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ ابن حبان فِي صَحِيْحِهٖ وَ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِيُّ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ خَافَ اَنْ يَّحْسِبَهَا النَّاسُ سُنَّةً وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں۔

اس کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں بیان کیا اور محمد بن نصر مروزی نے قیام اللیل میں اور ان الفاظ کا اضافہ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھو۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا جس کا جی چاہے اس خوف سے کہ کہیں لوگ اس کو سنت نہ سمجھ لیں اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ مَنْ اَنْكَرَ التَّنَفُّلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

جنہوں نے مغرب سے پہلے نفل پڑھنے کا انکار کیا

695- عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا

---

٦٩٢. بخاری کتاب الاذان باب بین کل اذا نین صلوة لمن شاء ج ۱ ص ۸۷ مسلم کتاب فضائل کتاب القرآن باب استحب رکعتین قبل صلوة المغرب ج ۱ ص ۲۷۸' ترمذی ابواب الصلوة باب ما جاء في الصلوة قبل المغرب ج ۱ ص ٤٥ ابو داؤد کتاب الصلوة باب الصلوة قبل المغرب ج ۱ ص ۱۸۲' نسائی کتاب الاذان باب الصلوة بین الاذان والاقامة ج ۱ ص ۱۱۱' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة باب ماجاء في الركعتين قبل المغرب ج ۱ ص ۸۲' مسند احمد ج ٤ ص ۸٦

٦٩٣. بخاری کتاب التهجد باب الصلوة قبل المغرب ج ۱ ص ۱۵۸' ابو داؤد کتاب الصلوة باب الصلوة قبل المغرب ج ۱ ص ۱۸۲

٦٩٤. مختصر قيام الليل باب الركعتين قبل المغرب ذكر من لم يركعهما ص ۰ ۵' تلخيص الجبير نقلًا عن ابن حبان في صحيحه ج ۱ ص ۱۳

٦٩٥. ابو داؤد کتاب الصلوة باب الصلوة قبل المغرب ج ۱ ص ۱۸۲' سنن الکبری کتاب الصلوة باب من جعل قبل صلوة المغرب رکعتین ج ۲ ص ٤٧٦.

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یُصَلِّیْهِمَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدِ الْكَشِّيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

★★ حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کسی ایک کو بھی یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اس کو عبد بن حمید کشی نے اپنی مسند میں روایت کیا اور ابوداؤد نے اور اس کی سند صحیح ہے۔

696- وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ اَنَّهٗ سَأَلَ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيَّ عَنِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ قَالَ فَنَهَاهُ عَنْهَا وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُوْنُوْا يُصَلُّوْنَهَا . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهٗ مُنْقَطِعٌ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ .

★★ حضرت حماد بن ابو سلیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی سے مغرب کی نماز سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس سے منع فرمایا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اس نماز کو نہیں پڑھتے تھے۔

اس کو محمد بن حسن نے الاثار میں روایت کیا اور اس کی سند منقطع ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابُ التَّنَفُّلِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنے کا بیان

697- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں کبھی ترک نہیں فرمائیں۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

698- وَعَنْهَا قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو نمازیں میرے پاس کبھی ترک نہیں کیں نہ ظاہرانہ خفیہ دو رکعت فجر سے پہلے دو رکعت عصر کے بعد۔

۶۹۶۔ کتاب الآثار باب ما یعاد من الصلوٰۃ وما یکرہ منها ص ۲۹

۶۹۷۔ بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت ج ۱ ص ۸۳' مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نهی عن الصلوٰۃ فیها ج ۱ ص ۲۷۷

۶۹۸۔ بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت ج ۱ ص ۸۳' مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نهی عن الصلوٰۃ فیها ج ۱ ص ۲۷۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

699- وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ السَّجْدَتَیْنِ اللَّتَیْنِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ اِنَّهٗ شُغِلَ عَنْهُمَا اَوْ نَسِیَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ اَثْبَتَهُمَا وَکَانَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوةً اَثْبَتَهَا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کے بعد پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعتوں کو عصر سے پہلے پڑھتے تھے پھر ایک مرتبہ آپ ان سے مشغول ہوگئے یا آپ بھول گئے تو آپ نے عصر کے بعد وہ نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پڑھتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ثابت رکھتے تھے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

بَابُ کَرَاهَةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

عصر اور صبح کی نماز کے بعد نفل پڑھنے کے مکروہ ہونے کا بیان

700- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ غَیْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَکَانَ اَحَبَّهُمْ اِلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم کو سنا جن میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ ان سب سے زیادہ مجھ کو محبوب ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

701- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ ۔

۶۹۹۔ مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نهی عن الصلوة فیها ج ۱ ص ۲۷۷

۷۰۰۔ مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نهی عن الصلوة فیها ج ۱ ص ۲۷۵' بخاری کتاب مواقیت الصلوة باب الصلوة بعد الفجر حتی ترتفع الشمس ج ۱ ص ۸۲

۷۰۱۔ مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نهی عن الصلوة فیها ج ۱ ص ۲۷۵' بخاری کتاب مواقیت الصلوة باب لا تتحری الصلوة قبل غروب الشمس ج ۱ ص ۸۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

702- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ ۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کی نماز کے بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

703- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَنْبَسَةَ السُّلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ وَاَجْهَلُهُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِیْنَ تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ وَّحِیْنَئِذٍ یَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى یَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِیْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَیْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّیَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ وَّحِیْنَئِذٍ یَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ ۔

☆☆ حضرت عمرو بن عنبسہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی مجھے ان چیزوں کے بارے میں خبر دیں جن کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا اور میں ان کو نہیں جانتا آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھ پھر تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو جائے پس بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں پھر تو نماز پڑھ پس بے شک فرشتے اس نماز کی گواہی دیں گے حتیٰ کہ سایہ نیزہ کے برابر ہو جائے پھر تو نماز سے رک جا پس بے شک اس وقت جہنم جھونکی جاتی ہے پھر جب سورج ڈھل جائے تو نماز پڑھ ہو پس بے شک اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ تو عصر کی نماز پڑھے۔ پھر تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے پس بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت اس کو کافر سجدہ کرتے ہیں۔

704- وَعَنْ كُرَیْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ رَضِیَ اللّٰهُ

۷۰۲۔ مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نهی عن الصلوٰة فیها ج ۱ ص ۲۷۵ بخاری کتاب مواقیت الصلوٰة باب لا تتحری الصلوٰة قبل غروب الشمس ج ۱ ص ۸۳

۷۰۳۔ مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نهی عن الصلوٰة فیها ج ۱ ص ۲۷۶ مسند احمد ج ٤ ص ۱۱۱

۷۰٤۔ بخاری کتاب التهجد باب اذا کلم وهو یصلی فاشار بیده۔ الخ ج ۱ ص ۱٦٤ مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نهی عن الصلوٰة فیها ج ۱ ص ۲۸٦

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عَنْهُمْ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا اِنَّا اُخْبِرْنَا عَنْكِ اَنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَكُنْتُ اَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهُ فَقَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِيْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ اِلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهَا ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا حِيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ بِجَنْبِهٖ فَقُوْلِيْ لَهٗ تَقُوْلُ لَكَ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَاِنْ اَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخِرِيْ عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت کریب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن ازھر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہم سب کی طرف سے سلام کہنا اور ان سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھنا اور ان سے کہنا کہ ہمیں خبر دی گئی ہے کہ آپ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہم تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر لوگوں کو اس سے روکتا تھا۔ حضرت کریب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان تک وہ پیغام پہنچایا جو انہوں نے مجھے دے کر بھیجا تھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو پس میں ان حضرات کے پاس آیا اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جواب بتایا تو انہوں نے مجھے وہی پیغام دے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا جو پیغام دے کر مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان رکعتوں سے منع فرماتے ہوئے سنا پھر میں نے عصر کی نماز کے بعد آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا پھر آپ میرے پاس تشریف لائے تو انصار کے قبیلہ بنو حرام کی کچھ عورتیں میرے پاس موجود تھیں تو میں نے ایک لونڈی کو آپ کی خدمت میں یہ کہہ کر بھیجا کہ تو ان کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور آپ سے کہنا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں عرض کرتی ہیں یارسول اللہ میں نے آپ کو ان رکعتوں سے منع فرماتے ہوئے سنا اور میں آپ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ پس اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ جانا تو اس لونڈی نے ایسا ہی کیا تو آپ نے اسے اپنے مبارک ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئیں، پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے بنت ابوامیہ تو نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں سوال کیا ہے تو میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ آئے (جو مجھ سے اسلام کے متعلق سوال کر رہے تھے جس کی وجہ سے) انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا تو یہ وہ دو رکعتیں ہیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

705- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

★★ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ بے شک تم ایک ایسی نماز پڑھتے ہو کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہوا پس ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور آپ نے اس نماز یعنی عصر کے بعد کی دو رکعتوں سے منع فرمایا ہے۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّلِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

طلوع فجر کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ نفل پڑھنے کے مکروہ ہونے کا بیان

706- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَوْ اَحَدًا مِنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ. رَوَاهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ.

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو ہرگز بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے۔ پس بے شک وہ تو اذان صرف اس لئے دیتے ہیں تا کہ تہجد پڑھنے والا (گھر) لوٹ جائے اور سونے والا بیدار ہو جائے۔

اس حدیث کو سوائے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے چھ محدثین نے روایت کیا۔

707- وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

★★ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب فجر طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

708- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعُوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَلَوْ

۷۰۵. بخاری کتاب مواقیت الصلوٰة باب لا تتحری الصلوٰة قبل غروب الشمس ج ۱ ص ۸۳

۷۰۶. بخاری کتاب الاذان باب الاذان قبل الفجر ج ۱ ص ۸۷' مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر۔ الخ ج ۱ ص ۳۵۰' ابو داؤد کتاب الصیام باب وقت السحور ج ۱ ص ۳۲۰' نسائی کتاب الصیام باب کیف الفجر ج ۱ ص ۳۰۵' ابن ماجة ابواب ما جاء فی الصیام باب ما جاء فی تاخیر السحور ص ۱۲۳

۷۰۷. مسلم کتاب صلوٰة المسافرین باب استحباب رکعتی سنة الفجر۔ الخ ج ۱ ص ۲۵۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ أَحَادِيْثُ الْبَابِ فِيْ بَابِ التَّطَوُّعِ لِلصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم فجر کی دو رکعتیں نہ چھوڑو اگرچہ کہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس باب کی حدیثیں باب الصلوٰۃ لصلوات الخمس میں گزر چکی ہیں۔

بَابٌ فِيْ تَخْفِيْفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں میں تخفیف کا بیان

709- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى إِنِّيْ لَأَقُوْلُ هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتوں میں اس قدر تخفیف فرماتے تھے کہ میں دل سوچتی کہ آپ نے سورۃ فاتحہ پڑھی بھی ہے یا نہیں۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

710- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ الا النسائی وحسنه التِّرْمِذِيُّ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی پاک ﷺ کو ایک ہفتہ تک غور سے دیکھتا رہا۔ آپ فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔

اس کو سوائے نسائی کے پانچ محدثین نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا۔

بَابُ كَرَاهَةِ سُنَّةِ الْفَجْرِ إِذَا شَرَعَ فِي الْإِقَامَةِ

جب (موذن) اقامت کہنا شروع کر دے تو فجر کی سنتوں کے مکروہ ہونے کا بیان

711- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا

۷۰۸۔ مسند احمد ج ۲ ص ۴۰۵ ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب فی تخفیفهما ركعتی الفجر ج ۱ ص ۱۷۹

۷۰۹۔ بخاری کتاب التهجد باب ما يقرأ فی ركعتی الفجر ج ۱ ص ۱۵۶ مسلم کتاب صلوٰة المسافرين باب استحباب ركعتی سنة الفجر ج ۱ ص ۲۵۰

۷۱۰۔ ترمذی ابواب الصلوٰة باب ما جاء فی تخفیف ركعتی الفجر۔ الخ ج ۱ ص ۹۵ ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب فی تخفیفهما عن ابی هريرة ج ۱ ص ۱۷۸ ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ما جاء فی الركعتين قبل الفجر ج ۱ ص ۸۱ مسند احمد ج ۲ ص ۹۴

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مَكْتُوْبَةٌ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ الا البخاری .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

اس کو امام بخاری رحمہ اللہ کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

712- وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَّقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ درانحالیکہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اور نماز فجر کی اقامت ہو چکی تھی۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپ کو گھیر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا کیا تم صبح کی نماز چار رکعت پڑھتے ہو کیا تم صبح کی نماز چار رکعت پڑھتے ہو

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

713- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا فُلَانُ بِاَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَّ بِصَلٰوتِكَ وَحْدَكَ اَمْ بِصَلٰوتِكَ مَعَنَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ والاربعة الا التِرْمَذِيَّ .

★★ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا درانحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے تو اس نے مسجد کے ایک کونے میں دو رکعت سنت پڑھیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا اے فلاں تم نے کون سی نماز کو فرض شمار کیا جو پہلے دو رکعتیں پڑھی تھیں وہ یا جو دو رکعت ہمارے ساتھ پڑھی ہیں۔

۷۱۱۔ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب کراھۃ الشروع فی نافلۃ بعد شروع المؤذن۔ الخ ج ۱ ص ۲۴۷' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ ج ۱ ص ۹۶' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب اذا ادرک الامام ولم یصل رکعتی الفجر ج ۱ ص ۱۸۰' نسائی کتاب الامامۃ والجماعۃ باب ما یکرہ من الصلوٰۃ عند الاقامۃ ج ۱ ص ۱۳۹' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا باب ما جاء فی اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ ص ۸۱' مسند احمد ج ۲ ص ۴۵۵

۷۱۲۔ بخاری کتاب الاذان باب اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ ج ۱ ص ۹۱' مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب کراھۃ الشروع فی نافلۃ بعد۔ الخ ج ۱ ص ۲۴۷

۷۱۳۔ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب کراھۃ الشروع فی نافلۃ بعد الخ ج ۱ ص ۲۴۷' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب اذا ادرک الامام ولم یصل رکعتی الفجر ج ۱ ص ۱۸۰' نسائی کتاب الامامۃ والجماعۃ فیمن یصلی رکعتی الفجر والامام فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۹' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا باب ما جاء فی اذا قیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ ص ۸۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا اور چار محدثین نے روایت کیا سوائے امام ترمذی رحمہ اللہ کے۔

714- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَقَامَ رَجُلٌ يُّصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَجَذَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبِهٖ وَقَالَ اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نماز فجر کی اقامت ہو چکی تو ایک شخص کھڑے ہو کر دو رکعت سنت پڑھنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کپڑے سے کھینچا اور فرمایا کیا تو صبح کی نماز چار رکعت پڑھنا چاہتے ہو اس کو امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند جید ہے۔

715- وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَاَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ فَجَذَبَنِي النَّبِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَاٰخَرُوْنَ وَقَالَ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو موذن نے اقامت شروع کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھینچا اور فرمایا کیا تم صبح کی نماز چار رکعت پڑھنا چاہتے ہو۔

اس کو ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں نقل کیا اور ابن خزیمہ ابن حبان اور دیگر محدثین نے اور امام حاکم رحمہ اللہ نے مستدرک میں کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط کے مطابق لیکن انہوں نے اس حدیث کو ذکر نہیں کیا۔

716- وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْغَدَاةِ حِيْنَ اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ يُقِيْمُ فَغَمَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ وَقَالَ اَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ ذَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فجر کی دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جب موذن نے اقامت شروع کر دی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کندھے دبائے اور فرمایا کیا یہ نماز اس (فرض) نماز سے پہلے نہیں ہے اس کو طبرانی نے صغیر اور کبیر میں بیان کیا اور اس کی سند جید ہے۔

717- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ

۷۱۴۔ مسند احمد ج ۱ ص ۲۳۸

۷۱۵۔ مسند ابی داؤد طیالسی ابن ابی ملیکہ عن ابن عباس ص ۳۵۸، صحیح ابن خزیمۃ جماع ابواب الرکعتین قبل الفجر باب النھی عن ان یصلی رکعتی الفجر۔ الخ ج ۲ ص ۱۶۹، صحیح ابن حبان کتاب الصلوٰۃ باب النوافل ج ۵ ص ۸۲، المستدرک کتاب صلوٰۃ التطوع باب فضیلۃ رکعتی سنۃ الفجر ج ۱ ص ۳۰۷

۷۱۶۔ المعجم الصغیر للطبرانی قال حدثنا احمد بن حمدان۔ الخ ج ۱ ص ۵۵، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب اذا اقیمت الصلوٰۃ ھل یصلی غیرھا نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر والاوسط ج ۲ ص ۷۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الا المكتوبة قيل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا ركعتي الفجر قال ولا ركعتي الفجر. رواه ابن عدي والبيهقي وقال الحافظ في الفتح اسناده حسن وفيهما قاله نظر وهذه الزيادة لا اصل لها

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اقامت ہو چکی ہو تو سوائے فرض کے کوئی نماز نہ پڑھی جائے' عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ اور نہ ہی فجر کی دو رکعتیں۔ تو آپ نے فرمایا نہ ہی فجر کی دو رکعتیں

اس کو ابن عدی اور بیہقی نے روایت کیا اور حافظ نے الفتح میں فرمایا کہ اس کی سند حسن ہے اور حافظ نے جو بات اس پر اعتراض ہے اور اس کی زیادتی کی کوئی اصل نہیں ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ يُصَلِّيْ سُنَّةَ الْفَجْرِ عِنْدَ اِشْتِغَالِ الْاِمَامِ بِالْفَرِيْضَةِ خَارِجَ الْمَسْجِدِ اَوْفِيْ نَاحِيَةٍ اَوْ خَلْفَ اُسْطُوَانَةٍ اِنْ رَّجَا اَنْ يُدْرِكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَرْضِ

جس نے کہا کہ امام رحمۃ اللہ علیہ کے فرض نماز میں مشغول ہونے کے وقت (نمازی) صبح کی سنتیں مسجد کے باہر یا مسجد کے کونے میں یا ستون کے پیچھے پڑھے گا اگر اس کو فرض کی ایک رکعت ملنے کی امید ہو

718- عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ اَيْقَظْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

★★ حضرت مالک بن مغول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فجر کی نماز کے لئے اس حال میں اٹھایا کہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو انہوں نے اٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

719- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ بَيْتِهٖ فَاُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيْقِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

★★ حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر سے نکلے تو فجر کی جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو انہوں نے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں درانحالیکہ وہ راستے میں تھے۔ پھر مسجد میں داخل ہوئے

---

٧١٧. كامل ابن عدى ترجمة يحيىٰ بن نصر بن حاجب ج ٧ ص ٢٧٠٢' سنن الكبرىٰ للبيهقى كتاب الصلوٰة باب كراهية الاشتغال بهما. الفتح ج ٢ ص ٤٨٣' فتح البارى كتاب الاذان باب اذا اقيمت الصلوٰة. الفتح ج ٢ ص ٢٨٨

٧١٨. طحاوى كتاب الصلوٰة باب اداء سنة الفجر ج ١ ص ٢٥٨

٧١٩. طحاوى كتاب الصلوٰة باب اداء سنة الفجر ج ١ ص ٢٥٨

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تو لوگوں کے ساتھ نماز فجر پڑھی۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

720- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ جَاءَ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَصَلَّاهُمَا فِي حُجْرَةِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ إِنَّهُ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا يَحْيَى بْنَ اَبِي كَثِيرٍ مُدَلِّسٌ .

☆☆ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما آئے درانحالیکہ امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا اور انہوں نے صبح سے پہلے دو رکعت سنتیں نہیں پڑھی تھیں تو انہوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں دو رکعت سنت پڑھیں۔ پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کے رجال ثقہ ہیں سوائے یحییٰ بن ابی کثیر کے کہ وہ مدلس ہے۔

721- وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اس حال میں کہ لوگ فجر کی نماز میں صفیں باندھے کھڑے تھے تو انہوں نے مسجد کے کونے میں دو رکعتیں پڑھیں پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

722- وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبَا مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَكَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَمَّا اَبُو مُوسٰى فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ . رَوَاهُ اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي مُصَنَّفِهِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ اشعری حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے تو جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے اور ابوموسیٰ (فجر کی دو سنتیں پڑھے بغیر) صف میں داخل ہو گئے۔

اس کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے اپنے مصنف میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

723- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُوسٰى عَنْ اَبِيهِ حِينَ دَعَاهُمْ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ دَعَا اَبَا مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ الْغَدَاةَ ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ وَقَدْ اُقِيمَتِ

٧٢٠. طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج ١ ص ٢٥٨

٧٢١. طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج ١ ص ٢٥٨

٧٢٢. مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ فی الرجل یدخل المسجد فی الفجر ج ٢ ص ٢٥١

٧٢٣. طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج ١ ص ٢٥٧

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الصَّلٰوۃ فَجَلَسَ عَبْدُاللّٰہِ اِلٰی اُسْطُوَانَۃٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَالطَّبَرَانِیُّ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ لِیْنٌ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بھی صبح کی نماز سے پہلے بلایا پھر وہ ان کے پاس سے نکلے اس حال میں کہ جماعت کھڑی ہوچکی تھی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد کے ستون کی اوٹ میں بیٹھ گئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر نماز میں شریک ہوئے اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

724- وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِی الصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَالطَّبَرَانِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے درانحالیکہ امام نماز پڑھا رہا تھا تو انہوں نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

725- وَعَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَالْاِمَامُ یُصَلِّیْ فَاَمَّا ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَدَخَلَ فِی الصَّفِّ وَاَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ

۷۲. طحاوی کتاب الصلوۃ باب اداء سنۃ الفجر ج ۱ ص ۲۵۷

عَنْہُمَا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَکَانَہٗ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

★★ حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ صبح کی نماز کے لئے مسجد میں داخل ہوا اس حال میں کہ امام نماز پڑھا رہا تھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما تو صف میں داخل ہوگئے' بہرحال ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں پھر امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے پس جب امام نے سلام پھیرا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی جگہ بیٹھے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا تو انہوں نے کھڑے ہوکر دو رکعتیں پڑھیں۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

726- وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا جَآءَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَالْاِمَامُ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ وَلَمْ یَکُنْ صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ فَصَلّٰی عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا الرَّکْعَتَیْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ ثُمَّ دَخَلَ

۷۲٤. طحاوی کتاب الصلوۃ باب اداء سنۃ الفجر ج ۱ ص ۲۵۷' مجمع الزوائد کتاب الصلوۃ باب اذا قیمت الصلوۃ ھل یصلی غیرھا نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر ج ۲ ص ۷۵

۷۲۵. طحاوی کتاب الصلوۃ باب اداء سنۃ الفجر ج ۱ ص ۲۵۷

۷۲٦. طحاوی کتاب الصلوۃ باب اداء سنۃ الفجر ج ۱ ص ۲۵۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مَعَهُمْ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

☆☆ حضرت ابوعثمان انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما جب بھی تشریف لاتے درانحالیکہ امام صبح کی نماز پڑھا رہا ہوتا اور انہوں نے فجر کی دو رکعتیں نہ پڑھی ہوتیں تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما امام سے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر لوگوں کے ساتھ جماعت میں شریک ہوجاتے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس سند کی صحیح ہے۔

727- وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا نَأْتِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَنُصَلِّي فِي اٰخِرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ نَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلٰوتِهِمْ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت ابوعثمان نھدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آتے نماز فجر سے قبل دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے درانحالیکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے ہوتے تو ہم مسجد کے آخر میں نماز پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوجاتے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

728- وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ مَسْرُوقٌ يَجِيءُ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلٰوتِهِمْ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

☆☆ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس آتے درانحالیکہ وہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے اور انہوں نے فجر کی دو رکعتیں نہ پڑھی ہوتیں تو مسجد میں دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

729- وَعَنْهُ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

☆☆ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ، حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسا کیا سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا مسجد کے کونے میں دو رکعتیں پڑھیں۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

730- وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَلَمْ تُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۷۲۷. طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج ۱ ص ۲۵۸

۷۲۸. طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج ۱ ص ۲۵۸

۷۲۹. طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب اداء سنۃ الفجر ج ۱ ص ۲۵۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فصليهما وان كان الامام يصلي ثم ادخل مع الامام . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت یزید بن ابراہیم رضی اللہ عنہ' حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ جب تو مسجد میں داخل ہو اور تو نے فجر کی دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں تو تو انہیں ادا کر' اگرچہ امام نماز پڑھ رہا ہو پھر تو امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو جا۔

اس کو طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

731- وَعَنْ يُوْنُسَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ يُصَلِّيْهِمَا فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت یونس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ نمازی فجر کی دو سنتوں کو مسجد کے کونے میں پڑھے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے اس کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ قَضَآءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

طلوع شمس سے پہلے فجر کی دو رکعتوں کو قضا کرنے کا بیان

732- عَنْ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِيْ اُصَلِّيْ فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ اَصَلٰوتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا اِذَنْ . رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَآئِيَّ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْبَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ .

★★ حضرت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو جماعت کھڑی ہوگئی تھی پس میں نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا تو فرمایا اے قیس ٹھہر جاؤ کیا دو نمازیں اکٹھی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میں نے فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں تو فرمایا تب تم (انہیں نہ) پڑھو اس کو سوائے نسائی کے چار محدثین نے روایت کیا۔ امام احمد رحمہ اللہ اور ابوبکر بن ابوشیبہ' دار قطنی' حاکم اور بیہقی نے' اور علامہ

۷۳۰. طحاوی كتاب الصلوة باب اداء سنة الفجر ج ۱ ص ۲۵۸

۷۳۱. طحاوی كتاب الصلوة باب اداء سنة الفجر ج ۱ ص ۲۵۸

۷۳۲. ترمذی ابواب الصلوة باب ما جاء في اعادتهما بعد طلوع الشمس ج ۱ ص ۹۶' ابو داؤد كتاب الصلوة باب من فاتة متى يقضيها ج ۱ ص ۱۸۰' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة والسنة فيها باب ما جاء فيمن فاتة الركعتان قبل صلوة الفجر . الغ ص ۸۲' مسند احمد ج ۵ ص ۴۴۷' مصنف ابن ابی شيبة كتاب الصلوة باب في ركعتي الفجر اذا فاتة ج ۲ ص ۲۵۴' مستدرك حاكم كتاب الصلوة باب قضاء سنة الفجر بعد الفرض ج ۱ ص ۲۷۵' سنن الكبرىٰ للبيهقي كتاب الصلوة باب من اجاز قضاء هما بعد الفراغ من الفريضة ج ۲ ص ۴۸۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نیموی نے فرمایا کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

733- وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رِبَاحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلاً یُّصَلِّیْ بَعْدَ الْغَدَاۃِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ اَکُنْ صَلَّیْتُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَصَلَّیْتُہُمَا الْاٰنَ فَلَمْ یَقُلْ لَہٗ شَیْئًا ۔ اَخْرَجَہُ ابْنُ حَزْمٍ فِی الْمُحَلّٰی وَقَالَ الْعِرَاقِیُّ اِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ۔

قَالَ النِّیْمَوِیُّ وَفِیْمَا قَالَہٗ نَظَرٌ ۔

☆☆ حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہ ایک انصاری شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو فجر کی نماز کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں تو میں نے اب وہ دو رکعتیں پڑھیں ہیں تو آپ ﷺ نے اسے کچھ بھی نہیں فرمایا۔

اس کو ابن حزم نے المعلی میں ذکر کیا اور عراقی نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

علامہ نیموی فرماتے ہیں عراقی کے قول میں نظر ہے۔

بَابُ کَرَاھَۃِ قَضَاءِ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

سورج کے طلوع ہونے سے پہلے فجر کی دو رکعتوں کو قضا کرنے کے مکروہ ہونے کا بیان

734- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتی کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اس کو شیخین نے روایت کیا۔

735- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ غَیْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ اَحَبَّہُمْ اِلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سنا جن

۷۳۳۔ معلی لابن حزم کتاب الصلوۃ باب من سمع اقامۃ صلوۃ الصبح فلا یشتغل لغیرھا ج ۲ ص ۸۲

۷۳۴۔ مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نہی عن الصلوۃ فیہا ج ۱ ص ۲۷۵ بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب الصلوۃ بعد الفجر ترتفع الشمس ج ۱ ص ۸۲

۷۳۵۔ مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نہی عن الصلوۃ فیہا ج ۱ ص ۲۷۵ بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب الصلوۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس ج ۱ ص ۸۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بھی ہیں جو مجھے ان سب سے زیادہ محبوب ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کے بعد طلوع شمس تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور عصر کے بعد غروب شمس تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

736- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد غروب شمس تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور فجر کی نماز کے بعد طلوع شمس تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

737- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِیْنَ تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ وَّحِیْنَئِذٍ یَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰی یَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِیْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَیْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ وَّحِیْنَئِذٍ یَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ و مسلم وآخرون۔

★★ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ مجھے نماز کے بارے خبر دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تو صبح کی نماز پڑھ پھر تو نماز سے رک جا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو جائے پس بے شک وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اسے کافر سجدہ کرتے ہیں پھر تو نماز پڑھ پس بے شک نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ سایہ ایک نیزہ سے کم ہو جائے پھر تو نماز سے رک جا پس بے شک اس وقت جہنم جھونکی جاتی ہے پس جب سایہ ڈھل جائے تو تو نماز پڑھ پس بے شک نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں حتیٰ کہ تو عصر کی نماز پڑھے پھر تو غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے رک جا۔ پس بے شک وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت اسے کافر سجدہ کرتے ہیں۔

اس کو امام احمد رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا۔

738- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ

۷۳۶۔ مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نھی عن الصلوۃ فیھا ج ۱ ص ۲۷۵، بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب لا تتحری الصلوۃ قبل غروب الشمس ج ۱ ص ۸۲

۷۳۷۔ مسلم کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نھی عن الصلوۃ فیھا ج ۱ ص ۲۷۶، مسند احمد ج ٤ ص ۱۱۱

۷۳۸۔ ترمذی ابواب الصلوۃ باب ما جاء فی اعادتھما بعد طلوع الشمس ج ۱ ص ۹٦

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ و اسناده صَحِيحٌ ۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو فجر کی دو رکعت سنت نہ پڑھ سکے پس اسے چاہئے کہ وہ ان دو (سنتوں) طلوع آفتاب کے بعد پڑھے۔

اس کو ترمذی نے روایت اور اس کی سند صحیح ہے۔

739- وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ مَا أَضْحَى ۔ رَوَاهُ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت نافع بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فجر کی دو رکعتیں چاشت کی نماز کے بعد پڑھیں۔

اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

740- وَعَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَالْإِمَامُ يُصَلِّي فَأَمَّا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْإِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَكَانَهُ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

☆☆ حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ صبح کی نماز کے لئے مسجد میں داخل ہوا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما تو صف میں داخل ہو گئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں پھر امام کے ساتھ (جماعت میں) شریک ہو گئے پس جب امام نے سلام پھیر دیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا پس وہ اٹھے اور دو رکعتیں ادا کیں۔

اس کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

741- وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ إِذَا لَمْ أُصَلِّهِمَا حَتّٰى أُصَلِّيَ الْفَجْرَ صَلَّيْتُهُمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ۔ رَوَاهُ ابن أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

☆☆ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قاسم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب میں فجر کی دو سنتیں نہ پڑھ سکوں۔ یہاں تک کہ میں فجر کی نماز (یعنی فرض) پڑھ لوں تو ان دو رکعتوں کو طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لیتا ہوں۔

اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

---

۷۳۹. مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب فی رکعتی الفجر اذا فاتۃ ج ۲ ص ۲۵٤

۷٤۰. طحاوی کتاب الصلوۃ باب اداء سنۃ الفجر ج ۱ ص ۲۵۷

۷٤۱. مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ فی رکعتی الفجر اذا فاتۃ ج ۲ ص ۲۵۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ قَضَآءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مَعَ الْفَرِيْضَةِ

فرض کے ساتھ فجر کی دو رکعتیں قضاء کرنے کا بیان

742- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَاْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِهٖ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ فَفَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ يَعْقُوْبُ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے آخری حصے میں آرام کے لئے اترے پس ہم بیدار نہیں ہوئے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنی سواری کی لگام پکڑ لے (اور کوچ کرے) پس بے شک اس جگہ میں شیطان کا اثر ہے' راوی کہتے ہیں ہم نے ایسا ہی کیا پھر آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر دو رکعتیں (فجر کی سنت) پڑھیں۔ پھر نماز کی اقامت کہی گئی تو آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

743- وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ فَمَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهٖ قَالَ فَقُمْنَا فَزِعِيْنَ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَاَةٍ كَانَتْ مَعِيْ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ قَالَ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ لِاَبِيْ قَتَادَةَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَاَتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَاٌ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے سے ایک طرف ہٹ گئے اور اپنا سر انور رکھ دیا' پھر آپ نے فرمایا تم لوگ ہماری نماز (فجر) کی حفاظت کرنا' پس سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے درانحالیکہ سورج آپ کی پیٹھ مبارک پر آ چکا تھا۔ راوی کہتے ہیں ہم بھی گھبرا کر اٹھے پھر آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ' پھر ہم سوار ہو کر چلے یہاں تک کہ جب سورج طلوع ہوگیا تو آپ اترے تو میرے پاس جو وضو کا پانی تھا منگوایا اور عام روٹین کی نسبت کم پانی سے وضو کیا۔ راوی کہتے ہیں اس میں کچھ پانی بچ گیا۔ پھر آپ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس برتن کی حفاظت کرنا عنقریب اس سے ایک خبر کا ظہور ہوگا' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے اذان کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فجر کی دو رکعتیں) ادا فرمائیں پھر صبح کی نماز اسی طرح پڑھائی جس طرح پہلے پڑھایا

۷۴۲. مسلم كتاب المساجد قضاء الصلوٰة الفائتة ۔ الخ ج ۱ ص ۲۳۸

۷۴۳. مسلم كتاب المساجد باب قضاء الصلوٰة الفائتة ۔ الخ ج ۱ ص ۲۳۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کرتے تھے۔

744- وَعَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَفَرٍ لَهُ مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا يَرْقُدُ عَنِ الصَّلوٰةِ عَنْ صَلوٰةِ الصُّبْحِ قَالَ بِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ وَضُرِبَ عَلَى آذَانِهِمْ حَتَّى أَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَقَالَ تَوَضَّؤُا ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلوٰةَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

☆☆ حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج رات کون ہماری حفاظت کریگا کہ وہ صبح کی نماز سے نہ سوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں (آپ کی حفاظت کروں گا) تو انہوں نے سورج کے مطلع کی طرف منہ کر لیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر نیند طاری کر دی گئی حتیٰ کہ ان کو سورج کی گرمی نے اٹھایا پس وہ اٹھے تو انہوں نے وضو کیا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی تو آپ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر فجر کی نماز پڑھی۔

اس کو امام نسائی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور امام احمد طبرانی رحمہ اللہ نے اور بیہقی نے کتاب المعرفہ میں اس کو روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلوٰةِ فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ

مکۃ المکرمہ میں تمام اوقات میں نماز کے جائز ہونے کا بیان

745- عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَآخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَغَيْرُهُمَا وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ.

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے بنو عبد مناف تم کسی کو اس گھر (یعنی بیت اللہ) کے طواف سے نہ روکو اور وہ دن یا رات کی جس گھڑی میں چاہے نماز پڑھے۔ اس حدیث کو اصحاب خمسہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا' ترمذی اور حاکم وغیرہ نے اس کو صحیح قرار دیا اور اس کی سند میں کلام ہے۔

۷۴۴۔ نسائی کتاب المواقیت باب کیف یقضی الفائت من الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۰۲' مسند احمد ج ۴ ص ۸۱' المعجم الکبیر للطبرانی ج ۲ ص ۱۳۴' معرفۃ السنن والآثار کتاب الصلوٰۃ ج ۳ ص ۴۲۰

۷۴۵۔ ترمذی ابواب الحج باب ما جاء فی الصلوٰۃ بعد العصر وبعد الصبح۔ الخ ج ۱ ص ۱۷۵' ابو داؤد کتاب المناسک باب الطواف بعد العصر ج ۱ ص ۲۶۰' نسائی کتاب المواقیت باب اباحۃ الصلوٰۃ فی الساعات کلہا بمکۃ ج ۱ ص ۹۸' ابن ماجۃ اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی الرخصۃ فی الصلوٰۃ بمکۃ فی کل وقت ص ۹۰' مسند احمد ج ۴ ص ۸۰' مستدرک حاکم کتاب المناسک باب لا یمنع احد عن الطواف بالبیت۔ الخ ج ۱ ص ۴۴۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

۷۴۶- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّيْ فَاِنَّهُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ يَطُوْفُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ ۔ رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنو عبدالمطلب یا فرمایا اے بنو عبدمناف تم کسی کو بیت اللہ کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکو پس بے شک صبح کے بعد سے طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں اور نہ ہی عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک سوائے مکہ میں اس گھر کے پاس لوگ طواف بھی کریں اور نماز بھی پڑھیں۔ اس کو دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔

۷۴۷- وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْنِيْ فَاَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارُقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ جِدًّا ۔

★★ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا درانحالیکہ وہ کعبہ کی سیڑھی پر چڑھے تھے کہ جو مجھے پہچانتا ہے پس تحقیق وہ تو مجھے پہچانتا ہے اور جو مجھے نہیں پہچانتا تو (وہ سن لے) میں جندب ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا صبح کے بعد سے طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور نہ ہی عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک کوئی نماز پڑھی جائے سوائے مکہ کے' سوائے مکہ کے' سوائے مکہ کے' اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دارقطنی نے روایت کیا اور اس کی سند انتہائی ضعیف ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْاَوْقَاتِ الْمَكْرُوْهَةِ بِمَكَّةَ

مکہ میں تمام مکروہ اوقات میں نماز کے مکروہ ہونے کا بیان

۷۴۸- عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ اَوْ بَعْدَ الصُّبْحِ وَلَمْ يُصَلِّ فَسُئِلَ ذٰلِكَ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ ۔ رَوَاهُ اِسْحَاقُ بْنُ رَاهْوَيْهِ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَقَدْ تَقَدَّمَ اَحَادِيْثُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْاَوْقَاتِ الْخَمْسَةِ ۔

★★ حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عصر کے بعد یا صبح (کی نماز) کے بعد طواف کیا اور نفل نہ

۷۴۶. دار قطنی کتاب الصلوٰة باب جواز النافلة عند البیت فی جمیع الازمان ج ۱ ص ۴۲۶

۷۴۷. مسند احمد ج ۵ ص ۱۶۵' دار قطنی کتاب الصلوٰة باب جواز صلوٰة النافلة عند البیت فی جمیع الازمان ج ۱ ص ۴۲۴

۷۴۸. نصب الرایة کتاب الصلوٰة فصل فی الاوقات المکروهة نقلًا عن مسند اسحق بن راهویة ج ۱ ص ۲۵۳' مسند ابی داؤد طیالسی ص ۱۷۰' مسند احمد ج ۴ ص ۲۱۹' سنن الکبری للبیهقی کتاب الصلوٰة باب ذکر البیان ان هذا النهی مخصوص ج ۲ ص ۴۶۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

پڑھے تو اس کے بارے میں ان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور عصر (کی نماز) کے بعد سے غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنے مسند میں بیان کیا اور اس کی سند حسن ہے۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں پانچ اوقات میں نماز مکروہ ہونے کے بارے میں احادیث پہلے گزر چکی ہیں۔

بَابُ اِعَادَةِ الْفَرِيْضَةِ لِاَجْلِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کی وجہ سے فرض نماز کا اعادہ کرنے کا بیان

749- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْكَ اُمَرَآءُ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَّقْتِهَا اَوْ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَّقْتِهَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

☆☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب تم پر ایسے حکمران مسلط کر دیئے جائیں گے جو نماز کو اس کے (مستحب) وقت سے مؤخر کریں گے یا فرمایا نماز کے (مستحب) وقت کو ختم کر کے پڑھیں گے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تو نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا پس اگر تو ان کے ساتھ نماز کو پالے تو (ان کے ساتھ بھی) نماز پڑھ لینا پس بے شک وہ نماز تیرے لیے نفل ہو جائیگی۔

750- وَعَنْ مِحْجَنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِیْ مَجْلِسِهٖ لَمْ یُصَلِّ مَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰکِنِّیْ قَدْ صَلَّیْتُ فِیْ اَهْلِیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وآخرون اسناده صَحِیْحٌ ۔

☆☆ حضرت محجن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو نماز کے لئے اذان کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھانے کے لئے چلے گئے پھر آپ واپس تشریف لائے تو حضرت محجن رضی اللہ عنہ اپنی اسی جگہ بیٹھے تھے تو انہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا کیا تو مسلمان نہیں ہے تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیوں نہیں لیکن میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو آئے تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو۔

۷۴۹۔ مسلم کتاب المساجد باب کراھة تاخیر الصلوة عن وقتها۔ الخ ج ۱ ص ۲۳۰

۷۵۰۔ مؤطا امام مالك كتاب صلوة الجماعة باب اعادة الصلوة مع الامام ص ۱۱۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

751- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهٗ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ قَالَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ وَانْحَرَفَ اِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْءَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ.

رَوَاهُ الْخَمْسَةُ الا ابن ماجة وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وابن السكن وَابْنُ حِبَّانَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن یزید بن اسود اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں حاضر تھا۔ پس میں نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں پڑھی تو جب آپ نماز سے فارغ ہو کر لوٹے تو اچانک دو شخص قوم کے آخر میں ہیں انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کو میرے پاس لاؤ پس ان دونوں کو اس حال میں لایا گیا کہ ان کی پسلیوں کا گوشت کانپ رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا۔ دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنے گھروں میں نماز پڑھ چکے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرو جب تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ چکے ہو پھر تم جماعت والی مسجد میں آؤ تو ان کے ساتھ نماز پڑھو پس بے شک وہ نماز تمہارے لئے نفل ہو جائیگی۔

اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا۔ سوائے ابن ماجہ کے اور ترمذی ابن سکن اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا۔

752- وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اَيَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلَاتِيْ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَوَ ذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللهِ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَاءَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا میں گھر میں نماز پڑھتا ہوں پھر میں امام کے ساتھ نماز کو پالیتا ہوں تو کیا میں امام کے ساتھ نماز پڑھوں تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا: ہاں تو اس شخص نے کہا میں ان دونوں میں سے کونسی نماز کو (فرض) نماز قرار دوں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا کیا یہ تیرے ذمے ہے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے وہ جس کو چاہے (بطور فرض) قبول فرمالے۔

753- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّهٗ سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مِيْقَاتِهَا

۷۵۱۔ ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی الرجل یصلی وحدہ ثم یدرک الجماعۃ ج ۱ ص ۵۲ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی من صلی فی منزلہ ثم ادرک الجماعۃ ج ۱ ص ۸۵ نسائی کتاب الامامۃ والجماعۃ باب اعادۃ الفجر مع الجماعۃ لمن صلی وحدہ ج ۱ ص ۱۳۷ وحدہ مسند احمد ج ۴ ص ۱۶۰ صحیح ابن حبان کتاب الصلوٰۃ باب اعادۃ الصلوٰۃ ج ۵ ص ۵۷

۷۵۲۔ مؤطا امام مالک کتاب صلوٰۃ الجماعۃ باب اعادۃ الصلوٰۃ مع الامام ص ۱۱۶

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وَيُخَنِّقُوْنَهَا إِلَى شَرَقِ الْمَوْتٰى فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمْ قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِمِيْقَاتِهَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے اور وقت کو بہت تنگ کر دیں گے پس جب تم انہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھو تو تم اپنے وقت پر نماز پڑھو اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنالو۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

754- وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يَعُدْ لَهُمَا ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے جو مغرب یا صبح کی نماز پڑھ لے پھر ان دونوں نمازوں کو امام کے ساتھ پائے تو وہ ان کا اعادہ نہ کرے۔

اس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

چاشت کی نماز کا بیان

755- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا أَخْبَرَنِيْ أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہو۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں داخل ہوئے تو آٹھ رکعات پڑھیں میں نے کبھی بھی آپ کو اس نماز سے مختصر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر آپ رکوع اور سجدہ پورا فرماتے تھے۔

756- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتّٰى أَمُوْتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ

۷۵۳۔ مسلم کتاب المساجد باب الندب الی وضع الایدی علی الرکب۔ الخ ج ۱ ص ۲۰۲

۷۵۴۔ مؤطا امام مالک کتاب صلوة الجماعة باب اعادة الصلوة مع الامام ص ۱۱۶

۷۵۵۔ مسلم کتاب صلوة المسافرین باب استحباب صلوة الضحی وان اقلها رکعتان۔ الخ ج ۱ ص ۲۴۹، بخاری کتاب التهجد باب صلوة الضحی فی السفر ج ۱ ص ۱۵۷

۷۵۶۔ بخاری کتاب التهجد باب صلوة الضحی فی الحضر ج ۱ ص ۱۵۷، مسلم کتاب صلوة المسافرین باب استحباب صلوة الضحی وان اقلها رکعتان۔ الخ ج ۱ ص ۲۵۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

كُلِّ شَهْرٍ وَصَلٰوةِ الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ . رَوَاهُ الشَّيْخَان .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی کہ میں انہیں مرتے دم تک نہ چھوڑوں ہر ماہ تین روزے رکھنے کی اور چاشت کی نماز پڑھنے کی اور وتر پڑھ کے سونے کی۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

757- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَّجِيْءَ مِنْ مَّغِيْبِهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے واپس تشریف لائیں۔

758- وَعَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ اَمَا لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا یہ لوگ یقیناً جانتے ہیں کہ نماز اس وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں پڑھنا افضل ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توبہ کرنے والوں کی نماز اس وقت ہوتی جب اونٹ کے بچوں کے کھر دھوپ میں گرم ریت پر چلنے کی وجہ سے گرم ہو جائیں۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

759- وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ قُبَاءٍ وَّهُمْ يُصَلُّوْنَ الضُّحٰى فَقَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمَضَتِ الْفِصَالُ مِنَ الضُّحٰى . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل قبا کے پاس تشریف لائے درانحالیکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا توبہ کرنیوالوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں گرم ہو جائیں اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

760- وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يُصْبِحُ الرَّجُلُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ

۷۵۷۔ مسلم کتاب صلوة المسافرین باب استحباب صلوة الضحی وان اقلها رکعتان۔ الخ ج ۱ ص ۲۴۸

۷۵۸۔ مسلم کتاب صلوة المسافرین باب صلوة اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ ص ۲۵۷

۷۵۹۔ مسند احمد ج ۴ ص ۳۶۶

۷۶۰۔ مسلم کتاب صلوة المسافرین باب استحباب صلوة الضحی۔ الخ ج ۱ ص ۲۵۰' ابو داؤد کتاب الصلوة باب صلوة الضحی ج ۱ ص ۱۸۲' مسند احمد ج ۵ ص ۱۶۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

صَدَقَةٌ وَّنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّيُجْزِئُ مِنْ كُلِّ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ ۔

☆☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی اس حال میں صبح کرتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے پس ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تہلیل (لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صدقہ ہے اور ان سب سے وہ دو رکعتیں کفایت کرتی ہیں جنہیں آدمی چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

شرح

مطلب یہ ہے کہ جب انسان صبح کرتا ہے اور اس کی ایک ایک ہڈی اور ایک ایک جوڑ آفت و بلا سے صحیح وسالم ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ کاروبار اور دنیا کی دیگر مصروفیات میں مشغول رہنے کے قابل رہتا ہے۔ لہٰذا اس عظیم نعمت پر ادائیگی شکر کے لئے ایک ایک ہڈی کے عوض اسے صدقہ دینا لازم ہوتا ہے اور یہ صدقہ چند کلمات ہیں جن کو پڑھنے سے ایک ایک ہڈی اور ایک ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ ادا ہو جاتا ہے اور وہ کلمات بھی بھاری بھر کم نہیں ہیں، زیادہ طویل اور سخت نہیں ہیں بلکہ نہایت آسان اور بلا تکلف ادا ہونے والے ہیں یعنی سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر۔ ویجزی من ذلک کا مطلب یہ ہے کہ ان کلمات کے کہنے کی بجائے اگر ضحیٰ کی دو رکعتیں پڑھ لی جائیں تو شکرانہ ادا ہو جاتا ہے ان کلمات کے کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی کیونکہ نماز تو پورے بدن اور تمام اعضاء جسمانی کا عمل ہے جس کے ذریعہ بدن کا ایک ایک عضو مصروف عبادت ہو کر اپنا اپنا شکرانہ کرتا ہے لہٰذا مناسب اور بہتر یہ ہے کہ اس نماز کو ہمیشہ پڑھنا چاہیے۔

761– وَعَنْ مُعَاذَةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّيَزِيْدُ مَا شَآءَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

☆☆ حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ چاشت کی نماز کتنی رکعت پڑھا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا چار رکعات اور جس قدر زیادہ پڑھنا چاہتے پڑھ لیتے تھے۔

762– وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَهٗ فَقُلْنَا اَخْبِرْنَا بِهٖ نَاْخُذْ مِنْهُ مَا اسْتَطَعْنَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَا هُنَا يَعْنِيْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ بِمِقْدَارِهَا مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ هَا هُنَا يَعْنِيْ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَا هُنَا يَعْنِيْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِقْدَارَهَا مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ هَا هُنَا قَامَ فَصَلّٰى اَرْبَعًا وَّاَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَرَكْعَتَيْنِ

۷٦۱۔ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب استحباب صلوۃ الضحی ج ۱ ص ۲٤۹

۷٦۲۔ ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة باب ما جاء فی فیما یستحب من التطوع بالنهار ص ۸۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

يَفْعَلُهَا وَأَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَآخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت عاصم بن ضمرہ سلولی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کے نفلوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو ہم نے کہا آپ ہمیں اس کے بارے میں خبر دیں ہم اس میں سے اپنی طاقت کے مطابق لے لیں گے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تو ٹھہر جاتے حتیٰ کہ جب سورج مشرق کی جانب (زمین) سے اتنا (بلند) ہو جاتا جتنا عصر کی نماز کے وقت مغرب کی جانب (زمین) سے بلند ہوتا تو آپ اٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے پھر ٹھہر جاتے حتیٰ کہ جب سورج مشرق کی جانب (زمین) سے اتنا بلند ہو جاتا کہ جتنا مغرب کی جانب ظہر کے وقت (زمین سے) بلند ہوتا ہے تو اٹھ کر چار رکعات پڑھتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو چار رکعات ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد ادا فرماتے اور چار رکعتیں عصر سے پہلے اور ہر دو رکعتوں کے درمیان تشہد کے ساتھ فصل کرتے۔

اس کو ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

نماز چاشت کے وقت کا بیان

حضرت زید ابن ارقم کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے ایک جماعت کو ضحیٰ کے وقت (چاشت کی) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ یہ لوگ (احادیث کے ذریعے) جانتے ہیں کہ اس وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں نماز پڑھنا بہتر ہے (یعنی اس وقت زیادہ ثواب ملتا ہے چنانچہ) سرتاج دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اللہ جل شانہ کی جانب کامل توجہ رکھنے والوں کی نماز کا وقت وہ ہے۔ جب کہ اونٹوں کے بچے (یعنی ان کے پیر) گرم ہونے لگیں۔"

(صحیح مسلم، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 1285)

جب حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے نماز چاشت کے مختار اور بہتر وقت کا انتظار نہیں کیا بلکہ اول وقت ہی نماز پڑھنے لگے تو انہیں بہت تعجب ہوا اور ان کے بارے میں فرمایا کہ اگرچہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن چکے ہیں اور انہیں علم ہے کہ یہ وقت نماز چاشت کا افضل وقت نہیں ہے بلکہ افضل اور بہتر وقت تو اس کے بعد شروع ہوگا اس کے باوجود یہ لوگ اس وقت نماز نہ معلوم کیوں پڑھ رہے ہیں؟ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں بتایا کہ نماز چاشت کا بہتر اور افضل وقت وہ ہے جب کہ اونٹوں کے بچے گرم ہونے لگیں یعنی آفتاب بلند ہو جائے اور دھوپ اتنی پھیل جائے کہ گرمی کی شدت سے زمین گرم ہو جائے جس کی وجہ سے اونٹوں کے پیر جلنے لگیں اور دھوپ و گرمی میں اتنی دھوپ و گرمی میں اتنی شدت تقریباً ڈیڑھ پہر گذرنے پر آتی ہے۔ بہر حال اس حدیث سے صریح طور پر معلوم ہو گیا کہ نماز چاشت کا وقت یہ ہے کہ آفتاب خوب بلند ہو جائے، دھوپ اچھی طرح پھیل جائے اور ایک پہر ختم ہونے کے بعد دوسرا پہر شروع ہو جائے اس طرح اس نماز کا آخری وقت دو پہر یعنی زوال سے پہلے پہلے تک ہوگا۔ نماز چاشت کا مذکورہ وقت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

افضل اس لئے ہے کہ اس وقت عام طور پر طبیعت میں کسل وسستی پیدا ہو جاتی ہے اور جی یہی چاہتا ہے کہ آرام کیا جائے لہٰذا ایسے وقت میں آرام اور طبیعت کے تقاضے کو پس پشت ڈال کر وہی بندگان اللہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو بارگاہ رب العزت کی طرف کامل رجوع اور توجہ رکھتے ہیں۔

بَابُ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ

یہ باب نماز تسبیح کے بیان میں ہے

نماز تسبیح کی فضیلت کا بیان

763- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ عَفَا اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ قَدِيْمَهُ وَحَدِيْثَهُ خَطَأَهُ وَعَمَدَهُ صَغِيْرَهُ وَكَبِيْرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَّرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَّرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عباس اے چچا کیا میں تم کو عطا نہ کروں کیا میں تم کو بخشش نہ کروں کیا میں تم کو نہ دوں کیا تمہیں دس ایسے کام نہ بتاؤں کہ جب تم انہیں کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے پچھلے پرانے اور نئے جو بھول کر کیے اور جو قصداً کیے چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر سب (گناہ) معاف فرما دے وہ (کام) یہ ہے کہ آپ چار رکعات اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھیں پس جب پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہوں تو حالت قیام میں پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھیں، پھر رکوع کریں تو حالت رکوع میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھا کر دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں پھر سجدہ میں جائیں تو حالت سجدہ میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں اور پھر سجدہ کریں تو یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو یہ کلمات دس مرتبہ کہیں تو یہ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوا۔ اسی طرح تم چار رکعتوں میں کرو اگر ہو سکے تو اس نماز کو ہر دن میں ایک مرتبہ پڑھو۔ پس اگر نہ کر سکو تو ہر جمعہ میں ایک

۷۶۳۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ التسبیح ج ۱ ص ۱۸۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مرتبہ نہ پڑھ سکو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ اگر نہ کر سکو تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اگر نہ کر سکو تو اپنی ساری عمر میں ایک مرتبہ اس کو ابوداؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

تشریح

کیا آپ کو دس خصلتوں کا مالک نہ بناؤں"؟ کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو ایسی چیز بتائے دیتا ہوں جس کو آپ اگر اختیار کریں گے تو آپ کے دس قسم کے گناہ (جو حدیث میں ذکر کئے گئے ہیں) بخش دیئے جائیں گے۔ بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ "دس خصلتوں" سے مراد اس نماز میں حالت قیام کی پندرہ مرتبہ تسبیح کہنے کے علاوہ بقیہ حالتوں میں دس دس مرتبہ تسبیح کہنا ہے۔ حدیث میں لفظ علانیۃ کے بعد عشر خصال کے الفاظ یہاں مشکوٰۃ میں ذکر نہیں کئے گئے ہیں۔ لیکن "اصول" میں موجود ہیں۔ چنانچہ "حصن حصین" میں بھی یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں اسی لئے طیبی نے لکھا ہے کہ سیاق حدیث کے پیش نظر یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کہ دس خصلتوں سے مراد یہ چیزیں ہیں۔

(۱) چار رکعت نماز پڑھنا۔ (۲) ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا۔ (۳) سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی اور صورت پڑھنا۔ (۴) حالت قیام میں پندرہ مرتبہ مذکورہ تسبیحات کا کہنا۔ (۵) ان تسبیحات کا رکوع میں دس مرتبہ کہنا۔ (۶) ان تسبیحات کا دس مرتبہ قومہ میں کہنا۔ (۷) ان تسبیحات کا دس مرتبہ سجدے میں کہنا۔ (۸) ان تسبیحات کا دس مرتبہ جلسے میں کہنا۔ (۹) ان تسبیحات کا دس مرتبہ سجدے میں کہنا۔ (۱۰) ان تسبیحات کا دس مرتبہ جلسہ استراحت میں کہنا۔

اس روایت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیام میں قرات کے بعد پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھی جائے اسی طرح روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے سجدہ سے اٹھ کر بھی یہ تسبیح پڑھی جائے جب کہ ہم نے ابتداء باب میں یہ طریقہ نقل کیا ہے کہ حالت قیام میں سبحانک اللھم کے بعد پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھی جائے پھر قرات کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھی جائے اور دوسرے سجدے سے اٹھنے کے بعد تسبیح پڑھنے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ تو یہ دونوں طریقے الگ الگ روایتوں میں مذکور ہیں پھر یہ کہ ان دونوں طریقوں میں تسبیح کی تعداد میں کوئی فرق نہیں ہے صرف پڑھنے کے مواقع میں فرق ہے اس لئے اختیار ہے کہ ان دونوں طریقوں میں سے جس طریقے کو چاہے اختیار کیا جائے اور بہتر یہ ہے کہ کبھی اس طریقے کے مطابق عمل کیا جائے اور کبھی اس طریقے کے مطابق تسبیحات پڑھی جائیں تاکہ قعدوں میں یہ تسبیحات بخلاف اور ارکان کے التحیات کے پہلے پڑھی جائیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ منقول ہے کہ اس نماز میں یہ سورتیں پڑھی جائیں اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ. وَالْعَصْرِ، قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ بعض روایتوں میں اذا زلزلت والعادیات، اذا جاء اور سورت اخلاص کا پڑھنا بھی منقول ہے۔

امام جلال الدین سیوطی نے امام احمد سے یہ نقل کیا ہے کہ نماز تسبیح میں سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا بھی پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَھْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَھْلِ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الْخَشْيَةِ وَطَلَبُ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجِزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْكَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰی اَنَا صِحُكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتّٰی اَخْلُصَ لَكَ النَّصِیْحَةَ حَیَاءً مِنْكَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَحُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ ۔ "اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اہل ہدایت کی سی توفیق اہل یقین (یعنی راسخ العقیدہ اور راسخ العمل لوگوں) کے سے اعمال، اہل توبہ کی سی خالص توبہ، اہل صبر کی سی پختگی، اہل خشیت کی سخت کوشش، طالبین حق کی سی طلب، پرہیزگاروں کی سی عبادت اور اہل علم کی سی معرفت یہاں تک کہ میں تیری ہی ذات سے ڈرنے لگوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے (تیرے) خوف کا طلبگار ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روک دے تاکہ میں تیری فرمانبرداری وخوشنودی کے وہ عمل کرنے لگوں جو مجھے تیری رضا کا مستحق گردانے تیرے خوف سے سچی توبہ کرنے لگوں یہاں تک کہ تیری ذات پر اچھا گمان رکھتے ہوئے تمام امور میں تیری ذات پر بھروسہ کرنے لگوں اور اپنے نور کے پیدا کرنے والے آپ ہر عیب اور برائی سے پاک ہیں۔" اس نماز کی فضیلت کے بارے میں عبدالعزیز ابن داؤد لکھتے ہیں کہ جو آدمی جنت میں داخل ہونا چاہے تو وہ نماز تسبیح کو اپنے اوپر لازم قرار دے لے۔

ابوعثمان زاہد نے فرمایا ہے کہ مصیبت و پریشانی کے دفیعہ اور غم وحزن کو دور کرنے کے لئے اس نماز کے علاوہ میں نے کوئی اور چیز نہیں پائی۔ یعنی نماز تسبیح پڑھنے سے یہ چیزیں جاتی رہتی ہیں۔ اس نماز کی انہیں عظیم فضیلتوں کے پیش نظر اکثر ائمہ، مشائخ اور بزرگ اس نماز کو پڑھتے رہے ہیں۔ جمعہ کے روز دوپہر ڈھلنے کے بعد اس نماز کا پڑھنا مستحب ہے اگر اس نماز میں سجدہ سہو کی ضرورت پڑ جائے تو سجدہ سہو کے اندر یہ تسبیحات نہ پڑھی جائیں کیونکہ اس طرح تسبیحات کی مقدار تین سو سے آگے بڑھ جائے گی۔ جن مسلمانوں کو اللہ نے اپنی عبادت واطاعت کی توفیق دی ہے اور انہیں زیادہ سے زیادہ عمل خیر کرنے کی سعادت سے نوازا ہے ان کے لئے اس نماز کے پڑھنے کے سلسلہ میں درجہ اعتدال یہ ہے کہ یہ نماز ہر جمعہ کو پڑھی جائے چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسی پر عمل تھا کہ وہ ہر جمعہ کے روز زوال کے بعد اس نماز کو پڑھتے تھے اور انہیں سورتوں کی قرات کرتے تھے جو ابھی اوپر ان سے نقل کی گئی ہیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَبْوَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

یہ ابواب قیام رمضان کے بیان میں ہیں

بَابُ فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ

تراویح کے لغوی معنی ومفہوم کا بیان

تراویح، ترویحہ کی جمع ہے اور آرام واستراحت کے واسطے ایک مرتبہ بیٹھنے کیلیے استعمال ہوتا ہے۔ علامہ ابن منظور علم لغت کی عظیم کتاب لسان العرب میں تحریر فرماتے ہیں۔(التراویح، جمع ترویحة و هی المرة الواحدة من الراحة تفعيلة منها مثل تسليمة من السلام، والترويحة فی شهر رمضان سميت بذالك لاستراحة القوم بعد كل اربع ركعات) تراویح، ترویحہ کی جمع ہے اور ایک مرتبہ آرام کرنے کا نام ہے مادہ راحت سے بروزن تفعیلہ جیسیا مادہ سلام سے وزن تسلیمہ، اور ماہ رمضان کی نماز تراویح کو بھی اسلیے تراویح کہتے ہیں کہ لوگ ہر چار رکعت کے بعد آرام کرتے ہیں۔

(لسان العرب، ج5 مادہ روح، ص360)

صاحب مجمع البحرین لفظ تراوح کے ذیل میں رقمطراز ہیں۔(التراوح تفاعل من الراحة لان كلا من المتراوحين يريح صاحبه و صلاة التراويح المخترعة من هذا الباب لان المصلی يستريح بعد كل اربع) تراوح مادہ راحت سے باب تفاعل کا مصدر ہے یعنی دو آدمیوں کا یکے بعد دیگرے صبح سے شام تک کنوئیں سے پانی کھینچنا، اس لئے کہ اس میں بھی ایک شخص دوسرے کے لئے استراحت وآرام کا باعث ہوتا ہے اور نماز تراویح بھی اسی باب سے ہے چونکہ نماز گذار ہر چار رکعت کے بعد آرام کرتا ہے۔(مجمع البحرین، ج2-1 مادہ روح، ص244)

تراویح باعتبار اصطلاح اور فقہاء کے مطابق تعداد کا بیان

علم لغت کے دو ماہر اور خریت فن کے بیانات سے معنی لغوی کے ساتھ ساتھ اصطلاحی معنی بھی واضح وروشن ہو جاتے ہیں اگر چہ نماز تراویح کیا ہے؟ اور نماز تراویح کس کو کہتے ہیں؟ اسکی تلاش میں زیادہ سرگرداں ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ ماہ مبارک رمضان میں اہلسنّت کی مساجد میں یہ فعل عملا دیکھا جاسکتا ہے یعنی مذہب اہل سنت کے نزدیک ماہ مبارک رمضان میں نماز مغرب وعشاء کے بعد نافلہ نمازوں کو باجماعت انجام دینا تراویح کہلاتا ہے اور اب نماز تراویح پر اسقدر اصرار وتاکید ہے کہ نماز تراویح مذہب اہلسنّت کے لئے شعار اور پہچان بن گئی ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تراویح کی فضیلت کا بیان

764- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا تو اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔

اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

765- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ فِیْهِ بِعَزِیْمَةٍ فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰی ذٰلِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں قیام کی ترغیب دیتے تھے لیکن اس کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تاکیداً حکم نہ دیتے پس آپ فرماتے جس نے ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور معاملہ اسی طرح رہا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں معاملہ اسی طرح رہا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں بھی معاملہ اسی طرح رہا اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

بَابٌ فِیْ جَمَاعَةِ التَّرَاوِیْحِ

باجماعت تراویح کا بیان

766- عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَیْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ وَصَلّٰی رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلّٰی فَصَلَّوْا مَعَهٗ

۷۶۴۔ بخاری کتاب الایمان باب تطوع قیام رمضان من الایمان ج ۱ ص ۱۰' مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح ج ۱ ص ۲۵۹' ترمذی ابواب الصوم باب ما جاء فی فضل شهر رمضان ج ۱ ص ۱۴۷' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی قیام شهر رمضان ج ۱ ص ۱۹۴' نسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النهار باب ثواب من قام رمضان ایمانا. الخ ج ۱ ص ۲۳۸' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰۃ باب ما جاء فی قیام شهر رمضان ص ۹۵' مسند احمد ج ۲ ص ۲۸۱

۷۶۵۔ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان۔ الخ ج ۱ ص ۲۵۹

۷۶۶۔ بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان ج ۱ ص ۲۶۹' مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان۔ الخ ج ۱ ص ۲۵۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فصلوا بصلاته فاصبح الناس فتحدثوا فكثر اهل المسجد من الليلة الثالثة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فصلوا بصلاته فلما كانت الليلة الرابعة عجز المسجد عن اهله حتى خرج لصلوة الصبح فلما قضى الفجر اقبل على الناس فتشهد ثم قال اما بعد فانه لم يخف على مكانكم ولكني خشيت ان تفترض عليكم فتعجزوا عنها فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم والامر على ذلك ۔ رواه الشيخان ۔

★★ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات کی وقت گھر سے نکلے تو مسجد میں نماز پڑھی تو آپ کی اقتداء میں کچھ لوگوں نے نماز پڑھی پس صبح لوگوں نے آپس میں اس بارے میں باتیں کیں تو لوگ اس سے زیادہ جمع ہو گئے پس آپ نے نماز پڑھی تو آپ کی اقتداء میں لوگوں نے نماز پڑھی پس لوگوں نے اس بارے میں باہم گفتگو کی تو تیسری رات مسجد میں بہت زیادہ لوگ ہو گئے' آپ تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی پس جب چوتھی رات آئی تو مسجد لوگوں کے سمانے سے تنگ آ گئی حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ کہا پڑھا پھر فرمایا اما بعد۔

پس بے شک مجھ پر تمہارا یہاں ہونا مخفی نہ تھا لیکن مجھے ڈر تھا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض کر دی جائے تو تم اس سے عاجز آ جاؤ گے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور معاملہ ایسا ہی رہا۔

اس کو شیخین نے روایت کیا۔

767- وعن زيد بن ثابت رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم اتخذ حجرة في المسجد من حصير فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها ليالي حتى اجتمع اليه ناس ثم فقدوا صوته ليلة فظنوا انه قد نام فجعل بعضهم يتنحنح ليخرج اليهم فقال ما زال بكم الذي رايت من صنيعكم حتى خشيت ان يكتب عليكم ولو كتب عليكم ما قمتم به فصلوا ايها الناس في بيوتكم فان افضل صلاة المرء في بيته الا الصلاة المكتوبة ۔ رواه الشيخان ۔

★★ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کا حجرہ بنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی راتیں اس میں نماز پڑھی حتیٰ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم جمع ہو گئے پھر ایک رات آپ کی آواز نہ آئی اور انہوں نے یہ گمان کر لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے ہیں تو ان میں سے بعض کھانسنا شروع ہو گئے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یہ معاملہ جو میں نے دیکھا اسی طرح رہا حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہ یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے اور اگر تم پر فرض کر دی جاتی تو تم اس کو قائم نہ رکھ سکتے تو اے لوگو تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو پس بے شک آدمی کی سب سے افضل نماز وہ ہے جس کو وہ گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے اس کو شیخین نے روایت کیا۔

۷۶۷۔ بخاری كتاب الاذان باب صلوة الليل ج ۱ ص ۱۰۱' مسلم كتاب صلوة المسافرين باب استحباب صلوة النافلة في بيته ج ۱ ص ۲۶۶

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شرح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں اعتکاف کے لئے بوریے کا ایک حجرہ سا بنالیا تھا۔ اسی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی بابرکت اور مقدس ساعتوں میں عبادت الہی اور ذکر اللہ میں مشغول رہا کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بوریے کا یا اسی قسم کی کسی دوسری چیز کا معتکف بنالینا جائز ہے لیکن یہ شرائط کہ اپنی حاجت وضرورت سے زیادہ جگہ نہ روکی جائے ورنہ تو بصورت دیگر حرام ہوگا کیونکہ زیادہ جگہ گھیرنے سے دوسرے نمازیوں کو تنگی ہوگی بشرطیکہ جگہ ایسی ہو جس کی لوگوں کو احتیاج اور ضرورت ہو اگرچہ کبھی کبھی ہی ضرورت ہو ہاں اگر کوئی آدمی قرینے سے جانتا ہو کہ اگر لوگ بہت تعداد میں بھی مسجد میں آجائیں گے تب بھی معتکف کے لئے گھیری ہوئی جگہ کی انہیں احتیاج نہیں ہوگی تو ایسی صورت میں ضرورت سے زیادہ بھی جگہ گھیر لینا حرام نہیں ہوگا یہ تفصیل اس بات پر بصراحت دلالت کرتی ہے کہ ایام حج میں مسجد حرام کے اندر لوگوں کو تنگی میں مبتلا کرنا حرام ہے۔

یہ حدیث جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے حق میں انتہائی شان رحمت کی غمازی کر رہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح کی جماعت پر اس لئے مداومت نہیں فرمائی کہ کہیں یہ نماز امت کے لئے فرض ہی قرار نہ دیدی جائے جس سے امت کے لوگ تنگی و پریشانی میں مبتلا ہو جائیں۔ وہیں یہ حدیث اس بات کی بھی صریح دلیل ہے کہ تراویح کی نماز با جماعت پڑھنا سنت ہے۔ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ الخ (الہذا، اے لوگو! تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو) میں امر استحبابی ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم وجوب اور لزوم کے طور پر نہیں دیا بلکہ مقصد یہ ہے کہ فرض نماز کے علاوہ دیگر سنن و نوافل گھروں میں پڑھنا بہتر اور مناسب ہیں۔

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عام نگاہوں سے بچ کر گھروں میں سنت و نفل نماز پڑھنے میں ریاء و نمائش کا کوئی ادنیٰ ساجذبہ بھی ظاہر نہیں ہوتا جو ظاہر ہے کہ عبادت کے سلسلے میں انتہائی مستحسن اور مطلوب ہے۔ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلٰوةِ الخ (انسان کی بہترین نماز وہی ہے جسے اس نے اپنے گھر میں پڑھا ہو) یہ حکم تمام سنن و نوافل نمازوں کے بارے میں ہے کہ کوئی بھی سنت یا نفل نماز ہو سب سے بہتر وہی نماز ہے جسے نمازی نے عام نگاہوں سے بچ کر اپنے گھر میں پڑھا ہو مگر وہ نوافل اس حکم میں شامل نہیں ہیں جو شعار اسلام میں سے ہیں مثلاً نماز کسوف، نماز استسقاء اور نماز عیدین کیونکہ ان نمازوں کو مسجد میں ہی پڑھنا افضل ہے۔ نیز مسافروں کے لئے کعبہ اور مسجد نبوی بھی ان احکام میں شامل نہیں ہیں یعنی اگر کسی خوش نصیب کو کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی کی زیارت کا شرف حاصل ہو اور وہ مسافر ہو تو اس کے لئے افضل یہی ہے کہ وہ فرض نمازوں کے ساتھ سنن و نوافل بھی مسجد حرام یا مسجد نبوی میں ہی پڑھے کیونکہ مسافروں کو یہ موقعہ کبھی کبھی نصیب ہوتا ہے کہ وہ مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی سعادت حاصل کر سکیں اس لئے مسافر اس موقعہ کو غنیمت جانے اور زیادہ سے زیادہ نمازیں مسجد حرام اور مسجد نبوی میں پڑھے۔ اور یہ (یعنی مسجد حرام اور مسجد نبوی کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دینا) اس بات پر قیاس کیا جاتا ہے کہ مشائخ نے فرمایا ہے کہ مسافروں کے لئے کعبۃ اللہ کا طواف نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ واللہ اعلم

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

۷۶۱- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَآءَهٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ . رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا پھر جب پانچویں رات آئی تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ رات کا آدھا حصہ گزر گیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ہمیں اس رات اور بھی نفل پڑھاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے حتیٰ کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے لئے رات کے قیام کا ثواب شمار کردیا جاتا ہے پس جب چوتھی رات آئی تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات اور لوگوں کو جمع کیا اور ہمارے ساتھ قیام فرمایا' یہاں تک کہ ہمیں فلاح کے فوت ہو جانے کا خوف ہوا' راوی کہتے ہیں میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا فلاح کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا سحری پھر باقی مہینہ آپ نے ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔

اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

۷۶۲- وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِىْ مَالِكٍ الْقُرَظِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِىْ رَمَضَانَ فَرَاٰى نَاسًا فِىْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ يُصَلُّوْنَ فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَآءِ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَآءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمُ الْقُرْاٰنُ وَاُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ يَقْرَاُ وَهُمْ مَعَهٗ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ قَالَ قَدْ اَحْسَنُوْا وَقَدْ اَصَابُوْا وَلَمْ يَكْرَهْ ذٰلِكَ لَهُمْ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِى الْمَعْرِفَةِ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ وَلَهٗ شَاهِدٌ دُوْنَ حَسَنٍ عِنْدَ اَبِىْ دَاوٗدَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ .

★★ حضرت ثعلبہ بن ابومالک قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رمضان المبارک میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو کچھ لوگوں کو مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا یہ کیا کر رہے ہیں تو ایک کہنے والے نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قرآن یاد نہیں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے ہیں تو یہ لوگ ان کی اقتدا میں نماز پڑھتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے اچھا کیا' انہوں نے درست کیا اور آپ نے ان کے لئے اس کو ناپسند نہیں فرمایا۔

۷۶۱ ترمذی ابواب الصوم باب ما جاء فی قیام شھر رمضان ج ۱ ص ۱۶۶' ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب فی قیام شھر رمضان المطبوعہ ج ۱ ص ۱۹۵' نسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النھا رباب قیام شھر رمضان ج ۱ ص ۲۳۸' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوۃ باب ما جاء فی قیام شھر رمضان ص ۹۵' مسند احمد ج ۵ ص ۱۵۶

۷۶۲ معرفۃ السنن والآثار کتاب الصلوۃ ج ۴ ص ۳۹' سنن الکبرٰی للبیھقی کتاب الصلوۃ باب من زعم انھا بالجماعۃ افضل۔ الخ ص ۴۹۵' ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب فی قیام شھر رمضان ج ۱ ص ۱۹۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو بیہقی نے المعرفہ میں بیان کیا اور اس کی سند جید ہے اور ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کا شاہد ہے جو کہ حسن سے کم درجہ کی حدیث ہے۔

770- وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّيْ اَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ يَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ يَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رمضان کی ایک رات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف نکلا تو دیکھا کہ لوگ متفرق الگ الگ نماز پڑھ رہے ہیں کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ رہا ہے کچھ لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے خیال میں اگر میں ان کو ایک ہی قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو بہت بہتر ہوگا۔ پھر آپ نے پختہ ارادہ کر لیا اور لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کر دیا' پھر دوسری رات میں آپ کے ساتھ نکلا تو لوگ اپنے قاری کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کتنی اچھی بدعت ہے وہ نماز یعنی تہجد جسے چھوڑ کر تم سو جاتے ہو اس سے افضل ہے جسے تم ادا کرتے ہو اس سے آپ کی مراد رات کے آخری حصہ کی نماز تھی اور لوگ رات کے پہلے حصے میں نماز تراویح پڑھتے تھے۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

771- وَعَنْ نَوْفَلِ بْنِ اِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كُنَّا نَقُوْمُ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ فَيَتَفَرَّقُ هٰهُنَا فِرْقَةٌ وَّكَانَ النَّاسُ يَمِيْلُوْنَ اِلٰى اَحْسَنِهِمْ صَوْتًا فَقَالَ عُمَرُ اُرَاهُمْ قَدِ اتَّخَذُوا الْقُرْاٰنَ اَغَانِيَ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَاُغَيِّرَنَّ فَلَمْ يَمْكُثْ اِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتّٰى اَمَرَ اُبَيًّا فَصَلّٰى بِهِمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ خَلْقِ اَفْعَالِ الْعِبَادِ وَابْنُ سَعْدٍ وَّجَعْفَرُ الْفِرْيَابِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت نوفل بن ایاس ہذلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسجد میں قیام کرتے تھے تو لوگ متفرق ہو کر کھڑے ہوتے اور وہ لوگوں میں سے اچھی آواز والے کی طرف مائل ہوتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے خیال میں یہ لوگ قرآن کو راگ بنانا چاہتے ہیں خدا کی قسم اگر مجھ سے ہو سکا تو میں ضرور اسے بدل دوں گا۔ پھر آپ صرف تین رات ہی ٹھہرے تھے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے خلق افعال العباد میں روایت کیا اور ابن سعد اور جعفر فریابی نے اور اس کی سند حسن ہے۔

۷۷۰۔ بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان ج ۱ ص ۲۶۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ التَّرَاوِيحِ بِثَمَانِ رَكْعَاتٍ

آٹھ رکعت تراویح کا بیان

772- عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

★★ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں کس طرح نماز پڑھتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رمضان اور غیر رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے چار رکعت نماز پڑھتے پس تو اس نماز کے طول اور حسن کے بارے میں نہ پوچھ پھر چار رکعات پڑھتے پس تو ان کے حسن اور طول کے بارے میں مت پوچھ پھر تین رکعت پڑھتے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل بیدار رہتا۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

773- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكْعَاتٍ وَاَوْتَرَ فَلَمَّا كَانَتِ الْقَابِلَةُ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا اَنْ يَخْرُجَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمْ نَزَلْ فِيْهِ حَتّٰى اَصْبَحْنَا ثُمَّ دَخَلْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعْنَا الْبَارِحَةَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا اَنْ تُصَلِّيَ بِنَا فَقَالَ اِنِّي خَشِيْتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَفِي اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ.

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے۔ پس جب دوسری رات آئی تو ہم مسجد میں جمع ہوئے اور ہمیں امید تھی کہ آپ تشریف لائیں گے پس آپ تشریف نہ لائے تو ہم صبح تک مسجد میں ہی رہے پھر ہم نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم گزشتہ رات مسجد میں جمع ہوئے اور ہمیں امید تھی کہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ خوف ہوا کہ تم پر فرض کر دی جائیگی۔

۷۷۲. بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان ج ۱ ص ۲۶۹ مسلم کتاب صلوة المسافرین باب صلوة اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ ص ۲۵۴

۷۷۳. المعجم الصغیر للطبرانی من اسمه عثمان ص ۱۹۰ قیام اللیل کتاب قیام رمضان باب صلوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جماعة لیلا. الخ ص ۱۵۵ صحیح ابن خزیمة جماع ابواب ذکر الوتر باب ذکر دلیل بان الوتریس بفرض ج ۲ ص ۱۳۸ صحیح ابن حبان کتاب الصلوة باب الوتر ج ۵ ص ۶۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو طبرانی نے صغیر میں ذکر کیا اور محمد بن نصر نے قیام اللیل میں اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

774- وَعَنْهُ قَالَ جَآءَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَانَ مِنِّی اللَّیْلَةَ شَیْءٌ یَعْنِیْ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ وَمَا ذَاكَ یَا اُبَیُّ قَالَ نِسْوَةٌ فِیْ دَارِیْ قُلْنَ اِنَّا لَا نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَنُصَلِّیْ بِصَلٰوتِكَ قَالَ فَصَلَّیْتُ بِهِنَّ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَّاَوْتَرْتُ فَكَانَتْ سُنَّةَ الرِّضَا وَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا. رَوَاهُ اَبُوْ یَعْلٰی وَقَالَ الْهَیْثَمِیُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ گزشتہ رات میرے ساتھ ایک معاملہ پیش آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابی وہ کیا ہے تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر کی کچھ عورتوں نے کہا کہ ہم قرآن نہیں پڑھ سکتیں پس ہم تیری اقتدا میں نماز پڑھیں گی تو میں نے ان کو آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے تو یہ سنت رضا ہوگئی کہ آپ نے ان کو کچھ نہیں فرمایا۔

اس کو ابو یعلی نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

775- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ وَّتَمِیْمًا الدَّارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ یَّقُوْمَا لِلنَّاسِ بِاِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ وَقَدْ كَانَ الْقَارِئُ یَقْرَأُ بِالْمِئِیْنَ حَتّٰی كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَی الْعِصِیِّ مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَسعید بن منصور وَاَبُوْبَكْر بن اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ حضرت محمد بن یوسف رضی اللہ عنہ، حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں اور قاری مئین سورتیں پڑھتا حتیٰ کہ ہم طویل قیام کی وجہ سے لاٹھی پر سہارا لیتے اور ہم صبح سے تھوڑی ہی دیر پہلے نماز سے فارغ ہوتے تھے۔

تعداد تراویح میں فقہی مذاہب کا بیان

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام حسن ابن علی رضی اللہ عنہ کی زبانی بیان کیا ہے کہ تراویح پڑھنا سنت ہے اور اسے کسی حال میں ترک کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام رمضان میں نماز تراویح پڑھی اور گاہے ترک کرتے ہوئے فرمایا میں اس خوف سے مسلسل نہیں پڑھتا کہ کہیں یہ فرض نہ ہو جائے۔

احادیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفاء راشدین ہمیشہ تراویح پڑھتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ

۷۷۴۔ مسند ابی یعلی ج ۳ ص ۳۳۶، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب فی الرجل یؤم النساء ج ۲ ص ۷۴

۷۷۵۔ مؤطا امام مالک کتاب الصلوٰۃ فی رمضان ما جاء فی قیام رمضان ص ۹۸، مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب فی صلوٰۃ رمضان ج ۲ ص ۳۹۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لوگو! میرے اور میرے بعد خلفاء راشدین کی سنت پر سختی کے ساتھ عمل کرو۔ فقہ کی بعض کتابوں میں مرقوم ہے اگر شہر کے باشندے تراویح پڑھنا چھوڑ دیں تو حاکم وقت کے لیے لازمی ہے کہ وہ تارکین تراویح کو قتل کر دے۔
روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے غلام زکوان کے پیچھے تراویح پڑھتی تھیں اور یہی عمل ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تھا کہ وہ دیگر خواتین کے ساتھ جماعت کے طور پر اپنے غلام امام حسن بصری کی امامت میں تراویح پڑھتی تھیں۔ جسے ہم تفصیل کے ساتھ چند عنوانات میں بیان کرتے ہیں۔

ہمارے مسلک شریعت اسلامیہ میں بیس رکعات تراویح پڑھنا ہی سنت ہے۔ بیہقی نے صحیح اسناد کے ساتھ لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں صحابہ (20) رکعات تراویح پڑھتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وعلی مرتضی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی (20) رکعات ہی پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہ رمضان میں (3) وتر پڑھتے تھے۔ بعض محدثین کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہے لیکن حنفیوں کے نزدیک حدیث مذکورہ بالا مقبول و معتمد علیہ ہے اس لیے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ تراویح کی (20) رکعات ہی پڑھتے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تراویح کی (36) رکعات ہیں اور دوسری روایت میں (39) رکعات مذکور ہیں جن میں وتر بھی شامل ہیں۔ یہ عمل صرف باشندگان مدینہ منورہ کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ باشندگان مکہ معظمہ کا دستور رہا ہے کہ وہ خانہ کعبہ کے ساتھ چکر لگاتے اور طواف کی دو دو رکعتیں ہر دو رکعات تراویح اور وتر کے درمیان ادا کرتے اور باشندگان مدینہ خانہ کعبہ کے اطراف طواف کرنے کی فضیلت سے دور رہنے کے سبب (20) رکعات تراویح کے بعد چار چار رکعات مزید پڑھتے ہیں اور اپنی ان اضافہ کردہ (16) رکعات کو (ستہ عشریہ) کہتے ہیں اور ان کی یہ عادت آج تک جاری و ساری ہے۔ اس طرح (36) رکعات تراویح کے نام سے کہی جا سکتی ہیں۔ نیز اسی طرح (36) رکعات پڑھنے کی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی منسوب کی جاتی ہے جو مشہور نہیں ہے۔

بحالت موجودہ اگر آج بھی (20) رکعات تراویح پر مزید اضافہ کے ساتھ نماز پڑھی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور ممانعت نہیں۔ اور اس میں امام و مقتدی کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ سب برابر ہیں۔ ستہ عشریہ کو علیحدہ پڑھنا مناسب ہے کیونکہ سوائے تراویح کے کوئی اور نماز باجماعت پڑھنا ہمارے نزدیک مکروہ ہے۔ اور باشندگان مدینہ جو ستہ عشریہ کو باجماعت ادا کرتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ ان کے نزدیک نفل باجماعت پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

متاخرین علماء مصر شیخ قاسم حنفی کا بیان ہے کہ باجماعت نفل ادا کرنا عمل مکروہ ہے کیونکہ نفل پڑھنا اگر مستحب ہوتے تو دوسری نمازوں کی مانند ان کا باجماعت پڑھنا افضل ہوتا۔ اور اگر نماز نفل باجماعت پڑھنے کا حکم ہوتا تو شب بیداری نماز تہجد باجماعت ادا کر کے طالب فضیلت پاتے اور اس صورت میں نماز نفل باجماعت ادا کرنا افضل ہو سکتی تھی۔ اور جبکہ رسول اللہ صلی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے طرز عمل و عبادت سے نفل با جماعت ادا کرنے کی کوئی روایت نہیں ہے تو اس صورت میں بھی معلوم ہوا کہ نفل با جماعت ادا کرنے میں کوئی فضیلت و برتری نہیں ہے۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رضی اللہ عنہ نے اپنی سنن میں فرمایا: اکثر اہل علم کا مذہب بیس رکعت تراویح ہے جو کہ حضرت علی، حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر اصحاب سے مروی ہے اور یہی (کبار تابعین) سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک اور امام شافعی رحمہ اللہ علیہم کا قول ہے اور امام شافعی نے فرمایا: میں نے اپنے شہر مکہ میں (اہل علم کو) بیس رکعت تراویح پڑھتے پایا۔ (الترمذی فی السنن، کتاب : الصوم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب : ماجاء فی قیام شهر رمضان، 3 / 169، الرقم : 806.)

بَابٌ فِي التَّرَاوِيحِ بِأَكْثَرَ مِنْ ثَمَانِ رَكْعَاتٍ

آٹھ رکعات سے زیادہ تراویح کا بیان

776- عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَجَ يَقُوْلُ مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ . رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت داؤد بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اعرج رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے لوگوں کو اسی حال میں پایا کہ وہ رمضان میں کافروں پر لعنت کرتے تھے اور قاری آٹھ رکعتوں میں سورۃ بقرہ پڑھتا تھا پس جب وہ بارہ رکعات میں اسے پڑھتا تو لوگ یہ سمجھتے کہ (آج) اس نے ہلکی نماز پڑھائی ہے اس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابٌ فِي التَّرَاوِيحِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَاتٍ

بیس رکعات تراویح کا بیان

777- عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً قَالَ وَكَانُوْا يَقْرَءُوْنَ بِالْمِئِيْنَ وَكَانُوْا يَتَوَكَّئُوْنَ عَلَى عِصِيِّهِمْ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت یزید بن خصیفہ رضی اللہ عنہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۷۷۶. مؤطا امام مالک کتاب الصلوۃ فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضان ص ۹۸

۷۷۷. سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوۃ باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان ج ۲ ص ۴۹۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

...ینہ میں لوگ بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے اور مئین سورتوں کی قراءت فرماتے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں طویل قیام کی وجہ سے لوگ اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگا لیتے تھے۔

اس کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

778- وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً . رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ .

★★ حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں رمضان المبارک میں 23 رکعتیں پڑھتے تھے۔

اس کو امام مالک رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

779- وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَمَرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً . رَوَاهُ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهِ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ .

★★ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو 23 رکعتیں پڑھائے اس کو ابوبکر بن شیبہ نے اپنے مصنف میں بیان کیا اور اس کی سند مرسل قوی۔

780- وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ بالناس فِيْ رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ أخرجه أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهِ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ .

★★ حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابی بن کعب مدینہ طیبہ میں رمضان المبارک کے مہینے میں لوگوں کو بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

اس کو ابوبکر بن شیبہ نے اپنے مصنف میں بیان کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

781- وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلَاثًا وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ . رَوَاهُ ابن أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت عطا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو اسی حال میں پایا کہ وہ وتروں سمیت 23 رکعات پڑھتے تھے۔

اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

782- وَعَنْ أَبِي الْخَصِيْبِ قَالَ كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ فِيْ رَمَضَانَ فَيُصَلِّيْ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ عِشْرِيْنَ

۷۷۸. موطا امام مالک کتاب الصلوۃ فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضان ص ۹۸

۷۷۹. مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ ج ۲ ص ۳۹۳

۷۸۰. مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ ج ۲ ص ۳۹۳

۷۸۱. مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ ج ۲ ص ۳۹۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رَكْعَةً . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت ابوالخصیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں سوید بن غفلہ نے رمضان المبارک میں امامت کرائی تو آپ پانچ ترویحات یعنی بیس رکعتیں پڑھاتے۔

اس کو بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

783- وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِنَا فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً . رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت نافع بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ ہمیں رمضان میں بیس رکعات (تراویح) پڑھاتے تھے اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

784- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيْعَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي مُصَنَّفِهِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ رِوَايَاتٌ اُخْرٰى اَكْثَرُهَا لَا تَخْلُوْ عَنْ وَهْنٍ وَلٰكِنْ بَعْضُهَا يُقَوِّيْ بَعْضًا .

★★ حضرت سعید بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو رمضان میں پانچ ترویحات میں بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کیا اپنے مصنف میں اس کی سند صحیح ہے۔

علامہ نیموی فرماتے ہیں اس بارے میں دیگر روایات بھی ہیں جن میں سے اکثر ضعف سے خالی نہیں ہیں لیکن ان میں سے بعض بعض کو تقویت دیتی ہیں۔

نماز تراویح کے وقت کا بیان

علامہ ابن ہمام حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ سنت تراویح کا وقت عشاء کی نماز کے تابع ہے۔ لہٰذا صحیح یہ ہے کہ تراویح کا وقت عشاء کی نماز کے بعد اور وتر سے پہلے ہے۔ اور فقہاء کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ تراویح کا وقت وہی جو نماز عشاء کا وقت ہے لہٰذا نماز عشاء کا سارا وقت نماز تراویح کا وقت ہے۔

جبکہ ان میں سے صحیح ترین روایت یہ ہے کہ نماز تراویح کا وقت عشاء کی نماز کے بعد جیسا کہ عشاء کی سنتوں کا وقت ہے اور وتر کی نماز سے پہلے ہے۔ (فتح القدیر، ج ۲، ص ۴۵۳، بیروت)

---

۷۸۲. سنن الکبری للبیهقی کتاب الصلوة باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان ج ۲ ص ۴۹۶

۷۸۳. مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلوة باب کم یصلی فی رمضان من رکعة ج ۲ ص ۳۹۳

۷۸۴. مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلوة باب کم یصلی فی رمضان من رکعة ج ۲ ص ۳۹۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ قَضَاءِ الْفَوَائِتِ

فوت شدہ نمازوں کی قضا کا بیان

۷۸۵- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ (وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي) . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے تو جب اسے یاد آئے تو اسے چاہئے نماز پڑھے پس اس کا یہی کفارہ ہے (کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اور نماز کو میری یاد کے لئے قائم کرو۔

اس کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

۷۸۶- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا كِدْتُ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّاْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے موقع پر غروب آفتاب کے بعد حاضر ہوئے تو کفار قریش کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عصر کی نماز نہ پڑھی حتیٰ کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بھی عصر کی نماز نہیں پڑھی تو ہم اٹھ کر وادی بطحان کی طرف گئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے وضو کیا اور ہم نے بھی نماز کے لئے وضو کیا تو آپ نے غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھائی پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی اس کو شیخین نے روایت کیا۔

۷۸۷- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلَمْ يَذْكُرْهَا اِلَّا وَهُوَ مَعَ الْاِمَامِ فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ الصَّلٰوةَ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لِيُصَلِّ بَعْدَهَا الْاُخْرٰى . رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

---

۷۸۵. بخاری كتاب مواقيت الصلوٰة باب من نسی صلوٰة فی فلیصل اذا ذکرها۔ الخ ج ۱ ص ۸۴، مسلم كتاب المساجد باب قضاء صلوٰة الفائته الخ ج ۱ ص ۲۳۸، ترمذی ابواب الصلوٰة باب ما جاء فی النوم عن الصلوٰة ج ۱ ص ۴۳، ابو داؤد كتاب الصلوٰة باب فی من نام عن صلوٰة او نسیها ج ۱ ص ۶۳، نسائی كتاب المواقيت باب فيمن نام عن صلوٰة ج ۱ ص ۱۰۰، ابن ماجة ابواب مواقيت الصلوٰة باب من نام عن الصلوٰة اونسیها ص ۵۰، مسند احمد ج ۳ ص ۲۸۲

۷۸۶. بخاری كتاب مواقيت الصلوٰة باب من صلی بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت ج ۱ ص ۸۳، مسلم كتاب المساجد باب الدليل من قال الصلوٰة الوسطى هی صلوٰة العصر ج ۱ ص ۲۲۷

۷۸۷. موطا امام مالك كتاب قصر الصلوٰة فی السفر العمل فی جامع الصلوٰة ص ۱۵۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جو نماز پڑھنا بھول جائے پھر اس کو نماز اس حال میں یاد آئے کہ وہ امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اسے چاہیے کہ وہ بھولی ہوئی نماز پڑھے پھر اس کے بعد دوسری نماز پڑھے۔

اس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

قضا نمازوں کا حکم اور پڑھنے کا طریقہ

۱. قضا نمازوں کا حکم یہ ہے کہ جس صفت کی نماز قضا ہوئی ہے اس صفت کے ساتھ ادا کی جائے پس فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب ہے اور بعض سنتوں کی قضا سنت ہے، فجر کی سنتیں اگر فرضوں کے ساتھ قضا ہو جائیں اور دوپہر شرعی سے پہلے قضا کرے تو ان سنتوں کو قضا کرنا سنت ہے، حالت اقامت کی قضا حالت اقامت کی طرح ہے پس خواہ اس کو حالت اقامت میں قضا کرے یا حالت سفر میں، چار رکعت والی نماز پوری یعنی چار رکعت پورا کرے اور حالت سفر کی قضا حالت سفر کی طرح ہے پس خواہ اس کو حالت سفر میں قضا کرے یا حالت اقامت میں وہ چار رکعت والی نماز کو قصر یعنی دو رکعت ہی قضا کرے

۲. قضا نماز کی ادائیگی کے وقت اگر کوئی عذر ہوگا تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا پس جس وقت کی نماز قضا ہوئی اگر اس وقت کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا تھا اور جب اس کو قضا کرنے کا ارادہ کیا تو وہ کھڑا ہو کر پڑھنے پر قادر نہیں ہے تو بیٹھ کر پڑھ لے اور اگر بیٹھ کر پڑھنے پر قادر نہیں ہے اور اشارہ سے پڑھ سکتا ہے تو اشارہ ہی سے قضا کر لے اس کے بعد جب صحت و قیام پر قدرت حاصل ہو جائے اس نماز کو لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر نماز قضا ہونے کے وقت قیام پر قادر نہیں تھا اور جب اس کو قضا کرنے کا ارادہ کیا تو قیام پر قادر ہو چکا ہے تو اب اس کے کھڑے ہو کر نماز قضا ادا کرنا واجب ہے

۳. اگر جہری قضا نمازوں کو جماعت سے پڑھے تو امام کو چاہیے کہ نماز میں جہر کرے اور اگر ان کو تنہا پڑھے تو جہر و آہستہ پڑھنے میں اختیار ہے مگر جہر افضل ہے اور آہستہ قرآت کی نمازوں کو امام و منفرد دونوں کے لئے آہستہ پڑھنا واجب ہے جیسا کہ وقت کے اندر حکم ہے

۴. زندگی میں جب چاہے قضا نماز پڑھ سکتا ہے لیکن تین اوقات مکروہہ یعنی طلوع آفتاب و نصف نہار شرعی سے زوال تک اور غروب آفتاب کے وقت میں نہ پڑھے قضا نمازوں کے ادا کرنے میں جلدی کرنا چاہیے بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ و گناہ ہے، اگر بہت زیادہ قضا نمازیں جمع ہو گئی ہوں تو جس قدر فرصت ملے پڑھ لیا کرے ایک وقت میں دو یا تین یا چار یا جس قدر قضا نمازیں پڑھ سکے پڑھ لیا کرے ایک وقت میں کم از کم ایک ہی قضا نماز پڑھ لیا کریں، نوافل پڑھنے کی بجائے قضا نماز میں مشغول ہونا اولیٰ و افضل ہے بلکہ اہم ہے لیکن وہ مشہور مؤکدہ وغیرہ مؤکدہ سنتیں جو فرضوں کے ساتھ ہیں اور نماز تراویح و نماز تہجد و اشراق و چاشت و اوابین و صلوۃ تسبیح و تحیۃ المسجد و تحیۃ الوضو جن کا ذکر احادیث میں ہیں اس سے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

گئی ہیں اگر قضا نمازوں کو ادا کی نیت سے پڑھ لیا تب بھی درست ہے قضا نمازوں کی نیت اس طرح کرنی چاہئیے کہ میں فلاں دن فلاں نماز کی قضا پڑھتا ہوں، قضا کے وقت و دن کا تعین ضروری ہے صرف یہ نیت کر لینا کہ ظہر یا فجر کی قضا پڑھتا ہوں کافی نہیں ہے، اور اگر مہینے و دن کا تعیین یاد نہ ہو تو سہولت کے لئے اس طرح نیت کریں کہ مثلاً میرے ذمہ جس قدر فجر کی نمازیں باقی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا ہوں اسی طرح ہر نماز کے وقت کے ساتھ یہ الفاظ دل میں خیال کرے اور زبان سے بھی کہہ لے یا یوں نیت کرے کہ میرے ذمہ جس قدر فجر کی نمازیں ہیں ان میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں ہر دفعہ اسی طرح نیت کرلیا کرے۔

قضاء نمازوں کی ترتیب میں فقہی مذاہب اربعہ

جمہور اہل علم کے مسلک کے مطابق نمازوں کی قضاء میں ترتیب واجب ہے۔ ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی "المغنی" میں لکھتے ہیں۔ اور بالجملہ یہ کہ قضاء میں ترتیب واجب ہے۔

امام احمد نے کئی ایک جگہ یہی بیان کیا ہے۔ اور نخعی، زھری، ربیعہ، یحی انصاری، امام مالک، لیث، اور امام ابو حنیفہ اور اسحاق رحمہم اللہ جمیعا سے اسی طرح منقول ہے۔

اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: واجب نہیں؛ کیونکہ فرض فوت شدہ ہے چنانچہ اس میں ترتیب واجب نہیں، جس طرح روزے ہیں۔ جب یہ ثابت ہوگیا تو تو اس میں ترتیب واجب ہے، چاہے کتی بھی زیادہ ہوں، امام احمد نے یہی بیان کیا ہے۔

اور امام مالک اور ابو حنیفہ رحمہما اللہ کہتے ہیں۔ ایک دن اور رات کی نمازوں سے زیادہ میں ترتیب واجب نہیں؛ کیونکہ اس سے زیادہ میں ترتیب کا معتبر ہونا اس کے لیے مشقت ہے، اور یہ تکرار میں داخل ہونے کا باعث ہے، چنانچہ روزوں کی قضاء میں عدم ترتیب کی طرح ساقط ہو جائیگی۔ (المغنی لابن قدامہ المقدسی (1 / 352)

چنانچہ اس سے حاصل یہ ہوا کہ احناف، مالکیہ، حنابلہ میں سے جمہور اہل علم کے ہاں ترتیب واجب ہے، لیکن اتنا ہے کہ مالکی اور احناف کے ہاں ایک دن اور رات سے زیادہ ہونے کی صورت میں ترتیب واجب نہیں۔

ترتیب کی صورت یہ ہوگی کہ جس طرح معروف نماز ادا کی جاتی ہے اسی طرح قضاء بھی ادا کی جائیگی، چنانچہ مثلا جس کی ظہر، عصر کی نماز رہ گئی تو وہ پہلے ظہر اور پھر عصر کی نماز ادا کرے گا۔

لیکن بھولنے اور جہالت کی بنا پر ترتیب ساقط ہو جائیگی، اور اسی طرح موجودہ نماز کا وقت نکل جانے اور جماعت رہ جانے کا خدشہ ہو تو پہلے حاضر نماز ادا ہوگی اور پھر فوت شدہ، راجح یہی ہے۔

اس لیے جس کی دو نمازیں رہ گئی ہو مثلا ظہر اور عصر اور اس نے بھول کر پہلے عصر کی نماز ادا کر لی یا ترتیب کے وجوب سے جاہل

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہونے کی بنا پر تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔

اور اگر یہ خدشہ ہو کہ قضاء والی نماز ادا کرنے سے موجودہ عصر کی نماز کا اختیاری وقت نکل جائیگا تو وہ عصر کی نماز پہلے ادا کرے، اور پھر اپنی فوت شدہ کی قضاء کرے۔

اور اسی طرح اگر وہ مسجد میں داخل ہو تو کیا وہ جماعت کے ساتھ موجودہ اور حاضر نماز ادا کرے یا کہ فوت شدہ نماز کی قضاء کرے۔ امام احمد ایک روایت میں کہتے ہیں اور ابن تیمیہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے کہ جماعت رہ جانے کے خوف سے ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔ (الشرح الممتع (2/138-144)

قضاء نمازوں کی ترتیب بھولنے کے بیان میں مذاہب اربعہ

ائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، اور امام احمد رحمہم اللہ تعالی کا مسلک ہے کہ فوت شدہ نمازیں قضاء کرتے وقت ترتیب واجب ہے، اس کی دلیل خندق والے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ نمازیں رہ گئیں تو آپ نے ترتیب کے ساتھ انہیں قضاء کر کے ادا کیا تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق والے روز عصر کی نماز غروب آفتاب کے بعد ادا کی اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی" صحیح بخاری حدیث نمبر (641)

اور ایک دوسری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "تم نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے" صحیح بخاری حدیث نمبر (631) (المغنی ابن قدامۃ (2/336).)

اگر ترتیب بھول جائے تو کیا ساقط ہو جائیگی؟ اس کا جواب یہ ہے جی ہاں بھول جانے کی صورت میں ترتیب ساقط ہو جائیگی، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "یقیناً اللہ تعالی نے میری امت سے خطا اور بھول، اور جس پر انہیں مجبور کیا گیا ہو معاف کر دیا گیا ہے۔ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2043) نے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر (1662) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور امام ابوحنیفہ، اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ دونوں کا مسلک بھی یہی ہے۔ (فتح القدیر (1/424) اور المغنی ابن قدامہ (2/340) اور الشرح الممتع (2/139)

اور اگر کوئی شخص نماز بھول جائے اور دوسری نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد اسے یاد آئے تو اس کی تین حالتیں ہیں۔

موجودہ نماز شروع کرنے سے پہلے رہ جانے والی نماز یاد آ جائے تو اس وقت اسے فوت شدہ نماز پہلے ادا کرنا ہوگی اور پھر موجودہ نماز ادا کرے گا۔

موجودہ نماز مکمل کرنے کے بعد فوت شدہ نماز یاد آئے کہ اس نے تو وہ نماز ادا ہی نہیں کی، چنانچہ اس کی موجودہ نماز صحیح ہو گی اور وہ صرف فوت شدہ نماز ہی ادا کرے گا، بھول جانے کی بنا پر ترتیب کے ساتھ ادائیگی میں معذور ہوگا۔

اسے موجودہ نماز ادا کرنے کے دوران یاد آئے کہ اس نے تو اس سے قبل والی نماز ادا نہیں کی، تو اس حالت میں وہ موجودہ نماز مکمل کرے اور یہ اس کے لیے نفل ہونگے، اور پھر وہ فوت شدہ نماز ادا کرنے کے بعد موجودہ نماز ترتیب کے ساتھ ادا کرے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حنبلی امام احمد رحمہ اللہ تعالی کا مسلک یہی ہے۔ (المغنی ابن قدامہ (2، 336-340)

امام احمد اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا قول یہی ہے، امام مالک رحمہ اللہ تعالی نے موطا میں روایت کیا ہے کہ نافع بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہا کرتے تھے: "جس کی بھی کوئی نماز رہ گئی ہو اور اسے امام کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے یاد آئے، تو امام کی سلام پھیرنے کے بعد رہ جانے والی فوت شدہ نماز ادا کرے، اور پھر اس کے بعد دوسری نماز ادا کرے۔ (موطا امام مالک حدیث نمبر (408)

اور ابن تیمیہ کہتے ہیں۔ کہ دوران نماز جب بھی فوت شدہ نماز یاد آئے تو یہ ایسے ہی ہوگی جیسے اسے نماز شروع کرنے سے قبل یاد آتی، اور اگر موجودہ نماز کے دوران یاد نہیں آتی بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو جمہور علماء کرام مثلا امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد، کے ہاں اس کی موجودہ نماز کفائت کر جائیگی۔ (الفتاوی الکبری (1/ 112).)

جس نماز میں ہے اسے پوری کرنا بطور استحباب ہے، نہ کہ واجب، چنانچہ اگر وہ اس نماز کو توڑ کر فوت شدہ نماز ادا کرے اور پھر موجودہ نماز اس کے بعد ادا کر لے تو جائز ہوگا۔

میں نے امام احمد رحمہ اللہ تعالی کو کہا: میں عشاء کی نماز ادا کر رہا تھا، مجھے دوران نماز یاد آیا کہ میں نے تو مغرب کی نماز ادا نہیں کی، چنانچہ میں عشاء کی نماز ادا کر لی، اور پھر مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد عشاء کی نماز لوٹائی؟ امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہنے لگے: آپ نے صحیح میں نے کہا: جب مجھے دوران نماز یاد آیا تھا تو کیا مجھے نماز توڑ نہیں دینی چاہیے تھی؟ امام احمد رحمہ اللہ کہنے لگے کیوں نہیں. میں نے کہا: تو پھر میں نے صحیح کیسے کیا؟ وہ کہنے لگے: یہ سب جائز ہے۔ (المغنی ابن قدامہ (2/ 339)

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ: جو موجودہ نماز ادا کر رہا ہے اسے مکمل کرے، اور پھر بعد میں فوت شدہ نماز ادا کر لے، تو اس پر موجودہ نماز دوبارہ لوٹانی لازم نہیں، امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مسلک یہی ہے۔ المجموع (3/ 70)

فجر کی سنتوں کی قضاء میں فقہی مذاہب کا بیان

حضرت محمد ابن ابراہیم، قیس ابن عمرو سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا (ایک دن) سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ فجر کی فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھ رہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ " صبح کی نماز دو رکعت ہے (پھر فرمایا کہ) دو رکعت ہی پڑھو!" اس آدمی نے عرض کیا کہ "فجر کی فرض نماز سے پہلے دو رکعتیں (سنت) میں نے نہیں پڑھی تھیں انہیں کو میں نے اس وقت پڑھا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سن کر) خاموش ہو گئے۔ (سنن ابوداود) امام ترمذی نے بھی اس طرح نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اس روایت کی اسناد متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن ابراہیم کا قیس ابن عمرو سے سننا ثابت نہیں ہے، نیز شرح السنہ اور مصابیح کے بعض نسخوں میں قیس ابن فہد سے اسی طرح منقول ہے۔ (مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 1009)

حدیث کے جملہ صَلٰوۃُ الصُّبحِ رکعتین سے پہلے ایک لفظ مقدر ہے یعنی یہ عبارت پوری طرح یوں ہے اِجْعَلُوا صَلٰوۃُ الصُّبحِ رَکْعَتَیْنِ ۔ لفظ رکعتین نفی زیادیت کی تاکید کے لیے مکرر فرمایا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ فجر کی فرض دو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہی رکعتیں پڑھو اس کے بعد اور کوئی نماز نہ پڑھو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازی کا جواب سن کر خاموش رہے۔ محدثین کی اصطلاح میں اس خاموشی کو تقریر کہا جاتا ہے رسول اللہ کے سامنے کوئی عمل کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سکوت فرمایا گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل سے راضی ہوئے، لہٰذا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر فجر کی فرض نماز سے پہلے کی دو سنتیں نہ پڑھی جا سکیں تو فرض پڑھنے کے بعد ان کی قضا پڑھنی چاہیے، چنانچہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہی مسلک ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک اس سلسلے میں یہ ہے کہ فجر کی سنتوں کی قضا نہ تو طلوع آفتاب سے پہلے ہے اور نہ طلوع کے بعد ہے لیکن سنتیں اگر فرض کے ساتھ فوت ہوں گی تو وہ بھی فرض کے ساتھ زوال آفتاب سے پہلے پہلے قضا پڑھی جائیں گی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ محض سنتوں کی بھی قضا پڑھی جا سکتی ہے مگر طلوع آفتاب کے بعد سے زوال آفتاب تک۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کی دلیل یہ ہے کہ سنتوں میں اصل عدم قضا ہے اور قضا واجب کے ساتھ مخصوص ہے اور حدیث جو سنتوں کے قضا کے اثبات میں وارد ہے وہ ان سنتوں کے بارے میں ہے جو فرض کے ساتھ فوت ہوگئی ہوں بقیہ سنتیں اپنی اصل (عدم قضا پر رہیں گی یعنی ان کی قضا نہیں کی جائے گی جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے تو محمد ابن ابراہیم کی یہ حدیث چونکہ ضعیف ہے اس لیے اسے کسی مسلک کی بنیاد اور دلیل بنانا ٹھیک نہیں ہے۔

اسی طرح دوسرے اوقات کی سنتوں کا مسئلہ بھی یہی ہے کہ وقت کے بعد تنہا ان کی قضا نہ کی جائے البتہ وہ سنتیں جو فرض کے ساتھ فوت ہوگئی ہوں فرض کے ساتھ ان کی قضا کے بارے میں اختلاف ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَبْوَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ

یہ ابواب سجدہ سہو کے بیان میں ہیں

سجدہ سہو کے لغوی وفقہی مفہوم کا بیان

یہاں سہو سے عمد کا مقابل مراد ہے لہٰذا اس میں خطا اور نسیان یعنی غلطی اور بھول دونوں شامل ہیں۔ سہو کے لغوی معنی غفلت ہیں، ظاہر یہ ہے کہ یہاں نماز کی بھول چوک مراد ہے۔ بعض بھول سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اور بعض سے نہیں۔ شیخ نے فرمایا اس امت پر خدا کا بڑا احسان یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نمازوں بھلا دیا گیا تا کہ امت کے لیے یہ بھول بھی سنت ہو جائے اور اس پر ثواب ملے جیسے بعض صوفیاء فرماتے ہیں کہ تندرستی اور بیماری بلکہ زندگی اور موت سنت رسول ہے اسی طرح سونا اور جاگنا اور مومن کے سارے کام ہیں۔

سجدہ سہو کرنے کا حکم

نماز کے سنن و مستحبات اگر ترک ہو جائیں تو اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آتی یعنی نماز صحیح ہو جاتی ہے اور نماز کے فرائض میں سے کوئی چیز اگر سہواً یا عمداً چھوٹ جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے جس کا کوئی تدارک نہیں جس کی وجہ سے نماز کا اعادہ ضروری ہوتا ہے۔ نماز کے واجبات میں سے اگر کوئی چیز عمداً چھوڑی جائے تو اس کا بھی تدارک نہیں ہو سکتا اور نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی چیز عمداً نہیں بلکہ سہواً چھوڑ دی جائے تو اس کا تدارک ہو سکتا ہے اور وہ تدارک یہ ہے کہ قعدہ اخیر میں التحیات درود شریف اور دعا حسب معمول پڑھ کر سلام پھیرا جائے انہی سجدوں کو سجدہ سہو کہا جاتا ہے۔

بَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ

یہ باب سجدہ سہو کا سلام سے پہلے ہونے کے بیان میں ہے

سلام سے پہلے سجدہ سہو کا بیان

٧٨٨- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَكَبَّرَ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ

٧٨٨. بخاری کتاب التهجد باب یکبر فی سجدتی السهو ج ۱ ص ۱٦٤، مسلم کتاب المساجد باب اذا نسی الجلوس فی الرکعتین.

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن بحینہ اسدی بنو عبدالمطلب کے حلیف بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں (قعدہ کیے بغیر) کھڑے ہو گئے حالانکہ آپ پر بیٹھنا تھا پس جب آپ نے اپنی نماز مکمل فرمالی تو سلام سے پہلے بیٹھ کر دو سجدے کیے' ہر سجدے کے لیے تکبیر کہتے اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا' یہ اس قعدہ کی جگہ تھے جو کہ آپ بھول گئے۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

سجدہ سہو کے بعد تشہد و درود شریف پڑھنے میں مذاہب اربعہ

حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) لوگوں کو نماز پڑھائی (درمیان نماز) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہو گیا' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سلام پھیر کر) دو سجدے کیے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے التحیات پڑھی اور سلام پھیرا۔ (سنن ابوداؤد) ترمذی نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عمران کا قول فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ کا مطلب یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر کر سہو کے دونوں سجدے کیے جیسا کہ تیسری فصل کی پہلی حدیث سے (جو انہیں سے مروی ہے) بصراحت معلوم ہو جائے گی۔

اس حدیث میں نماز کا وہ رکن ذکر نہیں کیا گیا ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ادائیگی کو بھول گئے تھے نیز اس حدیث میں سجدے کے بعد تشہد پڑھنے کا ذکر کیا گیا ہے جب کہ دوسری روایتوں میں تشہد کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت عمران کی اس روایت کی روشنی میں حنفیہ کے مسلک کی دلیل ہے کہ پہلے سلام پھیر کر پھر سجدۂ سہو کرنا چاہیے۔ اسی طرح امام احمد کا مسلک بھی یہی ہے بلکہ شوافع و مالکیہ کے بعض حضرات کا بھی یہی مسلک ہے۔ اس مسئلے میں علماء کے ہاں اختلاف ہے کہ درود و دعا جو التحیات میں پڑھی جاتی ہیں اسے تشہد میں پڑھنا چاہیے جو سجدہ سہو سے پہلے ہے یا سجدے کے بعد کے تشہد میں پڑھنا چاہیے؟

چنانچہ امام کرخی نے تو یہ اختیار کیا ہے کہ درود و دعا سجدہ سہو کے بعد کے تشہد میں پڑھے جائیں اور ہدایہ میں بھی اسی کو صحیح کہا گیا ہے۔ البتہ ہدایہ کی بعض شروح میں یہ کہا گیا ہے کہ سجدہ سہو سے پہلے تشہد میں پڑھنا بہتر ہے۔ امام طحاوی کا قول یہ ہے کہ دونوں تشہد میں پڑھنا چاہیے۔ شیخ ابن ہمام نے بھی امام طحاوی کے قول کی تائید کرتے ہوئے کہا ہے کہ احتیاط اسی میں ہے۔ (فتح القدیر)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سہو کے دو سجدوں کے بارے میں فقہی مذاہب کا بیان

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ ہر موقع پر سجدہ سہو سلام سے پہلے کرنا چاہیے۔ اس طرح وہ ان احادیث کو کہ جن سے سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا ثابت ہوتا ہے ان احادیث پر کہ جن سے سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا ثابت ہوتا ہے ترجیح دیتے ہیں۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ جس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام سے پہلے سجدہ کیا ہے اس موقع پر سلام سے پہلے ہی سجدہ کرنا چاہیے اور جس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد سجدہ کیا ہے اس موقع پر سلام پھیر کر ہی سجدہ کیا جائے علماء لکھتے ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول سب سے قوی اور بہتر ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ تمام مواقع پر سلام پھیر کر سجدہ سہو کرنا چاہیے کیونکہ اس کے ثبوت میں بہت زیادہ صحیح احادیث وارد ہیں۔ نیز کہ ابوداؤد، ابن ماجہ اور عبدالرزاق نے ثوبان کی یہ روایت نقل کی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سہو کے لیے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ہیں ۔لہٰذا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل متضاد مروی ہے کہ کبھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کیا ہے اور کبھی سلام پھیرنے کے بعد۔ تو ایسی صورت میں امام اعظم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو بطور دلیل اختیار کیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک قول فعل سے قوی ہے جیسا کہ اصول فقہ میں مذکور ہے۔

نمازی کو نماز کی رکعات میں شک ہو جانے کا بیان

789- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَہٗ صَلٰوتَہٗ وَاِنْ کَانَ صَلّٰی اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطٰنِ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے وہ نہ جانتا ہو کہ اس نے کتنی رکعات پڑھیں ہیں تین یا چار تو اسے چاہئے کہ وہ شک کو دور کر دے اور ان رکعات پر بنا کرے جن کا اسے یقین ہے پھر وہ سلام سے پہلے دو سجدے کرلے پس اگر (واقع) میں اس نے پانچ رکعتیں پڑھیں ہیں تو وہ دو سجدے اس کی نماز کو جفت بنا دیں گے اور اگر اس نے چار رکعات کو پورا کرنے کے لئے دو سجدے کئے تو وہ شیطان کو ذلیل کرنے والے ہوں گے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

790- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ

۷۸۹۔ مسلم کتاب المساجد باب اذا نسی الجلوس فی الرکعتین۔ الخ ج ۱ ص ۲۱۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمْ یَدْرِ وَاحِدَۃً صَلّٰی اَمْ ثِنْتَیْنِ فَلْیَجْعَلْهَا وَاحِدَۃً وَّاِذَا لَمْ یَدْرِ ثِنْتَیْنِ صَلّٰی اَمْ ثَلَاثًا فَلْیَجْعَلْهَا ثِنْتَیْنِ وَاِذَا لَمْ یَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰی اَمْ اَرْبَعًا فَلْیَجْعَلْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ یَسْجُدُ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ وَھُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ سَجْدَتَیْنِ. رَوَاہُ اَحْمَدُ وابن ماجۃ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَھُوَ مَعْلُوْلٌ.

★★ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے پس وہ نہ جانتا ہو کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے ایک رکعت قرار دے اور جب اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے دو پڑھی ہیں یا تین تو وہ ان کو دو رکعات قرار دے اور جب اس کو تین اور چار کے درمیان شک ہو تو وہ انہیں تین رکعات قرار دے پھر جب وہ نماز سے فارغ ہو تو بیٹھ کر سلام سے پہلے دو سجدے کرے۔

اس کو امام احمد رحمہ اللہ، ابن ماجہ رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا اور یہ حدیث معلول ہے۔

شک کی صورت میں کم پر بناء کرنے میں فقہی مذاہب کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو نماز میں ہو اور تجھے اس بارے میں شک ہو جائے کہ رکعتیں تین ہوئیں یا چار مگر ظن غالب یہ ہو کہ چار ہوئیں تو تشہد پڑھ اور دو سجدے کر بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے اور (سلام کے بعد) پھر تشہد پڑھ اور سلام پھیر۔ ابو داؤد نے کہا عبدالواحد نے یہ حدیث بواسطہ خصیف موقوفا روایت کی ہے اور سفیان، شریک اور اسرائیل نے عبدالواحد کی موافقت کی ہے اور متن حدیث میں اختلاف کیا ہے اور اس کو مسند نہیں کیا۔ (سنن ابوداؤد)

حضرت عطاء ابن یسار حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی درمیان نماز شک میں مبتلا ہو جائے اور اسے یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا شک دور کرے اور جس عدد پر اسے یقین ہو اس پر بناء کرے (یعنی کسی ایک عدد کا تعین کر کے نماز پوری کرلے) اور پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرلے۔ اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہوں گی تو یہ پانچ رکعتیں ان دو سجدوں کے ذریعے اس کی نماز کو جفت کر دیں گی اور اگر اس نے پوری چار رکعتیں پڑھی ہوں گی تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت کا سبب بنیں گے مسلم اور مالک نے اس روایت کو عطاء سے بطریق ارسال نقل کیا ہے نیز امام مالک کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نمازی ان دونوں سجدوں کے ذریعے پانچ رکعتوں کو جفت کر دے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

صورت مسئلہ یہ ہے کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے درمیان نماز وہ شک وشبہ میں مبتلا ہو گیا یعنی اسے یاد نہیں رہا کہ

۷۹۰۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۹۰' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فیمن قام من اثنتین ساھیا ص ۸۶' ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب فیمن یشك فی الزیادۃ والنقصان ج ۱ ص ۹۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اسے یہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو اسے چاہئے کہ وہ کمتر عدد کا تعین کرے اور اسی کا گمان غالب کر کے نماز پڑھ لے مثلاً اسے یہ شبہ ہو کہ نہ معلوم میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو اس صورت میں اس تین رکعتوں کا تعین کر کے نماز پوری کرنی چاہئے اور پھر آخری قعدے میں التحیات پڑھنے کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے دائیں طرف سلام پھیر کر سہو کے دو سجدے کرنا چاہئے۔ صحیح البخاری کی روایت میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرنے کی قید نہیں ہے چنانچہ اسی وجہ سے ائمہ کے ہاں اس بات پر اختلاف ہے کہ سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کرنے چاہئے یا سلام پھیرنے کے بعد۔ اس مسئلے کی تفصیل ہم آئندہ کسی حدیث کے فائدہ کے ضمن میں بیان کریں گے۔

حدیث میں سہو کے دونوں سجدوں کا فائدہ بھی بتایا گیا ہے چنانچہ فرمایا گیا ہے کہ اگر کسی آدمی نے مذکورہ صورت میں تین رکعت کا تعین کر کے ایک رکعت اور پڑھ لی حالانکہ حقیقت میں وہ چار رکعتیں پہلے پڑھ چکا تھا اس طرح اس کی پانچ رکعتیں ہوئی تو پانچ رکعتیں ان دونوں سجدوں کی وجہ سے اس کی نماز کو شفع (جفت کر دیں گی کیونکہ وہ دونوں سجدے ایک رکعت کے حکم میں ہیں یعنی یہ پانچ رکعتیں ان دونوں سجدوں سے مل کر چھ رکعت کے حکم میں ہو جائیں گی اور اگر اس نے حقیقت میں تین ہی رکعتیں پڑھی ہیں اور سہو کی صورت میں اس نے تین ہی کا تعین کر کے ایک رکعت اور پڑھی اور اس کی چار رکعتیں پوری ہو گئیں تو اس کے وہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت کا سبب بن جائیں گے۔ یعنی اس صورت میں جب کہ اس آدمی نے چار ہی رکعتیں پڑھی ہیں تو دونوں سجدوں کی ضرورت نہیں تھی کہ وہ نماز کو جفت کر دیں جیسا کہ پہلی صورت (پانچ رکعتیں پڑھنے کی صورت) میں ان دونوں سجدوں کی ضرورت تھی لیکن ان دونوں سجدوں کو جو بظاہر زائد معلوم ہوتے ہیں یہ فائدہ ہوا کہ ان سے شیطان کی ذلت و ناکامی ہوئی۔ کیونکہ شیطان کا مقصد تو یہ تھا کہ وہ نمازی کو شک و شبہ میں مبتلا کر کے اسے عبادت سے باز رکھے حالانکہ نمازی نے اس کے برعکس دو سجدے اور کر کے عبادت چھوڑنے کی بجائے اس میں زیادتی کی جو یقینی بات ہے کہ شیطان کی ناکامی و نامرادی کا باعث ہے۔

اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شک کی صورت میں اقل (کمتر) کو اختیار کرنا چاہئے تحری (غالب گمان) پر عمل نہ کیا جائے چنانچہ جمہور ائمہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

امام ترمذی کا قول یہ ہے کہ اہل علم میں سے بعض حضرات کا مسلک یہ ہے کہ شک کی صورت میں نماز کا اعادہ کرنا چاہیے یعنی اگر کسی کو درمیان نماز میں رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک ہو جائے تو اسے چاہیے کہ نماز کو از سر نو پڑھے۔

اس مسئلے میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی آدمی کو نماز میں شک ہو جائے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو اگر اس آدمی کی عادت شک کرنے کی نہ ہو تو اسے چاہیے کہ پھر نئے سرے سے نماز پڑھے اور اگر اس کو شک ہونے کی عادت ہو تو اپنے غالب گمان پر عمل کرے یعنی جتنی رکعتیں اس کو غالب گمان سے یاد پڑیں تو اسی قدر رکعتیں سمجھے کہ پڑھ چکا ہے اور اگر غالب گمان کسی طرف نہ ہو تو کمتر عدد کو اختیار کرے مثلاً کسی کو ظہر کی نماز میں شک ہوا کہ تین

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رکعتیں پڑھی ہیں یا چار اور غالب گمان کسی طرف نہ ہو تو اسے کو چاہیے کہ تین رکعتیں شمار کرے اور ایک رکعت اور پڑھ کر نماز پوری کر لے پھر سجدہ سہو کر لے۔

اتنی بات سمجھ لینی چاہیے کہ غالب گمان پر عمل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ شریعت میں غالب گمان کو اختیار کرنے کی اصل موجود ہے جیسا کہ اگر کوئی آدمی کسی ایسی جگہ نماز پڑھنا چاہے جہاں سے قبلے کی سمت معلوم نہ ہو سکے تو اس کے لیے حکم ہے کہ وہ جس سمت کے بارے میں غالب گمان رکھے کہ ادھر قبلہ ہے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے اس کی نماز ہو جائے گی۔ غالب گمان کو اختیار کرنے کے سلسلے میں احادیث بھی مروی ہیں۔ چنانچہ صحیحین میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک واقع ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ صحیح رائے قائم کرے (یعنی کسی ایک پہلو پر غالب گمان کر کے) نماز پوری کر لے اس حدیث کو شمنی نے بھی شرح نقایہ میں نقل کیا ہے نیز جامع الاصول میں بھی نسائی سے ایک حدیث تحری (غالب گمان) پر عمل کرنے کے صحیح ہونے کے بارے میں منقول ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب موطا میں تحری کی احادیث کے سلسلے میں یہ کہتے ہوئے کہ تحری کے سلسلے میں بہت آثار وارد ہیں بڑی اچھی بات یہ کہی ہے کہ اگر ایسا نہ کیا جائے یعنی تحری کو قابل قبول نہ قرار دیا جائے تو شک اور سہو سے نجات ملنی بڑے مشکل ہوگی اور پھر شک وشبہ کی صورت میں اعادہ بڑی پریشانی کا باعث بن جائے گا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس موقع پر مسئلہ مذکورہ کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس موقع پر حاصل کلام یہ ہے کہ اس مسئلہ کے سلسلہ میں تین احادیث منقول ہیں۔ پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں جب بھی کسی کو شک واقع ہو جائے تو وہ نماز کو از سر نو پڑھے دوسری حدیث کا ماحصل یہ ہے کہ جب کسی کو نماز میں شک واقع ہو جائے تو اسے چاہئے کہ صحیح بات کو حاصل کرنے کے لئے تحری کرے۔ یعنی غالب گمان پر عمل کرے۔ تیسری حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب نماز میں شک واقع ہو تو یقین پر عمل کرنا چاہیے یعنی جس پہلو پر یقین ہو اسی پر عمل کیا جائے

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان تینوں حدیثوں کو اپنے مسلک میں جمع کر دیا ہے اس طرح کہ انہوں نے پہلی حدیث کو تو مرتبہ شک واقع ہونے کی صورت پر محمول کیا ہے، دوسری حدیث کو کسی ایک پہلو پر غالب گمان ہونے کی صورت پر محمول کیا ہے اور تیسری حدیث کو کسی بھی پہلو پر غالب گمان نہ ہونے کی صورت پر محمول کیا ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام کے بعد سجدہ سہو کا بیان

۷۹۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْیَدَیْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی اثْنَتَیْنِ اُخْرَیَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا تو ذوالیدین نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا نماز کم کردی گئی یا آپ بھول گئے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کیا ذوالیدین نے سچ کہا تو لوگوں نے عرض کیا ہاں تو رسول اللہ ﷺ اٹھے اور مزید دو اور رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر اپنے سجدے کی مثل یا اس طویل سجدہ کیا پھر اپنا سر مبارک سجدے سے اٹھایا۔
اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

نماز میں سہو ہو جانے کا بیان

حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (آپ کا اسم گرامی محمد اور کنیت ابوبکر ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ کے تیس بچے تھے جو آپ کی زندگی ہی میں سوائے ایک کے وفات پا گئے صرف ایک صاحبزادے عبداللہ بن محمد بن سیرین بقید حیات تھے۔ ستر سال کی عمر میں ۱۰۱ھ میں ان انتقال ہوا۔) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا (ایک دن) سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز جس کا نام ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو بتایا تھا مگر میں بھول گیا، ہمیں پڑھائی۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی اور تیسری رکعت کے لیے اٹھنے کی بجائے سلام پھیر لیا، پھر اس لکڑی کے سہارے جو مسجد میں عرضاً کھڑی تھی کھڑے ہو گئے اور (محسوس ایسا ہوتا تھا) گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کی حالت میں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اور انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیں اور اپنا بایاں رخسار مبارک اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ لیا۔ جلد باز لوگ (جو نماز کی ادائیگی کے بعد ذکر اور دعا وغیرہ کے لیے نہیں ٹھہرتے تھے) مسجد کے دروازوں سے جانے لگے، صحابہ کہنے لگے کہ کیا نماز میں کمی ہو گئی ہے؟ (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت کے بجائے دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں؟) صحابہ کے درمیان (جو مسجد میں باقی رہ گئے تھے) حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۷۹۱۔ بخاری كتاب التهجد باب من لم يتشهد في سجدتي السهو ۔ الخ ج ۱ ص ۱٦٤ مسلم كتاب المساجد باب من ترك الركعتين او نحوهما ۔ الخ ج ۱ ص ۲۱۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بھی، وہ دونوں تھے مگر خوف کی وجہ سے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے کی جرأت نہ ہوئی صحابہ میں ایک اور آدمی (مجھے) تھے جن کے ہاتھ لمبے تھے اور جنہیں (اسی وجہ سے) ذوالیدین (یعنی ہاتھوں والا کے لقب سے) پکارا جاتا تھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھول گئے ہیں یا نماز ہی میں کمی ہو گئی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ نماز میں کمی ہوئی ہے پھر (صحابہ سے مخاطب ہوئے اور) فرمایا کیا تم بھی یہی کہتے ہو جو ذوالیدین کہہ رہے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کہ جی ہاں یہی بات ہے اور یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے آئے اور جو نماز (یعنی دو رکعت) چھوٹ گئی تھی اسے پڑھا اور سلام پھیر کر تکبیر کہی اور حسب معمول سجدوں جیسا یا ان سے بھی کچھ طویل سجدہ کیا اور پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھایا لوگ ابن سیرین سے پوچھنے لگے کہ پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ مجھے عمران بن حصین سے یہ خبر ملی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اس روایت کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے مگر الفاظ صحیح البخاری کے ہیں۔

اور صحیح البخاری و مسلم ہی کی ایک اور روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذوالیدین کے جواب میں) لم انس ولم تقصر (یعنی نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز میں کمی ہوئی ہے) کے بجائے یہ فرمایا کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس میں سے کچھ بھی نہیں ہے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس میں سے کچھ ضرور ہوا ہے۔

علامہ عسقلانی نے فتح الباری میں اس حدیث کی بہت لمبی چوڑی شرح کی گئی ہے اگر اس کو یہاں نقل کی جائے تو بات بڑی لمبی ہو جائے گی البتہ اتنا بتا دینا ضروری ہے کہ اس حدیث کے بارے میں دو اشکال پیدا ہوتے ہیں۔ پہلا اشکال تو یہ ہے کہ علماء کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ خبر میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہونا ناممکن ہے اور افعال میں بھی اختلاف ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ذوالیدین کے جواب میں جو یہ فرمایا کہ نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ نماز میں کمی ہی ہوئی ہے کیا خلاف واقعہ نہیں ہے؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر میں بھی سہو ہو سکتا تھا۔

اس کا جواب مختصر طریقہ پر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سہو ہونا ان خبروں میں ناممکن ہے جو تبلیغ شرائع، دینی علم اور وحی الٰہی سے متعلق ہیں نہ کہ تمام خبروں میں۔

دوسرا یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افعال بھی سرزد ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو بھی کی مگر اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے از سر نو نماز نہیں پڑھی بلکہ جو رکعتیں باقی رہ گئیں تھی انہیں کو پورا کر لیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس کا جواب علماء نے یہ دیا ہے کہ مفسد نماز وہ کلام و افعال ہیں جو قصداً واقع ہوئے ہوں نہ کہ وہ کلام و افعال جو سہواً ہو گئے ہوں جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک ہے۔ لیکن چونکہ یہ جواب نہ صرف یہ کہ خود اپنے اندر جھول رکھتا ہے بلکہ حنفیہ کے مسلک کے مطابق بھی نہیں ہے کیونکہ ان کے ہاں مطلقاً کلام مفسد صلوٰۃ ہے خواہ قصداً صادر ہوا ہو یا سہواً۔ اس لیے علماء

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حنفیہ کے نزدیک اس اشکال کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ نماز میں کلام اور افعال کا جواز منسوخ نہیں ہوا تھا۔

حضرت امام احمد کا مسلک بھی یہی ہے کہ نماز میں کلام مطلقاً مفسد صلوٰۃ ہے خواہ قصداً ہو یا سہواً مگر ان کے ہاں اتنی گنجائش بھی ہے کہ نماز میں جو کلام امام یا مقتدی سے نماز کی کسی مصلحت کے پیش نظر صادر ہوا ہو گا وہ مفسد نماز نہیں ہو گا جیسا کہ حدیث مذکورہ میں پیش آمدہ صورت ہے۔

چھٹی رکعت ملا کر دو نفل بنانے کا بیان

احناف کے ہاں پانچ رکعت ادا کر لینے کی صورت میں مسئلے کی کچھ تفصیل ہے۔ چنانچہ ان کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی قعدہ اخیرہ بھول کر پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے اسے یاد آ جائے تو اسے چاہیے کہ فوراً بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کر لے۔ اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر چکا ہو تو پھر نہیں بیٹھ سکتا اور اس کی یہ نماز اگر فرض کی نیت سے پڑھ رہا تھا تو فرض ادا نہیں ہو گا بلکہ نفل ہو جائے گی۔ اور اس کو اختیار ہو گا کہ ایک رکعت کے ساتھ دوسری رکعت اور ملا دے تاکہ یہ رکعت بھی ضائع نہ ہو اور دو رکعتیں یہ بھی نفل ہو جائیں۔ اگر عصر اور فجر میں یہ واقعہ پیش آئے تب بھی دوسری رکعت ملا سکتا ہے اس لیے کہ عصر و فجر کے فرض کے بعد نفل مکروہ ہے اور یہ رکعتیں فرض نہیں رہی بلکہ نفل ہو گئی ہیں پس گویا فرض سے پہلے نفل پڑھی گئی ہیں اور اس میں کچھ کراہت نہیں۔ مغرب کے فرض میں صرف یہی رکعت کافی ہے دوسری رکعت نہ ملائی جائے، ورنہ پانچ رکعتیں ہو جائیں گی اور نفل میں طاق رکعتیں منقول نہیں اور اس صورت میں سجدہ سہو کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہ شکل تو قعدہ اخیرہ میں بیٹھے بغیر رکعت کے لیے اٹھ جانے کی تھی۔

اگر کوئی آدمی قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بقدر بیٹھ کر سلام پھیرنے سے پہلے پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے تو اگر وہ پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کر چکا ہو تو فوراً بیٹھ جائے اور چونکہ سلام کے ادا کرنے میں جو واجب تھا تاخیر ہو گئی اس لیے سجدہ سہو کر لے اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے کے بعد یاد آئے تو اس کو چاہیے کہ وہ اب نہ بیٹھے بلکہ ایک رکعت اور ملا دے تاکہ یہ پانچوں رکعت ضائع نہ ہو اور اگر رکعت نہ ملائے بلکہ پانچویں رکعت کے بعد سلام پھیر دے تب بھی جائز ہے مگر ملا دینا بہتر ہے۔ اس صورت میں اس کی وہ رکعتیں اگر فرض نیت کی تھی تو فرض ادا ہوں گی نفل نہ ہوں گی۔ عصر اور فجر کے فرض میں بھی دوسری رکعت ملا سکتا ہے اس لیے کہ عصر اور فجر کے فرض کے بعد قصداً نفل پڑھنا مکروہ ہے اور اگر سہواً پڑھ بھی لیا جائے تو کچھ کراہت نہیں۔ اس صورت میں فرض کے بعد رکعتیں پڑھی گئیں ہیں یہ ان موکدہ سنتوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتیں جو فرض کے بعد ظہر و مغرب اور عشاء کے وقت مسنون ہیں کیونکہ ان سنتوں کا تحریمہ سے ادا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

792- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ لَا بَأْسَ بِهٖ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو نماز میں شک ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند لاباس بہ ہے۔

793- وَعَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سہو کی وجہ سے دو سجدے سلام کے بعد کرتے تھے اور انہوں نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔

اس کو ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

794- وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَهِمُ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَا يَدْرِيْ اَزَادَ اَمْ نَقَصَ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کو نماز میں وہم ہو جاتا ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ اس نے زیادہ نماز پڑھ لی ہے یا کم تو آپ نے فرمایا وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اسکی سند صحیح ہے۔

795- وَعَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ صَلّٰى وَرَآءَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَوْهَمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت ضمرہ بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو ان کو نماز میں وہم ہو گیا۔ پس انہوں نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

796- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَجْدَتَا السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بھول کے دو سجدے سلام

۷۹۲۔ مسند احمد ج ۱ ص ۲۰۵' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب من قال بعد التسلیم ج ۱ ص ۱۴۸' نسائی کتاب السھو باب التحری ج ۱ ص ۱۸۵' سنن الکبریٰ للبیھقی کتاب الصلوٰۃ باب من قال یسجدھما بعد التسلیم. الخ ج ۲ ص ۳۳۶

۷۹۳۔ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فیمن سجد ھما بعد السلام ص ۸۶

۷۹۴۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب سجود السھو ج ۱ ص ۲۹۹

۷۹۵۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب سجود السھو ج ۱ ص ۲۹۹

۷۹۶۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب سجود السھو ج ۱ ص ۲۹۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ يُسَلِّمُ

سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے

۷۹۷- عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا اَدْرِيْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنّٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَنَبَّاْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْاٰخَرُوْنَ .

★★ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ ابراہیم (راوی) کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے اضافہ کیا یا کمی کی تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے تو آپ نے فرمایا وہ کیا؟ تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے تو آپ نے اپنے پاؤں مبارک کو دوہرا فرما کر قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور دو سجدے کئے پھر آپ نے سلام پھیرا پس جب آپ اپنے چہرہ انور کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: اگر نماز کے متعلق کوئی نیا حکم نازل ہوتا میں ضرور تمہیں بتا دیتا میں بھی بشر ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں پس جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو اور جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو اسے چاہئے کہ وہ درست کے لئے غور کرے اور اس کے مطابق نماز پوری کرے پھر سلام پھیرے پھر دو سجدے کرے۔

اس کو امام بخاری رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

شرح

اور نماز میں کمی یا زیادتی کی صورت میں سلام کے بعد سہو کا سجدہ کرنا واجب ہے وہ آدمی دو سجدے کرے گا اس کے بعد تشہد پڑھے گا اور سلام پھیر دے گا۔ جب کوئی آدمی اپنی نماز میں کوئی فعل جو نماز کی جنس سے تو ہے مگر اس نماز سے اس کا کوئی تعلق نہیں یا کوئی ایسا فعل جسے سنت قرار دیا گیا ہے وہ اس نماز میں سے چھوڑ دے یا سورۂ فاتحہ شریف پڑھنا چھوڑ دے یا دعائے قنوت یا تشہد یا عیدین کی تکبیر پڑھنا چھوڑ دے یا وہ نماز جس میں آہستہ آواز سے قرأت کرنی ہو امام اس نماز میں اونچی آواز سے قرأت کر دے یا وہ نماز جس میں اونچی آواز سے قرأت کرنی ہوتی ہے امام اس نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کر ڈالے تو

۷۹۷۔ بخاری کتاب الصلوٰۃ باب التوجه نحو القبلة ج ۱ ص ۵۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ایسی صورتوں میں بھول کا سجدہ کرنا لازمی ہوتا ہے اور امام کا بھولنا مقتدی پر بھی سجدہ واجب کر دیتا ہے اب اگر امام نے سجدہ نہیں کیا تو مقتدی بھی سجدہ نہ کرے پس اگر مقتدی بھول چوک گیا تو اس سے امام پر سجدہ لازم نہیں ہوگا مقتدی پر بھی سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (قدوری، کتاب صلوٰۃ، لاہور)

798- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيْعَهُ وَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَائَهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ وَالتِّرْمِذِيَّ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی تو تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا' پھر اپنے گھر تشریف لے گئے تو آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا جس کو خرباق کہا جاتا تھا اور اس کے ہاتھوں میں کچھ طوالت تھی تو اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر آپ کی خدمت میں آپ کا فعل ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی حالت میں چادر گھسیٹتے ہوئے لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا اس نے سچ کہا ہے تو لوگوں نے کہا ہاں تو آپ نے ایک رکعت پڑھائی پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔ اس حدیث کو بخاری و ترمذی کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

799- وَعَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ مَنْ خَلْفَهُ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنْ قُوْمُوْا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت زیادہ بن علاقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں مغیرہ بن شعبہ نے نماز پڑھائی پس جب دو رکعتیں پڑھا چکے تو تشہد کے لئے بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے تو آپ کے مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا تو انہوں نے ان کو کھڑا ہونے کا اشارہ کیا' پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرا' پھر دو سجدے کئے اور سلام پھیر دیا۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

800- وَعَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يُسَلِّمُ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

۷۹۸۔ مسلم کتاب المساجد باب من ترك الركعتين اونحوهما ۔ الخ ج ۱ ص ۲۱۴' ابو داؤد كتاب الصلوة باب في سجدتي السهو ۔ ج ۱ ص ۱۴۶' نسائی کتاب السهو باب ما يفعل من سلم من اثنتين ۔ الخ ج ۱ ص ۱۸۳' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة باب فيمن سلم من ثنتين او ثلث ساهيا ص ۸۶' مسند احمد ج ۴ ص ۴۲۷

۷۹۹۔ مسند احمد ج ۴ ص ۲۴۷' ترمذی ابواب الصلوة باب ما جاء في الامام ينهض في الركعتين ج ۱ ص ۸۳

۸۰۰۔ طحاوی کتاب الصلوة باب سجود السهو ج ۱ ص ۲۹۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عمران بن حصین نے سہو کے دو سجدوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ سلام پھیرے پھر دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمَرِيْضِ

بیمار کی نماز کا بیان

۸۰۱- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ قَاعِدًا فِيْ ثَوْبٍ مُتَوَشِّحًا فِيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر ایک کپڑے میں نماز پڑھی جس کو آپ نے بغلوں کے نیچے سے نکال کر کندھوں پر ڈال رکھا تھا۔

اس کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۰۲- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهٗ.

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔

اس کو ترمذی نے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا۔

مریض کے لئے رخصت کا بیان

۸۰۳- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِيْ بَوَاسِيْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ الا مسلمًا وزاد النَّسَائِيُّ فان لم تستطع فمستلقيا لا يكلف الله نفسًا الا وسعها.

★★ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے (نماز کے متعلق) سوال کیا تو آپ نے فرمایا تو کھڑے ہو کر نماز پڑھ اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ بھی نہ پڑھ سکو تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھو۔

---

۸۰۱ ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء اذا صلی الامام قاعدا فصلوا قعوداً باب منه ج ۱ ص ۸۳

۸۰۲ ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء اذا صلی الامام قاعدا فصلوا قعوداً باب منه ج ۱ ص ۸۳

۸۰۳ بخاری ابواب تقصیر الصلوٰۃ باب ما اذا لم یطق قاعداً. الخ ج ۱ ص ۱۵۰' ترمذی ابواب صلوٰۃ باب ما جاء ان الصلوٰۃ القاعد علی النصف۔ الخ ج ۱ ص ۸۵' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی صلوٰۃ القاعد ج ۱ ص ۱۳۷' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی صلوٰۃ المریض ص ۸۷' مسند احمد ج ٤ ص ٤٢٦

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو سوائے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا اور نسائی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ اگر تو استطاعت نہ رکھے تو چت لیٹ کر نماز پڑھ اللہ تعالیٰ ہر نفس کو اس کی طاقت کے مطابق ہی مکلف بناتا ہے۔

شرح

اگر کوئی آدمی کسی عذر شدید مثلاً سخت بیماری وغیرہ کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو بیٹھ کر اپنی نماز ادا کرے اور اگر عذر اتنا شدید ہو کہ بیٹھ کر بھی قدرت سے باہر ہو تو پھر آخری مرحلہ یہ ہے کہ (لیٹے لیٹے) کروٹ سے بقبلہ ہو کر پڑھ لے پھر اس میں بھی اتنی آسانی کہ اگر کوئی آدمی قبلے کی طرف منہ نہ کر سکے یا یہ کہ کوئی آدمی ایسا پاس موجود نہ ہو جو معذور کا منہ قبلے کی طرف کر سکے تو جس طرف بھی منہ ہو ادھر ہی کی طرف پڑھ لے، ایسے موقع پر کسی بھی سمت منہ کر کے نماز پڑھ لینا جائز ہے۔

حنفیہ فرماتے ہیں کہ لیٹ کر نماز پڑھنے کے سلسلے میں افضل یہ ہے کہ روبقبلہ ہو کر چت لیٹے کندھے کے نیچے تکیہ رکھ کر سر کو اونچا کرے اور اشاروں سے نماز پڑھے۔ چنانچہ دار قطنی نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ اس سے چت لیٹ کر ہی نماز پڑھنے کا اثبات ہوتا ہے یہاں جو حدیث ذکر کی گئی ہے اس کے بارہ میں حنفیہ کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم بطور خاص حضرت عمران کے لیے فرمایا تھا کیونکہ وہ بواسیر کے مرض میں مبتلا تھے اور چت نہیں لیٹ سکتے تھے لہٰذا یہ حدیث دوسروں کے لیے حجت نہیں ہو سکتی۔

آخر میں اتنی بات اور جان لیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرض نماز کے لیے ارشاد فرمایا ہے اس لیے نفل نمازوں میں یہ بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔

804- وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الْمَرِيْضُ السُّجُوْدَ اَوْمَا بِرَأْسِهٖ اِيْمَاءً وَلَمْ يَرْفَعْ اِلٰى جَبْهَتِهٖ شَيْئًا . رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ بیمار اگر سجدہ نہ کر سکے تو اپنے سر سے اشارہ کرے اور اپنی پیشانی کی طرف کوئی چیز نہ اٹھائے اس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

عذر کے سبب حرمت کا اباحت کی جانب منتقل ہونے کا قاعدہ فقہیہ

مسئلہ مذکورہ کا ثبوت یہ قاعدہ فقہیہ ہے کہ حرمت سے اباحت کی طرف منتقل ہونے کے لئے قوی اسباب کا ہونا ضروری ہے جبکہ اباحت سے حرمت کی طرف منتقل ہونے کے لئے معمولی سبب بھی کافی ہوتا ہے۔ (الاشباہ)

اس قاعدہ کا ثبوت یہ حکم ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اس کی شہادت

۸۰۴ـ موطا امام مالك كتاب قصر الصلوٰة في السفر باب العمل في جامع الصلوٰة ص ١٥٤

ore Books Madni Library Group Whatsapp +9231393

https://archive.org/details/@madni_library

...ہے کوئی معبود کا حق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون صرف تین اسباب سے حلال ہوتا ہے
... جان کا بدلہ جان ۳۔ اور جو شخص اپنے دین کو چھوڑ کر جماعت سے علیحدہ ہو جائے۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص

...کے خون میں اصل حرمت ہے لیکن اس حدیث میں تین ایسے قوی اسباب ذکر ہوئے ہیں جو مسلمان کے خون کی ...منتقل کر دیتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ قوی اسباب کی وجہ سے حرمت اباحت کی طرف منتقل ہو جاتی ہے

حکم کا اباحت سے حرمت کی طرف منتقل ہونے کا بیان

حضرت انس بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ قاتل پر قصاص ہی ہے مگر جبکہ کوئی ...معاف کر دے۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۹۳۔ قدیمی کتب خانہ کراچی)

...قتل کی وجہ سے قاتل کا خون مباح ہو چکا لیکن جب مقتول کے ورثاء نے قاتل کو معاف کر دیا تو یہ معمولی سا سبب ہے جسکی وجہ سے قاتل کے خون کی اباحت حرمت کی طرف منتقل ہو گئی۔

جس پر پاگل پن یا بیہوشی طاری ہو جائے اور بیہوشی اور جنون پانچ نمازوں تک یا اس سے کم تک مسلسل رہے تو افاقہ ہونے کے بعد اس کی قضا کرے۔

عن شُفيانَ عنْ أيّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِنْ يَوْمَيْنِ فَلَمْ يَقْضِهِ. (دار قطني باب ...يغمى عليه وقد جاء وقتُ الصَّلاةِ هَلْ يَقْضِي أَمْ لا)

...عالمگیری ج1 ص 121 میں ہے

ولا قضاء على مجنون ولا على مغمى عليه مافاته في تلك الحالة وزادت الفوائت على يوم وليلة۔

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

سجدہ تلاوت کا بیان

۸۰۵- عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا فَرَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے مکۃ المکرمۃ میں سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی تو اس میں سجدہ (تلاوت) کیا اور آپ کے ساتھ جتنے لوگ تھے سب نے سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے شخص کے اس نے کنکر یا مٹی کی مٹھی لی اور اسے پیشانی کی طرف اٹھا کر کہنے لگا مجھے یہی کافی ہے تو میں نے اسے اس کے بعد دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں

۸۰۵ بخاری ابواب ما جاء في سجود القرآن۔ الخ ج ۱ ص ۱۴۶ مسلم كتاب المساجد باب سجود التلاوة ج ۱ ص ۲۱۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قتل کیا گیا۔ اس کو شیخین نے روایت کیا۔

سجدہ تلاوت کے وجوب میں فقہ حنفی وشافعی کا اختلاف کا بیان

علامہ ابن مازہ بخاری حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک تلاوت کا سجدہ واجب ہے۔ جبکہ امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک سجدہ تلاوت سنت ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیت سجدہ پڑھی۔ اور انہوں نے سجدہ نہیں کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ نہیں کیا۔ اور انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے امام ہیں۔ اگر آپ نے سجدہ کیا تو ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کریں گے۔ لہٰذا اگر سجدہ تلاوت واجب ہوتا تو حضرت زید سجدہ ترک نہ کرتے اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کو ترک فرماتے۔

جبکہ ہماری دلیل یہ ہے کہ سجدے آیات کی دلالت وجوب پر ہے کیونکہ بعض آیات میں سجدہ کرنے کا امر ہے۔ اور بعض آیات میں ترک سجدہ پر وعید کا ذکر ہوا ہے۔ لہٰذا ان آیات سجدہ میں حکم امر اور ترک سجدہ پر وعید والی آیات سے استدلال یہ ہے کہ سجدہ کرنا واجب ہے۔ (محیط برہانی فی فقہ نعمانی، ج ۲، ص ۳۴، بیروت)

تلاوت کرنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ تلاوت واجب ہے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے قرآن کریم پڑھتے اور جب سجدے کی کسی آیت پر پہنچتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کرتے تھے۔

(ابوداؤد)

اس حدیث سے یہ بات بصراحت معلوم ہوگئی کہ سجدہ تلاوت قاری (یعنی قرآن کریم پڑھنے والے) اور سامع (یعنی تلاوت سننے والے) دونوں پر واجب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا تو آیت سجدہ کے ساتھ کچھ اور آیتیں بھی ملا کر پڑھی ہوں گی یا پھر محض آیت سجدہ بیان جواز کے لیے پڑھی ہوگی، کیونکہ حنفیہ کے مسلک کے مطابق صرف آیت سجدہ کی تلاوت کرنا خلاف استحباب ہے۔

سواریوں والے اپنے ہاتھ ہی پر سجدہ کرتے تھے کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اپنی سواریوں مثلاً گھوڑے وغیرہ پر بیٹھے ہوئے تھے وہ اپنے ہاتھوں کو زین وغیرہ پر رکھ کر ان پر سجدہ کرتے تھے اس طرح انہیں حالت سجدہ میں زمین کی سی سختی حاصل ہو جاتی تھی۔

حضرت ابن ملک فرماتے ہیں کہ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر کوئی آدمی گردن جھکا کر اپنے ہاتھوں پر سجدہ کرے تو اس کا سجدہ جائز ہو جائے گا اور یہی قول حضرت امام ابوحنیفہ کا ہے البتہ حضرت امام شافعی کا یہ قول نہیں ہے۔

ابن ملک نے حضرت امام اعظم کا جو یہ قول ذکر کیا ہے یہ ان کے مسلک میں غیر مشہور ہے چنانچہ شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی ہجوم و اژدہام کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کرلے تو جائز ہوگا اسی طرح ران کے علاوہ کسی دوسرے عضو پر بھی سجدہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

...جائز ہے جب کہ اسے کوئی ایسا عذر پیش ہو جو سجدہ کرنے سے مانع ہو، بغیر عذر ایسا کرنا جائز نہ ہوگا نیز اگر کوئی آدمی اپنا ... زمین پر رکھ کر اس پر سجدہ کرلے تو اگر چہ اسے کوئی عذر نہ ہو یہ جائز ہے مگر مکروہ ہوا۔

... ابن ہمام نے لکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی بیمار ہو سجدے کی کوئی آیت پڑھے اور سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو تو اسے سجدے کا اشارہ کرلینا کافی ہوگا۔

سجدہ تلاوت میں مجلس بدلنے کی صورت میں حکم کا بیان

علامہ حصکفی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ سجدہ ءتلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سبحان ربی الاعلی کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، بس نہ اس میں اللہ کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام۔ (درمختار، ج1 ص513)

ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرلیا۔ پھر اُسی مجلس میں دوبارہ اُسی آیت کی تلاوت کی تو دوسرا سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایک مجلس میں اگر بار بار آیت سجدہ پڑھی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اور اگر مجلس بدل کر وہی آیت سجدہ پڑھی تو جتنی مجلسوں میں اس آیت کو پڑھے گا اتنے ہی سجدے اُس پر واجب ہو جائیں گے۔

مجلس بدلنے کی بہت سی صورتیں ہیں۔ مثلاً کبھی تو جگہ بدل جانے سے مجلس بدل جاتی ہے۔ جیسے مدرسہ ایک مجلس ہے اور مسجد ایک مجلس ہے اور کبھی ایک ہی جگہ میں کام بدل جانے سے مجلس بدل جاتی ہے۔ جیسے ایک ہی جگہ بیٹھ کر سبق پڑھایا تو یہ مجلس درس ہوئی۔ پھر اسی جگہ بیٹھے بیٹھے لوگوں نے کھانا شروع کردیا تو یہ مجلس بدل گئی کہ پہلے مجلسِ درس تھی اب مجلس طعام ہوگئی۔ کسی گھر میں ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں چلے جانے کمرے سے صحن میں چلے جانے سے مجلس بدل جاتی ہے۔ کسی بڑے ہال میں ایک کونے سے دوسرے کونے میں چلے جانے سے مجلس بدل جاتی ہے وغیرہ وغیرہ، مجلس کے بدل جانے کی بہت سی صورتیں ہیں۔ (درمختار، ج1، ص520 وعالمگیری ج1 ص126)

806- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ نجم کا سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں مشرکوں جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

807- وَعَنْهُ قَالَ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَآئِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں سورہ ص کا سجدہ واجب سجدوں میں سے نہیں ہے حالانکہ میں نے

۸۰۶ بخاری ابواب ما جاء فی سجود القرآن۔ الخ باب سجود المسلمین مع المشرکین ج ۱ ص ۱۴٦

۸۰۷ بخاری ابواب ما جاء فی سجود القرآن۔ الخ باب سجدة ص ج ۱ ص ۱۴٦

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نبی اکرم ﷺ کو سورۃ ص کا سجدہ کرتے ہوئے دیکھا اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

808- وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوٗدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَوْبَةً وَّنَسْجُدُهَا شُكْرًا ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سورۃ ص میں سجدہ کیا اور فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سورت کا سجدہ بطور توبہ کیا تھا اور ہم اس کا سجدہ بطور شکر کرتے ہیں اس کو امام نسائی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

809- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ صٓ فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ اٰخَرُ قَرَاَهَا فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَّلٰكِنِّيْ رَاَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ لِلسُّجُوْدِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوْا ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورہ ص کی تلاوت فرمائی درانحالیکہ آپ ممبر پر تھے پس جب آپ آیۂ سجدہ پر پہنچے تو (ممبر سے) نیچے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پس جب دوسرا دن تھا تو آپ سورۃ ص کی تلاوت کی پس جب آیۂ سجدہ پر پہنچے تو لوگ سجدہ کے لیے تیار ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو صرف ایک نبی ﷺ کی توبہ تھی لیکن میں نے تم کو دیکھا کہ تم سجدہ کے لیے تیار ہو گئے تو آپ ﷺ نے (ممبر سے) اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

810- وَعَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَاَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السُّجُوْدِ فِيْ صٓ فَقَالَ سَاَلْتُ عَنْهَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اُسْجُدْ فِيْ صٓ فَتَلَا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ الْاٰيَاتِ مِنَ الْاَنْعَامِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِلٰى قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت عوام بن حوشب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے سورۃ ص کے سجدہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا سورۃ ص کا سجدہ کرو پھر آپ نے سورہ انعام کی یہ آیات تلاوت کیں۔ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِلٰى قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ۔ اس کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

811- عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَلَمْ اَرَكَ تَسْجُدُ قَالَ لَوْ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ لَمْ اَسْجُدْ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۸۰۸۔ نسائی کتاب الافتتاح باب سجود القرآن السجود فی ص ج ۱ ص ۱۵۲

۸۰۹۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب السجود فی ص ج ۱ ص ۲۰۰

۸۱۰۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب سجود التلاوۃ ج ۱ ص ۲۴۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے سورۃ اذا السماء انشقت پڑھنے کے بعد سجدہ کیا تو میں نے کہا اے ابوہریرہ کیا میں نے آپ کو سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو انہوں نے کہا اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔

اس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

812- وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّجْدَةِ الَّتِي فِي حٰمٓ قَالَ اُسْجُدْ بِاٰخِرِ الْاٰيَتَيْنِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

★★ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس سجدہ کے بارے میں پوچھا جو سورہ حم میں ہے تو آپ نے فرمایا (آیت سجدہ کی) دو آیتوں میں سے آخری آیت میں سجدہ کرو اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

قرآن میں آیات سجدہ کی تفصیل کا بیان

(۱) آیت (اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ) 7۔ الاعراف(206:)(اس آیت میں ولہ یسجدون پر سجدہ ہے ۔

(۲) سورۂ رعد کے دوسرے رکوع میں یہ آیت

آیت (وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ) 13۔الرعد15:) (اس آیت میں بالغدو والاصال سجدہ ہے۔

(۳) سورۂ نحل کے پانچویں رکوع کے آخر کی یہ آیت

آیت (وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ 49) 16۔ النحل49:)(اس آیت میں و یفعلون ما یومرون پر سجدہ ہے۔

(۴) سورہ بنی اسرائیل کے بارھویں رکوع میں یہ آیت آیت (وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا) 17۔ الاسراء 109:)اس آیت میں ویزیدھم خشوعا پر سجدہ ہے۔

(۵) سورہ مریم کے چوتھے رکوع میں یہ آیت

آیت (اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِیًّا) 19 (۔مریم58:)اس آیت میں سجدا و بکیا پر سجدہ ہے۔

(۶) سورہ حج کے دوسرے رکوع میں آیت

---

۸۱۱ بخاری ابواب ما جاء في سجود القرآن. الخ باب سجدة اذا السماء انشقت ج ۱ ص ۱۴۶، مسلم کتاب المساجد باب سجود التلاوة ج ۱ ص ۲۱۵

۸۱۲ طحاوی کتاب الصلوة باب سجود التلاوة ج ۱ ص ۲۴۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

آیت (اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۖ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ) 22۔ الحج(18:) (اس آیت میں یسجد لہ پرسجدہ ہے مگر پوری آیت پڑھنے کے بعد سجدہ ہے۔

(۷) سورہ حج کے آخری رکوع کی یہ آیت

آیت (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ) 22۔ الحج(77:)

اس آیت میں لعلکم تفلحون پرسجدہ ہے۔

(۸) سورہ فرقان کے پانچویں رکوع کی یہ آیت

آیت (وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا) 25۔ الفرقان60:) اس آیت میں وزادھم نفوراً پر سجدہ ہے۔

(۹) سورہ نمل کے دوسرے رکوع میں آیت

آیت (اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۞ 25 اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ)(النمل(25:)

(۱۰) سورہ الم تنزیل السجدہ کے دوسرے رکوع میں یہ آیت

آیت (اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ) 32۔ السجدہ(35:)

(۱۱) سورۃ ص کے دوسرے رکوع میں یہ آیت

آیت (وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۞ 24 فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۞ 25) 38۔ص(24:

(اس آیت میں وحسن مآب پرسجد ہے۔

(۱۲) سورہ حم سجدہ کے پانچویں رکوع میں یہ آیت

آیت (فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ) 41۔فصلت38:)

س آیت میں لا یسئمون پرسجدہ ہے یا تعبدون پر ہے

(۱۳) سورہ نجم کے آخر میں یہ آیت

آیت (فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۞ 62) 53۔ النجم (62: سجدہ کرو اللہ کا اور عبادت کرو۔ (اس آیت میں واعبدوا پر سجدہ ہے۔

(۱۴) سورہ انشقاق میں یہ آیت

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ 20 وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُوْنَ 21) 84۔ الانشقاق(24:)

بعض کے نزدیک لعلکم تغلبون پر سجدہ ہے۔ اس آیت میں لا یسجدون پر سجدہ ہے۔

(15) سورہ علق میں یہ آیت

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ 19) (96۔العلق19:) آیت میں واقترب پر سجدہ ہے۔

سجود تلاوت کی آیات کی تعداد میں فقہی مذاہب اربعہ

ائمہ کے ہاں اس بات پر اختلاف ہے کہ قرآن کریم میں کل کتنی آیتیں ایسی ہیں جن کے پڑھنے یا سننے سے ایک سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت امام احمد نے اس حدیث کے مطابق کہا ہے کہ ایسی آیتیں پندرہ ہیں جن کی تفصیل اوپر بیان کی گئی ہے چنانچہ انہوں نے اس حدیث کے ظاہر پر عمل کیا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں آیت سجدہ کی تعداد چودہ ہے۔ اس طرح کہ سورہ حج میں تو دو سجدے ہیں اور سورہ ص میں کوئی سجدہ نہیں ہے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں آیت سجدہ کی تعداد گیارہ ہے کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ سورہ ص، سورۂ نجم، سورۂ انشقت اور سورۂ اقرا میں سجدہ نہیں ہے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول قدیم بھی یہی ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کل سجدوں کی تعداد چودہ ہے اس طرح کہ سورہ حج میں دو سجدے نہیں ہیں بلکہ ایک ہی سجدہ ہے جو دوسرے رکوع میں ہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ حضرت عمرو ابن العاص کی یہ حدیث جس سے سجدوں کی تعداد پندرہ ثابت ہوتی ہے ضعیف ہے اور اس کو دلیل بنانا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اس کے بعض راوی مجہول ہیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ

مسافر کی نماز کا بیان

قصر کے وجوب یا رخصت ہونے میں فقہی مذاہب کا بیان

علمائے سلف وخلف میں سے بہت سے وجوب قصر کے قائل ہیں، خطابی رحمہ اللہ معالم میں فرماتے ہیں اکثر علماء سلف اور فقہاء عصر کا خیال ہے کہ یہ واجب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ عمر بن عبدالعزیز قتادہ رحمہ اللہ وحسن رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔ حماد بن سلیمان رحمہ اللہ تو اس قدر فرماتے ہیں اگر سفر میں کوئی چار رکعت پڑھ لے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر وقت باقی ہے تو دھرا لے۔ نووی نے بھی بہت سے اہل علم کی طرف اسے منسوب کیا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کی رخصت کے قائل ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ (ایک روایت میں) شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ کا بھی یہی خیال ہے نووی نے اس فعل کو بھی اہل علم کے ایک گروہ کی طرف منسوب کیا ہے۔

قائلین وجوب کے دلائل میں سے صحیحین کی یہ حدیث ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان لا یزید فی السفر علی رکعتین وابا بکر وعمر وعثمان یعنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے اسی طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ کا عمل تھا۔ لیکن اس حدیث سے استدلال درست نہیں صرف مداومت سے وجوب ثابت نہیں ہوتا۔

جیسا کہ پہلے صرف دو رکعت نماز فرض ہوئی، پھر حضر میں چار رکعتیں کر دی گئیں لیکن سفر میں وہی دو رکعت ہی فرض رہی، یہ استدلال یوں ہے کہ حضر میں چار رکعت سے زیادہ پڑھنا جس طرح ناجائز ہے اسی طرح سفر میں دو رکعت سے زیادہ پڑھنا ناجائز ہے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے اور وہ فرضیت نماز کے وقت حاضر نہ تھیں۔ یہ جواب اتنا عمدہ نہیں ہے اس لیے کہ یہ ایسا معاملہ ہے جس میں اجتہاد کو دخل نہیں، لہٰذا یہ مرفوع حکمی میں داخل ہے۔ نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بوقتِ فرضیت نماز حاضر نہ ہونا قادح نہیں اس لیے کہ انہوں نے کسی صحابی ہی سے سنا ہوگا۔ اور مراسیل صحابہ باجماع اہل اصول حجت ہیں۔ اسی دلیل پر یہ اعتراض بھی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے متعارض ہے۔ روایت یوں ہے: حضر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں فرض ہیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث اور اس سے پہلی حدیث میں تطبیق ممکن ہے کہ شبِ معراج تو دو رکعت ہی فرض ہوئی لیکن بعد میں زیادہ کردی گئی۔ چنانچہ ابن حبان ابن خزیمہ اور بیہقی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

یعنی سفر و حضر میں دو رکعتیں فرض تھیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور امن ہوگیا تو حضر میں نماز کی رکعتیں بڑھادی گئیں، نماز فجر اسی طرح رہی کیوں کہ اس کی قراۃ لمبی ہوتی ہے اور نماز مغرب دن کے وتر ہیں۔

رخصت کے قائلین اس حدیث کا معنی یہ کرتے ہیں: فرضت بمعنی قدرت یہ لیکن یہ تاویل تکلف محض ہے، نیز حدیث کا دوسرا حصہ فاقرت فی السفر وزیدت فی الحضر اس کی نفی کرتا ہے۔ نووی کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو قصر کرنا چاہے اس پر یہی فرض ہے لیکن یہ پہلے سے بھی زیادہ تکلف ہے۔

قائلین وجوب کی تیسری دلیل مسلم کی یہ روایت ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے ذریعے سے مسافر پر دو رکعتیں فرض کی ہیں اور مقیم پر چار اور بحالت خوف صرف ایک رکعت۔

اس حدیث میں تصریح ہے کہ بحالت سفر فرض ہی دو رکعت ہے اللہ کی فرض کی ہوئی رکعات پر زیادتی درست نہیں۔

چوتھی دلیل ان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو نسائی میں ہے: اس حدیث کے رجال صحیح بخاری کے ہیں اس میں تصریح ہے کہ مسافر کی نماز دو رکعت ہی ہے اور یہ قصر نہیں بلکہ مکمل ہے۔

پانچویں دلیل ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے: ارنا ان نصلی رکعتین فی السفر (النسائی) یعنی ہمیں سفر میں دو رکعت پڑھنے کا ہی حکم ہے۔ اور قصر کو جو واجب نہیں سمجھتے ان کی پہلی دلیل یہ آیت ہے: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ) تم پر گناہ نہیں اگر تم نماز قصر کرلو۔ یہ الفاظ رخصت پر دلالت کرتے ہیں وجوب پر نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت صلوٰۃ الخوف سے متعلق ہے، قصر دو چیزوں میں ہے۔ تعداد رکعات میں اور ارکان میں اسی طرح اس کا نقص بھی دو چیزوں سے ہے ضرب فی الارض (سفر) اور خوف ہونگے تو ارکان میں بھی قصر ہوگا اور تعداد رکعات میں بھی۔ اگر خوف بحالت اقامت ہو تو تعداد مکمل رہے گی۔ لیکن ارکان میں قصر ہوگا۔ اسی طرح جب سفر ہو لیکن خوف نہ ہو اس وقت قصر تعداد ہوگا، لیکن ارکان مکمل ادا کیے جائیں گے،

بَابُ الْقَصْرِ فِي السَّفَرِ

سفر میں قصر نماز کا بیان

813- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَان ۔

۸۱۳ بخاری ابواب تقصیر الصلوٰۃ باب یقصر اذا خرج من موضعه ج ۱ ص ۱۴۸، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرها ج ۱ ص ۲۴۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ نبی پاک ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نماز سفر اور حضر میں دو دو رکعتیں فرض کی گئی پس سفر کی نماز کو برقرار رکھا گیا اور حضر (اقامت) کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔
اس کو شیخین نے روایت کیا۔

814- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان سے حضر میں چار رکعت سفر میں دو اور حالت خوف میں ایک رکعت فرض فرمائی۔
اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

815- وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرُ وَالْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد ﷺ کی زبان سے (یہ بات ثابت ہے) سفر کی نماز دو رکعتیں جمعہ کی نماز دو رکعتیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز دو دو رکعتیں پوری ہیں ان میں قصر نہیں ہے اس کو ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اور اس کی سند صحیح ہے۔

816- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَصَحِبْتُ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَصَحِبْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَصَحِبْتُ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ مختصرًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں مجھے سفر میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل رہا پس آپ نے (سفر میں) تاحیات دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھیں اور میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا تو انہوں نے (سفر میں) تاحیات دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھیں اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا تو انہوں بھی تاحیات دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔
اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مختصراً روایت کیا۔

۸۱۴ـ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا ج ۱ ص ۲۴۱

۸۱۵ـ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب تقصیر الصلوٰۃ فی السفر ص ۷۶ نسائی کتاب تقصیر الصلوٰۃ فی السفر ج ۱ ص ۲۱۱
صحیح ابن حبان کتاب الصلوٰۃ فصل فی صلوٰۃ السفر ج ۱ ص ۱۷۹

۸۱۶ـ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا ج ۱ ص ۲۴۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

817- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيْلَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ ڹ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّيْ مِنْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

★★ حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہمیں منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں جب یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہی گئی تو انہوں نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعات پڑھیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش کہ میرا حصہ چار رکعات میں سے دو مقبول رکعتیں ہوں اس کو شیخین نے روایت کیا۔

818- وَعَنْ اَبِيْ لَيْلَى الْكِنْدِيِّ قَالَ خَرَجَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ وَّكَانَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسَنَّهُمْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا تَقَدَّمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ مَآ اَنَا بِالَّذِيْ اَتَقَدَّمُ اَنْتُمُ الْعَرَبُ وَمِنْكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ فَتَقَدَّمَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا لَنَا وَلِلْمُرَبَّعَةِ اِنَّمَا يَكْفِيْنَا نِصْفُ الْمُرَبَّعَةِ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت ابولیلیٰ کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک غزوہ کے لئے نکلے اور آپ ان میں سے عمر رسیدہ تھے۔ نماز کا وقت آیا تو نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے ابوعبداللہ آگے بڑھیں تو آپ نے فرمایا میں آگے بڑھنے والا نہیں ہوں تم اہل عرب ہو اور تم میں ہی اللہ کے نبی تشریف لائے۔ تم میں سے کوئی آگے بڑھے پس ایک صحابی آگے بڑھے تو انہوں نے چار رکعات نماز پڑھائی۔ جب وہ نماز پڑھا چکے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں چار رکعات کی کیا ضرورت ہے۔ ہمارے لئے تو چار کا آدھا یعنی دو رکعتیں ہی کافی ہیں۔ اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

819- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ بِمِنًى ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ السُّنَّةَ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّةُ صَاحِبَيْهِ وَلٰكِنَّهٗ حَدَثَ الْعَامَ مِنَ النَّاسِ فَخِفْتُ اَنْ يَّسْتَنُّوْا ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ تَعْلِيْقًا وَّحَسَّنَ اِسْنَادَهٗ ۔

۸۱۷ بخاری ابواب تقصیر الصلوٰۃ باب ما جاء فی التقصیر ۔ الخ ج ۱ ص ۲۴۷، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرها ج ۱ ص ۲۴۳

۸۱۸ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ المسافر ج ۱ ص ۲۸۶

۸۱۹ معرفۃ السنن والآثار وایضاً الکبرٰی للبیهقی کتاب الصلوٰۃ باب من ترك القصر فی السفر غیر رغبة عن السنة ج ۳ ص ۱۴۴۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت عبدالرحمن بن حمید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے منیٰ میں پوری نماز پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگوں سنت تو رسول اللہ اور آپ کے صاحبین (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) کی سنت ہے لیکن اس سال نئے لوگ زیادہ ہیں پس مجھے خوف ہوا کہ کہیں یہ لوگ اسی کو سنت نہ بنالیں۔

اس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے المعرفۃ میں تعلیقاً روایت کیا اور اس کی سند کو حسن قرار دیا۔

820- وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اِنَّمَا صَلّٰی عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًی اَرْبَعًا لِاَنَّ الْاَعْرَابَ كَانُوْا اَكْثَرَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ فَاَحَبَّ اَنْ يُّخْبِرَهُمْ اَنَّ الصَّلٰوةَ اَرْبَعٌ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ ۔

★★ حضرت زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات صرف اس لیے پڑھائی تھیں کہ اس سال اعراب بہت زیادہ تھے تو انہوں نے چاہا کہ انہیں بتادیں کہ نماز چار رکعات ہے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

بَابُ مَنْ قَدَّرَ مَسَافَةَ الْقَصْرِ بِاَرْبَعَةِ بُرُدٍ

جس نے مسافت سفر چار منزل مقرر کی

821- عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا يُصَلِّيَانِ رَكْعَتَيْنِ وَيُفْطِرَانِ فِيْ اَرْبَعَةِ بُرُدٍ فَمَافَوْقَ ذٰلِكَ ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ الْمُنْذِرِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ۔

★★ حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما چار برد یا اس سے زیادہ کی مسافت میں دو رکعتیں پڑھتے تھے اور روزہ افطار کرتے تھے۔

اس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا سند صحیح کے ساتھ۔

822- وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سُئِلَ اَتُقْصَرُ الصَّلٰوةُ اِلٰی عَرَفَةَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اِلٰی عُسْفَانَ وَاِلٰی جُدَّةَ وَاِلَی الطَّآئِفِ اَخْرَجَهُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي التَّلْخِيْصِ ۔ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کیا عرفہ تک کی مسافت میں نماز قصر کی جائیگی؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں لیکن عسفان جدہ اور طائف تک کے سفر میں نماز قصر کی جائیگی۔

اس کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا اور حافظ ابن حجر نے تلخیص میں کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

823- وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَكِبَ اِلٰی رِيْمٍ فَقَصَرَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسِيْرِهٖ ذٰلِكَ ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ

۸۲۰ طحاوی کتاب الصلوۃ باب صلوۃ المسافر ج ۱ ص ۲۸۹، ابو داؤد کتاب المناسك باب الصلوۃ بمنیٰ ج ۱ ص ۲۷۰

۸۲۱ سنن الکبری للبیهقی کتاب الصلوۃ باب السفر الذی تقصر فی مثله الصلوۃ ج ۳ ص ۱۳۷

۸۲۲ مسند امام شافعی کتاب الصلوۃ باب الثامن عشر فی صلوۃ المسافرین ج ۱ ص ۱۸۵، تلخیص الجبیر کتاب صلوۃ المسافرین ج ۲ ص ٤٦

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ سوار ہو کر ریم تک گئے تو انہوں نے اپنے اس سفر میں نماز قصر پڑھی۔

اس کو امام مالک رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

824- وَعَنْهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَكِبَ اِلٰى ذَاتِ النُّصُبِ فَقَصَرَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسِيْرِهٖ ذٰلِكَ . رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ . قال النيموى وقد روى عن ابن عمر رضى الله عنهما خلاف ذلك .

★★ حضرت سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہو کر ذات النصب تک گئے تو انہوں نے اپنے اس سفر میں نماز قصر کی۔

اس کو امام مالک رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

825- عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اَدْنٰى مَا يَقْصُرُ فِيْهِ مَالٌ لَّهٗ بِخَيْبَرَ . رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَخَيْبَرَ ثَمَانِيَةُ بُرُدٍ .

★★ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سب کم مسافت جس میں نماز قصر فرماتے تھے وہ آپ کی زمین تھی جو خیبر میں ہے۔

اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

علامہ نیموی فرماتے ہیں مدینہ اور خیبر کے درمیان آٹھ برد کا فاصلہ ہے۔

بردوں کے حساب سے مسافت سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

چار برید سولہ فرسخ کے برابر ہیں، ایک فرسخ تین میل کو کہتے ہیں ایک میل (محدثین کے ہاں) چار ہزار ہاتھ کی مسافت کو کہتے ہیں۔ اس طرح چار برید اڑتالیس میل کی مسافت ہوئی۔ اگر ایک منزل کو بارہ میل کی مسافت مانی جائے تو چار برید کی چار منزلیں ہوئیں۔ بظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جن تین مسافتوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ یکساں ہوں یعنی جتنی مسافت مکہ اور طائف کے درمیان ہوتی ہی مسافت مکہ اور عسفان کے درمیان ہو اسی طرح جتنی مسافتیں ان دونوں کی الگ الگ ہوتی ہی مسافت مکہ اور جدہ کے درمیان ہو۔ حالانکہ حقیقت میں یہ تینوں مسافت برابر نہیں ہیں۔ لہٰذا اگر یہ کہا

۸۲۳ موطا امام مالك كتاب قصر الصلوة فى السفر باب ما يجب فيه قصر الصلوة ص ١٣٠

۸۲۴ موطا امام مالك كتاب قصر الصلوة فى السفر باب ما يجب فيه قصر الصلوة ص ١٣٠

۸۲۵ مصنف عبد الرزاق كتاب الصلوة باب فى كم يقصر الصلوة ج ٢ ص ٥٢٦

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

چنانچہ تو زیادہ مناسب ہے کہ حضرت امام مالک کے قول ذلک اربعۃ برد (یہ مسافت چار برید ہے) کا تعلق آخری مسافت یعنی مکہ اور جدہ کے درمیان کی مسافت ہے کہ مکہ اور جدہ کا درمیانی فاصلہ چار برید ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس کے مذکورہ بالا فعل کے بارے علماء لکھتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں مسافت قصر کی کوئی حد بیان نہیں کی گئی ہے بلکہ مطلقاً سفر کو ذکر کیا گیا ہے قصر نماز کے باب کی احادیث پر نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جہاں جہاں بھی قصر نماز کا ذکر کیا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قصر نماز پڑھنے کو بیان کیا گیا ہے ان تمام مواقع کی مسافت میں فرق ہے بعض زیادہ کم ہیں اور بعض مسافتیں زیادہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ، تابعین اور آئمہ وعلماء امت کی آسانی کے لئے اپنے اپنے اجتہاد کے ذریعے اور غور وفکر کے ساتھ مسافت قصر کی حد مقرر کی ہے کہ اس حد سے کم مسافت میں نماز قصر نہیں ہوگی بلکہ پوری ہی پڑھی جائے گی اور اس مسافت یا اس سے زائد مسافت کی صورت میں قصر واجب ہوگا۔

چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک روایت کے مطابق ایک روز کی مسافت اور دوسری روایت کے مطابق دو روز کی مسافت کو مقرر کیا ہے لیکن ان کے مسلک کی کتاب "حاوی" میں سولہ فرسخ کا تعین کیا گیا ہے اور یہی مسلک حضرت امام مالک و حضرت امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ نے مسافت قصر کے سلسلے میں تین منزلیں کی حد مقرر کی ہیں اور ایک منزل اتنی مسافت پر ہو کہ چھوٹے دنوں میں قافلہ صبح کو چل کر دو پہر کے بعد منزل پر پہنچ جائے۔ حضرت امام ابو یوسف دو روز اور تیسرے روز کے اکثر حصہ کی مسافت کو مسافت قصر قرار دیا ہے۔ اصحاب ظواہر (وہ جماعت جو صرف حدیث کے ظاہری الفاظ پر عمل پیرا ہوتی ہے) نے مطلقاً سفر کا اعتبار کیا ہے یعنی ان کے نزدیک مسافت قصر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے خواہ سفر لمبا ہو یا چھوٹا ہو ہر صورت میں نماز قصر ادا کی جائے گی۔ اس سلسلے میں اگر چاروں ائمہ کے مسلک کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ حقیقت اور نتیجے کے اعتبار سے سب کا یکساں ہی مسلک ہے کیونکہ حنفیہ کے نزدیک مشہور مسلک کے مطابق مسافت قصر (۴۸) میل مقرر ہے، حاوی قول کے مطابق شوافع کے ہاں سولہ فرسخ مقرر ہے اور سولہ فرسخ حساب کے اعتبار سے (۴۷) میل کے برابر ہے اسی طرح حضرت امام مالک و حضرت امام احمد کا بھی مسلک ہے لہٰذا چاروں مسلک میں مسافت قصر (۴۸) میل ہوئی۔

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى اَنَّ مَسَافَةَ الْقَصْرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ

وہ روایات جن سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ قصر کی مسافت تین دن ہے

826- عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَسْاَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَلْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۸۲۶ مسلم کتاب الطہارۃ باب التوقیت فی المسح علی الخفین ج ۱ ص ۱۳۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ موزوں پر مسح کے متعلق پوچھنے کے لئے تو آپ نے فرمایا علی بن ابو طالب کے پاس جاؤ کیں بے شک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے تو ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مدت مسح بیان فرمائی۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

827- وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ فِى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ . رَوَاهُ ابن جارود وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں موزوں پر مسح کی مدت مقرر فرمائی۔

اس کو ابن جارود اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

828- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْوَالِبِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى كَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ اَتَعْرِفُ السُّوَيْدَاءَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنِّىْ قَدْ سَمِعْتُ بِهَا قَالَ هِىَ ثَلَاثُ لَيَالٍ قَوَاصِدَ فَاِذَا خَرَجْنَا اِلَيْهَا قَصَرْنَا الصَّلٰوةَ . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِى الْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ربیعہ والبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کتنی مسافت تک نماز قصر کی جائیگی تو انہوں نے فرمایا کیا تم (مقام) سویداء پہچانتے ہو تو میں نے کہا نہیں لیکن میں نے اس کے بارے میں سنا ہے تو آپ نے فرمایا وہ مسلسل تین راتوں کی مسافت ہے۔ پس جب ہم اتنی مسافت تک سفر کریں تو نماز قصر کرتے ہیں۔

اس کو محمد بن حسن نے الآثار میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

829- وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ الْجُعْفِىَّ يَقُوْلُ اِذَا سَافَرْتَ ثَلَاثًا فَاقْصُرْ . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِى الْحُجَجِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ابراہیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوید بن غفلہ جعفی کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تو تین دن کی مسافت سفر کرے تو نماز قصر کر اس کو محمد بن حسن نے الحجج میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

مسافت سفر کے بارے میں فقہی مذاہب اربعہ

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک روایت کے مطابق ایک روز کی مسافت اور دوسری روایت کے مطابق دو

۸۲۷ منتقی ابن الجارود باب المسح علی الخفین ص ۳۹

۸۲۸ کتاب الآثار باب الصلوٰۃ فی السافر ص ۳۹

۸۲۹ کتاب الحجۃ باب صلوٰۃ المسافر والصواب ابراھیم بن عبد الاعلی وابراھیم بن عبد اللہ ھو خطاء ج ۱ ص ۱۶۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

روز کی مسافت کو مقرر کیا ہے لیکن ان کے مسلک کی کتاب حاوی میں سولہ فرسخ کا تعین کیا گیا ہے اور یہی مسلک حضرت امام مالک و حضرت امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ نے مسافت قصر کے سلسلے میں تین منزلیں کی حد مقرر کی ہیں اور ایک منزل اتنی مسافت پر ہو کہ چھوٹے دنوں میں قافلہ صبح کو چل کر دو پہر کے بعد منزل پر پہنچ جائے۔ حضرت امام ابو یوسف دو روز اور تیسرے روز کے اکثر حصہ کی مسافت کو مسافت قصر قرار دیا ہے۔

اصحاب ظواہر (وہ جماعت جو صرف حدیث کے ظاہری الفاظ پر عمل پیرا ہوتی ہے) نے مطلقاً سفر کا اعتبار کیا ہے یعنی ان کے نزدیک مسافت قصر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے خواہ سفر لمبا ہو یا چھوٹا ہو ہر صورت میں نماز قصر ادا کی جائے گی۔

اس سلسلے میں اگر چاروں ائمہ کے مسلک کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ حقیقت اور نتیجے کے اعتبار سے سب کا یکساں ہی مسلک ہے کیونکہ حنفیہ کے نزدیک مشہور مسلک کے مطابق مسافت قصر (۴۸) میل مقرر ہے، حاوی قول کے مطابق شوافع کے ہاں سولہ فرسخ مقرر ہے اور سولہ فرسخ حساب کے اعتبار سے (۴۷) میل کے برابر ہے اسی طرح حضرت امام مالک و حضرت امام احمد کا یہی مسلک ہے لہٰذا چاروں مسلک میں مسافت قصر (۴۸) میل ہوئی۔

بَابُ الْقَصْرِ اِذَا فَارَقَ الْبُيُوْتَ

جب گھروں سے جدا ہو جائے تو نماز قصر کرے

830- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کُلُّهُمْ صَلّٰی مِنْ حِیْنِ یَخْرُجُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَیْهَا رَکْعَتَیْنِ فِی الْمَسِیْرِ وَالْقِیَامِ بِمَکَّةَ۔ رَوَاهُ اَبُوْ یَعْلٰی وَالطَّبْرَانِیُّ وَقَالَ الْهَیْثَمِیُّ رِجَالُ اَبِیْ یَعْلٰی رِجَالُ الصَّحِیْحِ۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا یہ سب کے سب مدینہ سے نکلنے کے وقت سے لے کر مدینہ واپس لوٹنے تک دوران سفر اور مکہ میں اقامت کی حالت میں دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔

اس کو ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ ابو یعلی کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

شرح

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور ذی الحلیفہ میں عصر کی نماز دو رکعت پڑھی۔ (صحیح البخاری و صحیح مسلم، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 1306)

۸۳۰ مسند ابی یعلی الموصلی ج ۱۰ ص ۲۵۶، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ السفر نقلاً عن ابی یعلی والطبرانی فی الاوسط ج ۲ ص ۱۵۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کا حال بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کے لئے مکہ کے سفر کا ارادہ فرمایا تو مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی پھر جب مدینہ سے نکلے اور ذوالحلیفہ پہنچے۔ تو وہاں قصر فرمایا اور عصر کی نماز دو رکعت پڑھی ذوالحلیفہ ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے تین کوس کے فاصلے پر واقع ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام شافعی کا بھی یہی مسلک ہے کہ جب مسافر شرعی اپنے شہر یا گاؤں کے مکانات سے باہر نکل جائے تو قصر نماز پڑھنے لگے۔

831- وَعَنْ اَبِیْ حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنَ الْبَصْرَةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ اَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ اِنَّا لَوْ جَاوَزْنَا هٰذَا الْخُصَّ لَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَرُوَاتُهٗ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت ابوحرب بن اسود دیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ سے نکلے تو ظہر کی نماز چار رکعات ادا کیں پھر فرمایا اگر ہم اس جھونپڑی کو عبور کر جاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے۔

اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

832- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ شُعَبِ الْمَدِيْنَةِ وَيَقْصُرُ اِذَا رَجَعَ حَتّٰى يَدْخُلَهَا . رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ جب مدینہ طیبہ کی گھاٹیوں سے نکلتے تو نماز قصر پڑھتے اور جب لوٹ کر آتے تو مدینہ طیبہ داخل ہونے تک نماز قصر ادا فرماتے۔ اس کو عبدالرزاق نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

فنائے شہر کی تعریف کا بیان

جو جگہ خود شہر نہ ہو اُس میں صحت جمعہ کیلئے فنائے مصر ہونا ضرور ہے فنائے مصر حوالی شہر کے اُن مقامات کو کہتے ہیں جو مصالح شہر کے لئے رکھے گئے ہوں مثلاً وہاں شہر کی عیدگاہ یا شہر کے مقابر ہوں یا حفاظت شہر کے لئے جو فوج رکھی جاتی ہے اُس کی چھاؤنی یا شہر کی گھوڑ دوڑ یا چاند ماری کا میدان یا کچہریاں، اگر چہ مواضع شہر سے کتنے ہی میل ہوں اگر چہ بیچ میں کچھ کھیت حائل ہوں، اور جو نہ شہر ہے نہ فنائے شہر اس میں جمعہ پڑھنا حرام ہے اور نہ صرف حرام بلکہ باطل کہ فرضِ ظہر ذمہ سے ساقط نہ ہوگا۔

علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ صحت جمعہ کے لئے شہر یا فنائے شہر کا ہونا ضروری ہے، اور فنا سے مراد وہ جگہ ہے جو شہر کے پاس شہریوں کی ضرورت کے لئے ہو، خواہ متصل ہو یا نہ ہو، جیسا کہ ابن الکمال وغیرہ نے تحریر کیا ہے، مثلاً قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان ہو۔ (درمختار، باب الجمعہ، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی)

---

۸۳۱ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ بن باب کان یقصر الصلوٰۃ ج ۲ ص ۴۴۹

۸۳۲ مصنف عبدالرزاق صلوٰۃ المسافر باب المسافر متی یقصر اذا خرج مسافراً ج ۲ ص ۵۳۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حدود شہر سے باہر جانے پر حکم قصر کا بیان

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور ذی الحلیفہ میں عصر کی نماز دو رکعت پڑھی۔ (صحیح البخاری وصحیح مسلم، مشکوٰۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 1306)

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کا حال بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کے لیے مکہ کے سفر کا ارادہ فرمایا تو مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی پھر جب مدینہ سے نکلے اور ذوالحلیفہ پہنچے۔ تو وہاں قصر فرمایا اور عصر کی نماز دو رکعت پڑھی ذوالحلیفہ ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے تین کوس کے فاصلے پر واقع ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام شافعی کا بھی یہی مسلک ہے کہ جب مسافر شرعی اپنے شہر یا گاؤں کے مکانات سے باہر نکل جائے تو قصر نماز پڑھنے لگے۔

مسافر جب اپنے گاؤں یا شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے تو اس پر قصر واجب ہے، پوری چار رکعت والی فرض نماز کی دو رکعتیں ہی پڑھنا واجب ہے اگر کوئی آدمی سفر کی حالت میں جب کہ اس پر قصر واجب ہے، پوری چار رکعتیں پڑھے گا تو گنہگار ہوگا اور دو واجب کو چھوڑنے والا ہوگا یعنی ایک واجب تو قصر کا ترک ہوگا اور دوسرے قعدہ اخیرہ کے بعد فوراً سلام پھیرنا، کیونکہ مسافر کے حق میں پہلا قعدہ ہی قعدہ اخیرہ ہوتا ہے اس کے بعد اسے فوراً سلام پھیر دینا چاہیے اگر اس نے نہیں پھیرا بلکہ کھڑا ہو گیا اس طرح اس نے دوسرے واجب کو ترک کیا۔

اس موقع پر اتنی بات بھی جانتے چلئے کہ مسافر کے لیے قصر کے جواز میں کسی بھی عالم اور کسی بھی امام کا اختلاف نہیں ہے صرف اتنی بات ہے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک تو قصر واجب ہے لیکن امام شافعی کے ہاں قصر اولیٰ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مسافر قصر نہیں کرے گا تو وہ امام صاحب کے مسلک کی رو سے گنہگار ہوگا، مگر حضرت شافعی کا مسلک اسے گنہگار نہیں قرار دے گا۔ بلکہ اولیٰ وافضل چیز کو ترک کرنے والا کہلائے گا۔

بَابُ يَقْصُرُ مَنْ لَّمْ يَنْوِ الْإِقَامَةَ وَإِنْ طَالَ مَكْثُهُ وَالْعَسْكَرُ الَّذِي دَخَلَ أَرْضَ الْحَرْبِ وَإِنْ نَوَوُا الْإِقَامَةَ

وہ شخص نماز قصر پڑھے گا جس نے اقامت کی نیت نہیں کی، اگر چہ اس کا ٹھہرنا طویل ہو اور وہ لشکر بھی نماز قصر پڑھے گا جو دار الحرب میں داخل ہو اگر چہ انہوں نے اقامت کی نیت کی ہو

833- عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

---

۸۳۳ بخاری ابواب تقصیر الصلوٰۃ باب ما جاء فی التقصیر وکم یقیم حتی یقصر ج ۱ ص ۱۴۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت عکرمۃ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب انیس دن تک مقیم ہوتے تو آپ نماز قصر ادا فرماتے تھے۔ پس جب ہم (بھی) انیس دن کے لئے سفر کرتے تو نماز قصر ادا کرتے اور اگر زیادہ ٹھہرتے تو نماز پوری پڑھتے تھے۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

مدت اقامت کا بیان

فاقام تسعۃ عشر یوما کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انیس دن بغیر اقامت کے اس طرح ٹھہرے کہ امروز فردا میں وہاں سے روانہ ہو جانے کا ارادہ فرماتے رہے مگر بلا قصد وارادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام وہاں انیس دن ہو گیا۔ مگر اس سے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اگر کوئی آدمی حالت سفر میں کہیں انیس دن ٹھہر جائے تو وہ قصر نماز پڑھ سکتا ہے۔ ہاں انیس دن بعد اس کے لئے قصر جائز نہیں ہوگا اس مسئلے میں حضرت عبداللہ ابن عباس منفرد ہیں اور کسی کا بھی یہ مسلک نہیں ہے۔ مدت اقامت کے سلسلے میں ابتداء باب میں تفصیل کے ساتھ مسئلہ بیان کیا جا چکا ہے۔ اس موقع پر پھر جان لیجئے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی حالت سفر میں کسی جگہ پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو اس کے لئے قصر جائز نہیں ہے بلکہ وہ پوری نماز پڑھے اور اگر کوئی آدمی پندرہ دن یا پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو قصر نماز پڑھے بلکہ اگر وہ اقامت کی نیت نہ کرے اور آج کل میں وہاں سے روانہ ہونے کا ارادہ کرتا رہے اور اس طرح بلا قصد ارادہ اس کے قیام کا سلسلہ برسوں تک بھی دراز ہو جائے تب بھی وہ قصر نماز پڑھتا رہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہی مسئلہ جلیل القدر صحابہ مثلاً حضرت عبداللہ ابن عمر وغیرہ سے نقل کیا ہے۔ حضرت امام محمد نے کتاب الآثار میں نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر آزربائیجان میں چھ مہینے اس طرح ٹھہرے رہے کہ آج کل میں وہاں سے چلنے کا ارادہ کرتے رہے مگر بلا قصد وارادہ ان کا قیام اس قدر طویل ہو گیا چنانچہ وہ اس مدت میں برابر قصر نماز پڑھتے رہے اس موقع پر دیگر صحابہ بھی ان کے ہمراہ تھے اسی طرح حضرت انس بھی مروان کے بیٹے عبدالملک کے ہمراہ شام میں دو مہینے تک بلا قصد ارادہ ٹھہرے رہے اور وہاں دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے۔

اس مسئلے میں حضرت امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی جگہ علاوہ دو دن آنے اور جانے کے چار روز سے زیادہ قیام کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ مقیم ہو جاتا ہے اس کے لئے قصر جائز نہیں ہے وہ پوری نماز پڑھے اسی طرح اقامت کی نیت کے بغیر امروز و فردا میں چلنے کا ارادہ کرتے کرتے بلا قصد وارادہ اٹھارہ دن سے زیادہ ٹھہر جائے تو تب بھی اس کے لئے قصر جائز نہیں ہوگا وہ پوری نماز پڑھے امام شافعی کی فقہ میں یہی معتمد اور صحیح قول ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مدت اقامت میں فقہ حنفی کی مؤید روایت کا بیان

834- وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشَرَةَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں فتح والے سال رسول اللہ ﷺ مکہ المکرمہ میں پندرہ دن مقیم رہے تو نماز قصر ادا فرماتے رہے۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

835- وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الشَّامِ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَنُصَلِّيْ نَحْنُ أَرْبَعًا فَنَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ سَعْدٌ نَحْنُ أَعْلَمُ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام کی بستیوں میں سے کسی بستی میں مقیم تھے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے تو ہم چار رکعات پڑھتے تھے تو ہم نے آپ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ فرماتے ہم زیادہ جانتے ہیں۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

836- وَعَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ نَصْرِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّا نُطِيْلُ الْقِيَامَ بِخُرَاسَانَ فَكَيْفَ تَرٰى قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ أَقَمْتَ عَشْرَ سِنِيْنَ . رَوَاهُ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ ابوجمرہ نصر بن عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا بے شک ہم خراسان میں طویل قیام کرتے ہیں تو آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تو دو رکعت پڑھ اگرچہ تو دس سال مقیم رہے اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

837- وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ارْتَجَ عَلَيْنَا الثَّلْجُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبَائِيْجَانَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فِيْ غَزَاةٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَكُنَّا نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت نافع بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں آذربائیجان میں ایک غزوہ کے دوران چھ ماہ تک ہم پر برفباری ہوتی رہی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نماز دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

---

۸۳۴ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب متی یتم المسافر ج ۱ ص ۱۷۳

۸۳۵ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ المسافر ج ۱ ص ۲۸۶

۸۳۶ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب فی المسافر یطیل المقام فی المصر ج ۲ ص ۴۵۳

۸۳۷ معرفۃ السنن والآثار کتاب الصلوٰۃ ج ۴ ص ۲۷۴، سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب من قال یقصر ابداً ما لم یجمع مکثا ج ۳ ص ۱۵۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے المعرفہ میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

838- وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِبَعْضِ بِلَادِ فَارِسِ سِنَتَيْنِ فَكَانَ لَا يُجَمِّعُ وَلَا يَزِيْدُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دو سال تک فارس کے کسی شہر میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے تو آپ نہ تو جمعہ پڑھاتے تھے اور نہ دو رکعتوں سے زیادہ نماز پڑھاتے تھے اس کو عبدالرزاق نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

839- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامُوْا بِرَامَهُرْمُزَ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ يَقْصُرُوْنَ الصَّلٰوةَ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم رامھر مز میں نو ماہ مقیم رہے تو نماز قصر ادا فرماتے تھے۔

اس کو بیہقی نے روایت کیا اس کی سند حسن ہے۔

سفر کی مدت اقامت میں فقہی مذاہب اربعہ

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں راوی نے انس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے دن مکہ میں قیام کیا انہوں نے فرمایا دس دن اس باب میں ابن عباس اور جابر سے بھی روایت ہے امام ابوعیسٰی ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے ابن عباس سے مروی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اسفار میں انیس دن تک قیام کیا اور دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے چنانچہ اگر ہمارا قیام انیس دن یا اس سے کم مدت کا ہوتا تو ہم بھی قصر ہی پڑھتے اور اگر اس سے زیادہ رہتے تو پوری نماز پڑھتے حضرت علی سے مروی ہے کہ جو دس دن قیام کرے وہ پوری نماز پڑھے ابن عمر پندرہ دن اور دوسری روایت میں بارہ دن قیام کرنے والے کے متعلق پوری نماز کا حکم دیتے تھے قتادہ اور عطاء خراسانی سعید بن میسّب سے روایت ہیں کہ جو شخص چار دن تک قیام کرے وہ چار رکعتیں ادا کرے داؤد بن ابی ہندان سے اس کے خلاف روایت کرتے ہیں اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ پندرہ دن قیام کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھے۔

امام اوزاعی بارہ دن قیام کی نیت پر پوری نماز پڑھنے کے قائل ہیں امام شافعی، امام مالک اور احمد کا یہ قول ہے کہ اگر چار دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے اسحاق کہتے ہیں کہ اس باب میں قوی ترین مذہب ابن عباس کی حدیث کا ہے کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی اسی پر عمل پیرا ہیں کہ اگر

۸۳۸ـ مصنف عبد الرزاق صلوٰة المسافر باب الرجل يخرج في وقت الصلوٰة ج ۲ ص ۵۳۶

۸۳۹ـ سنن الكبرىٰ للبيهقي كتاب الصلوٰة باب من قال يقصرا بدامالم يجمع مكثا ج ۳ ص ۱۵۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

انیس دن قیام کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے۔ پھر اس پر علماء کا اجماع ہے کہ اگر رہنے کی مدت متعین نہ ہو تو قصر ہی پڑھنی چاہیے اگر سال گزر جائیں۔ (جامع ترمذی: جلداول: حدیث نمبر 536)

بَابُ الرَّدِّ عَلٰى مَنْ قَالَ اِنَّ الْمُسَافِرَ يَصِيْرُ مُقِيْمًا بِنِيَّةِ اِقَامَةِ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ

ان لوگوں کا رد جنہوں نے کہا کہ مسافر چار دن اقامت کی نیت سے مقیم ہو جاتا ہے

840- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ اَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹنے تک دو دو رکعتیں پڑھتے رہے تو میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کتنے دن مقیم رہے تو آپ نے فرمایا دس دن اس کو شیخین نے روایت کیا۔

بَابُ مَنْ قَالَ اِنَّ الْمُسَافِرَ يَصِيْرُ مُقِيْمًا بِنِيَّةِ اِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

جس نے کہا کہ مسافر پندرہ دن اقامت کی نیت سے مقیم ہو جاتا ہے

841- عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب پندرہ دن اقامت کا پختہ ارادہ فرما لیتے تو پوری نماز پڑھتے تھے۔

اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

842- وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِمَكَّةَ خَمْسَةَ عَشَرَ سَرَّجَ ظَهْرَهُ وَصَلّٰى اَرْبَعًا. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْ كِتَابِ الْحُجَجِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ میں پندرہ دن اقامت کا ارادہ فرماتے تو گھوڑے سے زین اتار دیتے اور نماز (پوری) چار رکعات پڑھتے۔

اس کو محمد بن حسن نے کتاب الحجج میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

---

۸۴۰ بخاری ابواب تقصیر الصلوٰۃ باب ما جاء فی التقصیر وکم یقیم الخ ج ۱ ص ۱۴۷، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ج ۱ ص ۲۴۳

۸۴۱ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب من قال اذا اجمع علی اقامۃ خمس عشرۃ اتم ج ۲ ص ۴۵۵

۸۴۲ کتاب الحجۃ باب صلوٰۃ المسافر ج ۱ ص ۱۷۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

843- وَعَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا فَوَطَّنْتَ نَفْسَكَ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَاَتِمِّ الصَّلٰوةَ وَاِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِيْ فَاقْصُرْ ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب تو مسافر ہو پھر کسی جگہ کو پندرہ دن اقامت کے لئے اختیار کرے تو تو نماز پوری پڑھ اور اگر تو نہ جانتا ہو (کہ کب کوچ کرنا ہے) تو قصر نماز پڑھ۔

اس کو محمد بن حسن نے الآثار میں روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

844- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِذَا قَدِمْتَ بَلْدَةً فَاَقَمْتَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَاَتِمِّ الصَّلٰوةَ ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْحُجَجِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تو کسی شہر آئے اور وہاں پندرہ دن اقامت کرے تو نماز پوری پڑھ اس کو محمد بن حسن نے کتاب الحج میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ بِالْمُقِيْمِ

مسافر مقیم کو نماز پڑھائے

845- عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمَكَّةَ فَقُلْتُ اِنَّا اِذَا كُنَّا مَعَكُمْ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا وَاِذَا رَجَعْنَا اِلٰى رِحَالِنَا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ تِلْكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت موسیٰ بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ میں تھے تو میں نے کہا بے شک ہم جب آپ کے ساتھ ہوتے ہیں تو چار رکعات پڑھتے ہیں اور جب اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹ کر جاتے ہیں تو دو رکعت پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا یہ ابوالقاسم کی سنت ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ بِالْمُسَافِرِ

مقیم مسافر کو نماز پڑھائے

846- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۸۴۳ کتاب الآثار ص ۳۸

۸۴۴ کتاب الحجة باب صلوٰة المسافر ج ۱ ص ۱۷۱

۸۴۵ مسند احمد ج ۱ ص ۲۱۶

۸۴۶ مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوٰة في السفر باب صلوٰة المسافر اذا كان اماماً

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد عبداللہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ المکرمہ آتے تو ان کو دو رکعت نماز پڑھاتے پھر فرماتے اے اہل مکہ تم اپنی نماز مکمل کرو بے شک ہم مسافر لوگ ہیں۔

اس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی صحیح ہے۔

847- وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّهُ قَالَ جَآءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُمْنَا فَاَتْمَمْنَا ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عبداللہ بن صفوان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر سلام پھیر دیا تو ہم نے اٹھ کر نماز مکمل کی۔

اس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ جَمْعِ التَّقْدِيْمِ بَيْنَ الْعَصْرَيْنِ بِعَرَفَةَ

میدان عرفات میں ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں جمع کرنے کا بیان

848- عن جابر بن عبداللہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ پھر مؤذن نے اذان کہی پھر اقامت کہی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی' پھر (مؤذن نے) اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

849- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِّنًى حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِ عَرَفَةَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِنَمِرَةَ وَهِيَ مَنْزِلُ الْاِمَامِ الَّذِيْ يَنْزِلُ بِهٖ بِعَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ رَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَجِّرًا فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ عَلَى الْمَوْقِفِ مِنْ عَرَفَةَ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عرفہ کے دن صبح کی نماز پڑھانے کے بعد صبح سویرے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ سے روانہ ہو گئے حتیٰ کہ آپ عرفات میں تشریف لائے تو (مقام) نمرہ میں اترے اور عرفہ میں آنیوالے امام کی یہی منزل ہے یہاں تک کہ ظہر کی نماز کے قریب آپ جلدی روانہ ہو گئے تو ظہر اور عصر کو جمع فرمایا پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا

۸۴۷۔ مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوۃ فی السفر باب صلوۃ المسافر ج ۱ اذا کان اماماً۔ الخ ص ۱۳۲

۸۴۸۔ مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ ص ۳۹۷

۸۴۹۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۲۹' ابو داؤد کتاب المناسک باب الخروج الی عرفۃ ج ۱ ص ۲۶۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بڑھے تو میدان عرفات میں وقوف فرمایا۔

اس کو امام احمد ابوداؤد رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

850- وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ اَنَّ الْاِمَامَ يَرُوْحُ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ يَخْطُبُ فَيَخْطُبُ النَّاسَ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ نَزَلَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ۔ رَوَاهُ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حج کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ جب سورج ڈھل جائے تو امام خطبہ کے لئے جائے اور لوگوں کو خطبہ دے کر جب اپنے خطبہ سے فارغ ہو تو ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کر کے ادا کرے۔

اس کو ابن منذر نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

عرفات کی دو نمازوں میں ایک تکبیر و دو اقامتوں میں مذاہب اربعہ

جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفات میں ظہر و عصر کی نماز ایک اذان اور دو تکبیر کے ساتھ پڑھی تھی چنانچہ حضرت امام شافعی حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد کا یہی مسلک ہے لیکن حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے ہاں مزدلفہ میں یہ دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک ہی تکبیر کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں کیونکہ اس موقع پر عشاء کی نماز چونکہ اپنے وقت میں پڑھی جاتی ہے اس لئے زیادتی اعلام کے لئے علیحدہ سے تکبیر کی ضرورت نہیں برخلاف عرفات میں عصر کی نماز کے کہ وہاں عصر کی نماز چونکہ اپنے وقت میں نہیں ہوتی بلکہ ظہر کے وقت ہوتی ہے اس لئے وہاں زیادتی اعلام کے لیے علیحدہ تکبیر کی ضرورت ہے، صحیح مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہی روایت منقول ہے اور ترمذی نے بھی اس کی تحسین و تصحیح کی ہے۔

بَابُ جَمْعِ التَّاْخِيْرِ بَيْنَ الْعِشَآئَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو عشاء کے وقت میں اکٹھا پڑھنا

851- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِيْنَ الْاَذَانِ بِالْعَتَمَةِ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَ رَجُلًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلّٰى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهٖ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَمَرَ اُرٰى فَاَذَّنَ وَاَقَامَ قَالَ عَمْرٌو لَا اَعْلَمُ الشَّكَّ اِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَاْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرُ حِيْنَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلّٰى

---

۸۵۱ بخاری کتاب المناسك باب من اذن واقام لكل واحدة منهما ج ۱ ص ۲۲۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہُ ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۔

وَ قَالَ النِّیْمَوِیُّ الجمع بین الصلوتین بعرفۃ والمزدلفۃ للنسک لا للسفر خلافًا للشافعی ۔

★★ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو ہم عشاء کی اذان کے وقت یا اس کے قریب مزدلفہ آئے تو آپ نے ایک شخص کو حکم دیا تو اس نے اذان اور اقامت کہی پھر آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے رات کا کھانا منگوا کر تناول فرمایا' پھر میرے خیال میں آپ نے ایک شخص کو حکم دیا تو اس نے اذان اور اقامت کہی' عمرو کہتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق شک زہیر کی طرف سے ہے پھر آپ نے عشاء کی نماز دو رکعتیں پڑھائیں پس جب فجر طلوع ہوگئی تو آپ نے فرمایا ہے اس دن اس جگہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کے علاوہ کوئی نماز ادا نہیں فرماتے تھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ دو نمازیں اپنے وقت سے پھیر کر پڑھی جائیں گی' مغرب کی نماز لوگوں کے مزدلفہ آنے کے بعد اور فجر کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی جائے گی' فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میدان عرفان اور مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنا حج کی وجہ سے ہے نہ کہ سفر کی وجہ سے بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے۔

شرح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر پڑھی۔

حضرت زہری سے اسی سند و مفہوم کی روایت مذکور ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ الگ الگ تکبیر سے اور احمد نے وکیع سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں نمازیں ایک ہی تکبیر سے پڑھیں۔

حضرت زہری سے سابقہ سند و مفہوم کے ساتھ روایت مروی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ ہر نماز کے لیے ایک تکبیر کہی اور پہلی نماز کے لیے اذان نہ دی اور نہ ان دونوں نمازوں میں سے کسی نماز کے بعد نفل پڑھے مخلد نے کہا کسی نماز کے لیے اذان نہ دی۔

حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں تو مالک بن حارث نے پوچھا یہ کس طرح کی نماز ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان دونوں نمازوں کو اسی جگہ ایک تکبیر سے پڑھا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک تکبیر کے ساتھ پڑھی اس کے بعد ابن کثیر کی حدیث (سابقہ حدیث) کا مضمون ذکر کیا۔

حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے مزدلفہ میں تکبیر کہی اور

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد فرمایا میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے اس جگہ ایسا ہی کیا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ ایسا ہی کیا تھا۔

مزدلفہ کے راستے میں نماز پڑھنے سے متعلق مذاہب اربعہ

علامہ بدرالدین عینی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ اور امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک جس نے مغرب راستے میں پڑھی تو وہ کافی نہیں ہے۔ اور طلوع فجر سے پہلے تک اس پر اعادہ واجب ہے۔ امام زفر اور حسن بن زیاد علیہما الرحمہ نے بھی اسی طرح کہا ہے۔

حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ وہی نماز کافی ہوگی البتہ اس نے مخالفت سنت کی وجہ سے برا کیا ہے۔ حضرت امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد علیہم الرحمہ نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ البتہ یہ اختلاف فقہاء احناف کے نزدیک مابین طرفین وامام ابو یوسف علیہ الرحمہ ہے۔ (البنائیہ شرح الہدایہ، ج ۵ ص ۱۱۹، حقانیہ ملتان)

مزدلفہ میں دو نمازیں ایک تکبیر کے ساتھ پڑھنے کا بیان

عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے پڑھیں اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی جگہ اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 876)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر پڑھی۔ حضرت زہری سے اسی سند و مفہوم کی روایت مذکور ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ الگ الگ تکبیر سے اور احمد نے وکیع سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں نمازیں ایک ہی تکبیر سے پڑھیں۔

حضرت زہری سے سابقہ سند و مفہوم کے ساتھ روایت مروی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ ہر نماز کے لیے ایک تکبیر کہی اور پہلی نماز کے لیے اذان نہ دی اور نہ ان دونوں نمازوں میں سے کسی نماز کے بعد نفل پڑھے مخلد نے کہا کسی نماز کے لیے اذان نہ دی۔

حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں تو مالک بن حارث نے پوچھا یہ کس طرح کی نماز ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان دونوں نمازوں کو اسی جگہ ایک تکبیر سے پڑھا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک تکبیر کے ساتھ پڑھی اس کے بعد ابن کثیر کی حدیث (سابقہ حدیث) کا مضمون ذکر کیا۔

حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے مزدلفہ میں تکبیر کہی اور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد فرمایا میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے اس جگہ ایسا ہی کیا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ ایسا ہی کیا تھا۔

مزدلفہ کی مغرب وعشاء کے درمیان نفل نماز نہ ہونے کا بیان

حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر سے اسی کی مثل حدیث مرفوعا روایت کی۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ سفیان کی حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت علی ابوایوب۔ عبداللہ بن مسعود، جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عمر کی حدیث بروایت سفیان اسماعیل بن خالد کی روایت سے اصح ہے اور حدیث سفیان حسن صحیح ہے اسرائیل بھی یہ حدیث ابواسحاق سے وہ عبداللہ اور خالد (مالک کے بیٹے ہیں) سے اور وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ سعید بن جبیر کی ابن عمر سے مروی حدیث بھی حسن صحیح ہے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ جب کہ ابواسحاق عبداللہ اور خالد سے اور وہ دونوں ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مغرب کی نماز مزدلفہ سے پہلے نہ پڑھی جائے پس جب حاجی مزدلفہ پہنچیں تو مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کو ایک ہی وقت میں ایک ہی تکبیر کے ساتھ پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی نفل نماز نہ پڑھیں،

بعض اہل علم نے یہی مسلک اختیار کیا ہے جن میں سفیان ثوری بھی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کھانا کھائے کپڑے اتار دے اور پھر تکبیر کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھے بعض علماء کہتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ پڑھی جائیں یعنی مغرب کے لئے اذان اور اقامت کہے اور نماز پڑھے پھر اقامت کہہ کر عشاء کی نماز پڑھے امام شافعی کا یہی قول ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 877)

بَابُ جَمْعِ التَّقْدِيْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں جمع تقدیم کا بیان

852- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَزَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ ارْتَحَلَ. رَوَاهُ جَعْفَرُ الْفِرْيَابِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْإِسْمَاعِيْلِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ مُسْتَخْرَجِهٖ عَلٰى مُسْلِمٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے تو ظہر اور عصر کو اکٹھا ادا فرماتے پھر کوچ کرتے۔ اس کو جعفر فریابی بیہقی اور اسماعیلی نے روایت کیا اور ابونعیم نے مسلم پر اپنی تخریج میں اور یہ غیر محفوظ حدیث ہے۔

۸۵۲۔ سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلوتین ج ۳ ص ۱۶۲، تلخیص الحبیر کتاب صلوٰۃ المسافرین باب الجمع بین الصلوتین فی السفر ج ۲ ص ۴۹، وفتح الباری نقلاً عن الاسمٰعیلی جعفر الفریابی وابی نعیم ج ۲ ص ۲۳۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

853- وَعَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَیْنَ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ وَاِنْ یَّرْتَحِلْ قَبْلَ اَنْ تَزِیْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّہْرَ حَتّٰی یَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِی الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِکَ اِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَاِنْ یَّرْتَحِلْ قَبْلَ اَنْ تَغِیْبَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی یَنْزِلَ لِلْعِشَآءِ ثُمَّ جَمَعَ بَیْنَہُمَا ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَہُوَ حَدِیْثٌ ضَعِیْفٌ ۔

☆☆ حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں از ابوطفیل از معاذ بن جبل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں تھے جب آپ کے کوچ فرمانے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھتے اور اگر زوال آفتاب سے پہلے آپ کوچ فرماتے تو ظہر کو موخر کرتے یہاں تک کہ آپ عصر کی نماز کے لئے اترتے اور مغرب کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے تھے کہ اگر آپ کے کوچ کرنے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو مغرب اور عشا کو جمع کر کے پڑھتے اور اگر غروب آفتاب سے پہلے کوچ فرماتے تو مغرب کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ عشاء کی نماز کے لئے اترتے پھر ان دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے۔ اس حدیث کو امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے روایت فرمایا اور یہ حدیث ضعیف ہے۔

854- وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَیْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّہْرَ اِلٰی اَنْ یَّجْمَعَہَا اِلَی الْعَصْرِ فَیُصَلِّیَہُمَا جَمِیْعًا وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَیْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ اِلَی الظُّہْرِ وَصَلَّی الظُّہْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا ثُمَّ سَارَ وَکَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی یُصَلِّیَہَا مَعَ الْعِشَآءِ وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَآءَ فَصَلَّاہَا مَعَ الْمَغْرِبِ ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَہُوَ حَدِیْثٌ ضَعِیْفٌ جِدًّا ۔

☆☆ حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں از ابوطفیل از معاذ بن جبل کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں تھے جب آپ سورج ڈھل جانے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کر کے عصر کے ساتھ جمع کرتے پھر ان دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے اور جب سورج ڈھل جانے کے بعد کوچ فرماتے تو عصر کو ظہر کی طرف جلدی کرتے اور ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھتے پھر روانہ ہوتے اور جب غروب آفتاب سے پہلے کوچ فرماتے تو مغرب کو مؤخر کر کے عشاء کے ساتھ ادا فرماتے اور جب مغرب کے بعد کوچ کرتے تو مغرب کو عشاء کی نماز تک مؤخر کرتے اور عشاء کی نماز مغرب کے ساتھ ادا فرماتے۔ اسکو ترمذی اور ابوداود نے روایات کیا اور یہ بہت زیادہ ضعیف حدیث ہے۔

855- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِی السَّفَرِ اِذَا زَاغَتِ

۸۵۳ ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب الجمع بین الصلوتین ج ۱ ص ۱۷۶

۸۵۴ ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب الجمع بین الصلوتین ج ۱ ص ۱۷۲، ترمذی ابواب صلوۃ السفر باب ما جاء فی الجمع بین الصلوتین ج ۱ ص ۱۲۴

۸۵۵ مسند احمد ج ۱ ص ۳۶۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الشَّمْسُ فِيْ مَنْزِلِهٖ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ يَّرْكَبَ فَاِذَا لَمْ تَزِغْ لَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ سَارَ حَتّٰى اِذَا حَانَتِ الْعَصْرُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَاِذَا حَانَتْ لَهُ الْمَغْرِبُ فِيْ مَنْزِلِهٖ جَمَعَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الْعِشَاءِ وَاِذَا لَمْ تَحِنْ فِيْ مَنْزِلِهٖ رَكِبَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الْعِشَاءُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ دوران سفر اگر پڑاؤ کی جگہ میں ہی سورج ڈھل جاتا ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہونے سے پہلے ظہر اور عصر کو جمع فرماتے اور جب پڑاؤ کی جگہ میں سورج نہ ڈھلتا تو روانہ ہو جاتے حتیٰ کہ جب عصر کی نماز کا وقت قریب ہوتا تو اتر کر ظہر اور عصر کو اکٹھا ادا فرماتے اور جب پڑاؤ کی جگہ میں ہی مغرب کا وقت قریب ہوتا تو مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے اور جب پڑاؤ کی جگہ میں مغرب کا وقت قریب نہ ہوتا تو سوار ہو جاتے یہاں تک کہ جب عشاء کا وقت ہو جاتا تو اتر کر مغرب وعشاء کو اکٹھا ادا فرماتے۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ مَا يَدُلُّ عَلٰى تَرْكِ جَمْعِ التَّقْدِيْمِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ

ان روایات کا بیان جو دو نمازوں کو پہلے وقت میں جمع کرنے کے ترک پر دلالت کرتی ہیں

856- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھل جانے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر کرتے پھر اتر کر ان دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے اور اگر کوچ سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر سفر پر روانہ ہو جاتے۔

اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

857- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو سفر پر جلدی جانا ہوتا تو مغرب کی نماز کو مؤخر کرتے حتیٰ کہ مغرب اور عشاء کی نماز کو اکٹھا ادا فرماتے۔

---

۸۵۶ بخاری ابواب تقصیر الصلوة باب یوخر الظهر الی العصر اذا ارتحل ۔ الخ ج ۱ ص ۱۵۰ ' مسلم کتاب المسافرین باب جواز الجمع بین الصلوتین فی السفر ج ۱ ص ۲۴۵

۸۵۷ بخاری ابواب تقصیر الصلوة باب هل یؤذن اویقیم اذا جمع بین المغرب والعشاء ج ۱ ص ۱۴۹ ' مسلم کتاب المسافرین باب جواز الجمع بین الصلوتین فی السفر ج ۱ ص ۲۴۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

عرفات ومزدلفہ کے علاوہ نمازوں کو جمع کرنے رد میں فقہ حنفی کے دلائل کا بیان

امام احمد رضا بریلوی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔سیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی کہ امیر المؤمنین امام العادلین ناطق بالحق والصواب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام آفاق میں فرمان واجب الاذعان نافذ فرمائے۔کہ کوئی شخص ایک وقت میں دو نمازیں نہ جمع کرنے پائے اور ان میں ارشاد فرمایا: ایک وقت میں دو نمازیں ملانا گناہ کبیرہ ہے۔ المؤطا لمحمد، الجمع بین الصلوتین ☆

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد للہ، امام عادل فارق الحق والباطل نے حق واضح فرمایا۔اور انکے فرمانوں پر کہیں سے انکار نہ آنے نے گویا مسئلہ درجہ اجماع تک مترقی کیا۔اقول: یہ حدیث بھی ہمارے اصول پر حسن جید حجت ہے۔علاء بن الحارث تابعی صدوق فقیہ رجال صحیح مسلم وسنن اربعہ سے ہیں۔ نیز علاء کا مختلط ہونا ہمارے نزدیک مضر نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ یہ روایت اس اختلاط کے بعد لی گئی ہے۔کیونکہ شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر کتاب الصلوۃ باب الشہید میں احمد کی روایت ذکر کی ہے جسکا ایک راوی عطاء بن سائب ہے اور عطاء بن سائب کا مختلط ہونا سب کو معلوم ہے۔مگر ابن ہمام نے کہا مجھے امید ہے کہ حماد بن سلمہ نے یہ روایت عطاء کے اختلاط میں مبتلاء ہونے سے پہلے اس سے اخذ کی ہوگی۔پھر اسکی دلیل بیان کی کہ اگر ابہام پایا بھی جائے تو حسن کے درجے سے کم نہیں۔

اور امام مکحول ثقہ فقیہ حافظ جلیل القدر بھی رجال مسلم واربعہ سے ہیں۔

نیز مرسل ہمارے اور جمہور کے نزدیک حجت ہے۔رہا امام محمد کے اساتذہ کا مبہم ہونا، تو مبہم کی توثیق ہمارے نزدیک مقبول ہے۔جیسا کہ مسلم وغیرہ میں ہے۔خصوصا جب توثیق کرنے والی امام محمد جیسی ہستی ہو۔

اور اس سے قطع نظر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ متعدد اسنادوں سے مروی ہونے کی وجہ سے اسکی یہ خامی دور ہوگئی ہے۔ فتح المغیث میں مقلوب کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشائخ بخاری میں احمد بن عدی سے مروی ہے کہ میں نے متعدد مشائخ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا ہے ابن عدی کے واسطے سے یہ بات خطیب نے بھی اپنی تاریخ میں ذکر کی ہے اور دیگر علماء نے بھی اور ابن عدی کے اساتذہ کا مبہم ہونا مضر نہیں کیونکہ انکی تعداد اتنی ہے کہ اسکی وجہ سے وہ مجہول نہیں رہے۔

حضرت ابوقتادہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شقہ وفرمان سنا کہ تین باتیں کبیرہ گناہوں سے ہیں۔دو نمازیں جمع کرنا۔جہاد میں کفار کے مقابلہ سے بھاگنا۔اور کسی کا مال لوٹ لینا۔ (کنز العمال للمتقی)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے۔اسکے سب رجال اسمٰعیل بن ابراہیم ابن علیہ سے آخر تک ائمہ ثقات عدول رجال صحیح

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مسلم سے ہیں۔ وللہ الحمد، طیبہ: حدیث مؤطا کے جواب میں تو ملا جی کو وہی انکا عذر معمولی عارض ہوا کہ منع کرنا عمر کا حالت اقامت میں بلا عذر تھا۔

اقول: اگر ہر جگہ ایسی ہی تخصیص تراش لینے کا دروازہ کھلے تو تمام احکام شرعیہ سے بے قیدوں کو سہل چھٹی ملے۔ جہاں چاہیں کہدیں یہ حکم خاص فلاں لوگوں کے لئے ہے۔ حدیث صحیحین کو تین طرح رد کرنا چاہا۔

اول: انکار جمع اس سے بطور مفہوم نکلتا ہے اور حنفیہ قائل مفہوم نہیں۔ اس جواب کی حکایت خود اسکے رد میں کفایت ہے۔ اس سے اگر بطور مفہوم نکلتی ہے تو مزدلفہ کی جمع۔ کہ مابعد الا ہمارے نزدیک مسکوت عنہ ہے۔ انکار جمع تو اسکا صریح منطوق ومدلول مطابقی ومنصوص عبارۃ النص ہے

اقول: اولاً۔ اسکی نسبت اگر بعض اجلہ شافعیہ کے قلم سے براہ بشریت لفظ مفہوم نکل گیا۔ ملا مدعی اجتہاد و حرمت تقلید ابو حنیفہ و شافعی کو کیا لائق تھا کہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم رد کرنے کے لئے ایسی بدیہی غلطی میں ایک متاخر مقلد کی تقلید جامد کرتے۔ شاید رد احادیث صحیحہ میں یہ شرک صریح جائز و صحیح ہوگا۔ اب نہ اس میں شائبہ نصرانیت ہے نہ اتخذوا احبار ھم و رھبانھم اربابا من دون اللہ کی آفت۔ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون۔

ثانیاً: بفرض غلط مفہوم ہی سہی اب یہ نا مسلم کہ حنفیہ اس کے قائل نہیں۔ صرف عبارات شارع غیر متعلقہ بعقوبات میں اسکی نفی کرتے ہیں۔ کلام صحابہ ومن بعدھم من العلماء میں مفہوم مخالف بے خلاف مرعی و معتبر۔ کمانص علیہ فی تحریر الاصول والنھر الفائق والدر المختار وغیرھا من الاسفار، قد ذکرنا نصوصھا، فی رسالتنا القطوف الدانیۃ لمن احسن الجماعۃ الثانیہ ۵

دوم: ایک رامپوری ملا سے نقل کیا کہ ابن مسعود سے مسند ابی یعلی میں روایت یہ بھی ہے کہ کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یجمع بین الصلوتین فی السفر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازیں جمع کرتے تھے۔ تو موجود ہے کہ حدیث صحیحین کو حالت نزول منزل اور روایت ابی یعلی کو حالت سیر پر عمل کریں۔ یہ مذہب امام مالک کی طرف عود کر جائیگا۔

اقول: اولاً۔ ملا جی خود ہی اسی بحث میں کہہ چکے ہو کہ شاہ صاحب نے مسند ابی یعلی کو طبقہ ثالثہ میں جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح، حسن، غریب، معروف، منکر، شاذ، مقلوب موجود ہیں ٹھہرایا ہے۔ پھر خود ہی اس طبقے کی کتاب کو کہا کہ اس کتاب کی حدیث بدوں تصحیح کسی محدث کے یا پیش کرنے سند کے کیونکر تسلیم کی جاوے۔ یہ کتاب اس طبقے کی ہے جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح اور سقیم مختلط ہیں۔ یہ کیا دھرم ہے کہ اوروں پر منہ آ‌ؤ اور اپنے لئے ایک رامپوری ملا کی تقلید سے حلال بتاؤ۔ اتخذوا احبار ھم ورھبانھم

ثانیاً: ملا جی، کسی ذی علم سے التجا کرو تو وہ تمہیں صریح و مجمل اور متعین و محتمل کا فرق سکھائے۔ حدیث صحیحین انکار جمع حقیقی میں نص صریح ہے اور روایت ابی یعلی حقیقی جمع کا اصلاً پتہ نہیں دیتی۔ بلکہ احادیث جمع صوری میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثیں صاف صاف جمع صوری بتا رہی ہیں۔ تمہاری ذی ہوشی کہ نص و محتمل کو لا کر اختلاف محامل سے راہ توفیق

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہوتے ہوئے
لطیفہ اقول: ملاجی کا اضطراب قابل تماشہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہیں راوی جمع ٹھہرا کر عدد رواۃ پندرہ
پڑتے ہیں۔ کہیں ثانی سمجھ کر چودہ۔ صدر کلام میں جہاں راویان جمع گنائے صاف صاف کہا ابن مسعود فی احدی الروایتین، اب
رامپوری ملا کی تقلید سے وہ احدی روایتین بھی گئی۔ ابن مسعود خاصے مثبتان جمع ٹھہر گئے۔

سوم: جیسے ملاجی بہت ہی علق نفیس سمجھے ہوئے ہیں۔ ان دو کو عربی میں بولے تھے۔ یہاں چہک چہک کر اردو میں
چہک رہے ہیں کہ۔

اگر کہو جس جمع کو ابن مسعود نے نہیں دیکھا وہ درست نہیں تو تم پر یہ پہاڑ مصیبت کا ٹوٹیگا کہ جمع بین الظھر اور عصر و عرفات میں کیوں درست کہتے ہو باوجودیکہ اس قول ابن مسعود سے تو نفی جمع فی العرفات کی بھی مفہوم ہوتی ہے۔ پس جو تم جواب رکھتے ہو اسی کو ہماری طرف سے سمجھو یعنی اگر کہو نہ ذکر کرنا ابن مسعود کا جمع فی العرفات کو بنا بر شہرت عرفات کے تھا تو ہم کہیں گے کہ جمع فی السفر بھی قرن صحابہ میں مشہور تھی۔ کیونکہ چودہ صحابی سوا بن مسعود کے اسکے ناقل ہیں۔ تو اسی واسطے ابن مسعود نے اسکا استثناء نہ کیا۔ اور اب محتمل نفی کا جمع بلا عذر ہوگی۔ اور اگر کہو کہ جمع فی العرفات بالمقائسہ معلوم ہوتی ہے تو ہم کو کون مانع ہے مقائسہ سے۔ وعلی ہذا القیاس جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا ہے۔

معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملاجی اس جواب کو ملاجی گل سر سبز بنا کر سب سے اول ذکر کیا۔ ان دو کی تو امام نووی وسلام اللہ رامپوری کی طرف نسبت کی۔ مگر اسے بہت پسند کر کے بلا نقل و نسبت اپنے نامہ اعمال میں ثبت رکھا حالانکہ یہ بھی کلام امام نووی میں مذکور اور فتح الباری وغیرہ میں ماثور تھا۔ شہرت جمع عرفات سے جو جواب امام محقق علی الاطلاق محمد بن الہمام و غیرہ علماء اعلام حنفیہ کرام نے افادہ فرمایا۔ اس کا نفیس و جلیل مطلب بلاجی کی فہم تنگ میں اصلا نہ دھنسا۔ اجتہاد کے نشہ میں ادعائے باطل شہرت جمع سفر کا آوازہ کسا، اب فقیر غفرلہ القدیر سے تحقیق حق سنئے۔

اولا: فاقول و بحول ربی اصول۔ ملاجی جواب علماء کا یہ مطلب سمجھے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھیں تو تین نمازیں غیر وقت میں۔ مگر ذکر دو کیں۔ مغرب و صبح مزدلفہ، اور تیسری یعنی عصر عرفہ کو بوجہ شہرت ذکر نہ فرمایا: جس پر آپ نے یہ کہنے کی گنجائش سمجھی کہ یونہی جمع سفر بھی بوجہ شہرت ترک کی۔ اس ادعائے باطل کا لفافہ تو بحمد اللہ اوپر کھل چکا کہ شہرت در کنار نفس ثبوت کے لالے پڑے ہیں۔ حضرت نے چودہ صحابہ کرام کا نام لیا پھر آپ ہی دس سے دست بردار ہوئے۔ چار باقی ماندہ میں دو کی روایتیں نری بے علاقہ اتر گئیں۔ رہے دو، وہاں بعونہ تعالیٰ وہ قاہر جواب پائے کہ جی ہی جانتا ہوگا۔

اگر بالفرض دو سے ثبوت ہو بھی جاتا تو کیا صرف دو کی روایت قرن صحابہ میں شہرت ہے۔ مگر یہاں تو کلام علماء کا وہ مطلب ہی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صرف انہیں دو نمازوں عصر عرفہ و مغرب مزدلفہ کا غیر وقت میں پڑھنا ثابت۔ انہیں دو کو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا۔ انہیں دو کو صلاتین کہہ کر یہاں ارشاد فرمایا۔ اگر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

چہ تفصیل میں بوجہ شہرت عامہ تامہ ایک کا نام لیا۔ صرف ذکر مغرب پر اقتصار فرمایا۔ ایسا اکتفا کلام تیح میں شائع۔

قال عزوجل: وجعل لکم سرابیل تقیکم الحر ۔ اور تمہارے لئے لباس بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں۔

خود انہیں نمازوں کے بارے میں امام سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم کا ارشاد دیکھئے۔ کہ پوچھا گیا کیا عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سفر میں کوئی نماز جمع کرتے تھے۔

فرمایا: لا الا بجمع، نہ مگر مزدلفہ میں، کما قدمنا عن سنن النسائی، یہاں بھی کہہ دیجئے کہ جمع سفر وغیرہ چھوڑ دیا ہے۔ اور سنئے، امام ترمذی اپنی صحیح میں فرماتے ہیں۔

العمل علی هذا عند اهل العلم ان لا یجمع بین الصلاتین الا فی السفر اوبعرفة ۔

اہل علم کے یہاں عمل اسی پر ہے کہ بغیر سفر اور یوم عرفہ دو نمازیں جمع نہ کریں۔ امام ترمذی نے صرف نماز عرفہ کا استثناء کیا نماز مزدلفہ کو چھوڑ دیا۔ تو ہے یہ کہ دونوں جمعین متلازم ہیں اور ایک کا ذکر دوسری کا یقینا مذکر۔ خصوصا نماز عرفہ کہ اظہر و اشہر۔ تو مزدلفہ کا ذکر دونوں کا ذکر ہے، غرض ان صلاتین کی دوسری نماز ظہر عرفہ ہے نہ فجر نحر۔ وہ مسئلہ جداگانہ کا افادہ ہے۔ کہ دو نمازیں تو غیر وقت میں پڑھیں اور فجر وقت معمول سے پیشتر تاریکی میں، اور بلا شبہ اجماع امت ہے کہ فجر حقیقۃ وقت سے پہلے نہ تھی، نہ ہرگز کہیں کبھی اس کا جواز اور خود اسی حدیث ابو مسعود کے الفاظ مسلم کے یہاں بروایت جریر عن الاعمش، قال قبل وقتها بغلس اس پر شاہد، اگر رات میں پڑھی جاتی تو ذکر غلس کے کیا معنی تھے۔ صحیح بخاری میں تو تصریح صریح ہے کہ فجر بعد طلوع فجر پڑھی۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ مکہ گیا۔ پھر ہم مزدلفہ آئے تو آپ نے دو نمازیں جمع کیں ایک ہی اذان واقامت سے۔ درمیان میں رات کا کھانا کھایا۔ پھر طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے حج ادا فرمایا پھر ہم مزدلفہ آئے جب عشا کی اذان کا وقت ہو چکا تھا یا قریب تھا۔ ایک شخص کو اذان واقامت کا حکم دیا اور نماز مغرب ادا کی اور بعد کی دو رکعتیں بھی۔ پھر شام کا کھانا منگا کر تناول فرمایا: پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں جب صبح صادق ہوئی تو فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس نماز فجر کے علاوہ اس دن اور اس مقام کے سوا کبھی نماز فجر اتنے اول وقت میں نہیں پڑھتے تھے۔

الجامع للبخاری المناسك، ۱/ الجامع الصحیح للبخاری، المناسك، ۱/

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ اور یہ بھی اجماع موافق ومخالف ہے کہ عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ حقیقۃ غیر وقت میں پڑھیں۔ تو فجر نحر ومغرب مزدلفہ کا حکم یقینا مختلف ہے۔ ہاں عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ متحد الحکم اور غیر وقت میں پڑھنے کے حقیقی معنی انہیں کے ساتھ خاص۔ اور جب تک حقیقت بنتی ہو مجاز کی طرف عدول جائز نہیں۔ نہ جمع بین الحقیقۃ والمجاز

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تھی۔ نصوصاً ملاجی کے نزدیک تو جب تک مانع قطعی موجود نہ ہو ظاہر پر حمل واجب۔

اور شک نہیں کہ بے وقت پڑھنے سے ظاہر متبادر وہی معنی ہیں جو ان عصر و مغرب میں حاصل نہ وہ کہ فجر میں واقع۔ تو

واجب ہوا کہ جملہ صلی الفجر ان صلوتین کا بیان نہ ہو بلکہ یہ جملہ مستقلہ ہے اور صلوتین سے وہی عصر و مغرب مراد۔ تو ان میں اصلا

ہر کسی کا ذکر متروک نہیں۔ ہاں تفصیل میں پتے کے لئے ایک ہی کا نام لیا بوجہ کمال اشتہار۔ دوسری کا ذکر مطوی کیا۔

بحمد اللہ یہ معنی ہیں جواب علماء کے جس سے ملاجی کی فہم بے مس اور ناحق آنچہ انساں می کند کی ہوس۔ ملاجی! اب

اس برابری کے بڑے بول کی خبریں کہیئے کہ جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا سمجھئے۔ خدا کی شان۔

ع، اوگماں بردہ کہ من کردم چو او ☆ فرق را کے بیند آں استیزہ جو

فائدہ: یہ معنی نفیس فیض فتاح علیم جل مجدہ سے قلب فقیر پر القا ہوئے۔ پھر ارکان اربعہ ملک العلماء، بحر العلوم قدس

سرہ مطالعہ میں آئی دیکھا تو بعینہ یہی معنی افادہ فرمائے ہیں۔ والحمد للہ

ثانیاً: اقول و باللہ التوفیق۔ اگر نظر تتبع کو جولاں دیجئے تو بعونہ تعالیٰ واضح ہو کہ یہ جواب علماء محض تنزلی تھا۔ ورنہ اسی

حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمع عرفات بھی ذکر فرما چکے۔ یہ حدیث سنن نسائی کتاب المناسک باب

الجمع بین الظہر والعصر بعرفہ میں یوں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز اس کے وقت

ہی میں پڑھتے تھے مگر مزدلفہ اور عرفات میں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ملاجی! اب کہیئے: مصیبت کا پہاڑ کس پر ٹوٹا؟ ملاجی! ابھی آپکی نازک چھاتی پر دلی کی پہاڑی آتی ہے۔ سخت جانی

کے آسرے پر سانس باقی ہو تو سر بچایئے کہ عنقریب مکہ کا پہاڑ ابو قبیس آتا ہے۔ ملاجی! دعوی اجتہاد پر ادھار کھائے پھرتے ہو

اور علم حدیث کی ہوا نہ لگی احادیث مرویہ بالمعنی صحیحین وغیرہما صحاح و سنن، مسانید و معاجیم، جوامع و اجزاء وغیرہا میں دیکھئے صدہا

مثالیں اس کی پایئے گا کہ ایک ہی حدیث کو رواۃ بالمعنی کس کس متنوع طور سے روایت کرتے ہیں۔ کوئی ایک ٹکڑا کوئی دوسرا کوئی

کسی طرح، کوئی کسی طرح۔ جمع طرق سے پوری بات کا پتہ چلتا ہے۔

ولہذا امام الشان ابو حاتم رازی معاصر امام بخاری فرماتے ہیں جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ سے نہ لکھتے اسکی حقیقت

نہ پہچانتے۔

یہاں بھی مخرج اعمش بن عمارۃ عن عبدالرحمٰن عن عبداللہ ہے۔ اعمش کے بعد حدیث منتشر ہوئی۔ ان سے حفص

بن غیاث، ابو معاویہ، ابو عوانہ، عبدالواحد بن زیاد، جریر سفین، داؤد، شعبہ وغیرہم اجلہ نے روایت کی۔

یہ روایتیں الفاظ و اطوار، بسط و اختصار، اور ذکر و اقتصار میں طرق شتی پر آئیں۔ کسی میں مغرب و فجر کا ذکر ہے۔ ظہر

عرفہ مذکور نہیں۔ کروایۃ الصحیحین، کسی میں ظہر عرفہ و مغرب کا بیان ہے فجر مزدلفہ ماثور نہیں۔ کروایۃ النسائی۔ کسی میں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

صرف مغرب کا تذکرہ ہے ظہر فجر وصیغہ ما رأیت، وغیرہ کچھ مسطور نہیں کحدیث النسائی ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مغرب وعشاء کو مزدلفہ میں جمع کیا۔ (فتاویٰ رضویہ)

شیعہ پانچ نمازوں کو تین اوقات میں کیوں پڑھتے ہیں؟

اہل تشیع کے نامور محقق لکھتے ہیں۔بہتر ہے کہ اس بحث کی وضاحت کے لئے سب سے پہلے اس بارے میں فقہاء کے نظریات بیان کردیئے جائیں۔سارے اسلامی فرقے اس مسئلہ پر متفق ہیں کہ میدان عرفات میں ظہر کے وقت نماز ظہر اور نماز عصر کو اکٹھا اور بغیر فاصلے کے پڑھا جاسکتا ہے اسی طرح مزدلفہ میں عشا کے وقت نماز مغرب اور عشا کو ایک ساتھ پڑھنا جائز ہے

حنفی فرقہ کا کہنا ہے کہ : نماز ظہر وعصر اور نماز مغرب وعشاء کو اکٹھا ایک وقت میں پڑھنا صرف دو ہی مقامات میدان عرفات اور مزدلفہ میں جائز ہے اور باقی جگہوں پر اس طرح ایک ساتھ نمازیں نہ پڑھی جائیں۔

حنبلی، مالکی اور شافعی فرقوں کا کہنا ہے کہ نماز ظہر وعصر اور نماز مغرب وعشاء کو ان گزشتہ دو مقامات کے علاوہ سفر کی حالت میں بھی ایک ساتھ ادا کیا جاسکتا ہے ان فرقوں میں سے کچھ لوگ بعض اضطراری موقعوں جیسے بارش کے وقت یا نمازی کے بیمار ہونے پر یا پھر دشمن کے ڈر سے ان نمازوں کو ساتھ میں پڑھنا جائز قرار دیتے ہیں۔

شیعہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نماز ظہر وعصر اور اسی طرح نماز مغرب وعشاء کے لئے ایک خاص وقت ہے اور ایک مشترک وقت

(الف) نماز ظہر کا خاص وقت شرعی ظہر (زوال آفتاب) سے لیکر اتنی دیر تک ہے جس میں چار رکعت نماز پڑھی جاسکے (ب) نماز عصر کا مخصوص وقت وہ ہے کہ جب غروب آفتاب میں اتنا وقت باقی بچا ہو کہ اس میں چار رکعت نماز پڑھی جاسکے۔(ج) نماز ظہر وعصر کا مشترک وقت نماز ظہر کے مخصوص وقت کے ختم ہونے اور نماز عصر کے مخصوص وقت کے شروع ہونے تک ہے۔

شیعہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان تمام مشترک اوقات میں نماز ظہر وعصر کو اکٹھا اور فاصلے کے بغیر پڑھ سکتے ہیں۔لیکن اہل سنت کہتے ہیں۔کہ نماز ظہر کا مخصوص وقت، شرعی ظہر (زوال آفتاب) سے لیکر اس وقت تک ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوجائے اس وقت میں نماز عصر نہیں پڑھی جاسکتی اور اس کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک نماز عصر کا مخصوص وقت ہے اس وقت میں نماز ظہر نہیں پڑھی جاسکتی۔(د) نماز مغرب کا مخصوص وقت شرعی مغرب کی ابتدا سے لے کر اس وقت تک ہے () الفقه علی المذاهب الاربعه كتاب الصلوة الجمع بين الصلا تين تقديمًا و تاخيرًا، سے اقتباس

کہ جس میں تین رکعت نماز پڑھی جاسکتی ہے۔اس وقت میں صرف نماز مغرب ہی پڑھی جاسکتی ہے۔نماز عشاء کا مخصوص وقت یہ ہے کہ جب آدھی رات میں صرف اتنا وقت رہ جائے کہ اس میں چار رکعت نماز پڑھی جاسکے تو اس کوتاہ وقت میں صرف

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

نمازِ عشاء ہی پڑھی جائے گی۔

مغرب وعشاء کی نمازوں کا مشترک وقت نمازِ مغرب کے مخصوص وقت کے ختم ہونے سے لے کر نمازِ عشاء کے مخصوص وقت تک ہے۔

شیعہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس مشترک وقت کے اندر مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ اور بغیر فاصلے کے ادا کی جاسکتی ہیں لیکن اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ نمازِ مغرب کا مخصوص وقت غروب آفتاب سے لے کر مغرب کی سرخی زائل ہونے تک ہے اور اس وقت میں نمازِ عشاء نہیں پڑھی جاسکتی پھر مغرب کی سرخی کے زائل ہونے سے لیکر آدھی رات تک نمازِ عشاء کا خاص وقت ہے اور اس وقت میں نمازِ مغرب ادا نہیں کی جاسکتی

نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شیعوں کے نظریئے کے مطابق شرعی ظہر کا وقت آجانے پر نمازِ ظہر بجالانے کے بعد بلا فاصلہ نمازِ عصر ادا کر سکتے ہیں نمازِ ظہر کو اس وقت نہ پڑھ کر نمازِ عصر کے خاص وقت تک پڑھتے ہیں۔ اس طرح کہ نمازِ ظہر کو نمازِ عصر کے خاص وقت کے پہنچنے سے پہلے ختم کردیں اور اس کے بعد نمازِ عصر پڑھ لیں اس طرح نمازِ ظہر وعصر کو جمع کیا جاسکتا ہے اگرچہ مستحب یہ ہے کہ نمازِ ظہر کو زوال کے بعد ادا کیا جائے اور نمازِ عصر کو اس وقت ادا کیا جائے کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوجائے۔

اسی طرح شرعی مغرب کے وقت نمازِ مغرب کے بجالانے کے بعد بلا فاصلہ نمازِ عشا پڑھ سکتے ہیں یا پھر اگر چاہیں تو نمازِ مغرب کو نمازِ عشاء کے خاص وقت کے قریب پڑھیں وہ اس طرح کہ نمازِ مغرب کو نمازِ عشاء کے خاص وقت کے پہنچنے سے پہلے ختم کردیں اور اس کے بعد نمازِ عشاء پڑھ لیں اس طرح نمازِ مغرب وعشاء کو ساتھ میں پڑھا جاسکتا ہے. اگرچہ مستحب یہ ہے کہ نمازِ مغرب کو شرعی مغرب کے بعد ادا کیا جائے اور نمازِ عشاء کو مغرب کی سرخی کے زائل ہوجانے کے بعد بجالایا جائے یہ شیعوں کو نظریہ تھا.

لیکن اہل سنت کہتے ہیں کہ نمازِ ظہر وعصر یا مغرب وعشاء کو کسی بھی جگہ اور کسی بھی وقت میں ایک ساتھ ادا کرنا صحیح نہیں ہے اس اعتبار سے بحث اس میں ہے کہ کیا ہر جگہ اور ہر وقت میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھی جاسکتی ہیں ٹھیک اسی طرح جیسے میدان عرفہ اور مزدلفہ میں دو نمازوں کو ایک ساتھ ایک ہی وقت میں پڑھا جاتا ہے۔

سارے مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازیں ایک ساتھ پڑھی تھیں لیکن اس روایت کی تفسیر میں دو نظریئے پائے جاتے ہیں۔

الف: شیعہ کہتے ہیں کہ اس روایت سے مراد یہ ہے کہ نمازِ ظہر کے ابتدائی وقت میں ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد نمازِ عصر کو بجالایا جاسکتا ہے اور اسی طرح نمازِ مغرب کے ابتدائی وقت میں مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد نمازِ عشا کو پڑھا جاسکتا ہے اور یہ مسئلہ کسی خاص وقت اور کسی خاص جگہ یا خاص حالات سے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر جگہ اور ہر وقت میں ایک ساتھ دو نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں.

ب: اہل سنت کہتے ہیں مذکورہ روایت سے مراد یہ ہے کہ نمازِ ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور نمازِ عصر کو اس کے اول

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وقت میں پڑھا جائے اور اسی طرح نماز مغرب کو اس کے آخری وقت میں اور نماز عشاء کو اس کے اول وقت میں پڑھا جائے۔

اب ہم اس مسئلے کی وضاحت کے لئے ان روایات کی تحقیق کر کے یہ ثابت کریں گے کہ ان روایات میں دو نمازوں کو جمع کرنے سے وہی مراد ہے جو شیعہ کہتے ہیں۔ یعنی دو نمازوں کو ایک ہی نماز کے وقت میں پڑھا جاسکتا ہے اور یہ مراد نہیں ہے کہ ایک نماز کو اس کے آخری وقت میں اور دوسری نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھا جائے۔

دو نمازوں کو جمع کرنے میں اہل تشیع کے دلائل کا بیان

(۱) جابر بن زید کا بیان ہے کہ انہوں نے ابن عباس سے سنا ہے کہ وہ کہہ رہے تھے: میں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ رکعت نماز (ظہر وعصر) اور سات رکعت نماز (مغرب وعشاء) کو ایک ساتھ پڑھا ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے ابوشعثاء سے کہا: میرا یہ گمان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کو تاخیر سے پڑھا ہے اور نماز عصر کو جلد ادا کیا ہے اسی طرح نماز مغرب کو بھی تاخیر سے پڑھا ہے اور نماز عشاء کو جلدی ادا کیا ہے ابوشعثاء نے کہا میرا بھی یہی گمان ہے۔ () مسند احمد ابن حنبل

اس روایت سے اچھی طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازوں کو ایک ساتھ اور بغیر فاصلے کے پڑھا تھا۔ احمد ابن حنبل نے عبداللہ بن شقیق سے درج ذیل روایت نقل کی ہے:

(۲) ایک دن عصر کے بعد ابن عباس نے ہمارے درمیان خطبہ دیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اور ستارے چمکنے لگے اور لوگ نماز کی ندائیں دینے لگے ان میں سے بنی تمیم قبیلے کا ایک شخص ماز نماز کہنے لگا ابن عباس نے غصے میں کہا کیا تم مجھے سنت پیغمبر کی تعلیم دینا چاہتے ہو؟ میں نے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھتے دیکھا ہے عبداللہ نے کہا اس مسئلے سے متعلق میرے ذہن میں شک پیدا ہو گیا تو میں ابو ہریرہ کے پاس گیا اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے ابن عباس کی بات کی تائید کی۔

(۳) اس حدیث میں دو صحابی عبداللہ ابن عباس اور ابو ہریرہ اس حقیقت کی گواہی دے رہے ہیں کہ پیغمبر اکرم (ص) نے نماز ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو ایک ساتھ پڑھا ہے اور ابن عباس نے بھی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کی پیروی کی ہے۔

(۴) مالک بن انس کا اپنی کتاب موطأ میں بیان ہے: رسول خدا (ص) نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھی تھیں جبکہ نہ تو کسی قسم کا خوف تھا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے۔

(۵) مالک بن انس نے معاذ بن جبل سے یہ روایت نقل کی ہے: رسول خدا (ص) نماز ظہر عصر اور نماز مغرب وعشاء کو ایک ساتھ بجالاتے تھے۔

(۶) مالک بن انس نے نافع سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر سے یوں روایت نقل کی ہے: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دن میں سفر کرنا چاہتے تھے تو ظہر اور عصر کی نمازوں کو اکٹھا ادا کر لیا کرتے تھے اور جب رات میں سفر کرنا ہوتا تھا تو مغرب

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

و عشاء کی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ () موطأ مالک کتاب الصلوۃ ص حدیث۔

(۷) محمد زرقانی نے موطأ کی شرح میں ابن شعثا سے یوں روایت نقل کی ہے بے شک ابن عباس نے بصرہ میں نماز ظہر و عصر کو ایک ساتھ اور بغیر فاصلے کے پڑھا تھا اور اسی طرح نماز مغرب و عشاء کو بھی اکھٹا اور بغیر فاصلے کے بجالائے تھے۔ زرقانی نے طبرانی سے اور انھوں نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے:

(۸) پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز ظہر و عصر اور نماز مغرب و عشاء کو ایک ساتھ پڑھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا () موطأ پر زرقانی کی شرح، جز اول باب الجمع بین الصلاتین فی الحضر والسفر ص طبع مصر۔ جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس عمل کو اس لئے انجام دیا ہے تا کہ میری امت مشقت میں نہ پڑ جائے۔

(۹) مسلم بن حجاج نے ابو زبیر سے اور انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے ابن عباس سے یوں روایت نقل کی ہے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف و سفر کے نماز ظہر و عصر کو ایک ساتھ پڑھا تھا۔ اس کے بعد ابن عباس نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کے بارے میں کہا کہ: آنحضرت چاہتے تھے کہ ان کی امت میں سے کوئی بھی شخص مشقت میں نہ پڑنے پائے۔

(۱۰) پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور بارش کے نماز ظہر و عصر اور نماز مغرب و عشاء کو اکھٹا پڑھا تھا اس وقت سعید ابن جبیر نے ابن عباس سے پوچھا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیوں کیا؟ تو ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو زحمت میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔

(۱۱) ابو عبداللہ بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں اس سلسلے میں باب تأخیر الظہر الی العصر کے نام سے ایک مستقل باب قرار دیا ہے۔ یہ خود عنوان اس بات کا بہترین گواہ ہے کہ نماز ظہر میں تاخیر کر کے اسے نماز عصر کے وقت میں اکھٹا بجالایا جا سکتا ہے اس کے بعد بخاری نے اسی مذکورہ باب میں درج ذیل روایت نقل کی ہے:

(۱۲) ایک شخص نے ابن عباس سے کہا: نماز تو ابن عباس نے کچھ نہ کہا اس شخص نے پھر کہا نماز پھر بھی ابن عباس نے اسے کوئی جواب نہ دیا تو اس شخص نے پھر کہا نماز لیکن ابن عباس نے پھر کوئی جواب نہیں دیا جب اس شخص نے چوتھی مرتبہ کہا: نماز تب ابن عباس بولے او بے اصل! تم ہمیں نماز کی تعلیم دینا چاہتے ہو؟ جبکہ ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو نمازوں کو ایک ساتھ بجالایا کرتے تھے۔

(۱۳) مسلم نے یوں روایت نقل کی ہے: پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے سفر میں نمازوں کو جمع کر کے نماز ظہر و عصر اور مغرب عشاء کو ایک ساتھ پڑھا تھا سعید بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا آنحضرت چاہتے تھے کہ ان کی امت مشقت میں نہ پڑے۔

(۱۴) مسلم ابن حجاج نے معاذ سے اس طرح نقل کیا ہے: ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کی طرف

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نکلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر و عصر اور نماز مغرب و عشاء کو ایک ساتھ پڑھا۔ مالک ابن انس کا کتاب الموطأ میں بیان ہے کہ: ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے سوال کیا کہ کیا حالت سفر میں نماز ظہر و عصر کو ایک ساتھ پڑھا جاسکتا تھا؟ سالم بن عبداللہ نے جواب دیا ہاں اس کام میں کوئی حرج نہیں ہے کیا تم نے عرفہ کے دن لوگوں کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا ہے؟

یہاں پر اس نکتے کا ذکر ضروری ہے کہ عرفہ کے دن نماز ظہر و عصر کو نماز ظہر کے وقت میں بجالانے کو سب مسلمان جائز سمجھتے ہیں اس مقام پر سالم بن عبداللہ نے کہا تھا کہ جیسے لوگ عرفہ کے دن دو نمازوں کو اکٹھا پڑھتے ہیں اسی طرح عام دنوں میں بھی دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھا جاسکتا ہے۔ متقی ہندی اپنی کتاب کنز العمال میں لکھتے ہیں: عبداللہ ابن عمر نے کہا: کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر سفر کے نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو اکٹھا پڑھا تھا ایک شخص نے ابن عمر سے سوال کیا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا؟ تو ابن عمر نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے تاکہ اگر کوئی شخص چاہے تو دو نمازوں کو ایک ساتھ بجالائے۔ (کنز العمال کتاب الصلوۃ)

نتیجہ:

اب ہم گزشتہ روایات کی روشنی میں دو نمازوں کو جمع کرنے کے سلسلے میں شیعوں کے نظریہ کے صحیح ہونے پر چند دلیلیں پیش کریں گے۔

دو نمازوں کو ایک وقت میں ایک ساتھ بجالانے کی اجازت نمازیوں کی سہولت اور انہیں مشقت سے بچانے کے لئے دی گئی ہے۔ متعدد روایات میں اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ اگر نماز ظہر و عصر یا مغرب۔ (کنز العمال، کتاب الصلوۃ)

عشاء کو ایک وقت میں بجالانا جائز نہ ہوتا تو یہ امر مسلمانوں کے لئے زحمت و مشقت کا باعث بنتا اسی وجہ سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی سہولت اور آسانی کے لئے دو نمازوں کو ایک وقت میں بجالانے کو جائز قرار دیا ہے۔

واضح ہے کہ اگر ان روایات سے یہ مراد ہو کہ نماز ظہر کو اسکے آخری وقت (جب ہر چیز کا سایہ اسکے برابر ہوجائے) تک تاخیر کر کے پڑھا جائے اور نماز عصر کو اسکے اول وقت میں بجالایا جائے اس طرح ہر دو نمازیں ایک ساتھ مگر اپنے اوقات ہی میں پڑھی جائیں (اہل سنت حضرات ان روایات سے یہی مراد لیتے ہیں) تو ایسے کام میں کسی طرح کی سہولت نہیں ہوگی بلکہ یہ کام مزید مشقت کا باعث بنے گا جبکہ دو نمازوں کو ایک ساتھ بجالانے کی اجازت کا یہ مقصد تھا کہ نمازیوں کے لئے سہولت ہو۔

اس بیان سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ گزشتہ روایات سے مراد یہ ہے کہ دو نمازوں کو ان کے مشترک وقت کے ہر حصے میں بجالایا جاسکتا ہے اب نماز گزار کو اختیار ہے کہ وہ مشترک وقت کے ابتدائی حصے میں نماز پڑھے یا اس کے آخری حصے میں اور ان روایات سے یہ مراد نہیں ہے کہ ایک نماز کو اس کے آخری وقت میں اور دوسری کو اس کے اول وقت میں ادا کیا جائے۔

روز عرفہ دو نمازوں کو اکھٹا پڑھنے کے حکم سے باقی دنوں میں نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنے کا جواز معلوم ہوتا ہے تمام اسلامی فرقوں کے نزدیک عرفہ کے دن ظہر و عصر کی نمازوں کو ایک وقت میں بجالانا جائز ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مزید براں گزشتہ روایات میں سے بعض اس بات کی گواہ ہیں کہ میدان عرفات کی طرح باقی مقامات پر بھی نمازوں کو اکٹھا بجا لایا جا سکتا ہے اب اس اعتبار سے روز عرفہ اور باقی عام دنوں کے درمیان یا عرفات کی سرزمین اور باقی عام جگہوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

لہذا جس طرح مسلمانوں کے متفقہ نظریئے کے مطابق عرفہ میں ظہر وعصر کی نمازوں کو ظہر کے وقت پر ایک ساتھ پڑھا جاتا ہے اسی طرح عرفہ کے علاوہ بھی ان نمازوں کو ظہر کے وقت اکٹھا پڑھنا بالکل صحیح ہے۔

سفر کی حالت میں دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنے کے حکم سے غیر سفر میں بھی نمازوں کے ایک ساتھ بجالانے کا جواز معلوم ہوتا ہے ایک طرف سے حنبلی، مالکی، اور شافعی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حالت سفر میں دو نمازوں کو اکٹھا بجالایا جا سکتا ہے اور دوسری طرف گزشتہ روایات صراحت کے ساتھ کہہ رہی ہیں کہ اس اعتبار سے سفر اور غیر سفر میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں حالتوں میں نمازوں کو اکٹھا پڑھا تھا: الفقہ علی المذاهب الاربعہ، کتاب الصلوۃ، الجمع بین الصلوتین تقدیما و تاخیرا . نمازوں کو اکٹھا بجالانا صحیح ہے اسی طرح عام حالات میں بھی دو نمازوں کو اکٹھا پڑھا جا سکتا ہے۔

اضطراری حالت میں دو نمازوں کے اکٹھا پڑھنے کے حکم سے عام حالت میں بھی نمازوں کے اکٹھا پڑھنے کا جواز معلوم ہو جاتا ہے۔ اہل سنت کی صحیح اور مسند کتابوں میں سے بہت سی روایات اس حقیقت کی گواہی دیتی ہیں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب نے چند اضطراری موقعوں پر جیسے بارش کے وقت یا دشمن کے خوف سے یا بیماری کی حالت میں نمازوں کو ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں (ٹھیک اسی طرح جیسے شیعہ کہتے ہیں) پڑھا تھا اور اسی وجہ سے مختلف اسلامی فرقوں کے فقہاء نے بعض اضطراری حالات میں دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنا جائز قرار دیا ہے جب کہ گزشتہ روایات اس بات کو وضاحت کے ساتھ بیان کر رہی ہیں کہ اس سلسلے میں اضطراری اور عام حالت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں حالتوں میں اپنی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھا ہے۔

اہل تشیع کا نمازوں کو جمع کرنے کا رد شیعہ کتب کی روشنی میں

اسلام میں پانچ وقت کی نمازوں کا حکم ہے لیکن شیعہ حضرات صرف 3 وقت کی نمازوں کا اہتمام کرتے ہیں فجر، ظہرین اور مغربین لیکن خود انکا مذہب اس سلسلے میں کیا کہتا ہے اس پر آج روشنی ڈالی جائے گی۔

میں نے امام ع سے پوچھا کہ حنظلہ آپ کی طرف وقت لایا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہم پر جھوٹ نہیں بولا ہوگا میں نے کہا کہ آپ نے ان سے بیان کیا ہے کہ پہلی نماز اللہ نے اپنے نبی پر اس آیت کے ذریعے سے نازل کی نماز پڑھو زوال شمس کے بعد سے تو یہ وقت ظہر ہے جب سایہ قد آدم نہ ہو وقت ظہر ہے جب یہ ہو جائے تو عصر ہے یہ آخر وقت عصر کا ہے حضرت نے فرمایا سچ کہا اس نے۔ (فروع کافی جلد دوم باب (4)

شیعہ عصر کی نماز چھوڑ دیتے ہیں لیکن خود انکی کتب میں لکھا ہے کہ ظہر کی نماز کے بعد عصر کی نماز پڑھنی چاہیے دیکھیں فروع کافی جلد دوم باب 4 میں ہی میں نے حضرت سے کہا کہ میں ظہر کی نماز کب پڑھوں تو فرمایا آٹھ رکعت ظہر کی نماز پڑھ پھر عصر کی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نماز پڑھ۔

اسی طرح عشاء کا ذکر بھی موجود ہے جب سورج ڈوب جائے تو دونوں نمازوں کا وقت آ جاتا ہے مغرب پہلے ہوگی اور عشاء بعد میں (فروع کافی جلد دوم باب 4)۔

یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ شیعہ ان کتب کو اپنے لیے متبرک سمجھتے ہیں انکا دعوہ ہے کہ ہم نے براہ راست احادیث خاندان نبوی ص سے لیا ہے لیکن اپنی کتب میں اپنے اکابرین کے قول کی نفی کرتے نظر آتے ہیں جو شیعہ حضرات کے لیے یقیناً ایک لمحہ فکریہ ہے۔ میرے مضمون کا مقصد اگر یہاں کوئی شیعہ حضرات ہو تو انکی دل آزاری نہیں بلکہ حقیقت بیانی ہے کافی اور دوسری کتب کو شیعہ حضرات قرآن سے بھی بڑھ کر مانتے ہیں۔ تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ غار سر من رآ یہ میں بارہویں امام کی تصدیق شدہ اس کتب کی ان روایات کو شیعہ حضرات آخر کیوں نظر انداز کرتے ہیں۔

اہل تشیع کی مستدل روایات کا تخصیص پر محمول ہونا

ہم نے اہل تشیع کے دلائل من وعن بیان کر دیئے ہیں۔ لیکن ان کے استدلال میں کثیر روایات مروی ہیں۔ جو تخصیص پر دلالت کرتی ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے فقہ حنفی کے مطابق کثرت روایات جو قرآنی نصوص کے موافق ہونے کے ساتھ تواتر کے ساتھ موجود ہیں۔ ان کی دلالت عموم پر ہے۔ اہل تشیع حضرات اگر درجن تو کیا ہزاروں بھی روایات پیش کر دیں تو پھر بھی وہ ایک ایسی روایت پیش نہیں کر سکتے جس میں زمان ومکان کی تخصیص کے بغیر نمازوں کو جمع کرنے کا مسئلہ بیان ہوا ہو۔ محض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت رضی اللہ عنہم سے تعصب کرتے ہوئے جاہلانہ استدلال سے مسائل کا استنباط کرنا کس قدر قرآن وسنت کے احکام پر ڈاکہ ڈالنا ہے۔

اہل تشیع کو استدلال کرنے سے پہلے اس اصول کو مدنظر رکھنا چاہیے تھا کہ جب کسی عمل کے خلاف قول آ جائے تو عمل تخصیص کا احتمال رکھنے والا ہوتا ہے۔ پوری امت مسلمہ کا چودہ سو سالہ اجماع ہے کہ نمازون کو جمع کرنے کی تخصیص صرف عرفات ومزدلفہ میں ان خاص ایام میں ہے۔ اس کے سوا دنیا کے کسی ملک، شہر، گاؤں۔ گلی یا مکان کو یہ تخصیص حاصل نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کسی نے کہیں تخصیص ثابت کرنے کی کوشش کی تو وہ "نص قطعی" کا منکر ہوگا۔ کیونکہ قرآن کی اس نص میں تصریح کے ساتھ اوقات نماز کا حکم دیا گیا ہے۔ اور جب نص سے صراحت ثابت ہو جائے تو کسی طرح بھی محتمل نہیں ہوتی۔ لیکن اس نص کی صراحت کے باوجود کوئی تخصیص کو ثابت کرے تو اس کو سوائے اسلام دشمنی کے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اہل سنت کے موقف میں کثیر احادیث بیان ہو چکی ہیں۔ لیکن ہم مزید تردید کے لئے فقہ کا اصول پیش کر دیتے ہیں تاکہ شک وشبہ بھی ختم ہو جائے اور روز روشن کی طرح اہل سنت کی حقانیت واضح ہو جائے۔

حکم خاص سے استدلال کرتے ہوئے عمومی حکم کو ثابت نہیں کیا جائے گا

اس قاعدہ کا ماخذ یہ ہے۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہوا، عرفات سے واپس لوٹے تو میں آپ کے ساتھ سوار تھا، جب آپ گھاٹی پر آئے تو آپ نے سواری بٹھائی اور قضاء حاجت کے لئے نیچے اتر گئے جب واپس آئے تو میں نے برتن سے پانی لیکر آپ کو وضو کرایا، پھر آپ سوار ہو کر مزدلفہ آئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کر کے پڑھا۔ (مسلم، ج ۱، ص ۴۱۶، قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث میں نماز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنے کا ثبوت ہے جو کہ ایام حج میں اس کے احکام کے ساتھ خاص ہے لہٰذا اس حدیث سے کوئی یہ استدلال کرتے ہوئے نہیں کہہ سکتا کہ نماز مغرب اور عشاء کو جہاں چاہیں جمع کر کے پڑھ سکتے ہیں کیونکہ حکم خاص سے عمومی حکم کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

حکم عام کے استدلال سے حکم خاص کی تخصیص کا بیان

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر وقت مقررہ پر فرض ہے۔ (النساء) اس آیت میں بیان کردہ حکم کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر نماز کو اس کے مقررہ وقت کے اندر ادا کرنا ضروری ہے اس سے معلوم ہوا کہ دو نمازوں کو جمع کرنے والا حکم ایام حج میں اس کے مناسک ادا کرنے والے کے ساتھ خاص ہے لہٰذا اس عام حکم کو اس سے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ دو نمازوں کو جمع کرنے کے باوجود اس عمومی حکم یعنی ہر نماز کو اس کے وقت کے اندر پڑھا جائے اس پر بھی عمل ہوگا۔

بَابُ جَمْعِ التَّاخِيْرِ بَيْنَ الصَّلوٰتَيْنِ فِي السَّفَرِ

دوران سفر دو نمازوں کو دوسری نماز کے وقت میں اکٹھا پڑھنا

858- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَاِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اخر الظهر حتى يدخل اول وقت العصر ثم يجمع بينهما .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر پر تشریف لے جاتے تو ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر فرماتے پھر ان دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے اور جب (سفر سے پہلے) سورج ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھتے پھر سوار ہو جاتے یعنی سفر پر روانہ ہو جاتے تھے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کو مؤخر فرماتے حتیٰ کہ عصر کا پہلا وقت داخل ہو جاتا تو پھر ان دونوں کو جمع فرماتے۔

859- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰى اَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر پر جلدی جانا ہوتا تو ظہر کو عصر کے پہلے وقت تک

---

۸۵۸ بخاری ابواب تقصیر الصلوٰۃ باب اذا ارتحل بعد ما زاغت الشمس ج ۱ ص ۱۵۰، مسلم کتاب المسافرین باب جواز الجمع بین الصلوتین فی السفر ج ۱ ص ۲۴۵

۸۵۹ مسلم کتاب المسافرین باب جواز الجمع بین الصلوتین فی السفر ج ۱ ص ۲۴۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مؤخر کرتے پھر ان دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے اور مغرب کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ شفق کے غروب ہوتے وقت مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت ہے۔

860- وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّفَقُ وَيَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو شفق کے غائب ہونے کے بعد مغرب وعشاء کو اکٹھا ادا فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء واکٹھا ادا فرماتے تھے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

861- وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِلَى رُبُعِ اللَّيْلِ . رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ هٰذِهِ الزِّيَادَةُ فِي الْمَرْفُوْعِ إِنَّمَا هُوَ وَهْمٌ وَالصَّوَابُ وَقْفُهَا وَفِيْهَا اِضْطِرَابٌ وَالْمَحْفُوْظُ بِدُوْنِهَا .

★★ اور آپ ہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کو رات کے چوتھائی حصے تک مؤخر کر کے اکٹھا ادا فرماتے اس کو دارقطنی نے روایت کیا۔

اس کتاب کے مرتب محمد بن علی نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث مرفوع میں ان الفاظ کی زیادتی ایک وہم ہے اور درست بات یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے اور اس میں اضطراب ہے اور اس زیادتی کے بغیر یہ حدیث محفوظ ہے۔

862- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَابَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرِفَ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْهِ أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ وَهُوَ مُدَلِّسٌ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہی تھے کہ سورج غروب ہوگیا تو آپ نے ان دونوں نمازوں کو مقام سرف میں اکٹھا ادا فرمایا۔

اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور اس حدیث کی (سند میں) ایک راوی ابوالزبیر ہیں جو کہ مدلس ہے۔

۸۶۰۔ مسلم کتاب المسافرین باب جواز الجمع بین الصلوتین فی السفر ج ۱ ص ۲۴۵

۸۶۱۔ دار قطنی کتاب الصلوۃ باب الجمع بین الصلوتین فی السفر ج ۱ ص ۳۹۲

۸۶۲۔ ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب الجمع بین الصلوتین ج ۱ ص ۱۷۱، نسائی کتاب المواقیت باب الوقت الذی یجمع فیہ المسافر بین المغرب والعشاء ج ۱ ص ۹۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ مَا يَدُلُّ اَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ كَانَ جَمْعًا صُوْرِيًّا

ان روایات کا بیان جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا یہ جمع صوری تھا

863- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا اِلَّا بِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ . رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ اور عرفات کے علاوہ ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا فرماتے تھے۔

اس روایت کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

864- وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُقَدِّمُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُقَدِّمُ الْعِشَآءَ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران سفر ظہر کو مؤخر فرماتے اور عصر کو مقدم فرماتے تھے اور اسی طرح مغرب کو مؤخر فرماتے اور عشاء کو مقدم فرماتے تھے اس کو طحاوی، احمد اور حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

865- وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَارَوَنْدَ قَالَ سَاَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ اَبِيْهِ فِي السَّفَرِ وَسَاَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ فِي سَفَرِهٖ فَذَكَرَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهٗ فَكَتَبَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ فِيْ زِرَاعَةٍ لَّهٗ اِنِّيْ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا وَ اَوَّلِ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ فَرَكِبَ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ اِلَيْهَا حَتّٰى اِذَا حَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ كَفِعْلِكَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْاَمْرُ الَّذِيْ يَخَافُ فَوْتَهٗ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ . رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت کثیر بن قاروند رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سالم بن عبداللہ سے دوران سفر ان کے والد کی نماز کے بارے میں پوچھا اور ہم نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ دوران سفر نمازوں کو جمع فرماتے تھے تو آپ نے فرمایا حضرت صفیہ

۸۶۳ نسائی كتاب مناسك الحج باب الجمع بين الظهر و العصر بعرفة ج ۲ ص ۴۴

۸۶۴ طحاوی كتاب الصلوٰة باب الجمع بين الصلوتين ج ۱ ص ۱۱۳ مسند احمد ج ۶ ص ۱۳۵

۸۶۵ نسائی كتاب المواقيت باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين الظهر والعصر ج ۱ ص ۹۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں تو انہوں نے آپ کی طرف خط لکھا درانحالیکہ آپ کھیتی باڑی میں مشغول تھے کہ بے شک میرا دنیا کے دنوں میں سے آخری دن ہے اور آخرت کے دنوں میں سے پہلا دن ہے تو آپ سوار ہو کر تیزی سے ان کی طرف چلے حتیٰ کہ جب ظہر کا وقت قریب آیا تو مؤذن نے آپ کو کہا: اے ابوعبدالرحمٰن نماز تو آپ ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے حتیٰ کہ جب ظہر اور عصر کا درمیانی وقت آیا تو سواری سے اتر کر مؤذن سے کہا کہ تو اقامت کہہ پس جب میں سلام پھیروں تو عصر کی نماز کے لئے اقامت کہنا' پھر سوار ہوئے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا تو مؤذن نے کہا نماز تو آپ نے فرمایا ایسا ہی کرنا جیسے تو نے ظہر اور عصر کی نماز کے وقت کیا تھا' پھر آپ چلے حتیٰ کہ جب ستارے خوب ظاہر ہو گئے تو اتر کر مؤذن سے کہا کہ اقامت کہو پس جب میں سلام پھیروں پھر تو (عشاء کی نماز کے لئے) اقامت کہنا پھر آپ نماز سے فارغ ہو کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو ایسا معاملہ درپیش ہو جس کے فوت ہونے کا تمہیں خوف ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس طرح نماز پڑھ لے۔

اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

866- وَعَنْ نَافِعٍ وَّعَبْدِاللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ اَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الصَّلٰوةُ قَالَ سِرْ سِرْ حَتّٰى اِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوْبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَآءَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَجِلَ بِهٖ اَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعْتُ فَسَارَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَسِيْرَةَ ثَلَاثٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت نافع رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن واقد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مؤذن نے کہا نماز تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا چلو چلو حتیٰ کہ سورج کے غروب ہونے سے پہلے اترے تو مغرب کی نماز پڑھی پھر شفق کے غائب ہونے تک انتظار کرتے رہے پھر عشاء کی نماز پڑھی' پھر فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی معاملہ میں جلدی ہوتی تو اس طرح ہی فرماتے جس طرح میں نے کیا ہے تو اس سفر میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تین دنوں کی مسافت ایک دن اور رات میں طے کی۔

اس کو ابوداؤد اور دار قطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

867- وَعَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ سَفَرٍ يُرِيْدُ اَرْضًا لَّهٗ فَاَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ لَّمَا بِهَا فَانْظُرْ اَنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَّمَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُّسَايِرُهٗ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَكَانَ عَهْدِيْ بِهٖ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَبْطَاَ قُلْتُ الصَّلٰوةَ

۸۶۶ـ ابو داؤد كتاب الصلوة باب الجمع بين الصلوتين ج ۱ ص ۱۷۱' دار قطني كتاب الصلوة باب الجمع بين الصلوتين في السفر ج ۱ ص ۳۹۳

۸۶۷ـ نسائي كتاب المواقيت باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء ج ۱ ص ۹۹' ابو داؤد كتاب الصلوة باب الجمع بين الصلوتين ج ۱ ص ۱۷۱' دار قطني كتاب الصلوة باب الجمع بين الصلوتين في السفر ج ۱ ص ۳۹۳' طحاوي كتاب الصلوة باب الجمع بين الصلوتين ج ۱ ص ۱۱۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بہ ... انت الی ومضی حتی اذا کان فی آخر الشفق نزل فصلی المغرب ثم اقام العشاء وقد توارٰی الشفق فصلی بنا ثم اقبل علینا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ السیر صنع ھکذا۔ رواہ النسائی وابو داود والطحاوی والدار قطنی و اسنادہ صحیح۔

★★ حضرت ابن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر میں تھا آپ اپنی زمین جانے کا ارادہ رکھتے تھے تو ان کے پاس ایک آنیوالا آیا اور کہا کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا بیمار ہیں، آپ دیکھیں اگر ان کو (حالت حیات میں) پاسکیں پس آپ تیزی سے نکلے اور آپ کے ساتھ ایک قریشی شخص تھا جو آپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا، سورج غائب ہو گیا لیکن آپ نے نماز نہیں پڑھی اور میرے خیال میں آپ نماز کی پابندی فرماتے تھے پس جب انہوں نے تاخیر کی تو میں نے کہا اللہ آپ پر رحم کرے، نماز (کا وقت ہو گیا ہے) پس آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور چلتے رہے حتیٰ کہ شفق کے آخری وقت میں آپ نے اتر کر مغرب کی نماز پڑھی پھر عشاء کی اقامت کہی گئی جب کہ شفق غائب ہو چکا تھا تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے تھے اس کو نسائی ابوداؤد طحاوی اور دار قطنی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

868- وعن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ ان علیا رضی اللہ عنہ کان اذا سافر سار بعد ما تغرب الشمس حتی کاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی المغرب ثم یدعو بعشاء فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل ویقول ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع۔ رواہ ابو داود واسنادہ صحیح۔

★★ حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہم اپنے والد اور اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سورج غروب ہو جانے کے بعد سفر پر چلتے تو جب تاریکی چھا جاتی تو اتر کر مغرب کی نماز پڑھتے پھر رات کا کھانا منگوا کر تناول فرماتے پھر کوچ کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

869- وعن ابی عثمان قال وفدت انا وسعد بن مالک ونحن نبادر للحج فکنا نجمع بین الظھر والعصر نقدم من ھذہ ونؤخر من ھذہ ونجمع بین المغرب والعشاء نقدم من ھذہ ونؤخر من ھذہ حتی قدمنا مکۃ۔ رواہ الطحاوی واسنادہ صحیح۔

★★ حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں اور سعد بن مالک حج کے لئے چلے اور ہم حج کی وجہ سے جلدی جا رہے تھے تو ہم ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھتے تھے ایک کو مقدم کرتے اور دوسری کو مؤخر کرتے اور مغرب و عشاء کو بھی اسی طرح اکٹھا

۸۶۸۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب متی یتم المسافر ج ۱ ص ۱۷٤

۸٦۹۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلوٰتین ج ۱ ص ۱۱٤

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

پڑھتے تھے۔ ایک کو مقدم کرتے اور دوسری کو مؤخر کرتے حتیٰ کہ ہم مکہ پہنچ گئے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

حضرات شوافع نے اس حدیث کے ظاہری مفہوم کو اپنا مستدل بناتے ہوئے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ سفر کی حالت میں جمع بین الصلوتین یعنی ظہر و عصر کی نماز ایک ہی وقت میں ایک ساتھ پڑھ لینا جائز ہے خواہ عصر کی نماز ظہر کے وقت پڑھ لی جائے خواہ ظہر کی عصر کے وقت اسی طرح مغرب وعشاء کی نمازوں کو بھی ایک ساتھ پڑھ لینا جائز ہے چاہے مغرب کے وقت عشاء کی نماز پڑھ لی جائے اور چاہے عشاء کی نماز مغرب کے وقت۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک چونکہ جمع بین الصلوتین جائز نہیں ہے اس لئے ان کی طرف سے اس حدیث کی جو شوافع کی سب سے بڑی مستدل ہے یہ تاویل کی ہے کہ یہ حدیث جمع صوری پر محمول ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی نماز ایک ساتھ اس طرح پڑھتے تھے کہ ظہر کو تو اس کے بالکل آخری وقت پڑھتے اور عصر کی نماز اس کے بالکل ابتدائی وقت میں ادا فرماتے۔ لہٰذا ظاہری صورت کے اعتبار سے تو یہ جمع بین الصلوتین ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھیں لیکن حقیقت میں دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں پڑھی جاتی تھیں اسی طرح مغرب کی نماز تاخیر سے بالکل آخری وقت میں پڑھتے اور عشاء کی نماز ابتدائی وقت میں ادا فرماتے۔

بَابُ الْجَمْعِ فِي الْحَضَرِ

حالت اقامت میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا بیان

870- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ و اخرون ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وللعلمآء تاويلاتٌ فِيْ هذا الحَدِيْثِ كلها سخيفة الا الحمل على الجمع الصورى ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے ظہر اور عصر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا پڑھا۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا۔

اس کتاب کے مرتب علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث میں علماء نے کئی تاویلیں کی ہیں سب کی سب کمزور ہیں۔ سوائے اس کے کہ اس نماز کو جمع صوری پر محمول کیا جائے۔

۸۷۰ـ مسلم كتاب المسافرين باب جواز الجمع بين الصلوتين في السفر ج ۱ ص ۲۴۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَمْعِ فِي الْحَضَرِ

حالت اقامت میں دو نمازوں کو جمع کرنے کی ممانعت کا بیان

۸۷۱- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ وَّصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کوئی نماز اس کے وقت کے بغیر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے دو نمازوں کے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نماز اور اس دن فجر کی نماز آپ نے اس کے وقت (معتاد) سے پہلے پڑھی اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

۸۷۲- وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَآ اِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ .

★★ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیند کی حالت میں کوئی کوتاہی نہیں، کوتاہی تو صرف اس شخص پر ہے جو دوسری نماز کا وقت داخل ہونے تک نماز نہ پڑھے۔

اس کو امام مسلم رحمہ اللہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا۔

۸۷۳- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سُئِلَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا التَّفْرِيْطُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَنْ تُؤَخِّرَ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْاُخْرٰى . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن موہب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نماز میں کوتاہی کیا ہے تو آپ نے فرمایا یہ کہ تو نماز کو مؤخر کرے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آ جائے۔

اس کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

۸۷۴- وَعَنْ طَآؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا يَفُوْتُ صَلٰوةٌ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْاُخْرٰى . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں نماز فوت نہیں ہوتی حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہو جائے۔

اس کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

---

۸۷۱ مسلم کتاب الحج باب زیادۃ التغلیس بصلوٰۃ الصبح ج ص ۴۱۷، بخاری کتاب المناسک باب متی یصلی الفجر بجمع ج ۱ ص ۲۲۸

۸۷۲ مسلم کتاب المساجد باب قضاء الصلوٰۃ الفائتہ۔ الخ ج ۱ ص ۲۳۹، طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلوتین ج ۱ ص ۱۱۴

۸۷۳ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلوتین ج ۱ ص ۱۱۴

۸۷۴ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلوتین ج ۱ ص ۱۱۴

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ سے متعلق ابواب کا بیان

لفظ جمعہ کی وجہ تسمیہ اور معنی ومفہوم کا بیان

علامہ علاؤالدین کاسانی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ لفظ جمعہ میم کے ساکن کے ساتھ اور جمعہ میم کے فتح کے ساتھ ہردو طرح سے بولا گیا ہے۔

قال فی الفتح قد اختلف فی تسمیة الیوم بالجمعة مع الاتفاق علی انه کان لیسمی فی الجاهلیة والعروبة بفتح العین وضم الراء وبالوحدة الخ یعنی جمعہ کی وجہ تسمیہ میں اختلاف ہے اس پر سب کا اتفاق ہے کہ عہد جاہلیت میں اس کو یوعروبہ کہا کرتے تھے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس دن مخلوق کی خلقت تکمیل کو پہنچی اس لیے اسے جمعہ کہا گیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تخلیق آدم کی تکمیل اسی دن ہوئی اس وجہ سے اسے جمعہ کہا گیا۔ ابن حمید میں سند صحیح سے مروی ہے کہ حضرت اسعد بن زرارہ کے ساتھ انصار نے جمع ہوکر نماز ادا کی اور حضرت اسعد بن زرارہ نے ان کو وعظ فرمایا پس اس کا نام انہوں نے جمعہ رکھ دیا کیوں کہ وہ سب اس میں جمع ہوئے یہ بھی ہے کہ کعب بن لوی اس دن اپنی قوم کو حرم شریف میں جمع کر کے ان کو وعظ کیا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ اس حرم سے ایک نبی کا ظہور ہونے والا ہے۔ یوم عروبہ کا نام سب سے پہلے یوم جمعہ کعب بن لوی ہی نے رکھا۔ یہ دن بڑی فضیلت رکھتا ہے اس میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں جو نیک دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی روش کے مطابق نماز جمعہ کی فرضیت کے لیے آیت قرآنی سے استدلال فرمایا جیسا کہ باب ذیل سے ظاہر ہے۔

جمعہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں تمام جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے اس کا تقاضا ہے کہ اس میں تمام جماعتوں کو آنے کی اجازت ہوتا کہ نام کے معنی کا ثبوت ہو۔ (بدائع الصنائع فصل شرائط الجمعة مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

علامہ عینی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ اس دن کا نام جمعہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ مذکورہ بالا ایسی عظیم الشان چیزیں اس دن میں جمع کردی گئی ہیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لیکن یہ بات بھی مخفی نہ رہے کہ قطع نظر اس بات کے کہ یہ تمام باتیں بہ ہیت مجموعی "جمعہ" کی وجہ تسمیہ کو ظاہر کرتی ہیں ان میں سے ہر ایک خود بھی اپنی اپنی جگہ جمعیت اور اجتماعیت کے مفہوم پر حاوی ہیں۔

نماز جمعہ کی فرضیت کا بیان

نماز جمعہ فرض عین ہے، قرآن مجید، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اسلام کے شعائر اعظم میں سے ہے نماز جمعہ کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور اس کو بلا عذر چھوڑنے والا فاسق ہے، نماز جمعہ کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

آیت (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ) 62۔الجمعہ 9:) اے ایمان والو! جب نماز جمعہ کے لیے اذان کہی جائے تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔

امام زرقانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ جمہور کے نزدیک صحیح مشہور یہی ہے کہ ہجرت کے پہلے سال فرض ہوا، آیت (جمعہ) مدنی ہے جو دال ہے کہ جمعہ کی فرضیت مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوۃ میں ہوئی، اور اکثر علماء کی یہی رائے ہے، شیخ ابو حامد کہتے ہیں کہ جمعہ مکہ مکرمہ میں فرض ہوا تھا، حافظ کہتے ہیں کہ یہ قول غریب ہے۔

(شرح المواهب اللدنيه للزرقاني الباب الثاني في ذكر صلوة الجمعة مطبوعه مطبعه عامره مصر)

زرقانی کی شرح موطا میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفرِ ہجرت کے موقعہ پر جمعہ کے دن قبا سے مدینہ طیبہ کی طرف چلے تو دن خوب بلند ہو چکا تھا محلہ بنو سالم بن عوف میں جمعہ کا وقت ہو گیا تو آپ نے ان کی مسجد میں جمعہ ادا فرمایا، اسی وجہ سے اس مسجد کا نام مسجد الجمعہ قرار پا گیا، یہ پہلا جمعہ تھا جو حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ادا فرمایا، ابن اسحاق نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ (شرح زرقانی للموطا، ج ا ص ۲۲۰ مطبوعہ مصر)

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی فضیلت کا بیان

875- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس کو مسلمان بندہ اس حال میں پالے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو جو بھی اللہ سے مانگے اللہ تعالیٰ اس کو

۸۷۵ بخاری كتاب الجمعة باب الساعة التي في يوم الجمعة ج ۱ ص ۱۲۸، مسلم كتاب الجمعة ج ۱ ص ۲۸۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ضرور عطا فرمائے گا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اس کے کم ہونے کی طرف اشارہ فرمایا۔

شرح

جمعہ کے روز ایک خاص ساعت ہے جس میں بندے کی جانب سے پروردگار کے سامنے پیش کی جانے والی ہر درخواست منظور ہوتی ہے مگر وہ ساعت متعین اور ظاہر نہیں ہے بلکہ اسے پوشیدہ رکھا گیا ہے یہ نہیں بتا گیا گیا کہ وہ ساعت کب آتی ہے اور اسے پوشیدہ رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ لوگ اس ساعت کی امید میں پورا دن عبادت میں مشغول رہیں اور جب وہ ساعت آئے تو ان کی عبادت و درخواست خاص ساعت میں واقع ہو۔

علامہ جزری فرماتے ہیں کہ "قبولیت کی جو ساعات منقول ہیں ان سب میں جمعے کے روز کی ساعت قبولیت میں مطلب برآوری اور دعا کے قبول ہونے کی امید بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اعطاہ ایاہ کا مطلب یا تو یہ ہے کہ بندہ اس مقبول ساعت میں دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتا ہے بایں طور پر کہ اس کا مقصد دنیا ہی میں پورا کر دیتا ہے یا قبولیت دعا کی یہ صورت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مصلحت اور بندہ کی بہتری کے لئے دنیا میں تو اس کی دعا کا کوئی اجر ظاہر نہیں فرماتا بلکہ وہ اس کے لئے ذخیرہ آخرت ہو جاتی ہے کہ وہاں اس کا ثواب اسے دیا جائے گا۔ لفظ قائم یصلی کے معنی یہ ہیں کہ "نماز پابندی اور مداومت کے ساتھ پڑھتا ہو" یا یہ معنی ہیں کہ دعا پر مواظبت و مزاولت کرتا ہو، یا یہ معنی بھی مراد ہو سکتے ہیں کہ "نماز کا انتظار کرتا ہو"۔ یہ تاویلات اس لئے کی گئی ہیں تاکہ تمام روایات میں مطابقت ہو جائے۔

جمعہ کے دن قیامت کے قائم ہونے کا بیان

876- عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِی الْجُمُعَةِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ جمعہ کا دن ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے' اسی دن میں آپ کو جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن آپ جنت خارج کئے گئے اور قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہو گی۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح

حدیث کے پہلے جملے کے ذریعے بطور مبالغہ جمعے کے دن کی فضیلت ظاہر کرنا مقصود ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام دنوں میں سب سے زیادہ افضل دن جمعہ ہے کیونکہ ایسا کوئی بھی دن نہیں ہے جس میں آفتاب طلوع نہ ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا دن ہونے کی وجہ سے جمعہ کے دن کی فضیلت تو ظاہر ہے لیکن بہشت سے نکلنے کا دن ہونے کی وجہ سے جمعہ

۸۷۶ مسلم کتاب الجمعة ج ۱ ص ۲۸۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فضیلت اس لئے ہے کہ دراصل حضرت آدم علیہ السلام کا جنت سے نکل کر زمین پر آنا انبیاء اور اولیاء کی پیدائش کا سبب اور ان کی مقدس زندگیوں سے بے شمار احسانات کے ظہور کا باعث ہوا۔ ایسے ہی حضرت آدم علیہ السلام کی موت بارگاہ رب العزت میں ان کی حاضری کا سبب ہوئی اسی طرح قیامت کا قائم ہونا جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے جس میں پرہیز گاروں اور نیکو کاروں سے اللہ تعالیٰ کے کئے گئے وعدے ظاہر ہوں گے۔ "قیامت قائم ہونے" سے مراد یا تو پہلا صور ہے کہ جس کی آواز سے زمین و آسمان فنا ہو جائیں گے اور پوری دنیا موت کی آغوش میں پہنچ جائے گی یا دوسرا صور بھی مراد لیا جا سکتا ہے جو تمام مخلوق کو دوبارہ زندہ کرنے اور انہیں احکم الحاکمین کی بارگاہ میں حساب کے لئے پیش کرنے کے واسطے پھونکا جائے گا۔ علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تمام دنوں میں سے عرفہ کا دن افضل ہے اور بعض کا کہنا ہے کہ جمعہ کا روز افضل ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے مفہوم ہوتا ہے لیکن یہ اختلاف و تضاد اس صورت میں ہے جب کہ مطلقاً یہ کہا جائے کہ دنوں میں سب سے افضل دن عرفہ ہے یا اسی طرح کہا جائے کہ جمعے کا دن سب سے افضل دن ہے اور اگر دونوں اقوال کا مفہوم اس طرح لیا جائے کہ جو حضرات عرفہ کی افضلیت کے قائل ہیں ان کی مراد یہ ہے کہ سال میں سب سے افضل دن عرفہ ہے۔

اور جو حضرات فرماتے ہیں کہ جمعہ سب سے افضل دن ہے ان کی مراد یہ ہے کہ ہفتے کے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ ہے۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ دونوں اقوال میں کسی تطبیق اور تاویل کی ضرورت نہیں رہے گی بلکہ دونوں اقوال اپنی اپنی جگہ صحیح اور قابل قبول ہوں گے ہاں اگر حسن اتفاق سے عرفہ (یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ) جمعے کے روز ہو جائے تو نور علیٰ نور کہ یہ دن مطلقاً تمام دنوں میں سب سے زیادہ افضل ہوگا اور اس دن کیا جائے والا عمل تمام اعمال میں افضل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ خوش قسمتی سے اگر حج جمعے کے روز ہوتا ہے تو اس کو حج اکبر کہتے ہیں۔ کیونکہ جو حج جمعے کے دن ہوتا ہے وہ فضیلت و مرتبے کے اعتبار سے جمعے کے علاوہ دوسرے ایام میں ادا ہونے والے سترحجوں پر بھاری ہوتا ہے۔ جمعہ کی فضیلت و عظمت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ابن مسیب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جمعہ نفل حج سے زیادہ محبوب ہے۔ جامع صغیر میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت مرفوعا منقول ہے کہ 'جمعہ حج المساکین ہے۔

جمعہ کے دن سے ڈرنے کا بیان

877- وَعَنْ اَبِىْ لُبَابَةَ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَّوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى وَفِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ مَالَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا وَّفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَّلَكٍ مُّقَرَّبٍ وَّلَا سَمَآءٍ وَّلَا اَرْضٍ وَّلَا رِيَاحٍ وَّلَا جِبَالٍ وَّلَا بَحْرٍ اِلَّا هُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ اِسْنَادُهٗ

۸۷۷ـ مسند احمد ج ۳ ص ۴۳۰ ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب فضل الجمعة ص ۷۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حَسَنٌ .

☆☆ حضرت ابولبابہ بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے بھی زیادہ عظمت والا ہے اور اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔ اسی دن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو زمین کی طرف اتارا اور اسی دن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو وفات دی اور اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ بندہ اس میں جو کچھ بھی مانگے اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرماتا ہے جب تک حرام کا سوال نہ کرے اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی ایسا مقرب فرشتہ نہیں اور نہ ہی آسمان اور نہ ہی زمین اور نہ ہی ہوائیں اور نہ ہی پہاڑ اور نہ ہی سمندر مگر وہ اس دن سے ڈرتے ہیں۔

اس کو امام احمد اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور عراقی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

878- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ اِنَّا لَنَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يُّصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا قَضٰى لَهٗ حَاجَتَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَشَارَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَعْضُ سَاعَةٍ فَقُلْتُ صَدَقْتَ اَوْ بَعْضُ سَاعَةٍ قُلْتُ اَيُّ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ هِيَ اٰخِرُ سَاعَاتِ النَّهَارِ قُلْتُ اِنَّهَا لَيْسَتْ سَاعَةَ صَلٰوةٍ قَالَ بَلٰى اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا صَلّٰى ثُمَّ جَلَسَ لَا يَحْبِسُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ہم کتاب اللہ میں پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے جس کو مسلمان بندہ اس حال میں پالے کہ وہ اس میں نماز پڑھ رہا ہو تو اس گھڑی میں جو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرماتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا وہ ایک گھڑی کا بھی بعض حصہ ہے تو میں نے کہا آپ نے سچ فرمایا وہ گھڑی کا بعض حصہ ہے۔ میں نے عرض کیا وہ کون سی گھڑی ہے تو آپ نے فرمایا وہ دن کی گھڑیوں میں سے آخری گھڑی ہے۔ میں نے عرض کیا وہ تو نماز کا وقت نہیں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں بے شک بندہ مومن جب نماز پڑھتا ہے پھر وہ نماز کے انتظار میں بیٹھتا تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔

اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

879- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَهِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ

۸۷۸۔ ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ما جاء فی الساعة التی ترجی فی الجمعة ص ۸۱

۸۷۹۔ مسند احمد ج ۲ ص ۲۷۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جسے بندہ مسلم اس حال میں پائے کہ اللہ عزوجل سے اس میں بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ بھلائی عطا فرماتا ہے اور وہ گھڑی عصر کے بعد ہے اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

880- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اِثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً لَّا يُوْجَدُ فِيْهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَّسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اِيَّاهُ فَالْتَمِسُوْهَا اٰخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن بارہ ساعتیں ہیں (ان میں سے ایک گھڑی ایسی ہے) جس میں بندہ مسلمان اس حال میں پایا جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرماتا ہے تم عصر کے بعد آخری گھڑی میں اسے تلاش کرو۔

اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

881- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاَيَّامُ فَعُرِضَ عَلَيَّ فِيْهَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَاِذَا هِيَ كَمِرْاٰةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا فِيْ وَسْطِهَا نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ قِيْلَ السَّاعَةُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر دن پیش کیے گئے تو مجھ پر ان دنوں میں جمعہ کا دن بھی پیش کیا گیا۔ پس اچانک وہ روشن شیشے کی طرح ہے اور اس کے درمیان میں ایک سیاہ نقطہ ہے تو میں نے کہا کہ یہ نقطہ کیسا ہے تو کہا گیا یہ وہ خاص گھڑی ہے (جس میں دعا قبول ہوتی ہے) اس کو طبرانی نے اوسط میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

882- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِتَارِكٍ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ جمعہ کے دن مسلمانوں میں سے کسی مسلمان کو بغیر بخشے نہیں چھوڑتا (یعنی تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما دیتا ہے) اس کو طبرانی نے اوسط میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

---

٨٨٠ ابو داؤد كتاب الصلوة باب الاجابة اية ساعة هي في يوم الجمعة ج ١ ص ١٥٠

٨٨١ المعجم الاوسط ج ٨ ص ١٥١ مجمع الزوائد كتاب الصلوة باب في الجمعه في السفر ج ٢ ص ١٦٤

٨٨٢ المعجم الاوسط ج ٥ ص ٤١٢ مجمع الزوائد كتاب الصلوة باب في الجمعة في السفر ج ٢ ص ١٦٤

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

جمعہ کے دن برکت والی ساعت کا بیان

883- وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعُوْا فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ الَّتِىْ فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَتَفَرَّقُوْا وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا اَنَّهَا اٰخِرُ سَاعَةٍ مِّنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ۔ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ فِىْ سُنَنِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ جمع ہوئے اور اس گھڑی کا ذکر کیا جو جمعہ کے دن میں ہے۔ پھر وہ جدا ہو گئے اور انہوں نے اس بارے میں اختلاف نہ کیا کہ وہ جمعہ کے دن آخری گھڑی ہے۔

اس کو سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

برکت والی ساعت سے متعلق اقوال کا بیان

(۱) جمعے کے روز فجر کی نماز کے لئے مؤذن کے اذان دینے کا وقت۔ (۲) فجر کے طلوع ہونے سے آفتاب کے طلوع ہونے تک کا وقت۔ (۳) عصر سے آفتاب غروب ہونے تک کا وقت۔ (۴) خطبے کے بعد امام کے منبر سے اترنے سے تکبیر تحریمہ کہنے جانے تک کا وقت۔ (۵) آفتاب نکلنے کے بعد فوراً بعد کی ساعت۔ (۶) طلوع آفتاب کا وقت۔ (۷) ایک پہر باقی دن کی آخری ساعت۔ (۸) زوال شروع ہونے سے آدھا سایہ ہو جانے تک کا وقت۔ (۹) زوال شروع ہونے سے ایک ہاتھ سایہ آ جانے تک کا وقت۔ (۱۰) ایک بالشت آفتاب ڈھلنے کے بعد سے ایک ہاتھ آفتاب ڈھل جانے تک کا وقت۔ (۱۱) عین زوال کا وقت۔ (۱۲) جمعے کی نماز کے لئے مؤذن جب اذان کہے وہ وقت۔ (۱۳) زوال شروع ہونے سے نماز جمعہ سے فارغ ہونے تک کا وقت۔ (۱۴) زوال شروع ہونے سے امام کے نماز جمعہ سے فارغ ہونے تک کا وقت۔ (۱۵) زوال آفتاب تک کا وقت۔ (۱۶) خطبے کے لئے امام کے منبر پر چڑھنے سے نماز جمعہ شروع ہونے تک کا وقت۔ (۱۷) امام کے نماز جمعہ سے فارغ ہونے تک کا وقت۔ (۱۸) خطبے کے لئے امام کا منبر پر چڑھنے اور ادائیگی نماز کے درمیان کا وقت۔ (۱۹) اذان سے ادائیگی نماز کے درمیان کا وقت۔ (۲۰) امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز پوری ہو جانے تک کا وقت۔ (۲۱) خرید و فروخت کے حرام ہونے اور ان کے حلال ہونے کے درمیان کا وقت یعنی اذان کے وقت سے نماز جمعہ ختم ہو جانے تک۔ (۲۲) اذان کے قریب کا وقت۔ (۲۳) امام کے خطبہ شروع کرنے اور خطبہ ختم کرنے تک کا وقت۔ (۲۴) خطبے کے لئے امام کے منبر پر چڑھنے اور خطبہ شروع کرنے کا درمیانی وقت۔ (۲۵) دونوں خطبوں کے درمیان امام کے منبر سے اترنے کا وقت۔ (۲۶) نماز کے لئے تکبیر شروع ہونے سے امام کے مصلے پر کھڑے ہونے تک کا وقت۔ (۲۷) خطبہ سے فراغت کے بعد امام کے منبر سے اترنے کا وقت۔ (۲۸) تکبیر شروع ہونے سے اختتام نماز تک کا وقت۔ (۲۹) جمعہ کی نماز سے فراغت کے فوراً بعد کا وقت۔

۸۸۳۔ فتح الباری کتاب الجمعة باب الساعة فی یوم الجمعة نقلاً عن سعید بن منصور ج ۳ ص ۷۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(۳۰) عصر کی نماز سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ (۳۱) نماز عصر کے درمیان کا وقت۔ (۳۲) عصر کی نماز سے (غروب آفتاب سے پہلے) نماز کا آخری وقت مستحب رہنے تک کا وقت۔ (۳۳) مطلقاً نماز عصر کے بعد کا وقت۔ (۳۴) نماز عصر کے بعد کی آخری ساعت۔ (۳۵) اور وہ وقت جب کہ آفتاب ڈوبنے لگے۔ منقول ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت فاطمہ زہرا اور تمام اہل بیت نبوت رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے خادموں کو متعین کرتے تھے کہ وہ ہر جمعے کے روز آخری گھڑی کا خیال رکھیں اور اس وقت سب کو یاد دلائیں تا کہ وہ سب اس گھڑی میں پروردگار کی عبادت، اس کے فکر اور اس سے دعا مانگنے میں مشغول ہو جائیں۔ یہاں جو حدیث نقل کی گئی ہے اس کے متعلق بلقینی سے پوچھا گیا کہ خطبے کے وقت دعا کیونکر مانگی جائے کیونکہ یہ حکم ہے کہ جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت خاموشی اختیار کی جائے۔ اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ "دعا کے لئے تلفظ شرط نہیں ہے بلکہ اپنے مقصود و مطلوب کا دل میں دھیان رکھنا کافی ہے یعنی دعا کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ دعا کے الفاظ زبان سے ادا کئے جائیں بلکہ یہ بھی کافی ہے کہ دل ہی دل میں دعا مانگ لی جائے اس طرح مقصود بھی حاصل ہو جائے گا اور خطبے کے وقت خاموش رہنے کے شرعی حکم کے خلاف بھی نہیں ہوگا۔ حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ "یہ بات مجھے معلوم ہوئی ہے کہ جمعے کی شب میں بھی مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِيْ تَرْكِهَا لِمَنْ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

جس شخص پر جمعہ واجب ہے اس پر جمعہ کو ترک کرنے کی وجہ سے سختی کا بیان

884- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں کہ بے شک میں نے ارادہ کیا کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو جمعۃ المبارک سے پیچھے رہتے ہیں۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

885- وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِيْنَاءَ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَاَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَلٰى وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

☆☆ حضرت حکم بن میناء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ ہم نے

۸۸۴ مسلم کتاب المساجد باب بیان فضل صلوٰۃ الجماعۃ وبیان التشدید فی التخلف عنہا ۔ الخ ص ۲۳۲

۸۸۵ مسلم کتاب الجمعۃ ج ۱ ص ۲۸۴

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا لوگ جمعہ کو چھوڑنے سے باز آجائیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ ضرور بے خبر لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح

مطلب یہ ہے کہ ان دونوں چیزوں میں سے ایک چیز مقرر ہے یا تو نماز جمعہ کو نہ چھوڑنا، یا دلوں پر مہر لگ جانا، اگر لوگ نماز جمعہ نہیں چھوڑیں گے تو ان کے دلوں پر مہر نہ لگے گی اور اگر چھوڑ دیں گے تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی جائے گی۔ "دلوں پر مہر لگانا" اس بات سے کنایہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے بدبخت لوگوں کے دلوں کو انتہائی غفلت میں مبتلا کر دے گا اور انہیں نصیحت و بھلائی قبول کرنے سے باز رکھے گا۔ جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ ان کے حق میں یہی نکلے گا کہ ایسے لوگ اللہ کے سخت عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے۔

جمعہ کو ترک کرنے والے کے دل پر مہر لگ جانے کا بیان

886- وَعَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضَّمْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَکَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَہَاوُنًا بِہَا طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ ۔ رَوَاہُ الخمسۃ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

☆☆ حضرت ابوالجعد ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور آپ کو صحابیت کا شرف حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تین جمعے چھوڑ دے جمعہ کو حقیر سمجھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اس کو پانچ محدثین رحمہم اللہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

887- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ ثَلَاثًا مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَۃٍ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ ۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تین جمعے چھوڑے بغیر کسی حاجت کے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

اس کو ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

888- وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ ثَلَاثَ

۸۸۶۔ ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب التشدید فی ترک الجمعۃ ج ۱ ص ۱۵۱' نسائی کتاب الجمعۃ باب التشدید فی التخلف عن الجمعۃ ج ۱ ص ۲۰۲' ترمذی ابواب الجمعۃ باب ما جاء فی ترک الجمعۃ من غیر عذر ج ۱ ص ۱۱۲' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیہا باب فیمن ترک الجمعۃ من غیر عذر ص ۸۰' مسند احمد ج ۳ ص ۴۲۴

۸۸۷۔ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوۃ باب فیمن ترک الجمعۃ من غیر عذر ج ۱ ص ۸۰

۸۸۸۔ مسند احمد ج ۵ ص ۳۰۰' مستدرک حاکم کتاب الجمعۃ باب التشدید فی ترک الجمعۃ ج ۱ ص ۲۸۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ طُبِعَ عَلٰى قَلْبِهٖ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تین مرتبہ جمعہ چھوڑا بغیر عذر کے تو اس کے دل پر مہر لگا دی جائے گی۔

اس کو امام احمد رحمہ اللہ اور حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

جمعہ چھوڑنے والے کے لئے سخت وعید کا بیان

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو آدمی بغیر کسی عذر کے نماز جمعہ چھوڑ دیتا ہے وہ ایسی کتاب میں منافق لکھا جاتا ہے جو نہ کبھی مٹائی جاتی ہے اور نہ تبدیل کی جاتی ہے اور بعض روایات میں یہ ہے کہ "جو آدمی تین جمعے چھوڑ دے" (یہ وعید اس کے لئے ہے)۔ (شافعی، مشکوٰۃ: حدیث نمبر 1350)

من غیر ضرورۃ کا مطلب یہ ہے کہ ترک جماعت کے جو عذر ہیں مثلاً کسی ظالم اور دشمن کا خوف، پانی برسن، برف پڑنا یا راستے میں کیچڑ وغیرہ کا ہونا وغیرہ وغیرہ اگر ان میں سے کسی عذر کی بناء پر جمعہ کی نماز کے لئے نہ جائے تو وہ منافق نہیں لکھا جائے گا ہاں بغیر کسی عذر اور مجبوری کے جمعہ چھوڑنے والا منافق لکھا جائے گا۔ فی کتاب لا یمحی ولا یبدل میں کتاب سے مراد "نامہ اعمال" ہے حاصل یہ ہے کہ نماز جمعہ چھوڑنے والا اپنے نامہ اعمال میں کہ جس میں نہ تنسیخ ممکن ہے اور نہ تغیر و تبدل، منافق لکھ دیا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ نفاق جیسی ملعون صفت ہمیشہ کے لئے چپک کر رہ جاتی ہے تا کہ آخرت میں یا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے عذاب میں مبتلا کر دے یا اپنے فضل و کرم سے درگزر فرماتے ہوئے اسے بخش دے غور و فکر کا مقام ہے کہ نماز جمعہ چھوڑنے کی کتنی شدید وعید ہے؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھے۔

بَابُ عَدَمِ وُجُوْبِ الْجُمُعَةِ عَلَى الْعَبْدِ وَالنِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ وَالْمَرِيْضِ

غلام عورتوں بچوں اور بیمار پر جمعہ واجب نہ ہونے کا بیان

889- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ اِلَّا اَرْبَعَةً عَبْدًا مَّمْلُوْكًا اَوِ امْرَاَةً اَوْ صَبِيًّا اَوْ مَرِيْضًا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ۔

☆☆ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا جمعہ ہر مسلمان پر واجب ہے جماعت کے ساتھ سوائے چار لوگوں کے مملوک غلام عورت بچہ اور مریض اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل جید ہے۔

جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں ہے

جمعہ حق ہے یعنی جمع کی فرضیت کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ثابت ہے اسی طرح واجب ہے کا

۸۸۹ ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب الجمعة للمملوك والمرأة ج ۱ ص ۱۵۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان پر علاوہ مذکورہ اشخاص کے جمعے کی نماز با جماعت فرض ہے۔ مذکورہ لوگوں پر جمعہ کیوں واجب نہیں: غلام چونکہ دوسرے کی ملکیت اور تصرف میں ہوتا ہے اس لئے اس پر جمعہ فرض نہیں کیا گیا۔

عورت پر جمعہ اس لئے فرض نہیں ہے کہ نہ صرف یہ کہ اس کے ذمہ خاوند کے حقوق اتنے زیادہ متعلق ہیں کہ نماز جمعہ میں شمولیت ان کی ادائیگی سے مانع ہوگی، بلکہ جمعے کی نماز میں چونکہ مردوں کا ہجوم زیادہ ہوتا ہے اس لئے نماز جمعہ میں عورتوں کی شمولیت بہت سے فتنے فساد کا موجب بن سکتی ہے بچہ چونکہ غیر مکلف ہے اس لئے اس پر جمعہ فرض نہیں۔ اسی طرح مریض پر اس کی ضعف و ناتوانی اور دفع ضرر کے سبب جمعہ فرض نہیں ہے لیکن مریض سے مراد وہ مریض ہے جو کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو جس کی وجہ سے جمعے میں حاضر ہونا دشوار و مشکل ہو۔

ان کے علاوہ دوسری احادیث سے جن لوگوں پر جمعہ کا فرض نہ ہونا ثابت ہے ان میں دیوانہ بھی ہے جو بچے کے حکم میں ہے ایسے ہی مسافر، اندھے اور لنگڑے پر بھی جمعہ فرض نہیں ہے ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ ایسا بوڑھا جس کو ضعف و ناتوانی لاحق ہو بیمار کے حکم میں ہے اس لئے اس پر اور اس معذور پر بھی جو اپنے پیروں پر چل سکنے پر قادر نہ ہو جمعہ فرض نہیں نیز ایسے تیماردار پر بھی جمعہ فرض نہیں جس کے جمعے میں چلے جانے کی وجہ سے بیمار کی تکلیف و دحشت بڑھ جانے یا اس کے ضائع ہو جانے کا خوف ہو۔

بَابُ اَنَّ الْجُمُعَةَ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلَى الْمُسَافِرِ

مسافر پر جمعہ کے واجب نہ ہونے کا بیان

890- عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبْصَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلًا عَلَيْهِ هَيْئَةُ السَّفَرِ فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ لَخَرَجْتُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُخْرُجْ فَاِنَّ الْجُمُعَةَ لَا تَحْبِسُ عَنِ السَّفَرِ ـ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِيْ مُسْنَدِهِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ـ

☆☆ حضرت اسود بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جس پر سفر کے آثار تھے تو آپ نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اگر آج جمعہ کا دن نہ ہوتا تو میں سفر پر نکل جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو (سفر پر) نکل جا بے شک جمعہ کسی کو سفر سے نہیں روکتا۔

اس کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ عَدَمِ وُجُوْبِ الْجُمُعَةِ عَلٰى مَنْ كَانَ خَارِجَ الْمِصْرِ

جو شخص شہر سے باہر ہے اس پر جمعہ کے واجب نہ ہونے کا بیان

891- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ

۸۹۰ مسند امام شافعی الباب الحادی عشر فی صلوۃ الجمعۃ ج ۱ ص ۱۵۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي الْحَدِيْثَ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں لوگ اپنے گھروں اور بالائی علاقوں سے باری باری جمعہ پڑھنے کے لئے آتے تھے۔

اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

892- وَعَنْ حُمَيْدٍ قَالَ كَانَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَصْرِهِ اَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَاَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ . رَوَاهُ مُسَدَّدٌ فِي مُسْنَدِهِ الْكَبِيْرِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَزَادَ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلٰى فَرْسَخَيْنِ .

★★ حضرت حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے مکان میں تھے کبھی آپ جمعہ پڑھاتے اور کبھی نہ پڑھاتے تھے۔

اس کو مسدد نے اپنی مسند کبیر میں نقل کیا اور اس کی سند صحیح ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے تعلیقا روایت کیا اور ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ آپ دو فرسخ کی مسافت پر مقام زاویہ میں تھے۔

شرح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جمعہ کی نماز اس آدمی پر فرض ہے جو رات اپنے گھر بسر کر سکے۔ (امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے)۔

مطلب یہ ہے کہ جمعہ ایسے آدمی پر واجب ہے جس کی جائے سکونت اور اس مقام کے درمیان کہ جہاں نماز جمعہ پڑھی جاتی ہے اتنا فاصلہ ہو کہ نماز جمعہ کے بعد بآسانی رات ہونے سے پہلے پہلے اپنے گھر لوٹ کر آسکے اور رات اپنے اہل و اعیال کے ساتھ گزار سکے۔

893- وَعَنْ اَبِي عُبَيْدٍ مَوْلٰى ابْنِ اَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَجَآءَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ وَقَالَ اِنَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِي يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْ اَهْلِ الْعَالِيَةِ اَنْ يَّنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّرْجِعَ فَقَدْ اَذِنْتُ لَهُ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فَجَآءَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ . رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي كِتَابِ الْاَضَاحِي .

★★ ابن ازہر کے غلام ابوعبید بیان کرتے ہیں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ (نماز) عید کے لئے حاضر ہوا۔ آپ تشریف لائے اور عید کی نماز ادا فرمائی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا بے شک آج کے دن تمہارے لئے

۸۹۱ بخاری کتاب الجمعة باب من این تؤتی الجمعة ج ۱ ص ۱۲۳' مسلم کتاب الجمعة ج ۱ ص ۲۸۰

۸۹۲ فتح الباری کتاب الجمعة باب من این تؤتی الجمعة نقلًا عن المسند الکبیر للمسدد تعلیقاً کتاب الجمعة باب من این تؤتی الجمعة ج ۱ ص ۱۲۳

۸۹۳ مؤطا امام مالك کتاب العیدین باب الامر بالصلوة قبل لخطبة ص ۱٦٥' بخاری کتاب الاضاحی باب مایؤکل من لحوم الاضاحی وما یتزود منها ج ۲ ص ۸۳۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

دو عیدین جمع ہو گئی ہیں۔ بالائی علاقہ والوں میں سے جو جمعہ کا انتظار کرنا چاہے وہ جمعہ کا انتظار کرے اور جو لوٹنا چاہے تو میں اسے اجازت دیتا ہوں اسے امام مالک نے روایت کیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کتاب الاضاحی میں روایت کیا۔

894- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى جُمُعَةٌ اِنَّمَا الْجُمَعُ عَلٰى اَهْلِ الْاَمْصَارِ مِثْلَ الْمَدَآئِنِ . رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بستی والوں پر جمعہ واجب نہیں۔ جمعہ تو مدائن کی مثل شہر والوں پر ہے۔

اس کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل ہے۔

895- وَعَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ وَقَدْ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَكُوْنَانِ بِالشَّجَرَةِ عَلٰى اَقَلِّ سِتَّةِ اَمْيَالٍ يَشْهَدَانِ الْجُمُعَةَ وَيَدَعَانِهَا وَكَانَ يَرْوِىْ اَنَّ اَحَدَهُمَا كَانَ يَكُوْنُ بِالْعَقِيْقِ يَتْرُكُ الْجُمُعَةَ وَيَشْهَدُهَا وَكَانَ يَرْوِىْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ عَلٰى مِيْلَيْنِ مِنَ الطَّآئِفِ يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَيَدَعُهَا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِى الْمَعْرِفَةِ بِاِسْنَادِهٖ اِلَى الشَّافِعِيِّ .

☆☆ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ چھ میل کی مسافت پر شجرہ کے مقام میں تھے تو کبھی آپ جمعہ کے لئے آتے اور کبھی چھوڑ دیتے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی روایت کرتے تھے کہ ان میں سے ایک عقیق کے مقام پر رہتا تھا تو کبھی جمعہ چھوڑ دیتے اور کبھی جمعہ کے لئے حاضر ہو جاتے اور آپ روایت فرماتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ طائف سے دو میل کی مسافت پر رہتے تھے کبھی جمعہ کے لئے حاضر ہو جاتے اور کبھی چھوڑ دیتے۔

اس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے المعرفہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اذان سننے والے پر جمعہ لازم ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو آدمی (جمعہ کی) اذان سنے اس پر جمعہ کی نماز واجب ہو جاتی ہے۔ (سنن ابوداؤد، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 1346)

حضرت شیخ عبدالحق فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی آدمی جمعہ کی اذان سنے تو اس کے لئے جمعہ کی تیاری کرنا اور جمعہ کی نماز کے لئے جانا واجب ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اگر اس حدیث کو علی الاطلاق اس کے ظاہری معنی پر محمول کیا جائے گا تو اس سے بڑے اشکالات پیدا ہونگے اس لئے مناسب یہ ہے کہ اس حدیث کا مفہوم یہ لیا جائے کہ جمعہ اس آدمی پر واجب ہے جو کسی ایسی جگہ ہو جہاں اس کے اور شہر کے درمیان بقدر آواز پہنچنے کا فاصلہ ہو یعنی اگر کوئی شہر میں پکارے تو جہاں وہ ہے وہاں آواز پہنچ جائے۔

۸۹۴۔ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب من قال لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع ج ۲ ص ۱۰۱

۸۹۵۔ معرفۃ السنن والآثار کتاب الجمعۃ ج ... ص ۳۱۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح منیہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ "جمعہ اس آدمی پر لازم ہے جو شہر کے اطراف میں کسی ایسی جگہ ہو کہ اس کے اور شہر کے درمیان فاصلہ نہ ہو بلکہ ملے ہوئے مکانات ہوں (اگر چہ وہ اذان کی آواز نہ سنے) اور اگر اس کے اور شہر کے درمیان کھیت اور چراگاہ وغیرہ حائل ہونے کی وجہ سے فاصلہ ہو تو اس پر جمعہ واجب نہیں اگر چہ وہ اذان سنے۔ مگر امام محمد سے منقول ہے کہ اگر وہ اذان کی آواز سنے تو اس پر جمعہ واجب ہوگا۔ فتوی حضرت امام محمد کے قول ہی پر ہے۔

بَابُ اِقَامَةِ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى

دیہات میں جمعہ قائم کرنے کا بیان

896- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ اَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي الْاِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالْمَدِيْنَةِ لَجُمُعَةٌ جُمِّعَتْ بِجَوَاثَا قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْبَحْرَيْنِ قَالَ عُثْمَانُ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرٰى عَبْدِالْقَيْسِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ قَوْلُهٗ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرَى الْبَحْرَيْنِ اَوْ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرٰى عَبْدِالْقَيْسِ تَفْسِيْرٌ مِّنْ جِهَةِ الرَّاوِيْ لَا مِنْ كَلَامِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالْقَرْيَةُ قَدْ تُطْلَقُ عَلَى الْمُدُنِ وَكَانَتْ بِجَوَاثٰي بَعْضُ اٰثَارِ الْمَدِيْنَةِ وَقَدْ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ الْبَكْرِيُّ فِيْ مُعْجَمِهٖ هِيَ مَدِيْنَةٌ بِالْبَحْرَيْنِ لِعَبْدِ الْقَيْسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جمعہ قائم کرنے کے بعد اسلام میں سب سے پہلا جمعہ بحرین کی بستیوں میں سے ایک بستی جواثا میں قائم کیا گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ عبدالقیس کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

اس کتاب کے مرتب علامہ محمد بن علی نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ راوی کا یہ قول کہ وہ بحرین کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے یا عبدالقیس کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔ یہ تفسیر راوی کی طرف سے ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کلام نہیں ہے اور قریہ کا اطلاق کبھی شہر پر بھی ہوتا اور جواثا میں کچھ شہر کے آثار موجود تھے اور ابوعبید بکری نے اپنے معجم میں کہا کہ جواثا عبدالقیس کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔

897- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّكَانَ قَائِدَ اَبِيْهِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهٗ عَنْ اَبِيْهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرَحَّمَ لِاَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقُلْتُ لَهٗ اِذَا سَمِعْتَ النِّدَآءَ تَرَحَّمْتَ لِاَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ بِنَا فِيْ هَزْمِ النَّبِيْتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِيْ بَيَاضَةَ فِيْ نَقِيْعٍ يُّقَالُ لَهٗ نَقِيْعُ الْخَضِمَاتِ قُلْتُ كَمْ

۸۹۶ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ فی القری ج ۱ ص ۱۵۳

۸۹۷ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ فی القری ج ۱ ص ۱۵۳' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب فرض الجمعۃ ص ۷۷'
صحیح ابن خزیمۃ کتاب الجمعۃ ج ۳ ص ۱۱۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَرْبَعُوْنَ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيْصِ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَلِابْنِ مَاجَةَ فِيْهِ قَالَ اَيْ بُنَيَّ كَانَ اَوَّلَ مَنْ جَمَّعَ بِنَا صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اَنْ تَجْمِيْعَهُمْ هٰذَا كَانَ بِرَاْيِهِمْ قَبْلَ اَنْ تُشْرَعَ الْجُمُعَةُ لَا بِاَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ مُرْسَلُ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَخْرَجَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ ۔

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور یہ اپنے والد کی بینائی جانے کے بعد ان کو داستہ دکھاتے تھے کہ وہ جب جمعہ کے دن اذان کی آواز سنتے تو حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لئے رحم کی دعا کرتے تو میں نے ان سے کہا جب آپ اذان سنتے ہیں تو حضرت اسعد بن زرراہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کرتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے) تو آپ نے فرمایا اس وجہ سے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے ہزم النبیت میں جمعہ قائم کیا تھا جو نقیع کے اندر بنی بیاضہ کی زمین میں ہے جس کو نقیع الخصمات کہا جاتا ہے تو میں نے کہا اس دن آپ کتنے لوگ تھے تو فرمایا چالیس اس کو ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور حافظ نے تلخیص میں کہا کہ اس کی سند حسن ہے اور ابن ماجہ کے یہ الفاظ ہیں کہ انہوں نے کہا اے بیٹے وہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے (مدینہ آنے سے) پہلے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی۔

علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان لوگوں کا جمعہ کرانا جمعہ کی مشروعیت سے پہلے محض اپنی رائے سے تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نہیں دیا تھا جیسا کہ مرسل ابن سیرین اس پر دلالت کرتی ہے۔

اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

898- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَّعَ فِيْ اَوَّلِ جُمُعَةٍ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ سَالِمٍ فِيْ مَسْجِدِ عَاتِكَةَ ۔ رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ فِيْ اَخْبَارِ الْمَدِيْنَةِ وَلَمْ اَقِفْ عَلٰى اِسْنَادِهٖ ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْ اَهْلِ التَّارِيْخِ وَالسِّيَرِ اخْتَارُوْا مَا فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ لٰكِنَّهٗ يُعَارِضُ بِمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَّذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَبَنُوْ سَالِمٍ كَانَتْ مَحَلَّةٌ مِّنْ مَّحَلَّاتِ الْمَدِيْنَةِ بِشَيْءٍ مِّنَ الْفَصْلِ ۔

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ آمد کے وقت سب سے پہلا جمعہ بنو سالم کی مسجد عاتکہ میں پڑھایا۔

اس کو عمر بن شبہ نے اخبار مدینہ میں روایت کیا اور مجھے اس کی سند پر واقفیت حاصل نہیں ہوئی۔

علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر مورخین اور سیرت نگاروں نے اس بات کو اختیار کیا ہے جو اس حدیث میں ہے لیکن یہ اس حدیث کے معارض ہے جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت میں بیان کیا (وہ الفاظ یہ ہیں) حتیٰ کہ آپ ان کے پاس

۸۹۸ مصنف عبد الرزاق کتاب الجمعۃ باب اول من جمع ج ۱۶ ص ۱۵۹ ' تاریخ المدینۃ المنورہ عمر بن شبۃ ج ۱ ص ۶۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

...میں اترے اور یہ ماہ ربیع الاول پیر کا دن تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ان میں پندرہ راتیں قیام فرمایا۔

علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بنو سالم کچھ فاصلے پر مدینہ کے محلوں میں سے ایک محلہ ہے۔

899- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ کَتَبُوْا اِلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَسْاَلُوْنَهٗ عَنِ الْجُمُعَةِ فَکَتَبَ جَمِّعُوْا حَیْثُ مَا کُنْتُمْ . رَوَاهُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَسَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّابْنُ خُزَیْمَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ وَقَالَ هٰذَا الْاَثَرُ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

قَالَ الْعَیْنِیُّ مَعْنَاهُ جَمِّعُوْا حَیْثُ مَا کُنْتُمْ مِّنَ الْاَمْصَارِ اَلَا تَرٰی اَنَّهَا لَا تَجُوْزُ فِی الْبَرَارِیْ .

قَالَ وَفِی الْبَابِ اٰثَارٌ اُخْرٰی لَا تَقُوْمُ بِمِثْلِهَا الْحُجَّةُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا جمعہ کے متعلق سوال کرنے کے لئے تو آپ نے (ان کی طرف جواباً) لکھا کہ تم جہاں ہو جمعہ قائم کرو اس کو ابو بکر بن ابو شیبہ اور سعید بن منصور اور ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس اثر کی سند حسن ہے۔

علامہ عینی نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم شہروں میں جہاں کہیں ہو جمعہ قائم کرو کیا تو نہیں دیکھتا کہ جنگلوں میں جمعہ جائز نہیں ہے۔

علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس باب میں دیگر آثار بھی ہیں جن کی مثل سے دلیل قائم نہیں ہو سکتی۔

بَابُ لَا جُمُعَةَ اِلَّا فِیْ مِصْرٍ جَامِعٍ

صرف بڑے شہر میں جمعہ ہونے کا بیان

900- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ فِیْ حَجَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتٰی عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰی بَطْنَ الْوَادِیْ فَخَطَبَ النَّاسَ اِلٰی اَنْ قَالَ ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ وَلَمْ یُصَلِّ بَیْنَهُمَا شَیْئًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَالَ النِّیْمَوِیُّ وَکَانَ ذٰلِكَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے حتیٰ کہ عرفات تشریف لائے تو وہاں ایک قبہ دیکھا جو آپ کے لئے دھاری دھار چادر سے بنایا گیا

۸۹۹ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب من کان یری الجمعۃ فی القرٰی وغیرھا ج ۲ ص ۱۰۱ معرفۃ السنن والآثار کتاب الجمعۃ ج ٤ ص ۳۲۲ مغنی ج ۳ ص ۵۲ تلخیص الحبیر ج ۲ ص ٥٤

۹۰۰ مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ ص ۳۹٦

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تھا تو آپ اس میں تشریف فرما ہوئے حتیٰ کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے اپنی اونٹنی قصوا کو تیار کرنے کا حکم دیا تو آپ کے لئے اس پر کجاوہ باندھا گیا تو آپ بطن وادی تشریف لائے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ آگے راوی نے بیان کیا کہ پھر مؤذن نے اذان کہی اور اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر اس نے اقامت کہی تو آپ نے عصر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہ پڑھا اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور یہ جمعہ کا دن تھا۔

901- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ عَبْدِالْقَيْسِ بِجُوَاثَى يَعْنِيْ قَرْيَةً مِّنَ الْبَحْرَيْنِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قال النيموي ان هذا الاثر يستفادمنه ان الجمعة تخص بالمدن كالمدينة وجواثا ولا تجوز في القرى ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے پہلا جمعہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں جمعہ قائم کئے جانے کے بعد بحرین کے علاقے جواثی میں مسجد عبدالقیس ادا کیا گیا۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ جواثا اور مدینہ جیسے شہروں کے ساتھ خاص ہے اور دیہات میں جائز نہیں ہے۔

902- وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا تَشْرِيْقَ وَلَا جُمُعَةَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ ۔ رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَهُوَ اَثَرٌ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ تکبیرات تشریق اور جمعہ صرف بڑے شہر میں صحیح ہے۔

اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور بیہقی نے المعرفہ میں اور یہ صحیح اثر ہے۔

903- وَعَنِ الْحَسَنِ وَ مُحَمَّدٍ اَنَّهُمَا قَالَا الْجُمُعَةُ فِي الْاَمْصَارِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں جمعہ صرف شہروں میں ہے۔

اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

---

۹۰۱. بخاری کتاب الجمعۃ باب الجمعۃ فی القری والمدن ج ۱ ص ۱۲۲

۹۰۲. مصنف عبد الرزاق کتاب الجمعۃ باب القری الصغار ج ۳ ص ۱۶۸، مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ من قال جمعۃ ولا تشریق ۔ الخ ج ۲ ص ۱۰۱، سنن الکبری للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب عدد الذین اذا کانوا فی قریۃ ۔ الخ ج ۳ ص ۱۷۹، معرفۃ السنن والآثار کتاب الجمعۃ ج ٤ ص ۳۲۲

۹۰۳. مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ باب من قال لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع ج ۲ ص ۱۰۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جامع شہر کی تعریف

امام عبدالرزاق علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ اپنی مصنف میں لکھتے ہیں کہ ہمیں ابن جریج نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے بیان کیا کہ جب تم کسی جامع قریہ میں ہوں تو وہاں جمعہ کے لئے اذان ہو تو تم پر جمعہ کے لئے جانا فرض ہے خواہ اذان سنی ہو یا نہ، کہتے ہیں میں نے عطا سے پوچھا کہ جامع قریہ کون سا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا جس میں جماعت، امیر، قاضی اور متعدد کوچے اس میں ملے جلے ہوں جس طرح جدہ ہے۔

(المصنف لعبدالرزاق باب القری الصغار مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

علامہ ابراہیم حلبی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ شہر کی وہ صحیح تعریف جسے صاحب ہدایہ نے پسند کیا ہے یہ ہے کہ وہاں امیر اور قاضی ہو جو احکام نافذ اور حدود قائم کرسکیں، اور صاحب وقایہ کے پہلی تعریف کو اختیار کرنے پر ان کی طرف سے صدر الشریعۃ کا یہ عذر کرنا کہ احکامِ شرع خصوصاً حدود کے نفاذ میں سستی کا ظہور ہو رہا ہے کمزور ہے کیونکہ مراد اقامت حدود پر قادر ہونا ہے جیسے کہ تحفۃ الفقہاء میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تصریح ہے کہ وہ شہر کبیر ہو اس میں شاہراہیں، بازار اور وہاں سرائے ہوں اور اس میں کوئی نہ کوئی ایسا والی ہو جو ظالم سے مظلوم کو انصاف دلانے پر قادر ہو خواہ اپنے دبدبہ اور علم کی بنا پر یا غیر کے علم کی وجہ سے تا کہ حوادثات میں اس کی طرف رجوع کرسکیں اور یہی اصح ہے۔ (شرح منیہ ج ص ۵۵۰، سہیل اکیڈمی لاہور)

جہاں جواز جمعہ میں شک تو کیا کرنا چاہیے

علامہ ابراہیم حلبی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ اس اختلاف اور تعریف شہر میں اختلاف کی وجہ سے فقہاء نے فرمایا ہے کہ جس جگہ جواز جمعہ میں شک ہو وہاں ظہر کی نیت سے چار رکعات ادا کرنی چاہئیں، تو احتیاط ہی بہتر ہے کیونکہ یہاں بڑا سخت اختلاف ہے اور جمعہ کا ضرورت کے پیش نظر متعدد جگہ پر جواز کے فتوی کا صحیح ہونا شرعا تقوی کے طور پر احتیاط کے منافی نہیں۔

(شرح منیہ ج ص ۵۵۰، سہیل اکیڈمی لاہور)

فنائے شہر کی تعریف

جو جگہ خود شہر نہ ہو اُس میں صحت جمعہ کیلئے فنائے مصر ہونا ضرور ہے فنائے مصر حوالی شہر کے اُن مقامات کو کہتے ہیں جو مصالح شہر کے لئے رکھے گئے ہوں مثلاً وہاں شہر کی عیدگاہ یا شہر کے مقابر ہوں یا حفاظت شہر کے لئے جو فوج رکھی جاتی ہے اُس کی چھاونی یا شہر کی گھوڑ دوڑ یا چاند ماری کا میدان یا کچہریاں، اگر چہ مواضع شہر سے کتنے ہی میل ہوں اگر چہ بیچ میں کچھ کھیت حائل ہوں، اور جو نہ شہر ہے نہ فنائے شہر اس میں جمعہ پڑھنا حرام ہے اور نہ صرف حرام بلکہ باطل کہ فرضِ ظہر ذمہ سے ساقط نہ ہوگا۔

علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

صحت جمعہ کے لئے شہر یا فنائے شہر کا ہونا ضروری ہے، اور فنا سے مراد وہ جگہ ہے جو شہر کے پاس شہریوں کی ضرورت کے لئے ہو، خواہ متصل ہو یا نہ ہو، جیسا کہ ابن الکمال وغیرہ نے تحریر کیا ہے، مثلاً قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان ہو۔

(درمختار، باب الجمعہ، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی)

بَابُ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لئے غسل کا بیان

904- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی ایک جمعہ کے لئے آئے تو اسے چاہئے کہ وہ غسل کرے۔

اس کو شیخین علیہما الرحمہ نے روایت کیا ہے۔

شرح

"پاکی حاصل کرنے" سے مراد ہے غسل کے ذریعے بدن پاک کرنا اور لبوں (مونچھوں) کا کتروانا، ناخن کٹوانا، زیر ناف بال صاف کرنا بغل کے بال دور کرنا، کپڑوں کا پاک کرنا اور خوشبو استعمال کرنا، جمعے کے دن یہ تمام چیزیں سنت ہیں اس کی تفصیل کتاب الطہارت میں مسواک کے بیان میں گزر چکی ہے۔ "جمعہ کے لئے سویرے جانے" سے مراد ہے مسجد یا جہاں نماز ادا کی جاتی ہو وہاں جمعہ کے لئے نماز کے اول وقت پہنچ جانا۔ اگر کوئی آدمی نماز جمعہ کے لئے مسجد میں دن کے اول وقت میں ہی پہنچ جائے تو یہ افضل ہے۔

امام غزالی نے بعض علماء سلف سے یہ معمول نقل کیا ہے کہ وہ عبادت کی طرف پیش روی اختیار کرنے کے جذبہ سے نماز جمعہ کے لئے جمعہ کے دن صبح ہی سے مسجد پہنچ جایا کرتے تھے۔ مگر اتنی بات ذہن نشین رہنی چاہیے۔ کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے والوں نے جو یہ معمول بنایا ہے کہ وہ جمعہ کے روز صبح سویرے ہی مسجد مقدس میں جگہ روکنے کے لئے اپنے اپنے مصلی بچھا دیتے ہیں مگر وہاں بیٹھتے نہیں بلکہ چلے جاتے ہیں اور پھر نماز کے وقت آ جاتے ہیں۔ تو اس کے بارے میں علماء نے لکھا ہے کہ اگر ایسے لوگ وہاں بیٹھ کر ذکر وفکر میں مشغول رہیں تو بہتر ہے ورنہ محض جگہ روکنے کی خاطر مصلی بچھا کر چلے جانا مناسب نہیں کیونکہ اس سے لوگوں کو تنگی ہوتی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ جامع مسجد میں جگہ روکنے کے لئے اول وقت پہنچ کر اپنے اپنے کپڑے بچھا دینا اور پھر وہاں سے کھانا وغیرہ کھانے کے لئے گھر چلے جانا مناسب نہیں ہے۔

905- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ

٩٠٤. مسلم كتاب الجمعة واللفظ له ج ١ ص ٢٧٩، بخاري كتاب الجمعة باب فضل الغسل يوم الجمعة ج ١ ص ١٢٠

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

منازلهم ومن العوالي فياتون في العباء فيصيبهم الغبار والعرق فتخرج منهم العرق فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم انسان منهم وهو عندي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو انكم تطهرتم ليومكم هذا ـ رواه الشيخان

★★ نبی پاک ﷺ کی زوجہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنے گھروں اور بالائی علاقوں سے جمعہ پڑھنے کے لیے باری باری آتے تو گرد و غبار میں چل کر آتے جس کی وجہ سے انہیں غبار لگ جاتا تو ان سے پسینہ نکلتا پس ان میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس وقت آپ میرے ہاں تشریف فرما تھے تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کاش کہ تم آج اس دن کے لیے غسل کر لیتے اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

906- وعنها انها قالت كان الناس اهل عمل ولم تكن لهم كفاة فكانوا يكون لهم تفل فقيل لهم لو اغتسلتم يوم الجمعة ـ رواه الشيخان ـ

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ خود کام کاج کرتے تھے اور ان کے پاس کوئی جمع پونجی نہ تھی (اس وجہ سے) ان سے بدبو آنے لگی تو ان سے کہا گیا کاش تم لوگ جمعہ کے دن غسل کر لیتے۔

اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

907- وعن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضا يوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل ـ رواه الثلاثة وقال الترمذي حديث حسن ـ

★★ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جمعہ کے دن وضو کرے تو یہ اچھا کام ہے اور جو غسل کرے تو غسل افضل ہے۔

اس کو اصحاب ثلاثہ نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

908- وعن عكرمة ان اناسا من اهل العراق جاءوا فقالوا يا ابن عباس اترى الغسل يوم الجمعة واجبا قال لا ولكنه اطهر وخير لمن اغتسل ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب وساخبركم كيف بدا الغسل كان الناس مجهودين يلبسون الصوف ويعملون على ظهورهم وكان مسجدهم ضيقا مقارب السقف انما هو عريش فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم حار وعرق الناس في ذلك الصوف حتى ثارت منهم رياح

۹۰۵ مسلم کتاب الجمعة ج ۱ ص ۲۸۰ بخاری کتاب الجمعة باب من این توتی الجمعة ج ۱ ص ۱۲۳

۹۰۶ مسلم کتاب الجمعة ج ۱ ص ۲۸۰ بخاری کتاب الجمعة باب وقت الجمعة اذا زالت الشمس ج ۱ ص ۱۲۳

۹۰۷ ترمذی ابواب الجمعة باب فی الوضوء یوم الجمعة ج ۱ ص ۱۱۱ ابو داؤد کتاب الطهارة باب الرخصة فی ترک الغسل یوم الجمعة ج ۱ ص ۵۱ نسائی کتاب الجمعة باب الرخصة فی ترک الغسل یوم الجمعة ج ۱ ص ۲۰۵

۹۰۸ ابو داؤد کتاب الطهارہ باب الرخصة فی ترک الغسل یوم الجمعة ج ۱ ص ۵۱ طحاوی کتاب الطهارة باب غسل یوم الجمعة ج ۱ ص ۸۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اذى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيْحَ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ثُمَّ جَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذِكْرُهٗ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِىْ كَانَ يُؤْذِىْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالطَّحَاوِىُّ وَقَالَ الْحَافِظُ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عراق کے رہنے والے کچھ لوگوں نے آ کر کہا اے ابن عباس (رضی اللہ عنہما)! کیا آپ جمعہ کے دن غسل کو واجب سمجھتے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں لیکن جو غسل کرے اس کے لئے زیادہ پاکی کا باعث ہے اور بہت بہتر ہے اور جو غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں ہے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جمعہ کے دن غسل کا آغاز کیسے ہوا۔ لوگ محنت ومزدوری کرتے تھے اور اونی کپڑے پہنتے تھے اور اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھاتے تھے اور ان کی مسجد تنگ نیچی چھت والی تھی۔ وہ تو ایک جھونپڑی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گرم دن میں تشریف لائے تو اس اون کے لباس میں لوگوں کو پسینہ آیا تو اس سے بو پھیل گئی جس کی وجہ سے ان میں سے بعض کو بعض سے تکلیف پہنچی پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بو محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا اے لوگو جب جمعہ کا دن ہو تو تم غسل کرلیا کرو اور تم میں سے جو اچھا تیل یا خوشبو پائے تو وہ لگالیا کرے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی حالت درست فرمادی تو وہ اونی کپڑوں کے سوا اور کپڑے پہننے لگے اور کام سے رک گئے اور انہوں نے اپنی مسجد کو وسیع کردیا اور پسینہ کی وہ بو جس کی وجہ سے بعض کو بعض سے اذیت پہنچتی تھی ختم ہوگئی۔

اس کو ابوداؤد اور طحاوی نے روایت کیا اور حافظ نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

909 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔ اسکو بزار نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

غسل جمعہ کے واجب ہونے میں فقہاء مالکیہ واحناف کا موقف ودلیل

امام مالک علیہ الرحمہ کے نزدیک جمعہ کا غسل واجب ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ امام بخاری ومسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی شخص جمعہ کے لئے آئے تو بس اسے چاہیے کہ وہ غسل کرے۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غسل جمعہ کے وجوب کا فائدہ دیتی ہے لہٰذا جمعہ کا غسل واجب ہے۔

جبکہ احناف کے نزدیک غسل جمعہ سنت ہے۔ سب سے پہلے ہم فقہاء مالکیہ کی دلیل کا جواب ذکر کررہے ہیں اور اس کے بعد اپنے موقف پر الگ حدیث بھی بطور دلیل پیش کریں گے۔

۹۰۹۔ کشف الاستار عن زوائد البزار ابواب الجمعة باب من السنة الغسل يوم الجمعة ج ۱ ص ۳۰۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ جمعہ کا غسل ہر احتلام والے پر واجب ہے۔
اس حدیث میں غسل جمعہ کے ساتھ یہ قید موجود ہے ہر احتلام والے پر واجب ہے۔ اس حدیث کا تقاضہ یہ ہے کہ جمعہ کا غسل غیر احتلام والے پر واجب نہ ہو۔ کیونکہ علت وجوب احتلام ہے۔ اور اس کے علت ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ہر احتلام والے خواہ وہ جمعہ کا دن ہو یا غیر جمعہ ہو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا احتلام عام ہے خواہ وہ بروز جمعہ ہو یا غیر جمعہ ہو ہر حال میں علت وجوب غسل ہے۔

غسل جمعہ کے سنت ہونے میں احناف کی دلیل

علامہ ابن ہمام حنفی لکھتے ہیں۔ فقہاء مالکیہ کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ ان کی بیان کردہ روایت کو نسخ پر محمول کیا جائے گا۔ (علامہ ابن ہمام نے سنن ابوداؤد کی روایت بیان کی ہے جبکہ ہم نے اسی کی ہم معنی روایت صحیح بخاری سے حدیث ذکر کی ہے) وہ یہ روایت ہے۔
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں کہ لوگ اپنے گھروں سے اور مدینہ کی نواحی بستیوں سے نماز جمعہ میں باری باری آیا کرتے تھے۔ گرد و غبار کی وجہ سے ان (کے جسم) پر غبار اور پسینہ بہت آتا تھا پھر ان کے بدن سے بھی پسینہ نکلتا تھا تو بدبو پیدا ہو جاتی تھی پس ایک آدمی ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت) میرے ہاں تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش تم لوگ اس دن (گرد و غبار اور بدبو سے) صاف رہا کرتے۔ (بخاری، ج ۱، ص ۱۲۳، قدیمی کتب خانہ کراچی)
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ لوگ اپنے کام کاج خود کیا کرتے تھے اور جب جمعہ کے لیے جاتے تو اپنی اسی حالت میں چلے جاتے تو ان سے کہا گیا: کاش تم غسل کر لیا کرو۔
ان احادیث اور دوسری احادیث میں مندوب کا بیان ہوا ہے جس سے استحباب ہی ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ندب سے صرف استحباب ثابت ہوتا ہے۔ اور اسی دلیل پر یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کا غسل افضل ہے۔ (فتح القدیر بتصرف، ج ۱، ص ۱۱۳، بیروت)

وجوب غسل جمعہ انتفائے علت کی وجہ ساقط ہو گیا

امام ابوداؤد علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عراق کے چند آدمی آئے اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کی رائے میں جمعہ کے دن نہانا واجب ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں! مگر (جمعہ کے دن نہانا) بہت زیادہ صفائی اور ستھرائی ہے اور جو آدمی غسل کر لے اس کے لیے بہتر ہے اور جو آدمی نہ نہائے اس پر واجب بھی نہیں ہے اور میں تم کو بتاتا ہوں کہ جمعہ کے دن غسل کی ابتداء کیوں کر ہوئی؟ (یعنی جمعہ کے روز غسل کس وجہ سے شروع ہوا تو اصل بات یہ تھی کہ اسلام کے شروع زمانہ میں) بعض نادار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اونی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

لباس پہنتے تھے اور پیٹھ پر (بوجھ اٹھانے کا) کام کرتے تھے، ان کی مسجد تنگ تھی جس کی چھت نیچی اور کھجور کی ٹہنیوں کی تھی۔ ایک مرتبہ جمعہ کے دن جب سخت گرمی کی وجہ سے) اونی لباس کے اندر لوگ پسینہ سے تر ہو گئے، یہاں تک کہ (پسینہ کی) بدبو پھیلی جس سے لوگ آپس میں تکلیف محسوس کرنے لگے۔ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو کا احساس ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! جب جمعہ کا دن ہو تو غسل کر لیا کرو بلکہ تم میں سے جسے تیل یا خوشبو مثلاً عطر وغیرہ میسر ہو وہ استعمال کرے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کی فراوانی کی تو لوگوں نے اونی لباس چھوڑ کر (عمدہ) کپڑے استعمال کرنے شروع کر دیئے محنت و مشقت کے کام بھی چھوٹ گئے، مسجد بھی وسیع ہو گئی اور پسینے کی وجہ سے جو لوگوں کو آپس میں تکلیف ہوتی تھی وہ بھی جاتی رہی۔ (سنن ابوداؤد)

علامہ ابن عبدالبر مالکی کا موقف

علامہ ابن منذر نے امام مالک علیہ الرحمہ سے وجوب غسل نقل کیا ہے۔ کہ جمعہ کا غسل واجب ہے۔ جبکہ علامہ ابن عبد البر مالکی استدراک میں لکھتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ کسی نے امام مالک سے جمعہ کے غسل کا وجوب نقل کیا ہو۔ (علامہ ابن عبد البر مالکی کا موقف بھی یہی ہے کہ ہمارے نزدیک بھی جمعہ کا غسل سنت ہے)۔ (ابن عثیمین)

حکم منسوخ کی بقاء کا قاعدہ فقہیہ

، فَإِذَا نُسِخَ الْوُجُوبُ لَا يَبْقَى حُكْمٌ آخَرُ بِخُصُوصِهِ إِلَّا بِدَلِيلٍ۔ (فتح القدير)

جب کسی حکم کا وجوب منسوخ ہو جائے تو وہ صرف اپنی تخصیص کی دلیل کے ساتھ باقی رہتا ہے۔

اس قاعدہ کی وضاحت یہ ہے کہ جب کسی حکم کو منسوخ کر دیا جائے تو وہ اصل کے اعتبار یعنی عملی طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی حکم منسوخ ہونے کے بعد بھی باقی رہے تو وہ صرف دلیل تخصیص ہی کی بناء پر باقی رہ سکتا ہے۔ اس کی مثال یہ غسل جمعہ ہے کیونکہ غسل جمعہ حدیث کے مطابق جمعہ کے دن والے محتلم پر واجب تھا۔ جبکہ بعد میں ہر احتلام والے پر واجب ہوا۔ اور کئی روایات میں غسل جمعہ کو افضل کہا گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ غسل جمعہ کا وجوب منسوخ ہو گیا۔ تو ایک اصول کے مطابق جب کوئی حکم منسوخ ہو جائے تو وہ ختم ہو جاتا ہے حالانکہ غسل حکم منسوخ ہونے کے باوجود باقی ہے۔ تو اس کا جواب اسی قاعدہ کے مطابق دی گیا ہے کہ اگرچہ وہ غسل جمعہ کا وجوب منسوخ ہو گیا۔ لیکن اس کا سنت ہونا یا مستحب ہونا اس کی دلیل تخصیص کی وجہ سے باقی ہے اور وہ جمعہ اور اس کی فضیلت ہے۔

حکم کی انتہاء علت کی انتہاء پر ہوتی ہے (قاعدہ فقہیہ)

أَنَّهُ مِنْ قَبِيلِ انْتِهَاءِ الْحُكْمِ بِانْتِهَاءِ عِلَّتِهِ (فتح القدير)

ہر حکم کی انتہاء علت کی انتہاء کے ساتھ ہوتی ہے۔

اس قاعدہ کی وضاحت یہ ہے کہ غیر نص سے ثابت ہونے والا کوئی بھی حکم شرعی جو کسی علت کی بناء پر ثابت ہوا ہو حکم

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس وقت تک رہتا ہے جب تک اس کی علت رہے اور جب علت منتفی یا ختم ہو جائے تو وہ حکم بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال بھی غسل جمعہ ہے کہ جب تک بدن سے بدبو وغیرہ یا عادت احتلام تھی تو یہ غسل واجب رہا اور جب یہ علت ختم ہوئی تو غسل جمعہ کے وجوب کا حکم بھی ختم ہو گیا۔ اور سنت بوجہ تخصیص باقی رہا۔

بَابُ السِّوَاكِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن مسواک کرنے کا بیان

910- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّ هٰذَا یَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَکُمْ عِیْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَعَلَیْکُمْ بِالسِّوَاکِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیْرِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعوں میں سے کسی جمعہ کے موقع پر فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دن کو تمہارے لیے عید بنایا ہے پس تم غسل کرو اور مسواک کو لازم پکڑو۔ اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے اور یہ آپ و کے مزاج اقدس کی انتہائی نظافت کی دلیل تھی کہ اگر مجلس مبارک میں خاموش بیٹھنے یا لوگوں سے گفتگو کرنے کی وجہ سے منہ کے اندر کچھ تغیر آ گیا ہو تو وہ دور ہو جائے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل مبارک کی حقیقت پر نظر ڈالی جائے تو یہاں بھی تعلیم امت کا مقصد سامنے آئے گا لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ انتہائی پاکیزگی و صفائی کے ساتھ رہا کریں یہاں تک کے آپ میں گفتگو و کلام کرنے اور ملنے جلنے کے لئے مسواک کر لیا کریں تا کہ کوئی آدمی منہ کی بدمزگی یا بو کے تغیر کی وجہ سے تکلیف محسوس نہ کرے۔

مسواک کی فضیلت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے منقول ہے کہ مسواک کرنے کے ستر فائدے ہیں جن میں سب سے ادنیٰ اور کم درجہ فائدہ یہ ہے کہ مسواک کرنے والا آدمی موت کے وقت کلمہ شہادت کو یاد رکھے گا جس کی بناء پر اس کا خاتمہ یقیناً خیر پر ہوگا۔ ٹھیک اسی طرح جیسے کہ افیون کھانے کے ستر نقصان ہیں جن میں سب سے ادنیٰ اور کم تر نقصان یہ ہے کہ افیون کھانے والا آدمی موت کے وقت کلمہ شہادت بھول جائے گا، العیاذ باللہ

حضرت علامہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کے لیے یہ تاکید ہے کہ وہ جب گھر میں داخل ہو تو اسے چاہیے

۹۱۰. مجمع الزوائد کتاب الصلوة باب حقوق الجمعة من الغسل والطیب ونحو ذلك ج ۲ ص ۱۷۲' المعجم الصغیر للطبرانی ج ۱ ص ۱۲۹' المعجم الاوسط ج ٤ ص ۲۵۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کہ وہ سب سے پہلے مسواک کرے کیونکہ اس سے منہ میں بہت زیادہ خوشبو پیدا ہو جاتی ہے جس سے ...
رک میں اضافہ ہوتا ہے۔

بَابُ الطِّيْبِ وَالتَّجَمُّلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن زینت اختیار کرنے اور خوشبو لگانے کا بیان

911- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

☆☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنی استطاعت کے مطابق طہارت حاصل کرے اور تیل لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر وہ (اپنے گھر سے اس طرح) نکلے کہ دو آدمیوں کے درمیان فرق نہ کرے پھر جو اس پر نماز فرض ہے پڑھے پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیانی گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

شرح

اور امام مالک نے یہ روایت یحییٰ ابن سعد سے نقل کی ہے۔" تشریح مطلب یہ ہے کہ اگر کسی آدمی کو وسعت و آسانی کے ساتھ یہ میسر ہو کہ وہ ان کپڑوں کے علاوہ جنہیں وہ ہمیشہ پہنتا ہے اور ان کپڑوں میں گھر باہر کا کاروبار کرتا ہے نماز جمعہ کے لئے دو مزید کپڑے بنا لے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی بطور خاص جمعہ اور عیدین کے لئے اچھے کپڑے بنائے تو یہ زہد و تقوی کے منافی نہیں ہوگا چنانچہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ثابت ہے کہ آپ کے پاس دو ایسے کپڑے تھے جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطور خاص جمعے ہی کے روز زیب تن فرماتے تھے۔

912- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ هَلْ تَدْرِيْ مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ قُلْتُ هُوَ الَّذِيْ جَمَعَ اللهُ فِيْهِ اَبَاكَ اَوْ اَبَوَيْكَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اُحَدِّثُكَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ وَيَلْبَسُ اَحْسَنَ ثِيَابِهِ وَيَتَطَيَّبُ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهِ اِنْ كَانَ لَهُمْ طِيْبٌ وَاِلَّا فَالْمَاءُ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ فَيُنْصِتُ حَتّٰى يَخْرُجَ الْاِمَامُ ثُمَّ يُصَلِّيْ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى مَا اجْتُنِبَتِ الْمَقْتَلَةُ وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے سلمان کیا تم جانتے ہو کہ جمعہ کا دن

۹۱۱۔ بخاری کتاب الجمعة باب الدهن للجمعة ج ۱ ص ۱۲۱

۹۱۲۔ المعجم الكبير للطبراني ج ٦ ص ۲۳۷، مجمع الزوائد كتاب الصلوة باب حقوق الجمعة ج ۲ ص ۱۷٤

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کیا ہے میں نے عرض کیا یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے باپ یا کہا آپ کے ماں باپ کو جمع فرمایا آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں تم سے جمعہ کے دن کے بارے میں بیان کرتا ہوں جو مسلمان طہارت حاصل کرے اور اچھے کپڑے پہنے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہوتو خوشبو لگائے ورنہ پانی سے غسل کرے پھر وہ مسجد آکر خاموش بیٹھ جائے حتیٰ کہ امام خطبہ کے لئے نکل آئے پھر وہ نماز پڑھے تو اس کا یہ عمل اس کے لئے جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیانی گناہ کا کفارہ بن جائے گا جب تک تو قتل سے بچے اور یہ اجر سارا زمانہ ہے۔

اس کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

913- وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَہٗ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِہٖ ثُمَّ خَرَجَ وَعَلَیْہِ السَّکِیْنَۃُ حَتّٰی یَاْتِیَ الْمَسْجِدَ فَیَرْکَعُ اِنْ بَدَا لَہٗ وَلَمْ یُؤْذِ اَحَدًا ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُہٗ حَتّٰی یُصَلِّیَ کَانَتْ کَفَّارَۃً لَّہٗ لِمَا بَیْنَہَا وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی . رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ .

☆☆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہوتو خوشبو لگائے اور اچھے کپڑے پہنے پھر وہ سکون سے نکل کر مسجد آئے اور اگر ہو سکے تو دو رکعتیں پڑھے اور کسی کو اذیت نہ دے پھر خاموش رہے جب امام خطبہ کے لئے نکلے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ لے تو اس کا یہ عمل اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

من طیب اھلہ اس لئے فرمایا گیا ہے کہ عورتیں اکثر خوشبو لگاتی ہیں اس سے گویا اس طرف اشارہ ہے کہ اگر کسی کے پاس خوشبو نہ ہو وہ اپنی بیوی سے مانگ لے لیکن خوشبو زنانی یعنی ایسی نہ ہو کہ اس میں رنگ کی آمیزش ہو۔ فَاِنَّمَا لَہٗ طِیْبٌ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس خوشبو نہ ہو اور اس کے گھر میں بھی بیوی وغیرہ کے پاس سے نہ ملے تو وہ پانی سے نہالے کہ پانی بمنزلہ خوشبو کے ہے کیونکہ پانی پاکیزگی اور ستھرائی کا سبب ہے اور بدن کی بدبو اس سے جاتی رہتی ہے۔ یہ حدیث اور اوپر کی حدیث حضرت امام مالک کے مسلک کی موید ہے کیونکہ ان کے نزدیک جمعے کے دن غسل کرنا واجب ہے لیکن جمہور علماء کے نزدیک چونکہ جمعہ کے دن غسل واجب نہیں لہٰذا ان حضرات نے احادیث کو سنت پر محمول کیا ہے کیونکہ ان کے علاوہ دوسری اور بہت سے احادیث سے یہ ثابت ہے کہ جمعہ کے دن غسل واجب نہیں ہے تاہم علماء لکھتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل نہ کرنا مکروہ ہے۔

---

۹۱۳. مسند احمد ج ۵ ص ۴۲۰' المعجم الکبیر للطبرانی ج ۴ ص ۱۶۱' مجمع الزوائد کتاب الصلوۃ باب حقوق الجمعۃ۔ الخ ج ۲ ص ۱۷۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابٌ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن نبی پاک ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت کا بیان

914- عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے دنوں میں سے سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے' اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی میں آپ فوت ہوئے اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں سب بیہوش ہوں گے' پس تم اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو' پس بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہمارا درود آپ پر کس طرح پیش کیا جائے گا جبکہ آپ گل چکے ہوں گے یعنی مٹی ہوگئے ہوں گے تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو حرام قرار دیدیا۔

اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا سوائے ترمذی کے۔

انبیائے کرام کی حیات سے متعلق بیان

حضرت ابودرداء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ جمعے کا دن مشہود (یعنی حاضر کیا گیا ہے) اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور جو آدمی بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود میرے سامنے (بذریعہ مکاشفہ یا بذریعہ ملائکہ) پیش کیا جاتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہوتا ہے۔ ابودرداء کہتے ہیں کہ میں نے یہ سن کر) عرض کیا کہ مرنے کے بعد بھی درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کئے جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کا کھانا حرام کیا ہے چنانچہ اللہ کے نبی (اپنی اپنی قبر میں بالکل دنیا کی حقیقی زندگی کی طرح) زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 1338)

یہ حدیث حضرت عبداللہ ابن عباس کی تفسیر کی تائید کرتی ہے جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ میں (وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ (85۔البروج:2) میں مشھود سے مراد جمعے کا دن ہے جب کہ پہلے گزرنے والی حدیث نمبر ۸ حضرت علی المرتضیٰ کی تفسیر کی مؤید ہے جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ شاہد سے مراد جمعے کا دن ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ اگرچہ یہاں بھی

٩١٤۔ ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ ج ١ ص ١٥٠' نسائي كتاب الجمعة باب اكثار الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة ج ١ ص ٢٠٣' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة باب في فضل الجمعة ص ٧٧' مسند احمد ج ٤ ص ٨' مستدرك حاكم كتاب الجمعة باب الامر بكثرة الصلوة في الجمعة ج ١ ص ٢٧٨ /

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مشہود" سے یوم جمعہ مراد لینا بایں اعتبار کہ اسی دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔
حضرت علی المرتضیٰ کی تفسیر کے منافی نہیں ہے تاہم یہ احتمال بھی قوی تر ہے کہ حدیث کے الفاظ میں "فَاِنَّہٗ کی ضمیر جمعے کی طرف نہیں بلکہ کثرت درود کی طرف راجع ہے جو کہ لفظ "اکثروا" سے مفہوم ہوتا ہے اس طرح حدیث کے معنی یہ ہوں گے جمعے کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ کثرت درود مشہودہ (یعنی فرشتوں کے حاضر ہونے کا سبب) ہے۔ غرض صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ یوں تو ہمیشہ ہی جب مجھ پر کوئی آدمی درود بھیجتا ہے تو اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے مگر جمعہ کا دن چونکہ سب سے افضل دن ہے اس لئے جمعہ کے دن بھیجا جانے والا درود بطریق اولیٰ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے اگرچہ درود بھیجنے کی مدت کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو چنانچہ حتی یفرغ فرما کر اس طرف اشارہ فرما دیا گیا ہے کہ جب تک درود پڑھنے والا خود ہی فارغ نہ ہو جائے یا درود پڑھنا ترک نہ کر دے اس وقت تک پوری مدت کے درود برابر میرے سامنے پیش کئے جاتے رہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر حضرت ابودرداء یہ سمجھے کہ شاید یہ حکم ظاہری حالت یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیاوی زندگی ہی سے متعلق ہے۔

چنانچہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں جب سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام ہے یعنی جس طرح دوسرے مردوں کے جسم قبر میں فنا ہو جاتے ہیں۔ اس طرح انبیاء کے جسم قبر میں فنا نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنی اصلی حالت میں موجود رہتے ہیں اس لئے انبیاء کے لئے فنا حالت یعنی دنیا کی ظاہری زندگی اور موت میں کوئی فرق نہیں ہے جس طرح وہ یہاں ہیں اسی طرح وہاں ہیں اسی لئے کہا گیا ہے۔ اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ وَلٰکِنْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ۔ "اللہ کے دوست اور حقیقی بندے مرتے نہیں وہ تو صرف ایک مکان سے دوسرے مکان کو منتقل ہو جاتے ہیں۔" لہٰذا جس طرح یہاں دنیا کی زندگی میں میرے سامنے درود پیش کئے جاتے ہیں اسی طرح میری قبر میں بھی میرے سامنے درود پیش کئے جاتے رہیں گے۔

حدیث کے آخری الفاظ حتی یرزق کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کو اپنی اپنی قبروں میں حق تعالیٰ کی طرف سے معنوی رزق دیا جاتا ہے اور "رزق" سے اگر رزق حسی مراد لیا جائے تو یہ حقیقت کے منافی نہیں ہوگا بلکہ صحیح ہی ہوگا۔ کیونکہ جب شہداء کی ارواح کے بارے میں منقول ہے کہ وہ جنت کے میوے کھاتی ہیں تو انبیاء شہداء سے بھی اشرف واعلیٰ ہیں اس لئے ان کے لئے بھی یہ بات بطریق اولیٰ ثابت ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی قبروں میں رزق حسی دیئے جاتے ہوں۔

بَابُ مَنْ اَجَازَ الْجُمُعَةَ قَبْلَ الزَّوَالِ

جس نے زوال سے پہلے جمعہ کو جائز قرار دیا

915-عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ

۹۱۵. بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الحدیبیۃ ج ۲ ص ۵۹۹، مسلم کتاب الجمعۃ ج ۱ ص ۲۸۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے پھر ہم لوٹ کر جاتے تو دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا جس سے ہم سایہ حاصل کرتے اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

نماز جمعہ کا وقت نماز ظہر والا ہونے میں فقہی مذاہب

احناف کے نزدیک نماز جمعہ کا وہی وقت ہے جو نماز ظہر کا وقت ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سے قبل حدیث کے مثل اس باب میں سلمہ بن اکوع، جابر، ازبیر بن عوام سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جمعہ کا وقت آفتاب کے ڈھل جانے پر ہوتا ہے جیسا کہ ظہر کی نماز کا وقت امام شافعی، امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ جمعہ کی نماز آفتاب کے زوال سے پہلے پڑھ لینا بھی جائز ہے امام احمد فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کی نماز زوال سے پہلے پڑھ لے تو اسے نماز کا لوٹانا ضروری ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 489)

نماز جمعہ کے بعد کھانا کھانے کا بیان

916- وَعَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وزاد مسلم فِي رِوَايَة واحمد والتِرْمَذِيُّ فِي عهد رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

☆☆ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کے بعد ہی قیلولہ کرتے اور دوپہر کا کھانا کھاتے تھے۔

اس کو محدثین رحمہم اللہ کی جماعت نے روایت کیا اور امام مسلم رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں۔

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنے کا بیان

917- وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ إِلَى الْقَائِلَةِ فَنَقِيلُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے پھر قیلولہ کے لئے لوٹ کر جاتے تو قیلولہ کرتے اس کو امام احمد رحمہ اللہ اور بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

۹۱۶۔ بخاری کتاب الجمعة باب قول الله عزوجل فاذا قضيت الصلوٰة۔ الخ ج ۱ ص ۱۲۸، مسلم كتاب الجمعة ج ۱ ص ۲۸۳، ترمذی ابواب الجمعة باب فی القائلة يوم الجمعة ج ۱ ص ۱۱۸، ابو داؤد كتاب الصلوٰة باب وقت الجمعة ج ۱ ص ۱۵۵، مسند احمد ج ۵ ص ۳۳۶، مصنف ابن ابی شيبة كتاب الصلوٰة باب من كان يقيل بعد الجمعة ج ۲ ص ۱۰۶

۹۱۷۔ مسند احمد ج ۳ ص ۲۳۷، بخاری كتاب الجمعة باب القائلة بعد الجمعة ج ۱ ص ۱۲۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

شرح دوپہر کے وقت استراحت کرنے کو قیلولہ کہتے ہیں خواہ سویا جائے یا نہ سویا جائے۔ حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ہم جمعے کے روز دوپہر کے کھانے اور قیلولہ میں مشغول نہ رہتے تھے بلکہ صبح سویرے نماز جمعہ کے لئے چلے جاتے تھے نماز کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔

918- وَعَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَاَلَ مَتٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ نَذْهَبُ اِلٰى جِمَالِنَا فَنُرِيْحُهَا زَادَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب نماز جمعہ پڑھاتے تھے تو انہوں نے کہا کہ آپ جمعہ پڑھاتے پھر ہم اپنے اونٹوں کی طرف جاتے اور ان کو آرام کے لئے چھوڑ دیتے' عبداللہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے سورج ڈھل جانے کے وقت یعنی اونٹنیاں اس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

919- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّيْدَانِ السُّلَمِيِّ قَالَ شَهِدْتُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ وَخُطْبَتُهٗ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ثُمَّ شَهِدْتُّهَا مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ وَخُطْبَتُهٗ اِلٰى اَنْ اَقُوْلَ انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ شَهِدْتُّهَا مَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ وَخُطْبَتُهٗ اِلٰى اَنْ اَقُوْلَ زَالَ النَّهَارُ فَمَا رَاَيْتُ عَابَ ذٰلِكَ وَلَا اَنْكَرَهٗ . رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سیدان سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز جمعہ کے لئے حاضر ہوا تو آپ کی نماز اور آپ کا خطبہ نصف النہار سے پہلے ہوتا تھا پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (نماز جمعہ کے لئے) حاضر ہوا تو ان کی نماز اور خطبہ اس وقت ہوتا کہ میں کہتا کہ نصف النہار ہو چکا ہے' پھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (نماز جمعہ کے لئے) حاضر ہوا تو ان کی نماز اور خطبہ اس وقت ہوتا کہ میں کہتا کہ دن ڈھل چکا ہے تو میں نے کسی کو اسے عیب سمجھتے ہوئے یا انکار کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اس کو دار قطنی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔

920- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْجُمُعَةَ ضُحًى وَّقَالَ خَشِيْتُ عَلَيْكُمُ الْحَرَّ . رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے چاشت کے وقت جمعہ کی نماز پڑھائی اور فرمایا مجھے تم پر گرمی کا خوف ہے۔

---

۹۱۸. مسلم كتاب الجمعة وفي نسخة المسلم عندي عن ابيه انه سال جابر بن عبد الله متى ۔ الخ ج ۱ ص ۲۸۳

۹۱۹. سنن الدار قطني كتاب الجمعة باب صلوة الجمعة قبل نصف النهار ج ۲ ص ۱۷

۹۲۰. مصنف ابن ابي شيبة كتاب الصلوة باب من كان يقيل بعد الجمعة ۔ الخ ج ۲ ص ۱۰۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو ابوبکر بن شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

921- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْجُمُعَةَ ضُحًى رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ ذَكَرَهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الضُّعَفَاءِ ۔

☆☆ سعید بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نماز جمعہ چاشت کے وقت پڑھائی اس کو ابوبکر بن شیبہ نے بیان کیا اور سعید بن سوید کو ابن عدی نے ضعیف راویوں میں ذکر کیا ہے۔

922- وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يَقِيْلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَهٰذَا الْاَثَرُ لَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ ۔

☆☆ حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔

اس کو ابوبکر بن شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ اس اثر میں زوال سے پہلے جمعہ کے قائلین کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔

بَابٌ فِي التَّجْمِيْعِ بَعْدَ الزَّوَالِ

زوال کے بعد جمعہ پڑھنے کا بیان

923- عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطٰنٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ الْحَدِيْثَ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ ۔

☆☆ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نماز کے بارے میں بتائیں تو آپ نے فرمایا تو صبح کی نماز پڑھ پھر تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو جائے پس بے شک وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اسے کافر سجدہ کرتے ہیں پھر تو نماز پڑھ پس بے شک فرشتے نماز میں حاضر و موجود ہوتے ہیں پھر تو نماز سے رک جا پس بے شک اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے پس جب سایہ ڈھل جائے تو نماز پڑھ پس بے شک نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو۔

اس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

---

٩٢١. مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلوٰة باب من کان یقیل بعد الجمعة ۔ الخ ج ٢ ص ١٠٧ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج ٣ ص ١٢٤٣

٩٢٢. مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلوٰة باب من کان یقیل بعد الجمعة ۔ الخ ج ٢ ص ١٠٦

٩٢٣. مسند احمد ج ٣ ص ١١١ کتاب فضائل القرآن باب الاوقات التی نهی عن الصلوٰة فیها ج ١ ص ٢٧٦

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

924- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ ۔ اَلْحَدِيْثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظہر وقت جب سورج ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اپنے قد کی مثل ہو جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

925- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا دَلَكَتِ الشَّمْسُ اَذَّنَ بِلَالٌ الظُّهْرَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ الْحَدِيْثَ ۔ اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا پس جب سورج ڈھل گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ظہر کی اذان کہی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا تو انہوں نے نماز کے لئے اقامت کہی۔ الحدیث اس کو طبرانی نے اوسط میں بیان کیا ہے اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

926- وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سورج ڈھل جانے کے بعد جمعہ پڑھتے پھر ہم سایہ تلاش کرتے ہوئے لوٹتے اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

927- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی پاک ﷺ ہمیں اس وقت جمعہ کی نماز پڑھاتے جب سورج ڈھل جاتا۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

928- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الْجُمُعَةَ فَنَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ فَيْأً نَسْتَظِلُّ بِهٖ ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ فِي التَّلْخِيْصِ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

٩٢٤۔ مسلم کتاب المساجد باب الاوقات الصلوٰۃ الخمس ج ۱ ص ۲۲۳

٩٢٥۔ المعجم الاوسط ج ۷ ص ۴۰۳، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب الوقت نقلا عن الطبرانی فی الاوسط ج ۱ ص ۳۰۴

٩٢٦۔ مسلم کتاب الجمعة ج ۱ ص ۲۸۳، بخاری کتاب المغازی باب غزوة الحدیبیة ج ۲ ص ۵۹۹

٩٢٧۔ بخاری کتاب الجمعة باب وقت الجمعة اذا زالت الشمس ج ۱ ص ۱۲۳

٩٢٨۔ المعجم الاوسط ج ۷ ص ۲۲۷، تلخیص الحبیر کتاب الجمعة ج ۲ ص ۵۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھل جاتا تب جمعہ کی نماز پڑھاتے پھر ہم لوٹتے تو کوئی ایسا سایہ نہ پاتے تھے جس سے ہم سایہ حاصل کریں۔

اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور تلخیص میں فرمایا کہ اس کی سند حسن ہے۔

929- وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِي عَامِرٍ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ اَرٰى طِنْفِسَةً لِعَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تُطْرَحُ اِلٰى جِدَارِ الْمَسْجِدِ الْغَرْبِيِّ فَاِذَا غَشِيَ الطِّنْفِسَةَ كُلَّهَا ظِلُّ الْجِدَارِ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَصَلَّى الْجُمُعَةَ قَالَ مَالِكٌ وَالِدُ اَبِيْ سُهَيْلٍ ثُمَّ نَرْجِعُ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنَقِيْلُ قَائِلَةَ الضُّحٰى ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُؤَطَّا وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت مالک بن ابو عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عقیل بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی چادر دیکھی جمعہ کے دن جو مسجد کی دیوار پر ڈالی ہوئی تھی پس جب دیوار کا سایہ ساری چادر پر چھا جاتا تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نکلتے اور جمعہ کی نماز پڑھاتے پھر نماز جمعہ کے بعد لوٹ کر دوپہر کا قیلولہ کرتے۔

اس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

930- وَعَنْ اَبِي الْقَيْسِ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ۔ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت ابو قیس عمرو بن مروان رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں جب سورج ڈھل جاتا تو ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے تھے۔

اس کو ابو بکر بن ابو شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ الْاَذَانَيْنِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لئے دو اذانوں کا بیان

931- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْاَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ اَوَّلُهٗ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا كَانَ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَثُرُوْا اَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهٖ عَلَى الزَّوْرَآءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ ۔

☆☆ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور

---

٩٢٩. مؤطا امام مالك كتاب وقوت الصلوة باب وقت الجمعة ص ٦

٩٣٠. مصنف ابن ابى شيبة كتاب الصلوة باب من كان يقول وقتها زوال الشمس. الخ ج ٢ ص ١٠٨

٩٣١. بخارى كتاب الجمعة باب الاذان يوم الجمعة ج ١ ص ١٢٤' نسائى كتاب الجمعة باب الاذان للجمعة ج ١ ص ٢٠٧' ابو داؤد كتاب الصلوة باب النداء يوم الجمعة ج ١ ص ١٥٥

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جمعہ کی پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام ممبر پر بیٹھ جاتا پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں لوگ زیادہ ہو گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تیسری اذان کا حکم دیا تو زوراء کے مقام پر یہ اذان کہی گئی تو معاملہ اسی طرح ثابت ہو گیا اس کو بخاری ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

شرح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جمعے کی اذان کے سلسلے میں معمول یہ تھا کہ جب آپ نماز جمعہ کے لئے تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھتے تو اذان کہی جاتی تھی۔ جمعہ کی پہلی اذان جو نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد کہی جاتی ہے اس وقت مقرر نہیں تھی۔ زمانہ رسالت کے بعد حضرت ابوبکر صدیق وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ خلافت میں بھی یہی معمول رہا۔ مگر جب حضرت عثمان غنی خلیفہ ہوئے تو انہوں نے یہ دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ز... مسلمان تعداد میں کم تھے اور یہ کہ مسجد کے قریب ہی سکونت پذیر تھے بلکہ اکثر مسلمان تو ہمہ وقت بارگاہ رسالت ہی میں حاضر رہتے تھے اور اب نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کی تعداد بھی بہت بڑھ گئی ہے بلکہ اکثر مسلمان مسجد سے دور دراز علاقوں میں سکونت پذیر ہیں اور اپنے اپنے کاروبار میں مشغول رہتے ہیں تو انہوں نے یہ مناسب جانا کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہی جائے تاکہ جو لوگ دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں وہ بھی خطبے میں حاضر ہو جائیں۔ اسی طرح اسی وقت سے اذان اول کہی جانے لگی۔ لہٰذا "تیسری اذان" سے مراد یہی پہلی اذان ہے کہ حدیث میں اس کو "تیسری اذان" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگرچہ یہ اذان وقوع کے اعتبار سے اول ہے کہ سب سے پہلے کہی جاتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چونکہ مقرر شدہ دو اذانوں (یعنی ایک تو وہ اذان جو خطبے کے وقت کہی جاتی ہے اور دوسری تکبیر) کے بعد یہ اذان مقرر ہوئی ہے اس لئے اسے "تیسری اذان" کہا جاتا ہے۔ بہر حال وہ اذان جو نماز جمعہ کے لئے سب سے پہلی کہی جاتی ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقرر کی ہے اور وہ بھی سنت ہے اسے بدعت نہیں کہا جائے گا کیونکہ حضرات خلفاء راشدین کا فعل اور ان کا مقرر کردہ طریقہ بھی سنت ہی میں شمار ہوتا ہے۔ اب تو غالباً کسی بھی جگہ طریقہ یہ رائج نہیں ہے مگر پہلے بعض مقامات پر یہ معمول تھا کہ سنتیں پڑھنے کے وقت مزید ایک اذان کہی جاتی تھی جو نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مقرر تھی اور نہ صحابہ اور تابعین کے دور میں مقرر ہوئی اور نہ اکثر مسلم ممالک و بلاد میں اس وقت یہ اذان کہی جاتی تھی نہ معلوم کس آدمی نے یہ بدعت جاری کی تھی۔ علماء نے لکھا ہے کہ نماز جمعہ کے لئے پہلی اذان ہو جانے کے بعد خرید و فروخت (یا کوئی بھی دنیاوی مشغولیت) حرام ہو جاتی ہے اور نماز جمعہ میں جلدی پہنچنے کے لئے اس کی تیاریوں اور اہتمام میں مشغول ہو جانا واجب ہو جاتا ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَاب التَّأْذِيْنِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ

خطبہ کے وقت مسجد کے دروازے پر اذان کا بیان

932- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يُؤَذَّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ وَأَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

قَالَ النِّيْمَوِيُّ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ.

★★ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمعہ کے دن ممبر پر بیٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان کہی جاتی اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں بھی۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا۔

علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علی باب المسجد کا اضافہ محفوظ نہیں ہے۔

بَابُ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّأْذِيْنِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ الْإِمَامِ

ان روایات کا بیان جو یوم جمعہ خطبہ کے وقت امام کے پاس اذان کہنے پر دلالت کرتی ہیں

933- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُؤَذِّنُ إِذَا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ ثُمَّ كَانَ كَذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

★★ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر بیٹھ جاتے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہا کرتے پھر جب آپ ممبر سے اترتے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہتے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی اسی طرح رہا۔

اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيْقِ وَالتَّخَطِّيْ

لوگوں کو جدا کرنے اور کندھے پھلانگنے سے ممانعت کا بیان

934- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ

٩٣٢. ابو داؤد كتاب الصلوٰة باب النداء يوم الجمعة ج ١ ص ١٥٥

٩٣٣. نسائي كتاب الجمعة باب الاذان للجمعة ج ١ ص ٢٠٧، مسند احمد ج ٣ ص ٤٤٩

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یوم الجمعۃ ویتطھر بما استطاع من طھر ثم ادھن او مس من طیب ثم راح فلم یفرق بین اثنین فصلی ما کتب لہ ثم اذا خرج الامام انصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری ۔ رواہ البخاری ۔

★★ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنی طاقت کے مطابق طہارت حاصل کرے پھر تیل لگائے یا خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لئے اس حال میں جائے کہ دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے اور فرض نماز پڑھے پھر جب امام (خطبہ کے لئے) تشریف لائے تو خاموش رہے تو اس کا یہ عمل اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

935- وعن ابی الزاھریۃ قال کنت مع عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فجاء رجل یتخطی رقاب الناس فقال عبد اللہ بن بسر جاء رجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجلس فقد اذیت ۔ رواہ ابوداود والنسائی واسنادہ حسن ۔

★★ حضرت زاہریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ ایک شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا درانحالیکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا بیٹھ جا تو نے (لوگوں کو) اذیت دی ہے۔

اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ السُّنَّةِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

نماز جمعہ سے پہلے اور بعد میں سنتوں کا بیان

936- عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل ثم اتی الجمعۃ فصلی ما قدر لہ ثم انصت حتی یفرغ الامام من خطبتہ ثم یصلی معہ غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری وفضل ثلاثۃ ایام ۔ رواہ مسلم ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن غسل کرے پھر نماز جمعہ پڑھنے کے لئے آئے پھر جو نماز اس کے لئے مقرر کی گئی ہے پڑھے۔ پھر خاموش رہے حتی کہ امام اپنے خطبہ سے فارغ ہو جائے پھر وہ

۹۳۴۔ بخاری کتاب الجمعۃ باب لا یفرق بین اثنین یوم الجمعۃ ج ۱ ص ۱۲۴

۹۳۵۔ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ ج ۱ ص ۱۵۹، نسائی کتاب الجمعۃ باب النھی عن تخطی رقاب الناس ج ۱ ص ۲۰۷

۹۳۶۔ مسلم کتاب الجمعۃ فضل من اغتسل او توضاء فاتی الجمعۃ ۔ الخ ج ۱ ص ۲۸۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان گناہ اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

937- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ الا البخاری.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو نماز جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ چار رکعات پڑھے اس کو سوائے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے محدثین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

938- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اس کو محدثین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

939- وَعَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اِذَا كَانَ بِمَكَّةَ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعًا وَاِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِى الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ میں ہوتے تو جمعہ کی نماز پڑھ کر آگے بڑھتے اور دو رکعتیں ادا کرتے پھر آگے بڑھ کر چار رکعتیں ادا کرتے اور جب مدینہ طیبہ میں ہوتے تو نماز جمعہ پڑھ کر گھر لوٹ جاتے اور مسجد میں (باقی) نماز نہ پڑھتے تو ان سے اس کا ذکر کیا گیا اور آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۹۳۷۔ مسلم کتاب الجمعة فصل فی اربع رکعات اوالرکعتین بعد الجمعة ج ۱ ص ۲۸۸' ترمذی ابواب الجمعة باب فی الصلوة قبل الجمعة وبعدھا ج ۱ ص ۱۱۷' ابو داؤد کتاب الصلوة باب الصلوة بعد الجمعة ج ۱ ص ۱۶۱' نسائی کتاب الجمعة باب عدد الصلوة بعد الجمعة فی المسجد ج ۱ ص ۲۱۰' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة باب ما جاء فی الصلوة بعد الجمعة ص ۸۰' مسند احمد ج ۲ ص ۲۴۹

۹۳۸۔ مسلم کتاب الجمعة فصل فی اربع رکعات اوالرکعتین بعد الجمعة واللفظه له ج ۱ ص ۲۸۸' بخاری کتاب الجمعة باب الصلوة بعد الجمعة وقبلها ج ۱ ص ۱۲۸' ترمذی ابواب صلوة الجمعة باب فی الصلوة قبل الجمعة وبعدھا ج ۱ ص ۱۱۷' ابو داؤد کتاب الصلوة باب الصلوة بعد الجمعة ج ۱ ص ۱۶۱' نسائی کتاب الجمعة باب صلوة الامام بعد الجمعة ج ۱ ص ۲۱۰' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة باب ما جاء فی الصلوة بعد الجمعة ص ۸۰' مسند احمد ج ۲ ص ۱۱

۹۳۹۔ ابوداؤد کتاب الصلوة باب الصلوة بعد الجمعة ج ۱ ص ۱۶۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور عراقی نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

940- وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا لَّا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ ثُمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعًا . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت جبلہ بن سحیم رضی اللہ عنہ' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں آپ جمعہ سے پہلے چار رکعات اس طرح پڑھتے کہ ان کے درمیان سلام کے ساتھ فصل نہیں کرتے تھے پھر جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے پھر چار رکعت پڑھتے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

941- وَعَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ مِثْلَهَا . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت خرشہ بن حر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز جمعہ کے بعد نماز جمعہ کی مثل نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

942- وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ الْاِمَامُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد چار رکعات پڑھیں۔

اس کو طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

943- وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَاْمُرُنَا اَنْ نُّصَلِّيَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا . رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم جمعہ سے پہلے چار رکعات پڑھیں۔

اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

944- وَعَنْهُ قَالَ عَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّاسَ اَنْ يُّصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا فَلَمَّا جَاءَ عَلِيُّ ابْنُ

---

٩٤٠. طحاوی كتاب الصلوة باب التطوع بالليل والنهار كيف هو ج ١ ص ٢٣١

٩٤١. طحاوی كتاب الصلوة باب التطوع بعد الجمعة ج ١ ص ٢٣٣

٩٤٢. المعجم الكبير للطبراني ج ٩ ص ٣٦٠

٩٤٣. مصنف عبد الرزاق كتاب الجمعة باب الصلوة قبل الجمعة وبعدها ج ٣ ص ٢٤٧

٩٤٤. طحاوی كتاب الصلوة باب التطوع بعد الجمعة ج ١ ص ٢٣٣

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَلَّمَھُمۡ اَنۡ یُّصَلُّوۡا سِتًّا ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسۡنَادُہٗ صَحِیۡحٌ ۔

☆☆ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سکھایا کہ وہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھیں، پس جب حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے لوگوں کو سکھایا کہ وہ چھ رکعات پڑھیں۔
اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

945- وَعَنۡہُ قَالَ قَدِمَ عَلَیۡنَا عَبۡدُاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فَکَانَ یُصَلِّیۡ بَعۡدَ الۡجُمُعَۃِ اَرۡبَعًا فَقَدِمَ بَعۡدَہٗ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فَکَانَ اِذَا صَلَّی الۡجُمُعَۃَ صَلّٰی بَعۡدَھَا رَکۡعَتَیۡنِ وَاَرۡبَعًا فَاَعۡجَبَنَا فِعۡلُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فَاخۡتَرۡنَاہُ ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسۡنَادُہٗ صَحِیۡحٌ ۔

☆☆ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ جب نماز جمعہ پڑھ لیتے تو جمعہ کے بعد دو اور چار رکعتیں پڑھتے تھے تو ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فعل پسند آیا تو ہم نے اسے ہی اختیار کر لیا۔
اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

946- وَعَنۡہُ عَنۡ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّہٗ قَالَ مَنۡ کَانَ مُصَلِّیًا بَعۡدَ الۡجُمُعَۃِ فَلۡیُصَلِّ سِتًّا ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسۡنَادُہٗ صَحِیۡحٌ ۔

☆☆ آپ ہی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو نماز جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ چھ رکعات ادا کرے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

نماز جمعہ سے پہلے اور بعد میں نوافل پڑھنے کا بیان

سفیان بن عیینہ سے روایت ہے کہ ہم سہیل بن ابی صالح کو حدیث میں ثابت تر سمجھتے تھے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ وہ جمعہ سے پہلے اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ انہوں نے جمعہ کے بعد پہلے دو اور پھر چار رکعت پڑھنے کا حکم دیا سفیان ثوری اور ابن مبارک حضرت عبداللہ بن مسعود کے قول پر عمل کرتے ہیں اسحاق کہتے ہیں کہ اگر جمعہ سے پہلے مسجد میں نماز پڑھے تو چار رکعت اور اگر گھر پر پڑھے تو دو رکعت پڑھے اور دلیل لائے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعت پڑھے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابن عمر نے ہی یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے

۹۴۵۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التطوع بعد الجمعۃ ج ۱ ص ۲۳۳

۹۴۶۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب التطوع بعد الجمعۃ ج ۱ ص ۲۳۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اور پھر ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جمعہ کی نماز کے بعد مسجد میں دو رکعت اور پھر چار رکعت نماز پڑھی۔

(جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 510)

بَابٌ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ کے بیان میں

947- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْاٰنَ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے جیسا کہ اب تم کرتے ہو اس کو محدثین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

948- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے اس طرح دیتے کہ ان کے درمیان بیٹھتے تھے۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

949- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ الا البخاری ۔

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے ہوتے ان کے درمیان بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے اس کو سوائے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے محدثین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

950- وَعَنْ سِمَاكٍ قَالَ اَنْبَاَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاَكَ اَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ وَاللّٰهِ

---

٩٤٧. بخاری کتاب الجمعة باب الخطبة قائماً ج ١ ص ١٢٥، مسلم کتاب الجمعة ج ١ ص ٢٨٣، ترمذی ابواب صلوٰة الجمعة باب ما جاء فی الجلوس بین الخطبتین ج ١ ص ١١٣، ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب الجلوس اذا صعد المنبر ج ١ ص ١٥٦، نسائی کتاب الجمعة باب الفصل بین الخطبتین ج ١ ص ٢٠٩، ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ما جاء فی الخطبة یوم الجمعة ص ٧٩، مسند احمد ج ٢ ص ٣٥

٩٤٨. بخاری کتاب الجمعة باب القعدة بین الخطبتین یوم الجمعة ج ١ ص ١٢٧

٩٤٩. مسلم کتاب الجمة ج ١ ص ٢٨٣، ترمذی ابواب صلوٰة الجمعة باب ما جاء فی الجلوس بین الخطبتین ج ١ ص ١١٣، ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب الخطبة قائماً ج ١ ص ١٥٦، نسائی کتاب الجمعة باب السکوت فی القعدة بین الخطبتین ج ١ ص ٢٠٩، ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ما جاء فی الخطبة یوم الجمعة ص ٧٩، مسند احمد ج ٥ ص ٩٠

٩٥٠. مسلم کتاب الجمعة ج ١ ص ٢٨٣

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

صَلَّيْتُ مَعَهُ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت سماک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر حالت قیام میں ہی خطبہ ارشاد فرماتے پس جس نے تجھے یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ اس نے جھوٹ کہا خدا کی قسم میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زائد نمازیں پڑھیں ہیں۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

951- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهُ قَصْدًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ .

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز (جمعہ) پڑھتا تھا پس آپ کی نماز اور خطبہ مختصر ہوتے تھے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔

952- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيَقْصُرُ الْخُطْبَةَ . رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز لمبی پڑھاتے اور خطبہ چھوٹا پڑھتے تھے۔

اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

953- وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ حَزْنِ الْكُلْفِيِّ قَالَ قَدِمْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ اَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ اَيَّامًا شَهِدْنَا فِيْهَا الْجُمُعَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مُتَوَكِّئًا عَلٰى قَوْسٍ اَوْ قَالَ عَلٰى عَصًا . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت حکم بن حزن کلفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا درانحالیکہ میں سات میں سے ساتواں یا نو میں سے نواں تھا پس ہم آپ کے پاس کچھ دن ٹھہرے ان دنوں میں ہم جمعہ کے لئے بھی حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمان پر ٹیک لگا کر (خطبہ) کہا یا راوی نے کہا عصا مبارک پر ٹیک لگا کر (خطبہ) کہا۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

954- وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْدَاُ فَيَجْلِسُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَخَطَبَ الْخُطْبَةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ جَلَسَ شَيْئًا يَسِيْرًا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ الْخُطْبَةَ الثَّانِيَةَ حَتّٰى اِذَا قَضَاهَا

---

٩٥١. مسلم كتاب الجمعة فصل في الخطبة والصلوة تصداً ج ١ ص ٢٨٤

٩٥٢. نسائي كتاب الجمعة باب ما يستحب من تقصير الخطبة ج ١ ص ٢٠٩

٩٥٣. مسند احمد ج ٤ ص ٢١٢' ابو داؤد كتاب الصلوة باب الرجل يخطب على قوس ج ١ ص ١٥٦

٩٥٤. مراسيل ابي داؤد ملحقة سنن ابي داؤد باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة ص ٧

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

استغفر الله ثم نزل فصلى قال ابن شهاب وكان اذا قام اخذ عصا فتوكأ عليها وهو قائم على المنبر ثم كان ابوبكر ن الصديق رضي الله عنه وعمر رضي الله عنه وعثمان رضي الله عنه يفعلون ذلك . رواه ابوداود في مراسيله وهو مرسل جيد .

☆☆ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آغاز اس طرح فرماتے کہ ممبر پر تشریف فرما ہوتے پس جب موذن (اذان دے کر) خاموش ہو جاتا تو کھڑے ہو کر پہلا خطبہ دیتے پھر تھوڑی دیر بیٹھتے پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیتے حتیٰ کہ جب خطبہ پورا کر لیتے تو استغفر اللہ کہتے پھر (ممبر) سے اتر کر نماز پڑھاتے۔ ابن شہاب فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوتے تو عصیٰ مبارک پکڑ کر اس پر ٹیک لگاتے درانحالیکہ آپ ممبر پر کھڑے ہوتے پھر ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے اس کو ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں روایت کیا اور یہ مرسل جید ہے۔

خطبے کے وقت خاموشی اختیار کرنے کا مسئلہ

جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت خاموش رہنا اکثر علماء کے نزدیک واجب ہے امام ابوحنیفہ بھی انہیں میں شامل ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک مستحب ہے چنانچہ امام شافعی کا بھی یہی مسلک ہے لیکن مذاہب لدنیہ" میں لکھا ہے اس مسئلہ میں امام شافعی کے دو قول ہیں ایک قول وجوب کا ہے اور دوسرا استحباب کا، امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ جس وقت امام خطبے کے لئے چلے اس وقت بھی نماز شروع کرنا یا کلام کرنا دونوں ممنوع ہیں اگر کوئی آدمی نماز (مثلاً سنت وغیرہ) پڑھ رہا ہو اور امام خطبہ شروع کر دے تو اس آدمی کو دو رکعت پوری کر کے نماز توڑ دینی چاہیے، مگر حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک امام کے خطبے کے لئے چلنے اور خطبہ شروع کرنے کے درمیان اسی طرح اس کے خطبہ ختم کرنے کے بعد سے تکبیر تحریمہ شروع ہو جانے تک کلام کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ کراہیت کلام اس وجہ سے ہے کہ کلام میں مشغول رہنے والا آدمی خطبہ نہیں سن سکتا اور ظاہر ہے کہ یہ مواقع خطبہ سننے کے نہیں ہیں اس لئے ایسے اوقات میں کلام کرنا جائز ہے۔ مگر حضرت امام ابوحنیفہ ان دونوں کی ممانعت کی یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ حدیث ہے اذا خرج الامام فلا صلوۃ ولا کلام (جب امام خطبہ کے لئے چلے تو اس وقت نہ نماز جائز ہے اور نہ کلام) نیز صحابہ کے اقوال بھی اسی طرح ہیں۔

اور صحابی کے قول کو حجت اور دلیل قرار دینے میں نہ صرف یہ کہ کوئی شک و شبہ نہیں ہے بلکہ قول صحابی کی تقلید و پیروی واجب ہے علماء نے لکھا ہے کہ خطبے کے وقت صاحب ترتیب کے لئے قضا نماز پڑھنی مکروہ نہیں ہے۔ اس آدمی کے بارے میں جو امام سے دور ہو اور خطبے کی آواز اس تک نہ پہنچ رہی ہو علماء کے مختلف اقوال ہیں لیکن صحیح اور مختار قول یہ ہے کہ وہ آدمی بھی گفتگو و کلام نہ کرے بلکہ اس کے لئے بھی خاموش رہنا واجب ہے۔ خطبہ کے وقت کے آداب: علماء نے صراحت کی ہے کہ جس وقت امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت کھانا پینا یا کتابت وغیرہ دنیوی امور میں مشغول ہونا حرام ہے سلام اور چھینک کا جواب دینا بھی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مکروہ ہے اس سلسلہ میں درمختار میں ایک کلمہ لکھا گیا ہے۔ كُلُّ شَيْءٍ حُرِّمَ حُرِّمَ فِي الصَّلٰوةِ حُرِّمَ فِي الْخُطْبَةِ یعنی جو چیزیں نماز میں حرام ہیں وہ خطبے کے وقت بھی حرام ہیں۔ خطبے کے وقت درود بھی زبان سے نہیں بلکہ دل میں کہہ لیا جائے۔ خطبے کے وقت کسی آدمی کو اس کی خلاف شرع حرکت سے روکنا زبان سے تو مکروہ ہے لیکن ہاتھ یا آنکھ کے اشارے سے اسے منع کر دینا مکروہ نہیں ہے۔

بہرحال اس حدیث کی باب سے وجہ مناسبت یہ ہے کہ اس باب کا مقتضی یہ ہے کہ جمعے کو صبح سویرے جانا ثواب کی زیادتی کا باعث ہے اور کوئی آدمی صبح سویرے سے مسجد پہنچ گیا مگر اس نے وہاں امام کے خطبہ پڑھتے وقت کسی کو زبان سے نصیحت کی تو گویا اس سے ایک لغو کام صادر ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سویرے سے مسجد میں پہنچ جانے کا ثواب جاتا رہا۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد میں صبح سویرے پہنچ جائے اور وہاں ایسی کوئی حرکت نہ کی جائے جس سے ثواب جاتا رہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ

منبر پر ہاتھوں کا اٹھانا ناپسندیدہ ہے

955- عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ رَاى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْاٰخَرُوْنَ .

★★ حضرت حصین عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بشر بن مروان کو ممبر پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو برباد کرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوران خطبہ صرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔

اس کو امام مسلم رحمہ اللہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا۔

شرح

مطلب یہ ہے کہ حضرت عمارہ نے جب بشر کو دیکھا کہ وہ طریقے سنت کے خلاف اپنے ہاتھوں کو زیادہ بلند کر رہا ہے تو انہیں بہت زیادہ ناگواری ہوئی جس کا انہوں نے ان الفاظ میں اظہار فرمایا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس قدر اشارہ کرتے تھے اور وہ بھی اس لئے کرتے تھے تاکہ لوگ پوری دل جمعی کے ساتھ مخاطب ہوں اور خطبہ سننے کی طرف راغب ہوں۔ نیز خطبے کے فرمودات پر عمل پیرا ہونے کا ولولہ اور جذبہ پیدا ہو۔

۹۵۵۔ مسلم کتاب الجمعة فصل في الاشارة في الخطبه بالمسبحة ج ۱ ص ۲۸۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ التَّنَفُّلِ حِيْنَ يَخْطُبُ الْإِمَامُ

امام کے خطبہ دیتے وقت نفل پڑھنے کا بیان

956- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص جمعہ کے دن (مسجد میں) داخل ہوا درانحالیکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ نے پوچھا کیا تو نے نماز (سنت) پڑھ لی ہے تو اس نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا تو دو رکعتیں پڑھ لو اس کو محدثین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

957- وَعَنْهُ قَالَ جَآءَ سُلَيْكٌ نِ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهٗ يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا ثُمَّ قَالَ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے سلیک غطفانی جمعہ کے دن آیا درانحالیکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے سلیک اٹھ اور دو رکعتیں پڑھ اور ان میں اختصار کرنا' پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن اس حال میں آئے کہ امام خطبہ کہہ رہا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ دو رکعتیں پڑھے اور ان میں اختصار کرے اس کو امام مسلم رحمہ اللہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا۔

958- وَعَنْ سُلَيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت سلیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اس حال میں آئے کہ امام خطبہ کہہ رہا ہو تو اسے چاہئے کہ دو ہلکی رکعتیں پڑھ لے۔

اس کو امام احمد رحمہ اللہ اور طبرانی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

---

۹۵۶. بخاری کتاب الجمعة باب اذا رأی الامام رجلاً جاء وهو يخطب . الخ ج ۱ ص ۱۲۷' مسلم کتاب الجمعة فصل من دخل المسجد والامام يخطب . الخ ج ۱ ص ۲۸۷' ترمذی ابواب صلوة الجمعة باب في الركعتين اذا جاء الرجل والامام يخطب ج ۱ ص ۱۱۴' ابو داؤد کتاب الصلوة باب اذا دخل الرجل والامام يخطب ج ۱ ص ۱۵۹' نسائی کتاب الجمعة باب مخاطبة الامام رعية وهو على المنبر ج ۱ ص ۲۰۸' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة باب ما جاء فيمن دخل المسجد والامام يخطب ص ۷۹' مسند احمد ج ۳ ص ۳۰۸

۹۵۷. مسلم کتاب الجمعة فصل من دخل المسجد والامام يخطب ج ۱ ص ۲۸۷

۹۵۸. مسند احمد ج ۳ ص ۳۱۷ المعجم الكبير للطبرانی ج ۷ ص ۱۶۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

خطبہ کے وقت دو رکعت نماز پڑھنے میں فقہی مذاہب

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس روایت کو "تحیۃ المسجد" پر محمول کیا ہے۔ ان کے نزدیک تحیۃ المسجد کی نماز واجب ہے اگرچہ امام خطبہ ہی کیوں نہ پڑھ رہا ہو۔ یہی مسلک امام احمد کا بھی ہے۔ یہ دونوں حضرات اس حدیث کو اپنی دلیل بناتے ہیں کہ تحیۃ المسجد واجب ہے جب ہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران بھی اس کے پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک تحیۃ المسجد جب کہ خطبے کے علاوہ دوسرے اوقات میں ہی واجب نہیں ہے تو خطبے کے دوران بطریق اولیٰ واجب نہیں ہوگی۔

حضرت امام مالک اور سفیان ثوری کا بھی یہی مسلک ہے۔ نیز جمہور صحابہ اور تابعین ان کے ہم نوا ہیں۔ ان حضرات کی طرف سے اس حدیث کی تاویل یہ کی جاتی ہے کہ یہاں خطبے سے مراد خطبے کا ارادہ ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ دو رکعتیں اس وقت بھی پڑھی جاسکتی ہیں جب کہ امام خطبے کے لئے اٹھ جائے اور خطبہ پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہو نہ یہ کہ بالفعل خطبہ پڑھ ہی رہا ہو۔ اسی تاویل کی بنیاد وہ قرآن اور صحیح احادیث ہیں جن سے خطبہ کے وقت حرمت نماز ثابت ہو چکی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ "جب امام (خطبہ کے لئے) نکلے (یعنی خطبہ پڑھنے کے لئے منبر کی طرف چلے) تو اس وقت نہ بات چیت درست ہے اور نہ نماز ہی درست ہے" نہ صرف یہ ارشاد نبوی ہے۔ بلکہ علی المرتضیٰ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ وہ بھی امام کے نکلنے کے بعد کلام اور نماز دونوں کو مکروہ جانتے تھے۔ لہٰذا قول صحابہ بھی حجت ہے اور ہمارے نزدیک اس کی تقلید واجب ہے اگر سنت سے منقول کوئی چیز اس کے معارض نہ ہو۔ اور بخاری و مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو یہ روایت متعدد طرق سے منقول ہے کہ "ایک آدمی مسجد میں اس وقت داخل ہوا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے پوچھا کہ اے فلاں آدمی! تم نے (تحیۃ المسجد کی) نماز پڑھی ہے؟ اس نے عرض کیا ہم "نہیں" آپ نے اس سے فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ لو اور مختصر پڑھو" تو اس کی تاویل یہ کی جاتی ہے کہ یہ واقعہ اس وقت کا تھا جب کہ خطبے کے وقت نماز کی ممانعت نہیں ہوئی تھی، یا یہ کہ اجازت صرف اسی آدمی کے لئے مخصوص تھی، بعض حضرات کی تحقیق تو یہ ہے کہ یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ شروع کرنے سے پہلے پیش آیا تھا۔

حضرت شیخ ابن ہمام نے اس سلسلے میں جو بات فرمائی ہے وہ زیادہ مناسب ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اور ان احادیث میں جن سے خطبے کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت ثابت ہوئی ہے کوئی معارضہ اور اختلاف ہی لازم نہیں آتا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جب یہ آدمی مسجد میں داخل ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نماز پڑھنے کے لئے فرمایا تو آپ نے خطبہ روک دیا ہوگا۔ جب وہ آدمی نماز سے فارغ ہوگیا ہوگا تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مکمل فرمایا۔" حضرت ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات محض قیاس اور تاویل کے درجے تک محدود نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ صورت حال یہی ہوئی تھی چنانچہ دار قطنی کی روایت نے بالکل واضح الفاظ میں یہ صراحت کی ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ دو رکعت

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

نماز پڑھو، پھر جب تک وہ آدمی نماز سے فارغ نہیں ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے (نماز سے فراغت کے بعد آپ نے پھر خطبہ مکمل فرمایا۔ (فتح القدیر شرح ہدایہ، کتاب صلوٰۃ، بیروت)

عیاض بن عبداللہ بن ابوسرح سے مروی ہے کہ ابوسعید خدری جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے تو مروان خطبہ دے رہا تھا انہوں نے نماز پڑھنی شروع کر دی اس پر محافظ انہیں بٹھانے کے لئے آئے لیکن آپ نہ مانے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے پھر جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہو گئے تو ہم ان کے پاس آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے یہ لوگ تو آپ پر ٹوٹ پڑے تھے انہوں نے فرمایا میں انہیں (دو رکعتیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھ لینے کے بعد کبھی نہ چھوڑتا پھر واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ایک آدمی آیا میلی کچیلی صورت میں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حکم دیا اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دیتے رہے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ اگر امام کے خطبہ کے دوران آتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور اسی کا حکم دیتے تھے ابوعبدالرحمن مقری انہیں دیکھ رہے ہوتے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابن ابی عمر سے سنا کہ ابن عیینہ محمد بن عجلان ثقہ اور مامون فی الحدیث ہیں اس باب میں جابر ابوہریرہ اور سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابوسعید خدری کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے امام شافعی احمد اسحاق کا بھی یہی قول ہے بعض اہل علم کہتے ہیں جب امام کے خطبہ دیتے ہوئے داخل ہو تو بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے یہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا قول ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 496)

بَابٌ فِي الْمَنْعِ مِنَ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

خطبہ کے وقت نماز اور گفتگو سے ممانعت کا بیان

959- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہا خاموش رہو درانحالیکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو تو نے لغویات کہی اس کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

960- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ اَوْ كَلَّمَهُ بِشَيْءٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ اُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ

۹۵۹. بخاری کتاب الجمعة باب الانصات یوم الجمعة ج ۱ ص ۱۲۷' مسلم کتاب الجمعة فصل فی عدم ثواب من تکلم والامام یخطب. الخ ج ۱ ص ۲۸۱

۹۶۰. مسند ابی یعلی ج ۳ ص ۳۳۵' مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۸۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عَنْهُ فَظَنَّ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّھَا مَوْجِدَۃٌ فَلَمَّا انْفَتَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا اُبَیُّ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَرُدَّ عَلَیَّ قَالَ اِنَّکَ لَمْ تَحْضُرْ مَعَنَا الْجُمُعَۃَ قَالَ وَلِمَ قَالَ تَکَلَّمْتَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَامَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَدَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اُبَیٌّ اَطِعْ اُبَیًّا ۔ رَوَاہُ اَبُوْ یَعْلٰی وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے درانحالیکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے تو وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے اور ان سے کچھ پوچھا یا کوئی بات کی تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب نہ دیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سمجھے کہ وہ ناراض ہیں پس جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابی تجھے میری بات کا جواب دینے سے کس چیز نے روکا تو انہوں نے کہا آپ ہمارے ساتھ جمعہ میں حاضر ہی نہیں ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں کہ آپ نے گفتگو کی حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے پس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا آپ کی خدمت میں ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی ابن کعب نے سچ کہا تو ابی کی اطاعت کر۔ اس کو ابویعلی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

961- وَعَنْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ اَبِیْ مَالِکٍ الْقُرَظِیِّ قَالَ اِنَّ جُلُوْسَ الْاِمَامِ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ وَکَلَامُہٗ یَقْطَعُ الْکَلَامَ وَقَالَ اِنَّھُمْ کَانُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ حِیْنَ یَجْلِسُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَی الْمِنْبَرِ حَتّٰی یَسْکُتَ الْمُؤَذِّنُ فَاِذَا قَامَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَلَی الْمِنْبَرِ لَمْ یَتَکَلَّمْ اَحَدٌ حَتّٰی یَقْضِیَ خُطْبَتَیْہِ کِلْتَیْھِمَا ثُمَّ اِذَا نَزَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَقَضٰی خُطْبَتَیْہِ تَکَلَّمُوْا ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

☆☆ حضرت ثعلبہ بن ابومالک قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امام کا ممبر پر بیٹھنا نماز کو ختم کر دیتا ہے اور اس کا خطبہ دینا گفتگو کو ختم کر دیتا ہے اور آپ نے کہا کہ بے شک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ممبر پر بیٹھنے کے وقت باتیں کرتے تھے حتی کہ موذن اذان سے خاموش ہو جاتا پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ممبر پر کھڑے ہو جاتے تو آپ کے دونوں خطبے ختم کرنے تک کوئی بھی بات نہ کرتا پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ممبر سے اترتے اور اپنا خطبہ پورا فرما لیتے تو لوگ باتیں کرتے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

دوران خطبہ کلام کرنے والوں کے لئے وعید کا بیان

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو آدمی جمعے کے دن اس حالت میں جب کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو بات چیت میں مشغول ہو تو وہ اس گدھے کی مانند ہے کہ جس پر کتابیں لادوی گئیں ہوں اور جو آدمی اس (بات چیت میں مشغول رہنے والے) سے کہے" چپ رہو" تو اس کے لئے جمعے کا ثواب نہیں

۹۶۱۔ طحاوی کتاب الصلوۃ باب الانصات عند الخطبۃ ج ۱ ص ۲۵۴

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(احمد بن حنبل، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 1368)

☆ کمثل الحمار کا مطلب یہ ہے کہ ایسا آدمی اس گدھے کی طرح ہے جس کی پشت پر کتابیں لادی جائیں یہ دراصل عالم بے علم پر عمل نہ کرنے سے کنایہ ہے نیز اس بات سے کنایہ ہے کہ اس آدمی نے انتہائی محنت و مشقت برداشت کر کے علم حاصل کیا مگر اس علم سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ جو آدمی مشغول گفتگو کو خاموش ہونے کے لئے کہے اس کو بھی جمعے کا ثواب اس لئے نہیں ملتا کہ اس سے ایسا لغو اور بے فائدہ کلام صادر ہوا جس کی ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔

خطبے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام اور اس کی وضاحت: ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ جمعے کے روز جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میرا مال تباہ و برباد ہو گیا میرے اہل و عیال بھوکے ہیں ہمارے لئے دعا کیجئے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حالت میں اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی" یا اسی طرح بعض روایتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطبہ کی حالت میں بات چیت کرنا ثابت ہے تو ان روایتوں کے بارے میں کئی احتمال ہیں اول تو یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا میں مشغول ہونا یا بات چیت کرنا خطبہ کی حالت میں نہیں تھا بلکہ یا تو خطبہ شروع ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا یا بات چیت میں مشغول ہوئے ایک احتمال یہ ہے کہ ان روایتوں کا تعلق اس زمانے سے ہے جب کہ خطبے کی حالت میں اس قسم کی مشغولیت ممنوع نہیں تھی یا پھر یہ کہا جائے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ بِهٖ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز میں کون سی سورت پڑھی جائے

962- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں جمعہ کے دن الٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ اور هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ پڑھتے اور جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھتے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

963- وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ بَعْدَ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ حِيْنَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّكَ قَرَاْتَ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْرَاُ بِهِمَا

۹۶۲۔ مسلم كتاب الجمعة فصل في قرأة الم تنزيل۔ الخ ج ۱ ص ۲۸۸

۹۶۳۔ مسلم كتاب الجمعة فصل في قرأة سورة الجمعة والمنافقين ج ۱ ص ۲۸۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

★★ حضرت ابن ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ پر امیر مقرر کیا اور خود مکہ مکرمہ گیا پس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کے دن نماز پڑھائی تو دوسری رکعت میں سورہ جمعہ کے بعد سورہ منافقون پڑھی تو آپ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہو کر جانے لگے تو میں نے ان کو پالیا اور کہا کہ بے شک آپ نے ایسی دو سورتیں پڑھی ہیں جو حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کوفہ میں پڑھا کرتے تھے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن یہ دو سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

964- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

★★ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى اور هَلْ أَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے اور جب ایک ہی دن میں جمعہ اور عید جمع ہو جاتے تو پھر بھی دونوں نمازوں میں ان ہی دو سورتوں کو پڑھتے تھے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

965- وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَسْأَلُهُ أَيُّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوٰى سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

★★ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا تاکہ یہ پوچھیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ جمعہ کے علاوہ کون سی سورت پڑھتے تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ هَلْ أَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

966- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ

٩٦٤. مسلم كتاب الجمعة فصل في قرأة الم تنزيل. الخ ج ١ ص ٢٨٨

٩٦٥. مسلم كتاب الجمعة فصل في قرأة الم تنزيل. الخ ج ١ ص ٢٨٨

٩٦٦. مسند احمد ج ٥ ص ١٣' نسائي كتاب الجمعة باب القرائة في صلوة الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى. الخ ج ١ ص ٢١٠' ابو داؤد كتاب الصلوة باب ما يقرأ في الجمعة ج ١ ص ١٦٠

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اَبْوَابُ صَلوٰةِ الْعِيْدَيْنِ

یہ ابواب نماز عیدین کے بیان میں ہیں

عیدین کی نماز کی مطابقت جمعہ کے ساتھ واضح ہے۔ کیونکہ اس میں قیاس ہی اسی پر کیا جاتا ہے۔

عید کا معنی کے لغوی معنی ومفہوم کا بیان

عربی زبان میں لفظ عید "عود" سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنی لوٹنا ہے۔ اسکی وضعی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے لغویوں میں سے عصر آئمہ کا ادراک کرنے والے خلیل بن احمد فراہیدی (۱۷۰ھ "(کتاب العین "۲/۱۲۲ پر یوں بیان کرتے ہیں: عود بار بار لوٹنے کو کہا جاتا ہے اور "عودۃ" ایک دفعہ لوٹنا ہے جیسا کہ ملک الموت اہل میت کو کہتا ہے: میں بار بار تمہارے ہاں آؤں گا یہاں تک کہ تم میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔

لفظ عید کی وضاحت کرتے ہوئے خلیل بن احمد فراہیدی (۱۷۰ھ) کتاب العین ۲/۱۲۲ پر یوں بیان کرتے ہیں": کل یوم مجمع" جس دن لوگ اکٹھے ہوں اس دن کو عید کہتے ہیں۔ عید اصل میں واو کیساتھ تھا اسکی واو کو یا میں تبدیل کیا اور پھر جمع اور تصغیر میں اسی طرح رہنے دیا لہٰذا اسکی جمع "اعیاد" اور اسکی تصغیر "عیید" آتی ہے اور یہ لفظ مذکر اور مونث دونوں سے استعمال ہوتا ہے۔

دوسرے لغویوں نے بھی اسی معنی کو بیان کیا ہے جیسا کہ لسان العرب ۳/۳۱۸ میں ابن منظور (متوفی ۷۱۱ھ) نے ان الفاظ کے ساتھ عید کو بیان کیا ہے:

"و العِيدُ : كلّ يوم فيه جَمع، و اشتقاقه من عاديَعُود كانهم عادوا إليه؛ و قيل : اشتقاقه من العادة لأنهم اعتادوه، و الجمع أعياد "

بَابُ التَّجَمُّلِ يَوْمَ الْعِيْدِ

عید کے دن زینت حاصل کرنے کا بیان

967- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ بُرْدَةَ الْاَحْمَرِ فِي الْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ ۔ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ۔

۹۶۷. وایضاً اخرجه البيهقي في سنن الكبرى كتاب صلوة العيدين باب الزينة للعيدين ج ۳ ص ۲۸۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کی دھاری دھار چادر عیدین اور جمعہ کے موقع پر پہنتے تھے۔

اس کو ابن خزیمہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا۔

968- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ يَوْمَ الْعِيْدِ بُرْدَةً حَمْرَاءَ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عیدین کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کی دھاری دھار چادر پہنتے تھے۔

اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

969- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ ويأكلهن وترًا .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عید الفطر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لے جاتے حتیٰ کہ آپ کھجوریں تناول فرماتے اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ طاق عدد کھجوریں تناول فرماتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاَكْلِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْاَضْحٰى

عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد (کچھ کھانے کے) کے استحباب کا بیان

970- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَكَانَ لَا يَاْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ شَيْئًا حَتّٰى يَرْجِعَ فَيَاْكُلَ مِنْ اُضْحِيَّتِهٖ . رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

★★ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن گھر سے تشریف نہ لے جاتے حتیٰ کہ کچھ تناول فرماتے اور قربانی کے دن کچھ نہ کھاتے حتیٰ کہ واپس لوٹ کر اپنی قربانی کا گوشت تناول فرماتے۔

اس کو دارقطنی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

۹۶۸۔ المعجم الاوسط ج ۸ ص ۲۹۵' مجمع الزوائد ابواب العیدین باب اللباس یوم العید ج ۲ ص ۱۹۸

۹۶۹۔ بخاری کتاب العیدین باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج ج ۱ ص ۱۳۰

۹۷۰۔ دار قطنی کتاب العیدین ج ۲ ص ۴۵' مستدرک حاکم کتاب العیدین ص ۲۹۴' ترمذی ابواب العیدین باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج ج ۱ ص ۱۲۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

971- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ لَّا تَخْرُجَ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی تُخْرِجَ الصَّدَقَۃَ وَتَطْعَمَ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ ۔ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَالدَّارُ قُطْنِیُّ وَالْبَزَّارُ وَقَالَ الْھَیْثَمِیُّ وَاِسْنَادُ الطَّبْرَانِیِّ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسنون یہ ہے کہ عیدالفطر کے دن تو صدقہ فطر نکالے بغیر عیدگاہ کی طرف نہ جا اور یہ کہ تو عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ کھالے اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا اور دارقطنی اور بزار نے اور ہیثمی نے کہا کہ طبرانی کی سند حسن ہے۔

972- وَعَنْ عَطَاءٍ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا یَغْدُوَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ فَلْیَفْعَلْ قَالَ فَلَمْ اَدَعْ اَنْ اٰکُلَ قَبْلَ اَنْ اَغْدُ وَمُنْذُ سَمِعْتُ ذٰلِکَ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَاٰکُلُ مِنْ طَرْفِ الصَّرِیْفَۃِ الْاُکْلَۃَ وَاَشْرَبُ اللَّبَنَ وَالْمَآءَ فَقُلْتُ عَلٰی مَا تَاَوَّلَ ھٰذَا قَالَ سَمِعَہٗ اَظُنُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَمْتَدَّ الضُّحٰی فَیَقُوْلُوْنَ نَطْعَمُ لِئَلَّا نَعْجَلَ عَنْ صَلٰوتِنَا ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَقَالَ الْھَیْثَمِیُّ رِجَالُہٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ ۔

☆☆ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم سے ہو سکے کہ تم میں سے کوئی عیدالفطر کے دن نہ نکلے حتیٰ کہ کچھ کھالے تو وہ ایسا کرے تو حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ سنا ہے تو میں نے عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ کھانا نہ چھوڑا پس میں چپاتی کے ایک کنارہ سے کھالیتا اور دودھ اور پانی پی لیتا میں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ کہاں سے لیا ہے تو انہوں نے کہا میرے خیال میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ (عیدگاہ کی طرف) نہیں نکلتے حتیٰ کہ دن خوب روشن ہو جاتا جب ہو جاتا وہ کہتے تھے کہ ہم اس لئے (عیدگاہ جانے سے پہلے) کھاتے ہیں تاکہ ہم اپنی نماز میں جلدی نہ کریں۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

شرح

نمازی کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ عیدالفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ کھائے، غسل کرے اور مسواک کرے اور خوشبو لگائے۔ اسی روایت کی وجہ سے جو بیان کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ تناول فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے غسل فرمایا کرتے تھے۔ کیونکہ یہ اجتماع کا دن ہے لہٰذا اس میں غسل کرنا، خوشبو لگانا اسی طرح سنت ہے جس طرح جمعہ میں سنت ہے۔ اور وہ اچھا لباس پہنے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فنا

۹۷۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۱ ص ۲ '۱۴۲ دارقطنی کتاب العیدین ج ۲ ص ۴۵' کشف الاستار عن زوائد البزار ابواب صلوٰۃ العیدین باب الاکل یوم الفطر قبل الصلوٰۃ ج ۱ ص ۳۱۲' مجمع الزوائد ابواب العیدین باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج ج ۲ ص ۱۹۹

۹۷۲۔ مسند احمد ج ۱ ص ۳۱۳' مجمع الزوائد کتاب العیدین باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج ج ۱ ص ۱۹۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

موزے کا جبہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے موقع پر پہنا کرتے تھے۔
اور وہ صدقہ فطر ادا کرنے تا کہ فقیر کا دل بے نیاز ہو کر نماز کے لئے فارغ ہو جائے۔ اور وہ عیدگاہ کی طرف متوجہ ہو
اور امام اعظم کے نزدیک راستے میں تکبیر نہ کہے جبکہ صاحبین کے نزدیک عید الاضحیٰ پر قیاس کرتے ہوئے وہ تکبیر کہے۔ امام اعظم
علیہ الرحمہ کی دلیل یہ ہے کہ ثناء اور ذکر میں اصل اخفاء ہے جبکہ جہر کے ساتھ حکم شرعی عید الاضحیٰ کے بارے میں ہے۔ کیونکہ عید
الاضحیٰ تو دن ہی تکبیر کا ہے۔ جبکہ عید الفطر میں ایسا نہیں ہے۔
عید کی نماز سے پہلے عیدگاہ میں نفلی نماز نہ پڑھے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں فرمایا حالانکہ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کو نماز کا بہت شوق تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکم کراہت عیدگاہ کے ساتھ خاص ہے۔ اور یہ بھی فقہاء نے کہا ہے کہ حکم
کراہت عیدگاہ وغیر عیدگاہ کے لئے عام ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا۔ (ہدایہ، کتاب صلوٰۃ، لاہور)

بَابُ الْخُرُوْجِ اِلَى الْجَبَانَةِ لِصَلٰوةِ الْعِيْدِ

عید کی نماز کے لئے صحرا (ہموار زمین) کی طرف نکلنا

973- عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى . اَلْحَدِيْثُ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف تشریف لے جاتے۔
اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ لِعُذْرٍ

کسی عذر کی وجہ سے مسجد میں نماز عید پڑھنے کا میدان

974- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصَابَ النَّاسَ مَطَرٌ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ عيسى بن عبدالاعلى وهو مجهول .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عید کے دن بارش ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مسجد میں نماز عید پڑھائی۔

۹۷۳۔ بخاری کتاب العیدین باب الخروج الی المصلی ج ۱ ص ۱۳۱ مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین ج ۱ ص ۲۹۰

۹۷۴۔ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی صلوٰۃ العید فی المسجد اذا کان مطر ج ص ۹۴ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب یصلی بالناس فی المسجد اذا کان یوم مطر ج ۱ ص ۱۶۴

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو ابن ماجہ اور ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند میں ایک راوی عیسیٰ بن عبدالاعلیٰ ہیں جو کہ مجہول ہیں۔

975- وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ قِيلَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ ضَعَفَةً مِّنَ النَّاسِ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ اِلَى الْجَبَانَةِ فَاَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ لِلْعِيْدِ وَرَكْعَتَيْنِ لِمَكَانِ خُرُوجِهِمْ اِلَى الْجَبَانَةِ . رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالْآخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ .

☆☆ حضرت حنش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کچھ کمزور لوگ عیدگاہ کی طرف جانے کی طاقت نہیں رکھتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو چار رکعات نماز پڑھائے دو رکعتیں عید کے لئے اور دو رکعتیں ان کے عیدگاہ کی طرف نہ نکلنے کی وجہ سے۔

اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت اور اس کی سند ضعیف ہے۔

976- قَالَ الْبُخَارِيُّ اَمَرَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلَاهُ ابْنَ اَبِيْ عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ اَهْلَهُ وَبَنِيْهِ وَصَلّٰى كَصَلٰوةِ اَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيْرِهِمْ اِنْتَهٰى وَهُوَ مُعَلَّقٌ .

☆☆ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو زاویہ کے مقام میں حکم دیا تو اس نے آپ کے اہل اور بیٹوں کو جمع کیا اور ان کو شہر والوں کی طرح نماز پڑھائی اور ان کی طرح تکبیرات کہیں۔ یہ حدیث معلق ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ فِي الْقُرٰى

دیہات میں نماز عیدین پڑھنے کا بیان

977- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعِيْدِ مَعَ الْاِمَامِ جَمَعَ اَهْلَهُ يُصَلِّيْ بِهِمْ مِثْلَ صَلٰوةِ الْاِمَامِ فِي الْعِيْدِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهُ غَيْرُ صَحِيْحٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابوبکر بن انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جب امام کے ساتھ عید کی نماز فوت ہو جاتی تو آپ اپنے گھر والوں کو جمع کر کے امام کی نماز عید کی طرح نماز پڑھاتے۔

اس کو بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

978- وَعَنْ بَعْضِ اٰلِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَنَسًا كَانَ رُبَّمَا جَمَعَ اَهْلَهُ وَحَشَمَهُ يَوْمَ الْعِيْدِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ عُتْبَةَ مَوْلَاهُ رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ لٰكِنْ بَعْضُ اٰلِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۷۵۔ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب القوم یصلون فی المسجد کم یصلون ج ۲ ص ۱۸۴

۹۷۶۔ بخاری کتاب العیدین باب اذا فاتہ العید یصلی رکعتین وکذلک النساء ج ۱ ص ۱۳۴

۹۷۷۔ سنن الکبرٰی للبیہقی کتاب صلوۃ العیدین باب صلوۃ العیدین سنۃ اھل الاسلام...... الخ ج ۳ ص ۳۰۵

۹۷۸۔ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب الرجل تفوتہ الصلوۃ فی العید کم یصلی ج ۲ ص ۱۸۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اہل میں سے ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ عید کے دن اپنے گھر والوں اور غلاموں کو جمع کرتے تو آپ کے غلام عبداللہ بن ابوعتبہ ان کو دو رکعت نماز پڑھاتے۔

اس کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے روایت کیا اور اس کے رجال ثقہ ہے لیکن بعض ال انس مجہول ہیں۔

بَابُ لَا صَلٰوةَ الْعِيْدِ فِي الْقُرٰى

دیہات میں نماز عید نہیں ہوتی

979- عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَا تَشْرِيْقَ وَلَا جُمُعَةَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاٰخَرُوْنَ وَهُوَ اَثَرٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بڑے شہر کے علاوہ کسی جگہ تکبیرات تشریق اور جمعہ نہیں ہوتا اس کو عبدالرزاق اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت اور یہ اثر صحیح ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا نِدَآءٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

عیدین کی نماز اذان واقامت اور اعلان کے بغیر ہونے کا بیان

980- عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

☆☆ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عیدالفطر اور عیدالاضحی کے دن اذان نہیں کہی جاتی تھی۔

اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

981- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متعدد مرتبہ بغیر اذان اور بغیر اقامت کے عیدین کی نماز پڑھی۔

---

۹۷۹. مصنف عبد الرزاق كتاب الجمعة باب القرى الصغار ج ۳ ص ۱۶۸

۹۸۰. بخاری كتاب العيدين باب المشي والركوب الى العيد بغير اذان ولاقامة ج ۱ ص ۱۳۰، مسلم كتاب صلوة العيدين ج ۱ ص ۲۹۰

۹۸۱. مسلم كتاب صلوة العيدين ج ۱ ص ۲۹۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

982- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ لَّا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ وَلَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَّلَا اِقَامَةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عیدالفطر کے دن نماز عید کے لئے امام کے آنے کے وقت اور آنے کے بعد کوئی اذان نہیں تھی اور نہ ہی اقامت اور نہ ہی کوئی اور شے اور نہ ہی اعلان اور اقامت بھی نہیں ہوتی تھی۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

خطبہ سے پہلے نماز عیدین کا بیان

983- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھاتے تھے۔

اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

984- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید کے لئے حاضر ہوا تو وہ سب خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھتے تھے۔

اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

985- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ فَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ اَوْ يَاْمُرَ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى اِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ

۹۸۲. مسلم كتاب صلوة العيدين ج ۱ ص ۲۹۰

۹۸۳. بخاری كتاب العيدين باب الخطبة بعد العيد ج ۱ ص ۱۳۱' مسلم كتاب صلوة العيدين ج ۱ ص ۲۹۰

۹۸٤. بخاری كتاب العيدين باب الخطبة بعد العيد ج۱ ص ۱۳۱' مسلم كتاب صلوة العيدين ج۱ ص ۲۸۹

۹۸۵. بخاری كتاب العيدين باب الخروج الى المصلى بغير منبر واللفظ له ج ۱ ص ۱۳۱' مسلم كتاب العيدين ج ۱ ص ۲۹۰

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ثَوِیْرُ بْنُ الصَّلْتِ فَإِذَا مَرْوَانُ یُرِیْدُ أَنْ یَّرْتَقِیَهُ قَبْلَ أَنْ یُّصَلِّیَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهٖ فَجَبَذَنِیْ فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهٗ غَیَّرْتُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ یَا اَبَا سَعِیْدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا اَعْلَمُ وَاللّٰهِ خَیْرٌ مِّمَّا لَا اَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ لَمْ یَکُوْنُوْا یَجْلِسُوْنَ لَنَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے جس چیز سے آغاز فرماتے تھے وہ نماز ہوتی پھر نماز سے فارغ ہوکر لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر کھڑے ہوجاتے اور لوگ صفوں میں بیٹھے ہوتے تو آپ ان کو وعظ اور نصیحت فرماتے پس اگر آپ کسی لشکر کو (جہاد) کے لیے بھیجنا چاہتے تو بھیجتے یا کچھ حکم دینا ہوتا تو حکم صادر فرماتے پھر واپس پلٹ جاتے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ اسی پر عمل پیرا رہے حتیٰ میں عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کے دن مروان کے ساتھ (عیدگاہ کی طرف) نکلا اور وہ مدینہ کا گورنر تھا۔ پس جب ہم عیدگاہ آئے تو اچانک ایک ممبر نظر آیا جس کو کثیر بن صلت نے بنایا تھا پس جب عید کی نماز سے پہلے مروان نے اس پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے اسے کپڑے سے پکڑ کر کھینچا تو وہ مجھ سے دامن چھڑا کر (ممبر پر) چڑھ گیا اور نماز عید سے پہلے لوگوں کو خطبہ دیا تو میں نے کہا خدا کی قسم تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تبدیل کر دیا تو اس نے کہا اے ابوسعید جو تو جانتا ہے وہ دور گزر گیا تو میں نے کہا خدا کی قسم جو میں جانتا ہوں یہ اس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا تو اس نے کہا لوگ ہمارا خطبہ سننے کے لئے نہیں بیٹھتے تو ہم نے خطبہ نماز عید سے پہلے دینا شروع کر دیا۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

بَابُ مَا یُقْرَأُ فِی صَلٰوةِ الْعِیْدَیْنِ

عیدین کی نماز میں کیا پڑھا جائے

986- عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّیْثِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا کَانَ یَقْرَاُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ کَانَ یَقْرَاُ فِیْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوواقد لیثی سے پوچھا کہ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر (کی نماز) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسی سورت پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا کہ ان دونوں نمازوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ پڑھا کرتے تھے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

987- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الْعِیْدَیْنِ وَفِی

۹۸۶۔ مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین فصل فی قرأۃ ق والقرآن المجید ج ۱ ص ۲۹۱

۹۸۷۔ مسلم کتاب الجمعۃ فصل فی قرأۃ سورۃ الجمعۃ والمنافقین۔ الخ ج ۱ ص ۲۸۸

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا اَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ اور جب عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جاتے تب بھی آپ یہ دو سورتیں دونوں نمازوں میں پڑھتے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

988- وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے کبیر میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ بِثِنْتَيْ عَشَرَةَ تَكْبِيْرَةً

بارہ تکبیروں کے ساتھ عیدین کی نماز کا بیان

989- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِيْ عِيْدٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ تَكْبِيْرَةً سَبْعًا فِي الْاُوْلٰى وَخَمْسًا فِي الْاٰخِرَةِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارُقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

☆☆ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز میں بارہ تکبیریں کہتے سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ' دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

990- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ جِدًّا .

۹۸۸۔ مسند احمد ج ۵ ص ۷' مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوۃ باب ما یقرأبہ فی العید ج ۲ ص ۱۷۶' المعجم الکبیر للطبرانی ج ۷ ص ۱۸۳

۹۸۹۔ مسند احمد ج ۲ ص ۱۸۰' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوۃ باب ما جاء فی کم یکبر الامام فی صلوۃ العیدین ص ۹۲' دار قطنی کتاب العیدین ج ۲ ص ۴۸' سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوۃ باب التکبیر فی صلوۃ العیدین ج ۳ ص ۲۸۶

۹۹۰۔ ترمذی ابواب العیدین باب فی التکبیر فی العیدین ج ۱ ص ۱۱۹' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوۃ باب ما جاء فی کم یکبر الامام فی صلوۃ العیدین ص ۹۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عیدین کی پہلی رکعت میں نبی کریم ﷺ قراءت سے پہلے سات تکبیریں کہتے تھے۔

اس کو امام ترمذی رحمہ اللہ اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند بہت زیادہ ضعیف ہے۔

991- وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى سَبْعًا وَّخَمْسًا سِوٰى تَكْبِيْرَتَيِ الرُّكُوْعِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ ابن لهيعة وفيه كلام مشهور .

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں سات اور پانچ تکبیریں کہتے رکوع کی تکبیر کے علاوہ اس کو ابن ماجہ اور ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند میں ابن لھیعہ ہے جس کے بارے میں مشہور کلام ہے۔

992- وَعَنْ سَعْدِ الْمُؤَذِّنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ .

★★ حضرت سعد رضی اللہ عنہ موذن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں کہتے اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیرات کہتے' اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔

993- وَعَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرَ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ . رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں حاضر ہوا تو آپ نے پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے اس کو امام مالک رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

994- وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَبَّرَ فِيْ عِيْدٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ تَكْبِيْرَةً سَبْعًا فِي الْاُوْلٰى وَخَمْسًا فِي الْاٰخِرَةِ . رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت عمار بن ابو عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی عید کی نماز میں بارہ تکبیریں کہتے سات

---

۹۹۱. ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ما جاء في كم يكبر الامام في صلوٰة العيدين ابو داؤد كتاب الصلوٰة باب التكبير في العيدين ج ۱ ص ۱۶۳

۹۹۲. ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ما جاء في كم يكبر الامام في صلوٰة العيدين ص ۹۲

۹۹۳. مؤطا امام مالك كتاب العيدين باب ما جاء في التكبير والقرائة في صلوٰة العيدين ص ۱۶۶

۹۹۴. مصنف ابن ابي شيبة كتاب الصلوٰة باب في التكبير في العيدين واختلافهم فيه ج ۲ ص ۱۷۶

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اس کی سند حسن ہے

عیدین کی تکبیرات کی تعداد میں فقہی مذاہب اربعہ

حضرت سعید ابن عاص فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ و حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید و بقر عید کی نماز میں کتنی تکبیریں کہتے تھے؟ تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ میں چار تکبیریں کہتے تھے اسی طرح عیدین کی نماز میں بھی چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ حضرت حذیفہ نے (یہ سن کر) فرمایا کہ ابوموسیٰ نے سچ کہا (ابوداؤد، مشکوۃ شریف جلد اول حدیث نمبر [illegible])

حضرت ابوموسیٰ کے جواب کی تفصیل یہ ہے کہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں بھی ہر رکعت میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے اس طرح کہ پہلی رکعت میں تو قرات سے پہلے تکبیر تحریمہ سمیت چار تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں قرات کے بعد رکوع کی تکبیر سمیت چار تکبیریں کہتے تھے۔

اس سلسلہ میں یہ بات جان لینی چاہیے کہ تکبیرات عید کے سلسلہ میں مختلف احادیث منقول ہیں اسی وجہ سے ائمہ کے مسلک میں بھی اختلاف ظاہر ہوا ہے چنانچہ تینوں اماموں کے نزدیک عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد کے ہاں تو پہلی رکعت میں سات تکبیریں مع تکبیر تحریمہ کے ہیں اور اسی طرح دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں تکبیر قیام سمیت ہیں جب کہ حضرت امام شافعی کے نزدیک پہلی رکعت میں سات تکبیریں تکبیر تحریمہ کے علاوہ اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں تکبیر قیام کے علاوہ ہیں۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ تین تکبیریں پہلی رکعت میں اور تکبیر رکوع کے علاوہ تین تکبیریں دوسری رکعت میں ہیں جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ یہی قول حضرت عبداللہ ابن مسعود کا بھی منقول ہے جبکہ حضرت امام شافعی کے مسلک کے مطابق حضرت عبداللہ ابن عباس کا مسلک ہے۔ جہاں تک ان احادیث کا تعلق ہے جن سے حضرت امام شافعی استدلال کرتے ہیں تو ان کی صحت و ضعف اور ان کی اسناد و طرق کے بارہ میں بہت زیادہ اختلافات ہیں جس کو یہاں نقل کرنے کا موقع نہیں ہے۔ علماء حنفیہ اپنے مسلک کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ تکبیرات عیدین کے سلسلہ میں جب متضاد اور مختلف احادیث سامنے آئیں تو ہم نے ان میں سے ان احادیث کو اپنا معمول بہ قرار دیا جن میں تکبیرات کی تعداد کم منقول تھی کیونکہ عیدین کی زائد تکبیریں اور رفع یدین بہرحال خلاف معمول ہیں اس لئے کم تعداد کا اختیار کرنا ہی اولیٰ ہوگا۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ بِسِتِّ تَكْبِيْرَاتٍ زَوَائِدَ

چھ زائد تکبیروں کے ساتھ عیدین کی نماز کا بیان

995- عَنْ اَبِيْ عَائِشَةَ جَلِيْسٍ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ سَاَلَ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَةً عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَذٰلِكَ كُنْتُ اُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ اَبُوْ عَائِشَةَ وَاَنَا حَاضِرٌ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہم مجلس ابوعائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے تکبیرات کہتے تھے تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نماز جنازہ کی تکبیروں کی طرح چار تکبیریں کہتے تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا اور ابوموسیٰ نے کہا کہ میں بصرہ میں اسی طرح تکبیرات کہتا تھا۔ جب میں ان پر گورنر تھا۔ حضرت ابوعائشہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

996- وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ قَالَا كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَالِسًا وَعِنْدَهٗ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَسَاَلَهُمْ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ التَّكْبِيْرِ فِي صَلٰوةِ الْعِيْدِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَلِ الْاَشْعَرِيَّ فَقَالَ الْاَشْعَرِيُّ سَلْ عَبْدَ اللهِ فَاِنَّهٗ اَقْدَمُنَا وَاَعْلَمُنَا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ فَيَقُوْمُ فِي الثَّانِيَةِ فَيَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا بَعْدَ الْقِرَآءَةِ . رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور اسود بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے تو حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان حضرات سے عید کی تکبیرات کے بارے میں پوچھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اشعری سے پوچھو تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا عبداللہ بن مسعود سے پوچھو بے شک وہ (اسلام لانے میں) ہم سے مقدم ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے ہیں پس تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ چار تکبیریں کہتے تھے۔ پھر قراءت کرتے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر (جب) دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے تو قراءت کرتے پھر قراءت کے بعد چار تکبیریں کہتے۔

اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

997- وَعَنْ كُرْدُوْسٍ قَالَ اَرْسَلَ الْوَلِيْدُ اِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةَ وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا عِيْدٌ لِّلْمُسْلِمِيْنَ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا سَلْ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ يَقُوْمُ فَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا يَرْكَعُ فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَتِلْكَ تِسْعٌ فِي الْعِيْدَيْنِ فَمَا اَنْكَرَهٗ اَحَدٌ مِّنْهُمْ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

۹۹۵. ابو داؤد کتاب الصلوة باب التكبير في العيدين

۹۹۶. مصنف عبد الرزاق کتاب صلوة العيدين باب التكبير في الصلوة يوم العيد ج ۳ ص ۲۹۳

۹۹۷. المعجم الكبير للطبراني ج ۹ ص ۳۵۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت کردوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ولید نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہ کی طرف رات کی پہلی تہائی کے بعد پیغام بھیج کر کہا کہ (کل) مسلمانوں کی عید کا دن ہے تو نماز کا طریقہ کیا تو انہوں نے کہا ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے پوچھو تو اس نے حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ کھڑا ہو کر چار تکبیرات کہے پھر سورۃ فاتحہ اور طوال مفصل میں سے ایک سورت پڑھے۔ پھر چار تکبیریں کہے ان کے آخر میں رکوع کرے تو یہ تکبیر تحریمہ اور رکن کی تکبیر سمیت) عیدین میں نو تکبیریں ہو جائیں گے تو ان میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔

اس کو طبرانی نے روایت کیا الکبیر میں اور اس کی سند حسن ہے۔

998- وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ تِسْعًا اَرْبَعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ وَفِي الثَّانِيَةِ يَقْرَأُ فَاِذَا فَرَغَ كَبَّرَ اَرْبَعًا ثُمَّ رَكَعَ. رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور اسود بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود عیدین کی نماز میں نو تکبیرات کہتے چار تکبیریں قراءت سے پہلے کہتے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرتے اور دوسری رکعت میں قراءت کرتے پس جب قراءت سے فارغ ہوتے تو چار تکبیریں کہتے پھر رکوع کرتے اس کو عبدالرزاق نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

999- وَعَنْ كُرْدُوْسٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ تِسْعًا تِسْعًا يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يُكَبِّرُ وَاحِدَةً فَيَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ يَقُوْمُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ فَيَبْدَأُ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يَرْكَعُ بِاِحْدَاهُنَّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت کردوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر میں نو نو تکبیریں کہتے آپ نماز کا آغاز کرتے تو چار تکبیریں کہتے پھر ایک تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تو قراءت سے آغاز کرتے پھر چار تکبیریں کہتے پھر ان میں سے ایک تکبیر کے ساتھ رکوع کرتے۔

اس کو طبرانی نے کبیر میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1000- وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَبَّرَ فِي صَلٰوةِ الْعِيْدِ بِالْبَصْرَةِ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَالٰى بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ قَالَ وَشَهِدْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيْصِ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بصرہ میں عید کی نماز میں نو تکبیریں کہیں اور دونوں قراءتیں پے در پے کیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے بھی اسی کی مثل تکبیرات کہیں۔

---

۹۹۸. مصنف عبد الرزاق كتاب صلوة العيدين باب التكبير في الصلوة يوم العيد ج ۳ ص ۲۹۳

۹۹۹. المعجم الكبير للطبراني ج ۹ ص ۳۵۰

۱۰۰۰. مصنف عبد الرزاق كتاب صلوة العيدين باب التكبير في الصلوة يوم العيد ج ۳ ص ۲۹٤

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس کو عبدالرزاق نے بیان کیا اور حافظ نے تلخیص میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ تَرْكِ التَّنَفُّلِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا

نماز عید سے پہلے اور اس کے بعد نفل نہ پڑھنا

1061- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن تشریف لائے تو دو رکعتیں اس طرح پڑھائیں کہ اس سے پہلے اور بعد میں نفل نہیں پڑھے اس کو محدثین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

1062- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن (نماز عید کے لئے) تشریف لائے تو (عید کی نماز) سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی اور فرمایا کہ نبی پاک ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

اس کو امام احمد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور حاکم نے اور اس کی سند حسن ہے۔

1063- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعِيْدِ شَيْئًا فَاِذَا رَجَعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عید سے پہلے کوئی (نفل) نماز نہیں پڑھتے تھے پس جب گھر واپس تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے۔

اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

1064- وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ الصَّلٰوةُ قَبْلَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

بخاری کتاب العیدین باب الصلوٰۃ قبل العید وبعدھا ج ۱ ص ۱۳۵' مسلم کتاب العیدین ج ۱ ص ۲۹۱' ترمذی ابواب العیدین باب لا صلوٰۃ قبل العیدین ولا بعدھما ج ۱ ص ۱۲۰' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ بعد صلوٰۃ العید ج ۱ ص ۱۶۴' نسائی کتاب صلوٰۃ العیدین باب الصلوٰۃ قبل العیدین وبعدھا ج ۱ ص ۲۳۵' ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی الصلوٰۃ قبل صلوٰۃ العید وبعدھا ص ۹۳' مسند احمد ج ۱ ص ۳۵۵

مسند احمد ج ۲ ص ۵۷' ترمذی ابواب العیدین باب لا صلوٰۃ قبل العیدین ولا بعدھما ج ۱ ص ۱۲۰' مستدرک حاکم کتاب العیدین باب لا یصلی قبل العید ولا بعدھا ج ۱ ص ۲۹۵

ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی الصلوٰۃ قبل صلوٰۃ العید وبعدھا ص ۹۳

المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۷ ص ۲۴۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امام کے عید کے دن (نماز عید کے لئے) آنے سے پہلے نفل نماز پڑھنا مسنون نہیں ہے۔

اس کو طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1005- وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ وَّحُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا يَنْهَيَانِ النَّاسَ اَوْ قَالَ يُجْلِسَانِ مَنْ يَّرَيَانِهٖ يُصَلِّىْ قَبْلَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ فِى الْعِيْدِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ .

☆☆ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو روکتے تھے یا فرمایا ان لوگوں کو بٹھا دیتے تھے جن کو عید کے دن امام کے نکلنے سے پہلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے۔

اس کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

عید سے پہلے اور بعد میں عید گاہ نفل نہ پڑھنے فقہی مذاہب

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن دو رکعتیں پڑھیں نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پہلے نماز پڑھی اور نہ بعد میں۔ (بخاری و مسلم مشکوۃ، حدیث نمبر 1403)

علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ نفی عید گاہ سے متعلق ہے کیونکہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید سے پہلے (نفل) نماز نہیں پڑھتے تھے ہاں جب (عید گاہ) سے اپنے گھر تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھتے" چنانچہ درمختار میں لکھا ہے کہ نماز عید سے پہلے نفل نماز پڑھنی مطلقاً مکروہ ہے یعنی عید گاہ میں بھی مکروہ ہے اور گھر میں بھی۔ البتہ نماز عید کے بعد عید گاہ میں نفل نماز پڑھنی مکروہ ہے مگر گھر میں جائز ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے دن گھر سے نکلے اور دو رکعتیں پڑھیں نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابو سعید سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر بعض علماء صحابہ وغیرہ کا عمل ہے امام شافعی اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے جبکہ صحابہ میں سے اہل علم کی ایک جماعت عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنے کی قائل ہے لیکن پہلا قول اصح ہے۔

(جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 525)

بَابُ الذِّهَابِ اِلَى الْمُصَلّٰى فِىْ طَرِيْقٍ وَّالرُّجُوْعِ فِىْ طَرِيْقٍ اُخْرٰى

ایک راستہ سے عید گاہ جانا اور دوسرے راستہ سے لوٹنا

1006- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ

١٠٠٥. المعجم الكبير للطبراني ج ٩ ص ٣٠٣

١٠٠٦. بخارى كتاب العيدين باب من خالف الطريق ج ١ ص ١٣٤

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

الطَّرِیْقَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عید کا دن ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم راستہ بدل کر آتے جاتے' اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

1007- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ اِلَى الْعِيْدِ يَرْجِعُ فِیْ غَيْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِیْ خَرَجَ فِيْهِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے لئے تشریف لے جاتے تو اس راستہ کے علاوہ کسی اور راستہ سے تشریف لے جاتے جس سے عید گاہ گئے تھے۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

1008- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِیْ طَرِيْقٍ ثُمَّ رَجَعَ فِیْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن ایک راستہ اختیار کرتے اور پھر دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔

اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ تَكْبِيْرَاتِ التَّشْرِيْقِ

تکبیرات تشریق کا بیان

1009- عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ . رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت ابوالاسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن فجر کی نماز سے قربانی کے دن عصر کی نماز تک تکبیرات تشریق اس طرح کہتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ' اس

۱۰۰۷. مسند احمد ج ۲ ص ۳۳۸' ترمذی ابواب العیدین باب ما جاء فی خروج النبی صلی اللّٰه علیه وسلم الی العید فی طریق الخ ج ۱ ص ۱۲۰' صحیح ابن حبان باب العیدین ج ۵ ص ۲۰۷' مستدرك حاكم كتاب العیدین باب لا یصلی قبل العید ولا بعدها ج ۱ ص ۲۹۶

۱۰۰۸. ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب یخرج الی العید فی طریق ویرجع فی طریق ج ۱ ص ۱۶۳' ابن ماجة ابواب اقامة الصلوٰة باب ما جاء فی الخروج یوم العید من طریق۔ الخ ص ۹۳' مسند احمد ج ۲ ص ۱۰۹

۱۰۰۹. مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلوٰة باب التکبیر من ای یوم هو الی ای ساعة ج ۲ ص ۱۶۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کوابوبکر بن ابوشیبہ نے بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1010- وَعَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَيُكَبِّرُ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت شقیق رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ عرفہ کے دن فجر کی نماز سے ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک تکبیرات تشریق کہتے اور عصر کے بعد بھی تکبیرات کہتے۔

اس کوابوبکر بن ابوشیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

١٠١٠۔ مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلوة باب التکبیر من ای یوم هو الی ای ساعة ج ٢ ص ١٦٥

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

یہ ابواب نمازِ کسوف کے بیان میں ہیں

کسوف وخسوف کے معنی ومفہوم کا بیان

مشہور اہل لغت اہل علم کا قول یہ ہے کہ "خسوف" چاند گرہن کو فرماتے ہیں کہ "کسوف" سورج گرہن کو۔ اس باب میں جتنی احادیث نقل کی جائیں گی سب کی سب سورج گرہن سے متعلق ہیں۔ ہاں صرف ایک حدیث جو پہلی فصل کی دوسری حدیث ہے اس کے بارہ میں احتمال ہے کہ وہ "چاند گرہن" سے متعلق ہے لہٰذا مولف مشکوٰۃ کے لیے بہتر یہ تھا کہ وہ اس باب کا نام "الصلوٰۃ الخسوف" کی بجائے "باب صلوٰۃ الکسوف" رکھتے۔

بعض علماء نے لفظ کسوف دونوں جگہ استعمال کیا ہے سورج گرہن میں بھی چاند گرہن میں بھی، اسی طرح بعض حضرات نے لفظ خسوف کو بھی دونوں جگہ استعمال کیا ہے۔

سورج گرہن کی نماز بالا تفاق جمہور علماء کے نزدیک مسنون ہے۔ حنفیہ کے نزدیک سورج گرہن کی نماز دو رکعت باجماعت بغیر خطبہ کے ہے۔ چاند گرہن کی نماز میں دو رکعت ہے مگر اس میں جماعت نہیں ہے بلکہ ہر آدمی الگ الگ یہ نماز پڑھے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک دونوں میں جماعت اور خطبہ ہے۔

بَابُ الْحِثِّ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ فِي الْكُسُوْفِ

سورج گرہن میں (لوگوں کو) نماز، صدقہ اور استغفار پر ابھارنا

1011- عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

★★ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں گہن لوگوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے نہیں لگتا لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں پس جب تم انہیں دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

١٠١١۔ بخاری ابواب الکسوف باب الصلوٰۃ فی کسوف الشمس ج ١ ص ١٤٢، مسلم کتاب الکسوف فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان الخ ج ١ ص ٢٩٩

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

1012- وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا سورج میں گہن لگا تو لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی موت کی وجہ سے سورج میں گہن لگا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان میں کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے گہن نہیں لگتا پس جب تم گہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائے۔

شرح

اس روایت میں سجدہ کی طوالت، خطبہ، دعا، تکبیر، نماز اور خیرات کرنے کا ذکر و حکم اور حدیث کے آخری الفاظ مزید منقول ہیں جب کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ان کا ذکر نہیں ہے۔ "غیرت" کے اصل معنی ہیں "اپنے حق میں کسی غیر کی شرکت کو برا جاننا۔" اور اللہ تعالیٰ کی غیرت کا مطلب ہے "اپنے احکام میں بندوں کی نافرمانی اور امر و نہی کے خلاف کرنے کو برا جاننا۔" ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کا کوئی بندہ یا اس کی کوئی بندی جب زنا میں مبتلا ہوتی ہے تو اس معاملہ میں تمہیں جتنی غیرت محسوس ہوتی ہے اور ان دونوں سے تمہیں جتنی نفرت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی غیرت اس سے کہیں زیادہ شدید اور اس کی نفرت تمہاری نفرت سے کہیں زیادہ سخت ہوتی ہے۔ اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

1013- وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان میں کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ پس جب تم گہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو اور اس کی بڑائی بیان کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ ادا کرو۔

اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

1014- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ

١٠١٢. بخاری ابواب الکسوف باب الصلوٰة فی کسوف الشمس ج ١ ص ١٤٢ مسلم کتاب الکسوف فصل صلوٰة الکسوف رکعتان الخ ج ١ ص ٣٠٠ .

١٠١٣. بخاری ابواب الکسوف باب الصدقة فی الکسوف ج ١ ص ١٤٢ مسلم کتاب الکسوف فصل فی صلوٰة الکسوف رکعتان الخ ج ١ ص ٢٩٥

١٠١٤. بخاری ابواب الکسوف باب الصلوٰة فی کسوف الشمس ص ١٤٢ مسلم کتاب الکسوف فصل صلوٰة الکسوف رکعتان الخ ج ١ ص ٢٩٩ .

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِہٖ وَلٰکِنَّھُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھُمَا فَصَلُّوْا ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے گہن نہیں لگتا لیکن وہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں پس جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو۔ اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

سورج گرہن دیکھ کر استغفار میں مصروف ہو جانے کا بیان

1015- وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزِعًا یَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ السَّاعَۃُ فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی بِاَطْوَلِ قِیَامٍ وَّرُکُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَّا رَاَیْتُہٗ قَطُّ یَفْعَلُہٗ وَقَالَ ھٰذِہِ الْاٰیَاتُ الَّتِیْ یُرْسِلُ اللّٰہُ لَا تَکُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِہٖ وَلٰکِنْ (یُخَوِّفُ اللّٰہُ بِہٖ عِبَادَہٗ) فَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِہٖ وَدُعَائِہٖ وَاسْتِغْفَارِہٖ ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔

★★ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سورج میں گہن لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھے اس خوف سے قیامت آ گئی۔ پس آپ مسجد تشریف لائے تو قیام رکوع اور سجود اتنا لمبا کیا کہ میں نے کبھی بھی آپ کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا اور فرمایا نشانیاں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے نہیں ہوتیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم ان میں سے کچھ دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس سے دعا مانگنے اور اس سے بخشش طلب کرنے کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

شرح

سورج و چاند" اللہ کی الوہیت اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے اس بات کی دو نشانیاں ہیں کہ یہ دونوں رب قدوس کے تابعدار اور فرمانبردار پیدا کیے گئے ہیں انہیں اپنی طرف سے کسی کو نفع و نقصان پہنچانے کی قدرت تو کیا ہوتی ہے ان میں اتنی بھی طاقت نہیں ہے کہ اپنے اندر کسی قسم کے پیدا ہوئے نقصان اور عیب کو ختم کر سکیں۔ لہٰذا کیسے بدعقل و کند فہم اور کور بخت ہیں وہ لوگ جو اس چیز کا مشاہدہ کرتے ہوئے چاند و سورج کو معبود قرار دیتے ہیں ان کے سامنے اپنی پیشانی جھکاتے ہیں؟ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جاہلیت کے اس عقیدہ کو ختم فرمایا کہ کسی عظیم حادثہ مثلاً کسی بڑی آدمیت کے مرنے اور وباء عام یعنی قحط وغیرہ کی وجہ سے سورج و چاند گرہن میں آتے ہیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ فرمایا کہ یہ خیالات باطل اور اعتقادات فاسد ہیں حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ ان دونوں کو گرہن میں مبتلا کر کے صرف اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے غضب سے ڈراتا ہے۔ فاذکروا اللہ کا مطلب یہ ہے کہ چاند و سورج گرہن کے وقت اگر نماز کے

۱۰۱۵۔ بخاری ابواب الکسوف باب الذکر فی الکسوف ج ۱ ص ۱۴۵ مسلم کتاب الکسوف فصل صلوۃ الکسوف رکعتان. الخ ج ۱ ص ۲۹۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وقت مکروہ نہ ہوں تو کسوف وخسوف کی نماز پڑھو اور اگر اوقات مکروہ ہوں تو پھر نماز نہ پڑھو بلکہ پروردگار کی تسبیح وتہلیل اور تکبیر نیز استغفار میں مشغول ہو جاؤ۔ لیکن یہ بات جان لو کہ یہ حکم "امر استحبابی" کے طور پر ہے وجوب کے طور پر نہیں ہے کیونکہ نماز کسوف وخسوف واجب نہیں ہے۔ بلکہ بالاتفاق تمام علماء کے نزدیک سنت ہے۔ "رہتی دنیا تک کھاتے" یعنی جیسا کہ بہشت کے میووں کی خاصیت ہے، انگور کے اس خوشہ میں سے جو دانہ کھاتے اس کی جگہ دوسرا دانہ پیدا ہو جاتا اسی طرح وہ خوشہ رہتی دنیا تک چلتا رہتا۔ جنت کے اس خوشہ انگور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ لینے کا سبب یہ تھا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے لیتے اور لوگ اسے کچھ لیتے تو ایمان بالغیب کی کوئی حقیق واہمیت باقی نہ رہ جاتی۔

1016- وَعَنْ اَسْمَآءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَۃِ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۔

☆☆ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند گرہن کے موقع پر غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

بَابُ صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ بِخَمْسِ رُکُوْعَاتٍ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ
نماز کسوف کی ہر رکعت میں پانچ رکوع کا بیان

1017- عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِھِمْ فَقَرَاَ سُوْرَۃً مِّنَ الطُّوَلِ وَرَکَعَ خَمْسَ رَکْعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِیَۃَ فَقَرَاَ سُوْرَۃً مِّنَ الطُّوَلِ وَرَکَعَ خَمْسَ رَکْعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ کَمَا ھُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ یَدْعُوْ حَتّٰی انْجَلٰی کُسُوْفُھَا ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ لِیْنٌ ۔

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج میں گہن لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی تو آپ نے طویل سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی اور پانچ رکوع اور دو سجدے کئے پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو طویل سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی اور پانچ رکوع اور دو سجدے کئے پھر آپ جیسے قبلہ کی طرف بیٹھے ہوئے تھے ویسے ہی دعا فرماتے رہے حتیٰ کہ سورج کا گہن ختم ہو گیا۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

1018- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَرَکَعَ خَمْسَ رَکَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ فَعَلَ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا صَلَّاھَا اَحَدٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرِیْ ۔ رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَّصَحَّحَہٗ ۔

۱۰۱۶۔ بخاری ابواب الکسوف باب من احب العتاقۃ فی کسوف الشمس ج ۱ ص ۱۴۴

۱۰۱۷۔ ابو داؤد کتاب الکسوف باب من قال اربع رکعات ج ۱ ص ۱۶۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت عبدالرحمن بن ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سورج میں گہن لگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی او (اس میں) پانچ رکوع اور دو سجدے کئے پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا پھر سلام پھیر کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میرے علاوہ کسی نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

اس کو ابن جریر نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔

1019- وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ نُبِّئْتُ اَنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْكُوْفَةِ فَصَلّٰى بِهِمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ قَالَ عَشْرُ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعُ سَجَدَاتٍ . رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ .

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اِتِّصَالُ الْحَسَنِ بِعَلِيٍّ ثَابِتٌ بِوُجُوْهٍ لٰكِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ هٰذِهِ الْوَاقِعَةَ عَلٰى مَا يَقْتَضِيْهِ قَوْلُهُ نُبِّئْتُ .

★★ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ سورج میں گہن لگا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں تھے تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو پانچ رکوع کے ساتھ نماز پڑھائی پھر پانچوں رکوع کے وقت دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے تو پانچ رکوع کئے اور پانچویں رکوع کے وقت دو سجدے کئے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے دس رکوع اور چار سجدے ے اس کو ابن جریر نے روایت کیا۔

علامہ نیموی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کئی وجوہ سے ثابت ہے لیکن وہ اس واقعہ میں حاضر نہیں تھے جیسا کہ آپ کا قول نُبِّئْتُ اس کا تقاضا کرتا ہے۔

شرح

چھ رکوع اور چار سجدے کے ساتھ" کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں تین تین رکوع اور دو دو سجدے کئے۔ جیسا کہ اس باب کی احادیث میں اس نماز کے رکوع کی تعداد مختلف بیان ہوئی ہے۔ لہذا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نے ان احادیث کو ترجیح دی ہے جن میں ہر رکعت میں صرف ایک رکوع کا ذکر کیا گیا ہے کیونکہ نہ صرف یہ کہ اصل یہی ہے کہ ہر رکعت میں ایک رکوع ہو بلکہ اس بارہ میں قولی اور فعلی دونوں طرح کی احادیث منقول ہیں۔ پھر یہ کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مستدل روایت کے علاوہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسرے اکثر اہل علم حضرات کے یہاں یہ بھی مسئلہ ہے کہ اگر گرہن دیر تک رہے تو یہ جائز ہے کہ ہر رکعت میں تین یا چار یا پانچ رکوع بھی کئے جا سکتے ہیں۔

بَابُ كُلِّ رَكْعَةٍ بِاَرْبَعِ رُكُوْعَاتٍ

ہر رکعت چار رکوعوں کے ساتھ

1020- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْأُخْرَى مِثْلُهَا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْآخَرُوْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں نماز پڑھائی تو آپ نے قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا۔ راوی فرماتے ہیں دوسری رکعت بھی اسی کی مثل پڑھی۔

اس کو امام مسلم رحمہ اللہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے کہ آپ نے آٹھ رکوع کئے اور چار سجدے کئے۔

1021- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّاسِ فَقَرَأَ يٰسٓ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قَدْرِ السُّوْرَةِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ قَدْرَ السُّوْرَةِ يَدْعُوْ وَيُكَبِّرُ ثُمَّ رَكَعَ قَدْرَ قِرَاءَتِهِ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ أَيْضًا قَدْرَ السُّوْرَةِ ثُمَّ رَكَعَ قَدْرَ ذٰلِكَ أَيْضًا حَتّٰى صَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَفَعَلَ كَفِعْلِهِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ جَلَسَ يَدْعُوْ وَيَرْغَبُ حَتّٰى انْكَشَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سورج میں گہن لگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ نے سورۃ یٰسین یا اس کی مثل کوئی سورت پڑھی پھر آپ نے سورت کی مقدار رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا پھر سورت کی مقدار کھڑے ہو کر دعا مانگی اور تکبیر کہتے رہے پھر رکوع بھی سورت کی مقدار کیا پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا پھر سورت کی مقدار قیام کیا۔ پھر رکوع بھی اسی کی مقدار کیا حتیٰ آپ نے چار رکوع کئے پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو ایسا ہی عمل کیا جیسا کہ آپ نے پہلی رکعت میں کیا پھر آپ بیٹھ کر دعا مانگتے رہے اور رغبت دلاتے رہے حتیٰ کہ سورج روشن ہو گیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اس کو امام احمد رحمہ اللہ نے روایت اور اس کی سند صحیح ہے۔

شرح

فصلی اربع رکعات الخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے کئے یعنی ہر رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے کئے لیکن امام اعظم ابوحنیفہ کے مسلک میں دوسری نمازوں کی طرح اس نماز میں بھی ہر رکعت میں ایک ہی رکوع ہے ان کی دلیل وہ احادیث ہیں جن سے ایک ہی رکوع کرنا ثابت ہے بلکہ اس باب میں ایک حدیث قولی بھی منقول ہے اور یہ قانون ہے کہ جہاں قول اور فعل ثابت ہوتے ہیں تو فعل پر قول کو ترجیح دی جاتی ہے۔

۱۰۲۰۔ مسلم کتاب الکسوف فصل صلوۃ الکسوف رکعتان۔ الخ ج ۱ ص ۲۹۹

۱۰۲۱۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۴۳

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ ثَلَاثِ رُكُوْعَاتٍ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ

ہر رکعت میں تین رکوع کا بیان

1022- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس دن آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو سورج میں گہن لگا تو لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے سورج میں گہن لگا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ چھ رکوع چار سجدوں کے ساتھ الحدیث اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

1023- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز کسوف) میں چھ رکوع اور چار سجدے کئے اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1024- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں نماز پڑھائی تو آپ نے قراءت فرمائی پھر رکوع کیا پھر قراءت فرمائی پھر رکوع فرمایا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی اسی کی مثل ادا کی۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔

بَابُ كُلِّ رَكْعَةٍ بِرُكُوْعَيْنِ

1025- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَائَهُ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُوْلٰى

١٠٢٢. مسلم كتاب الكسوف فصل صلوة الكسوف ركعتان. الخ ج ١ ص ٢٩٧

١٠٢٣. نسائي كتاب الكسوف باب كيف صلوة الكسوف ج ١ ص ٢١٥، مسند احمد عن جابر ج ٣ ص ٣١٨

١٠٢٤. ترمذي ابواب صلوة الكسوف باب في صلوة الكسوف ج ١ ص ١٢٥

١٠٢٥. بخاري ابواب الكسوف باب خطبة الامام في الكسوف ج ١ ص ١٤٢، مسلم كتاب الكسوف فصل صلوة الكسوف ركعتان الخ ج ١ ص ٢٩٦ .

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَّانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں سورج میں گہن لگا تو آپ مسجد تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں تو رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہہ کر لمبی قراءت کی پھر تکبیر کہہ کر طویل رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر کھڑے رہے اور سجدہ نہ کیا اور طویل قراءت کی یہ پہلی قراءت سے کم تھی پھر تکبیر کہہ کر لمبا رکوع کیا جو کہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا تو آپ نے چار سجدوں کے ساتھ نماز مکمل فرمائی اور آپ کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہو گیا۔

اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

1026- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج میں گہن لگا تو آپ نے سورۃ بقرہ کی قراءت کی مثل طویل قیام فرمایا پھر طویل رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھا کر طویل قیام کیا جو کہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو کہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ نے سجدہ کیا پھر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا تو طویل قیام فرمایا جو کہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو کہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا پھر نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

1027- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ

۱۰۲۶۔ بخاری ابواب الکسوف باب صلوۃ الکسوف جماعۃ ج ۱ ص ۱۴۳، مسلم کتاب الکسوف فصل صلوۃ الکسوف رکعتان ج ۱ ص ۲۹۸

۱۰۲۷۔ مسلم کتاب الکسوف فصل صلوۃ الکسوف رکعتان ۔ الخ ج ۱ ص ۲۹۷، مسند احمد ج ۳ ص ۳۷۴، ابو داؤد کتاب الکسوف باب من قال اربع رکعات ج ۱ ص ۱۶۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

فَاَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک سخت گرمی والے دن سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی تو طویل قیام کیا حتی کہ لوگ گرمی کی شدت سے بیہوش ہو کر گرنے لگے پھر آپ نے طویل رکوع کیا پھر دو سجدے کئے پھر کھڑے ہو کر اسی کی مثل عمل فرمایا پس یہ (دو رکعتوں میں) چار رکوع اور چار سجدے ہوئے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

بَابُ كُلِّ رَكْعَةٍ بِرُكُوْعٍ وَّاحِدٍ

ہر رکعت میں ایک رکوع

1028- عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَآئَهٗ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وزاد كما تصلون وَابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ رَكْعَتَيْنِ مثل صلوتكم .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو سورج میں گہن لگ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے اٹھے اور مسجد میں تشریف لائے تو ہم بھی مسجد میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور نسائی نے یہ الفاظ زائد روایت کئے ہیں جیسا کہ تم نماز پڑھتے ہو اور ابن حبان نے فرمایا تمہاری نماز کی مثل دو رکعتیں پڑھائیں۔

1029- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَرْمِیْ بِاَسْهُمِیْ فِیْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى مَا يَحْدُثُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ انْكِسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ حَتّٰى جُلِیَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَاَ سُوْرَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَآئِیُّ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں میں تیراندازی کر رہا تھا

۱۰۲۸۔ بخاری ابواب الكسوف باب الصلوٰة فی كسوف الشمس ج ۱ ص ۱۴۱' نسائی كتاب الكسوف باب كيف صلوٰة الكسوف ج ۱ ص ۲۲۱' صحيح ابن حبان باب صلوٰة الكسوف ج ۵ ص ۲۱۵

۱۰۲۹۔ مسلم كتاب الكسوف فصل صلوٰة الكسوف ركعتان ج ۱ ص ۲۹۹' نسائی كتاب الكسوف باب التسبيح والتكبير والدعا عند كسوف الشمس ج ۱ ص ۲۱۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کہ اچانک سورج میں گہن لگا تو میں نے تیروں کو پھینکا اور سوچا کہ میں ضرور دیکھوں گا کہ رسول اللہ ﷺ سورج گرہن سے متعلق پر کیا کرتے ہیں پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے دعا کر رہے تھے تکبیر وتہلیل کہہ رہے تھے حتی کہ سورج روشن ہو گیا تو آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعت نماز پڑھائی۔

اس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا اور نسائی نے یہ الفاظ زائد روایت کئے کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور چار سجدے کئے۔

1030- وَعَنْ قَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَانْجَلَتْ فَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ ﷺ خوفزدہ ہو کر اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور میں اس دن مدینہ میں آپ کے ساتھ تھا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں پس آپ نے ان میں طویل قیام فرمایا پھر نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا تو آپ نے فرمایا یہ نشانیاں ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ ڈراتا ہے پس جب تم اسے دیکھو تو اپنی اس فرض نماز کی طرح نماز پڑھو جو ابھی تم نے پڑھی ہے اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1031- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِيْ غَرَضَيْنِ لَنَا حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ فِيْ عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْاُفُقِ اسْوَدَّتْ حَتّٰى اٰضَتْ كَاَنَّهَا تَنُّوْمَةٌ فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَيُحْدِثَنَّ شَاْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُمَّتِهِ حَدَثًا قَالَ فَدُفِعْنَا فَاِذَا هُوَ بَارِزٌ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلّٰى فَقَامَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور انصار کا ایک لڑکا اپنے اپنے نشانہ پر تیر اندازی کر رہے تھے حتی کہ سورج دو یا تین نیزوں کے برابر ہو گیا اور دیکھنے والے کی نظر میں افق سے وہ سیاہ ہو کر تنومہ گھاس کی طرح ہو گیا تو ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا ہمارے ساتھ مسجد چل خدا کی قسم سورج کی یہ حالت ضرور رسول اللہ ﷺ کی امت کے

١٠٣٠۔ ابو داؤد کتاب الکسوف باب من قال اربع رکعات ج ١ ص ١٦٨' نسائی کتاب الکسوف باب کیف صلوٰۃ الکسوف ج ١ ص ٢١٩

١٠٣١۔ ابو داؤد کتاب الکسوف باب من قال اربع رکعات ج ١ ص ١٦٨' نسائی کتاب الکسوف باب کیف صلوٰۃ الکسوف ج ١ ص ٢١٨

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

دے میں کوئی نئی بات پیدا کرے گی۔ ہم جا رہے تھے پس اچانک آپ تشریف لے آئے اور آگے بڑھ کر ہمیں نماز پڑھائی پس آپ نے نماز میں ہمارے ساتھ اتنا طویل قیام کیا کہ کبھی کسی نماز میں نہیں کیا تھا۔ لیکن ہم آپ کی آواز نہیں سن رہے پھر آپ نے ہمارے ساتھ اتنا طویل رکوع کیا جو کہ کسی نماز میں نہیں کیا تھا (لیکن) ہم آپ کی آواز نہیں سن رہے تھے پھر آپ نے ہمارے ساتھ اتنا طویل سجدہ کیا کہ کسی نماز میں نہیں کیا تھا۔ لیکن ہم آپ کی آواز بالکل نہیں سن رہے تھے۔ پھر آپ نے دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔ اور اس کی سند صحیح ہے۔

1032- وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ وَفَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو قریب نہ تھا کہ آپ رکوع کرتے پھر آپ نے رکوع کیا تو قریب نہ تھا کہ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا تو قریب نہ تھا کہ آپ سجدہ کرتے پھر آپ نے سجدہ کیا تو قریب نہ تھا کہ آپ سجدہ سے اپنا سر مبارک اٹھاتے پھر آپ نے سجدہ سے سر مبارک اٹھایا تو قریب نہ تھ کہ (دوسرا) سجدہ کرتے پھر آپ نے سجدہ کیا اور قریب نہ تھا کہ سجدہ سے اپنا سر انور اٹھاتے پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ اس کو ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

1033- وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ابْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ اَلَا وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا كَذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلَى الْمَسَاجِدِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ فِيْمَا نَرٰى بَعْضَ اٰلٓرٰ كِتٰبٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْاُوْلٰى ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو سورج میں گہن لگا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی موت کی وجہ سے سورج میں گہن لگا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور بے شک ان میں کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ پس جب تم ان دونوں کو اس حالت میں دیکھو تو مسجد کی طرف جاؤ پھر آپ نے قیام فرمایا تو ہمارے خیال

١٠٣٢. ابو داؤد کتاب الکسوف باب من قال یرکع رکعتین ج ١ ص ١٦٩

١٠٣٣. مسند احمد ج ٥ ص ٤٢٨

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

میں آپ نے الم تنزیل کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا۔ پھر آپ نے رکوع کیا پھر آپ سیدھے کھڑے ہوئے پھر آپ نے دو سجدے کئے پھر آپ کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جس طرح آپ نے پہلی رکعت میں کیا۔

اس کو امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

1034- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ نَحْوًا مِنْ صَلٰوتِكُمْ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں نماز پڑھائی جیسا کہ تم رکوع اور سجود کرتے ہوئے نماز پڑھتے ہو اس کو امام احمد رحمہ اللہ اور نسائی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1035- وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خُسِفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ وَاِسْنَادُهُمَا صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سورج اور چاند میں گہن لگے تو اس فرض نماز کی طرح نماز پڑھو جو تم نے ابھی پڑھی ہے۔

اس کو امام نسائی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور ان کی سند حسن ہے۔

کسوف میں ایک رکوع سے متعلق احناف کی مؤید حدیث کا بیان

اور سنن نسائی کی روایت ہے کہ "جب سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نماز کی طرح نماز پڑھی جس میں رکوع وسجدہ کرتے تھے" سنن نسائی کی ایک دوسری روایت کے لفاظ یہ ہیں کہ "ایک روز جب کہ سورج کو گرہن ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجلت کے ساتھ مسجد میں تشریف لائے اور نماز پڑھی یہاں تک کہ آفتاب روشن ہوگیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "زمانہ جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے کہ زمین پر رہنے والے بڑے آدمیوں میں سے کسی بڑے آدمی کے مرجانے کی وجہ سے سورج اور چاند کو گرہن لگتا ہے، حالانکہ (حقیقت یہ ہے کہ) سورج و چاند نہ تو کسی کے مرجانے کی وجہ سے گرہن میں آتے ہیں اور نہ کسی کی پیدائش کی وجہ سے۔ یہ دونوں محض اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں، اللہ جو چاہتا ہے اپنی مخلوق میں تغیر (مثلاً گرہن، روشنی اور اندھیرا) پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا جب ان میں سے کوئی گرہن میں آئے تو تم نماز پڑھنی شروع کردو یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم ظاہر ہو جائے (یعنی عذاب آجائے یا قیامت شروع ہو جائے)۔" (سنن نسائی)

حدیث کے الفاظ "ہماری نماز کی طرح کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف کی ہر رکعت میں کئی کئی رکوع نہیں کئے بلکہ جس طرح کہ ہم روزمرہ نماز پڑھتے ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس وقت نماز پڑھی اور ہر

١٠٣٤۔ مسند احمد ج ٤ ص ٢٧١، نسائی کتاب الکسوف باب کیف صلوۃ الکسوف ج ١ ص ٢٢٠

١٠٣٥۔ نسائی کتاب الکسوف باب کیف صلوۃ الکسوف ج ١ ص ٢١٩

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رکعت میں ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے کئے۔" یہ حدیث حنیفہ کے مسلک کی دلیل ہیں اس کے علاوہ اور احادیث بھی منقول ہیں جو اس مسئلہ میں حنیفہ کے مسلک کی تائید کرتی ہیں۔

بَابُ الْقِرَآءَةِ بِالْجَهْرِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

نماز کسوف میں جہراً قراءت کرنے کا بیان

1036- عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ فِي الْخُسُوْفِ بِقِرَآءَتِهٖ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں بلند آواز سے قراءت کی پس آپ نے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔

اس کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت کیا۔

نماز کسوف میں قرأت سے متعلق فقہی مذاہب کا بیان

یہ حدیث اور اسی قسم کی اور احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نماز کسوف میں امام با آواز بلند قرات نہ کرے چنانچہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کا مسلک یہ ہے۔ صحیح البخاری و صحیح مسلم نیز دوسری کتابوں میں ایسی روایات بھی منقول ہیں کہ جن سے نماز کسوف کی قرات کا با آواز بلند ہونا ثابت ہوتا ہے۔ روایات کے اس تعارض کے پیش نظر حضرت ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب روایتوں میں تعارض پیدا ہوا تو ان روایتوں کو ترجیح دینا ضروری ہوا جن سے قراء کا با آواز آہستہ ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ دن کی نماز میں قرات کا با آواز آہستہ ہونا اصل ہے۔

بَابُ الْاِخْفَآءِ بِالْقِرَآءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

نماز کسوف میں سرا قراءت کرنا

1037- عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا . رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سورج گہن میں نماز پڑھائی ہم آپ کی آواز

۱۰۳۶۔ مسلم کتاب الکسوف فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان ج ۱ ص ۲۹۶، بخاری کتاب الکسوف باب الجھر بالقرائۃ فی الکسوف ج ۱ ص ۱۴۵

۱۰۳۷۔ ترمذی ابواب صلوٰۃ الکسوف باب کیف القرائۃ فی الکسوف ج ۱ ص ۱۲۶، ابو داؤد کتاب الکسوف باب من قال اربع رکعات ج ۱ ص ۱۶۸، نسائی کتاب الکسوف باب ترک الجھر فیھا بالقرائۃ ج ۱ ص ۲۲۲، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی صلوٰۃ الکسوف ج ۱ ص ۹۱، مسند احمد ج ۵ ص ۱۴

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نہیں سنتے تھے۔

اس کو اصحاب خمسہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

1038- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ أَسْمَعْ لَهُ قِرَاءَةً ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس دن سورج میں گہن لگا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے آپ کی قراءت نہیں سنی۔

اس کو طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

نماز کسوف میں جہری قرأت سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑھی اس میں قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کئے اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی اس باب میں علی عائشہ عبداللہ بن عمرو نعمان بن بشیر مغیرہ بن شعبہ ابومسعود ابوبکر سمرہ ابن مسعود ابوبکر سمرہ ابن مسعود اسماء بنت ابوبکر ابن عمر قبیصہ ہلالی جابر بن عبداللہ ابوموسی عبدالرحمن بن سمرہ اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے امام ترمذی کہتے ہیں ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کسوف میں دو رکعتوں میں چار رکوع کئے یہ امام شافعی احمد اور اسحاق کا قول ہے نماز کسوف میں قرات کے متعلق علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ دن کے وقت بغیر آواز قرات کرے جبکہ بعض اہل علم بلند آواز سے قرات کے قائل ہیں جیسے کہ جمعہ اور عیدین کی نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

حضرت امام مالک، امام احمد اور اسحاق اسی کے قائل ہیں کہ بلند آواز سے پڑھے لیکن امام شافعی بغیر آواز سے پڑھنے کا کہتے ہیں پھر یہ دونوں حدیثیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں ایک حدیث یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے کئے دوسری یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار سجدوں میں چھ رکوع کئے اہل علم کے نزدیک یہ کسوف کی مقدار کے ساتھ جائز ہے یعنی اگر سورج گرہن لمبا ہو تو چھ رکوع اور چار سجدے کرنا جائز ہے لیکن اگر چار رکوع اور چار سجدے کرے اور قرات بھی لمبی کرے تو یہ بھی جائز ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں میں نماز باجماعت پڑھی جائے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 547)

١٠٣٨. المعجم الكبير للطبراني ج ١١ ص ٢٤٠

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

یہ باب نماز استقاء کے بیان میں ہے' استقاء کے معنی ومفہوم کا بیان

استقاء" کے لغوی معنی ہیں "پانی طلب کرنا" اور اصطلاح شریعت میں اس کا مطلب ہے " قحط اور خشک سالی میں طلب بارش کے لئے بتائے گئے طریقوں کے مطابق نماز پڑھنا اور دعا کرنا۔

بارش طلب کرنے کے لئے نماز پڑھنا

۱۰۳۹- عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي قَالَ فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو ثُمَّ حَوَّلَ رِدَائَهُ ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وزاد البخاری جهر فيهما بالقراءة.

★★ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جس دن آپ بارش کی دعا مانگنے کے لئے تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کی طرف اپنی پشت مبارک فرمائی اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگی پھر اپنی چادر مبارک پلٹ دی پھر آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔
اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا اور امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ ان دونوں رکعتوں میں جہراً قراءت فرمائی۔

نماز استقاء سے متعلق فقہی مذاہب کا بیان

حضرت امام شافعی اور صاحبین (حضرت امام یوسف اور حضرت امام محمد) کے نزدیک استقاء کی نماز عید کی نماز کی طرح ہے اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ استقاء کی دو رکعت نماز اسی طرح پڑھی جائے جیسا کہ دوسری نماز پڑھی جاتی ہے۔ نماز استقاء کے بارہ میں حنفیہ کا مسلک نماز استقاء کے سلسلہ میں خود حنفیہ کے یہاں دو قول ہیں، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ تو یہ فرماتے ہیں کہ استقاء نماز نہیں ہے بلکہ دعا و استغفار ہے وہ فرماتے ہیں کہ جن اکثر احادیث میں استقاء کا ذکر آیا ہے ان میں نماز مذکور نہیں ہے بلکہ صرف دعا کرنا مذکور ہے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں صحیح روایت منقول ہے۔ کہ انہوں نے استقاء کے لئے صرف دعا و استغفار پر اکتفا فرمایا نماز نہیں پڑھی، اگر اس سلسلہ میں نماز مسنون ہوتی تو وہ ترک نہ کرتے۔ اور ایسے ضروری مشہور واقعات کا انہیں معلوم نہ ہونا جب کہ زمانہ نبوت کو بھی زیادہ دن نہیں گزرے تھے بعید ہے اور معلوم ہونے کی صورت میں اسے ترک کرنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شان سے بعید تر ہے۔ صاحبین کا مسلک اس کے خلاف ہے۔ ان حضرات کے نزدیک نہ صرف یہ کہ استقاء کے لئے نماز منقول اور مسنون ہے بلکہ

۱۰۳۹۔ بخاری ابواب الاستسقاء باب كيف حول النبى صلى الله عليه وسلم ظهره الى الناس ج ۱ ص ۱۳۹' مسلم كتاب صلوٰة الاستسقاء ج ۱ ص ۲۹۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

- اس نماز میں جماعت اور خطبہ بھی مشروع ہے۔

بعض حضرات نے لکھا ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول لاصلوۃ فی الاستقاء (یعنی استقاء کے لئے نماز نہیں ہے) کی مراد یہ ہے کہ اس نماز کے لئے جماعت خطبہ اور خصوصیت سنت و شرط نہیں، اگر ہر آدمی الگ الگ نماز پڑھے اور دعا و استغفار کرے تو بہتر ہے۔ اس وقت حنفیہ کے یہاں فتوی صاحبین کے قول پر ہے کیونکہ نماز استقاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اور منقول ہے جس کا ایک واضح ثبوت مذکورہ بالا حدیث ہے۔ نماز استقاء کے سلسلہ میں یہ افضل ہے کہ اس کی دونوں رکعتوں میں سے پہلی رکعت "سورت ق" یا سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری رکعت میں "اقتربت الساعۃ" یا "سورت غاشیہ" کی قرات کی جائے۔

"چادر پھیرنا" دراصل تغیر حالت کے لئے اچھا شگون لینے کے درجہ میں ہے جس طرح چادر الٹ پلٹ دی گئی ہے اسی طرح موجودہ حالت میں بھی تبدیلی اور تغیر ہو جائے بایں طور کہ قحط کے بدلہ ارزانی ہو جائے اور خشک سالی کی بجائے باران رحمت سے دنیا سیراب ہو جائے۔

چادر پھیرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے لے جا کر دائیں ہاتھ سے چادر کی بائیں جانب کے نیچے کا کونا پکڑا جائے اور بائیں ہاتھ سے چادر کی دائیں جانب کے نیچے کا کونا پکڑ لیا جائے پھر دونوں ہاتھوں کو پیٹھ کے پیچھے اس طرح پھیرا اور پلٹا جائے کہ دائیں ہاتھ چادر کا پکڑا ہوا کونا دائیں مونڈھے پر آ جائے اور بائیں ہاتھ میں چادر کا پکڑا ہوا کونا بائیں مونڈھے پر آ جائے اس طریقہ سے چادر کو دایاں کونا تو بائیں ہو جائے گا اور بایاں کونا دائیں ہو جائے گا۔ نیز اوپر کا حصہ نیچے پہنچ جائے گا اور نیچے کا حصہ اوپر جائے گا۔

1040 - وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى وَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے گئے اور بارش کے لئے دعا کی اور اپنی چادر پلٹ دی جس وقت قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ سے پہلے نماز سے آغاز کیا پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر دعا فرمائی اس کو امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1041 - وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَّهٗ سَوْدَآءُ فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ بِاَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهٗ اَعْلَاهَا فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ فَقَلَّبَهَا عَلَيْهِ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ وَالْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعا فرمائی درانحالیکہ آپ پر

١٠٤٠۔ مسند احمد ج ٤ ص ٤١

١٠٤١۔ مسند احمد ج ٤ ص ٤١ ابو داؤد کتاب الصلوۃ جماع ابواب صلوۃ الاستسقاء۔ الخ ج ١ ص ١٦٤

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

...یاہ چادر تھی پس رسول اللہ ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ اس کے نچلے حصہ کو پکڑ کر اوپر کر لیں یہ آپ پر دشوار ہو گیا تو اس کی دائیں جانب کو بائیں جانب پر اور بائیں جانب کو دائیں جانب پر الٹ دیا۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

1042- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَّسْتَسْقِیْ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَّدَيْهِ ثُمَّ قَلَبَ رِدَآئَهٗ فَجَعَلَ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ وَالْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جس دن رسول اللہ ﷺ نے بارش کے لئے دعا مانگی تو آپ باہر تشریف لائے تو آپ نے ہمیں بغیر اذان اور اقامت کے دو رکعت نماز پڑھائی پھر آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اپنا چہرہ انور قبلہ کی طرف کیا درانحالیکہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر اپنی چادر مبارک پلٹ دی اس کی دائیں طرف بائیں پر اور بائیں طرف دائیں پر رکھ دی اس کو ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

1043- وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِی الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَّخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِيْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِی الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَآءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَّدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ .

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بارشوں کے بند ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ممبر کا حکم دیا جو آپ کے لئے عید گاہ میں رکھ دیا گیا اور آپ نے لوگوں سے ایک دن کا وعدہ کیا کہ وہ اس دن (گھروں سے) نکلیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورج نظر آنے لگا تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو ممبر پر بیٹھ

1042. ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة باب ما جاء في صلوة الاستسقاء ص ۹۱

1043. ابو داؤد كتاب الصلوة باب رفع اليدين في الاستسقاء ج ۱ ص ۱۶۵

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کر تکبیر کہی اور اللہ عزوجل کی حمد کی پھر فرمایا کہ تم نے اپنے علاقوں کی خشک سالی اور بارش کے اپنے وقت سے مؤخر ہونے کی شکایت کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔ پھر آپ نے یہ دعا فرمائی تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ نہایت رحم فرمانے والا بہت مہربان روز جزا کا مالک اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اے اللہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر بارش نازل فرما جو ایک مدت تک ہمیں قوت اور فائدہ دے پھر آپ نے اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھائے اور مسلسل اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے رہے حتیٰ کہ آپ کے دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوگئی پھر آپ نے لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ مبارک پھیری اور اپنی چادر مبارک پلٹ دی درانحالیکہ کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے تھے پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ممبر سے اتر کر دو رکعتیں پڑھائیں تو اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرمائے جن میں گرج اور چمک تھی پھر اللہ کے حکم سے بارش برسی پس آپ ابھی مسجد تک نہ پہنچے تھے کہ نالے بہہ پڑے پس جب آپ نے لوگوں کو تیزی سے اپنی پناہ گاہوں کی طرف جاتے دیکھا تو آپ ہنسے حتیٰ کہ آپ کے مبارک دانت ظاہر ہو گئے پھر آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر اور بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند جید ہے۔

نماز استسقاء کے بعد دو خطبے پڑھنے سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

حضرت امام مالک حضرت امام شافعی اور ایک روایت کے مطابق حضرت امام احمد فرماتے ہیں کہ نماز استسقاء کے بعد دو خطبے پڑھنا سنت ہے اور خطبہ کی ابتداء استغفار کے ساتھ کرنی چاہیے جیسے کہ عیدین کے خطبہ کی ابتداء تکبیر کے ساتھ ہوتی ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ اور ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت امام احمد کے نزدیک خطبہ مشروع نہیں ہے صرف دعا و استغفار پر اکتفا کرنا چاہیے۔ حضرت ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اصحاب سنن اربعہ نے حضرت اسحٰق ابن عبداللہ کنانہ سے ایک روایت نقل کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (استسقاء کے لئے) عیدگاہ جا کر تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برابر دعا کرتے گریہ وزاری کرتے اور اللہ کی عظمت و بڑائی بیان کرتے رہے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی جیسا کہ عید میں پڑھتے تھے۔

1044 - وَعَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَمِيْرٌ مِّنَ الْاُمَرَآءِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَسْئَلُهٗ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهٗ اَنْ يَّسْاَلَنِيْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُّتَبَذِّلًا مُّتَخَشِّعًا مُّتَضَرِّعًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ ۔ رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۱۰۴۴۔ نسائی کتاب الاستسقاء باب کیف صلوٰۃ الاستسقاء ج ۱ ص ۲۲۶' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ جماع ابواب الاستسقاء۔ الخ ج ۱ ص ۱۶۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ مجھے امراء میں سے کسی امیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس نماز استسقاء کے متعلق پوچھنے کے لئے بھیجا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اسے مجھ سے سوال کرنے سے کس چیز نے روکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے سادہ کپڑوں میں تشریف لائے عاجزی اور انکساری کرتے ہوئے پس آپ نے نماز عید کی طرح دو رکعتیں پڑھائیں لیکن تمہارے اس خطبہ کی طرح خطبہ نہ پڑھا۔

اس کو نسائی اور ابوداؤد نے روایت اور اس کی سند صحیح ہے۔

وسیلہ سے دعا مانگنے کا بیان

منقول ہے کہ جب حضرت عمر اور دوسرے صحابہ کرام جوان کے ہمراہ ہوتے تھے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے دعا مانگتے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ "اے پروردگار! تیرے پیغمبر کی امت نے میرا وسیلہ اختیار کیا ہے۔ خداوندا! تو میرے اس بڑھاپے کو رسوا مت کر اور مجھے ان کے سامنے شرمندہ نہ کر۔" چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر صحابہ کرام کی دعا اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان الفاظ میں اتنی تاثیر ہوتی کہ جب ہی بارش شروع ہو جاتی تھی۔

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

یہ باب نماز خوف کے بیان میں ہے

نماز خوف سفر و حضر میں پڑھنے کا بیان

کفار کے خوف اور دشمن کے مقابل ہونے کے وقت جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے نماز خوف کہتے ہیں۔ خوف کی نماز کتاب وسنت سے ثابت ہے۔ نیز اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد یہ نماز باقی اور ثابت ہے اگرچہ بعض حضرات کا قول ہے کہ نماز خوف صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک ہی کے ساتھ مخصوص تھی۔ نیز بعض حضرات مثلاً حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک یہ نماز حالت سفر کے ساتھ مخصوص ہے۔ جب کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک یہ نماز سفر و حضر دونوں صورتوں میں جائز ہے۔ بحسب اختلاف زمانہ و مقام یہ نماز متعدد طریقوں سے روایت کی گئی ہے چنانچہ بعض حضرات نے کہا ہے کہ سولہ طریقوں سے منقول ہے۔

بعض حضرات نے اس سے زائد اور بعض نے اس سے کم کہا ہے لیکن علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث میں جتنے بھی طریقے منقول ہیں تمام کے تمام معتبر ہیں علماء کے ہاں اختلاف صرف ترجیح اور فوقیت کے بارے میں ہے کہ کسی نے کسی طریقے کو ترجیح دی ہے اور اس پر عمل کیا ہے جو صحاح ستہ میں مذکور ہے۔ علامہ شمنی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف چار جگہ پڑھی ہے۔ ذات الرقاع بطن نخل، عسفان اور ذی قرد۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ نماز خوف تھی تو حالت سفر میں مگر فقہاء نے اس پر قیاس کرتے ہوئے اس نماز کو حضر میں بھی جائز رکھا ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نماز خوف کا بیان

1045- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے حتیٰ کہ ہم جب ذات الرقاع میں تھے تو جب سایہ دار درخت کے پاس پہنچے تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے لئے چھوڑ دیا تو مشرکین میں سے ایک شخص آیا درانحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی تو اس نے آپ کی تلوار لے کر سونت لی اور کہنے لگا۔کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں اس نے کہا تجھے مجھ سے کون بچائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تم سے اللہ تعالیٰ بچائے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے دھمکایا تو اس نے تلوار نیام میں ڈال کر لٹکا دی پھر نماز کے لئے اذان کہی گئی تو آپ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ پیچھے ہٹ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی دو دو رکعتیں اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور بخاری نے اسے تعلیقاً روایت کیا۔

نماز خوف کے طریقے میں فقہی مذاہب اربعہ

حضرت سہل بن ابو حثمہ نماز خوف کے متعلق فرماتے ہیں کہ امام قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہو جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے اور انہی کی طرف رخ کئے رہے پھر امام پہلے گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور وہ لوگ دوسری رکعت خود پڑھیں اور دو سجدے کرنے کے بعد دوسری جماعت کی جگہ دشمن کے مقابل آ جائیں اور وہ جماعت آ کر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور سجدے کرے امام کی دو رکعتیں ہو جائیں گی اور جماعت کی پہلی رکعت ہوگی پھر یہ لوگ کھڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت پڑھیں اور سجدہ کریں محمد بن بشار کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے شعبہ کے حوالے سے مجھے بتایا کہ شعبہ عبدالرحمٰن بن قاسم سے وہ قاسم سے وہ اپنے

۱۰۴۵۔ مسلم کتاب فضائل القرآن باب صلوۃ الخوف ج ۱ ص ۲۷۹، بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع تعلیقاً ج ۲ ص ۵۹۲

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

والد سے وہ صالح بن خوات سے وہ سہل بن ابی حثمہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت کی مثل بیان کرتے ہیں پھر یحییٰ بن سعید نے مجھ سے کہا کہ اس حدیث کو اس کے ساتھ لکھ دو مجھے یہ حدیث اچھی طرح یاد نہیں لیکن یہ یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث ہی کی مثل ہے۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد کی روایت سے مرفوع نہیں کیا یحییٰ بن سعید انصاری کے ساتھی بھی اسے موقوف ہی روایت کرتے ہیں جبکہ شعبہ عبدالرحمن بن قاسم محمد کے حوالے سے اسے مرفوع روایت روایت کرتے ہیں جو نماز خوف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھ چکا تھا امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام مالک شافعی احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے اور یہ کئی راویوں سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں گروہوں کے ساتھ ایک ایک رکعت نماز پڑھی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دو اور ان دونوں کے لئے ایک ایک رکعت تھی۔ (جامع ترمذی: جلد اول، حدیث نمبر 552) یہی حدیث احناف ائمہ کی دلیل ہے۔

حضرت سالم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز خوف میں ایک رکعت ایک گروہ کے ساتھ پڑھی جب کہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں لڑتا رہا پھر یہ لوگ اپنی جگہ چلے گئے اور انہوں نے آکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں دوسری رکعت پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور اس گروہ نے کھڑے ہو کر اپنی چھوڑی ہوئی رکعت پوری کی اس کے بعد دوسرا گروہ کھڑا ہوا اور اس نے بھی اپنی دوسری رکعت پڑھی اس باب میں جابر حذیفہ زید بن ثابت ابن عباس ابوہریرہ ابن مسعود ابوبکرہ سہل بن ابوحثمہ اور ابوعیاش زرقی سے بھی روایت ہے بوعیاش کا نام زید بن ثابت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں۔

امام مالک نماز خوف میں سہل بن ابوحثمہ ہی کی روایت پر عمل کرتے ہیں اور یہی امام شافعی کا قول ہے۔ حضرت امام احمد کہتے ہیں کہ نماز خوف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی طرح مروی ہے اور میں اس باب میں سہل بن ابوحثمہ کی حدیث سے صحیح روایت نہیں جانتا چنانچہ وہ بھی اسی طریقے کو اختیار کرتے ہیں اسحاق بن ابراہیم بھی اسی طرح کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلوٰۃ خوف میں کئی روایات ثابت ہیں ان سب پر عمل کرنا جائز ہے یعنی یہ بقدر خوف ہے اسحاق کہتے ہیں کہ ہم سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو دوسری روایات پر ترجیح نہیں دیتے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اسے موسیٰ بن عقبہ بھی نافع سے وہ ابن عمر سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 551)

1046- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ

۱۰۴۶۔ بخاری ابواب صلوٰۃ الخوف ج ۱ ص ۱۲۸، مسلم کتاب فضائل القرآن باب صلوٰۃ الخوف ج ۱ ص ۲۷۸، ترمذی ابواب الصلوٰۃ والسجدۃ باب ما جاء فی صلوٰۃ الخوف ج ۱ ص ۱۲۶، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب من قال یصلی بکل طائفۃ رکعۃ ج ۱ ص ۱۷۶، نسائی کتاب صلوٰۃ الخوف ج ۱ ص ۲۲۹، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی صلوٰۃ الخوف ص ۹۰، مسند احمد ج ۲ ص ۱۵۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فَلَمَّا أَنْ تَهَيَّأْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهُ تُصَلِّيْ وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ میں شریک ہوا پس جب ہم دشمن کے سامنے ہوئے تو ہم نے ان کے مقابلے کے لئے صفیں باندھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوگئی اور ایک جماعت دشمن کے مقابل کھڑی ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے کھڑی جماعت کو ایک رکعت پڑھائی (جس میں) ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے پھر یہ جماعت اس گروہ کی جگہ چلی گئی جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک رکعت پڑھائی اور دو سجدے فرمائے پھر سلام پھیر دیا۔ پھر ان میں سے ہر ایک نے کھڑے ہو کر اکیلے ایک رکوع اور دو سجدے کئے یعنی ایک رکعت پڑھی اس کو محدثین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

ایک ہی امام کی اقتداء میں نماز خوف ادا کرنے کا بیان

حضرت ابن ہمام فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا طریقے سے نماز خوف کی ادائیگی اس وقت ضروری ہوتی ہے جب کہ سب لوگ ایک ہی آدمی کو امام بنانے پر مصر ہوں۔ اگر ایسی صورت حال نہ ہو تو پھر افضل یہ ہے کہ ایک امام ایک جماعت کو پوری نماز پڑھائے اور دوسرا امام دوسری جماعت کو پوری نماز پڑھائے۔ حدیث کے الفاظ فقام کل واحد منھم (اور یہ لوگ کھڑے ہوگئے الخ) کی تفصیل و فائدہ علماء حنفیہ میں سے بعض شارحین نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ جماعت جو بعد میں آکر نماز میں شریک ہوئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرنے کے بعد دشمن کے مقابلے میں چلی گئی اور پہلی جماعت جو پہلی رکعت میں شریک ہوئی تھی وہاں سے اپنی جگہ یعنی نماز پڑھنے آگئی اور تنہا تنہا اپنی بقیہ نماز پوری کی اور سلام پھیر کے دشمن کے مقابلہ پر چلی گئی اس کے بعد پھر دوسری جماعت یہاں آگئی اور اس نے بھی تنہا اپنی بقیہ نماز پوری کی اور سلام پھیر کے دشمن کے مقابلہ پر چلی گئی۔ ابن ملک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء سے یہی تفصیل اور طریقہ منقول ہے چنانچہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ اگر یہ تفصیل حدیث میں وضاحت کے ساتھ بیان نہیں کی گئی ہے اور نہ صراحت کے ساتھ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے۔ لیکن حضرت ابن ہمام فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے حضرت امام ابوحنیفہ کے مسلک کا ایک جز ثابت ہوتا ہے اور وہ یہ کہ پہلی جماعت ایک رکعت پڑھ کر چلی جائے اور دوسری جماعت دوسری رکعت میں آکر امام کے ساتھ شریک ہو اور اس دوسری جماعت کی موجودگی میں امام اپنی نماز پوری کر کے سلام پھیر دے۔ البتہ حضرت امام اعظم کا پورا مسلک اور ان کا نقل کردہ پورا طریقہ ایک دوسری روایت سے ثابت ہوتا ہے جو حضرت عبداللہ ابن عباس پر موقوف ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا یہ مسلک اور ان کی روایت حضرت امام محمد نے اپنی کتاب الآثار میں نقل کی ہے۔ اس سلسلے میں اتنی بات سمجھ لینا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

چاہیے کہ نماز خوف کے بارہ میں حضرت امام اعظم کا جو مسلک ہے اور انہوں نے جو تفصیل بیان کی ہے وہ حدیث موقوف سے ثابت ہے اور ظاہر ہے کہ اس باب میں عقل کو کوئی دخل نہیں لہٰذا حدیث موقوف بھی حدیث مرفوع کے درجے میں ہوگی۔ اور پھر یہ کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک یہ بھی ہے کہ صورت مذکورہ میں پہلی جماعت اپنی نماز بغیر قرات کے لاحق کی طرح پوری کرے اور دوسری جماعت قرات کے ساتھ پوری کرے جیسا کہ مسبوق اپنی نماز قرات کے ساتھ پوری کرتے ہیں لیکن یہ صورت اس وقت کی ہے جب کہ نماز حالت سفر میں پڑھی جارہی ہو اور امام مسافر ہو یا نماز دو رکعت والی نماز ہو اور اگر امام مقیم ہو اور نماز چار رکعتوں والی ہو تو دونوں جماعتوں میں سے ہر ایک جماعت امام کے ساتھ دو دو رکعتوں پڑھے گی۔ لیکن نماز اگر تین رکعتیں والی ہو جیسے مغرب کی تو خواہ سفر ہو یا حضرت دونوں صورتوں میں پہلی جماعت امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے گی اور دوسری جماعت ایک رکعت اور ہر جماعت اپنی اپنی نماز مذکورہ بالا طریقے سے پوری کرے گی۔ حدیث کے آخری الفاظ قیاما علی اقدامھم سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نمازی رکوع اور سجدہ ترک کر دیں۔ یعنی مذکورہ بالا صورت میں جب کہ لوگ پیادہ کھڑے کھڑے یا سواری پر نماز پڑھیں تو رکوع اور سجدہ سر کے اشارے سے کریں نماز خوف کے سلسلے میں مذکورہ بالا طریقہ اگرچہ خلاف قیاس ہے کیونکہ خود حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک چلنا، سوار ہونا اور لڑنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ پھر یہ کہ اس صورت میں نہ صرف یہ کہ عمل کثیر بہت ہوتا ہے بلکہ قبلے سے بھی انحراف ہوتا ہے لیکن چونکہ قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ میں نماز خوف اور اس کا طریقہ وارد ہو گیا ہے۔ اس لئے اسے مشروع رکھا گیا ہے۔

1047 - وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَّتَكُوْنُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوْا فَاِذَا صَلَّى الَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً اسْتَاْخَرُوْا مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَلَا يُسَلِّمُوْنَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا فَيُصَلُّوْنَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَتَقُوْمُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً رَكْعَةً بَعْدَ اَنْ يَّنْصَرِفَ الْإِمَامُ فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّوْا رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ كَانَ خَوْفًا هُوَ اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَانًا مُّسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا ۔
قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا اَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اِلَّا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي المؤطا ثم البخاری من طریقه فِيْ كتاب التفسير من صَحِيْحِهٖ ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ ان صلوٰة الخوف لها انواع مختلفة و صفات متنوعة وردتْ فيها اخبارٌ صَحِيْحَةٌ

★★ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب صلوٰۃ خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا امام اور لوگوں میں سے ایک جماعت آگے بڑھے اور امام ان کو ایک رکعت پڑھائے اور ایک گروہ امام اور دشمن کے درمیان کھڑا ہو۔ پس جب امام کے ساتھ والے لوگ ایک رکعت پڑھ لیں تو وہ پیچھے ہٹ کر ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں جنہوں

۱۰۴۷. مؤطا امام کتاب صلوٰۃ الخوف ص ۱۷۰' بخاری کتاب التفسیر باب قوله عزوجل وان خفتم فرجالًا. الخ ج ۲ ص ۶۵۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نے نماز نہیں پڑھی اور ہو سلام نہ پھیریں اور جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آگے بڑھیں اور امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں پھر امام سلام پھیر دے اور وہ دو رکعتیں پڑھ چکا ہے۔ پھر دونوں گروہوں میں سے ہر ایک امام کے سلام پھیرنے کے بعد اکیلے ایک ایک رکعت پڑھیں تو ہر ایک کی دو دو رکعتیں ہو جائیں گی۔ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو لوگ پیدل کھڑے ہو کر نماز پڑھیں یا سوار ہو کر قبلہ کی طرف متوجہ ہوں یا نہ ہوں۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے خیال میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی بیان کیا ہے۔

اس کو امام مالک رحمہ اللہ نے موطا میں روایت کیا۔ پھر بخاری نے اسی سند سے اپنی صحیح کی کتاب التفسیر میں نقل کیا۔

علامہ نیموی رحمہ اللہ فرماتے ہیں صلوۃ الخوف کی مختلف قسمیں اور مختلف طریقے ہیں جن کے متعلق صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اَبْوَابُ الْجَنَآئِزِ

یہ ابواب جنازوں کے بیان میں ہے

لفظ جنازہ کے لغوی مفہوم کا بیان

علامہ علی بن سلطان محمد القاری حنفی لکھتے ہیں۔ جنائز یہ جنازہ کی جمع ہے، لفظ جنازہ لغت کے اعتبار سے جیم کے زیر اور زبر دونوں کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے لیکن زیادہ فصیح جیم کے زیر کے ساتھ ہی ہے۔

جنازہ میت یعنی مردے کو جو تخت پر ہو، کہتے ہیں۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ لفظ "جنازہ" یعنی جیم کے زبر کے ساتھ میت کے معنیٰ میں استعمال کیا جاتا ہے اور جنازہ یعنی جیم کے زیر کے ساتھ تابوت اور اس تخت یا چار پائی کو کہتے ہیں جس پر مردہ کو رکھ کر اٹھاتے ہیں۔ بعض حضرات نے اس کے برعکس کہا ہے یعنی " جنازہ تابوت یا تخت کو کہتے ہیں اور جنازہ میت کو کہا جاتا ہے۔ (شرح وقایہ، کتاب صلوٰۃ، ج ا،ص ۳۲۰، بیروت)

بَابُ تَلْقِيْنِ الْمُحْتَضَرِ

قریب المرگ شخص کو (کلمہ کی) تلقین کرنے کا بیان

1048- عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ الا البخارى ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے قریب المرگ لوگوں کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو۔

اس کو سوائے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے محدثین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

شرح

تلقین کے معنی پڑھنا ہیں تلقین سے مراد قریب المرگ کے روبرو کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنا، تاکہ وہ بھی سن کر پڑھے مگر قریب المرگ سے نہ کہا جائے یہ تم بھی پڑھو مبادا کہ شدت مرض یا بدحواسی کے سبب اس کے منہ سے انکار نکل جائے۔ جمہور

۱۰۴۸۔ مسلم کتاب الجنائز ج ۱ص ۳۰۰' ابواب الجنائز باب ما جاء في تلقين المريض عند الموت ج ۱ ص ۱۹۲' ابو داؤد کتاب الجنائز باب في التلقين ج ۲ ص ۸۸' نسائی کتاب الجنائز باب تلقين الميت ج ۱ ص ۲۵۹' ابن ماجة ابواب ما جاء في الجنائز باب ما جاء في تلقين الميت۔ الخ ص ۱۰۵' مسند احمد ج ۳ ص ۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

علماء کے نزدیک یہ تلقین مستحب ہے۔

1049- وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کی تلقین کرو۔
اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

1050- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

★★ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ہوا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔
اس کو ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شرح

مراد یہ ہے کہ جو شخص آخری وقت میں پورا کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہو گا اب یہ احتمال ہے کہ چاہے تو یہ دخول جنت عذاب سے پہلے دخول خاص ہے یا اپنے گناہوں کے بقدر عذاب دیئے جانے کے بعد ہو۔ لیکن پہلا ہی احتمال صحیح معلوم ہوتا ہے تا کہ ان مومنین میں جو کلمہ طیب پڑھتے ہوئے اپنی جان، جان آفرین کے سپرد کریں اور ان مومنین میں کہ جن کا آخری کلام کلمہ طیب نہ ہوا امتیاز پیدا ہو جائے۔

شہادتین میں کلمہ توحید و رسالت دونوں کی تلقین کرنے کا بیان

مجمع بحار الانوار میں ہے: سبب التلقين انه يحضر الشيطان ليفسد عقده، والمراد بلااله الا الله الشهادتان
تلقین کا سبب یہ ہے کہ اُس وقت شیطان آدمی کا ایمان بگاڑنے آتا ہے، اور لا الہ الا اللہ سے پورا کلمہ طیبہ مراد ہے۔
(مجمع بحار الانوار تحت لفظ "لقن" مطبوعة نولكشور لكهنؤ)

فتح القدیر میں ہے: المقصود منه التذكير فى وقت تعرض الشيطان۔ تلقین سے مقصود تعرض شیطان کے وقت ایمان یاد دلانا ہے (فتح القدیر، باب الجنائز مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

اسی طرح تبیین الحقائق اور فتح اللہ مبین وغیرہ میں ہے۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں علامہ میرک سے ہے: من كان اخر كلامه لا اله الا الله المراد مع قرينته فانه بمنزلة علم لكلمة الايمان۔ حدیث میں جو فرمایا کہ جس کا پچھلا کلام لا الہ

١٠٤٩. مسلم كتاب الجنائز ج ١ ص ٣٠٠

١٠٥٠. ابو داؤد كتاب الجنائز باب [illegible]ين ج ٢ ص ٨٨

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لا اللہ ہو اس سے مراد پورا کلمہ طیبہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ گویا اس کلمہ ایمان کا نام ہے۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ باب مایقال عند من حضرۃ الموت فصل ثانی، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

دُررغرر میں ہے: یلقن بذکر شهادتین عنده لان الاولی لا تقبل بدون الثانیة۔ کلمہ طیبہ کے دونوں جزئیت کو تلقین کیے جائیں اس لئے کہ لا الٰہ الا اللہ بغیر محمد رسول اللہ کے مقبول نہیں۔ (دُرر شرح غرر ملا خسرو، باب الجنائز، بیروت)

غنیہ ذوی الاحکام میں اس پر تقریر فرمائی، تنویر الابصار میں ہے: یلقن بذکر الشهادتین دونوں شہادتیں تلقین کی جائیں۔ (تنویر الابصار متن الدر المختار، باب صلوٰۃ الجنائز، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی)

دُرمختار میں ہے: لان الاولی لاتقبل بدون الثانی ۃ کہ پہلی بے دوسری کے مقبول نہیں۔

(درمختار شرح تنویر الابصار، باب صلوٰۃ الجنائز، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی)

المختصر القدوری میں ہے: لقن الشهادتین پورا کلمہ سکھایا جائے۔ (المختصر للقدوری باب الجنائز)

جوہرہ نیرہ میں ہے: لقوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقنوا موتاکم شهادة ان لا اله الاالله وهو صورة التلقین ان یقال عنده فی حالة النزع جهراً وهو یسمع اشهدان لااله الاالله واشهدان محمدارسول الله۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اموات کو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت یاد دلاؤ اور اس یاد دلانے کی صورت یہ ہے کہ اس نزع میں اس کے پاس ایسی آواز سے کہ وہ سنے اشهدان لااله الاالله واشهدان محمدارسول الله پڑھیں۔

(جوہرہ نیرہ، باب الجنائز، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

شرح صغریٰ میں علامہ سنوسی کی عبارت اس سلسلے میں صاف اور صریح ہے، ان کے الفاظ یہ ہیں: لا الٰہ الا اللہ کہنے سے ذاکر کے دل میں نورِ حقیقت کی بہجت تو آگئی مگر اس سے نفع یابی آدابِ شریعت کی بجاآوری پر موقوف ہے۔ اور اس ادب کی بجاآوری کی صورت یہی ہے کہ اس کلمہ والے آقا جو اسے خدائے برتر کے پاس سے لے کر تبلیغ فرمانے والے ہیں، سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ان کا ذکر پاک جاری رکھے۔ اس لئے حقیقت پر دلالت کرنے والے کلمہ توحید کو کہہ لینے کے بعد ضرورت ہے کہ ذاکر ہمارے آقا محمد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کا بھی اثبات کرے تاکہ شریعت کی مضبوط پناہ میں لاکر اپنے نورِ توحید کو محفوظ رکھ سکے۔ اسی لئے ذاکر کہتا ہے لا اله الاالله محمدرسول الله۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اذکار میں سے کسی بھی ذکر میں مومن کو سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔

خدا کے ذکر کے بعد سرکار پر درود بھیجے، یا ان کی رسالت کا اقرار کرے، ساتھ ہی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود کی ادائیگی، تعظیم کی بجاآوری، اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامنِ پاک سے وابستگی بھی رکھے اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدائے برتر عظیم ترین باب اور ذریعہ ہیں کہ دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی ان سے وابستگی کے بغیر دستیاب نہ ہوگی۔ اس لئے جو سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر پاک اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن تھامنے سے غافل

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہوا وہ نامراد رہا اور اُسے دنیا و آخرت کی بھلائی سے محروم کر کے بے تعلق کے قید خانے میں ڈال دیا گیا۔ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تو خدائے برتر کی جانب مخلوق کے رہبر ہیں، جو اپنے رہبر ہی سے غافل ہوا سے خدا تعالیٰ تک رسائی کیسے حاصل ہوگی!

بَابُ تَوْجِيْهِ الْمُحْتَضَرِ اِلَى الْقِبْلَةِ

قریب المرگ شخص کا منہ قبلہ کی طرف کرنا

1051- عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ سَأَلَ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالُوْا تُوُفِّيَ وَاَوْصٰى اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ ذَهَبَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ۔ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو براء بن معرور کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے عرض کیا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں اور انہوں نے وصیت کی ہے کہ (مرنے کے بعد) ان کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے فطرت کو پالیا پھر آپ تشریف لے گئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی اس حدیث کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ قِرَآءَةِ يٰسٓ عِنْدَ الْمَيِّتِ

میت کے پاس سورہ یٰسین پڑھنے کا بیان

1052- عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَاَعَلَّهُ ابْنُ الْقَطَّانِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ ۔

☆☆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مرنے والوں کے پاس سورہ یٰسین کی تلاوت کرو۔

اس کو ابوداؤد و ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا اور ابن قطان نے اسے معلّل قرار دیا اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا۔

شرح

مردوں سے مراد قریب المرگ ہیں۔ اس صورت میں سورت یٰسین پڑھنے کی حکمت بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ قریب المرگ

١٠٥١۔ مستدرك حاكم كتاب الجنائز باب يوجه المحتضر الى القبلة ج ١ ص ٣٥٣

١١٠٥٢۔ ابو داؤد كتاب الجنائز باب القرائة عند الميت ج ٢ ص ٨٩، ابن ماجة ابواب ما جاء في الجنائز ما جاء في ما يقال عند المريض اذا حضر ص ١٠٥، صحيح ابن حبان كتاب الجنائز فصل في المحتضر ج ٦ ص ٣٠

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس سورت میں مذکورہ مضامین مثلاً ذکراللہ، احوال قیامت، بعث اور اسی قسم کے دوسرے عجیب و بدیع مضامین سے لطف اندوز ہو۔ یہ بھی احتمال ہے کہ حدیث میں لفظ "مردوں" سے مراد قریب المرگ نہ ہوں بلکہ حقیقی مردے مراد ہوں اس صورت میں اس کل کا مطلب یہ ہوگا کہ سورت یٰسین مردہ کے پاس اس کے گھر میں دفن سے پہلے دفن کے بعد اس کی قبر کے سرہانے پڑھی جائے۔ ابن مردویہ رحمہ اللہ وغیرہ نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس میت (یعنی قریب المرگ یا حقیقی میت) کے سر کے پاس سورت یٰسین پڑھی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر آسانی فرماتا ہے"۔ ابن عدی رحمہ اللہ وغیرہ نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ "جو شخص اپنے والدین کی یا ان میں سے کسی ایک کی (یعنی صرف ماں کی یا صرف باپ کی) قبر پر ہر جمعہ کو جاتا ہے اور پھر وہاں سورت یٰسین پڑھتا ہے تو صاحب قبر کے لئے سورت یٰسین کے تمام حروف کی تعداد کے بقدر مغفرت عطا کی جاتی ہے۔" علماء فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جمعہ سے مراد حسب ظاہر خاص طور پر یوم جمعہ بھی ہوسکتا ہے اور پورا ہفتہ بھی مراد لیا جاسکتا ہے۔

بَابُ تَغْمِيْضِ الْمَيِّتِ

میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان

1053- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِىْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِى الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِىْ عَقِبِهٖ فِى الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِىْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِىْ قَبْرِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

★★ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے درانحالیکہ ان کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں تو آپ نے ان کی آنکھوں کو بند فرما دیا پھر فرمایا جب روح قبض کی جاتی ہے تو آنکھیں اس کو دیکھتی ہیں اور ان کے گھر والوں میں کچھ لوگوں نے رونا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے لئے صرف خیر مانگو بے شک فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں جو تم کہتے ہیں پھر آپ نے یہ دعا مانگی اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما اور مہدیین میں ان کا درجہ بلند فرما اور اس کے پیچھے رہنے والوں کی نگہبانی فرما اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما اے رب العالمین اور ان کی قبر کو کشادہ فرما اور ان کی قبر کو روشن فرما ان کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

شرح

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو سلمہ کے پاس آئے۔ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں آپ نے ان کی آنکھیں بند کر دیں پھر فرمایا جب روح قبض ہوتی ہے تو نگاہ اس کے پیچھے پیچھے جاتی ہے۔

۱۰۵۳۔ مسلم کتاب الجنائز ج ۱ ص ۳۰۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حضرت شداد بن اوس بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے مردوں کے پاس جاؤ تو ان کی آنکھیں بند کردو اس لئے کہ نگاہ روح کے پیچھے پیچھے جاتی ہے اور بھلی بات کہو اس لئے کہ فرشتے میت والوں کی بات پر آمین کہتے ہیں۔(سنن ابن ماجہ)

ارشاد گرامی کے الفاظ ان الروح اذا قبض الخ کے ذریعہ گویا آپ اغماض یعنی آنکھیں بند کرنے کی علت بیان فرما رہے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے آنکھوں کو اس لیے بند کر دیا کہ جب روح قبض کی جاتی ہے تو اس کے ساتھ بینائی بھی چلی جاتی ہے لہٰذا آنکھیں کھلی رہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

بَابُ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ

میت کو کپڑے سے ڈھانکنا

1054- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کو یمنی چادر میں ڈھانک دیا گیا اس کو شیخین نے روایت کیا۔

فوت ہونے والے شخص کو سنبھالنے کا بیان

جب کوئی شخص قریب المرگ ہو اور اس پر علامات موت ظاہر ہونے لگیں تو اسے قبلہ رخ کر دیا جائے بایں طور کہ اسے چیت لٹا کر اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کر دیے جائیں اور سر کو اونچا کر دیا جائے تاکہ وہ قبلہ رخ ہو جائے اور قریب المرگ کو تلقین کی جائے یعنی اس کے سامنے کلمہ اشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله بآواز بلند بڑھا جائے تاکہ قریب المرگ بھی سن کر پڑھنے لگے۔ مگر قریب المرگ کو کلمہ پڑھنے کا حکم نہ دیا جائے کیونکہ وہ وقت بڑا مشکل ہے نہ معلوم اس کے منہ سے کیا نکل جائے۔ جب روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے تو اس کے تمام اعضاء درست کر دیے جائیں اور کپڑے سے اس کا منہ اس ترکیب سے باندھ دیا جائے کہ کپڑا ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر اس کے دونوں سرے سر کے اوپر لے جائیں اور گرہ لگا دی جائے تاکہ منہ بند ہو جائے اور منہ کے اندر کوئی کپڑا وغیرہ نہ داخل ہو سکے، آنکھیں بند کر دی جائیں اور پیر کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دیے جائیں تاکہ دونوں ٹانگیں پھیلنے نہ پائیں۔

میت کو نہلانے، کفنانے اور دفنانے میں جہاں تک ہو سکے جلدی کرنی چاہیے۔ جب میت کو غسل دینے کا ارادہ کیا جائے تو پہلے کسی تخت یا بڑے تختہ کو لوبان یا اگربتی وغیرہ کی دھونی دینی چاہیے۔ تین دفعہ، پانچ دفعہ، یا سات دفعہ چاروں طرف دھونی

۱۰۵۴۔ بخاری کتاب الجنائز باب الدخول علی المیت بعد الموت . الخ ج ۱ ص ۱۶۶' مسلم کتاب الجنائز فصل فی کفن المیت . الخ ج ۱ ص ۳۰۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہے کہ میت کو اس پر لٹا دیا جائے اس کے کپڑے اتار کر کوئی کپڑا کہ جس کی لمبائی ڈیڑھ ہاتھ اور چوڑائی دو ہاتھ ہو۔ ناف سے لے کر زانو تک ڈال دیا جائے تاکہ ستر چھپا رہے۔

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دینے کا بیان

1055- عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ تَعْنِيْ اِزَارَهُ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمْ ابدان بميا مِنِهَا ومواضع الوضوء مِنْهَا ۔

☆☆ حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئیں تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اس کو تین یا پانچ مرتبہ غسل دو یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ بیری کے پتوں اور پانی سے غسل دو اور آخر میں کچھ کافور لگا دینا جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر دینا پس جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمیں اپنی چادر اتار کر دی اور فرمایا اس کو سب کپڑوں سے نیچے پہنا دو یعنی اس کا ازار بنا دو۔ اس کو محدثین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے روایت کیا اور ایک روایت میں ہے کہ تم اس کی دائیں جانب اور وضو کی جگہوں سے غسل کا آغاز کرو۔

شرح

اگر پہلے غسل میں پاکی حاصل ہو جائے تو تین مرتبہ نہلانا مستحب ہے اور اس سے تجاوز کرنا مکروہ ہے اور اگر پاکی دو بار یا تین بار میں حاصل ہو تو پھر پانچ مرتبہ نہلانا مستحب ہے یا زیادہ سے زیادہ سات مرتبہ، سات مرتبہ سے زیادہ نہلانا منقول نہیں ہے بلکہ اس سے زیادہ نہلانا مکروہ ہے۔

بیری کے پتوں اور کافور کے پانی سے غسل میت

میت کو بیری کے پتوں اور کافور کے پانی سے نہلانا چاہیے اس سلسلہ میں ضابطہ یہ ہے کہ دو دو مرتبہ تو بیری کے پتوں کے پانی سے نہلایا جائے جیسا کہ کتاب ہدایہ سے معلوم ہوتا ہے نیز ابوداؤد کی روایت ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے حضرت

۱۰۵۵. بخاری کتاب الجنائز غسل الميت . الخ ج ۱ ص ۱٦۷' مسلم کتاب الجنائز فصل فی غسل الميت وترا ج ۱ ص ۳۰٤' ترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء فی غسل الميت ج ۱ ص ۱۹۳' ابو داؤد کتاب الجنائز باب کیف غسل الميت ج ۲ ص ۹۲' نسائی کتاب الجنائز باب غسل الميت وترا ج ۱ ص ۲٦٦' ابن ماجة ابواب ما جاء فی الجنائز باب ما جاء فی غسل الميت وترا ص ۱۰٦' مسند احمد ج ٦ ص ٤۰۷

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے غسل میت سیکھا تھا۔ وہ بیری کے پتوں کے پانی سے دو مرتبہ غسل دیتی تھیں۔ اور تیسری مرتبہ کافور کے پانی سے غسل دیا جائے۔

کافور پانی میں ملایا جائے یا خوشبو میں؟

شیخ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی مراد یہ ہے کہ کافور اس پانی میں ملایا جائے جس سے میت کو نہلایا جا رہا ہو چنانچہ جمہور علماء کی بھی یہی رائے ہے، جب کہ کوئی کہتے ہیں کہ کافور حنوط میں یعنی اس خوشبو میں ملایا جائے جس سے میت کو معطر کیا جا رہا ہو اور میت کے نہلانے اور اس کے بدن کو خشک کرنے کے بعد بدن پر لگایا جائے نیز علماء نے لکھا ہے کہ اگر کافور میسر نہ ہو تو پھر مشک اس کا قائم مقام قرار دیا جاتا ہے۔

بیری کے پتوں اور کافور کی خاصیت

علماء لکھتے ہیں کہ بیری کے پتوں اور کافور کے پانی سے میت کو غسل دینے اور میت کے بدن پر کافور ملنے کی وجہ یہ ہے کہ بیری کے پتوں سے تو بدن کا میل اچھی طرح صاف ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے مردہ جلدی بگڑتا نہیں نیز بیری کے پتوں اور کافور کے استعمال کی وجہ سے موذی جانور پاس نہیں آتے۔ حصول برکت کے لیے بزرگوں کا کوئی کپڑا کفن میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا تہ بند صاجزادی کے کفن کے ساتھ لگانے کے لیے اس لیے عنایت فرمایا تاکہ اس کی برکت اسے پہنچے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح کوئی شخص اہل اللہ اور بزرگان دین سے ان کے لباس کا کوئی کپڑا موت سے پہلے حاصل کر کے اپنے پاس برکت کے لیے رکھتا ہے یا اسے استعمال کرتا ہے اس طرح موت کے بعد بزرگوں کے لباس سے برکت حاصل کرنا مستحب ہے بایں طور کہ ان کا کوئی کپڑا لے کر کفن میں شامل کر دیا جائے لیکن اس سلسلہ میں یہ امر ملحوظ رہے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑوں سے زیادہ نہ ہو۔

ابدان بمیا منھا کا مطلب یہ ہے کہ میت کو اس کے دائیں ہاتھ دائیں پہلو اور دائیں پاؤں کی طرف سے نہلانا شروع کرو اسی طرح مواضع الوضوء منہا میں حرف واو مطلق جمع کے لئے ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ غسل میت میں پہلے اعضاء وضو دھونے چاہئیں اس کے بعد دوسرے اعضاء دھوئے جائیں اور اعضاء وضو سے مراد وہ اعضاء ہیں کہ جن کا دھونا فرض ہے۔ چنانچہ غسل میت میں کلی اور ناک میں پانی دینا حنفیہ کے نزدیک مشروع نہیں بعض علماء نے اس بات کو مستحب کہا ہے کہ میت کو نہلانے والا اپنی انگلیوں پر کپڑا لپیٹ لے اور اس سے میت کے دانتوں کو، تالو، کو اندر سے دونوں کلوں کو اور نتھنوں کو ملے، چنانچہ اب یہی معمول بہ ہے۔

صحیح یہ ہے کہ غسل کے وقت میت کے سر پر مسح کیا جائے اور اس کے پاؤں غسل کے بعد نہ دھوئے جائیں بلکہ جب

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

دوسرے اعضاء وضو دھوئے جاتے ہیں تو اسی وقت پیروں کو بھی دھویا جائے۔ نیز میت کے ہاتھ پہلے نہ دھوئے جائیں بلکہ غسل کی ابتداء منہ دھونے سے کرنی چاہئے بخلاف جنبی (ناپاک شخص) کے کہ وہ جب غسل کرتا ہے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ اس لیے دھوتا ہے تاکہ دوسرے اعضاء دھونے کے لیے دونوں ہاتھ پاک ہو جائیں جب کہ میت دوسروں کے ہاتھوں نہلائی جاتی ہے اس لیے اس کے دونوں ہاتھوں کو دھلانے کی حاجت نہیں ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ اگر عورت کی میت ہو تو غسل کے بعد اس کے بال کھلے ہی رہنے دیئے جائیں انہیں گودھا نہ جائے۔

غسل میت میں طاق مرتبہ پانی پر مذاہب اربعہ

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئیں تو آپ نے فرمایا اسے طاق مرتبہ، تین یا پانچ یا ضرورت سمجھے تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو اور غسل پانی اور بیری کے پتوں سے دو اور آخری مرتبہ اس میں کافور ڈال دو یا فرمایا تھوڑا کافور ڈال دو۔ پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا۔ غسل سے فراغت کے بعد ہم نے آپ کو خبر دی تو آپ نے اپنا ازار بند ہماری طرف ڈال دیا فرمایا اسے اس کا شعار بناؤ (یعنی کفن سے نیچے رکھو) ہشیم کہتے ہیں کہ دوسری روایات جن میں مجھے معلوم نہیں شاید ہشام بھی انہی میں سے ہیں ام عطیہ فرماتی ہیں کہ ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں ہشیم کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ راوی نے مزید یہ کہا کہ ہم نے ان کی چوٹیاں پیچھے کی طرف ڈال دیں۔ ہشیم کہتے ہیں ہم سے خالد نے بواسطہ حفصہ اور محمد، ام عطیہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ دائیں طرف سے اور اعضائے وضو سے شروع کریں۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ سے بھی روایات ہے امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ام عطیہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ غسل میت غسل جنابت ہی کی طرح ہے مالک بن انس فرماتے ہیں کہ میت کے غسل کی کوئی مقررہ حد اور نہ ہی اس کی کوئی خاص کیفیت ہے بلکہ مقصد یہی ہے کہ میت پاک ہو جائے امام شافعی کہتے ہیں کہ امام مالک کا قول مجمل ہے کہ میت کو نہلایا اور صاف کیا جائے خالص پانی یا کسی چیز کی ملاوٹ والے پانی سے میت کو صاف کیا جائے۔ تب بھی کافی ہے لیکن تین مرتبہ یا اس سے زائد غسل دینا میرے نزدیک مستحب ہے۔ تین سے کم نہ کیا جائے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں تین یا پانچ بار غسل دو۔ اگر تین مرتبہ سے کم ہی میں صفائی ہو جائے تو بھی جائز ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم سے مراد پاک وصاف کرنا ہے خواہ تین بار سے ہو یا پانچ بار سے۔ کوئی تعداد مقرر نہیں، فقہاء کرام نے یہی فرمایا اور وہ حدیث کوئی تعداد مقرر نہیں، فقہاء کرام نے یہی فرمایا ہے اور وہ حدیث کے معانی کو سب سے زیادہ سمجھتے ہیں امام احمد اور اسحاق کا قول یہ ہے کہ میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے اور آخر میں کافور بھی ساتھ ملایا جائے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 985)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

غسل میت کا طریقہ

میت کو نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مردہ کا استنجا کرایا جائے لیکن رانوں اور استنجے کی جگہ غسل دینے والا اپنے ہاتھ نہ لگائے اور نہ اس پر نگاہ ڈالے بلکہ اپنے ہاتھ میں کوئی کپڑا لپیٹ لے اور جو کپڑا ناف سے زانو تک پڑا ہے اس کے اندر اندر دھلائے۔ پھر اسے وضو کرایا جائے لیکن نہ تو کلی کرائی جائے اور نہ ناک میں پانی ڈالا جائے اور نہ گٹے تک ہاتھ دھلائے جائیں۔ بلکہ منہ دھلایا جائے پھر ہاتھ کہنی سمیت، پھر سر کا مسح، پھر دونوں پیر اور اگر تین دفعہ روئی تر کر کے دانتوں اور مسوڑھوں پر اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے تو بھی جائز ہے۔ ہاں اگر میت نہانے کی حاجت میں یا حیض ونفاس میں مر جائے تو اس طرح سے منہ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے۔

میت کی ناک، منہ اور کانوں میں روئی بھر دی جائے تا کہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی اندر نہ جائے۔

جب وضو کرا دیا جائے تو سر اور داڑھی کو خطمی (گل خیرو) سے یا اور کسی چیز سے جیسے بیسن، کھلی اور یا صابون وغیرہ سے مل کر دھویا جائے پھر میت کو بائیں کروٹ لٹا کر بیری کے پتے یا اشنان ڈال کر پکایا ہوا پانی نیم گرم تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالا جائے یہاں تک کہ پانی اس کروٹ تک پہنچ جائے تو تختے سے لگی ہوئی ہے۔ پھر دائیں کروٹ لٹا کر اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ پانی ڈالا جائے یہاں تک کہ پانی اس کروٹ تک پہنچ جائے جو تختے سے لگی ہوئی ہے۔

اس کے بعد میت کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلایا جائے اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملا اور دبایا جائے اگر پیٹ سے کوئی پاخانہ وغیرہ نکلے تو اسے پونچھ کر دھو ڈالا جائے۔ لیکن اس صفائی کے بعد پھر دوبارہ وضو اور غسل کی ضرورت نہیں اس کے بعد پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹا کر کافور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین مرتبہ ڈالا جائے۔ اگر بیری کے پتے اشنان اور کافور میسر نہ آئے تو سادہ نیم گرم پانی کافی ہے۔ اسی سے اسی طرح تین دفعہ نہلایا جائے۔

نہلانے کے بعد سارے بدن کو کپڑے سے پونچھ دیا جائے اور پھر اس کے سر اور داڑھی پر عطر لگایا جائے اور ماتھے تک ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دیا جائے میت کے بالوں اور داڑھی میں کنگھی نہ کی جائے اور نہ ناخن و بال کترے جائیں۔ اسی طرح جس میت کی ختنہ نہ ہوئی ہو اس کی ختنہ بھی نہ کی جائے۔ ان تمام چیزوں سے فارغ کر کفنا دیا جائے۔

بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ

مرد کا اپنی بیوی کو غسل دینا

1056۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَقِیْعِ فَوَجَدَنِیْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا فِیْ رَأْسِیْ وَاَنَا اَقُوْلُ وَا رَأْسَاہُ فَقَالَ بَلْ اَنَا یَا عَائِشَۃُ وَا رَأْسَاہُ ثُمَّ قَالَ مَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِیْ فَقُمْتُ عَلَیْكِ فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّیْتُ عَلَیْكِ وَدَفَنْتُكِ. رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَاٰخَرُوْنَ قَالَ النَّیْمَوِیُّ قوله فغسلتك غیر محفوظ۔

۱۰۵۶۔ ابن ماجة ابواب ما جاء في الجنائز ما جاء في غسل الرجل امرأته. الغرض ۱۰۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنت البقیع سے واپس تشریف لائے تو آپ نے مجھے اس حال میں پایا کہ میں اپنے سر میں درد محسوس کر رہی تھی اور کہہ رہی تھی ہائے میرا سر تو آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا بلکہ میں کہتا ہوں وارأساہ پھر آپ نے فرمایا تجھے کیا نقصان ہے اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو جائے تو میں تیرے پاس ہوں گا تجھے غسل دوں اور کفن دوں گا اور تجھ پر نماز جنازہ پڑھوں گا اور تجھے دفن کروں گا۔

اس کو ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا علامہ نیموی رحمہ اللہ فرماتے ہیں راوی کا قول فغسلتك محفوظ نہیں ہے۔

1057- وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا غَسَلْتُ اَنَا وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو میں نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو غسل دیا۔

اس کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے المعرفۃ میں بیان کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

شوہر اپنی بیوی کو غسل نہیں دے سکتا

اگر کسی شخص کی بیوی فوت ہو جائے تو شرعی اعتبار سے شوہر اپنی بیوی کو نہ غسل دے سکتا ہے اور نہ چھو اور نہ دیکھ سکتا ہے کیونکہ جب وہ عورت اس کی بیوی تھی تو وہ اسکی مملوکہ تھی اور جیسے ہی وہ فوت ہوئی وہ اسکی ملکیت سے نکل گئی اور شوہر سے وہ اہلیت اٹھ گئی جو حالت نکاح میں اس کو حاصل تھی۔ اور اگر کسی کا شوہر فوت ہو جائے تو بیوی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے کیونکہ شوہر کے وصال کے بعد بھی وہ عورت عدت میں ہے اور عدت کی مدت تک اس کی ملکیت میں ہے لہٰذا وہ اس عرصہ میں اپنے شوہر کو چھو، دیکھ اور غسل دے سکتی ہے۔

مذکورہ باب میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے یہ انہیں کی تخصیص ہے۔

بَابُ غُسْلِ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا

بیوی کا اپنے شوہر کو غسل دینا

1058- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَاَةَ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ غَسَلَتْ اَبَابَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ حِيْنَ تُوُفِّيَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَاَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ وَّاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ فَقَالُوْا لَا ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ ۔

۱۰۵۷۔ معرفۃ السنن والآثار کتاب الجنائز ج ۵ ص ۲۳۱، سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الجنائز باب الرجل یغسل امرأتہ اذا ماتت ج ۳ ص ۳۹۷

۱۰۵۸۔ مؤطا امام مالک کتاب الجنائز باب غسل المیت ص ۲۰۴

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غسل دیا جب آپ کا وصال ہوا پھر باہر تشریف لا کر اپنے پاس موجود مہاجرین سے پوچھا کہ میں روزہ کی حالت میں ہوں اور بے شک یہ سخت سرد دن ہے تو کیا مجھ پر (میت کو غسل دینے کی وجہ سے) غسل لازم ہے تو انہوں نے کہا نہیں۔

اس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

بَابُ التَّكْفِيْنِ فِي الثِّيَابِ الْبِيْضِ

سفید کپڑوں میں کفن دینے کا بیان

1059- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ . رَوَاهُ الْخَمْسَةُ الا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَاٰخَرُوْنَ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کپڑوں میں سے سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں بہتر کپڑے ہیں اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا۔

1060- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا ثِيَابَ الْبَيَاضِ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَاهُ .

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنو پس بے شک وہ بہت پاکیزہ اور بہت اچھے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

اس کو احمد نسائی ترمذی اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم و ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا۔

شرح

مردوں کو سفید کپڑے میں کفنانے کا حکم استحباب کے طور پر ہے چنانچہ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ کفن کا کپڑا اگر سفید ہو تو اولیٰ بہتر ہے ورنہ تو مردوں کے کفن کے لئے برد (یعنی دھاری دار کپڑا) اور کتان کے کپڑے اور عورتوں کے کفن کے لئے ریشمی، زعفرانی اور سرخ رنگ کے کپڑے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ مرد ہو یا عورت اس کے لئے اس کی زندگی میں جن کپڑوں کا استعمال جائز ہے مرنے کے بعد انہیں کپڑوں کا کفن دینا بھی جائز ہے۔ "اثمد" اسی سرمہ کو کہتے ہیں جو عام طور پر

۱۰۵۹۔ ترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء ما یستحب من الاکفان ج ۱ ص ۱۹۳، ابو داؤد کتاب اللباس باب فی البیاض ج ۲ ص ۲۰۶، ابن ماجة ابواب ما جاء فی الجنائز باب ما جاء ما یستحب من الکفن ص ۱۰۷، مسند احمد ج ۱ ص ۲۴۷

۱۰۶۰۔ مسند احمد ج ۵ ص ۱۰، نسائی کتاب الجنائز باب الامر بتحسین الکفن ج ۱ ص ۲۶۸، مستدرک حاکم کتاب الجنائز باب الکفن فی ثیاب البیض۔ الخ ص ۳۵۴

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہارے یہاں استعمال ہوتا ہے، اس سرمہ کے استعمال کے بارہ میں یہ افضل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کے پیش نظر اسے سوتے وقت لگایا جائے پھر یہ کہ سوتے وقت سرمہ لگانا اپنے فوائد کے اعتبار سے بہت زیادہ تاثیر رکھتا ہے۔

بَابُ التَّحْسِيْنِ فِي الْكَفَنِ

اچھا کفن پہنانے کا بیان

1061- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اچھا کفن دے۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

1062- وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

★★ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا ولی بنے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اچھا کفن دے۔

اس کو ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا۔

کفن اچھا دینا چاہیے

ابن عدی کی روایت ہے کہ اپنے مردوں کو اچھا کفن دو اس لیے کہ وہ مردے اپنی قبروں میں آپس میں (ایک دوسرے سے) ملاقات کرتے ہیں) بہرحال اچھے کفن سے مراد یہ ہے کہ کفن کا کپڑا پورا ہو اور بغیر کسی اسراف کے لطیف و پاکیزہ ہو اور سفید ہو خواہ دھلا ہوا ہو یا نیا ہو۔ اچھے کفن سے وہ اعلیٰ وقیمتی کپڑوں کے کفن مراد نہیں ہیں جو بعض جاہل دنیا دار از راہ ناموری اور تکبر کے استعمال کرتے ہیں بلکہ ایسا کفن سخت حرام ہے۔

علامہ تورپشتی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اسراف کرنے والوں نے یہ جو طریقہ اختیار کیا ہوا ہے کہ بہت زیادہ قیمتی کپڑے کفن میں دیتے ہیں یہ شرعی اعتبار سے ممنوع ہے کیونکہ اس سے مال کا خواہ مخواہ ضائع ہونا لازم آتا ہے۔

۱۰۶۱. مسلم کتاب الجنائز فصل فی کفن المیت فی ثلاثة اثواب. الخ ج ۱ ص ۳۰۶

۱۰۶۲. ابن ماجة ابواب ما جاء فی الجنائز باب ما جاء مایستحب من الکفن ص ۱۰۷' ترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء ما یستحب من الاکفان ج ۱ ص ۱۹۴

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کفن پہنانے کا طریقہ

کفنانے سے پہلے کفن کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ خوشبو کی دھونی دینی چاہئے۔ پھر میت کو اگر وہ مرد ہو تو اس طریقہ سے کفنایا جائے کہ پہلے لفافہ یعنی پوٹ کی چادر بچھائی جائے۔ اس کے اوپر ازار اس کے اوپر کرتہ، پھر میت کو اس پر لے جا کر پہلے کرتہ پہنایا جائے اور اس کے دونوں ہاتھ سینہ پر نہ رکھے جائیں بلکہ دونوں طرف پھیلا دیئے جائیں اور پھر ازار لپیٹ دیا جائے پہلے بائیں طرف پھر دائیں طرف، پھر چادر لپیٹی جائے پہلے بائیں طرف پھر دائیں طرف۔

عورت کو کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر اور ازار بچھا کر اس پر کرتہ رکھا جائے اور میت کو اس پر لے جا کر پہلے کرتہ پہنچایا جائے اور سر کے بالوں کو دو حصے کر کے کرتہ کے اوپر سینہ پر ڈال دیا جائے ایک حصہ دائیں طرف اور ایک حصہ بائیں طرف۔

اس کے بعد سر بند سر پر اور بالوں پر ڈالا جائے اسے نہ باندھا جائے اور نہ لپیٹا جائے پھر اس کے اوپر ازار اور اس کے بعد لفافہ یعنی پوٹ کی چادر اسی ترتیب سے یعنی پہلے بائیں طرف سے پھر دائیں طرف سے لپیٹ دی جائے اور پھر سب سے اوپر سینہ بند لپیٹا جائے۔

کفن کے کپڑے لپیٹنے کے بعد کسی دھجی سے پیر اور سر کی طرف کفن باندھ دیا جائے اور ایک بند سے کمر کے پاس بھی باندھ دینا چاہئے تاکہ راستہ میں کہیں کھل نہ جائے۔

بَابُ تَكْفِيْنِ الرَّجُلِ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ

مرد کو تین کپڑوں میں کفن دینے کا بیان

1063- عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے تین سفید سحولی کپڑوں میں غسل دیا گیا جن میں قمیص اور عمامہ نہ تھا۔

اس کو محدثین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

1064- وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا فِيْ كَمْ كُفِّنَ

۱۰۶۳۔ بخاری کتاب الجنائز باب الکفن بلا عمامة ج ۱ ص ۱۶۹' مسلم کتاب الجنائز فصل فی کفن المیت فی ثلاثة اثواب. الخ ص ۳۰۵' ترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء فی کم کفن النبی صلی اللہ علیه وسلم ج ۱ ص ۱۹۵' ابو داؤد کتاب الجنائز باب فی الکفن ج ۲ ص ۹۳' نسائی کتاب الجنائز باب کفن النبی صلی اللہ علیه وسلم ج ۱ ص ۲۶۸' ابن ماجة ابواب ما جاء فی الجنائز باب ماجاء فی کفن النبی صلی اللہ علیه وسلم ص ۱۰۷' مسند احمد ج ۶ ص ۱۶۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فی ثلاثۃ اثواب سحولیۃ ۔ رواہ مسلم ۔

★★ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تو آپ نے فرمایا تین سحولی کپڑوں میں۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

1065- وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ قُبِضَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا قُبِضَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَاِنِّيْ اَرْجُوْ مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللَّيْلِ قَالَتْ وَكَانَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فِيْهِ رَدْعٌ مِّنْ مَّشْقٍ فَقَالَ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاغْسِلُوْا ثَوْبِيْ هٰذَا وَضُمُّوْا اِلَيْهِ ثَوْبَيْنِ جَدِيْدَيْنِ فَكَفِّنُوْنِيْ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ فَقُلْنَا اَفَلَا نَجْعَلُهَا جُدُدًا كُلَّهَا قَالَتْ فَقَالَ لَا اِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ قَالَتْ فَمَاتَ لَيْلَةَ الثُّلَاثَآءِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَقَالَ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانَ .

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو فرمایا آج کونسا دن تو ہم نے کہا آج پیر کا دن ہے تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کس دن وصال ہوا تو ہم نے کہا کہ آپ کا وصال پیر کے دن ہوا تو آپ نے فرمایا مجھے بھی اس وقت اور رات کے درمیان (اس کی) امید ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اور آپ پر ایک کپڑا تھا جس میں گیرو کے نشان تھے تو آپ نے فرمایا جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے اس کپڑے کو دھو کر اس کے ساتھ مزید دو نئے کپڑے ملا کر مجھے کپڑوں میں کفن دینا تو ہم نے کہا کیا ہم سب کپڑے نئے نہ لے لیں۔ آپ نے فرمایا وہ تو مردہ سے نکلنے والی پیپ کے لئے ہے تو آپ فرماتی ہیں کہ آپ منگل کی رات فوت ہو گئے۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور آپ نے فرمایا زعفران کے نشان۔

کفن کے کپڑوں سے متعلق مذاہب اربعہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین کپڑوں میں کفنائے گئے تھے جو سفید یمنی اور سحول کی بنی ہوئی روئی کے تھے، نہ ان میں (سیا ہوا) کرتہ تھا نہ پگڑی تھی۔ (بخاری ومسلم)

لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ (نہ ان میں کرتہ تھا اور نہ پگڑی تھی) کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کفن میں ان کپڑوں کے علاوہ کرتہ اور عمامہ بالکل نہ تھا۔

بعض حضرات نے اس جملہ کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ کرتہ اور عمامہ ان تین کپڑوں میں نہیں تھا بلکہ کرتہ اور عمامہ ان تین کپڑوں کے علاوہ تھا۔ اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کفن میں پانچ کپڑوں کا ہونا لازم آئے گا۔ حالانکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کفن میں تین کپڑے تھے لہٰذا اس جملہ کا یہی مطلب صحیح ہے کہ

١٠٦٤۔ مسلم کتاب الجنائز فصل فی کفن المیت فی ثلاثۃ اثواب ج ١ ص ٣٠٦

١٠٦٥۔ مسند احمد ج ٧ ص ٤٥ بخاری کتاب الجنائز باب موت یوم الاثنین ج ١ ص ١٨٦

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کفن میں کرتہ و عمامہ بالکل نہیں تھا صرف تین کپڑے تھے۔ اس جملہ کے پیش نظر علماء کے مسلک میں بھی یہ اختلاف واقع ہوا ہے کہ آیا یہ مستحب ہے کہ کفن میں کرتہ اور عمامہ ہو یا نہ ہو؟ چنانچہ حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ کفن میں تین لفافہ ہوں (یعنی صرف تین چادریں ہوں جن میں میت کو لپیٹا جا سکے) اور ان میں کرتہ و عمامہ نہ ہو۔

جب کہ حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ کفن میں تین کپڑے ہونے چاہئیں (۱) ازار یعنی لنگی (۲) قمیص یعنی کفن (۳) لفافہ یعنی پوٹ کی چادر۔ لہٰذا حدیث میں قمیص کی جو نفی فرمائی گئی ہے اس کی تاویل حنفیہ یہ کرتے ہیں کہ سیا ہوا قمیص نہیں تھا بلکہ بغیر سیا ہوا قمیص تھا جس کو کفنی کہا جاتا ہے۔

سحولیہ سحول کی طرف منسوب ہے اور سحول یمن کی ایک بستی کا نام ہے۔

بَابُ تَكْفِيْنِ الْمَرْأَةِ فِيْ خَمْسَةِ اَثْوَابٍ

عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا

1066- عَنْ لَيْلٰى بِنْتِ قَانِفِ الثَّقَفِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ فِيْمَنْ غَسَلَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ وَفَاتِهَا فَكَانَ اَوَّلُ مَا اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِقَاءَ ثُمَّ الدِّرْعَ ثُمَّ الْخِمَارَ ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ ثُمَّ اُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْاٰخِرِ قَالَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهٗ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْبًا ثَوْبًا ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ ۔

☆☆ حضرت لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت میں بھی ان عورتوں میں شامل تھی جو حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کو غسل دے رہی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سب سے پہلے ازار عطا فرمائی پھر قمیص پھر اوڑھنی پھر چادر پھر اس کے بعد ان کو لپیٹنے کے لئے ایک اور کپڑا دیا آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا کفن آپ کے پاس تھا جس میں سے ایک ایک کپڑا آپ ہمیں عطا فرما رہے تھے۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کی اور اس کی سند میں کلام ہے۔

عورت کے کفن میں کپڑوں کے پانچ ہونے کا بیان

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں اور عورت کے لئے پانچ کپڑے سنت ہیں، تین بھی، مگر مرد و عورت کے لئے کفنی اتنا فرق ہے کہ مرد کی قمیص عرض میں مونڈھوں کی طرف چرنا چاہئے اور عورت کا طول میں سینے کی جانب۔ چوتھے اوڑھنی جس کا

۱۰۶۶۔ ابو داؤد کتاب الجنائز باب فی کفن المرأۃ ج ۲ ص ۹۴

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

گز یعنی تین ہاتھ ہو۔ پانچواں سینہ بند کہ پستان سے ناف یا ران افضل یہ ہے کہ رانوں تک ہو۔ پہلے چادر اور اس پر تہ بند ... بچھا کر کفنی پہنا کر تہ بند پر لٹائیں اور اس کے بال دو حصے کر کے بالائے سینہ کفنی کے اوپر لا کر رکھیں اُس کے اوپر بدستور ... سر سے اُڑھا کر بغیر منہ لپیٹے ڈال دیں، پھر تہ بند اور اس پر چادر بدستور لپیٹیں اور چادر اُسی طرح دونوں سمت باندھ دیں، سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ناف یا ران تک باندھیں، یہ کفن سنت ہے، اور کافی اس قدر ہے کہ مرد کے لئے دو کپڑے ہوں تہبند اور چادر۔ اور عورت کے لئے تین، کفنی و چادر اور تیسرے اوڑھنی، اسے کفن کفایت کہتے ہیں۔ اگر میت کا مال زائد اور وارث کم ہوں تو کفن سنت افضل ہے، اور عکس ہو تو کفن کفایت اولیٰ اور اس سے کمی بحالتِ اختیار جائز نہیں۔ ہاں وقتِ ضرورت جو میسر آئے صرف ایک ہی کپڑا کہ سر سے پاؤں تک ہو، مرد وعورت دونوں کے لئے بس ہے۔ جاہل محتاج جب ان کا مورث محتاج مرتا ہے لوگوں سے پورے کفن کا سوال کرتے ہیں، یہ حماقت ہے، ضرورت سے زیادہ سوال حرام اور ضرورت کے وقت کفن میں ایک کپڑا کافی، بس اسی قدر مانگیں اس سے زائد مانگنا جائز نہیں۔ ہاں ان کو بے مانگے جو مسلمان بہ نیت ثواب پورا کفن محتاج کے لئے دے گا اللہ عزوجل سے پورا ثواب پائے گا۔ نابالغ اگر حدِ شہوت کو پہنچ گیا ہے جب اس کا کفن جوان مرد وعورت کی مثل ہے، اور یہ حکم یعنی حدِ شہوت کو پہنچنا پسر میں بارہ اور دختر میں نو برس کی عمر کے بعد نہیں رکتا، اور ممکن کہ کبھی اس سے پہلے بھی حاصل ہو جائے جبکہ جسم نہایت قوی اور مزاج گرم اور حرارت جوش پر ہو۔ لڑکوں میں یہ اس کا عورتوں کی طرف رغبت کرنے لگے اور لڑکیوں میں یہ کہ اُسے دیکھ کر مردوں کو اس کی طرف میل پیدا ہو۔ جو بچے اس حدِ شہوت کو نہ پہنچیں اُن میں بسترِ مرگ ایک اور دختر کو دو کپڑوں میں کفن دیں تو کوئی حرج نہیں، اور پسر کو دو، دختر کو تین دیں تو اچھا ہے۔ اور دونوں کو پورا کفن مرد وعورت کا دیں تو سب سے بہتر اور جو بچہ مردہ پیدا ہو یا کچا گر گیا اُسے بہر طور ایک ہی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہئے کفن نہ دیں۔ (فتاویٰ رضویہ، باب الجنائز، لاہور)

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر نماز پڑھنے کے بارے میں جو روایات وارد ہوئی ہیں

1067- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّیَ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَّمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے جنازہ میں حاضر ہو کر نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو میت کے دفن کیے جانے تک موجود رہا اس کے لئے دو قیراط اجر ہے عرض کیا گیا دو

١٠٦٧. بخاری کتاب الجنائز باب من انتظر حتی یدفن ج ١ ص ١٧٧، مسلم کتاب الجنائز فصل حصول ثواب القیراط . الخ ج ١ ص ٣٠٧

https://archive.org/details/@madni_library
Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قیراط کیا ہیں تو فرمایا دو بڑے پہاڑوں کی مثل ہیں۔
اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

شرح

قیراط" دینار کے بارھویں حصہ کو کہتے ہیں جس کا وزن تقریباً چار جو کے برابر ہوتا ہے یہاں قیراط سے مراد "حصہ عظیم" یعنی بہت بڑا انبار ہے جس کو احد پہاڑ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

1068- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میت پر مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو ہو وہ سب اس کے حق میں شفاعت کریں تو ان کی شفاعت اس میت کے حق میں قبول کی جائے گی۔
اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

1069- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان شخص فوت ہو جائے پھر اس کی نماز جنازہ ایسے چالیس افراد پڑھیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت اس میت کے حق میں قبول فرمائے گا۔
اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح

اس حدیث میں چالیس آدمیوں کے نماز جنازہ پڑھنے کا ثواب بیان کیا گیا ہے جب کہ دوسری حدیث میں "سو آدمیوں کی جماعت" کا ذکر فرمایا جا رہا ہے۔ چنانچہ علماء اس اختلاف کی وجہ یہ لکھتے ہیں کہ پہلے سو آدمیوں کی شرکت کی فضیلت نازل ہوئی ہوگی پھر بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے حال پر رحم فرماتے ہوئے یہ تعداد کم کر کے چالیس آدمیوں کی شرکت کی فضیلت بیان فرمائی نیز یہ بھی احتمال ہے کہ ان حدیثوں میں چالیس اور سو سے خاص طور پر یہی دونوں عدد نہ ہوں بلکہ ان سے کثرت جماعت مراد ہو۔

1070- وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۰۶۸۔ مسلم کتاب الجنائز فصل فی قبول شفاعة الاربعین ج ۱ ص ۳۰۸

۱۰۶۹۔ مسند احمد ج ۱ ص ۲۷۷، مسلم کتاب الجنائز فصل فی قبول شفاعة ما یقول فی الصلوة علی المیت ج ۱ ص ۱۹۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

عَنْهُ قَالَتِ ادْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَآءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَّاَخِيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان کا (جنازہ) مسجد میں داخل کروتا کہ میں بھی ان کی نماز جنازہ پڑھوں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اس کا انکار کیا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دو بیٹوں سہیل اوران کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی تھی۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

مسجد میں نماز جنازہ پڑھانے میں فقہی مذاہب کا بیان

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام مالک نے فرمایا کہ مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے امام شافعی فرماتے ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھی جائے۔ امام شافعی نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1029)

ہدایہ میں لکھا ہے کہ مسجد میں جو جماعت پنجگانہ کے لیے بنائی گئی ہو جنازہ کی نماز نہ پڑھی جائے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ جوشخص مسجد میں میت پر نماز پڑھے گا تو اسے ثواب نہیں ملے گا۔

علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ خلاصہ میں لکھا ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ مکروہ ہے خواہ جنازہ اور نمازی دونوں مسجد میں ہوں خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو اور سب نمازی یا تھوڑے نمازی مسجد کے باہر ہوں۔ ہاں البتہ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں مکروہ نہیں ہے جب کہ جنازہ مسجد سے باہر رکھا ہوا ہو۔ پھر اس کے بعد کراہت کے بارے میں بھی علماء کے اختلافی اقوال ہیں بعض حضرات تو کہتے ہیں کہ کراہت تحریمی ہے۔ جب کہ بعض حضرات کا قول ہے کہ کراہت تنزیہی ہے۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا (اوران کا جنازہ ان کے مکان سے بقیع میں دفن کے لیے لایا گیا) تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی نماز پڑھ سکوں لوگوں نے اس سے انکار کیا (کہ مسجد میں جنازہ کی نماز کیسے پڑھی جاسکتی ہے؟) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ خدا کی قسم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیضا کے دونوں سہیل اوران کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی ہے۔ (مسلم)

سہیل کے بھائی کا نام سہل تھا اوران دونوں کی ماں کا نام بیضاء تھا۔

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو اس حدیث کے پیش نظر جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھی جاسکتی ہے جب کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ مکروہ ہے۔ حضرت امام

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اعظم کی دلیل بھی یہی حدیث ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے پر صحابہ نے اس بات سے انکار کر دیا کہ سعد ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں لایا جائے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول نہیں تھا کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھتے ہوں بلکہ مسجد ہی کے قریب ایک جگہ مقرر تھی جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز جنازہ پڑھا کرتے تھے۔ پھر یہ کہ اس کے علاوہ ابوداؤد میں ایک حدیث بھی بایں مضمون منقول ہے کہ جو شخص مسجد میں نماز جنازہ پڑھے گا اسے ثواب نہیں ملے گا۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس ارشاد کا تعلق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں سہیل اور ان کے بھائی کی نماز جنازہ پڑھی ہے تو اس کے بارے میں علماء لکھتے ہیں کہ ایسا آپ نے عذر کی وجہ سے کیا کہ اس وقت یا تو بارش ہو رہی تھی یا یہ کہ آپ اعتکاف میں تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد ہی میں نماز جنازہ ادا فرمائی، چنانچہ ایک روایت میں اس کی صراحت بھی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ اعتکاف میں تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی۔

1071- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جِنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهُ شَیْءٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں میت پر نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے کوئی اجر نہیں۔

اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

1072- وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِیَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر دی جس دن ان کا انتقال ہوا اور صحابہ کو لے کر عیدگاہ کی طرف نکلے صحابہ رضی اللہ عنہم کو صفیں بندھوائیں اور چار تکبیر نماز جنازہ پڑھی۔

اس کو محدثین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

۱۰۷۰۔ مسلم کتاب الجنائز فصل فی جواز الصلوۃ علی المیت فی المسجد ج ۱ ص ۳۱۳

۱۰۷۱۔ ابن ماجۃ ابواب ماجاء فی الجنائز باب ما جاء فی الصلوۃ علی الجنائز فی المسجد ص ۱۱۰، ابو داؤد کتاب الجنائز باب الصلوۃ علی الجنازۃ فی المسجد ج ۲ ص ۹۸

۱۰۷۲۔ بخاری کتاب الجنائز ج ۱ ص ۱۶۷، مسلم کتاب الجنائز فصل فی النعی للناس المیت ج ۱ ص ۳۰۱، ترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء فی التکبیر علی الجنازۃ ج ۱ ص ۱۹۸، ابو داؤد کتاب الجنائز باب الصلوۃ علی المسلم یموت فی بلاد الشرک ج ۲ ص ۱۰۱، نسائی کتاب الجنائز باب عدد التکبیر علی الجنازۃ ج ۱ ص ۲۸۰، ابن ماجۃ ابواب ما جاء فی الجنائز باب ما جاء فی الصلوۃ علی النجاشی ص ۱۱۱، مسند احمد ج ۲ ص ۵۲۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

غائبانہ نماز جنازہ کے عدم جواز پر فقہی تصریحات

علامہ حلبی لکھتے ہیں۔ نمازِ جنازہ کی شرائطِ صحت سے ہے جنازہ کا مصلی کے آگے ہونا۔ اسی لئے ہمارے علماء نے فرمایا کہ مطلقاً کسی غائب پر نماز جائز نہیں۔ (حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی)

علامہ حصکفی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ جنازہ کا نمازی کے سامنے ہونا شرط نماز جنازہ ہے۔

(درمختار باب صلوٰۃ الجنائز مطبع مجتبائی دھلی)

علامہ حسن شرنبلالی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ صحتِ نمازِ جنازہ کی شرطوں سے ہے میت کا مسلمان ہونا اور نمازیوں کے سامنے حاضر ہونا۔ (نور الایضاح، فصل فی الصلوٰۃ علی المیّت)

متن ملتقی الابحر میں ہے۔ میت کا کوئی عضو کسی جگہ ملے تو اس پر نماز جائز نہیں، نہ کسی غائب پر جائز ہے۔

(ملتقی الابحر، فصل فی الصلوٰۃ علی المیّت، بیروت)

مجمع شرح ملتقی میں ہے: امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس مسئلہ میں ہم سے خلاف بھی اس صورت میں ہے کہ میت دوسرے شہر میں ہو اگر اسی شہر میں ہو تو نماز غائب امام شافعی کے نزدیک بھی جائز نہیں کہ اب حاضر ہونے میں مشقت نہیں۔

(مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر، فصل فی الصلوٰۃ علی المیت، بیروت)

فتاویٰ خلاصہ میں ہے۔ ہمارے نزدیک کسی میت غائب پر نماز نہ پڑھی جائے۔

(خلاصۃ الفتاویٰ، الصلوٰۃ علی الجنازۃ اربع تکبیرات، مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ)

غائبانہ نمازِ جنازہ منع ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن نجاشی فوت ہوئے، اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی موت کی خبر دی، آپ عیدگاہ کی طرف نکلے آپ نے مسلمانوں کی صفیں بنوائیں اور چار تکبیریں پڑھیں۔

(صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۷۸، قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث سے بعض جدت پسند لوگوں نے استدلال کرتے ہوئے نہ صرف کہا بلکہ عملی طور پر غائبانہ نماز جنازہ شروع کر دی ہے۔ حالانکہ اس حدیث کے مطابق جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت خاصہ ہے۔ اور کم علم لوگوں کو یہ پتہ ہی نہیں کہ شریعت کا یہ قانون ہے جو عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت خاصہ ہوا اس سے عمومی حکم ثابت نہیں ہوتا کیا کوئی شخص یہ کہے گا مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ بیک وقت ۹ بیویاں اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے کیونکہ اپنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ ہرگز نہیں، کیونکہ ۹ بیویاں بیک وقت نکاح میں رکھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت خاصہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کے لئے جائز ہی نہیں۔

پانچویں صدی ہجری کے مشہور امام علامہ ابن بطال مالکی لکھتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو نجاشی کی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

موت کی خبر دی اور خصوصا اس کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔ کیونکہ عام مسلمانوں کے علم میں اس کا اسلام لانا نہیں تھا، تو آپ نے یہ ارادہ کیا کہ تمام مسلمانوں کو اس کے اسلام لانے کی خبر دیں اور تمام مسلمانوں کے ساتھ اس کے حق میں دعا کریں تا کہ اسے مسلمانوں کی دعا کی برکت حاصل ہو۔ اس کی خصوصیت کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں سے کسی کی بھی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ اور نہ ان مہاجرین وانصار جو مختلف شہروں میں فوت ہوئے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں کا اسی پر عمل رہا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے سوا کسی کی بھی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے جو شخص جس شہر میں فوت ہو جائے اس شہر کے لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ نجاشی کی روح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھی لہٰذا آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ اور آپ کے لئے جنازہ کو اٹھا کر لایا گیا تھا جس طرح بیت المقدس کو آپ کے لئے منکشف کر دیا گیا تھا۔ جب کفار نے بیت المقدس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کیے تھے۔ اور میں نے امت میں سے کسی کو نہیں پایا جس نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت دی ہو۔ (شرح ابن بطال ج ۳ ص ۲۴۵، بیروت)

سینکڑوں کی تعداد میں دلائل موجود ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ غائبانہ نماز جنازہ پڑھانا جائز نہیں۔ کیونکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایسے ایسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے کہ جن کی نماز جنازہ پڑھانے میں آپ بہت حریص تھے تاہم آپ نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ اسی طرح بیر معونہ کا واقعہ اس پر شاہد ہے کہ وہ صحابہ کرام جو قرآن کے قاری وحافظ تھے اور جن کی شہادت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا رنج پہنچا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ایک ماہ نماز فجر میں قنوت نازلہ پڑھی اور ان کفار کی مذمت کی لیکن ان شہداء کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

اسی طرح حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لیکر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہما کے دور خلافت تک جو کل تیس سال کا عرصہ بنتا ہے کسی ایک خلیفہ یا کسی ایک صحابی سے بھی غائبانہ نماز جنازہ ثابت نہیں۔

اسی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سلطنت سے لیکر حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی خلافت تک بھی کسی دور میں کسی ملک میں کسی مسلمانوں کے شہر میں کسی گاؤں ودیہات قصبہ میں غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

دور صحابہ کے بعد تابعین کے دور، تبع تابعین کے دور سے لیکر مسلمانوں کے چودہ سو سالہ دور میں کوئی ایک مثال بھی نہیں ملتی کہ کسی نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھی ہو۔

حالانکہ نماز جنازہ ایک ایسی عبادت ہے جسے اجتماعی عبادت کہا جاتا ہے یہ کوئی ایک شخص نہیں پڑھتا بلکہ مسلمانوں کی ایک جماعت اسے پڑھتی ہے۔ جس کے لئے قوی دلائل کی ضرورت ہے جو کہ بالکل مفقود ہیں اور غائبانہ نماز جنازہ پڑھانے والوں کے دلائل بھی غائب ہیں۔

چودھویں صدی کے آخر میں اور پندرھویں صدی کے اوائل میں ایک بدعتی فرقے نے غائبانہ نماز جنازہ کو اپنے جماعتی مفاد اور چندے کو جمع کرنے کی غرض سے غائبانہ نماز جنازہ کو گھڑ لیا ہے اس طرح اس فرقے کی جماعت کی شہرت بھی ہوتی ہے

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اور یہ لوگ عوام کے دلوں میں شہداء کے ساتھ ہمدردی کا اظہار اور لوگوں کو یہ باور کراتے ہیں کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ کر رہے ہیں لہٰذا ان کی معاونت و مدد کی جائے۔ اور ان لوگوں کا غیر اللہ سے مدد مانگنے کا یہ ایک مضبوط بہانہ ہے۔

حیران کن بات یہ ہے کہ یہی گروہ اذان سے پہلے یا بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا بدعت سمجھتا ہے، حالانکہ یہ درود پڑھنا ایک انفرادی عمل ہے جس کے لئے ان لوگوں کو کوئی دلیل نظر ہی نہیں آتی۔ حالانکہ درود وسلام کی اصل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں موجود ہے۔ ایک وہ مسئلہ جس کی اصل موجود ہو وہ بدعت ہے۔ اور ایک وہ عمل جس کی اصل موجود نہ ہو وہ عین عبادت ہے۔ ان لوگوں کا کیسا استدلال ہے۔

نماز جنازہ میں چار تکبیرات ہونے کا بیان

1073- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى اَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو اس میں چار تکبیریں کہیں۔

اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

شرح

نماز جنازہ یہ ہے کہ وہ تکبیر کہے اور تکبیر کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے پھر تکبیر کہے اور تکبیر کہتے ہوئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے پھر تیسری تکبیر کہے اور اب کی بار تکبیر کہتے ہوئے اپنے لئے میت کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا مانگے پھر چوتھی تکبیر کہے اور سلام پھیر دے اور پہلی تکبیر کے علاوہ باقی کسی تکبیر میں بھی اپنے ہاتھ بلند نہیں کرے گا۔ (قدوری، کتاب صلوٰۃ، لاہور)

نماز جنازہ میں چار تکبیرات ہونے میں مذاہب اربعہ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں چار مرتبہ تکبیر کہی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ابن ابی اوفی، جابر، انس، یزید بن ثابت سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یزید بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں۔ اور یہ جنگ بدر میں شریک تھے جب کہ زید اس جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (احناف کے مذہب کے مطابق چار تکبیرات ہیں)

اکثر علماء، صحابہ، اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں۔ سفیان، ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی اور احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1017)

۱۰۷۳۔ بخاری کتاب الجنائز باب التکبیر علی الجنازۃ اربعاً ج ۱ ص ۱۷۸، مسلم کتاب الجنائز فصل فی التکبیر علی المیت اربعاً ج ۱ ص ۳۰۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

1074- وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَّنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ لَّوْ كُنْتُ اَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَيِّتِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تو میں نے آپ کو دعا کرتے ہوئے سنا اے اللہ اس کی مغفرت فرما اس پر رحم فرما اس کو معاف فرما اس کو عافیت میں رکھ عزت کے ساتھ اس کی مہمانی کرا اور اس کی قبر کو وسیع کرا اور اسے پانی برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اس کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح میلے کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے اور اس کو دنیاوی گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرما اور دنیاوی اہل سے بہتر اہل عطا فرمایا اور دنیاوی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اس کو قبر کے فتنے اور جہنم کے عذاب سے بچا حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس میت پر دعا کی وجہ سے میں نے یہ آرزو کی کاش کہ یہ مرنے والا میں ہوتا۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

1075- وَعَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ابو ابراہیم انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو میت پر نماز جنازہ میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا اے اللہ ہمارے زندہ فوت شدہ ہمارے حاضر و غائب اور ہمارے مردوں اور عورتوں اور ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کی مغفرت فرما۔

اس کو نسائی اور ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نماز جنازہ میں سورت فاتحہ نہ پڑھنے میں مذاہب اربعہ

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت ہے کہ ابن عباس نے ایک مرتبہ جنازے کی نماز پڑھی تو اس میں سورت فاتحہ بھی پڑھی۔ میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ سنت ہے یا فرمایا (مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ) تکمیل سنت سے ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی پر بعض علماء اور دوسرے علماء کا عمل ہے وہ تکبیر اولیٰ کے بعد سورت فاتحہ پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ امام شافعی اور احمد، اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۷۴۔ مسلم کتاب الجنائز فصل فی الدعاء للمیت ج ۱ ص ۳۱۱

۱۰۷۵۔ نسائی کتاب الجنائز باب الدعا ج ۱ ص ۲۸۱، ترمذی ابواب الجنائز باب ما یقول فی الصلوۃ علی المیت ج ۱ ص ۱۹۸

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ نہ پڑھے کیونکہ یہ اللہ کی ثناء، درود شریف اور میت کے لیے دعا پر مشتمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1023)۔

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں قراءت (فاتحہ) نہیں کرتے تھے۔

وحدثني عن مالك عن نافع أن عبد الله بن عمر كان لا يقرأ في الصلاة على الجنازة

یاد رہے کہ یہ روایت محدثین کے یہاں صحت کے نہایت اعلیٰ درجات پر ہے، اور بعض علماء اس کو "السلسلة الذهبية" کہتے ہیں، اور اصح الاسانید کہتے ہیں، لہٰذا امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کا مذہب یہی ہے کہ نماز میں قراءت فاتحہ نہیں ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر، ابراہیم نخعی، محمد ابن سیرین، ابوالعالیہ، فضالہ ابن عبید، ابوبردہ، عطاء، طاووس، میمون، بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مذہب ہے۔ (مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ) امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک اور ان کے اصحاب کے نزدیک قراءۃ الفاتحہ نماز جنازہ میں مکروہ ہے۔

جب کہ شافعیہ وحنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ قراءۃ الفاتحہ نماز جنازہ میں واجب ہے اور امام احمد سے ایک روایت استحباب کی ہے ابن تیمیہ بھی اس کے مستحب ہونے کے قائل ہیں، امام الشافعی وامام احمد وغیرہ کا استدلال ابن عباس رضی اللہ عنہ کے عمل سے ہے کہ انہوں نے نماز جنازہ پڑھایا اور اس میں سورت فاتحہ پڑھی ہے۔

1076 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَلِاُنَاثِنَا وَلِذُكُوْرِنَا مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی میت پر نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا فرماتے اے اللہ ہمارے زندہ اور مردہ حاضر اور غائب ہماری عورتوں اور مردوں کی مغفرت فرما ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو موت دے ایمان پر موت دے اے اللہ ہم تجھ سے عفو و درگزر کی دعا کرتے ہیں اسکو طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

بَابٌ فِيْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشُّهَدَآءِ

شہداء پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کا بیان

1077 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ

۱۰۷۶۔ المعجم الكبير للطبراني ج ۱۱ ص ۱۳۳، مجمع الزوائد كتاب الجنائز باب الصلوة على الجنازه ج ۳ ص ۳۳، المعجم الاوسط للطبراني ج ۲ ص ۸۱

۱۰۷۷۔ بخاری کتاب الجنائز باب الصلوة على الشهيد ج ۱ ص ۱۷۹

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ شہداء احد میں سے دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں جمع فرماتے پھر فرماتے کہ ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد ہے پس جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے تو اس کو پہلے لحد میں رکھتے اور فرماتے قیامت کے دن میں ان پر گواہ ہوں گا اور آپ نے ان کو ان کے خون (آلودہ کپڑوں) سمیت دفن کرنے کا حکم دیا ان کو غسل نہ دیا گیا اور نہ ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

شرح

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے مسلک میں شہید کے لئے نہ غسل ہے اور نہ نماز جنازہ ہے جب کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شہداء کے لئے غسل تو نہیں ہے مگر نماز جنازہ ہے۔

شہید کی نماز جنازہ سے متعلق فقہی مذاہب کا بیان

عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ جابر بن عبداللہ نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہدائے احد میں سے دو دو آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں کفن دینے کے بعد پوچھتے کہ ان میں سے کون زیادہ قرآن کا حافظ ہے جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ اسے قبر میں آگے کرتے اور فرماتے میں قیامت کے دن ان سب پر گواہ ہوں گا۔ آپ نے ان سب کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ تو اس کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ ہی انہیں غسل دیا گیا اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور زہری سے بحوالہ انس مرفوعا مروی ہے زہری عبداللہ بن ثعلبہ بن ابوصغیر سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب کہ کچھ راوی حضرت جابر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا شہید کی نماز جنازہ پڑھنے میں اختلاف ہے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شہداء کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اہل علم مدینہ، امام شافعی اور احمد کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمزہ کی نماز جنازہ پڑھی۔ سفیان ثوری، اہل کوفہ اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1032)

بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الشُّهَدَآءِ

شہداء پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

1078- عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ جَآءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ

۱۰۷۸. نسائی کتاب الجنائز باب الصلوۃ علی الشہداء ج ۱ ص ۲۷۷، طحاوی کتاب الجنائز باب الصلوۃ علی الشہداء ج ۱ ص ۳۳۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اُهَاجِرُ مَعَكَ فَاَوْصٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهٗ فَاَعْطٰى اَصْحَابَهٗ مَا قَسَمَ لَهٗ وَكَانَ يَرْعٰى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَآءَ دَفَعُوْهُ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا قِسْمٌ قَسَمَهٗ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهٗ فَجَآءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ قَسَمْتُهٗ لَكَ قَالَ مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّيْ اتَّبَعْتُكَ عَلٰى اَنْ اُرْمٰى اِلٰى هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهٖ بِسَهْمٍ فَاَمُوْتَ فَاَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ قَدْ اَصَابَهٗ سَهْمٌ حَيْثُ اَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهُوَ هُوَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهٗ ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدَّمَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِيْ سَبِيْلِكَ فَقُتِلَ شَهِيْدًا اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى ذٰلِكَ ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی شخص نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے آپ ﷺ پر ایمان لائے اور آپ کی اتباع کی پھر اس نے کہا میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا پھر نبی پاک ﷺ نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کے بارے میں حکم دیا اس کے بعد ایک غزوہ ہوا جس میں نبی پاک ﷺ کو کچھ چیزیں بطور غنیمت حاصل ہوئیں تو آپ نے ان کو تقسیم فرمایا اور اس کا حصہ بھی مقرر فرمایا تو اس کا حصہ نبی پاک ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیا اور وہ ان کے اونٹ چرایا کرتے تھے پس جب وہ آئے تو لوگوں نے اسے اس کا حصہ دیا تو اس نے کہا یہ کیا ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یہ تیرا حصہ ہے جو تیرے لئے نبی پاک ﷺ نے مقرر فرمایا ہے تو اس نے اسے لے لیا اور وہ لے کر نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا: میں نے یہ تیرا حصہ رکھا ہے تو وہ کہنے لگا میں نے اس لئے آپ کی اتباع نہیں کی میں نے تو اس لئے آپ کی پیروی کی ہے کہ مجھے یہاں تیر مارا جائے اور انہوں نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا اور میں فوت ہو جاؤں اور جنت میں داخل ہو جاؤں تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا اگر تم نے اللہ کی تصدیق کی تو اللہ تعالیٰ تجھے سچا کر دے گا تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد دشمن کے ساتھ جنگ کے لئے اٹھے پس اسے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اس حال میں اس کو اسی جگہ تیر لگا تھا جس جگہ کی طرف اس نے اشارہ کیا تھا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا یہ وہی ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا اس نے اللہ سے سچ کہا تو اللہ تعالیٰ نے اسے سچا کر دیا پھر نبی پاک ﷺ نے اس کو اپنے جبہ مبارک میں کفن دیا پھر اس کو مقدم کر کے اس کی نماز جنازہ پڑھی آپ کی نماز سے جو کچھ ظاہر ہوا اس میں سے یہ الفاظ بھی تھے اے اللہ بے شک یہ تیرا بندہ ہے جو تیرے راستے میں ہجرت کرتے ہوئے نکلا اور شہید کر دیا گیا اور میں اس پر گواہ ہوں۔

اس کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1079- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُتِيَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلَ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

يُصَلِّي عَلٰى عَشَرَةٍ عَشَرَةٍ وَحَمْزَةُ هُوَ كَمَا هُوَ يُرْفَعُوْنَ وَهُوَ كَمَا هُوَ مَوْضُوْعٌ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شہداء احد لائے جاتے تو آپ دس دس پر نماز جنازہ پڑھتے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسی طرح پڑے رہے اور دیگر شہداء کو اٹھا لیا جاتا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ ویسے ہی پڑھا تھا۔

اس کو ابن ماجہ طحاوی طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

1080- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ اُحُدٍ بِحَمْزَةَ فَسُجِّيَ بِبُرْدِهٖ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ فَكَبَّرَ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ اُتِيَ بِالْقَتْلٰى يُصَفُّوْنَ وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ مَعَهُمْ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ وَهُوَ مُرْسَلُ صَحَابِيٍّ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا تو ان کو ایک چادر سے ڈھانپا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نماز جنازہ پڑھی تو تکبیرات کہیں پھر شہداء کو لایا گیا تو ان کو ایک صف میں رکھا گیا تو آپ ان پر نماز جنازہ پڑھتے اور ان کے ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر بھی نماز جنازہ پڑھتے۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے اور یہ حدیث صحابی کی مرسل ہے۔

1081- وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ عَشَرَةً عَشَرَةً فِيْ كُلِّ عَشَرَةٍ حَمْزَةُ حَتّٰى صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعِيْنَ صَلٰوةً . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ فِي الْمَرَاسِيْلِ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ .

☆☆ حضرت ابو مالک غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہداء پر دس دس کر کے نماز پڑھتے ہر دس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی ہوتے تھے آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر مرتبہ نماز پڑھی۔

اس کو ابوداؤد نے مراسیل میں روایت کیا اور طحاوی اور بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

شرح

شہداء کا جنازہ پڑھنے کے متعلق چند ایک احادیث کا ذکر کرتا ہوں: "سیدنا شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ ایک بدوی

١٠٧٩۔ ابن ماجة ابواب ما جاء في الجنائز باب ما جاء في الصلوٰة على الشهداء . الخ ص ١١٠' طحاوی كتاب الجنائز باب الصلوٰة على الشهداء ج ١ ص ٣٣٨' سنن الكبرىٰ للبيهقي كتاب الجنائز باب من زعم ان النبي صلى الله عليه وسلم على شهداء احد ج ٤ ص ١٢' تلخيص الحبير كتاب الجنائز نقلًا عن الطبراني ج ٢ ص ١١٧

١٠٨٠۔ طحاوی كتاب الجنائز باب الصلوٰة على الشهداء ج ١ ص ٣٣٨

١٠٨١۔ طحاوی كتاب الجنائز باب الصلوٰة على الشهداء ج ١ ص ٣٣٨' مراسيل ملحقة بسنن ابي داؤد ص ١٨' سنن الكبرىٰ للبيهقي كتاب الجنائز باب من زعم ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على شهداء احد ج ٤ ص ١٢' تلخيص الحبير ج ٢ ص ١١١

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا۔ یہ وہ شخص جنگ میں شہید ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے جبہ میں کفن دیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی"۔ یہ حدیث صحیح ہے اور امام نسائی کی السنن الکبریٰ، اور امام طحاوی کی شرح معانی الآثار، مستدرک حاکم۔ اور بیہقی میں موجود ہے۔ "سیدنا عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن سیدنا حمزہ کے متعلق حکم دیا۔ پس انہیں ایک چادر میں چھپا دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کی نو تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی۔ پھر دوسرے شہداء باری باری لائے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بھی نماز جنازہ ادا فرمائی اور ان کے ساتھ ساتھ حمزہ کی نماز بھی ادا فرماتے رہے"۔ (طحاوی)

امام بخاری نے بخاری کتاب الجنائز باب الصلاۃ علی الشہید میں عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے "ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر اس طرح نماز ادا کی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم میت پر نماز ادا کرتے تھے۔ (بخاری، مسلم، احمد، طحاوی، دارقطنی، السنن الکبریٰ للنسائی) امام ابن حزم، امام احمد بن حنبل، ابن قیم نے اس مسلک کو راجح قرار دیا ہے۔ المغنی وغیرہ میں ہے۔

ابن قیم نے تہذیب السنن میں فرمایا ہے۔ مذکورہ بالا مسئلہ میں درست بات یہی ہے کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھنے اور ترک کرنے میں اختیار ہے۔ اس لیے کہ ہر ایک کے متعلق آثار مروی ہیں اور امام احمد سے بھی ایک روایت اس طرح مروی ہے اور ان کے اصول و مذہب کے زیادہ مناسب ہے۔

بَابٌ فِيْ حَمْلِ الْجَنَازَةِ

یہ باب جنازہ کو اٹھانے کے بیان میں ہے میت کو اٹھانے کے طریقے کا بیان

سنت یہ ہے کہ جنازہ چار آدمی اٹھائیں اور ہر آدمی کو جنازہ اٹھا کر چالیس قدم چلنا چاہیے سب سے پہلے وہ جنازے کے دائیں پائے کو اپنے کندھے پر رکھے۔ اور جنازے کی دائیں جانب وہ ہوتی ہے جو اٹھانے والے کی بائیں جانب ہوتی ہے۔ اس کے جنازے کی دائیں پائنتی کو دائیں کندھے پر رکھے۔ اس کے بعد بائیں سرہانے کو بائیں کندھے پر اور آخر میں بائیں پائنتی کو بائیں کندھے پر رکھے۔

جنازے کو تیز لیکر چلنا مستحب ہے لیکن اتنا بھی تیز نہ ہو کہ میت ہلنے لگے۔ جنازے کے پیچھے چلنا اس کے آگے چلنے سے ایسے ہی افضل ہے جس طرح فرض نماز نفل نماز سے افضل ہوتی ہے بلند آواز سے ذکر اور جنازے کو رکھنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے۔

نصف قد یا سینے تک قبر کو کھودا جائے گا اور اگر اس سے بھی زیادہ گہرا کھودا جائے تو مستحسن ہے۔ قبر لحد بنائی جائے گی۔ شق نہیں بنائی جائے۔ جبکہ نرم زمین میں شق بنانا جائز ہے۔ میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے اور اس کو اتارنے والا یہ کہے۔

https://archive.org/details/@madni_library

اللہ کے نام پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہم تجھے قبر میں اتارتے ہیں۔ اور اس کو دائیں جانب لٹا کر قبلہ رخ کر دیا جائے اور گرہوں کو کھول دیا جائے۔ اور اس پر کچی اینٹیں اور بانس وغیرہ کو برابر کر دیا جائے۔ جبکہ پکی اینٹوں اور لکڑی کا استعمال مکروہ ہے۔

عورت کی قبر کو خفیہ رکھا جائے۔ جبکہ مرد کی قبر کو چھپایا نہ جائے۔ اس کے بعد قبر پر مٹی ڈال دی جائے۔ اور اس کو کوہان کی طرح بنا دیا جائے۔ جبکہ مربع صورت میں نہ بنایا جائے۔ دفن کے بعد اس قبر پر سجاوٹ کے لئے عمارت بنانا حرام ہے۔ جبکہ مضبوطی کے لئے مکروہ ہے۔ قبر پر لکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تا کہ اس کا نشان نہ مٹ سکے۔ اور اس کی بے حرمتی نہ ہو۔ جبکہ گھروں میں میت کو دفن کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ انبیائے کرام علیہم السلام کا خاصہ ہے۔

فساقی میں مردوں کو دفن کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر کوئی مجبوری ہو تو ایک قبر میں ایک سے زائد مردوں کو دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں البتہ دونوں میتوں کے درمیان مٹی کے ذریعے آڑ بنا دی جائے گی۔

اور جب کسی شخص کا کشتی میں وصال ہو جائے اور خشکی بہت دور ہو یا میت کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے تو غسل وکفن دے کر اور اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اس کو سمندر میں ڈال دیا جائے گا۔ مستحب یہ ہے کہ میت کو وہاں دفن کریں جہاں وہ فوت ہوا ہے یا مارا گیا ہے دفن کرنے سے پہلے یا ایک یا دو میل کی مسافت تک اسے منتقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اس سے زیادہ دور لے جانا مکروہ ہے۔ دفن کرنے کے بعد اسے کسی دوسری جگہ منتقل بہ اجماع جائز نہیں ہے۔ ہاں البتہ جب وہ زمین غصب شدہ ہے یا شفعہ کے ذریعے لی ہوئی ہے تو پھر اس کو وہاں سے منتقل کرنا جائز ہے۔

اور جب میت کو کسی ایسی جگہ پر دفن کیا ہے جو کسی اور کے لئے کھودی گئی تھی۔ تو کھودنے کی مزدوری ادا کر دی جائے گی اور میت کو وہاں سے نہیں نکالا جائے گا۔

اور جب قبر میں کوئی سامان گر جائے یا میت کو غصب شدہ کفن دیا گیا ہو یا اس کے ساتھ کوئی مال دفن ہو گیا ہے تو ان چیزوں کو نکالنے کے لئے قبر کو کھولا جا سکتا ہے۔ ہاں البتہ جب میت کو قبلہ رخ نہیں رکھا گیا یا بائیں جانب رکھ دیا گیا ہے تو اب قبر کو نہ کھولا جائے گا۔ (نور الایضاح، کتاب صلوٰۃ، لاہور)

جنازہ کو اٹھانے کے بیان میں

1082- عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنِ اتَّبَعَ جِنَازَةً فَلْیَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِیْرِ كُلِّهَا فَاِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ اِنْ شَاءَ فَلْیَتَطَوَّعْ وَاِنْ شَآءَ فَلْیَدَعْ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَیِّدٌ ۔

☆☆ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے تو وہ اسے چاروں طرف سے اُٹھائے کیونکہ یہ سنت ہے پھر اگر چاہے تو مزید اٹھائے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل جید ہے۔

۱۰۸۲۔ ابن ماجة ابواب اقامة الصلوة باب ما جاء في شهود الجنائز ص ۱۰۷

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

1083- عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ مِنْ تَمَامِ اَجْرِ الْجَنَازَةِ اَنْ تُشَيِّعَهَا مِنْ اَهْلِهَا وَاَنْ تَحْمِلَ بِاَرْكَانِهَا الْاَرْبَعَةِ وَاَنْ تَحْثُوَ فِی الْقَبْرِ . رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ فِیْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ .

★★ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جنازہ کا پورا اجر یہ ہے کہ تو اسے گھر سے لے کر چلے اور تو اس کو چاروں کناروں سے اُٹھائے اور تو اس کی قبر پر مٹی ڈالے۔

اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

بَابٌ فِیْ اَفْضَلِيَّةِ الْمَشْیِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

جنازہ کے پیچھے چلنے کے افضل ہونے کا بیان

1084- عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ مَا مَشٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی مَاتَ اِلَّا خَلْفَ الْجَنَازَةِ . رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال مبارک تک جنازہ کے پیچھے ہی چلتے تھے۔

اس کو عبدالرزاق نے بیان کیا اور اس کی سند مرسل صحیح ہے۔

شرح

جنازہ کے ساتھ پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونوں جائز ہیں لیکن پیادہ چلنا افضل ہے۔ اگر کوئی شخص جنازہ کے ساتھ سواری پر چلے تو اسے چاہیے کہ وہ جنازہ کے پیچھے پیچھے چلے ہاں پیادہ چلنے والے کے لئے جنازہ کے آگے چلنا بھی جائز ہے اور پیچھے بھی لیکن اس کے لئے پیچھے ہی چلنا افضل ہے۔

1085- وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِیْ جَنَازَةٍ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمْشِيَانِ اَمَامَهَا وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَمْشِیْ خَلْفَهَا فَقُلْتُ لِعَلِیٍّ اَرَاكَ تَمْشِیْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَهٰذَانِ يَمْشِيَانِ اَمَامَهَا فَقَالَ عَلِیٌّ لَقَدْ عَلِمَا اَنَّ فَضْلَ الْمَشْیِ خَلْفَهَا عَلَی الْمَشْیِ اَمَامَهَا كَفَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلَی الْفَذِّ وَلٰكِنَّهُمَا اَحَبَّا اَنْ يُّيَسِّرَا عَلَی النَّاسِ . رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَالطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جنازہ میں شریک تھا (جس میں) ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ جنازہ کے آگے چل رہے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جنازہ کے پیچھے چل رہے تھے تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ جنازہ کے پیچھے چل رہے ہیں اور یہ دونوں جنازہ کے آگے چل رہے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

١٠٨٣. مصنف ابن ابی شیبة کتاب الجنائز فی المیت یحثی فی قبره ج ٣ ص ٣٣٢

١٠٨٤. مصنف عبد الرزاق کتاب الجنائز باب المشی امام الجنازة ج ٣ ص ٤٤٥

١٠٨٥. مصنف عبد الرزاق کتاب الجنائز باب المشی امام الجنازه ج ٣ ص ٤٤٦، طحاوی کتاب الجنائز باب المشی امام الجنازة ج١ ص ٣٢٥

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فرمایا: دونوں ابھی جانتے ہیں کہ جنازہ کے پیچھے چلنے کو آگے چلنے پر ایسے ہی فضیلت حاصل ہے جیسا کہ باجماعت نماز کو اکیلے نماز پڑھنے پر فضیلت حاصل ہے لیکن ان دونوں نے چاہا کہ لوگوں پر آسانی کریں۔

اس کو عبدالرزاق اور طحاوی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1086- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ لَهُ كُنْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَإِنَّ مُقَدَّمَهَا لِلْمَلَائِكَةِ وَخَلْفَهَا لِبَنِي آدَمَ. رَوَاهُ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد عمرو بن عاص نے ان سے کہا کہ تو جنازہ کے پیچھے ہو جاؤ پس بے شک جنازہ کی اگلی جگہ فرشتوں کے لئے ہے اور جنازہ کے پیچھے اولاد آدم کے لئے۔

اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازہ کے لئے کھڑے ہونے کا بیان

1087- عَنْ عَامِرِ ابْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

☆☆ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو حتی کہ وہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائے یا جنازہ رکھ دیا جائے۔

اس کو محدثین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

شرح

مطلب یہ ہے کہ جب جنازہ گھر میں سے نکلے تو میت کے احترام اور اس کے ایمان کی تعظیم کے پیش نظر کھڑا ہو جانا چاہئے گویا اس ارشاد گرامی میں اس طرف اشارہ ہے کہ ایسے موقع پر بے پرواہ نہ ہو جانا چاہئے بلکہ جنازہ دیکھتے ہی بے قرار ہو کر اور ڈر کر اٹھ کھڑا ہونا چاہئے اور جب تک کہ جنازہ رکھ نہ دیا جائے زمین پر بیٹھا نہ جائے بلکہ کاندھا دینے کے لئے جنازہ کے ساتھ ساتھ رہے۔ بعض حنفی علماء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جنازہ کے ساتھ جانے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اکثر علماء کے نزدیک اس کے لئے جنازہ دیکھ کر اٹھ کر کھڑے رہنا مکروہ ہے۔ جب کہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اسے اختیار ہے کہ چاہے تو کھڑا

۱۰۸۶۔ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الجنائز باب فی الجنازۃ یسرع بھا اذا خرج بھا عن عبداللہ بن عمرو ج ۳ ص ۲۸۲

۱۰۸۷۔ البخاری کتاب الجنائز باب القیام للجنازۃ ج ۱ ص ۱۷۵، مسلم کتاب الجنائز فصل فی استحباب القیام للجنازۃ الخ ج ۱ ص ۳۱۰، ترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء فی القیام للجنازۃ ج ۱ ص ۲۰۱، ابو داؤد کتاب الجنائز باب القیام للجنازۃ ج ۲ ص ۹۶، نسائی کتاب الجنائز باب الامر بالقیام للجنازۃ ج ۱ ص ۲۷۱، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی القیام للجنائز ص ۱۱۲، مسند احمد ج ۳ ص ۴۴۶

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رہے اور چاہے بیٹھا رہے۔ اسی طرح بعض علماء کا یہ بھی قول ہے کہ یہ دونوں ہی (یعنی کھڑے ہو جانا اور بیٹھے رہنا) مستحب ہیں جمہور علماء فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اور اس کے بعد آنے والی حدیث بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت کی بنا پر جو آگے آ رہی ہے منسوخ ہیں۔

1088- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ

★★ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو ایک یہودی کا جنازہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

اس کو شیخین رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

1089- عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَسْعُوْدَ بْنَ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ فِيْ شَأْنِ الْجَنَائِزِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَإِنَّمَا حَدَّثَ بِذٰلِكَ لِأَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ رَأَى وَاقِدَ بْنَ عَمْرٍو قَامَ حَتّٰى وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

★★ حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مسعود بن حکم انصاری رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو جنازہ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے اور انہوں نے یہ اس لئے بیان کیا کہ نافع بن جبیر نے واقد بن عمرو کو دیکھا کہ وہ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جاتا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا۔

شرح

حضرت مالک اور حضرت ابوداؤد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوئے اور اس کے بعد بیٹھے۔ تشریح پہلی روایت کے جو امام مسلم رحمہ اللہ نے نقل کی ہے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب جنازہ گزر گیا اور نظروں سے غائب ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی بیٹھ گئے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ کچھ عرصہ تک تو آپ کا معمول یہ رہا کہ جب جنازہ دیکھتے تو کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ لیکن بعد میں یہ صورت رہی کہ آپ جنازہ دیکھ کر اٹھتے نہیں تھے بلکہ بیٹھے ہی رہا کرتے تھے۔ اسی طرح دوسری روایت کے بھی کہ جسے حضرت امام مالک اور حضرت امام ابوداؤد نے نقل کیا ہے یہی دونوں مطلب ہیں اور دوسرا مطلب ہی زیادہ صحیح ہے۔

1088۔ بخاری کتاب الجنائز باب من قام لجنازة یهودی ج ۱ ص ۱۷۵ مسلم کتاب الجنائز فصل فی استحباب القیام للجنازه۔ الخ ج ۱ ص ۳۱۰

1089۔ مسلم کتاب الجنائز فصل فی استحباب القیام للجنازة۔ الخ ج ۱ ص ۳۱۰

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ نَسْخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازہ کے لئے قیام کے منسوخ ہونے کا بیان

1090- وَعَنْهُ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِرَحْبَةِ الْكُوْفَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْحَازِمِيُّ فِي النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوْخِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت نافع مسعود بن حکم زرقی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے میدان میں فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازہ میں کھڑے ہونے کا حکم دیا پھر اس کے بعد آپ بیٹھ گئے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور حازمی نے ناسخ و منسوخ میں بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1091- وَعَنْ اِسْمَاعِيْلَ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُّ جَنَازَةً بِالْعِرَاقِ فَرَاَيْتُ رِجَالاً قِيَامًا يَنْتَظِرُوْنَ اَنْ تُوْضَعَ وَرَاَيْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُشِيْرُ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ بَعْدَ الْقِيَامِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت اسمٰعیل زرقی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں عراق میں ایک جنازہ میں شریک ہوا تو میں نے کچھ لوگوں کو کھڑے جنازہ رکھنے کا انتظار کرتے ہوئے دیکھا اور میں نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ لوگوں کو بیٹھنے کا اشارہ فرمارہے اور فرمارہے تھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازہ کے لئے کھڑے ہونے کے بعد بیٹھنے کا حکم فرمایا۔

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1092- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا الْقِيَامَ اِلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ قَدْ كُنَّا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ وَاَنْتُمْ يَهُوْدٌ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ہم نے باہم جنازہ کے لئے کھڑے ہونے کے متعلق مباحثہ کیا تو ابو مسعود نے کہا کہ ہم بھی کھڑے ہوتے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کام کرو گے کیا تم یہودی ہو؟

اس کو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

جنازے کے لئے قیام کے منسوخ ہونے کا بیان

حضرت علی بن ابی طالب سے منقول ہے کہ انہوں نے جنازہ کی آمد پر اس کے رکھے جانے تک کھڑے رہنے کا ذکر کیا

۱۰۹۰۔ مسند احمد ج ۱ ص ۸۲' طحاوی کتاب الجنائزۃ باب القیام للجنازہ ج ۱ ص ۳۲۸

۱۰۹۱۔ طحاوی کتاب الجنازہ باب القیام للجنازۃ ج ۱ ص ۳۲۸

۱۰۹۲۔ طحاوی کتاب الجنازہ باب القیام للجنازۃ ج ۱ ص ۳۲۹

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

گیا تو آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع میں کھڑے ہوئے تھے پھر بیٹھنے لگے۔ اس باب میں حسن بن علی اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے امام عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں تابعین کرام سے چار روایتیں ہیں۔ جو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں اس پر بعض اہل علم کا عمل ہے امام شافعی فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں اصح ہے اور پہلی حدیث کو منسوخ کرتی ہے جس میں یہ فرمایا گیا کہ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو کھڑا ہو ورنہ نہ بیٹھا رہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع میں کھڑے ہوا کرتے تھے لیکن بعد میں بیٹھے رہتے۔ اسحاق کا بھی یہی قول ہے حضرت علی کی حدیث کا مطلب یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع شروع میں جنازہ کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے لیکن بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہونا ترک کر دیا اور جب آپ جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1040)

بَابٌ فِي الدَّفْنِ وَبَعْضِ اَحْكَامِ الْقُبُوْرِ

دفن اور قبروں کے بعض احکام کا بیان

1093- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَلْحَدُ وَآخَرُ يَضْرَحُ فَقَالُوْا نَسْتَخِيْرُ رَبَّنَا وَنَبْعَثُ اِلَيْهِمَا فَاَيُّهُمَا سُبِقَ تَرَكْنَاهُ فَاَرْسِلَ اِلَيْهِمَا فَسَبَقَ صَاحِبُ اللَّحْدِ فَلَحَدُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَآخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو مدینہ طیبہ میں ایک شخص لحد قبر بناتے تھے اور دوسرے شق قبر بناتے تھے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم اپنے رب سے استخارہ کرتے ہیں اور ان دونوں کی طرف پیغام بھیجتے ہیں تو ان میں سے جو پہلے آئے گا ہم اسے قبر بنانے کے لئے چھوڑ دیں گے تو ان دونوں کی طرف پیغام بھیجا گیا تو لحد قبر بنانے والے پہلے آ گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر لحد بنائی۔

اس کو ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

قبر شق کی تعریف

شق کی تعریف یہ ہے کہ قبر کے بیچ میں نہر کی طرح ایک لمبا گڑھا کھودا جائے جس کے دونوں کنارے کچی اینٹوں یا کسی اور چیز سے بنا دیں اور اس میں میت کو رکھ کر اوپر سے چھت کی طرح بند کر دیں۔ ایسا ہی معراج الدرایہ میں ہے۔

(فتاوی ہندیۃ، الفصل السادس فی القبر و الدفن، نورانی کتب خانہ پشاور)

قبر لحد کی تعریف

لحد قبر میں قبلہ کی طرف بنائے گئے اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں مردہ رکھا جاتا ہے جس قبر میں ایسا گڑھا بنایا جاتا ہے

۱۰۹۳۔ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوۃ باب ما جاء فی الشق ص ۱۱۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اسے بغلی قبر کہتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بغلی قبر بنانا مستحب ہے۔ حضرت ابن ہمام فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک قبر میں لحد بنانا سنت ہے بشرطیکہ کوئی مجبوری نہ ہو یعنی اگر زمین نرم ہو اور لحد بنانے سے قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو تو پھر قبر میں لحد نہ بنائی جائے بلکہ صندوقی قبر بنائی جائے۔ (فتح القدیر، ۲ مطبوعہ بیروت)

1094- وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ اَوْصَی الْحَارِثُ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰی عَلَیْهِ ثُمَّ اَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الرِّجْلِ وَقَالَ هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالطَّبَرَانِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ.

☆☆ حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ حارث کی نماز جنازہ عبد اللہ بن یزید پڑھائیں پس انہوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی پھر ان کو پاؤں کی جانب سے قبر میں داخل کیا اور فرمایا کہ یہ سنت ہے۔ اس کو ابو داؤد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا اور فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

میت کو جانب قبلہ قبر میں داخل کیا جائے

علامہ حصکفی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک مستحب یہی ہے کہ میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں لے جائیں۔ (در مختار، باب صلوٰۃ الجنائز، مطبع مجتبائی دہلی)

علامہ ابن ہمام حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ میت کو قبر میں اتارنے سے متعلق روایات میں اضطراب ہے۔ چنانچہ درج ذیل روایات بیان کی جاتی ہیں۔

میت کو قبر میں کس طرح اتارا جائے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (قبر میں اتارتے وقت) سر کی طرف اتارا گیا۔ (شافعی)

اس کی صورت یہ تھی کہ جنازہ قبر کے پائنتی رکھا گیا پھر آپ کو سر مبارک کی طرف سے اٹھا کر قبر میں اتارا گیا چنانچہ حضرت امام شافعی کے ہاں میت کو اسی طریقہ سے قبر میں اتارا جاتا ہے۔

احناف کے نزدیک اس سلسلہ میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ جنازہ قبر کے قبلہ والی جانب رکھا جائے اور وہاں سے میت کو اٹھا کر قبر میں رکھا جائے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میت کو اسی طریقہ سے قبر میں اتارا کرتے تھے جیسا کہ اگلی حدیث سے واضح ہوگا۔

جہاں تک مذکورہ بالا روایت کا تعلق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طریقہ سے قبر میں کیوں اتارا گیا؟ تو اس کی وجہ یہ تھی کہ حجرہ شریفہ میں اتنی وسعت نہ تھی کہ آپ کو قبلہ کی طرف سے قبر میں اتارا جاتا کیونکہ آپ کی قبر حجرہ کی دیوار

۱۰۹۴۔ ابو داؤد کتاب الجنائز باب کیف یدخل المیت قبرہ ج ۲ ص ۱۰۲ سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الجنائز باب من قال یدخل المیت من قبل رجل القبر ج ۴ ص ۵۴

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سے ملی ہوئی ہے حنفیہ کی طرف سے اس کا ایک جواب یہ بھی دیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبر میں اتارنے کی کیفیت مضطرب منقول ہے یعنی یہاں اس روایت میں تو یہ بتایا جارہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سر کی طرف سے قبر میں اتارا گیا تھا جب کہ ابوداؤد کی ایک روایت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبر میں قبلہ کی طرف اتارا گیا تھا سر کی طرف سے نہیں اٹھایا گیا تھا نیز اسی طرح کی روایت ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔لہٰذا جب ان دونوں حدیثوں میں تعارض ہوا تو دونوں حدیثیں ساقط ہوئیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کسی میت کو رکھنے کے لیے) قبر میں اترے، آپ کے لیے چراغ جلا دیا گیا چنانچہ آپ نے میت کو قبلہ کی طرف سے پکڑا (اور اسے قبر میں اتارا) اور یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تو (خوف خدا سے) بہت رونے والا اور قرآن کریم بہت زیادہ پڑھنے والے تھے (اور ان دونوں چیزوں کے سبب سے تم رحمت و مغفرت کے مستحق ہو) یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور شرح السنۃ میں ہے کہ اس روایت کی اسناد ضعیف ہیں۔

اس روایت کے بارے میں امام ترمذی کا فیصلہ یہ ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز اس بارے میں حضرت جابر اور حضرت یزید بن ثابت کی روایتیں بھی منقول ہیں۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ رات کے وقت مردہ کو دفن کرنا مکروہ نہیں جیسا کہ بعض علماء نے لکھا ہے یہ حدیث احناف کے مسلک کی دلیل ہے ان کے ہاں میت کو قبر میں قبلہ کی طرف سے اتارنا سنت ہے۔(فتح القدیر، بتصرف ج ۳، ص ۴۳۲، بیروت)

1095- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُدْخِلُوْنَ الْمَيِّتَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشٍ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ میت کو قبلہ کی جانب سے (قبر میں) داخل کرتے تھے۔

اس کو طبرانی نے کبیر میں داخل کیا اور اس کی سند میں عبد اللہ بن خراش ہے جس کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا اور محدثین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا۔

1096- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَدْخَلَ يَزِيْدَ بْنَ الْمُكَفَّفِ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ . رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَزْمٍ فِي الْمُحَلّٰى .

١٠٩٥. المعجم الكبير للطبراني ج ١١ ص ٨١

١٠٩٦. مصنف عبد الرزاق كتاب الجنائز باب من حيث يدخل الميت القبر ج ٣ ص ٤٤٩، مصنف ابن ابي شيبة كتاب الجنائز باب من ادخل ميتامن قبل القبلة ج ٣ ص ٣٢٨، محلى ابن حزم كتاب الجنائز يدخل الميت كيف امكن الخ ج ٣ ص ١٨٢

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یزید بن مکفف کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل کیا۔
اس کو عبدالرزاق اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کو محلی میں مکفف ابن حزم نے صحیح قرار دیا۔

1097- وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةَ الْحَارِثِ فَمَدُّوْا عَلٰى قَبْرِهٖ ثَوْبًا فَجَبَذَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ اِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ . رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت ابو اسحٰق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حارث کے جنازہ میں شریک ہوا تو لوگوں نے ان کی قبر پر کپڑا پھیلایا تو عبداللہ بن یزید نے کپڑا کھینچ کر کہا کہ یہ مرد ہے (عورت نہیں ہے)۔
اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

1098- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں داخل کرتے تو فرماتے بسم اللہ وعلى سنة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
اس کو ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے اس کو صحیح قرار دیا۔

1099- وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ فِيْهِ الْحَدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاٰخَرُوْنَ .

★★ حضرت عامر بن سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الوصال میں فرمایا کہ تم میری قبر لحد کھودنا اور مجھ پر کچی اینٹیں رکھنا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر بنائی۔
اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا۔

مشائخ بخارا کے نزدیک پکی قبریں بنانے کا سبب

علامہ ابن عابدین شامی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ کہ علماء نے پکی اینٹوں اور لکڑی کے تختوں کو مکروہ کہا ہے اور امام تمرتاشی نے فرمایا: یہ اس وقت ہے جب میت کے گرد ہو، اور اگر اس کے اوپر ہو تو مکروہ نہیں اس لیے کہ یہ درندے سے حفاظت کا ذریعہ ہوگا، مشائخ بخارا نے فرمایا کہ ہمارے دیار میں پکی اینٹیں مکروہ نہیں کیونکہ زمین کمزور ہونے کی وجہ سے اس کی ضرورت ہے۔ (ردالمحتار باب صلوة الجنائز، داراحياء التراث العربي بيروت)

۱۰۹۷. مصنف ابن ابی شيبة كتاب الجنائز باب ما قالوا في مد الثوب على القبر ج ۳ ص ۳۲۶
۱۰۹۸. ابو داؤد كتاب الجنائز باب في الدعاء للميت اذا وضع في قبره ج ۲ ص ۱۰۲، صحيح ابن حبان كتاب الجنائز ج ٦ ص ٤٣
۱۰۹۹. مسلم كتاب الجنائز فصل في استحباب اللحد ج ۱ ص ۳۱۱

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لحد میں پکی اینٹ مکروہ ہے جبکہ میت سے متصل ہو اس کے علاوہ میں کوئی حرج نہیں، اور مستحب کچی اینٹ اور بانس ہے۔(فتاوی قاضی خان، کتاب الصلوة، منشی نولکشور لکھنو)

علامہ ابن نجیم مصری حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ کہ امام سرخسی نے اس حکم کو اس سے مقید کیا ہے کہ زمین پر تری اور نرمی غالب نہ ہو۔ اگر ایسی ہو تو پکی اینٹ اور لکڑی لگانے میں کوئی حرج نہیں، جیسے اس بناء پر لوہے کا تابوت لگانے میں حرج نہیں (بحر الرائق، کتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلوته ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

امام اسمٰعیل زاہد نے اس کی رخصت دی ہے کہ لحد میں کچی اینٹوں کے پیچھے پکی اینٹیں لگائی جائیں، اور اس کی وصیت بھی فرمائی تھی، مشائخ بخارا نے فرمایا ہے کہ اگر ہماری زمین میں پکی اینٹ لگائیں تو مکروہ نہ ہوگا اس لیے کہ زمین نرم ہے تو جہاں بھی زمین نرم ہو، پکی اینٹ اور اسی طرح لکڑی کے تختے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔(کشف الغطاء، ج ۱، ص ۵۵)

1100- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى جِنَازَةٍ ثُمَّ اَتٰى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَثٰى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ ثَلَاثًا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وابن اَبِیْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهٗ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی پھر اس میت کی قبر پر تشریف لائے تو سر کی جانب سے تین لپ مٹی ڈالی۔

اس کو ابن ماجہ اور ابن ابی داؤد نے روایت کیا اور اس کو صحیح قرار دیا۔

قبروں کو گارے لیپنے کا بیان

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے اور ان پر لکھنے ان پر تعمیر کرنے اور ان پر چلنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابر سے مروی ہے بعض اہل علم جن میں حسن بصری بھی شامل ہیں قبروں کو گارے سے لیپنے کی اجازت دیتے ہیں امام شافعی کے نزدیک بھی اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1049)

1101- وَعَنِ الْقَاسِمِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا اُمَّهْ اِكْشِفِيْ لِیْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَكَشَفَتْ لِیْ عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَّا مُشْرِفَةٍ وَّلَا لَا طِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَآءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَآءِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وفی اِسْنَادُهٗ مَسْتُوْرٌ .

☆☆ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا اے امی جان میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں صحابہ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کھولیں تو انہوں نے میرے لئے تینوں کی قبریں

۱۱۰۰. ابن ماجة ابواب ما جاء فی اقامة الصلوة باب ما جاء فی حثو التراب فی القبر ص ۱۱۳ تلخیص الحبیر کتاب الجنائز نقلًا عن ابن ماجة وابن ابی داؤد فی کتاب التضرد ج ۲ ص ۱۳۱

۱۱۰۱. ابو داؤد کتاب الجنائز فی باب فی تسویة القبور ج ۲ ص ۱۰۳

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کھولیں جو نہ ہی بہت بلند تھیں اور نہ ہی زمین سے ملی ہوئی تھی اور آپ کی قبر پر میدان کی سرخ ڈالی ہوئی تھیں۔

اس کو ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند میں راوی مستور الحال ہیں۔

1102- وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

☆☆ حضرت سفیان...... رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کوہان نما دیکھی۔

اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

کوہان نما قبر بنانے سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ

حضرت امام مالک، حضرت امام احمد اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نے نہ صرف یہ کہ اس حدیث کو بلکہ اس کے علاوہ اور بھی صحیح احادیث کو اپنے اس مسلک کا مستدل قرار دیا ہے کہ قبر کو اونٹ کے کوہان کی طرح اٹھی ہوئی بنانا مسطح بنانے سے افضل ہے جب کہ حضرت امام شافعی کے نزدیک قبر مسطح بنانا افضل ہے۔

1103- وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الرَّشَّ عَلَى الْقَبْرِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّالْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ ۔

☆☆ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قبر پر پانی چھڑکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے تھا۔

اس کو سعید بن منصور اور بیہقی نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

قبر پر پانی چھڑکنے کا بیان

1104- وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ ۔ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ ۔

☆☆ اور آپ ہی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر کنکر رکھے۔

اس کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور اس کی سند مرسل جید ہے۔

شرح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر میں مٹی اس طرح ڈالتے تھے کہ جب پہلی مٹھی بھر کر مٹی ڈالتے تو پڑھتے منھا

۱۱۰۲۔ بخاری کتاب الجنائز باب ما جاء فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ ص ۱۸۶

۱۱۰۳۔ سنن الکبری للبیهقی کتاب الجنائز باب رش الماء علی القبر۔ الخ ج ۳ ص ۴۱۱ تلخیص الحبیر کتاب الجنائز نقلاً عن سعید بن منصور فی سننه ج ۲ ص ۱۳۲

۱۱۰۴۔ مسند امام شافعی الباب الثالث والعشرون فی صلوٰۃ الجنائز ج ۱ ص ۲۱۵

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بَابُ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ لِلْمَيِّتِ

میت کے لئے قرآن پڑھنے کا بیان

1108- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِيْ اَبِي اللَّجْلَاجُ اَبُوْ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا بُنَيَّ اِذَا اَنَا مِتُّ فَالْحَدْلِيْ فَاِذَا وَضَعْتَنِيْ فِيْ لَحْدِيْ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سُنَّ عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا ثُمَّ اقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِيْ بِفَاتِحَةِ الْبَقَرَةِ وَخَاتِمَتِهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن علاء بن لجلاج رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابولجلاج ابوخالد نے کہا اے بیٹے جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے لئے لحد قبر بنانا پس جب تو مجھے قبر میں رکھ دے تو بسم اللہ وعلی ملت رسول اللہ پڑھ کر رکھنا پھر مجھ پر مٹی برابر کرنا پھر میرے سر کے پاس سورۂ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات پڑھنا پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

اس کو طبرانی نے معجم الکبیر میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

ایصال ثواب کا بیان

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم قبرستان جاؤ تو وہاں سورت فاتحہ، معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبرستان کو پہنچاؤ جو انہیں پہنچ جاتا ہے۔ ایصال ثواب کے لئے قبروں پر جانے سے اہل قبر یعنی میت کے لئے تو یہ مقصود ہے کہ وہ ایصال ثواب اور دعائے مغفرت وغیرہ سے فائدہ حاصل کرے اور قبر پر جانے والے کے لئے اس لئے بہتر ہے کہ وہاں پہنچ کر وہ عبرت حاصل کرے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق مرفوع روایت ہے کہ جو شخص قبرستان جائے اور وہاں قل ہو اللہ احد گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبرستان کو بخشے تو اسے قبرستان میں مدفون مردوں کی تعداد کے بقدر ثواب ملتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص قبرستان جائے اور سورت فاتحہ قل ہو اللہ احد اور الھکم التکاثر پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کرے کہ میں نے تیرے کلام پاک میں سے جو کچھ اس وقت پڑھا ہے اس کا ثواب اس قبرستان میں مدفون مومنین اور مومنات کو پہنچاتا ہوں۔ تو قبرستان میں مدفون مردے اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے شفاعت کرنے والے ہو جاتے ہیں۔

حضرت حماد مکی رحمہ اللہ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات مکہ کے ایک قبرستان جا پہنچا اور وہاں ایک قبر پر سر رکھ کر سو رہا اچانک خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ اہل قبرستان یعنی مردے مختلف ٹکڑیوں میں حلقہ بنائے بیٹھے ہیں میں نے کہا کہ کیا

۱۱۰۸۔ مجمع الزوائد کتاب الجنائز باب ما یقول عندادخال المیت القبر نقلا عن الطبرانی فی الکبیر ج ۳ ص ٤٤

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قیامت قائم ہوگئی ہے؟ جو تم سب قبروں سے باہر نکلے بیٹھے ہو انہوں نے کہا کہ نہیں، بلکہ ہمارے بھائیوں میں سے ایک شخص نے قل ھو اللہ احد پڑھ کر اس کا ثواب ہمیں بخشا ہے لہٰذا اب ہم لوگ ایک برس سے یہاں بیٹھے ہوئے اسی ثواب کو آپس میں تقسیم کر رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبرستان جائے اور وہاں بغرض ایصال ثواب سورت یٰسین تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اہل قبرستان کے عذاب میں کمی کرتا ہے اور اس شخص کو قبرستان میں مدفون مردوں کی تعداد کے بقدر نیکیاں دی جاتی ہیں۔

حضرت امام شافعی کا قول علامہ سیوطی جو شافعی المذہب ہیں، شرح الصدور میں لکھا ہے کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ قرآن پڑھ کر اگر اس کا ثواب میت کو بخشا جائے تو آیا وہ ثواب پہنچتا ہے یا نہیں؟ چنانچہ جمہور سلف یعنی صحابہ وتابعین پہلے زمانہ کے علماء اور تینوں ائمہ تو یہ کہتے ہیں کہ میت کو اس کا ثواب پہنچتا ہے مگر ہمارے امام حضرت شافعی نے اس بارہ میں اختلاف کیا ہے۔ پھر اس کے بعد سیوطی نے امام شافعی کے دلائل کے کئی جواب لکھ کر یہ بات ثابت کی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بدنی اعمال وعبادات کا ثواب جیسے نماز روزہ اور قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ کسی میت کو بخش دے تو اس میت کو اس کا ثواب ملتا ہے (اس بارہ میں مزید تحقیق کے لئے شرح الصدور یا مرقات دیکھی جاسکتی ہے۔

اہل سنت وجماعت کے نزدیک ایصال ثواب کا بیان

اہل سنت وجماعت کے نزدیک اس باب میں قاعدہ فقہیہ یہ ہے کہ انسان اپنے عمل میں اختیار رکھتا ہے کہ وہ دوسرے کو ثواب پہنچائے۔ خواہ وہ عمل نماز ہو یا روزہ ہو یا صدقہ ہو یا اس کے علاوہ ہو۔ کیونکہ روایت کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے دو مینڈھوں کی قربانی کی کہ ان سیاہی میں کچھ سفیدی ملی ہوئی تھی۔ ان میں سے ایک اپنی طرف سے جبکہ دوسرا اپنی امت کے ان افراد کی طرف سے تھا جنہوں نے اللہ وحدانیت کا اقرار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بکریوں میں ایک بکری کی قربانی اپنی امت کی طرف سے کی۔ (ہدایہ، کتاب حج، لاہور)

دوسروں کی طرف سے حج کرنے میں احادیث کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ (حجۃ الوداع میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کو دیکھنے لگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے اس عورت نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا تو ایسے وقت کہ میرا باپ نہایت بوڑھا ہے۔ اور وہ اونٹنی پر جم نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ قصہ حج وداع کا ہے۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث ۱۵۱۴)

اگر کسی صاحب پر حج فرض تھا حج کی ادائیگی سے پہلے اُن کا انتقال ہوجائے اور اُنہوں نے حج کے متعلق وصیت نہیں کی

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تو ایسے صاحب کی جانب سے اگر ان کے ورثہ میں سے کوئی ان کی جانب سے حج کریں تو اس مسئلہ میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: امید ہے کہ اللہ تعالٰی اس حج کو فرض حج کے قائم مقام کردے اور مرحوم کی جانب سے حج کی فرضیت ساقط ہوجائے ہاں ورثہ کے علاوہ غیر وارث کوئی شخص حج کرے تو نفل حج ہوگا فریضہ کی ادائیگی نہ ہوگی۔

اگر آپ کے والد پر حج فرض تھا جیسا کہ آپ نے سوال میں ذکر کیا ہے کہ سفر حج کی تیاری ہوچکی تھی ان کا انتقال ہوگیا اور انہوں نے اس سلسلہ میں کوئی وصیت نہیں کی تھی ایسی صورت میں ورثہ میں کوئی حج بدل کرلیں تو ان کی جانب سے ان شاء اللہ تعالٰی فرض حج ادا ہوجائے گا والد یا والدہ کی جانب سے حج کرنا اولاد کے لئے بڑی سعادت وخوش بختی عظیم فضیلت وثواب کا باعث ہے۔

امام دارقطنی روایت کرتے ہیں۔

عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج عن ابیه او امه فقد قضی عنه حجته و کان له فضل عشر حجج .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والد یا والدہ کی جانب سے حج کیا یقیناً اس نے ان کی جانب حج ادا کرلیا اور اسے دس حج کی ادائیگی کی فضیلت حاصل ہے۔

(سنن الدارقطنی کتاب الحج حدیث نمبر:2641)

امام طبرانی کی معجم اوسط میں روایت ہے:

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم من حج عن والدیه او قضی عنهما مغرما بعثه اللہ یوم القیامة مع الابرار .

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کی جانب سے حج کیا یا ان کی جانب سے قرض ادا کیا اللہ تعالٰی اُسے قیامت کے دن نیکوکاروں کے ساتھ مبعوث فرمائے گا۔ (معجم اوسط طبرانی حدیث نمبر:7800) رد المحتار کتاب الحج باب الحج عن الغیر میں ہے

الذی تحصل لنا من مجموع ما قررناہ ان من اهل بحجة عن شخصین، فإن امرہ بالحج وقع حجه عن نفسه البتة، وإن عین احدهما بعد ذلك . وله بعد الفراغ جعل ثوابه لهما او لاحدهما، وإن لم یامراہ فكذلك إلا إذا كان وارثا وكان علی المیت حج الفرض ولم یوص به فیقع عن المیت عن حجة الإسلام للامر دلالة وللنص، بخلاف ما إذا اوصی به لان غرضه ثواب الإنفاق من ماله، فلا یصح تبرع الوارث عنه

امام بخاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کرسکیں اور ان کا انتقال ہوگیا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ان کی طرف سے تو حج کر۔ کیا تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم اسے ادا نہ کرتیں؟ اللہ تعالیٰ کا قرضہ تو اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب العمرہ)

دار قطنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اپنے والدین کی طرف سے حج کرے یا ان کی طرف سے تاوان ادا کرے، روزِ قیامت ابرار کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ (دار قطنی، ۲۵۸۵)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو اُن کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اُس کے لیے دس حج کا ثواب ہے۔ (دار قطنی، ۲۵۸۳)

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کریگا تو مقبول ہوگا اور اُن کی رُوحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ (عزوجل) کے نزدیک نیکوکار لکھا جائیگا۔
(دار قطنی، ۲۵۸۷)

ابو حفص کبیر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے اور اُن کی طرف سے حج کرتے اور ان کے لیے دُعا کرتے ہیں، آیا یہ اُن کو پہنچتا ہے؟ فرمایا: "ہاں بیشک ان کو پہنچتا ہے اور بے شک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمھارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔ (مسلک متقسط)

صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ایک عورت نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: "ہاں۔ (مسلک متقسط)

ابوداود و ترمذی و نسائی ابی رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے باپ بہت بوڑھے ہیں حج وعمرہ نہیں کر سکتے اور ہودج پر بھی نہیں بیٹھ سکتے۔ فرمایا: "اپنے باپ کی طرف سے حج وعمرہ کرو۔

دوسروں کی طرف سے حج کرنے میں فقہاء اربعہ کا مذہب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حج کے دوران) ایک شخص کو سنا کہ وہ شبرمہ کی طرف سے لبیک کہہ رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ شبرمہ کون ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میرا بھائی ہے یا کہا کہ میرا قریبی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم اپنی طرف سے حج کر چکے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو پہلے تم اپنی طرف سے حج کرو پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

(شافعی، ابوداود، ابن ماجہ)

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد فرماتے ہیں کہ جو شخص پہلے اپنا فرض حج نہ کر چکا ہو اس کو دوسرے کی طرف سے حج کرنا درست نہیں ہے، چنانچہ یہ حدیث ان حضرات کی دلیل ہے۔

حضرت امام اعظم اور حضرت امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ دوسرے کی طرف سے حج کرنا درست ہے چاہے خود اپنا فریضہ حج ادا نہ کر پایا ہو۔ لیکن ان حضرات کے نزدیک بھی اولیٰ یہی ہے کہ پہلے اپنا حج کرے اس کے بعد دوسرے کی طرف سے حج کرے چنانچہ ان کے مسلک کے مطابق اس حدیث میں پہلے اپنا حج کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ استحباب کے طور پر ہے وجوب کے طور پر نہیں ہے۔ ویسے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے یا یہ کہ منسوخ ہے اس لئے انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ہے۔

زندہ یا میت کی طرف سے حج کا اجیر بنانے میں اہل تشیع کا نظریہ

میّت کی جانب سے حج واجب یا مستحب کے لئے کسی شخص کو اجیر کرنا جائز ہے، لیکن زندہ شخص کی جانب سے فقط مستحبی حج کے لئے کسی کو اجیر کیا جا سکتا ہے، مگر وہ لوگ کہ جن پر حج واجب ہے اور کوتاہی کے سبب حج بجا نہیں لائے اور فی الوقت بیماری یا پیروی و ناتوانی کی وجہ سے حج پر قادر نہیں ہیں، ایسی صورت میں ان لوگوں پر نائب کرنا واجب ہے، لیکن اگر ایسے وقت استطاعت مالی میسر ہوئی کہ استطاعت جسمانی سے محروم ہے، یا راستہ اس کے لئے مسدود ہے تو حج اس پر واجب نہیں ہے اور نائب کرنا بھی واجب نہیں ہے، نہ حیات میں، نہ اس کی موت کے بعد

مسئلہ۔ جس شخص پر حج مستقر اور متعین ہوا، یعنی سال اول ہر رخ سے استطاعت رکھنے کے باوجود حج پر نہیں گیا، اگر بعد میں بیماری یا پیری کی وجہ سے حج پر جانے کی قدرت سے ہاتھ دھو بیٹھے یا اس کے لئے بہت پر مشقت ہو تو ایسی صورت میں کسی کو نائب کرنا واجب ہے البتہ شرط یہ ہے کہ آئندہ اور مستقبل میں اچھا ہونے اور قدرت پیدا کرنے کی امید نہ رکھتا ہو، اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اوّلین فرصت میں اس کام کو انجام دے

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص کئی سالوں سے مستطیع ہے اور فی الوقت موجودہ کسالت کے پیش نظر ہوائی جہاز کا سفر اس کے لئے میسر نہیں ہے اور ہوائی جہاز کے علاوہ دوسرا اور کوئی وسیلہ اس کے لئے فراہم نہیں ہے تو بہبودی کی امید نہ رکھنے کی صورت میں کسی کو اپنے حج کے نیابت دینا واجب ہے۔ (توضیح المسائل، باب نیابتی حج)

قرآن کی روشنی میں ایصال ثواب کا ثبوت و تحقیق

قرآن مجید کی آیات میں سے بہت سی آیات سے یہ استدلال ثابت ہے۔ کہ دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے کا اسلام حکم دیتا ہے۔ یہ بھلائی دنیاوی ہو اخروی ہو دونوں طرح سے حسن سلوک کرنا نیکی ہے۔ اسی طرح فوت شدہ مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کا بہترین طریقہ ایصال ثواب ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(۱) فوت شدہ مسلمانوں کے لئے دعا کرنے کا حکم

وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

اور وہ جوان کے بعد آئے۔ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ۔ اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

اس آیت میں غور کریں کہ دوسروں کے لئے دعا کو بیان کیا گیا ہے۔ اور اس میں عموم ہے خواہ وہ زندہ ہوں یا فوت شدہ ہوں۔ جب حکم عموم کے بیان ہوا اور اس کے عموم پر یعنی جب فوت شدہ کو ثواب پہنچنے کا حکم ثابت ہو رہا ہے۔ اور احادیث متواترہ بھی دوسروں کو ثواب پہنچانے پر حجت ہوں تو اس حکم میں کوئی شک وشبہ نہیں کیا جا سکتا بلکہ یقیناً اس اعتقاد کو اپنانا قرآن وسنت کے تعلیمات کے عین مطابق ہوگا۔ کہ دوسروں کو ثواب پہنچتا ہے۔ البتہ احادیث سے ایسے دلائل بھی موجود ہیں جو اوقات کی تخصیص کا فائدہ دیتے ہیں۔ جس طرح نماز میں سو مسلمان یا چالیس مسلمان یا مسلمانوں کی تین صفوں کی فضیلت کہ ان کی دعا سے فوت ہونے والا بخشا جائے گا۔

(۲) آنے والے زمانے میں پیدا ہونے والی اولاد کے لئے دعا کا حکم

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ☆ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ☆ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۔(ابراھیم:۴۰)

اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو۔ اے ہمارے رب اور میری دعا سن لے۔ اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

احادیث کی روشنی میں ایصال ثواب کا ثبوت وتحقیق

(۱) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ان کی والدہ فوت ہوگئی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا؟ میری ماں فوت ہوگئی ہے کیا میں اسکی طرف سے صدقہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ کون سا صدقہ بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پلانا۔ (احمد، نسائی)

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر میں میت کی مثال ڈوبنے والے اور فریاد کرنے والے کی طرح ہے، جو اپنے ماں باپ، بھائی یا کسی دوست کی دُعا کا منتظر رہتا ہے۔ جب اسے دُعا پہنچتی ہے تو اسے یہ دنیا جہاں کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ بیشک اہل دنیا کی دُعا سے اللہ تعالیٰ اہل قبور کو پہاڑوں کے برابر اجر عطا فرماتا ہے۔ مردوں کے لئے زندوں کا بہترین تحفہ ان کے لئے استغفار کرنا ہے۔ (بیہقی)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں نیک آدمی کا درجہ بلند فرماتا ہے تو آدمی عرض کرتا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہے، یا اللہ! یہ درجہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟ اللہ رب العالمین فرماتا ہے: تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کیا ہے۔ (احمد)

(۴) حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو جب حد زنا لگنے سے سنگسار کر دیا تو بعد از دفن جب دو دن یا تین گزر گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے جہاں صحابہ کرام بیٹھے تھے پس سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بیٹھ گئے اور صحابہ کرام کو فرمایا کہ ماعز بن مالک کی بخشش کی دعا کرو تو صحابہ کرام نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کی مغفرت کی دعا مانگی۔ (مسلم، جلد دوم) بفضلہ تعالیٰ اہل سنت و جماعت کا یہی معمول ہے۔

ساتواں:

(۵) حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے شک مردے سات دن تک اپنی قبروں میں آزمائے جاتے ہیں تو صحابہ کرام سات روز تک ان کی جانب سے کھانا کھلانا مستحب سمجھتے تھے۔ (شرح الصدور ابو نعیم فی الحلیه) چنانچہ شیخ المحدثین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے فرمایا وتصدیق کردہ شود از میت بعد رفتن اواز عالم تا هفت روز۔ (اشعته اللمعات شرح مشکوٰۃ) اور میت کے مرنے کے بعد سات روز تک صدقہ کرنا چاہیئے۔

دسواں:

(۶) فرمایا دس دنوں میں قرآن ختم کرو۔ (بخاری شریف، جلد اول) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ قرآن کتنے دنوں میں پڑھا جائے فرمایا دس دنوں میں۔ (ابوداؤد مترجم جلد اول) لہٰذا قرآن پڑھ کر میت کو بخشنے میں کوئی حرج نہیں!

(۷) حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کو سکھایا کرتے تھے کہ وہ جب قبرستان جائیں تو وہاں یہ کہیں دعا (السلام علیکم اهل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء الله للاحقون نسأل الله لنا ولکم العافیة) سلامتی ہو تم پر اے گھر والے مومنین و مسلمین سے! یقیناً ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تم سے ضرور ملیں گے ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے عافیت یعنی مکروہات سے نجات مانگتے ہیں۔ (مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کو گھر اس لیے فرمایا ہے کہ جس طرح زندہ انسان اپنے اپنے گھروں میں رہتے ہیں اسی طرح مردے اپنی اپنی قبروں میں رہتے ہیں۔

اهل الدیار من المومنین والمسلمین من المومنین اهل الدیار کا بیان اور اس کی وضاحت ہے اسی طرح و المسلمین من المومنین کی تاکید کے لیے استعمال فرمایا گیا ہے۔

(۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے قبرستان سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبروں کی طرف روئے مبارک کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ دعا (السلام علیکم یا اهل القبور یغفر الله لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر) ۔ اے قبر والو! تمہاری خدمت میں سلام پیش ہے اور اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم میں سے پہلے پہنچے ہوئے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے ہی والے ہیں۔ امام ترمذی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔
حدیث کے الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبروں کی طرف اپنا روئے مبارک کر کے متوجہ ہوئے، میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب کوئی شخص اہل قبور پر سلام پیش کرے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ اس وقت اس کا منہ میت کے منہ کے سامنے ہو، اسی طرح جب دعاء مغفرت وفاتحہ خوانی وغیرہ کے لیے قبر پر کھڑا ہو تو اپنا منہ میت کے سامنے رکھے چنانچہ علماء ومجتہدین کا یہی مسلک ہے اور اسی کے مطابق تمام مسلمانوں کا عمل ہے صرف علامہ ابن حجر اس کے خلاف ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ قبر پر حاضر ہونے والا دعائے مغفرت وفاتحہ خوانی کے وقت اپنا منہ قبلہ کی طرف رکھے۔
مظہر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی میت کی زیارت اس کی زندگی کی ملاقات کی طرح ہے لہٰذا جس طرح کسی شخص کی زندگی میں اس سے ملاقات کے وقت اپنا منہ اس کے منہ کی طرف متوجہ رکھا جاتا ہے اس طرح اس کے مرنے کے بعد اس کی میت یا اس کی قبر کی زیارت کے وقت بھی اپنا منہ اس کے منہ کے سامنے رکھا جائے پھر یہ کہ کسی بھی میت کے سامنے وہی طریقہ وآداب ملحوظ رہنے چاہئیں جو اس کی زندگی میں نشست وبرخاست کے وقت ملحوظ ہوتے تھے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کسی ایسے شخص کی ملاقات کے وقت جو اپنے کمالات وفضائل کی بنا پر عظیم المرتبت ورفیع القدر تھا ادب واحترام کے پیش نظر اس کے بالکل قریب نہیں بیٹھتا تھا بلکہ اس سے کچھ فاصلہ پر بیٹھتا تھا تو اب اس کی میت یا اس کی قبر کی زیارت کے وقت بھی وہ فاصلہ سے کھڑا رہے یا بیٹھے اور اگر اس کی زندگی میں بوقت ملاقات اس کے قریب بیٹھتا تھا کہ جب اس کی میت یا قبر کی زیارت کرے تو اس کے قریب ہی کھڑا ہو یا بیٹھے۔
جب کسی قبر کی زیارت کی جائے تو اس وقت سورۃ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین مرتبہ پڑھے اور اس کا ثواب میت کو بخش کر اس کے لیے دعائے مغفرت کرے۔

ائمہ اربعہ کے مطابق ایصال ثواب کا ثبوت

حقیقت یہ ہے کہ قرآن اور بدنی عبادتوں کے ذریعہ ایصال ثواب حدیث سے ثابت ہے اور یہی ائمہ اربعہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک اور امام احمد رحمھم اللہ کی رائے ہے اور فقہاء شوافع میں سے بھی بہت سے لوگ اسی کے قائل ہیں؛ البتہ عمل کے لئے اخلاص چاہئے اور جس میں اخلاص ہو، جو عمل اخلاص سے خالی ہو وہ خود لائق ثواب نہیں اور جو عمل خود ہی لائق ثواب نہ ہو اس کا ثواب دوسروں کو کیوں کر ایصال کیا جا سکتا ہے؟ یہی بات مشہور فقیہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔ (رد المحتار، ابن عابدین شامی)
حافظ سیوطی شرح الصدور میں لکھتے ہیں کہ: جمہور سلف اور ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد) کے نزدیک میت کو تلاوتِ قرآنِ کریم کا ثواب پہنچتا ہے، لیکن اس مسئلے میں ہمارے امام شافعی کا اختلاف ہے۔
انہوں نے امام قرطبی کے حوالے سے لکھا ہے کہ: شیخ عزالدین بن عبدالسلام فتویٰ دیا کرتے تھے کہ میت کو تلاوتِ قرآن کریم کا ثواب نہیں پہنچتا، جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے کسی شاگرد کو خواب میں ان کی زیارت ہوئی، اور ان سے دریافت کیا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کہ آپ زندگی میں یہ فتویٰ دیا کرتے تھے، اب تو مشاہدہ ہو گیا ہوگا، اب کیا رائے ہے؟ فرمانے لگے کہ: میں دُنیا میں یہ فتویٰ دیا کرتا تھا، لیکن یہاں آ کر جو اللہ تعالیٰ کے کرم کا مشاہدہ کیا تو اس فتویٰ سے رُجوع کرلیا، میت کو قرآنِ کریم کی تلاوت کا ثواب پہنچتا ہے۔ امام محی الدین نووی شافعی شرح المہذب میں لکھتے ہیں کہ: قبر کی زیارت کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ جس قدر ہوسکے قرآنِ کریم کی تلاوت کرے، اس کے بعد اہلِ قبور کے لئے دُعا کرے، امام شافعی نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور اس پر ہمارے اصحاب متفق ہیں۔ فقہائے حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کی کتابوں میں بھی ایصالِ ثواب کی تصریحات موجود ہیں، اس لئے میت کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی تو بلاشبہ دُرست ہے۔ (شرح مہذب، ج۵، ص۳۱۱، بیروت)

غیر مقلدین کے اکابرین سے ایصال ثواب کا ثبوت

غیر مقلد عالم مولوی عبدالستار لکھتا ہے۔ میت کے لئے انفرادی طور پر قرآن پڑھ کے اس کا ثواب میت کو پہنچانا چاہیے، اتفاقیہ طور پر اگر کچھ لوگ جمع ہو جائیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے مگر اس کو رسم اور رواج نہیں بنانا چاہیے، امام احمد اور امام ابوحنیفہ کا مذہب ہے کہ میت کو قرآن پڑھنے کا ثواب پہنچتا ہے، امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔

وقراۃ القران عنه فهذا فيه قولان احدهما ينتفع به وهو مذهب احمد و ابى حنيفة۔ (فتاویٰ ص ۳۱۵)

یعنی میت کی طرف سے قرآن پڑھنے کے بارے میں دو قول ہے، ایک قول یہ ہے کہ میت کو اس سے فائدہ ہوتا ہے اور یہی امام احمد اور امام ابوحنیفہ کا مذہب ہے۔

نیز فرماتے ہیں: فا ذا اهدى ميت ثوابصيام اوصلاة او قراة جاز ذالك (ص۳۲۲) یعنی اگر میت کو روزہ، نماز یا قرآن کی تلاوت کا ثواب ہدیہ کرنے تو یہ جائز ہے۔ (فتاویٰ ستاریہ شائع کردہ مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی)

اس تمام بحث سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لائق ہو گئے ہیں کہ؛

۱- مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کرنا عین اسلام ہے۔

۲- وہ کھانے اور نعمتیں جن پر اللہ کا نام لیکر ایصال ثواب کی غرض سے حاجتمندوں کو کھلایا جاتا ہے، وہ شرعا درست ہے۔

۳- اولیاءاللہ سے مدد مانگنا جائز ہے جنکو اللہ نے سفارش و عطا کا حق دے رکھا ہے۔

۴ شفاعت کا نظریہ حقیقی ہے اور قرآن اسکا مصدق ہے۔

۵- ایصال ثواب و شفاعت کا نظریہ کسی طور بھی بدعت نہیں اور اسکو بدعت کہنا از خود بدعت ہے اور خلاف قرآن و سنت ہے۔

بَابٌ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

یہ باب قبروں کی زیارت کے بیان میں ہے

زیارت کے لغوی معنی و مفہوم کا بیان

عربی لغت میں ہر لفظ کا مادہ کم از کم سہ حرفی ہوتا ہے جس سے باقی الفاظ مشتق اور اخذ ہوتے ہیں۔ عربی لغت کے اعتبار

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سے زیارت کا معنی دیکھیں تو یہ لفظ زار، یزور، زورًا سے بنا ہے۔ جس کے اندر ملنے، دیکھنے، نمایاں ہونے، رغبت اور جھکاؤ کے معانی پائے جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص کسی ایک جگہ سے دوسری جگہ کسی کی ملاقات کے لئے جائے تو اس میں اس شخص یا مقام کی طرف رغبت، رجحان اور جھکاؤ بھی پایا جاتا ہے اور بوقت ملاقات رؤیت بھی ہوتی ہے اس لئے اس عمل کو زیارت بھی کہا جاتا ہے۔

ائمہ لغت نے زور کے درج ذیل معانی بیان کیے ہیں، زار یزور زورًا کا معنی ہے، اس نے فلاں شخص سے ملاقات کی یا فلاں کی طرف جانے کا ارادہ کیا۔ (زبیدی، تاج العروس، 477,6)

زیارت کا معنی ہے کسی سے ملنے کے لئے آنا۔ یہ لفظ زور سے نکلا ہے جس کا معنی ہے سینہ کی ہڈیوں کی ملنے کی جگہ یا میلان، رجحان اور رغبت۔ (بطرس بستانی، محیط المحیط، 384)

محیط المحیط (ص، 384) میں زیارت کا معنی یوں بھی لکھا ہے، لفظ زیارۃ مصدر بھی ہے اور اسم بھی۔ جس کا معنی کسی جگہ اہالیان سے ملنے کے لئے جانا جیسے دوست احباب کی ملاقات یا دوسرا معنی کسی جگہ موجود آثار سے حصول برکت کے لئے جانا جیسے مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لئے جانا۔

لغت کی معروف کتاب المصباح المنیر میں لکھا ہے، عرف عام میں زیارت سے مراد کسی شخص کے ادب واحترام اور اس سے محبت کی بناء پر اس کی ملاقات کے لئے جانا۔ (فیومی، المصباح المنیر فی غریب شرح الکبیر للرافعی، 260,1)

اسی سے مَزار ہے۔ جس کا معنی ہے وہ جگہ جس کی زیارت کی جائے۔ ابنِ منظور افریقی لکھتے ہیں، مزار سے مراد زیارت کرنے کا مقام ہے۔ (ابن منظور افریقی، لسان العرب، 333,4)

اسی سے زائر بھی ہے جس کا معنی ہے، زیارت کے لئے جانے والا شخص یا ملاقاتی۔

زیارت کے شرعی معنی ومفہوم کا بیان

قرآن وحدیث کی تعلیمات سے پتہ چلتا ہے کہ بعض ذواتِ عالیہ اور مقاماتِ مطہرہ کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی نعمت ورحمت سے نوازا ہے اور اِن کو دیگر مخلوق پر ترجیح دی ہے۔ ان بابرکت ذوات اور اماکنِ مقدسہ پر حاضری کے لئے جانا مشروع، مسنون، مندوب اور مستحب عمل ہے، عرفِ عام میں اسی کو زیارت کہا جاتا ہے۔

قبروں کی زیارت کرنے کے حکم کا بیان

1109- عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا پس

۱۱۰۹. مسلم کتاب الجنائز فصل فی الذھاب الی زیارۃ القبور ج ۱ ص ۳۱٤ -

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

(اب) تم زیارت کیا کرو۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

1110- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلِي السَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب میں قبرستان جاؤں) تو کیا کہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جا کر کہنا) اے مؤمنوں اور مسلمانوں کے گھر والو ہم میں سے جو پہلے جا چکے ہیں اور جو بعد میں جانے والے ہیں سب پر اللہ رحم فرمائے اور بے شک انشاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

1111- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُوْلَ قَائِلُهُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان کی طرف نکلیں تو ان میں سے کہنے والا یہ کہے اے مؤمنوں اور مسلمانوں کے گھر والو تم پر سلام ہو اور بے شک ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور ابن ماجہ نے۔

شرح

مقصد کے اعتبار سے قبروں پر جانے کی کئی قسمیں ہیں۔(۱) محض موت کو یاد کرنے اور آخرت کی طرف توجہ کے لئے اس مقصد کے تحت صرف قبروں کو دیکھ لینا ہی کافی ہے خواہ قبر کسی کی بھی ہو یہ ضروری نہیں ہے کہ صاحب قبر کے بارہ میں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کون تھا اور کیسا تھا؟ (۲) دعاء مغفرت اور ایصال ثواب وغیرہ کے لئے یہ ہر مسلمان کے لئے مسنون ہے (۳) حصول برکت وسعادت کی خاطر اس مقصد کے تحت اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے مزارات کی زیارت کی جاتی ہے کیونکہ برزخ میں بزرگان دین اولیاء اللہ کے تصرفات اور ان کی برکتیں بے شمار ہیں۔(۴) عزیز دوست کے ادائے حق کے لئے۔ یعنی کسی اپنے عزیز مثلاً والدین یا دوست کی قبر پر اس مقصد کے تحت جانا کہ وہاں پہنچ کر ان کے لئے دعاء مغفرت و ایصال ثواب کرنا

۱۱۱۰. مسلم كتاب الجنائز فصل في الذهاب الى زيارة القبور ج ۱ ص ۳۱۴

۱۱۱۱. مسند احمد ج ۵ ص ۳۵۳' مسلم كتاب الجنائز فصل في الذهاب الى زيارة القبور ج ۱ ص ۳۱۴' ابن ماجة ابواب ما جاء في اقامة الصلوة باب ما جاء فيما يقال اذا أدخل المقابر ص ۱۱۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اپنے اوپران کا حق ہے چنانچہ حدیث ابونعیم میں منقول ہے کہ جو شخص اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک قبر کی زیارت جمعہ کے روز کرے تو اس کا یہ فعل حج کے برابر ہوتا ہے۔ (۵) دینی اخوت ومحبت اور انس مہربانی کے تحت جیسا کہ ایک حدیث میں منقول ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی بھی مومن بھائی کی قبر پر گزرتا ہے اور وہاں سلام ودعاء مغفرت وغیرہ پیش کرتا ہے تو مردہ اس شخص کو پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

قبروں کی زیارت کے اہم مقصد کا بیان

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میں نے پہلے تمہیں قبروں پر جانے سے منع کیا تھا مگر اب تم قبروں پر جایا کرو کیونکہ قبروں پر جانا دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے۔ (ابن ماجہ، مشکوۃ شریف: جلد دوم: حدیث نمبر 264)

حدیث میں گویا قبروں پر جانے کی علت بیان فرمائی جا رہی ہے کہ قبروں پر کیوں جانا چاہئے؟ چنانچہ فرمایا جا رہا ہے کہ قبروں پر جانا درحقیقت انسان کے دل دماغ میں دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بے رغبتی کا احساس پیدا کرتا ہے کہ جب انجام کار یہی ہے تو دنیا میں دل لگانا اور اپنی زندگی پر گھمنڈ کرنا بے کار ہے چنانچہ بڑے بڑے انسان اس دنیا میں پیدا ہوئے کسی نے اپنی سلطنت وحکومت کا سہارا لے کر خدائی کا دعویٰ کیا کسی نے طاقت و دولت کے نشہ میں اپنی برتری وسطوت کا مظاہرہ کیا، کسی نے سائنس وایجادات کے فریب میں قدرت سے مقابلہ کی ٹھانی اور کسی نے جاہ اقتدار کے بل بوتہ پر امن وسکون کے لالہ زاروں کو دہکتی ہوئی جہنم اور بہتے ہوئے خون کے دریا میں تبدیل کر دیا مگر انجام کیا ہوا کہ جب انہیں مٹی کے تودوں میں دبایا گیا تو کوئی نام لیوا نہ رہا جب ان کی لاشوں کو دریا کی آغوش میں ڈال دیا گیا تو موجوں کے ایک ہی تھپیڑے نے غرور نخوت کے مجسمہ کو دریائی جانوروں کے منہ میں پہنچا دیا اور جب ان کے جسم کو آگ کے شعلوں کے حوالے کر دیا گیا تو بے چارگی و بے مائیگی بے اختیار مسکرا اٹھی۔ قبروں پر جانے کی دوسری وجہ یہ بیان فرمائی گئی کہ آخرت کی یاد دلاتا ہے یعنی قبروں پر پہنچ کر یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ اس عالم کے علاوہ ایک عالم اور ہے جہاں جانا ہے اور وہاں جا کر اس عالم کے ایک ایک عمل کا حساب دینا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان پہنچ کر قبروں کو عبرت کی نظروں سے دیکھا جائے اور موت کو یاد کیا جائے کہ موت کی یاد ہی درحقیقت دنیاوی لذتوں کے فریب کا پردہ چاک کرنے والی اور گناہوں ومعصیت کی ہر کدورت کو صاف کرنے والی ہے۔

بَابٌ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بیان میں ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت کا بیان

1112- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ . رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَآخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری قبر انور کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگئی۔

اس کو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں دارقطنی بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

1113- وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ بِلَالاً رَاٰی فِیْ مَنَامِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ لَہٗ مَا ھٰذِہِ الْجَفْوَۃُ یَا بِلَالُ اَمَا اٰنَ لَکَ اَنْ تَزُوْرَنِیْ یَا بِلَالُ فَانْتَبَہَ حَزِیْنًا وَّجِلاً خَآئِفًا فَرَکِبَ رَاحِلَتَہٗ وَقَصَدَ الْمَدِیْنَۃَ فَاَتٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَبْکِیْ عِنْدَہٗ وَیُمَرِّغُ وَجْھَہٗ عَلَیْہِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَجَعَلَ یَضُمُّھُمَا وَیُقَبِّلُھُمَا فَقَالَا لَہٗ نَشْتَھِیْ نَسْمَعُ اَذَانَکَ الَّذِیْ کُنْتَ تُؤَذِّنُ بِہٖ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَفَعَلَ فَعَلَا سَطْحَ الْمَسْجِدِ فَوَقَفَ مَوْقِفَہُ الَّذِیْ کَانَ یَقِفُ فِیْہِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اِرْتَجَّتِ الْمَدِیْنَۃُ فَلَمَّا اَنْ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اِزْدَادَ رَجَّتُھَا فَلَمَّا اَنْ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَرَجَتِ الْعَوَاتِقُ مِنْ خُدُوْرِھِنَّ وَقَالُوْا اُبْعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاٰی یَوْمًا اَکْبَرَ بَاکِیًا وَّلَا بَاکِیَۃً بِالْمَدِیْنَۃِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ ۔ رَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ وَقَالَ التَّقِیُّ السُّبْکِیُّ اِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ ۔

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی درانحالیکہ آپ ان سے فرمارہے تھے اے بلال! یہ کیسی بے وفائی ہے کیا تیرا دل نہیں کرتا کہ تو میری زیارت کرے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ غمزدہ گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور اپنی سواری پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف چل پڑے نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہو کر رونا شروع کر دیا اور اپنا چہرہ اس پر ملنے لگے اتنے میں امام حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ نے انہیں اپنے سینے سے لگانا اور چومنا شروع کر دیا تو ان دونوں نے کہا ہم آپ سے وہی اذان سننا چاہتے ہیں جو آپ مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے لئے کہتے تھے تو آپ مسجد کی چھت پر چڑھ کر اسی جگہ کھڑے ہوئے جہاں (اذان کہنے کے لئے) آپ کھڑے ہوتے تھے پس جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تو مدینہ طیبہ میں کہرام مچ گیا جب انہوں نے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو رونے کی آوازیں اور زیادہ ہوگئیں پھر جب اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا تو نوجوان لڑکیاں پردوں سے باہر نکل آئیں اور لوگ کہنے لگے کیا رسول اللہ ﷺ دوبارہ تشریف لے آئے ہیں پس مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نے اس دن سے زیادہ کسی رونے والے اور رونے والیوں کو نہ دیکھا۔

اس کو ابن عساکر نے روایت کیا اور تقی سبکی نے کہا کہ اس کی سند جید ہے۔

۱۱۱۲۔ صحیح ابن خزیمۃ شعب الایمان للبیہقی باب فی المناسک ج ۳ ص ۴۹۰، دار قطنی کتاب الحج ج ۲ ص ۲۷۸، کشف الاستار کتاب الحج باب زیارۃ قبر سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ج ۲ ص ۵۷

۱۱۱۳۔ التحفۃ اللطیفۃ فی تاریخ المدینۃ الشریفۃ لامام السخاوی ج ۱ ص ۲۲۱

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے زیارتِ روضۂ اَطہر کی ترغیب

خود سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ارشاداتِ گرامی میں روضۂ اقدس کی زیارت کی ترغیب دی اور زائر کے لئے شفاعت کا وعدہ فرمایا ہے۔

1. حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے روضۂ اَطہر کی زیارت کے حوالے سے اِرشاد فرمایا، جسے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔

مَنْ زَارَ قَبْرِي، وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي.

جس نے میری قبر کی زیارت کی اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

دار قطنی، السنن، 2، 2782. حکیم ترمذی، نوادر الأصول، 2، 673. بیہقی، شعب الإیمان، 3، 490، رقم، 4159، 4160

4۔ ذہبی نے میزان الاعتدال (6، 567) میں کہا ہے کہ اسے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور ابنِ خزیمہ نے مختصر المختصر میں نقل کیا ہے۔ ایک دوسری روایت میں حلّت لہ شفاعتی کے الفاظ بھی ہیں۔ امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ شواہد الحق فی الاستغاثہ بسید الخلق (ص، 77) میں لکھتے ہیں کہ ائمہ حدیث کی ایک جماعت نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی چند اِسناد بیان کرنے اور جرح و تعدیل کے بعد فرماتے ہیں۔ مذکورہ حدیث حسن کا درجہ رکھتی ہے۔ جن احادیث میں زیارتِ قبرِ انور کی ترغیب دی گئی ہے ان کی تعداد دس سے بھی زیادہ ہے، اِن احادیث سے مذکورہ حدیث کو تقویت ملتی ہے اور اِسے حسن سے صحیح کا درجہ مل جاتا ہے۔ (شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام، 3، 11)

عبد الحق اِشبیلی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام سیوطی نے مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفا (ص، 71) میں اسے صحیح کہا ہے۔ شیخ محمود سعید ممدوح رفع المنارہ (ص، 318) میں اس حدیث پر بڑی مفصل تحقیق کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور قواعدِ حدیث بھی اِسی رائے پر دلالت کرتے ہیں۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کے زائر پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت متحقق اور لازم ہوگئی یعنی اللہ تعالیٰ سے زائر کی معافی و درگزر کی سفارش کرنا لازم ہوگیا۔

2۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مَنْ زَارَنِي بِالْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِبًا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جس شخص نے خلوصِ نیت سے مدینہ منورہ حاضر ہوکر میری زیارت کا شرف حاصل کیا، میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔

بیہقی، شعب الإیمان، 3، 490، رقم، 41572. سبکی، شفاء السقام فی زیارۃ خیر الأنام، 283. مقریزی، إمتاع الأسماع، 14، 614 عسقلانی نے تلخیص الحبیر (2، 267) میں اسے مرفوع کہا ہے۔

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

3. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مَنْ جَاءَ نِي زَائِرًا لَا يَعْمَلُهُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي، كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جو بغیر کسی حاجت کے صرف میری زیارت کے لیے آیا اُس کا مجھ پر حق ہے کہ میں روزِ قیامت اُس کی شفاعت کروں۔

طبرانی، المعجم الکبیر، 12، 225، رقم، 131492. طبرانی، المعجم الأوسط، 5، 275، 276، رقم، 45433.

ھیثمی، مجمع الزوائد، 4، 2، 4- ذھبی نے میزان الاعتدال (6، 415) میں اسے مرفوع کہا ھے۔

ابن السکن نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب السنن الصحاح ماثورۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبہ میں اس کتاب میں نقل کردہ روایات کو بالاجماع ائمہ حدیث کے نزدیک صحیح قرار دیا ہے۔ اس حدیثِ مبارکہ کو اُنہوں نے کتاب الحج میں باب ثواب من زار قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی نقل کیا ہے۔

4. حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہادیء برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

مَنْ زَارَ قَبْرِي، أَوْ قَالَ، مَنْ زَارَنِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا، وَ مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللهُ مِنَ الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جس نے میری قبر (یا راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) میری زیارت کی میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا اور جو کوئی دوحرموں میں سے کسی ایک میں فوت ہوا اللہ تعالیٰ اُسے روزِ قیامت ایمان والوں کے ساتھ اٹھائے گا۔

طیالسی، المسند، 12، 13، رقم، 652. دارقطنی، السنن، 2، 2783. بیہقی، السنن الکبریٰ، 5، 245، رقم، 10053

5. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ اقدس ہے،

مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي، فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي.

جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو گویا اُس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

دارقطنی، السنن، 2، 2782. طبرانی، المعجم الکبیر، 12، 310، رقم، 134973. طبرانی، المعجم الأوسط، 4، 223، رقم، 3400، 4. خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح (2، 128، کتاب المناسک، رقم، 2756) میں اسے مرفوع حدیث قرار دیا ھے۔

جو لوگ اپنے باطل عقیدے کی بناء پر حدیث لا تشدّ الرحال سے غلط استدلال کرتے ہوئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کی نیت سے جانے کے ساتھ ساتھ انبیاء وصالحین کے مزارات کی زیارت سے منع کرتے ہیں اور اسے (معاذ اللہ) سفرِ معصیت وگناہ اور شرک قرار دیتے ہیں وہ بلاشبہ صریح غلطی پر ہیں۔ صحیح عقیدہ وہی ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ جس کا ذکر گزشتہ صفحات میں ہوا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کی حاضری بلند درجہ باعث ثواب اعمال میں سے ہے۔ نیز قرونِ اولیٰ سے لے کر آج تک اہلِ اسلام کا یہ معمول ہے کہ وہ ذوق وشوق سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لئے جاتے ہیں اور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اسے دنیا و مافیہا سے بڑھ کر عظیم سعادت و خوش بختی سمجھتے ہیں۔

اِستطاعت کے باوجود زیارت نہ کرنے پر وعید

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ اَقدس ہے۔

مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَ لَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي.

جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری (قبرِ اَنور کی) زیارت نہ کی تو اس نے میرے ساتھ جفا کی۔

سبکی، شفاء السقام فی زیارۃ خیر الأنام، 212. ابن حجر مکی، الجوھر المنظم، 28.3 نبہانی، شواھد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق، 82

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان بڑا واضح ہے۔ اِس میں اُمتِ مسلمہ کے لئے کڑی تنبیہ بھی ہے کہ جس مسلمان نے حج کی سعادت حاصل کی مگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری نہ دی اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جفا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطف و کرم سے محروم ہوا جبکہ زائرِ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت کا منفرد اعزاز نصیب ہوگا۔ اس حوالے سے اِمام سبکی شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام (ص، 11) میں لکھتے ہیں۔

روضۂ اقدس کی زیارت کرنے والے عشاق کو وہ شفاعت نصیب ہوگی جو دوسروں کے حصہ میں نہیں آئے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زائرینِ قبرِ اَنور ایک خاص شفاعت کے مستحق قرار دیے جائیں گے اور اُنہیں بالخصوص یہ منفرد اِعزاز حاصل ہوگا۔ اس سے یہ مراد بھی لی جاسکتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ اَنور کی زیارت کی برکت کے باعث شفاعت کے حقدار ٹھہرنے والے عمومی افراد میں زائر کا شامل ہونا واجب ہوجاتا ہے۔ بشارت کا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زائر حالتِ اِیمان پر اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگا۔ یہاں اس اَمر کی وضاحت ضروری ہے کہ فرشتے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مقرب بندے بھی شفاعت کرنے کا اعزاز رکھتے ہیں، لیکن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور کی زیارت کے شرف سے مشرف ہونے والوں کا اعزاز یہ ہے کہ خود آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی شفاعت فرمائیں گے۔

حیاتِ مبارکہ میں صحابہ کرام کے معمول زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

یہ حقیقت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اوّل تا آخر محبوبِ رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ محبت کرتے تھے اسی محبت کا کرشمہ تھا کہ نہ انہیں اپنی جان کی پرواتھی، نہ مال واولاد کی۔ وہ دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عزیز جانتے تھے۔ ان کی اسی طاقت نے انہیں ہر طوفان سے ٹکرانے اور ہر مشکل سے سرخرو ہونے کا ہنر سکھایا۔ انہوں نے جس والہانہ عشق و محبت کا مظاہرہ کیا انسانی تاریخ آج تک اس کی نظیر پیش کرسکی اور نہ قیامت تک اس بے مثال محبت کے مظاہر دیکھنے ممکن ہوں گے۔ اُن کی محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ وہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے ہی اپنی بھوک پیاس کو بجھا لیتے تھے اور حالتِ نماز میں بھی آپ صلی اللہ علیہ

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وآلہ وسلم کو تکتے رہتے تھے۔

کتب احادیث وسیر میں متعدد واقعات کا ذکر ہے جو انفرادی واجتماعی طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پیش آئے۔ یہ واقعات اِس اَمر کی غمازی کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشاق صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے زندگی کی حرارت پاتے تھے۔ انہیں محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک لحہ کی جدائی بھی گوارا نہ تھی۔ ان مشتاقانِ دید کے دل میں ہر لحہ یہ تمنا دھڑکتی رہتی تھی کہ ان کا محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی ان سے جدا نہ ہو اور وہ صبح و شام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے اپنے قلوب واذہان کو راحت وسکون بہم پہنچاتے رہیں۔ ذیل میں اسی لازوال محبت کے چند مستند واقعات کا ذکر کیا جائے گا۔

صحابہ کی نماز اور زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسین منظر

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مرضِ وصال میں جب تین دن تک حجرہ مبارک سے باہر تشریف نہ لائے تو وہ نگاہیں جو روزانہ زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا کرتی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک جھلک دیکھنے کو ترس گئیں۔ جان نثارانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا انتظار تھے کہ کب ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔ بالآخر وہ مبارک ومسعود لحہ ایک دن حالتِ نماز میں انہیں نصیب ہو گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایامِ وصال میں جب نماز کی امامت کے فرائض سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سپرد تھے۔ پیر کے روز تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں حسبِ معمول باجماعت نماز ادا کر رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدرے افاقہ محسوس کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرہ مبارک سے مسجدِ نبوی میں جھانک کر گویا اپنے غلاموں کو صدیق کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر اظہارِ اطمینان فرما رہے تھے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ اٹھا کر کھڑے کھڑے ہمیں دیکھنا شروع فرمایا۔ (ہم نے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو یوں لگا) جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور کھلا ہوا قرآن ہو، پھر مسکرائے۔

بخاری، الصحیح، کتاب الأذان، باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، 1 ، 240، رقم ، 2،648 مسلم، الصحیح، کتاب الصلاة، باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر، 1 ، 315، رقم ، 3،419 ابن ماجه، السنن، کتاب الجنائز، باب في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، 1 ، 519، رقم ، 4،1624 أحمد بن حنبل، المسند، 3 ، 163

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم لوگ نماز چھوڑ بیٹھتے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں پر پیچھے پلٹے تا کہ صف میں شامل ہو جائیں اور انہوں نے یہ سمجھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے باہر تشریف لانے والے ہیں۔

بخاری، الصحیح، کتاب الأذان، باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، 1 ، 240، رقم ، 2،648 بیهقی، السنن الکبری، 3 ، 75، رقم ، 3،4825 عبدالرزاق، المصنف، 5 ، 433

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ان پر کیف لمحات کی منظر کشی روایت میں یوں کی گئی ہے۔ جب (پردہ ہٹا اور) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور سامنے آیا تو یہ اتنا حسین اور دلکش منظر تھا کہ ہم نے پہلے کبھی ایسا منظر نہیں دیکھا تھا۔

بخاری، الصحیح، کتاب الأذان، باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، 1، 241، رقم، 6492. مسلم، الصحیح، کتاب الصلاة، باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر، 1، 315، رقم، 3.419 ابن خزیمه، الصحیح، 2، 372، رقم، 1488

زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھوک کا مداوا

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت صحابہ کرام کے لئے اتنی بڑی قوت اور سعادت تھی کہ یہ بھوکوں کی بھوک رفع کرنے کا ذریعہ بھی بنتی تھی۔ چہرۂ اقدس کے دیدار کے بعد قلب ونظر میں اترنے والے کیف کے سامنے بھوک و پیاس کے احساس کی کیا حیثیت تھی؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے وقت کاشانۂ نبوت سے باہر تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے کبھی اس وقت باہر تشریف نہ لاتے تھے اور نہ ہی کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرتا۔

دراصل ہوا یوں تھا کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی بھوک سے مغلوب باہر تشریف لے آئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رفیقِ سفر اور یارِ غار سے پوچھا، اے ابوبکر! تم اس وقت کیسے آئے ہو؟ اس وفا شعار پیکرِ عجز و نیاز نے ازراہِ مروّت عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف آپ کی ملاقات، چہرہ انور کی زیارت اور عرض کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد ہی سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ بھی اسی راستے پر چلتے ہوئے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوگئے۔ نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا اے عمر! تمہیں کون سی ضرورت اس وقت یہاں لائی؟ شمعِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروانے نے حسبِ معمول لگی لپٹی کے بغیر عرض کی، یارسول اللہ! بھوک کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں۔

ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب الزهد، باب فی معیشة أصحاب النبی صلی الله علیه وآله وسلم، 4، 583، رقم، 23692. ترمذی، الشمائل المحمدیة، 1، 312، رقم، 3.373 حاکم، المستدرک، 4، 145، رقم، 7178

شمائلِ ترمذی کے حاشیہ پر مذکورہ حدیث کے حوالے سے یہ عبارت درج ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس لئے تشریف لائے تھے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت سے اپنی بھوک مٹانا چاہتے تھے، جس طرح مصر والے حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن سے اپنی بھوک کو مٹالیا کرتے تھے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عمل میں بھی یہی راز مضمر تھا۔ مگر مزاج شناسِ نبوت نے اپنا مدعا نہایت ہی لطیف انداز میں بیان کیا اور یہ امر بھی ذہن نشین رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نورِ نبوت کی وجہ سے ان کا مدعا بھی آشکار ہوچکا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کیوں طالبِ ملاقات

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہیں اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر نورِ ولایت کی وجہ سے واضح ہو چکا تھا کہ اس گھڑی آقائے مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار انہیں ضرور نصیب ہوگا۔ (شمائل الترمذی، 27، حاشیہ، 3)

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں جاں نثاروں کی حالت سے باخبر ہونے پر اپنی زیارت کے طفیل ان کی بھوک ختم فرما دی۔ یہ واقعہ باہمی محبت میں اخلاص اور معراج کا منفرد انداز لیے ہوئے ہے۔

ٹکٹکی باندھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

کائنات کا سارا حسن و جمال نبیء آخرالزماں حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور میں سمٹ آیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت سے مشرف ہونے والا ہر شخص جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس طرح کھو جاتا کہ کسی کو آنکھ جھپکنے کا یارا بھی نہ ہوتا اور نگاہیں اٹھی کی اٹھی رہ جاتیں۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے چہرۂ انور کو (اس طرح ٹکٹکی باندھ کر) دیکھتا رہتا کہ وہ اپنی آنکھ تک نہ جھپکتا۔

حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس جاں نثار صحابی کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا، اس (طرح دیکھنے) کا سبب کیا ہے؟ اس عاشقِ رسول صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔

(قاضی عیاض، الشفاء، 2،، 5662 قسطلانی، المواهب اللدنیۃ، 2، 94)

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جاں نثارانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خودسپردگی کی ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال میں اس طرح کھو جاتے کہ دنیا کی ہر شے سے بے نیاز ہو جاتے۔

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی خواہشِ زیارت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کس طرح چہرۂ نبوت کے دیدارِ فرحت آثار سے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان کیا کرتے تھے اور ان کے نزدیک پسند و دلبستگی کا کیا معیار تھا؟ اس کا اندازہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارِ غار سے متعلق درج ذیل روایت سے بخوبی ہو جائے گا۔

ایک مرتبہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تمہاری دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں، خوشبو، نیک خاتون اور نماز جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے سنتے ہی عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے بھی تین ہی چیزیں پسند ہیں، آپ صلی اللہ علیک وسلم کے چہرۂ اقدس کو تکتے رہنا، اللہ کا عطا کردہ مال آپ صلی اللہ علیک وسلم کے قدموں پر نچھاور کرنا اور میری بیٹی کا آپ صلی اللہ علیک وسلم کے عقد میں آنا۔ (ابن حجر، منبہات، 21-22، 5)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شیخین رضی اللہ عنہما کا منفرد اعزاز کا بیان

صدیق باوفا رضی اللہ عنہ کو سفرِ ہجرت میں رفاقتِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعزاز حاصل ہوا، جبکہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مرادِ رسول ہونے کے شرفِ لازوال سے مشرف ہوئے۔ ان جلیل القدر شخصیات کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظیم جماعت میں کئی دیگر حوالوں سے بھی خصوصی اہمیت حاصل تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مہاجر اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جھرمٹ میں تشریف فرما ہوتے اور حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں ہوتے تو کوئی صحابی بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہ کرتا، البتہ ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کو مسلسل دیکھتے رہتے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کو دیکھتے، یہ دونوں حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر مسکراتے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کو دیکھ کر تبسم فرماتے۔

ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب فی مناقب أبی بکر وعمر کلیہما، 5، 612، رقم، 36682. أحمد بن حنبل، المسند، 3، 150، 3. طیالسی، المسند، 1، 275، رقم، 2064، 6. سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی کیفیت اضطراب

یوں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی آرزو اور تمنا ہر صحابیِ رسول کے دل میں اس طرح بسی ہوئی تھی کہ اُن کی زندگی کا کوئی لمحہ اس سے خالی نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکون کی دولت نصیب ہوتی اور معرفتِ الٰہی کے دریچے ان پر روشن ہو جاتے۔ اُن کے دل کی دھڑکن میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش اس درجہ سما گئی تھی کہ اگر کچھ عرصہ کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار میسر نہ آتا تو وہ بے قرار ہو جاتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر جو کیفیت گزرتی تھی اس کے بارے میں وہ خود روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض گزاری کہ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتا ہوں (تو تمام غم بھول جاتا ہوں اور) دل خوشی سے جھوم اٹھتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں، پس مجھے تمام اشیاء (کائنات کی تخلیق) کے بارے میں آگاہ فرمایئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہر شے کی تخلیق پانی سے کی ہے۔

(احمد بن حنبل، المسند، 2، 323، 2. حاکم، المستدرک علی الصحیحین، 4، 176، رقم، 7278)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہر کوئی فنافی الرسول کے مقام پر فائز تھا اُن کا جینا مرنا، عبادت ریاضت، جہاد تبلیغ سب کچھ ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منسوب تھا۔ اس لئے وہ اپنے آقا و مولا سے ایک لمحہ کی جدائی گوارا نہ کرتے تھے اور ہر لمحہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت میں مست و بےخود رہتے۔

بعد از وصال صحابہ کرام کے معمول زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

گزشتہ دلائل میں مذکور واقعات سے ثابت ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صبح و شام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور دیدار سے اپنے مضطرب قلوب واذہان کو راحت وسکون بہم پہنچاتے رہے اُن کے دل میں ہر لمحہ یہ تمنا رہتی تھی کہ ان

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کا محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی اُن سے جدا نہ ہو پس جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کیفیاتِ محبت کا والہانہ اظہار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ میں ہوا، اسی طرح بعد از وصال بھی وہ دیوانہ وار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضری دیتے اور اس حاضری میں بھی ان کی کیفیات دیدنی ہوتیں۔ یعنی ادبِ بارگاہِ رسالت کے ساتھ ساتھ محبت اور عشق کی تمام تر بے قراریاں، جذب وشوق اور کیفیتِ فراق اور غمِ ہجر کی لذتیں ان کے ایمان کو جلا بخشتی تھیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور کی زیارت کے حوالہ سے صحابہ کرام کے ان ہی کیفیاتِ شوق پر مبنی معمولات درج ذیل ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول

حضرت کعب الاحبار کے قبولِ اسلام کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا، کیا آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت اور فیوض وبرکات حاصل کرنے کے لیے میرے ساتھ مدینہ منورہ چلیں گے؟ تو انہوں نے کہا، جی! امیر المؤمنین۔ پھر جب حضرت کعب الاحبار اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے تو سب سے پہلے بارگاہِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری دی اور سلام عرض کیا، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مدفن مبارک پر کھڑے ہو کر اُن کی خدمت میں سلام عرض کیا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

(واقدی، فتوح الشام، 1، 244، 2، ہیتمی، الجوہر المنظم، 2827..)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا معمول

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا معمول تھا کہ آپ اکثر روضہ مبارک پر حاضر ہوا کرتی تھیں۔ وہ فرماتی ہیں، میں اس مکان میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میرے والد گرامی مدفون ہیں جب داخل ہوتی تو یہ خیال کر کے اپنی چادر (جسے بطور برقع اوڑھتی وہ) اتار دیتی کہ یہ میرے شوہرِ نامدار اور والدِ گرامی ہی تو ہیں لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ دفن کر دیا گیا تو اللہ کی قسم میں عمر رضی اللہ عنہ سے حیاء کی وجہ سے بغیر کپڑا لپیٹے کبھی داخل نہ ہوئی۔

أحمد بن حنبل، المسند، 6، 202، 2، حاکم، المستدرک، 3، 61، رقم، 4402، 3، مقریزی، امتاع الاسماع، 14، 607

اس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا روضۂ اقدس پر حاضری کا ہمیشہ معمول تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اہلِ مدینہ کو قحط سالی کے خاتمے کے لئے قبرِ انور پر حاضر ہو کر توسل کرنے کی تلقین فرمائی۔ امام دارمی صحیح اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں، ایک مرتبہ مدینہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہوگئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی دگرگوں حالت کی) شکایت کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ مبارک کے پاس جاؤ اور اس سے ایک روشندان آسمان کی طرف کھولو تاکہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ایسا کرنے کی دیر تھی کہ اتنی زوردار بارش ہوئی جس کی وجہ سے خوب سبزہ اُگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے ہوگئے کہ (محسوس ہوتا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے۔ پس اُس سال کا نام ہی عامُ الفتق (سبزہ وکشادگی کا سال) رکھ دیا گیا۔

دارمی، السنن، 1، 56، رقم، 92، 2، ابن جوزی، الوفا بأحوال المصطفی، 817، 818، رقم، 1534، 3، سبکی، شفاء السقام فی زیارۃ خیر الأنام، 128

ثابت ہوا کہ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اہلِ مدینہ کو رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنے کے لیے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ مبارک کو وسیلہ بنانے کی ہدایت فرمائی، جس سے اُن پر طاری شدید قحط ختم ہو گیا، اور موسلا دھار بارش نے ہر طرف بہار کا سماں پیدا کر دیا۔ جہاں انسانوں کو غذا ملی وہاں جانوروں کو چارا ملا، اس بارش نے اہلِ مدینہ کو اتنا پر بہار اور خوشحال بنا دیا کہ انہوں نے اس پورے سال کو عام الفتق (سبزہ اور کشادگی کا سال) کے نام سے یاد کیا۔

بعض لوگوں نے اس روایت پر اعتراضات کئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی سند کمزور ہے لہٰذا یہ روایت بطور دلیل پیش نہیں کی جا سکتی لیکن مستند علماء نے اِسے قبول کیا ہے اور بہت سی ایسی اسناد سے استشہاد کیا ہے جو اس جیسی ہیں یا اس سے کم مضبوط ہیں۔ لہٰذا اس روایت کو بطورِ دلیل لیا جائے گا کیونکہ امام نسائی کا مسلک یہ ہے کہ جب تک تمام محدثین ایک راوی کی حدیث کے ترک پر متفق نہ ہوں، اس کی حدیث ترک نہ کی جائے۔ (عسقلانی، شرح نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الأثر)

ایک اور اعتراض اس روایت پر یہ کیا جاتا ہے کہ یہ موقوف ہے یعنی صرف صحابیہ تک پہنچتی ہے، اور یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نہیں ہے۔ اس لئے اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ تک اس کی اسناد صحیح بھی ہوں تو یہ دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ یہ ذاتی رائے پر مبنی ہے اور بعض اوقات صحابہ کی ذاتی رائے صحیح ہوتی ہے اور بعض اوقات اس میں صحت کا معیار کمزور بھی ہوتا ہے، لہٰذا ہم اس پر عمل کرنے کے پابند نہیں۔

اس بے بنیاد اعتراض کا سادہ لفظوں میں جواب یہ ہے کہ نہ صرف اس روایت کی اسناد صحیح اور مستند ہیں بلکہ کسی بھی صحابی نے نہ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تجویز کردہ عمل پر اعتراض کیا اور نہ ہی ایسا کوئی اعتراض مروی ہے جس طرح حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں اس آدمی پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا جو قبرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آ کر بارش کے لیے دعا کرتا ہے۔ یہ روایتیں صحابہ کا اجماع ظاہر کرتی ہیں اور ایسا اجماع بہر طور مقبول ہوتا ہے۔ کوئی شخص اس عمل کو ناجائز یا بدعت نہیں کہہ سکتا کہ جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سکوت نے جائز یا مستحب قرار دیا ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کے لزوم کے بارے میں امام شافعی فرماتے ہیں، ہمارے لیے ان کی رائے ہمارے بارے میں ہماری اپنی رائے سے بہتر ہے۔ (ابن قیم، أعلام الموقعین عن رب العالمین، 2، 186)

ابنِ تیمیہ نے اس روایت پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جھوٹ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پوری زندگی میں روضۂ اقدس کی چھت میں اس طرح کا کوئی سوراخ موجود نہیں تھا۔ یہ اعتراض کمزور ہے کیونکہ امام دارمی اور ان کے بعد آنے والے ائمہ و علماء اس طرح کی تفصیل متاخرین سے زیادہ بہتر جانتے تھے۔ مثال کے طور پر مدنی محدث و مؤرخ امام علی بن احمد سمہودی نے علامہ ابنِ تیمیہ کے اعتراض کا ردّ اور امام دارمی کی تصدیق کرتے ہوئے وفاء الوفاء (2، 560) میں لکھا

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہے۔

زین المراغی نے کہا، جان لیجئے کہ مدینہ کے لوگوں کی آج کے دن تک یہ سنت ہے کہ وہ قحط کے زمانہ میں روضۂ رسول کے گنبد کی تہہ میں قبلہ رُخ ایک کھڑکی کھولتے اگر چہ قبر مبارک اور آسمان کے درمیان چھت حائل رہتی۔ میں کہتا ہوں کہ ہمارے دور میں بھی مقصورہ شریف، جس نے روضہ مبارک کو گھیر رکھا ہے، کا باب المواجہ یعنی چہرۂ اقدس کی جانب کھلنے والا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور لوگ وہاں (دعا کے لیے) جمع ہوتے ہیں۔ (سمہودی، وفاء الوفاء، 2, 560)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کے پاس جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے دعا کرنے کا معمول عثمانی ترکوں کے زمانے یعنی بیسویں صدی کے اوائل دور تک رائج رہا، وہ یوں کہ جب قحط ہوتا اور بارش نہ ہوتی تو اہل مدینہ کسی کم عمر سید زادہ کو وضو کروا کر اوپر چڑھاتے اور وہ بچہ اس رسی کو کھینچتا جو قبر انور کے اوپر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کے مطابق سوراخ کے ڈھکنے کو بند کرنے کے لئے لٹکائی ہوئی تھی۔ اس طرح جب قبر انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ نہ رہتا تو باران رحمت کا نزول ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا معمول

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب بھی سفر سے واپس لوٹتے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضری دیتے اور عرض کرتے۔

السّلام عليك يا رسول الله! السّلام عليك يا أبا بكر! السّلام عليك يا أبتاه!

اے اللہ کے (پیارے) رسول! آپ پر سلامتی ہو، اے ابو بکر! آپ پر سلامتی ہو، اے ابا جان! آپ پر سلامتی ہو۔

عبد الرزاق، المصنف، 3، 576، رقم: 6724، 2. ابن أبي شيبة، المصنف، 3، 28، رقم: 11793، 3. بيهقي، السنن الكبرىٰ، 5، 245، رقم: 10051

قاضی عیاض نے الشفاء (2، 671) میں جو روایت نقل کی ہے اس میں ہے کہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سو (100) سے زائد مرتبہ قبرِ انور پر حاضری دیتے ہوئے دیکھا، اور مقریزی نے بھی إمتاع الاسماع (14، 618) میں یہی نقل کیا ہے۔ ابن الحاج مالکی نے المدخل (1، 261) میں اس کی تائید کی ہے۔ علاوہ ازیں ابن حجر مکی نے الجوہر المنظم (ص، 28) اور زرقانی نے شرح المواہب اللدنیۃ (12، 198) میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب سفر سے واپس لوٹتے تو مسجد (نبوی) میں داخل ہوتے اور یوں سلام عرض کرتے۔

السّلام عليك يا رسول الله! السّلام على أبي بكر! السّلام على أبي.

اے اللہ کے (پیارے) رسول! آپ پر سلام ہو، ابو بکر پر سلام ہو (اور) میرے والد پر بھی سلام ہو۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر دو رکعات نماز ادا فرماتے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ابن إسحاق أزدي، فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم، 90، 91، رقم، 97، 982، ابن حجر عسقلاني، في المطالب العالية (1، 371، رقم، 1250) میں عمر بن محمد کی اپنے والد سے نقل کردہ روایت بیان کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا معمول

حضرت ابو اُمامہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انسؓ بن مالک رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک پر آتے دیکھا، انہوں نے (وہاں آ کر) توقف کیا، اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ شاید میں نے گمان کیا کہ وہ نماز ادا کرنے لگے ہیں۔ پھر انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا، اور واپس چلے آئے۔

بيهقي، شعب الإيمان، 3، 491، رقم، 4164، 2، قاضي عياض، الشفاء، 2، 671، 3، مقريزي، إمتاع الأسماع، 14، 618

اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم فقط بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کرنے کا شرف حاصل کرنے کے لئے بھی مسجدِ نبوی میں آتے تھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا معمول

امام محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب روتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہہ رہے تھے، یہی وہ جگہ ہے جہاں (فراقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آنسو بہائے جاتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، میری قبر اور منبر کے درمیان والی جگہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

بيهقي، شعب الإيمان، 3، 491، رقم، 4163، 2، أحمد بن حنبل، المسند، 3، 389، 3، أبو يعلى، المسند، 2، 190، رقم، 1778

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خواب میں زیارت کا حکم

عاشقِ مصطفیٰ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصالِ مبارک کے بعد یہ خیال کر کے شہرِ دلبر مدینہ منورہ سے شام چلے گئے کہ جب یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نہ رہے تو پھر اس شہر میں کیا رہنا! حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس فتح کیا تو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے خواب میں آئے اور فرمایا۔ اے بلال! یہ فرقت کیوں ہے؟ اے بلال! کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ تم ہم سے ملاقات کرو؟

اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ اَشک بار ہو گئے۔ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کو حکم سمجھا اور مدینے کی طرف رختِ سفر باندھا، اُفتاں وخیزاں روضۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری دی اور بے چین ہو کر غمِ فراق میں

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رونے اور اپنے چہرے کو روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ملنے لگے۔

سبکی، شفاء السقام فی زیارۃ خیر الأنام، 2:39، ابن حجر مکی، الجوھر المنظم، 27:3، ذھبی، سیر أعلام النبلاء، 1، 358:4، ابن عساکر، تاریخ مدینۃ دمشق، 7، 137:5، شوکانی، نیل الأوطار، 5، 180

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت داؤد بن صالح سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز خلیفہ مروان بن الحکم روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے دیکھا کہ ایک آدمی حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہے۔ مروان نے اسے کہا، کیا تو جانتا ہے کہ تو یہ کیا کر رہا ہے؟ جب مروان اس کی طرف بڑھا تو دیکھا کہ وہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے جواب دیا ہاں (میں جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں)، میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔

أحمد بن حنبل، المسند، 5، 422:2، حاکم، المستدرک، 4، 560، رقم، 8571:3، طبرانی، المعجم الکبیر، 4، 158، رقم، 3999 امام احمد بن حنبل کی بیان کردہ روایت کی اسناد صحیح ھیں۔ امام حاکم نے اسے شیخین (بخاری و مسلم) کی شرائط پر صحیح قرار دیا ھے جبکہ امام ذھبی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ھے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا بارگاہِ نبوت میں سلام

یزید بن ابی سعید المقبری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ جب میں نے انہیں الوداع کہا تو انہوں نے فرمایا، مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے، پھر فرمایا، جب آپ مدینہ منورہ حاضر ہوں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ مبارک پر حاضری دے کر میری طرف سے (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں) سلام (کا تحفہ و نذرانہ) پیش کر دیجئے گا۔

بیہقی، شعب الإیمان، 3، 492، رقم، 4166۔ 41672، قاضی عیاض، الشفاء، 2، 670:3، مقریزی، إمتاع الأسماع، 14، 618:4، ابن حاج، المدخل، 1، 261:5، قسطلانی، المواھب اللدنیۃ، 4، 573

ایک دوسری روایت میں ہے، حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ آپ ایک قاصد کو شام سے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی طرف سے درود و سلام کا ہدیہ پیش کرنے کے لیے بھیجا کرتے تھے۔

(بیہقی، شعب الإیمان، 3، 491، 492، رقم، 4166، 2، ابن حاج، المدخل، 1، 261)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک صحابیہ آئی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں گھائل تھی۔ اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ مبارک کی زیارت کرنے کی درخواست کی۔ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کے وقت وہ عورت اتنا روئی کہ اُس نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

(قسطلانی، المواھب اللدنیۃ، 4، 581، زرقانی، شرح المواھب اللدنیۃ، 12، 196)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameenn Pur Bazar Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

درج بالا علمی تحقیق سے ثابت ہوا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں اور بعداز وصال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے حاضری دیا کرتے تھے۔اُن کا حاضری دینے کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ وہ آقا علیہ السلام کی حیات اور بعداز وصال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیوضات و برکات سے مستفید ہوں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد جمیع امتِ مسلمہ کا بھی یہ معمول رہا ہے کہ وہ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضری دینے کو اپنے لئے باعثِ سعادت و خوش بختی سمجھتی ہے۔

شرح آثار سنن کے اختتامی کلمات کا بیان

الحمدللہ! آج بروز منگل 3 محرم الحرام 1436ھ بہ مطابق 28 اکتوبر 2014ء کو حدیث کی مشہور کتاب آثار سنن کی شرح مکمل ہو چکی ہے۔میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو میرے لئے اور قارئین کے لئے سبب بخشش بنائے اور دینی طلباء کے لئے مفید بنائے۔اس کتاب میں فقہ حنفی کی مؤید روایات کو جس قدر احسن انداز میں بیان کیا گیا ہے جو بھی انتہائی اہم ہے۔اور بہت سارے لوگ جو فقہ حنفی اور احادیث میں تعارض کے توہمات لوگوں میں پھیلاتے ہیں ایسے جاہل اسکالرز کے لئے انتہائی لمحہ فکریہ ہے کہ وہ کس قدر غلط فہمی میں مبتلاء ہیں اور یہ کتاب ان کے ابتلاء کی مکمل دوا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے اس کتاب کو میرے لئے کفارہ سیات بنائے۔آمین۔

محمد لیاقت علی رضوی عفی عنہ بن محمد صادق

چک سنتیکا بہاولنگر

For More Books Madni Library Group Whatsapp +923139319528